

وفاق المدارس العربیہ کے درجہ عالیہ کے

علم شہر پرچہ جات کا مجموعہ

الجواب للعالية

للبتات (اول)

لحل اسئلة العالية

مؤلف

استاذ الفلاء محمد لیسین شاکر حیدر علیہ
حصرت مولانا محمد لیسین شاکر صاحب

استاذ الحديث والتفسير في جامعة دار العلوم بملتان

مترجم من قبل

مولوی ابوالسامح محمد ریاضین رحمانی صاحب



0300-6357913, 0313-6357913



www

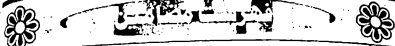
Maktaba Tul Ishaat .com



تمام فنون کے کتب کے پی-ڈی-ایف ہمارے ویب سائٹ سے اور پلے سٹور سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید کتب شامل کر رہے ہیں اس لیے آپ ہفتے میں ایک بار ضرور ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو چیک کیا کریں۔

ابھی مطلوبہ پی-ڈی-ایف مفت ڈاؤن لوڈ کریں

تفاسیر	خطبات	منطق
احیث	سیرت	معانی
فقہ	تاریخ	تصوف
سوانح حیات	صرف	تقابل ادیان
درس نظامی	نحو	تجوید
لغت	فلسفہ	نعت
فتاوی	حکمت	تراجم
اصلاحی	بلاغت	تبلیغ و دعوت
تمام فنون		



سورہ	عنوان	برہ
۲	احساب	۱
۲۲	بقرہ	۲
۲۳	الحجۃ الاولى فی التفسیر	۳
۲۵	۱۴۲۷ھ	۴
۲۵	الم غلبت اقوم (۱۳۴م) ترجمہ شان نزول تفسیر ہضیم سنین کی تحقیق لہ الاموالغ کی ترکیب طبعی الارض کی مراد	۵
۲۶	الم تو ان الله انزل من السماء (۲۴) ترجمہ تفسیر طبری صریح تحقیق	۶
۲۶	ملکان محمد ابدا احدہم وجعلکم (۱۶۱) ترجمہ تفسیر طبری صریح تحقیق	۷
۲۷	واضرب لهم مثلاً اصحاب القریۃ (۱۳۱) ترجمہ تفسیر طبری صریح تحقیق	۸
۲۷	لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك (۱۸۱) ترجمہ شان نزول طبری صریح تحقیق	۹
۲۸	يا ايها الذين آمنوا ان جلدكم فلسف (۲) ترجمہ شان نزول طبری صریح تحقیق لہ ان اعرابی کے کرنے کی وجہ	۱۰
۲۹	۱۴۲۸ھ	۱۱
۲۹	يٰٰبَنِي اٰدَمِ الصَلُّوْا وَاْمُرْ بِالْعُرُوْبِ (۱۴۱) ترجمہ صریح تحقیق ان انکو الاصوات الخ کی ترکیب	۱۲
۲۹	يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَلِيْشَاۃً مِنْ مَّحْلُوْبٍ (۱۳۱) ترجمہ طبری صریح تحقیق تفسیر طبری صریح تحقیق	۱۳
۳۰	اٰذْكَ خِيْرٌ نَزَّلَا مِنْ شَجَرَةٍ الْمُرُوْمِ (۱۴) ترجمہ طبری صریح تحقیق انا جعلنا فلقنا الخ کی مراد اسطفا کا تہ رؤس الشیطن کا مطلب	۱۴
۳۱	وَقَالُوا الْوَلَا نَزَلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْفَرِیْقَتَيْنِ عَظِیْمِ (۳۱) ترجمہ طبری صریح تحقیق	۱۵
۳۱	الْمَلٰٓئِکَةُ يَخْضَعُوْنَ اِلٰی السَّمَآءِ فَوَلَّوْهُمُ کَیْفَ یَنْتَهِیٰ (۱۴) ترجمہ طبری صریح تحقیق تبصرہ و نکوی لکل عبد منیب اور روز قیام کی ترکیب مینا کی ترکیب تحقیق	۱۶
۳۲	فَلَا یَلِیْقُ الْمُنِیْنِ کُفْرًا (۳) ترجمہ طبری صریح تحقیق غلطاً مٹا بعد سے ذلک تک غلطی کی ترکیب	۱۷
۳۳	۱۴۲۹ھ	۱۸
۳۳	اَمْ اٰمَرُوْا اٰمَرًا فُلْنَا مَبْرُوْمُوْنَ (۸۲) ترجمہ ابتدائی آیات کا شان نزول نقل ان کلن للرحمن ولہ میں حضرت طبرین کے اقوال اور اراخ قول کی تفسیر میں جوہن وب السموات سے ترکیب غلطی کی ترکیب	۱۹
۳۴	وَاٰفَکَرُ عِبْدًا یُّوْبِ (۳۴) ترجمہ تفسیر شان نزول طبری صریح تحقیق الشیطان کی تفسیر طبری صریح تحقیق	۲۰
۳۶	اَوَّلٰبِ کِیْ تَرْکِیْبِ الْمَصْلُوْبِیْنَ کَاسِیْنِہٖ طَبِیْلِ	۲۱
۳۶	وَاَنْ یُّوْنُسَ لِمَنْ الْمَرْسُوْلِیْنَ (۱۴) ترجمہ طبری صریح تحقیق حضرت یونس کی ترکیب کا ذکر	۲۲
۳۷	لَا تَعْرِضْنَا الْاٰمَلٰتِ عَلٰی السَّمَوٰتِ وَالْاَرْضِ (۱۶) ترجمہ طبری صریح تحقیق سموات کی مراد جہات کے مختلف ہونے کے باوجود امانات کے تحمل نہ ہونے کی وجہ ان کو امانات امانے کے باوجود مظلوم چھوڑ دینے کی وجہ	۲۳
۳۹	اَدْعُوْهُمْ لَا یَاۡتٰکُمْ هُوَ الْاَقْصٰی عِنْدَ اللّٰهِ (۱۶) ترجمہ طبری صریح تحقیق	۲۴
۳۹	وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ یَّکَلِّہُ اللّٰہُ (۱۵) ترجمہ تفسیر طبری صریح تحقیق	۲۵

۴۱	۱۱۴۲۰	۴۱
۴۱	یٰٰلِیٰہِا الذّٰہِیْنَ اٰمَنُوْا لَتَنْقَضُوْا بِہِیْ یَدِیْ اِلٰہِ (ہجرات ۶۱) تہذیب شیراز میں زہد اور انجیل کے موجب کی ادبیت، لایعجزوا اللہ سے قرأت تک تہذیب انجیل کی لکھ	۴۱
۴۲	وَجَا، مِّنَ الصّٰہِ الْعِدِیَّةِ رَجُلٌ یَّسَعِی (سج ۲۳۳۰) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کے کام میں جو ان میں لایسلاکم لہو لہو ہم ہتھوں کی تہذیب متبعو اصہبتوں کے باب کی شانہ	۴۲
۴۳	وَلٰکِنْ مَّسٰلَہِم مِّنْ خَلْقِہِم لَّیْقُوْنَ اِلٰہِ (زمر ۸۶) تہذیب یوہا یوہا یوہا ان ہوا، قوم لایق ہتھوں کی تہذیب لایق ہتھوں کی، ادبیت اللہ اللہ کی تہذیب	۴۳
۴۴	ساجد ایلہ لہو لہو من اللہین فی جوفہ (اب ۵۳) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے لہو لہو ہم لہو لہو کی تہذیب، ادبیت اللہ کی، ادبیت اللہ کے باب میں	۴۴
۴۵	وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اٰیٰتِہِ (سج ۸۰) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے صدق لہو لہو کی تہذیب، یکتہ مراد ہم لہو کی تہذیب	۴۵
۴۶	یٰٰلِیٰہِا الذّٰہِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَسْخَرَنَّ لَہُمْ (ہجرات ۶۱) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے یہاں اللہ کی تہذیب	۴۶
۴۷	۱۱۴۲۱	۴۷
۴۷	قَدْ یَعْلَمُ اِلٰہُ الْمُحْصِیْنَ مِنْکُمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ (اب ۵۳) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے قدور اعینہم کی تہذیب	۴۷
۴۸	یٰٰلِیٰہِا الذّٰہِیْنَ اٰمَنُوْا لَتَنْقَضُوْا اَکْثَلِیْنَ اَدُوْمِی (اب ۵۳) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے یہاں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کی تہذیب، لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کی تہذیب	۴۸
۴۹	لَوَلٰکَ لَہُمْ وَزِیْرٌ مَّعْلُوْمٌ (نمل ۲۴۳) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کی تہذیب	۴۹
۵۰	وَنَضَعُ فِی السَّحَابِ مِصْرَکَ مِّنْ فِی السَّحَابِ (زمر ۶۸) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے مراد مہضات کی تہذیب، لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کی تہذیب	۵۰
۵۱	وَمِنَ اٰیٰتِہِ الْجَوَلُوفِ لَیَجْعَلَنَّ کُلَّ اَعْلَامٍ (شوری ۲۵۲) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے مہضوب ہونے کی تہذیب	۵۱
۵۲	وَمِنَ اٰیٰتِہِ لَیْ یَسْلُبَ اِلَیْہِمْ (زمر ۶۴) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے یہاں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کی تہذیب	۵۲
۵۳	۱۱۴۲۲	۵۳
۵۳	یٰٰلِیٰہِا الذّٰہِیْنَ اٰمَنُوْا لَتَنْقَضُوْا (اب ۵۳) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے یہاں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کی تہذیب	۵۳
۵۴	وَالْخَلْفَتِیْنِ مَعًا لَیَرْجُوْنَ زَجْرًا (نمل ۹۳) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے یہاں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کی تہذیب	۵۴
۵۵	یٰٰلِیٰہِا الذّٰہِیْنَ اٰمَنُوْا لَتَنْقَضُوْا (اب ۵۳) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے یہاں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کی تہذیب	۵۵
۵۶	یٰٰلِیٰہِا الذّٰہِیْنَ اٰمَنُوْا لَتَنْقَضُوْا (اب ۵۳) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے یہاں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کی تہذیب	۵۶
۵۷	وَاذْهَبْنَا اِلَیْکَ نَفْسًا مِّنَ الْجَنِّ یَسْتَمْعُوْنَ (نمل ۲۴۳) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے یہاں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کی تہذیب	۵۷
۵۸	اِلٰہِ الَّذِیْ یُؤَسِّلُ الرِّیْحَ فَنُفِیْہِ (اب ۵۳) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے یہاں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کی تہذیب	۵۸
۵۹	وَلَوْ تَرٰہِیْ اَلْاَفْعَا لَافْلَہُوتِ وَاَخْلَوْا مِّنْ مَّکَانَ (اب ۵۳) تہذیب شیراز میں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے یہاں لکھ کے مراد انصاف سے مدینہ سے آئے کی تہذیب	۵۹

۸۰	۷۱	واما النہین فسلوا فاما ولم تفلرو (ج۲: ۲۲۴۸) ترجمہ ولفظہم اللہ کی تحریر مانا و مخلوق کے رب اور رحمان
۸۱	۷۲	یا علیہا النہین اننا احللتک لزوجک الہی (ج۱: ۵۰) ترجمہ و لفظہ ملوۃ اللہ کی تحریر اور رب اور رحمان
۸۲	۷۳	ولہ ملک السموات والارض (ج۲: ۲۲۴۷) ترجمہ و لفظہ کمال امانہ جلالتہ کی تحریر اور رب اور رحمان
۸۳	۷۴	۱۱۴۲۷
۸۳	۷۵	لقد کان لہما فی مسکنہما ایۃ (سہ: ۱۷: ۱۷) ترجمہ تحریر فرمایا کہ انہوں نے
۸۴	۷۶	هذا وان اللطیفین لشر ما یریدون یصلونہا (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر فرماتے ہیں
۸۴	۷۷	اللہ نزل احسن الحدیث و کتبہا متشابہا (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر متشابہا مثانی کا مضمون
۸۵	۷۸	ما یقال لک الا ما قد قبل للوصل (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ جس کو اللہ نے پہنچانے سے منع کیا ہے
۸۶	۷۹	یا علیہ النہین انک لاولیٰ حق (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ تو ہی حق کے خالق ہونے کے علم کی توحید
۸۷	۸۰	ان انہی لہ لیسوا فی اعیاد الہیہ لعلہم (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر سلطنت کی بیسیبہ کا مطلب تحقیق
۸۸	۸۱	۱۱۴۲۸
۸۸	۸۲	وعلمکم اللہ مقامہ کبیرۃ تلخونہا (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر فرماتے ہیں
۸۹	۸۳	قد سبغ لہم لونی فنی لعلہم (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ شان نزول یہ کہ انہی اصطلاحی قرینہ کا ذکر علیہ کی تفسیر
۹۰	۸۴	صل سلط بعباد ولعل (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے مقررہ خمیسین کف سنہ کی توحید کی توحید
۹۱	۸۵	الوہی لعلہ لعلہ لعلہ (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۹۲	۸۶	ووکھینا انہ لعلہ لعلہ لعلہ (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۹۳	۸۷	لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۹۴	۸۸	۱۱۴۲۹
۹۴	۸۹	لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۹۵	۹۰	ولقد اثبتنا لعلہ لعلہ لعلہ (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۹۶	۹۱	کی تحریر اور لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۹۸	۹۲	أولہ لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۹۹	۹۳	۱۱۴۳۰
۹۹	۹۴	ومن النہین من یشتری لہو الحدیث (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۱۰۰	۹۵	مستحبہ اور حق کے مستحب ہونے کی وجہ لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۱۰۱	۹۶	یا علیہا النہین لعلہ لعلہ لعلہ (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۱۰۲	۹۷	ولقد اثبتنا لعلہ لعلہ لعلہ (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۱۰۳	۹۸	فلعلہ لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۱۰۴	۹۹	یا علیہا النہین انک لاولیٰ حق (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۱۰۵	۱۰۰	یا علیہا النہین انک لاولیٰ حق (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید
۱۰۶	۱۰۱	یا علیہا النہین انک لاولیٰ حق (ج۲: ۲۲۵۵) ترجمہ تحریر ہوا کہ انہوں نے لعلہ لعلہ لعلہ کی توحید کی توحید

٩٩	في الرد على الفرس في الحديث	١٠٩
١٠٠	١٤٢٢ هـ	١١١
١٠١	عن أبي ذرٍّ - من قال لله تعالي فقلنا يعطي ثلثه الله منزل الجنة، فرب ترمرخ	١١١
١٠٢	عن أبي موسى - قال رسول الله ﷺ من صلى الصلوة دخل الجنة ترمرخ قال فرب ترمرخ	١١١
١٠٣	عن أبي هريرة - قال رسول الله ﷺ ألا أدلكم على ما يعطى به الضال فرب ترمرخ	١١١
١٠٤	عن عائشة - نهاهم النبي عن الوصال رحمة لهم فرب ترمرخ است كبريتك كبريتك	١١٢
١٠٥	عن أبي بكر - قال تحملت حيلة فأنت النبي ﷺ أسأله فيها فرب ترمرخ	١١٢
١٠٦	عن ابن عباس - قال لو أن آدم وأنها من نعب أحب فرب ترمرخ يسأله الله الاقتراب ك	١١٢
١٠٧	عن أبي بكر بن عبيد الله علي من ثوب كبريتك كبريتك	١١٢
١٠٨	١٤٢٤ هـ	١١٢
١٠٩	عن أبي هريرة - قال ليس الشديد بالصرعة إنما الشديد الذي فرب ترمرخ يملك نفسه عند	١١٢
١١٠	الغضب كبريتك صرعة كبريتك	١١٢
١١١	عن أبي يعلى - قال فقلنا من كان ثوبه فرب ترمرخ علي الله كبريتك	١١٢
١١٢	عن أبي هريرة - فقلنا خلق الله خلق كبريتك فرب ترمرخ كبريتك ورحمتي تغلب	١١٢
١١٣	عن أبي بكر - فقلنا خلق الله خلق كبريتك فرب ترمرخ كبريتك	١١٢
١١٤	عن ابن عمر - فقلنا خلق الله خلق كبريتك فرب ترمرخ كبريتك	١١٢
١١٥	عن أبي أمامة - فقلنا خلق الله خلق كبريتك فرب ترمرخ كبريتك	١١٢
١١٦	عن أبي أمامة - فقلنا خلق الله خلق كبريتك فرب ترمرخ كبريتك	١١٢
١١٧	١٤٢٥ هـ	١١٢
١١٨	عن أبي هريرة - فقلنا خلق الله خلق كبريتك فرب ترمرخ كبريتك	١١٢
١١٩	عن أبي أمامة - فقلنا خلق الله خلق كبريتك فرب ترمرخ كبريتك	١١٢
١٢٠	عن أبي أمامة - فقلنا خلق الله خلق كبريتك فرب ترمرخ كبريتك	١١٢
١٢١	١٤٢٦ هـ	١١٢
١٢٢	عن أبي أمامة - فقلنا خلق الله خلق كبريتك فرب ترمرخ كبريتك	١١٢
١٢٣	عن أبي أمامة - فقلنا خلق الله خلق كبريتك فرب ترمرخ كبريتك	١١٢

۱۲۲	عن النبی ﷺ قال قلت علی باب الجنة فلذا علمت من بھا المسلمون الخ ترجمہ تشریح اصحاب اچھ کے گھریں ہوئے کاسب و مروتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کاسب و اصحاب الجدمعہوسوں کی ترکیب	۱۲۲
۱۲۳	عن سهل قال یغنی قولہ لان یتبدی اللہ بک و تجلأ الخ العرب ترجمہ ہدایت و حمد النعم مراہرہ ملک ترکیب	۱۲۳
۱۲۴	ابن من افضل قبلیکم یوم کثیفۃ فقلوا الخ العرب ترجمہ تشریح عرض صلوة کی وضاحت مذکورہ ملک ترکیب	۱۲۴
۱۲۵	عن عائشہ قال النبی لا یخیرۃ بعد الفتن و لکن جہنم الخ العرب ترجمہ مطلب حق طبعی مراد تحقیق	۱۲۵
۱۲۶	عن ابی سعید الخدری ان السنیۃ حلوة خضرة الخ العرب ترجمہ مطلب ان لول فتنہ بنی اسرائیل کی مراد ان النبیۃ حلوة الخ کی ترکیب مستخلفم میں کی وضاحت	۱۲۶
۱۲۷	عن ابی سعید فہی و سؤل اللہ تبتہ عن الخذوب الخ العرب ترجمہ مطلب ہاب کی تشریح	۱۲۷
۱۲۸	عن ابن مسعود لیس من نفس نفلنا طلنا الخ العرب ترجمہ تشریح سب سے پہلے کلام	۱۲۸
۱۲۹	عن ابی امامہ قال و سؤل اللہ تبتہ افضل المشقات ظل فسطاط فی سبیل اللہ الخ العرب ترجمہ تشریح لغوی تحقیق جہاد کا لغوی اصطلاحی معنی	۱۲۹
۱۳۰	قالہ لیس اغوذ بک من الخزع فانی یفس للضجع الخ العرب ترجمہ تشریح یفس فی سبیل اللہ کی ترکیب کتاب الدعوات میں سے پانچ دہائی	۱۳۰
۱۳۱	عن عائشہ قال و سؤل اللہ تبتہ یغزو جنس الکفۃ الخ العرب ترجمہ لغوی و مرئی تحقیق مذکورہ واقعہ تفصیل واقعہ کے ذریعہ کا زمانہ	۱۳۱
۱۳۲	عن ابن مسعود و قال یحلف علی فہی تبتہ و هو یزعم فقلک یا و سؤل اللہ الخ العرب ترجمہ تحقیق	۱۳۲
۱۳۳	عن ابی ہریرہ یا منۃ المشقات لا تحقرون جازۃ لجازتها الخ العرب ترجمہ مطلب غوسن شافہ لا منۃ المسلمات الخ کی لغوی ترکیب	۱۳۳
۱۳۴	عن سهل قال و یاط یوم فی سبیل اللہ خیر من السنیۃ الخ العرب ترجمہ لغوی تحقیق	۱۳۴
۱۳۵	عن ابن مسعود لیفت ابن اربعۃ علیہ السلام لیلة اسدی بنی الخ العرب ترجمہ لغوی تحقیق	۱۳۵
۱۳۶	عن ابی ہریرہ یا ویزا یا لا غلال سبھا هل تنظرون الخ العرب ترجمہ تشریح لغوی و مرئی تحقیق	۱۳۶
۱۳۷	عن ابی ہریرہ قل و سؤل اللہ تبتہ لا تخلصوا الخ العرب ترجمہ تشریح کونوا عباد اللہ لغوی ترکیب	۱۳۷
۱۳۸	عن ابی لہ انی اری ما لا ترون اطلت السمان الخ العرب ترجمہ تشریح لغوی تحقیق	۱۳۸
۱۳۹	عن انس ابن فہی و سؤل اللہ انی اری ما لا ترون الخ العرب ترجمہ لغوی و مرئی تحقیق	۱۳۹
۱۴۰	قال یضیع علی کل سلامی اخیذکم صدقة الخ العرب ترجمہ ہصبح علی کل سلامی احکم صدقة کی ترکیب لغوی و مرئی تحقیق	۱۴۰
۱۴۱	اللہ اشد فرحاً بقربۃ عبیدہ جین یثوب الیہ الخ العرب ترجمہ مطلب لغوی تحقیق	۱۴۱
۱۴۲	عن عمرو لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ الخ العرب ترجمہ تشریح توکل کا معنی اور اسامی لغوی تحقیق	۱۴۲

۱۵۳	عن امی سعید۔ عن النبی ﷺ قَالَ اخْتَصِمْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ الْهَرَابَ تَرِمِزُ جَنَّةُ دَارِ الْکَرَمِ کَیْتِ	۱۵۲
۱۵۴	عن عائشة۔ تلخیز علی الحدید من یضوئ لنبی ﷺ فہرّاب ترمزم بیعھا فی صدائق خدیجہ کترکب	۱۵۲
۱۵۵	عن السلتان۔ یقول لنبی ﷺ یوم القیامۃ فہرّاب ترمزم فی نفس یوم القیامۃ من الخلق کترکب	۱۵۳
۱۵۶	عن فضالہ۔ اَن رَّسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا صَلَّی بِالنَّاسِ یَجْزِ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَصْحَابِ مَعْرِکَةِ اَحْوَالِ	۱۵۴
۱۵۷	۱۵۴	۱۵۴
۱۵۸	عن امی ہریرہ۔ اَن رَّجُلًا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ یَتَخَلَّصُ فَاَخْلَطَ لَہُ الْهَرَابَ تَرِمِزُ مَلِیْمٌ اَوْ یُخْرِجُ تَرْجَمَ	۱۵۴
۱۵۹	عن عطیہ۔ قَالَ لَیْ اِنَّ عُمَاسَ اَلَا اُرَیْکَ اِنَّزَالَہُ مِنْ لَعَلِّ الْجَنَّةِ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۵۵
۱۶۰	عن ابی عریبہ۔ قَالَ رَّسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَا فُلَانُ اِنَّا قَبِیْتُ لَیْ اِنَّزَالَہُ فَلَہُ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۵۶
۱۶۱	عن امی یزاعی وریفۃ بن کعب الأسلمی خدام رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۵۶
۱۶۲	عن عبد اللہ۔ قَالَ لَخْبِرَ النَّبِیَّ ﷺ اَنِّیْ اَقُولُ وَاللّٰہِ لَا صَوْمَ لَیْلَہِ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۵۷
۱۶۳	عن امی ہریرہ۔ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِجُفَیْہِ فِیہُ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۵۸
۱۶۴	۱۵۸	۱۵۸
۱۶۵	عن عبد اللہ۔ قَالَ سَمِعْتُ رَّسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۵۸
۱۶۶	۱۵۸	۱۵۸
۱۶۷	عن عبد اللہ۔ وَکَانَ قَائِلًا کَفَبَ بِنِ تِلْکَ مِنْ بَنِیِّہِ جِئْتُ عِیْشَ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۵۹
۱۶۸	عن امی ابو نعیم۔ اَن رَّسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِی بَعْضِ اَنْبِیَآئِہِ النَّبِیَّ لَیْلَہُ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۶۰
۱۶۹	عن عائشۃ۔ قَالَ وَرَّسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا خَلَقَ کُلَّ اِنْسَانٍ مِنْ نَبْثِ اَدَمَ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۶۰
۱۷۰	عن جابر۔ اَن رَّسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِلُغَى الْأَصْحَابِ وَالشَّخَفَةِ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۶۱
۱۷۱	عن سلمۃ۔ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ عَلَی نَفَرٍ یَتَخَلَّصُونَ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۶۱
۱۷۲	۱۶۱	۱۶۱
۱۷۳	عن امی موسیٰ۔ اِنَّ مَثَلَ مَا یَقْفِیہِ اللّٰہُ بِہِ مِنْ الْهِنْدِ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۶۲
۱۷۴	عن امی ہریرہ۔ مَا لَیْقَبُودِ الْمُؤْمِنِ عِزُّوْہُ جَزَاہُ اِذَا قَبِضَتْ حَبِیْبَہُ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۶۳
۱۷۵	عن امی ہریرہ۔ عن النبی ﷺ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ یَمُورُ وَلَنْ یُشَادَّ الدِّیْنَ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۶۴
۱۷۶	عن عائشۃ۔ صوت خصوم بالجاب عالیۃ اصولھما الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۶۵
۱۷۷	عن العنبرۃ۔ اَن رَّسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا فَرَمَ مِنْ السَّلَوةِ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۶۶
۱۷۸	عن امی یزاعی وریفۃ بن کعب الأسلمی خدام رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۶۷
۱۷۹	عن امی ہریرہ۔ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِجُفَیْہِ فِیہُ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۶۸
۱۸۰	۱۶۸	۱۶۸
۱۸۱	عن جابر۔ کَانَ رَّسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَلَبَ اِعْمَرَتْ عَمِیْنُہُ الْهَرَابَ تَرِمِزُ اَبْوَابِ اَوْ رَحَالِ	۱۶۹
۱۸۲	۱۶۹	۱۶۹

۱۶۷	عن حنیفة بن قیس قال: ان الأنسفة أولت بن جابر القلوب الف جال هم حرب ترسوا فم، وطلب	۱۶۷
۱۶۸	عن الحنفی - قال: ان علی بن ابی طالب قد قتلتهم حرب ترسوا فم، وطلب	۱۶۸
۱۶۹	عن الحنفی - قال: ان علی بن ابی طالب قد قتلتهم حرب ترسوا فم، وطلب	۱۶۹
۱۷۰	عن زینب - لا توجل لا تنزلک ثوبین وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۷۰
۱۷۱	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۷۱
۱۷۲	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۷۲
۱۷۳	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۷۳
۱۷۴	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۷۴
۱۷۵	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۷۵
۱۷۶	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۷۶
۱۷۷	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۷۷
۱۷۸	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۷۸
۱۷۹	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۷۹
۱۸۰	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۸۰
۱۸۱	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۸۱
۱۸۲	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۸۲
۱۸۳	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۸۳
۱۸۴	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۸۴
۱۸۵	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۸۵
۱۸۶	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۸۶
۱۸۷	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۸۷
۱۸۸	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۸۸
۱۸۹	عن ابی حمزة - ان لیلثة بن جهمانة قلت رسول الله وقلک وقلکم الا ان توجل علی یکت علی فقل لا توجل فم	۱۸۹

۱۶۰	عن انس ان رسول اللہ ﷺ کان لثلاث طليبا لم يسلبه الثلاث ثم تخرجت مني من حق	۱۶۰
۱۶۱	﴿الوقعة الثالثة: في الفقه﴾	۱۶۱
۱۶۲	۱۴۲۲ھ	۱۶۲
۱۶۳	الانطلاقة جائزة في البيع للمبايع ثم تخرجت مني من حق	۱۶۳
۱۶۴	اشترى مني من حق	۱۶۴
۱۶۵	الشرية على قسمين، شركة لولا ثم تخرجت مني من حق	۱۶۵
۱۶۶	ولا يجوز بيع ذوات من ذوات ثم تخرجت مني من حق	۱۶۶
۱۶۷	فصل في فقهنا من ذوات ثم تخرجت مني من حق	۱۶۷
۱۶۸	مسلم اليه، مسلم فيه، وليس المال، وب السلام كومات	۱۶۸
۱۶۹	ويجوز بيع من حال ومجل اذا كان الاجل معلوما ثم تخرجت مني من حق	۱۶۹
۱۷۰	ولا يفسد بالانتفاء في القيد والمعتق والمزنت ثم تخرجت مني من حق	۱۷۰
۱۷۱	۱۴۲۲ھ	۱۷۱
۱۷۲	انما تمت العمالة بغير المحيل من العيون ثم تخرجت مني من حق	۱۷۲
۱۷۳	فقهنا واجبة في نفس النبي ثم تخرجت مني من حق	۱۷۳
۱۷۴	ولا تصح العارية والقولية حتى يكون له عوض ثم تخرجت مني من حق	۱۷۴
۱۷۵	مضاربة، حوالة، كفالة، مسلاة، صرف، اجاره كترتيب	۱۷۵
۱۷۶	قال ابو حنيفة: المزارعة بالثلث والربح بالثلث ثم تخرجت مني من حق	۱۷۶
۱۷۷	الهيئة تصح بالايصال والقبول وتتم بالقبض ثم تخرجت مني من حق	۱۷۷
۱۷۸	۱۴۲۴ھ	۱۷۸
۱۷۹	وخيل الشروط جائز ثم تخرجت مني من حق	۱۷۹
۱۸۰	ولا يجوز فيه فيما يقسم المستحقة ثم تخرجت مني من حق	۱۸۰
۱۸۱	والفصل في البيوع والمكره والنافع، مطلب، بين، فوس، عقد، فقهنا كترتيب	۱۸۱
۱۸۲	كالتسليم، الله افعل كذا ثم تخرجت مني من حق	۱۸۲
۱۸۳	كل كترتيب كترتيب ارباب كترتيب	۱۸۳
۱۸۴	وتنقسم الاجارة بالاعمال والاعمال كترتيب ارباب كترتيب	۱۸۴
۱۸۵	ومن خلت ان لا يملك لغنا فكل الشك ثم تخرجت مني من حق	۱۸۵
۱۸۶	۱۴۲۵ھ	۱۸۶
۱۸۷	ومن انتقض من المستحقة او قتل فكلنا ثم تخرجت مني من حق	۱۸۷
۱۸۸	ولا ينتقض العهد كترتيب	۱۸۸
۱۸۹	ومن جمع بين حرو عبد او شاة ذكية وميتة بطل البيوع ثم تخرجت مني من حق	۱۸۹
۱۹۰	والاجاره على ضربين، لجير مشترك واجير خاص ثم تخرجت مني من حق	۱۹۰

۲۸۲	ومن باع صبرة طعام كل قبويز بدوهم جاز البوع في قبويز ولحد الخ بمساكن كخرن لا من دوسرے مسلمان سے بیعت کی ہے
۲۸۳	لما طلع المشتري على عيب في المبيع فهو بالخيار ان يبرئ بخرن انقصان كما هو في البيع كخرن نعم، خیار رایت، خیار شرط یا خیار عیب کی مثالوں سے وضاحت، عیب کی قریب اور نظام و عیار کے عیب
۲۸۵	و ان استلحقها بالبركيا فاراد مع الخ بخرن مہارت کی خرن و اختلاف
۲۸۶	و اذا دفع فوكيل بالقبول الفتن من قبل الخ اعراب بمساكن کی وضاحت، و ان لا كلفی اور اصطلاحی معنی، وکالت کن چر دل میں درست نہیں، همان برکن و همان بخ کی مراد، سرکاری رسالت کے جملات
۲۸۷	و النورقة الرابعة : في اصول الفقه والمصبرات
۲۸۸	۱۱۴۲۲
۲۸۹	خ كلفی اور اصطلاحی معنی، جواز خ کی دلیل، منسوخ من الکتاب کی اقسام اور بوجہ اش
۲۹۰	دلی اور اس کی اقسام کی قریب مع اش و دلی کا اطلاق ظاہر یا ضمن پر حقیقت و عارض یا اشراک کے مجمل سے؟
۲۹۱	للموای ان عوف بطلقة والتقدم في الاحتداد الخ وضاحت، عبادہ کا صدق، ان کے اختلاف مع الدلائل
۲۹۲	اختیار عینہ، زوج ذہب، بنت، بنت لایین کے احوال
۲۹۳	رد و حل کلفی اور اصطلاحی معنی، رد اور عدم رد والے رتہ کی تعیین مع اش
۲۹۴	و انما انشا عشو فہن نکول فی شفعة عشو الخ اعراب بخرن، مسئلہ بیریہ کی وجہ تیرہ
۲۹۵	۱۱۴۲۴
۲۹۶	و الضبط : فو بمقام الکلام کما یجوز متلفا الخ اعراب، خلاصہ، حدیث اور سنت کی قریب
۲۹۷	والطعن المبیہ من لیمۃ الحدیث لا یجوز الموای الخ بخرن، ضمن و ہم اور مفسر کی قریب
۲۹۸	بیان ضرورت کی قریب، ضرورت کی تذکرہ، ضرورت کی وضاحت
۲۹۹	و انما الام للقول ثلاث اعراب بخرن، ما بخرن سے کما اختلاف کی وضاحت
۳۰۰	موجب کلفی اور اصطلاحی معنی، محرم اور موجب میں فرق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور مجاہد میں اختلاف
۳۰۱	مسائل کامل (زوج، ۳ بیات) (زوج، ۶ بیات) (زوج، ۵ بیات)
۳۰۲	۱۱۴۲۵
۳۰۳	فوکیل ففعلو شة تقتل ففعلت علی للقول الخ اعراب، وضاحت، عمار بن زید بن النعمان کی مثال سے وضاحت
۳۰۴	و انما انفسق الینسا اجسام الشاف بایضا مع کل غرض علی نقل الخ اعراب، مطلب
۳۰۵	و للموای ان عوف بالیقة والتقدم بالاجتهاد الخ اعراب بخرن، بحث کے حلقہ کی نشاندہی، حضرت انس والہجریہ و اجماع دون طبقہ کے تلفظ کا استعمال، حدیث مسرور کی تفصیل
۳۰۶	ابن علی و احیاء خیمہ کے احوال، امور شہرہ بالا و الام کی نشاندہی، مہر و فاسدہ و جدہ محمودہ سادہ و درہمان فرق
۳۰۷	علم بمرات کے ماضی و مضارع و بمرات کے مستقیمین کے اسامی، رد و حل کی اقسام، رد کی قریب، فروغی مقدور کی نشاندہی
۳۰۸	باب ما بعد کے احوال، مسئلہ کامل (زمان باغ علی، زوجہ، بنت لایین، اب)
۳۰۹	۱۱۴۲۶
۳۱۰	و الفزوی غنہ اذا انکر الخ و ابۃ الخ اعراب، بحث کے حلقہ کی نشاندہی، مہارت میں ذکر وصول کی وضاحت
۳۱۱	و کوثر من الصحابة و من العترة لا یشتغل الخ مہارت، و نحو رات احراز کی بخرن

۳۱۷	۱۱۴۲۵	۳۱۷
۳۱۸	۱۱۴۲۵	۳۱۸
۳۱۹	۱۱۴۲۵	۳۱۹
۳۲۰	۱۱۴۲۵	۳۲۰
۳۲۱	۱۱۴۲۵	۳۲۱
۳۲۲	۱۱۴۲۵	۳۲۲
۳۲۳	۱۱۴۲۵	۳۲۳
۳۲۴	۱۱۴۲۵	۳۲۴
۳۲۵	۱۱۴۲۵	۳۲۵
۳۲۶	۱۱۴۲۵	۳۲۶
۳۲۷	۱۱۴۲۵	۳۲۷
۳۲۸	۱۱۴۲۵	۳۲۸
۳۲۹	۱۱۴۲۵	۳۲۹
۳۳۰	۱۱۴۲۵	۳۳۰
۳۳۱	۱۱۴۲۵	۳۳۱
۳۳۲	۱۱۴۲۵	۳۳۲
۳۳۳	۱۱۴۲۵	۳۳۳
۳۳۴	۱۱۴۲۵	۳۳۴
۳۳۵	۱۱۴۲۵	۳۳۵
۳۳۶	۱۱۴۲۵	۳۳۶
۳۳۷	۱۱۴۲۵	۳۳۷
۳۳۸	۱۱۴۲۵	۳۳۸
۳۳۹	۱۱۴۲۵	۳۳۹
۳۴۰	۱۱۴۲۵	۳۴۰
۳۴۱	۱۱۴۲۵	۳۴۱
۳۴۲	۱۱۴۲۵	۳۴۲
۳۴۳	۱۱۴۲۵	۳۴۳
۳۴۴	۱۱۴۲۵	۳۴۴
۳۴۵	۱۱۴۲۵	۳۴۵
۳۴۶	۱۱۴۲۵	۳۴۶
۳۴۷	۱۱۴۲۵	۳۴۷
۳۴۸	۱۱۴۲۵	۳۴۸
۳۴۹	۱۱۴۲۵	۳۴۹
۳۵۰	۱۱۴۲۵	۳۵۰
۳۵۱	۱۱۴۲۵	۳۵۱
۳۵۲	۱۱۴۲۵	۳۵۲
۳۵۳	۱۱۴۲۵	۳۵۳
۳۵۴	۱۱۴۲۵	۳۵۴
۳۵۵	۱۱۴۲۵	۳۵۵
۳۵۶	۱۱۴۲۵	۳۵۶
۳۵۷	۱۱۴۲۵	۳۵۷
۳۵۸	۱۱۴۲۵	۳۵۸
۳۵۹	۱۱۴۲۵	۳۵۹
۳۶۰	۱۱۴۲۵	۳۶۰
۳۶۱	۱۱۴۲۵	۳۶۱
۳۶۲	۱۱۴۲۵	۳۶۲
۳۶۳	۱۱۴۲۵	۳۶۳
۳۶۴	۱۱۴۲۵	۳۶۴
۳۶۵	۱۱۴۲۵	۳۶۵
۳۶۶	۱۱۴۲۵	۳۶۶
۳۶۷	۱۱۴۲۵	۳۶۷
۳۶۸	۱۱۴۲۵	۳۶۸
۳۶۹	۱۱۴۲۵	۳۶۹
۳۷۰	۱۱۴۲۵	۳۷۰
۳۷۱	۱۱۴۲۵	۳۷۱
۳۷۲	۱۱۴۲۵	۳۷۲
۳۷۳	۱۱۴۲۵	۳۷۳
۳۷۴	۱۱۴۲۵	۳۷۴
۳۷۵	۱۱۴۲۵	۳۷۵
۳۷۶	۱۱۴۲۵	۳۷۶
۳۷۷	۱۱۴۲۵	۳۷۷
۳۷۸	۱۱۴۲۵	۳۷۸
۳۷۹	۱۱۴۲۵	۳۷۹
۳۸۰	۱۱۴۲۵	۳۸۰
۳۸۱	۱۱۴۲۵	۳۸۱
۳۸۲	۱۱۴۲۵	۳۸۲
۳۸۳	۱۱۴۲۵	۳۸۳
۳۸۴	۱۱۴۲۵	۳۸۴
۳۸۵	۱۱۴۲۵	۳۸۵
۳۸۶	۱۱۴۲۵	۳۸۶
۳۸۷	۱۱۴۲۵	۳۸۷
۳۸۸	۱۱۴۲۵	۳۸۸
۳۸۹	۱۱۴۲۵	۳۸۹
۳۹۰	۱۱۴۲۵	۳۹۰
۳۹۱	۱۱۴۲۵	۳۹۱
۳۹۲	۱۱۴۲۵	۳۹۲
۳۹۳	۱۱۴۲۵	۳۹۳
۳۹۴	۱۱۴۲۵	۳۹۴
۳۹۵	۱۱۴۲۵	۳۹۵
۳۹۶	۱۱۴۲۵	۳۹۶
۳۹۷	۱۱۴۲۵	۳۹۷
۳۹۸	۱۱۴۲۵	۳۹۸
۳۹۹	۱۱۴۲۵	۳۹۹
۴۰۰	۱۱۴۲۵	۴۰۰

۳۹۸	الغاية هي كلف لريد به لازم معناه الخ، اعراب، كناية على القوي واسطلاحى قريظ، كناية على حركته القهاره كناية على اقتباس اسم الله، كناية على كون دور حركته نام سے ذکر کرنے کی وضاحت
۳۹۹	معصنات معنوية، التورية: ان يكثر لفظ له الخ يكثر علم بدعي کی قريظ، محسنات محتوية اور القوي کی قريظ
۴۰۰	الاستغلة هي مجاز علاقتة الغنلة الخ، اعراب ترجمہ یختر
۴۰۱	۱۱۴۴۰
۴۰۲	كُلُّ كَلَامٍ فَهَوَّ إِذَا خُذَ قُوَّ لَيْسَ لَهْ، اعراب ترجمہ کلام خبری و انشائی کی قريظ اور فرق ممدوق و کذب خبری مراد، تا کید پر مشتمل ہونے کے اشارے خبری کی اسامی عطا کی وضاحت
۴۰۳	عادم کی قريظ، اور ادغام کی نشاء عری، قرب اور بعد کے اشارے اور ادغام کی تفصیل، استعسان الاراء فیلقوا الخ شعر کے استہدای کی وضاحت
۴۰۴	القصر تخصيص شعبين شيعين الخ ترجمہ قصر کا القوي واسطلاحی معنی، قصر حقیقی و انشائی میں فرق، قصر فروعی و قصر شعبین کی مثالوں سے وضاحت، قصر لعل علی الموصوف اور قصر الموصوف علی لعل کے درمیان فرق کی وضاحت مع اسطر
۴۰۵	ابجاز افعال مساوات کی قريظ مع اسطر، واعلم علم اليوم والا من قبلہ کا استعمال، اغلال کی قريظ و مثال
۴۰۶	ولقد يكثر فعل يبين عن تشبيه الخ يكثر تشبيہ کی قريظ وضاحت مع مثال مکرر تشبيہ کی تفصیل و خبری تشبیہ کی مثال
۴۰۷	الاستغلة هي مجاز الخ، اعراب ترجمہ و اصل الاستغلة تشبيه حذف أحد طرفيه ووجه شبهه وآداتہ کی خبر، مہارت میں ذکر استعارہ کی اسامی کی وضاحت مع اسطر
۴۰۸	﴿الورقة السادسة: في الادب العربي والعقائد﴾
۴۰۹	۱۱۴۴۱
۴۱۰	وَعَزَّازُ مَسْئُولٌ إِلَهِ تَشْتَرِيكَ الْقُوَّةَ جِئْتَ طَلَبَتِ الخ، اعراب ترجمہ القوي مرصی تحقیق
۴۱۱	فَطَلَّتْ أَيْنُ الْأَعْنَةِ فِي الْأَوْبَانِ قُوَّاتٍ عَجَبَتْ الخ، اعراب ترجمہ عبارت کے مضمون کی نشاء عری
۴۱۲	تَخَلَّ الْقَوْمُ وَالْإِثْمُ خَرَجُوا وَعَزَّوْا الخ، اعراب ترجمہ صاحب مضمون (حسن لہری) کا مختصر تشریف
۴۱۳	فَلَمْ أَوَّلُ أَتَفَكَّرْ فِيهِ مَدَّةً وَأَتَابَعْتُ عَلَى تَقْلَامِ الْإِخْتِيارِ الخ، اعراب ترجمہ القوي مرصی تحقیق
۴۱۴	وَلَا يَكُونُ إِلَّا تَقْرِيدٌ وَلَا تَبْلُغُ الْأَوْعَامُ الخ، اعراب ترجمہ یختر، مسکرا اور ادغام میں مسکرا کا اختلاف
۴۱۵	وَالْإِسْطِغْلَةُ قِيَّتْ يَجِبُ بِهَا الْفِعْلُ مِنْ نَحْوِ الخ، اعراب ترجمہ یختر، استقامت کی بدولت اسم کے درمیان فرق
۴۱۶	۱۱۴۴۲
۴۱۷	ثُمَّ جَلَّ الْقَاضِي الْفَاضِلُ مَجْدُ أَشْرَافِ الخ، اعراب ترجمہ معلوم و غلام
۴۱۸	فَلَمَّا اجْتَمَعُوا أُنْشِئَتْ سَفَدٌ فَلَمَّا قِيَادَاجْتَمَعَ الخ، اعراب ترجمہ الخطابة المعجزة کا غلام
۴۱۹	يَتَقَبَّلُ اللَّهُ ابْنَ عَمَرَ لَنْظَرِ نَاعِلٍ مِنَ الدُّنْيَا؟ الخ، اعراب ترجمہ القوي مرصی تحقیق
۴۲۰	فَتَكُنْ أَوَّلُ مَنْ صَلَفَتْ عَنْكَ بِالْقِدْلَةِ الخ، اعراب ترجمہ عنوان اور صاحب مضمون کی نشاء عری
۴۲۱	وَلَا يَنْبَغُ لَدَمِ الْإِسْلَامِ إِلَّا عَلَى ظَهْرِ التَّغْلِيظِ الخ، اعراب ترجمہ یختر، القوي مرصی تحقیق
۴۲۲	وَلَا نَرَى السَّيْفَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ تَلْبِيَةُ الخ، یختر، کوار ارفاع سے جانے والے لوگوں کی تعین
۴۲۳	۱۱۴۴۰
۴۲۴	وَمِنْ قُلُوبِ لَا يَتَوْنِ السَّلَوةَ الْأَدْبَارَ الخ، اعراب ترجمہ و سطر و فاعل علی فَيَسْتَمِ وَالتَّحْيِيَّةُ عَنْ وَجْطٍ بَغْيَرِهِ كَرْتِيبِ

۳۳۳	إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْلَعُ مِنْ ثَمَرِي صَلَافًا إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ إِلَهُ الْعَالَمِينَ	۳۳۶
۳۳۴	لَا يَزَالُ الْإِنْسَانُ مُتَمَوِّدًا فِي إِبْتِهَالِهِ تَأَمُّ بِغُلُوِّ الْعَمَلِ	۳۳۷
۳۳۵	فَلَمَّا كُنْتُ ضَعِيفًا لَيْسَ صَنَاعَتَا كَفَصَانِيكَمُ الْعَمَلِ	۳۳۸
۳۳۶	وَإِنْ فَهَرَأَنْ كَلَامُ اللَّهِ وَنَشَأَ بَدَأَ بِمَا كُنْهِيهِ الْعَمَلِ	۳۳۹
۳۳۷	عَصِيَّةً وَأَهْلَ قَلْبِي كَالْمَنِيِّ أَوْ عَمَلِي كَالْمَنِيِّ	۳۴۰
۳۳۸	وَفِي بَعْدِ الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ وَصَدَقْتُمْ مَنُفَعَةً لِلْأَمْوَاتِ	۳۴۱
۳۳۹	كَأَمْرٍ مَخْبُوءٍ مَخْبُوءٍ كَالْمَنِيِّ أَوْ عَمَلِي كَالْمَنِيِّ	۳۴۲
۳۴۰	فَمَا وَنَا لِنُفُوسِنَا إِلَّا وَقَدْ غَرَضَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ تَلَمُّذًا	۳۴۳
۳۴۱	فَلَمَّا جِئْتُهُ قَالِ: أَيْنَ كُنْتُ؟ فَلَمْ تَعْرِضْ لِي	۳۴۴
۳۴۲	أَنَا إِنْ كُنْتُ حَالِيًا أَعْلَى يَفْتَحُ قَلْبِي لَخِيصَةِ الْعَمَلِ	۳۴۵
۳۴۳	مِنْ الشَّيْءِ وَبَيِّنَةً: كُلُّ ذَنْبٍ يَأْتِيهِ التَّوْبَةُ وَالْعَمَلُ	۳۴۶
۳۴۴	وَلَقَدْ فَتَحْتُ لِي مِنْ قَلْبِي مَخْبُوءًا تَلَمُّذًا	۳۴۷
۳۴۵	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۴۸
۳۴۶	أَخْبَرَنِي بِنُفُوسِنَا كَالْمَنِيِّ أَوْ عَمَلِي كَالْمَنِيِّ	۳۴۹
۳۴۷	إِنْ غَلِيظَةُ رُوحِ النَّبِيِّ تَلَمُّذًا فَلَمْ أَغْلِظْ أَبَوِي قَطُّ إِلَّا وَلَمَّا بَيَّنَّنَا الْبَيِّنِ الْعَمَلِ	۳۵۰
۳۴۸	وَقَدْ وَابَتْ فِي هَذَا الشَّيْءِ الْعَمَلِ بِالْعَمَلِ	۳۵۱
۳۴۹	قَلْبِنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً	۳۵۲
۳۵۰	وَتَوْبَتِي بِهَذِهِ الْقَوْلِ: تَوْبَتِي بِهَذِهِ الْقَوْلِ	۳۵۳
۳۵۱	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۵۴
۳۵۲	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۵۵
۳۵۳	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۵۶
۳۵۴	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۵۷
۳۵۵	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۵۸
۳۵۶	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۵۹
۳۵۷	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۶۰
۳۵۸	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۶۱
۳۵۹	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۶۲
۳۶۰	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۶۳
۳۶۱	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۶۴
۳۶۲	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۶۵
۳۶۳	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۶۶
۳۶۴	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۶۷
۳۶۵	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۶۸
۳۶۶	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۶۹
۳۶۷	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۷۰
۳۶۸	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۷۱
۳۶۹	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۷۲
۳۷۰	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۷۳
۳۷۱	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۷۴
۳۷۲	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۷۵
۳۷۳	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۷۶
۳۷۴	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۷۷
۳۷۵	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۷۸
۳۷۶	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۷۹
۳۷۷	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۸۰
۳۷۸	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۸۱
۳۷۹	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۸۲
۳۸۰	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۸۳
۳۸۱	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۸۴
۳۸۲	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۸۵
۳۸۳	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۸۶
۳۸۴	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۸۷
۳۸۵	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۸۸
۳۸۶	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۸۹
۳۸۷	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۹۰
۳۸۸	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۹۱
۳۸۹	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۹۲
۳۹۰	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۹۳
۳۹۱	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۹۴
۳۹۲	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۹۵
۳۹۳	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۹۶
۳۹۴	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۹۷
۳۹۵	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۹۸
۳۹۶	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۳۹۹
۳۹۷	وَأَنْ مَخْبُوءًا عَمَلِي الْمَخْبُوءُ وَنَبِيَّهُ الْعَمَلِ	۴۰۰



﴿الورقة الاولى: في التفسير﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۷ھ

النسب الاول اَللّٰهُ عَلِيْكَ اَلنُّوْمُ فِيْ اَذْنِ الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلْبِهِمْ سَيَلْبُونَ فِيْ بَصُوْ سَيَلْبِيْنَهٗ هَلُوْا لَمْ تَمْرِنْ قَبْلُ وَتَمِنْ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَلْعَنُوْا الْمُؤْمِنُوْنَ اَلْبَنَصْرُ اَللّٰهُ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ وَغَدَّ اَلنُّوْكَ لَا يَخْلِفُ اَللّٰهُ وَغَدًا وَلَكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ ۳-۲۴۱)

آیات کا ترجمہ کریں، آیات کا شان نزول و تفسیر تحریر کریں ہضیع سنین کی انہی تحقیق کریں نیز لہ الامر من قبل ومن بعدہ لا یخلف اللہ وعدہ ولكن اکثر الناس لا یعلمون کی ترکیب کریں۔ انہی الارض سے کیا مراد ہے؟

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں چھ امور قوجہ طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کا شان نزول (۳) آیات کی تفسیر (۴) ہضیع سنین کی انہی تحقیق (۵) لہ الامر النہ کی ترکیب (۶) کالہی الارض کی مراد

جواب ① آیات کا ترجمہ:- اللہ اعلم بمراده۔ روی مظلوب ہو گئے قریب کے ملک میں اور وہ اپنے مظلوب ہونے کے بعد مقرر قریب غالب ہوں گے چند برسوں میں اللہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ غالب ہے نہایت رحم والا ہے یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اور یکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

② آیات کا شان نزول:- نبوت کے پانچویں سال بھری اور از رعایات کے درمیان ایرانیوں نے رومیوں کو ایک مہلک شکست دی اور قیصر نے ہرقل شادوم کو تختہ یک بھاگ دیا یہ خبر سن کر کفار مکہ نے مسلمانوں پر آواز دے کے کہ جس طرح ہمارے بھائی یعنی مجوسیوں نے تمہارے بھائیوں یعنی اہل کتاب کو ہرا دیا ہے اسی طرح تم بھی تم کو مسلمانوں کے (اہل کتاب کو مسلمانوں کا بھائی کہتا ہے) چھ احکام کے اندر مشابہت کی وجہ سے تھا) اس پر مسلمانوں کو بہت دکھ ہوا اور بہت پریشان ہوئے جس پر اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں جن کا خلاصہ اور حاصل یہ ہے کہ مقرر قریب روی یعنی اہل کتاب اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے غالب آنے والے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو کہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ چنانچہ اسی طرح ہوا اور کچھ عرصہ کے بعد روی ایرانیوں پر غالب آ گئے۔

③ آیات کی تفسیر:- ان آیات میں نو سال کے اندر اندر رومیوں کی عظیم الشان فتح کی پیشین گوئی ہے اور یہ قرآن کریم کے کلام الہی ہونے کی بڑی محکم دلیل ہے اور یہ شکست از رعایات اور بھری کے درمیان لکھ شام میں واقع ہوئی جو عرب کے بالکل قریب ہے اور روی ایرانیوں پر مقرر قریب قریب ہوں گے چنانچہ نو سال کے اندر اندر رومیوں کو ایرانیوں پر بڑی بھاری فتح ہوئی اور بات دراصل یہ ہے کہ رومیوں کی شکست اور ان کی فتح یہ سب اللہ کے اختیار میں ہے اور جب رومیوں کو فتح ہوگی تو مسلمان اس سے بہت زیادہ خوش ہوں گے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہی مدد سے نوازے وہ غالب ہے ہر مان ہے۔

④ ہضیع سنین کی انہی تحقیق:- تم سے لگژوئک لفظ ہضیع بولا جاتا ہے اور سنین، صنفہ کی جمع ہے بمعنی سال۔

⑤ اللہ الامر النہ کی ترکیب:- لہ لام حرف جار لفظ اللہ مجرور صفت کے متعلق ہے صفت اسم عامل ہو ضمیر اس کا قائل، من قبل ومن بعد کی تفسیری مہارت سے من قبل کل شیئ ومن بعد کل شیئ، کل شیئ مضاف مضاف الیہ مکرر

تفسير

کے ساتھ ولید کو پناہ دینے کے زمانے پر کچھ عداوت تھی جب وہ لوگ ولید کے استقبال کے لئے نکلے تو انہوں نے اس کا مادہ جنگ سمجھا اور واپس آکر حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ مرتد ہو گئے اور زکوٰۃ بند کر دی ہے تو آپ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید کو بھیجا کہ چلی طور پر جا کر ان کا حال معلوم کرو، اگر ان کا اسلام ثابت ہو تو زکوٰۃ وصول کر کے چنانچہ وہ گئے اور ان کو سرفہر اور عشا کی لہاز دیتے ہوئے پایا اور ان سے زکوٰۃ وصول کر کے لائے تو اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

الورقة الاولى: في التفسير

السؤال الأول ٥١٤٢٨

الشيء الاول بينت اقدار الحكوة واضرار المعزوف وكذا عن النكر واضرار على ما اصابك من ذاك من عزير الامور ولا تصغى عن ذلك الناس ولا تمش في الارض مرسلا ان الله لا يحب كل قتال فقوموا واقصد في مشيكم وكلفن من صوابكم ان انكر الاضواء لصوت المحبرة (ج ٧ ط ١٤١٤)

۳) آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ کریں، بخوشیہ الفاظ کی صرعی تحقیق کریں مان انکو الاصوات لصوت الحمیم کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خاص سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات مبارکہ کا ترجمہ (۲) خوشیہ الفاظ کی صرعی تحقیق (۳) انکو الاصوات لصوت الحمیم کی نحوی ترکیب۔

ترجمہ..... ① آیات مبارکہ کا ترجمہ ہے۔ اسے اپنے قائم رکھنا اور سکھانا عمل بات اور منع کر برائی سے اور حق کر جتنی پر ہے، چیک ہے۔ جس امت کے کام اور اپنے کاملت بخلا لوگوں کی طرف اور امت چل زمین پر اترا ہوا، ایک اللہ نہیں بھاتا کوئی اترا ہوا ہذا کماں کرنے والا اور چل درمیان چال اور نیچے کر آواز دانی، چیک بری سے بری آواز دے گی کی آواز ہے۔

① خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق :- لقم : میثد واحد کما حاضر بحث امر حاضر معلوم از مصدر اِقْصَاةً (افعال) بمعنی قائم کرتا۔
 اَلصَّلَوةُ : اسم ہے بمعنی دعا۔ اِجَنَہ : میثد واحد کما حاضر بحث امر حاضر معلوم از مصدر اَنْفَعُ (فعل) بمعنی روکتا۔
 اَصْصَابُکَ : میثد واحد کما قاع بحث ماضی معلوم از مصدر اِصْصَاةً (افعال) بمعنی پینچتا۔

ان انکسار الصوت الحميم کی نحوی ترکیب :- ان حرف مشبہ بالفعل انکر اسم تفصیل مضاف
الصوت مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ لکران کا اسم لام تاکید یہ صوت مضاف الحميم مضاف الیہ مضاف اور مضاف
الیہ لکران کی خبر ان اسم خبر سے ملکر جملہ اسیر خبریہ ہوا۔

الشيخ الفاضل يمشون لما يأت من محاربه ومنازل وحمل كالحمار وقد مر رئيسي إسماعيل آل إله
 فكم وكل من يملأ الفكر صفحا عليه الموت ما لهم على مؤبده إلا ذكاته الأرض ناكل ومناكه
 فلما غربتهم أبو أن لو كانوا يعلمون العجب ما كانوا في العذاب الجهنم (ج ١ ص ١٢٣-١٢٤)

مذکورہ آیات کا تفسیر ترجمہ تحریر کریں، جس میں تفسیر کا یہ واقعہ بیان ہو رہا ہے ان کا نام متعین کر کے ان کی موت کا واقعہ بیان کریں مدائت الارض سے کیا مراد ہے؟

شیاطین کا ترجمہ سائیل گناہ کیا ہے یعنی روم کا پہلن ایسی جگہ میں ہوتا ہے جسے مناجت کا چمن، اگلے انکار اور دشمنانگ چمن بھی کہتے ہیں، لیکن انکو بطریقین نے فرمایا یہاں شیاطین سے اس کے مظلوم متقی ہی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ روم کا پہل اپنی بد صورتی میں شیطانوں کے سر کی مانند ہوتا ہے اور عمارتوں پر بد صورت بد فعل اشیاء کو جن بھوت کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے۔ اس آیت کا مقصد روم کی بد صورتی کو بیان کرنا ہے۔

الفتح الثالث وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولٍ عَظِيمٍ ۚ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُمْ يُخَوَّلُونَ رَحْمَةً مِنَّا وَلَئِن لَّمْ يَظْهَرْ قَوْنُهُمْ فِي السَّيِّئَةِ لَنَنْزِلَنَّهُمْ عَلَيْكُمْ أَخَذُومًا مُّخْتَلِفًا فَيُضِلُّ أَعْيُنَهُمْ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ۚ (۳۵-۳۶) ذر (۳۶: ۳۵)

آیات کا ترجمہ تحریر کریں مذکورہ آیات میں کفار کے جس شبہ کا جواب دیا گیا ہے وہ مشرکوں اس کا جواب وضاحت سے تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) کفار کا جواب اور اس کا جواب۔

جواب ① آیات کا ترجمہ یہ لہر کہتے ہیں (یہ شرک لوگ) کہ کیوں نہیں نازل کیا گیا یہ قرآن ان دو باتوں میں سے کسی ایک بڑے ماننی پر کیا وہ تیرے سب کی رحمت کو چاہتے ہیں، ہم نے ہاتھ دی ہے ان میں ان کی روزی دنیا کی زندگی میں اور بلند کر دیے صے بعض کے بعض پر آئے انکا بعض بعض کو خدا کا دار تیرے سب کی رحمت بہتر ہے ان چیزوں سے جن کو وہ جمع کرتے ہیں۔

② کفار کا جواب اور اس کا جواب :- ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین عرب کے ایک اعتراض کا جواب دیا ہے جو آپ ﷺ کی رسالت پر کیا کرتے تھے، وہ اعتراض یہ ہے کہ اگر کسی انسان ہی کو نبوت سونپی جی تو حضور ﷺ اپنی اختیار سے کوئی صاحب نبیت نہیں ہیں یہ صعب حضور ﷺ کی بجائے مکہ کو طائف کے کسی بڑے دولت مند اور صاحب جاہ و منصب انسان کو کیوں نہیں دیا گیا؟ ان آجوں میں اللہ تعالیٰ نے انکے اس اعتراض کا جواب دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تمہیں اس معاملہ میں کوئی دخل دینے کا حق ہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نبوت کا منصب کس کو دے رہا ہے اور کس کو نہیں دے رہا، نبوت کی قسم تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے کہ کسی کوئی ماننے سے پہلے سے رائے لی جائے یہاں تک کہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور وہی اپنی عظیم مصلحتوں کے مطابق اس کو انجام دیتا ہے۔

السؤال الثالث ١٤٢٨ھ

الفتح الاول اَلَمْ يَعْلَمُوا بِأَنَّ اللَّهَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيُخَوِّلُ هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى رَسُولٍ عَظِيمٍ ۚ اَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُمْ يُخَوَّلُونَ رَحْمَةً مِنَّا وَلَئِن لَّمْ يَظْهَرْ قَوْنُهُمْ فِي السَّيِّئَةِ لَنَنْزِلَنَّهُمْ عَلَيْكُمْ أَخَذُومًا مُّخْتَلِفًا فَيُضِلُّ أَعْيُنَهُمْ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ۚ (۳۵-۳۶) ذر (۳۶: ۳۵)

مؤلفیہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کریں، ترجمہ کریں متبصرہ قول کوئی اور رد قاضی کیس میں کیا واقع ہے؟ نیز تمام کیس کی عینا ہلدی کی مفت ہے یا نہیں؟ اگر مفت ہے تو مطابقت کیوں نہیں اور اگر مفت نہیں ہے تو کیا واقع ہے؟

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) الفاظ مخطوط کی لغوی و صرفی تحقیق (۲) آیات کا ترجمہ

(۳) متبصرہ قول کوئی اور رد قاضی کیس کیس کی تحقیق۔

جواب ① الفاظ مخطوط کی لغوی و صرفی تحقیق :- "الذین" میفرج حکم ہاضی مظلوم از مصدر لفظ (افعال) بمعنی والہا۔

فنیلت یعنی ذکر آخرت میں اور بلاشبہ وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ نیک بندوں میں سے تھے اور ان کو بچنے واسطیٰ وسیع اور
رواکشل عظیم کار ہر ایک ان میں سے نیک تھا۔

۷ آیات کی تفسیر :- ابتدائی آیات میں آپ ﷺ کو کلام کی تکلیف پر مبر کرنے کا حکم ہے اور مثال حضرت ایوب علیہ السلام کے
تھا کہ بایا کہ جس طرح انہوں نے میرے کام لیا آپ ﷺ بھی مبر کریں چنانچہ جب حضرت ایوب علیہ السلام بیمار ہوئے تو شیطان
طیب کی صورت میں ان کی بیوی کے پاس آیا اور کہا میں طیب ہوں اور اس شرط پر طلاق کرتا ہوں کہ جب ایوب علیہ السلام کو شفاء
ہو جائے تو کہا کہ میں نے شفاء دی ہے اس بات کی حضرت ایوب علیہ السلام سے شکایت کر رہے ہیں کہ اس نے مجھے دکھ دیا۔ حکم ہوا
کہ میں پر پاؤں مار دیاں گے مارنے سے سرد چتر مودار ہوا جس میں نہانے سے دو ٹکڑے ہو گئے اور ان کی مردود اولاد و زعمہ ہو گئی
اور بھی پیدا ہوئے۔ ایوب علیہ السلام نے قسم کھائی کہ اگر میں تندرست ہو گیا تو یہی کو سو گڑے اور اس کا کس نے کیوں شیطان کی بات
سنی خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ قسم میں بھی جھوٹا نہ ہو اور یہی بھی بے خطا ہے تیری خدمت گزار ہے لہذا تو مجھ کو ازلے جس میں سوچے
ہوں و وادہ قسم پوری ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ایوب علیہ السلام کے مبر کی تعریف کر رہے ہیں کہ وہ بڑے صابر اور نیک بندے تھے۔

اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے چھ انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ فرمایا کہ وہ ہمارے اطاعت گزار و برگزیدہ بندے تھے، وہ اپنی فکر و عملی
توانیاں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں صرف کرتے تھے اور ان کو خصوصی طور پر فکر آخرت کی نعت سے بھی نوازا گیا تھا اور وہ ہمارے
نقیب و افضل ترین لوگوں میں سے تھے۔

۸ آیات کا شان نزول :- شان نزول کا مکمل واقعہ تفسیر کے ضمن میں گزر چکا ہے۔

۹ مفسر الشیطان کی تشریح :- شیطان نے مجھے دج اور ایذا پہنچائی ہے، بعض حضرات نے شیطان کے دج اور ایذا
کی تفصیل یہ بیان کی ہے کہ ایوب علیہ السلام بیماری میں مبتلا ہوئے وہ شیطان کے تسلط کی وجہ سے آتی تھی اور وہ ایسا تھا کہ ایک مرتبہ فرشتوں
نے حضرت ایوب علیہ السلام کی بہت تعریف کی جس پر شیطان کو سخت حسد ہوا اور اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے اس کے جسم اور مال
اولاد پر ایسا تسلط عطا کیا جائے جس سے میں ان کے ساتھ جو چاہوں سو کروں، اللہ تعالیٰ کو بھی ایوب علیہ السلام کی آزمائش مقصود تھی اسلئے
شیطان کو یہ حق دے دیا گیا اور اس نے آپ کو اس بیماری میں جلا کر دیا لیکن محقق مفسرین نے اس قصے کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے
کہ قرآن کریم کی تصریح کے مطابق انبیاء علیہم السلام پر شیطان کو تسلط حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اس نے آپ کو بیماری
میں ڈال دیا ہو، بعض حضرات نے شیطان کے دج اور ایذا کی یہ تشریح کی ہے کہ بیماری کی حالت میں شیطان حضرت ایوب علیہ السلام
کے دل میں طعن طرح کے دوسے ڈالنا کہ تم اس سے آپ کو اور زیادہ تکلیف ہوئی تھی، یہاں آپ نے اسی کا ذکر فرمایا ہے۔

۱۰ حیلہ کرنے کا جزاء :- کسی نامناسب یا مکروہ بات سے بچنے کیلئے کوئی شرعی حیلہ اختیار کیا جائے تو یہ جائز ہے جیسے کہ حضرت
ایوب علیہ السلام کے واقعہ کے اندر حیلہ کیا گیا جو کہ جزاء پر دلالت کرتا ہے، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس قسم کے حیلے اس وقت جائز ہوتے
ہیں جبکہ ان میں شرعی مقاصد کے ابطال کا ذریعہ نہ ملایا جائے اور اگر حیلہ کا مقصد یہ ہو کہ کسی خدا کا حق باطل کیا جائے یا کسی مرتبہ محفل
حرام کو اس کی روح پر قرار رکھتے ہوئے اپنے لئے حلال کر لیا جائے تو ایسا حیلہ بالکل ناجائز ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حیلہ اگر شرعی
مقاصد کو پورا کرنے کے لئے کیا جائے تو درست ہے ورنہ غلط جائز نہیں۔ (معارف القرآن)

یوں کہ اس لغزش (کوئی نقل بحکمت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں ہونی چاہیے تھی) پر حبیہ ہوگی اور قوم کو بھی ہذا حال معلوم ہو گیا۔

۱ آیات کا ترجمہ :- اور چونکہ یوں یہ ثابت رسولوں میں سے تھے، جب ہم کہ وہ بھری ہوئی کشتی کی طرف بھر کر عدو لویا پس تھا وہ خطا وار پھر لقمہ بنالیا اس کو پھینک دیا اور وہ الزام کھایا ہوا تھا اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے (آیت کریمہ کا رد نہ کرتے) تو پھینک کے پیت میں قیامت تک رہے۔ پھر زوال دیا ہم نے اُس کو پھینک میداں میں اس حال میں کہ وہ بیمار تھے اور آگیا ہم نے اُس پر ایک نعل والا درخت۔

۲ آیات کی تشریح :- حضرت یونس علیہ السلام نے جو قوم کو تین دن کے اندر عذاب آ جانے سے ڈرایا تھا ظاہر یہ ہے کہ یہ اپنی رائے سے نہیں بلکہ وحی الہی سے ہوا تھا اور اس وقت قوم کو چھوڑ کر ان سے الگ ہو جانا بھی جو قدیم عبادت انبیاء علیہ السلام ہے، ظاہر یہ ہے کہ یہ بھی بحکم خداوندی ہوا ہوگا یہاں تک کوئی بات لغزش کی وجہ سے صواب نہیں تھی مگر جب قوم کی توجہ اور الحاح و زاری کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر ان سے عذاب ہٹا دیا اس وقت حضرت یونس علیہ السلام کا اپنی قوم میں واپس نہ آنا اور قلعہ ہجرت سفر اختیار کرنا یہ اپنے اس اجتہاد کی بناء پر ہوا کہ اس حالت میں اگر میں واپس اپنی قوم میں گیا تو مجھ کو سمجھا جاؤں گا اور میری دعوت بجا رہے گا نہ وہ ہو جائے گی بلکہ اپنی جان کا بھی خطرہ ہے اور اگر میں اُن کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ مواخذہ اور گرفت نہیں ہوگی اپنے اجتہاد کی بناء پر ہجرت کا قصد کر لینا اور اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کا انتظار نہ کرنا اگر چہ کوئی گنا نہیں تھا مگر اللہ تعالیٰ کو یونس علیہ السلام کا یہ طریقہ پسند نہ آیا کہ وہی کا انتظار کے بغیر ایک فیصلہ کر لیا یہ اگر چہ کوئی گنا نہیں تھا مگر خلافِ ادنیٰ ضرور ہوا۔ انبیاء علیہ السلام اور مقررانِ بارگاہِ الہی کی شان بہت بلند ہوتی ہے اُن کو حرامِ شناس ہونا چاہیے، ان سے اس معاملے میں ادنیٰ کوتاہی ہوتی ہے تو اس پر بھی عتاب اور گرفت ہوتی ہے یہی معاملہ تھا جس پر عتاب ہوا۔

تفسیر قرطبی میں قشیری سے بھی یہ نقل کیا گیا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ صورت غضب یونس علیہ السلام کی اس وقت پیش آئی جبکہ قوم سے عتاب ہٹ گیا ان کو یہ پسند نہ تھا اور پھینک کے پیت میں چند روز رہنا بھی کوئی تعذیب نہیں بلکہ تادیب کے طور پر تھا جیسے اپنے نابالغ بچوں پر زبردستی تعذیب نہیں ہوتی تادیب ہوتی ہے تاکہ آنسو دہا اختیار نہ کرے۔

الشیخ الاسلام إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَكْبَنَ أَنْ يُحْمِلَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا (پ ۱۲۷ ج ۲ ص ۷۴)۔

خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کریں، سلیس ترجمہ کریں، امانت سے کیا مراد ہے؟ تفصیل کے ساتھ لکھیں، جنات باوجود مکلف ہونے کے بارامانت کے تحمل کیوں نہیں سمجھ گئے؟ انسان کو بارامانت اٹھانے کے باوجود ظلم و ماحجہولا کیوں قرار دیا گیا؟ خلاصہ سوال (۱)۔ اس سوال کا حل باجغہ صہ (۱) خط کشیدہ کی لغوی و صرفی تحقیق (۲) آیت کا ترجمہ (۳) امانت کی مراد (۴) جنات کے مکلف ہونے کے باوجود بارامانت کے تحمل نہ ہونے کی وجہ (۵) انسان کو بارامانت اٹھانے کے باوجود ظلم و ماحجہولا کہنے کی وجہ (۶) جواب ۱۔ خط کشیدہ کی لغوی و صرفی تحقیق :- "عوضاً میذبح حکم ماضی معلوم از مصدر العوض (ضرب) بمعنی پیش کرتا۔

"فَأَتَيْنَ" میذبح مع مؤنث غائب فعل ماضی معلوم از مصدر الابد والاہلۃ (ضرب و فح) بمعنی اٹکا رکھا۔

"أَشْفَقْنَ" میذبح مع مؤنث غائب فعل ماضی معلوم از مصدر الاشفاق (افعال) بمعنی خوف کرتا۔

جَنَازًا اسمُهَا الْكَامِيزُ جِازِلٌ مَصْدَرُ الْجَهْلِ وَالْجَهَالَةِ (سَمِعَ) مَعْنَى جَالٍ وَتَابَعَهُ جَانِزًا.

۷) امانت کی مراد۔ نقد امانت کی تفسیر میں اکثر فقیر، مجاہد و تابعین و فہریم علیہ السلام بہت سے اقوال منقول ہیں۔ امانت سے مراد احکام شرعیہ کا سامرو منکف ہونا ہے۔ فرائض شرعیہ، حقائق صحت، امانت اسوال، غسل جنابت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج وغیرہ ایسے امور مضرین نے لے لیا یہ دین کے تمام وظائف و اعمال امانت کے اندر داخل ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ امانت سے مراد احکام الکی بار امانت کی صلاحیت و استعداد ہے جو محل و شیور کے خاص ورج پر موقوف ہے۔

۵) انسان کو برائیا مت آٹھانے کے اور جو ظلوم و جورا کیا کہنے کا وجہ یہ ہے کہ انسان ظلوما جھولا اس جملے سے ظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ مطلقہ انسان کی خدمت میں آیا ہے کہ اس نادان نے اپنی جان پر ظلم کیا کہ اتنا بڑا امارہ اٹھایا جو اس کی کلمات سے اہم قہار مقرر آتی تصرحات کے مطابق واقعہ یہی نہیں کیونکہ انسان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں یا پوری نوع انسانی، ان میں سے حضرت آدم علیہ السلام تو نبی اور موصوم ہیں، انہوں نے جو بار اٹھایا تھا اس کا حق یعنی طور پر ادا کروایا کسی کے نتیجے میں ان کو سزا دی گئی تھی۔ اگر زمین پر بھیجا گیا اور اگر نوع انسانی مراد ہو تو اس پوری نوع میں لاکھوں تو انبیاء علیہم السلام اور کروڑوں صالحین و اولیاء اللہ و ائمہ کرام ہیں کہ زمین پر فرشتے بھی رکھ کر تھے ہیں جنہوں نے اپنے عمل سے ثابت کروایا کہ وہ اس امانت الہیہ کے اہل اور مستحق تھے۔ انہی حق منت ادا کرنے والوں کی بناء پر قرآن حکیم نے نوع انسانی کو کائنات مخلوقات میں ضم کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ آدم علیہ السلام کامل خدمت اور نہ پوری نوع انسانی، اسی لئے بعض حضرات مفسرین نے فرمایا کہ یہ جملہ خدمت کیلئے نہیں بلکہ اکثر افراد نوع کے اعتبار سے واقعہ کے طور پر شاد ہوا ہے۔ خلاصہ یہ کہ آیت میں قلم و دھول خاص ان افراد کو کہا گیا جو کام شرمہ کی اطاعت میں پورے سے امانت کا حق ادا کیا یعنی امت کے کفار و منافقین، بدعت و فساد اور گنہگار مسلمان مراد ہیں۔

لَا يَأْتِيهِمْ هُوَ أَقْصَطُ وَعِنْدَ لَنُورٍ لَّنْ تَعْلَمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ترجمہ مشرق کریم، شاہنشاہ نزول تانیم، دورہ حاضر میں بعض بے اولاد اپنے عزیزوں میں سے کسی کا بچہ لے کر پالتے ہیں اور اس کو اپنا بچہ سمجھتے ہیں اور سرکاری کاغذات میں نیز شہنشاہی کارڈ میں اس کا والد لکھ کر لکھا جاتا ہے جس نے پرورش کی ہوئی ہے اور حقیقی

والد کا نام نہیں لکھا جاتا آپ تائیں کہ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟
خلاصہ سوال ﴿..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تشریح (۳) منہ بولے بیٹے کی شرعی حیثیت (۴) آیات کا شان نزول۔

جواب ﴿..... ① آیات کا ترجمہ: یہ کہ اگر تم ان کو ان کے باپوں کے ساتھ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے، پس اگر تم کو ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو پس وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور تمہارے دوست ہیں اور تمہیں ہے کوئی حرج بھول چوک میں (طہیٰ سے اگر نام نہ لے لیا ہو) لیکن وہ جس کا تمہارے دلوں نے ارادہ کیا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے مہربان ہیں۔

② آیات کی تشریح: ان آیات میں اس بات کی طرف راہنمائی کی گئی ہے کہ منہ بولے بیٹوں کو حقیقی بیٹے نہ سمجھا جائے چنانچہ فرمایا کہ اللہ کے ہاں انصاف کی بات یہی ہے کہ منہ بولے لڑکوں کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے پکارا اور اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور دوست ہیں انہی القاب سے ان کو پکارا کہ مثل یا غشی یا مولیٰ اور اگر بھول چوک سے تم نے انہیں غیر باپ کی طرف منسوب کیا تو کوئی حرج نہیں ہاں اگر ارادہ تم نے ایسا کیا تو ضرور گناہ ہوگا اور اللہ بخشنے والا مہم کرنے والا ہے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد کلام صحابہ علیہ السلام نے یہی حکم دیا کہ بیٹے بن زید بن حارثہ کہتے گئے۔

③ منہ بولے بیٹے کی شرعی حیثیت: زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ کوئی کسی کو بیٹا بنا لیتا تھا جس حقیقی فریشتہ تھا جس طرح کہ اب (اس زمانے میں) گود لے لیتے ہیں، پھر وہ شخص اصلی بیٹا سمجھا جاتا تھا اور اس کی میراث بھی پاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی وحی سے پہلے زید بن حارثہ کو بیٹا کر لیا تو لوگ اس کو زید بن محمد کہا کرتے تھے، جب آیت اذعو اھم الخ نازل ہوئی تب آپ ﷺ نے خود کہہ دیا کہ زید بن حارثہ ہے اور صحابہ کرام علیہم السلام کو بتلایا کہ آج کے بعد زید بن حارثہ کہہ کر پکارا جائے نہ کہ زید بن محمد۔ اللہ تعالیٰ نے اس الحاق اور اس نسبت جاہلیت کو رد کر دیا، اب اسلام میں حقیقی بنانا کوئی چیز نہ رہا جیسی حقیقی بنانے سے حقیقی بیٹا نہیں ہے گا جب حقیقی بیٹا نہیں تو اس پر حقیقی بیٹوں جیسے احکام بھی نافذ نہیں ہوں گے مثلاً وراثت وغیرہ۔

④ آیات کا شان نزول: یہ گزارش اس سے معلوم ہو چکا ہے۔

الشیخ الاسلام ﴿..... وَمَا كَانَ لِيُكِبِّرُنَّ اللَّهُ إِلَّا وَحْدًا أَوْ مَرْنًا وَرَأَىٰ جِبَابَ كَوْثُرٍ رَّسُولًا يَكُونُ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّكْرِمٌ وَكَذَلِكَ يُؤْتِيكَ اللَّهُ رُفْعًا مِّنْ أَمْرِكَ مَا تُلَدُّ تَدْوِي مَا تَكُشِبُ وَلَا إِلَٰهَ إِلَّا وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا نُورًا لِّقُلُوبِنَا يَهْدِي مَن نَّشَاءُ مِّنْ بَنِي آدَمَ لَوْ كُنَّا لَنَكْفُرَنَّهُ بِإِذْنِ اللَّهِ وَنَطْلُبُ لِنَفْسِنَا قَوْلَهُ (پ: شرعی: ۲۵۰)

ترجمہ تفسیر کریں معراج بالا آیات میں جوئی کی اقسام ذکر کی گئی ہیں وہ تفصیل کے ساتھ تحریر کریں خط شیعہ مجلوں کی ترکیب کریں۔

خلاصہ سوال ﴿..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) وحی کی اقسام (۴) خط شیعہ مجلوں کی ترکیب۔

جواب ﴿..... ① آیات کا ترجمہ: اور تمہیں حق کسی انسان کو کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر بذریعہ وحی یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی فرشتہ کہ وہ اللہ کے اس کے حکم سے جو وہ چاہے، بے شک وہ بڑا عالی شان حکمت والا ہے اور اسی طرح ہم نے وحی کی آپ کی طرف ایک روح اپنے حکم سے آپ نہیں جانتے تھے کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان لیکن ہم نے بتا دیا اس کو اور ہم راہ

دکھاتے ہیں اسکے ذریعے سے جسے چاہیں اپنے بندوں میں سے اور بلاشبہ آپ تو راہنمائی کرنے میں سیدھے رہتے ہیں۔

آیات کی تفسیر :- کسی بشر کی بحالت موجودہ یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرمادے مگر حسن طریق سے یا تو اللہ ہم سے کرب میں کوئی اچھی بات (اللہ سے یا عجب کے پیچھے سے) کہو کلام سنا دے جیسے موسیٰ علیہ السلام نے سنا تھا یا کسی فرشتہ کو بھیج دے کہ وہ خدا کے حکم سے جو خدا کو بخیر ہوتا ہے پیغام پہنچا دیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بڑا عاقل و عاقلانہ ہے جس سے جب تک وہ خود طاقت نہ دے کوئی ہم کلام نہیں ہو سکتا مگر اس کے ساتھ ہی بڑی حکمت والا بھی ہے۔ اس لئے بندوں کی مصلحت سے اس نے کلام کے تین مذکور طریقے مقرر فرما دیئے ہیں اور جس طرح بشر کے ساتھ ہمارے ہم کلام ہونے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اسی طرح یعنی اس قاعدے کے مطابق ہم نے آپ کے پاس بھی وہی یعنی اپنا حکم بھیجا ہے اور آپ کو بھی بتایا ہے اور یہ وہی ایسا ہدایت نامہ ہے کہ آپ کے لئے جس علم میں اسی کی بدولت ترقی ہوئی چنانچہ اس سے پہلے نہ آپ کو یہ خبر تھی کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کا مکمل ترین درجہ جو اب حاصل ہے کیا چیز ہے (مگر کس ایمان کی کو نبوت سے پہلے بھی حاصل ہوتا ہے) لیکن ہم نے آپ کو نبوت اور قرآن دیا اور اس قرآن کو آپ کے لئے اولاً اور دوسروں کے لئے چنانچہ ایک نور بنایا جس سے آپ کو یہ عظیم علوم اور بے شمار احوال حاصل ہوئے اور جس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔ پس اس کے کوئے عظیم ہونے میں کوئی شبہ نہیں اب جو انہما ہی ہوں اس نور کے نکلنے سے عزم بلکہ اس کا سر ہے جیسے یہ مضمین اور انہیں کوئی شبہ نہیں کہ آپ اس قرآن اور وحی کے ذریعے عام لوگوں کو ایک سیدھے راستہ کی ہدایت کر رہے ہیں۔

وہی کی اقسام :- اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ کسی بشر سے اللہ کے کلام کرنے کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں ۱) وحیاً یعنی کسی مضمون کو کتب (دل) میں ڈال دینا یا جانتے ہوئے بھی ہو سکتا ہے اور تیسری یعنی بصورت خواب بھی۔ اس صورت میں مومن الفاظ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتے صرف ایک مضمون دل میں آتا ہے جس کو وہ اپنے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں ۲) دوسری صورت حسن و دل و دل و دل ہے یعنی جانتے ہوئے کوئی کلام نہیں پڑھتا جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کو طور پر پیش آیا کہ اللہ کا کلام سنا مگر زیادت نہیں ہوئی ۳) تیسری صورت یہ وصل وصول لا فیہ وحی جاذبہ یعنی کسی فرشتہ جبرائیل علیہ السلام کو اپنا کلام دے کہ بھیجا جائے وہ رسول کو پڑھ کر سنا دے اور بھی طریقہ عام ہے۔ پورا قرآن مجید اسی طرح بواسطہ جبرائیل امین علیہ السلام نازل ہوا ہے۔ مذکورہ تعبیر میں لفظ وہی کو صرف اللہ تعالیٰ کے معنی میں لیا گیا ہے مگر اکثر یہ لفظ تمام اقسام کلام ربانی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ فرشتے کے ذریعے جوئی آتی ہے اس کی دوسری صورت ہوتی ہے کسی فرشتہ اپنی اصلی شکل میں ہوتا ہے اور کسی شکل انسانی سامنے آتا ہے۔

۴) خط کشیدہ و مکتوب کی ترکیب :- جانا یہ کہان فعل ناقص لہذا جار مجرور مکرر کان کے متعلق ہو کر مکان کی خبر مقدمہ آن ہنسہ مصدر یہ یکلم فعل ماضی مفعول بہ اللہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتائیں مفرد مکان کا کام مؤخر کلن اپنے ام و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۵) حرف حبہ اصل ماخیز اس کا اسم علی فہم ازل حکیم خبر ثانی بیان اپنے ام اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ خبریہ ہوا۔
دو حاء مفعول بہ جنکو حنیفہ کا مین حرف ہا موصوفہ و مضاف الیہ مکرر و جار مجرور مکرر او حنیفہ کا متعلق ہوا۔

﴿الورقة الاولى: فی التفسیر﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۵۱۴۰

الشیخ الاول يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْعِبُوا بُيُوتَكُمْ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْعِبُوا بُيُوتَكُمْ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (مجموعہ ۵۱)

ترجمہ و تفسیر کریں، شان نزول تحریر کریں نیز وضاحت کریں کہ جملہ اعمال کا موجب تو کلمہ ہے مگر اس آیت میں آپ ﷺ کے سامنے رفع صوت اور جہر بالقول کو بھی جملہ اعمال کا موجب قرار دیا گیا ہے وضاحت کریں نیز لاتجہدوالہ سے آخر تک آیت کی ترکیب لکھئے انتقوا میں کیا حیل ہوئی ہے؟

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال کا خلاصہ چھ امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) آیات کا شان نزول (۴) جملہ اعمال کا موجب کی وضاحت (۵) لاتجہدوالہ سے آخر تک ترکیب (۶) انتقوا کی حیل۔

جواب ① آیات کا ترجمہ :- اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پہل نہ کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سننے والے جاننے والے ہیں، اے ایمان والو! نہ بلند کرو تم اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز پر اور زور سے نہ بولو آپ ﷺ کے سامنے جیسے ایک دوسرے کے سامنے زور سے بولتے ہو کہیں ضائع نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر ہی نہ ہو۔

② آیات کی تفسیر :- ان آیات میں کچھ آداب نبوی ﷺ کا ذکر ہے کہ اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کے سامنے کسی بات میں بھی قولاً، فعلاً، سبقت نہ کیا کرو، اللہ سے ڈرتے رہا کرو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اسی طرح اے مسلمانو! نبی ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو اور حضور ﷺ کے سامنے زور سے نہ بولا کرو جیسا کہ تم ایک دوسرے کے سامنے زور سے بولتے ہو کہ کہیں سوچا دلی کی وجہ سے تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو یعنی مجلس رسول اللہ ﷺ کا احترام ملحوظ رکھئے ہوئے شور و غل نہ کیا کرو ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

③ آیات کا شان نزول :- ایک مرتبہ قبیلہ بنو جمیم کے لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، یہ بات زیر غور تھی کہ اس قبیلہ پر حاکم کس کو بنایا جائے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھار ابن معبد رضی اللہ عنہ کے متعلق رائے دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے متعلق رائے دی، اس معاملہ میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مابین آپ ﷺ کی مجلس میں گفتگو بڑی اور دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (رواد البخاری)

امام بخاری نے بروایت قتادہ رضی اللہ عنہ ذکر کیا ہے کہ قبیلہ بنو جمیم کے لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کا ذکر اوپر آیا ہے یہ دو پہر کے وقت مدینہ میں پہنچے جبکہ آپ ﷺ کسی جگہ سے آرام فرما رہے تھے، یہ لوگ اعرابی آداب معاشرت سے ناواقف تھے۔ انہوں نے جگہ کے باہر سے ہی پکارنا شروع کر دیا کہ اخراج الینا یا محمد اس پر آیات نازل ہوئیں جن میں اس طرح پکارنے کی ممانعت اور انتقاد کرنے کا حکم دیا گیا۔

﴿جہا اعمال کے موجب کی وضاحت﴾: اس کا مطلب یہ ہے کہ آواز کا بلند کرنا جو ضرورت ہے باکی اور مے پر دانی ہے اور بلند آواز سے ایسے باتیں کرنا جیسے آپس میں ایک دوسرے سے بے تکلف باتیں کرتے ہیں ایک قسم کی گستاخی ہے۔ اپنے تابع اور خادم سے اس طرح کی گفتگو تکلیف دہ اور ایذا رساں ہوتی ہے اور اللہ کے رسول کو ایذا پہنچانا اتمام اعمال خیر کو بہادر کرنے والا ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر منہر میں فرماتے ہیں جو شخص رسول اللہ ﷺ کو کسی طرح کی ایذا پہنچائے آپ ﷺ کی ذات یا صفات میں کوئی عیب نکالے خواہ صراحت ہو یا کنایہ وہ کافر ہو گیا اور آیت ان اللہین یؤذون اللہ ورسولہ الایۃ کی زد سے اس پر اللہ تعالیٰ کا سخت دناش بھی ہوگی اور آخرت میں بھی۔ اور مذکورہ آیت کے قوش نظریہ فعل موجب جہا اعمال ہوگا۔

﴿لاتجہدوا﴾ سے آخر آیت تک ترکیب: لاتجہدوا فعل وقابل لام جار مجرور، جار مجرور مکرر متعلق اتول ہا جارہ قول مجرور، جار مجرور مکرر متعلق ہائی ہوائی حرف جار مجہود مصدر مضاف بعض مضاف الیہ مضاف کم ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مکرر جہود مصدر کا مضاف الیہ قابل لام جارہ بعض مجرور جار مجرور مکرر متعلق ہوا مصدر کے مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ قابل متعلق ہا حرف جار مجرور، جار مجرور مکرر متعلق ثالث ان تحبط اصل میں لان لاتحبط قتلام جارہ ان جہمہ مصدر یہ تحبط فعل مضارع اعمال مضاف کم ضمیر ذوالیال واولیٰ حالہ انتم مبتداء لاتشعرون فعل قابل مکرر جملہ لعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتداء خبر مکرر حال ذوالال حال مل کر اعمال کا مضاف الیہ اعمال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تحبط کا قابل فعل اپنے قابل سے مکرر جملہ لعلیہ خبریہ ہو کر مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق رابع لاتجہدوا فعل اپنے قابل اور تمام حقیقت سے مکرر جملہ لعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿انتقوا کی تفسیر﴾: انتقوا اصل میں اَوْتَقُوا القاباب الخصال کا کلمہ اذ واقع ہوا اس کو تاء سے بدلا اور تاء کا تاء میں ادغام کر دیا یا تَقَوُّوا ہو گیا یا کسرہ کے بعد واقع ہوئی اس کے بعد واؤ سے قائل کی حرکت دور کر کے یا کماضہ قائل کو دیا اب یا ماضی مضارع کے بعد واقع ہوئی یا ماضی کو واؤ سے بدلا دو واؤ اس کن مع ہوئے پہلے واؤ کو کر دیا انتقوا ہو گیا۔

الشیع الثالث..... وَجَاءَ مِنَ أَقْصَا الْمَدِينَةِ نَجْوَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ يَعْزُبُوا إِلَيْهِمُ الْفَرَسَيْنِ فَإِنَّهُمَا مِمَّنْ لَا يَشْكُرُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ يَهْتَدُونَ وَأَمَّا الَّذِي لَقِيتُ فَإِنَّهُ لَمْ يَلِدْ وَتُرِي عَيْنُكَ مَا يَكُونُ مِنْ دُونِ الْهَيْمَانِ يُرِيدُونَ الرِّحْمَنَ يَعْزُبُ لَأَعْنُ عَيْنِي شَقَاءَهُمْ نَشِئْتُ وَأَكْرِي عَيْنُكَ وَنَا (پ ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶)

آیات کریمہ کا ترجمہ اور تفسیر لکھیں، المحدثینہ سے کون سا شعر مراد ہے؟ اقصائے مدینے آنے والے شخص کا نام کیا تھا؟

اتبعوا من لا یسلطکم اجداوہم مہتدون کی ترکیب لکھیں اور بتائیں اتباعوا اور مہتدون کس باب سے ہیں؟ ﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) المحدثینہ کی مراد (۴) اقصائے مدینے آنے والے شخص کا نام (۵) اتباعوا من لا یسلطکم اجداوہم مہتدون کی ترکیب (۶) اتباعوا اور مہتدون کے ابواب کی نشاندہی۔

جواب..... ﴿آیات کا ترجمہ﴾: اور آپا شہر کے دوسرے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا کہنے لگا اے میری قوم ابھرو کی کہ دو تم رسولوں کی پیروی کرو ان کی جو باتیں مانگتے تم سے کوئی اجزا اور وہ خود ہدایت یافتا ہیں اور کیا (طرد) ہے میرے لئے کہ میں

مبادت نہ کروں اس کی جس نے پیدا کیا مجھ کو اور اسی کی طرف تم لوٹے جاؤ گے۔ کیا میں بتاؤں اس کے سوا اور اس کو معبود کہ اگر ارادہ کرے دشمن مجھے تکلیف دینے کا تو کام نہ آئے میرے ان کی سفارش کچھ بھی کیا اور نہ وہ مجھے چھڑائیں۔

۲ آیات کی تفسیر: اہل اٹھا کیے نے جب رسولوں کی تکذیب کی تو ایک شخص جو سلطان تھا اس شہر کے کسی دور مقام سے جو وہاں سے بہت دور تھا، اپنی قوم کی غیر خواہی کے لئے کہ ان رسولوں کا جو قوم کی فلاح ہے یا رسولوں کی غیر خواہی کے لئے کہ کبھی یہ لوگ ان کو قتل نہ کر دیں دوڑتا ہوا آیا اور ان لوگوں سے کہنے لگا اے میری قوم ان رسولوں کی راہ پر ضرور چلو ایسے لوگوں کی راہ پر چلو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ خود راہ راست پر بھی ہیں یعنی خود فرضی جو مدح اتباع ہے وہ موجود نہیں ہے اور راہ راست پر ہونا جو بعضی اتباع ہے وہ ان میں موجود ہے پس کیوں ان کی اتباع نہ کی جائے اور میرے پاس کوئی غلطی ہے کہ میں اس جہود کی مبادت نہ کروں جس نے مجھ کو پیدا کیا جو کہ جملہ دلائل استحقاقی مبادت کے ہے اور اپنے آپ سے بات اس لئے شروع کی تاکہ وہ طلب کو اشتغال نہ ہو جو کہ مدح اتباع ہو جاتا ہے اور اصل مطلب یہی ہے کہ تم کو ایک اللہ کی مبادت کرنے میں کوئی غلطی ہے تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے، اس لئے دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے رسولوں کی اتباع کرو۔ یہاں تک تو معبود حق کے استحقاقی مبادت کا بیان تھا اس کے معبودان باطلہ کے عدم استحقاقی مبادت کا مضمون ہے یعنی کیا میں خدا کو چھوڑ کر ایسے مجبور قرار دے لوں جن کی پس کی یہ کیفیت ہے کہ اگر خدا نے دشمن مجھ کو کچھ تکلیف پہنچانا چاہے تو نہ ان معبودوں کی سفارش میرے کچھ کام آئے اور نہ وہ مجھ کو خدا ہی قدرت دوز کر دے اور اس تکلیف سے چھڑائیں یعنی نہ وہ خود قادر ہیں اور نہ قادر تک واسطہ سفارش بن سکتے ہیں۔

۳ المبدیہ کی مراد: اس سے مراد اٹھا کیے شہر ہے۔

۴ اتھاے بندہ سے آنے والے شخص کا نام: اس شخص کا نام حبیب تھا۔

۵ اتبعوا من لا یستلکم اجر او هم مہتدون کی ترکیب: اتبعوا فعل مضارع من موصولہ فیصل فعل مضارع لا یستلکم فعل مضارع اجر اسم فاعل او هم مہتدون خبر مبتداء خبر لہ کریمہ اسیہ ہو کر حال، ذوالحال حال مکر فاعل، لا یستلکم فعل مضارع اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مکر جملہ فعلیہ ہو کر مصلیٰ مکر مفعول بہ اتبعوا کا اتبعوا فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مکر جملہ فعلیہ انشاء ہے۔

۶ اتبعوا اور مہتدون کے ابواب کی نشاندہی: یہ دونوں باب افعال سے ہیں۔ اتبعوا امر کا مضارع ہے اور مہتدون اسم فاعل کا مضارع ہے۔

السوال الثانی ۵۱۴۳۰

السلام الاول وَلَکِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَقَالُوا لَئِنْ کُنَّا لَنَظُنُّکَ اَنْ یُّزَلَّ عَلَیْکَ یٰرَبُّنَا اِنْ هُوَ اِلَّا ذُو کَرَمٍ لَّیْسَ بِکَ عِشْرٌ عَنْهُمُ وَفَعَلَ سُلَیْمٰنُ وَهٰکِیْنٌ ۝ (۳۵۔ فرقہ: ۸۹۴۸۷)

آیات کریمہ کا ترجمہ کیجئے، وقیلہ یذب ان ہذا۔ قوم لایؤمنون کی نحوی ترکیب کیجئے، ملیقولن کوئی مضارع ہے اور لفظ اللہ اس کے بعد ترکیب میں کیا واقع ہے؟

۷ غلامہ سوال: اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) وقیلہ الفی کی ترکیب (۳) ملیقولن

والاخص ابو مخرنابائی تھا لوگ اسے دو دل والا کہتے تھے اس کے علاوہ جاہلیت میں ایک رسم یہ بھی تھی کہ جس عورت سے کھار کر لیا کرتے تھے تو وہ ان کے نزدیک حقیقی ماں بن جاتی اور خاوند سے ہمیشہ جدا ہو جاتی ان عینوں باتوں کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی کہ نزد اللہ نے کسی میں دو دل بنائے اور نہ ہی تمہارے مورثن حقیقی ماں بنی ہیں اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹے حقیقی بیٹے بنے ہیں یہ تمہارے منہ کی بات ہے اسے حقیقت سے کچھ واسطہ نہیں اور حق بات وہی ہے جو اللہ فرماتا ہے اور وہی راہ راست دکھاتا ہے۔

⑤ **ایعدیاء، ایندہ، افواہ کا مفروضہ:** ادعیاء کا مفروضہ یعنی، ایندہ، افواہ کا مفروضہ ہے۔

⑥ **ذلکم قولکم ما فواہکم کی نحوی ترکیب:** ذلکم اسم اشارہ مبتدا مقول مصدر مضاعفکم ضمیر مضاعف الیہ ہا جا را الفواہکم مضاعف ومضاعف الیہ مکرر مجرور، جا را مجرور مکرر متعلق ہوا مصدر کے، مصدر مضاعف اپنے مضاعف الیہ قائل و متعلق سے مکرر شبہ جمل ہو کر خبر، مبتدا خبر مکرر جملہ اسبغیہ خبر یہ ہوا۔

⑦ **رسومات باطلہ کی وضاحت:** آیات مذکورہ میں کفار کی تین رسوں اور باطل خیالات کی تردید ہے ① جاہلیت کے زمانے میں عرب لوگ ایسے شخص کو جو زیادہ دین ہو یہ کہا کرتے تھے کہ اس کے سینے میں دو دل ہیں ② ان میں اپنی ازواج کے متعلق ایک رسم تھی کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو اپنی ماں کی چیز یا کسی مضمونے تشبیہی اور کہہ دیا کہ تو میرے لئے ایسی ہے جیسے میری ماں کی چیز اس کو کھار جاتا ہے اور ان کا خیال یہ تھا کہ جس شخص نے اپنی بیوی سے کھار کر لیا وہ ہمیشہ کیلئے اس پر حرام ہوگئی ③ ایک رسم ان میں یہ تھی کہ ایک آدمی کسی دوسرے کے بیٹے کو حقیقی بنالیتا تھا اور جو اس طرح بیٹا بناتا ہے لڑکا انہی کا بیٹا مشہور ہو جاتا اور اسی کا بیٹا کہہ کر لکھا جاتا تھا اور ان کے نزدیک یہ نہ ہو لایا بیٹا تمام احکام میں اصلی بیٹے کی طرح سمجھا جاتا تھا مثلاً میراث میں بھی اس کی اولاد کے ساتھ مثل حقیقی اولاد کے شریک ہوتا تھا اور کسی رشتوں سے جن عورتوں کے ساتھ نکاح حرام ہوتا ہے یہ نہ بولے بیٹے کے رشتے کو بھی ایسا ہی قرار دیتے مثلاً اپنے حقیقی بیٹے کی بیوی سے اس کے طلاق دینے کے بعد بھی نکاح حرام ہوتا ہے یہ نہ بولے بیٹے کی بیوی کو بھی طلاق کے بعد اس شخص کے لئے حرام سمجھتے تھے، یہیں ان آیات میں ان سب رسومات کی نفی کی گئی ہے۔

⑧ **الغایط مخطوط کے ابواب ومعانی:** "جعل" یہ باب فتح سے ہے بمعنی بنا دنا کرتا۔

"تظہرون" یہ باب فاعل سے ہے بمعنی تمہار کرنا پشت سے تشبیہ دینا۔ "تعلموا" یہ باب مع سے ہے بمعنی جانتا۔

"یقول" یہ باب فاعل سے ہے بمعنی کہتا۔ "ادعواہم" یہ باب فاعل سے ہے بمعنی بلانا اور پکارنا۔

"یہدی" یہ باب فاعل سے ہے بمعنی راہنمائی کرنا اور راہ دکھانا اور دکھانا۔

السؤال الثالث ۱۴۳۰ھ

الشیء الاول..... وَقَالَ رَسُولُ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ فَرَعُوْنَ یَنْکُثُوْنَ لِمَا نَا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَقُولَ رَبِّیْ لِلّٰهِ وَقَدْ جَاءَ کَثْرَ بِالْبَیِّنَاتِ مِنْ رَبِّکُمْ وَلَیْنِ یُکَلِّمُ کَاذِبًا فَعَلَّیْکَ لَوْ کُنَّ بُهْمًا اَوْ اِنْ یُکَلِّمُ صَادِقًا فَاَصِیْبَتْ کُلُّ بَعْضٍ فَبَدِیْ کُلُّوَ اِنَّهٗ لَکَاذِبٌ مِّنْهُ فَوَسَّیْتُ کَذِبًا ① (پہ ۳۳، مؤمن: ۸)

آیات کریمہ کا ترجمہ اور تفسیر لکھیں، سو جمل معلوم کا نام لکھیں، بیہینات کا صدق لکھیں، عکسہ وہ دونوں جملوں کی نحوی ترکیب لکھیں اور یکتہ اور یکتہ کی ضمیر مرفوع کا مرجع متعین کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾: اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خلاصہ و نکات کی نفی تحقیق (۴) استدلال و احکام کی ترکیب۔

جواب ۱ آیات کا ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم میں سے رونے والوں کو جانتا ہے اور ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو اپنے بھائیوں کو کہنے والے ہیں کہ ہماری طرف آ جاؤ اور وہ تمہاری رہنمائی میں شامل ہوتے ہیں اور بس اور یہ بھی اس وجہ سے کہ تم پر عمل کرتے ہیں پس جب خوف آتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں ان کو کہ نکتے ہیں آپ کی طرف گھومتی ہیں ان کی آنکھیں جیسے کسی شخص پر فحش طاری ہو موت سے پس جب خوف چلا جاتا ہے تو وہ طعنہ زنی کرتے ہیں تم پر نیز زبانوں کے ساتھ مال پر عمل کرتے ہوئے بھی وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے، پس اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے اور یہ بات اللہ پر آسان ہے۔ وہ گمان کرتے ہیں مگر ان کے حلقہ کردہ نہیں گئے، اور اگر وہ فکراً یا عملی تو پھر یہ لوگ پسند کریں کہ کاش یہ دیکھتا ہوں میں جا کر رہوں (اور لوگوں سے) تمہاری خبروں کے حلقہ سوال کرتے ہیں اور اگر (افتخار) کچھ تم میں ہی رہ جائیں تب بھی معمولی مقدار میں لائی کریں۔

آیات کی تفسیر: ان آیات میں غزوہ احزاب کا کچھ ذکر ہے کہ منافقین جو یہود کے کہنے سے انصاف کو کھرت رسول سے روکتے تھے یہ کہہ کر کہ تم ہماری طرف چلے آؤ اور رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دو اور وہ خود بھی محض ریاہ کے طور پر تمہاری دیر کے لئے جنگ میں شریک ہوتے تھے، اللہ ان کو خراب جانتا ہے اور فرمایا کہ یہ منافقین تمہارے ساتھ محض اس جگہ کی وجہ سے کہ تم کو فحش اور نیست حاصل نہ ہو جب میں شریک نہ ہوتے تھے اور اگر دشمن کی طرف سے کوئی خوف و خطر پیش آ جاتا ہے تو وہ آپ کی طرف اس طرح تک رہے ہیں اور اپنی آنکھوں کو اس طرح کھما کر دیکھ رہے ہیں جیسے کوئی نزع کی حالت میں ہو اور جب خوف بہت جائے اور اسلام اور مسلمانوں کو فحش ہو جائے تو وہ مال نیست میں شرکت کی لالچ سے بڑی نیز زبانوں کے ساتھ چلا چلا کر باتیں کرتے ہیں کہ ہمارا حصہ بھی وہ بھی تمہارے ساتھ دشمن سے لڑتے تھے یہی لوگ منافق ہیں جو دل سے ایمان نہیں لاتے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام ایام کار و اعمال ضائع کر دیئے ہیں اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ کوئی اس سے مزاحمت نہیں کر سکتا۔ اُن کے بعد فرمایا کہ ان منافقین کی بزدلی کا یہ حال ہے کہ احزاب کے چلے جانے کے باوجود بھی ان کا خیال یہ ہے کہ وہ واپس نہیں گئے اور اگر واقعتاً وہ فکراً واپس ان پر لوٹ آئیں تو پھر ان کی کوشش یہ ہو وہ اس لڑائی کو دیکھیں بھی نہ، بلکہ وہ درہیا توں میں جا کر محض جنگ کی خبریں سن کر اکتفا کریں اور اتفاقاً یہ لوگ دیکھا توں میں نہ جائیں تو پھر بھی فطرت و حیت سے نہ لڑیں بلکہ محض ریاہ و کاری و نام کیلئے معمولی طور پر جنگ میں شرکت کریں۔

خلاصہ و نکات کی نفی تحقیق: "هَلُمَّ" یہ اسما و افعال معنی امر میں سے ہے اس کا معنی ہے آؤ۔

"الْمُتَّقِينَ" میزج ذکر بحث اسم فاعل از مصدر تعویق (تکلیف) بمعنی روکنا، باز رکنا۔

"مَنْفُؤَكُمْ" میزج ذکر عاقب فعل ماضی معروف از مصدر المَنْفَعُ (نصر) بمعنی طعنہ دینا۔

"الْجِدَالَ" یہ حید کی جمع ہے بمعنی تیز۔ مصدر خِلا و جِدَالَا (مُزَب) بمعنی تیز ہونا، باریک دھار ہونا۔

"أَشْبَحَ" یہ شعیب کی جمع ہے بمعنی بھل و زریں، الشَّيْخ مصدر (نصر، مُزَب، ب) بمعنی بھل کرنا۔

۲ تدور اعینہم کی ترکیب: یہ جملہ بنظرون کی ضمیر فاعل سے حال ہے۔

الشیخ الثالث يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُؤْمِنِي قَبْزَاءَ اللَّهِ وَمِمَّا قَالُوا وَلَئِنْ جَاءَهُمْ نَصْرٌ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَلُّوا اَعْيُنَكُمْ عَنْ اَدْعَايِكُمْ وَيَتَذَكَّرُوْا لَكُمْ ذِكْرُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
فَقَدْ كَانَ ذِكْرُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۝ (پ ۳۳۔ حزب ۱۹: ۱۵۱)

آیات کا ترجمہ فقیر لکھیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جس واسطے کی طرف اشارہ ہے اسے مان کر یہ مصلح لکم کے مجروح ہونے کی وجہ لکھیں۔ تنوئی کا لغوی دشمنی معنی اور "قول سدید" کی تخصیص کی وجہ کیا ہے؟

خلاصہ سوال ہے، اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واسطہ (۴) مصلح لکم کے مجروح ہونے کی وجہ (۵) تنوئی کا معنی (۶) قول سدید کی تخصیص کی وجہ۔

جواب..... ① آیات کا ترجمہ:- اے ایمان والو! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف دینے والے لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ پس لوگوں نے جس کو مجیب خیال کیا تھا اللہ نے ان کو اس سے بری کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں بڑی عزت والے تھے، اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو درست کر دیں گے اور تمہاری مغفرت کر دیں گے اور جو آدمی اللہ اور رسول نبی علیہ السلام کی اطاعت کرتا ہے وہ بہت بڑی کامیابی کو پہنچتا ہے۔

② آیات کی تفسیر:- اے مسلمانو! تم ان منافقین (قادران اور اسکے ہمراہیوں) کی سی چال نہ چلو جنہوں نے ایک عورت کو لالچ دیکر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ناکاہت کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لالچ پہنچائی تھی مگر اللہ نے ان کو اس تہمت سے بری کیا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک اولاد حاصل ہوئی جنہوں میں سے تھے۔ مسلمانو! اللہ سے ڈر کر سیدھی بات کہو کہ اس کو جسے جو لے کر تے سے اللہ تمہارے اعمال کو سمجھ کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ اور رسول نبی علیہ السلام کی اطاعت کرنے والے کو بڑی بھاری کامیابی نصیب ہوگی۔

③ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ:- حضرت موسیٰ علیہ السلام تہمت زیادہ شریعت سے قبل حاصل کرتے تو ہر دور کے فعل کرتے جب ان کی قوم میں پردہ کر کے نہانے کا رواج نہیں تھا تو وہاں پر بنی اسرائیل کے بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کے جسم پر کوئی عیب ہے جس کو وہ ہم سے چھپاتا ہے جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات سنی تو ان کی بہت زیادہ رنج ہوا۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حجر پر کھڑے کھڑے کہہ کر کہا رہے تھے کہ حجر کھڑے لنگر بھاگ گیا اور جہاں بنی اسرائیل کا مجمع تھا وہاں لنگر آ گیا، موسیٰ علیہ السلام حجر کے پیچھے بھاگ رہے تھے جب قوم کی نظر موسیٰ علیہ السلام کے جسم پر پڑی تو انہیں یقین ہو گیا ان کے جسم پر کوئی عیب نہیں ہے کسی کو اللہ نے فرمایا ایلہواہ اللہ ما خلقوا الخ۔

④ مصلح لکم کے مجروح ہونے کی وجہ:- یہ اس کا جواب ہونے کی وجہ ہے مجروح ہے جو کہ قولوا ہے مطلب یہ ہے کہ جب تم درست بات کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری اصلاح کرے گا۔

⑤ تنوئی کا معنی:- تنوئی کا لغوی معنی پتہ، اجتہاد کرنا اور اسے۔ تنوئی کا شرعی مطلب یہ ہے کہ ہر ایسا چیز سے بچنا جو آخرت میں ضرر اور تکلیف کا باعث ہو خواہ اس کا تعلق کفر و شرک ہو یا گناہ و معصیت سے ہو یا مشتبہ امور سے ہو۔ (عقرب)

بالفاظ دیگر اسے ظاہر و باطن کو گناہوں سے بچنا تنوئی ہے۔

⑥ قول سدید کی تخصیص کی وجہ:- اگر قول سدید بھی تنوئی کا ہی ایک جزو ہے مگر یہ ایسا جزو ہے کہ اس پر عمل کر لیا جائے تو تنوئی کے باقی اجزاء خود بخود حاصل ہو جائیں گے۔ جیسا کہ خود اگلی آیات سے معلوم ہو رہا ہے۔ باقی سدید کا لفظ خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لفظ صدق و استقامت و غیرہ تمام اوصاف کو جامع ہے کیونکہ سدید وہ قول ہے جو چھپا ہوا اس میں صحت کا شبہ نہ ہو، صواب ہو اس میں خطا کا شبہ نہ ہو۔ لہذا بات ہو، مذاق دولی نہ ہو نہ مذموم کلام ہو، خواہش نہ ہو۔ (سحاب القرآن)

آیات کا ترجمہ اور تفسیر لکھیں، مثلاً نزول تحریر کرتے ہوئے تلاسم کہ یہ آیت کس سن میں نازل ہوئی، خط کشیدہ الفاظ کی مرئی، تحقیق لکھیں نیز مساجد کی تفصیل بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) آیات کا شان نزول اور سن نزول (۴) خط کشیدہ الفاظ کی مرئی، تحقیق (۵) مساجد کی تفصیل۔

﴿ترجمہ﴾..... ① آیات کا ترجمہ:- اسے ایمان والوں! نہ داخل ہوئی، تم کو اللہ کے مکروں میں مگر اس وقت کہ اجازت دی جائے تم کو کھانے کے لئے، نہ انتظار کرتے ہوئے اس کی تیاری کا، لیکن جب تم کو بلایا جائے تب داخل ہو پس جب تم کھا چکو تو آٹھ کر چلے جاؤ، بات چیت کی طرف رجعت نہ رکھتے ہوئے، پیچک یہ تمہاری بات تکلیف دہ ہوتی ہے نبی ﷺ کو، پس وہ تم سے شرم کرتے تھے اور اللہ نہیں شرما، حق بیان کرنے سے اور جب تم ازواجِ انجی غنچہ سے کوئی چیز مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ بات تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لئے بہت پاکیزہ ہے اور نہیں جائز تمہارے لئے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ تم آپ ﷺ کی بیویوں سے نکاح کر کو بھی، پیچک تمہارا ایسا کرنا اللہ کے نزدیک بڑا مکاہ ہے۔

② آیات کی تفسیر:- یکو مسلمانوں کی عادت تھی کہ کھانا تیار ہونے سے پہلے آنحضرت ﷺ کے گھر میں آ جاتے تھے اور کھانا کھا لینے کے بعد وریکھ جہاں باتیں کرنے جہ جاتے، آپ ﷺ کو اگر کسی تکلیف ہوتی تو مروّت میں ان سے کچھ نہ فرماتے اس پر اللہ نے فرمایا کہ مسلمانو! اجازت کھانا تیار ہونے سے پہلے ہی نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہو کر کھانے کا انتظار نہ کیا کرو لیکن جب کھانا تیار ہو جائے اور تم کو اور بلایا جائے تب داخل ہو کر دو اور جب کھانا کھا کر فارغ ہو جاؤ تو فوراً آٹھ کر باہر چلے جاؤ اور وہاں بیٹھ کر باتیں نہ کر اس سے حضور ﷺ کو ایذا پہنچتی ہے، وہ شرم کی وجہ سے تم کو آٹھ جانے کو نہیں فرماتے مگر اللہ تم سے حق بات کہہ رہے ہیں اور جب تم کو کوئی چیز ازواجِ انجی غنچہ سے مانگی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو کہ یہ بات تمہارے اور امہات المؤمنین کے لئے بہت پاکیزہ ہے۔ مسلمانوں کو جائز نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنی کسی حرکت سے ایذا دو، حضور ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی ازواج سے نکاح کرنا بھی ہمیشہ کے لئے ناجائز ہے بلاشبہ تمہارا یہ فعل اللہ کے ہاں جرمِ عظیم ہے۔

③ آیات کا شان نزول اور سن نزول:- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ جب صلّی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا بعد لہر کھانے کے لئے آپ ﷺ کے کدے کو لوگ حاضر ہوئے تو صلّی اللہ علیہ وسلم کو جہاں باتیں کرتے ہوئے بیٹھ گئے، حضور ﷺ نے چلا کدہ لوگ آٹھ جائیں بنا آپ ﷺ نے یہ امر از حد فرمایا کہ جیسے آپ ﷺ سے جہاں بیٹھتے ہیں وہاں بیٹھیں، آپ ﷺ کے حوالے میں اخلاق کے باعث لکھا بہت قہص جسے آپ ﷺ نے صاف صاف سے یہ فرمایا کہ چلے جاؤ، آپ ﷺ کو دیکھ کر مجھے ملے، جب آپ ﷺ نے یہ کدہ تو آٹھ کر چلے گئے آپ ﷺ کے آٹھ جانے پر یکو لوگ چلے گئے اور کدہ گئے، تمہاری دیر کے بعد وہاں تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں لہذا آپ ﷺ بھرہاں بیٹھ گئے اس کے بعد وہ لوگ کھڑے ہوئے اور چلے گئے، میں (انس رضی اللہ عنہ) نے آپ ﷺ کو چلے جانے کی خبر دی آپ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہو گئے میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ داخل ہونے لگا تو آپ ﷺ نے مجھ کو کہد یا ہوسرے صلا سے درمیان پردہ داخل دیا اور اللہ تعالیٰ نے آیت علیہا اللہی آمنوا لا تداخلوا بیوت النبی فیہ نازل فرمائی۔ اور یہ آیت حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح والے سال سن ۳ء میں نازل ہوئی۔

کا انتقام کر دیا اور باز شہزادے کے لئے عذاب و احسب (داغی عذاب) کی ڈانٹ پلائی۔

ہوئے وہ اسکے پاس تو نہیں نے کہا کہ خاموش رہو پس جب وہ ختم ہوا تو وہ واپس لوٹے اپنی قوم کی طرف آپس ڈراتے ہوئے کہنے لگے اے ہمارے قوم ایک ہی جگہ ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو نازل ہوئی ہے سوئی اللہ کے بعد تصدیق کرنے والی انکی جہان سے پہلے ہو چکی دور ہنسی کرتی ہے حتیٰ کہ طرف اور سید حسادت کی طرف اسے ہماری قوم اللہ تعالیٰ کے دای (اللہ کی طرف جانے والے) کا کہنا اور اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جس میں دردناک عذاب سے نجات دے گا اور جو شخص اللہ کے دای کا کہتہ مانے گا وہ اللہ تعالیٰ کا زمین میں سے باج نہیں کر سکا اور اللہ کے علاوہ اس کا کوئی حامی اور مددگار بھی نہ ہوگا ایسے لوگ واضح گمراہی میں ہیں۔

۲ آیات کی تفسیر:- کفار مکہ کو سنانے کیلئے اس سے پہلی آیات میں کفر اور انکبار کی مذمت اور انکا مہلک ہونا بیان ہوا ہے مگر اللہ تعالیٰ آیات میں اہل مکہ کو یاد دلانے کیلئے جنات کے ایمان لانے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ جنات تو تکبر و غرور میں تم سے بھی زیادہ ہیں مگر قرآن سن کر ان کے دل سوسم ہو گئے وہ مسلمان ہو گئے جس میں اللہ نے زیادہ شعور بخشا ہے مگر اسکے باوجود تم ایمان نہیں لاتے چنانچہ آیات مذکورہ میں انہی جنات کا واقعہ بیان فرمایا اور انکا قرآن سننا اور پھر اس پر ایمان لانا اور اپنی قوم کو یاد دلانا کہ وہ کہہ کر تم اللہ پر ایمان لے آؤ گے تو مجھے بھی یاد دے اور آخرت کے عذاب سے بھی نجات پاؤ گے اور اگر اللہ پر ایمان نہ لاؤ گے تو پھر اس کے عذاب سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا پھر تم واضح گمراہی و ناکامی میں ہو۔

۳ واقعہ کی تفصیل:- روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کی بشت پر جب جنوں کو آسانی خیروں کو سننے سے روک دیا گیا تو انہوں نے اس کی جو روایات کرنے کیلئے اہل نصیحتین میں سے سات یا نو رسائے جن کو زمین پر بھیجا جب وہ وادیِ نخلہ میں پہنچے تو حضور ﷺ کو طائف سے واپسی پر آدمی رات کو نواز میں دیکھ کر آپ ﷺ کی قرامت سننے لگے اور سوئے ہو کر واپس آئے اس پر آیات نازل ہوئیں کہ جب ہم نے وادیِ نخلہ میں نصیحتین کے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا جبکہ وہ آپ ﷺ کی قرامت سن رہے تھے پس جب وہ اہل آئے جہاں حضور ﷺ قرآن پڑھ رہے تھے تو وہ جنات آپس میں کہنے لگے کہ خاموش ہو کر سنو اور جب صبح کے وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ جن اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے اور انہیں مذہبِ انبی سے ڈرایا اور دعوتِ الی الاسلام دینے لگے۔

۴ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تفسیر:- "مخضیٰ" میضہ واحد مذکر غائب فعل ماضی بھول از مصدر القضا (ضرب) بمعنی فیصلہ کرنا۔ "نفثوا" تم نے دس تک نہ دوں کی جماعت اس کی جمع انفلا ہے نفثوا (ضرب) بمعنی نفرت کرنا۔ "انصتوا" میضہ جمع مذکر حاضر معلوم از مصدر انصت (افعال) بمعنی بات سننے کے لئے خاموش رہنا۔ "مناذرين" میضہ جمع مذکر بحث اسم قائل از مصدر الانذار (افعال) بمعنی ڈرانا۔

۵ يستمعون القرآن کی ترکیبی حیثیت:- يستمعون القرآن جملہ بننے کے بعد نفثا سے حال ہے۔

۶ سورت کا نام:- یہ آیات جس سورت میں مذکور ہیں اس کا نام سورۃ احقاف ہے۔

السؤال الثالث ۱۴۳۲ھ

النسب الاول الله الذي يؤيد المؤمنين فتبديروا بينهم ما فيه صلاح في الساعه كيف يشاء ويجمعهم كما فترى الودق يجمعهم من غلبه فاذا اصابهم من نكباتهم من عباد الله اذا هم يستبشرون وان كانوا من قبل ان يذكروا عليهم من قبله ليتبين ۵ (پ ۱۱ ص ۴۸)

آیات کا ترجمہ اور تفسیر کر لیں، خدا کی حکمت کی تحقیق کیلئے اس من قبل ان یفذل اور من قبلہ کا تعلق کس سے ہے وضاحت کریں۔
 ﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خدا کی حکمت کی تحقیق
 (۴) من قبل ان یفذل اور من قبلہ کا تعلق۔

﴿جواب﴾..... ① آیات کا ترجمہ:- اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ اٹھالاتی ہیں بادل کو پھر پھیلا دیتا ہے وہ ان کو جس طرف چاہے اور کرتا ہے ان کو کھڑے پھر دیکھے گا تو بارش کو نکلتی ہے انکے درمیان سے، پس جب اللہ حکم دیتا ہے اس بارش کو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے تو اسی وقت وہ خوش ہو جاتے ہیں اگرچہ بارش کے نازل ہونے سے پہلے وہ اہستہ اہستہ ہونے والے ہوں۔
 ② آیات کی تفسیر:- ان آیات سے پہلے (ومن آیتہ) ہواؤں کے کچھ فوائد کا بیان تھا پھر ایک آیت کو درمیان میں جملہ معززہ کے طور پر ذکر فرمایا اور پھر ان آیات میں ہواؤں کا تذکرہ ہے اور انکے بعض فوائد کا بیان ہے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اللہ وہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے یہ ہوائیں بادلوں کو اٹھا کر لاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان بادلوں کو جیسے چاہے پھیلا دیتا ہے کہ بادلوں کے اندر سے بارش آتی ہے پھر اللہ ان بارشوں کو اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے بھیجتا ہے، جنہیں بارش پہنچ گئی وہ خوش ہو جاتے ہیں حالانکہ اس سے پہلے یہ لوگ اُمید ہو چکے تھے اُمیدوں کی امیدوں کو پورا کرنا یہ اللہ کا انعام ہے، بارش آنے پر خوش بھی مانتا ہیں اور شکر بھی کریں۔
 ③ خدا کی حکمت کی تحقیق:- ”یہ شبہ“ میں مذکور مذکر غائب فعل مضارع معلوم از مصدر الہتبط (نصر) بمعنی پھیلاؤ۔

”تنبیہ“ میں مذکور مرفوع غائب فعل مضارع معلوم از مصدر الاثارة (افعال) بمعنی جوش دلاتا، بلند کرنا۔
 ”کشف“ کشفہ کی مع ہے بمعنی کھلا اور کشفہ کی دوسری مع کشف اور کشفوف آتی ہے۔
 ”خلل“ یہ خلل کی مع ہے بمعنی سستی، سار، دکاف (سوراخ) دراڑ۔

”یستبدون“ میں مذکر غائب فعل مضارع معروف از مصدر استبدلوا (استعمال) بمعنی خوش ہونا۔
 ”متنبین“ میں مذکر بحث اسم فاعل از مصدر اہلام (افعال) بمعنی ہلکت دل ہونا، ٹھکن ہونا۔

④ من قبل ان یفذل اور من قبلہ کا متعلق:- من قبلہ ثانی، اول کی تاکید ہے اور یہ مہلین کے متعلق ہے۔
 ﴿الفتح المبین﴾..... وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ فُتِحُوا اَلَا قُوٰتٌ وَّ اِخْذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ؕ وَلَوْ اَنَّ اَمَّاكِبَهُمْ وَاَنْتَ اَلَهُمُّ السَّانِیْنَ ؕ مِنْ مَّكَانٍ یُّبْصِرُ وَاَنْتَ لَکَرُوٰیہِ مِنْ قَبْلِ وَاَنْتَی فَوْنٌ یَاغْلِبُ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّبْصِرُ ؕ وَجِیْلٌ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَغُوْنَ ؕ كَاٰیٰتٍ یَّا شَاٰیِعِہُمْ مِنْ قَبْلِ اَلْہٰکُمْ کَاٰتَاۤیَ سَاۤیَکُمْ عَلَیْہِمْ (۳۲-۳۳) (سورہ ابراہیم)

آیات کریمہ کا ترجمہ اور تفسیر لکھیں، واخذوا من مکان قریب کی وضاحت کریں، وحیل بینہم و بین ما یشتہون کا فعل بلاشیاعہم کی تفسیر کریں۔ الفاظ منطوط کی تحقیق لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مکمل پانچ امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) واخذوا من مکان قریب کی وضاحت (۴) کا فعل بلاشیاعہم کی تفسیر (۵) الفاظ منطوط کی تحقیق۔

﴿جواب﴾..... ① آیات کا ترجمہ:- اور کاش کہ آپ دیکھیں جبکہ وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے، پس نہی سکیں گے اور پکڑے

جائیں گے قریب جگہ سے اور کہیں گے وہ کیا ایمان لائے ہم اس پر اور کہاں پسر ہوگا انہیں ایمان لانا اتنی دور جگہ سے حالانکہ انکار کچے تھے اس سے پہلے دنیا کی زندگی میں اور میں دیکھے نکل کے نکلے چلائے وہ ہے اور حال کر دی جائیگی انکے اور انکی خواہشوں کے درمیان جیسا کہ سلوک کیا گیا ان کے ہم خیال لوگوں کے ساتھ اس سے پہلے ایک وہ حیرت انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

⑦ آیات کی تفسیر :- اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی آیات میں مسئلہ رسالت کا اثبات کیا اب یہاں سے حشر کا بیان ہے کہ مرنے کے وقت یا قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا جبکہ وہ گمراہ ہوئے ہو گئے لیکن وہ لوگ حشر سے بچ کر کہیں نہیں جاسکیں گے اور جہاں بھی جائیں گے ان کو پکڑ لیا جائے گا اور وہ کہیں گے کہ ہم ایمان لائے لیکن اس وقت کا ایمان لانا ان کے کسی کام نہیں آئے گا اس لئے کہ ایمان لائے کا مقام دنیا ہی اور اس دنیا میں انہوں نے اس کو نہیں مانا تو اب وہ جگہ یعنی دنیا ان سے بہت دور ہو گئی اس دور وراز جگہ سے ان کو اب ایمان نہیں لی سکا اور جب وہ دنیا کے اندر تھے تو یہاں کی بابت (قیامت کے دن اور حشر میں) کہتے تھے اکیس باتیں جو انہوں نے دیکھی نہیں تھی ہے کئی یعنی قریب کی باتیں ہے کئی کہتے تھے لہذا اب ان کو ان کی مراد نہیں مل سکتی جیسا کہ ان سے پہلوں کو حاصل نہ ہوئی اور نہ ہوگی کیونکہ وہ ملک میں تھے۔

⑧ واخلاء من مکان قریب کی وضاحت :- اکثر مفسرین کے نزدیک یہ جگہ حشر کا محل ہے کہ کفار وہاں رہا کرتا تھا چاہیں گے چھوٹ نہ سکیں گے اور یہ بھی نہ ہوگا جیسے دنیا میں کوئی مجرم بھاگ جائے تو اسے تلاش کرنا پڑتا ہے بلکہ سب کے سب اپنی ہی جگہ میں کھڑے کر لئے جائیگی کسی کو بھاگنے کا موقع نہ ملے گا اور بعض حضرات نے اس کو نزاع اور موت کا محل قرار دیا ہے کہ جب موت کا وقت آجائے گا اور ان کو گھبراہٹ طاری ہوگی تو فرشتوں کے ہاتھ سے چھوٹ نہ سکیں گے اور وہ ہیں اپنی جگہ سے روٹ نہیں کر کے بھاگنے۔

⑨ کما فعل یا شیعہ ہم کی تفسیر :- یعنی ان کو جو چیز محبوب اور مقصود تھی ان کے اور اس چیز کے درمیان پر وہ حال کر کے ان کو محروم کر دیا گیا، یہ مضمون قیامت کے حال پر بھی صادق ہے کہ قیامت کے دن یہ لوگ (کافر) نجات اور جنت کے طالب ہوں گے وہاں تک نہ پہنچ سکیں گے اور دنیا میں موت کے وقت پر بھی صادق ہے کہ دنیا میں ان کو یہاں کی دولت و سامان مقصود تھا، موت نے ان کے اس مطلوب کے درمیان مائل ہو کر ان کو اس سے جدا کر دیا۔ شیعہ کا معنی ہے کسی شخص کے تابع اور ہم خیال کو اس کا شیعہ کہا جاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ جو خدا اب ان کو دیا گیا کہ وہ اپنے مطلوب سے محروم کر دیئے گئے ہیں عذاب اس سے پہلے انہی جیسے اعمال کو کرنے والوں کو دیا جا چکا ہے کیونکہ یہ سب لوگ حشر میں پڑے ہوئے تھے یعنی رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور قرآن کے کلام الہی ہونے پر ان کو یقین اور ایمان نہیں تھا۔

⑩ الفاظ منظوم کی تحقیق :- ”فزعوا“ میں زج ذکر قائب فعل محروف از مصدر فزع (سج) بمعنی دشت زدہ ہونا۔

میقتلون“ میں زج ذکر قائب فعل مضارع معروف از مصدر القتل (حرب) بمعنی پیکارنا۔

آمننا“ میں زج حکم محروف از مصدر اعلن (اعمال) بمعنی ایمان لانا، مطیع فرما کر ہونا۔

میشتلون“ میں زج ذکر قائب مضارع معلوم از مصدر الاشتغال (اعمال) بمعنی خواہش کرنا، رجعت شدید کرنا۔

موتوب“ میں زج ماضی فاعل از مصدر اوابہ (اعمال) بمعنی شک میں ڈالنا، متبرک کرنا۔

﴿الورقة الاولى: فی التفسیر﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۵۱۴۳۳

الشیخ الاول لَمْ يَمُنْ كَذِبُهُمْ كُلُّهُمْ قَرْنًا وَهُمْ يَحْتَمِلُونَ كُلَّهُمْ ذَلِكَ يُخَوِّتُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ يُعَالِوُكَ مَعُونًا وَكَذِبُونَ
يَنْتَبِهُنَّ إِلَى الْخُفْيَاتِ مِنْ لَعْنَتِهِمْ وَكَانَ يَقُولُ اللَّهُ لَهُمْ الْبُشْرَى فَيَكْتُمُونَ عِبَادَهُ (پ ۳۳، زمر، ۱۶)

آیات کا ترجمہ اور تفسیر لکھیں، ظلل اور طاغوت کا صمدان تحریر کریں، ان بعد وہا کی ترکیبی حیثیت واضح کریں۔
﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) ظلل اور طاغوت کا صمدان (۴) ان بعد وہا کی ترکیبی حیثیت۔

جواب ① آیات کا ترجمہ:- ان کیلئے (شرکیں) اور یہی آگ کے ساتباں ہوں گے اور ان کے لیے بھی آگ کے ساتباں ہوں گے، یہی بات ہے جس کا اللہ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے، اسے میرے بندو! مجھ سے رتے رہو اور جو لوگ شیطان کی مہارت کرنے سے بچے رہے اور اللہ کی طرف متوجہ رہے ان کے لئے خوشخبری ہے، یہی میرے بندوں کو خوشخبری دے دیتے۔

② آیات کی تفسیر:- یہاں سے مکرہن قیامت کے احوال کا بیان ہے کہ جو لوگ دنیا میں قیامت کا انکار کرتے تھے آج قیامت کے دن ان کے اوپر اور ان کے لیے آگ ہو گی یعنی انکا اور صنا چھوٹا سب کا سب آگ کا ہوگا۔ اس مذاہب و دوزخ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو انبیاء و صلوات سے بچاتے رہے ہیں اور ڈراتے رہے ہیں کہ اسے میرے بندو! میرے عذاب سے ڈرتے رہو اسی طرح جو لوگ شیطان کے خواہے غیر اللہ کو پوجتے رہے، کفارہ کش رہے اور ہمیشہ ہر کام میں اللہ کی طرف رجوع کرتے رہے ناجی کے لئے خوشخبری ہے لہذا آپ میرے صالح بندوں کو میری رحمت کی خوشخبری سنائیے یعنی جو لوگ حق بات کو بوجھ سے سننے میں اور اچھی بات کی بددی کرتے ہیں یہی لوگ اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور یہی لوگ اہل معص ہیں۔

③ ظلال اور طاغوت کا صمدان: ظلال کا صمدان آگ کے شعلے ہیں، طاغوت کا صمدان قہر شیطانی طریقے ہر ایک پر مشتمل ہے۔
④ ان بعد وہا کی ترکیبی حیثیت:- ان نامہ کی وجہ سے مفرد کی تادیل میں ہو کر طاغوت سے بدل ہے۔

الشیخ الثاني سَخَّرَ لَكُمْ الْكُتُبَ الْعِلْمِيَّةَ فَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمْ فِيهَا كَلِمَةً عَمِلْتُمْ بِهَا كَلِمَةً أَنْزَلْتُمْ بِهَا كَلِمَةً
كَلِمَةً مِنْكُمْ كَلِمَةً أَنْزَلْتُمْ بِهَا كَلِمَةً مِنْكُمْ كَلِمَةً أَنْزَلْتُمْ بِهَا كَلِمَةً مِنْكُمْ كَلِمَةً أَنْزَلْتُمْ بِهَا كَلِمَةً مِنْكُمْ
آیات کا ترجمہ اور تفسیر لکھیں، لیلۃ مہدیکہ کی تعین کریں، اموا اور رحمۃ کی ترکیبی حیثیت واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) لیلۃ مہدیکہ کی تعین (۴) اموا اور رحمۃ کی ترکیبی حیثیت۔

جواب ① آیات کا ترجمہ:- ہم (اللہ اعلم بحوالہ) اہم ہے واضح کتاب کی ویک ہم نے اس کتاب کو مبارک رات میں نازل کیا کیونکہ بارشہ میں اور انا مقصود تھا۔ اسی میں جدا کیا جاتا ہے ہر ایک امر حکمت والا جو حکم ہماری طرف سے ہوتا ہے کیونکہ ہم رسول بنا کر بھیجے والے ہیں۔ آپ کے رب کی رحمت سے ویک وہ سننے والا جاننے والا ہے اور وہ آسمانوں اور زمینوں اور جہنم کے درمیان ہے وہ اس کا رب ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو۔

۱۲ آیات کی تفسیر: ہم کی مراد اللہ ہی جانتے ہیں جس سے اس کتاب واضح الحقیقی ہم نے اس کو توہم مخدوع سے آسان دیا

پرایک برکت والی رات (شب قدر) میں اتارا ہے کیونکہ ہم بوجہ شفقت کے اپنے ارادہ میں اپنے بندوں کو آگاہ کرنے والے تھے یعنی ہم کو یہ منظور ہوا کہ ان کو معجزوں سے نبھانے کیلئے خیر شر پر مطلع کر دیں یہ قرآن کو نازل کرنے کا مقصد تھا آگے اس شب کے برکات و منافع کا بیان ہے کہ اس رات میں ہر حرکت والا معاملہ ہماری پوشی سے حکم صادر ہو کر طے کیا جاتا ہے یعنی سال بھر کے معاملات ہر سارے کے سارے ہی حکمت پر مبنی ہوتے ہیں جس طرح انعام دینے اللہ کو منظور ہوتے ہیں اسی طریقے کو متحین کر کے انکی اطلاع متعلقہ فرشتوں کو کر کے انکے پروردگار دینے جاتے ہیں چونکہ وہ رات الکی ہے اور نزول قرآن سب سے حکمت والا امر تھا اسلئے اس کیلئے بھی یہی رات منتخب کی گئی اور قرآن اسلئے نازل کیا گیا کہ ہم بوجہ رحمت جو آپ کے رب کی طرف سے ہوئی آپ کو بتیہر بنانے والے تھے تاکہ آپ کی معرفت اپنے بندوں کو آگاہ کریں پیچک وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے اسلئے بندوں کی رعایت کرتا ہے اور وہ اللہ ایسا ہے جو آسمان اور زمین اور جو کچھ گنجد رہیمان ہے سب کا مالک ہے اگر تم یقین کرنا چاہو تو یہ وحید کے دلائل یقین کرنے کیلئے کافی ہیں۔

۱۳ سئلۃ مینوۃ کی تفسیر: اس سے مراد جمہور مفسرین کے نزدیک شب قدر ہے جو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور بعض مفسرین مکرہ طعنہ وغیرہ سے منقول ہے کہ اس سے مراد نصف شعبان کی رات یعنی شب براءہ ہے۔

۱۴ امرا اور حجة کی ترکیبی حشیت: اسوۃ بحقیقہ یہ مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (یغفرق لوقفا) یا مفعول مطلق کن غیر لفظ ہے۔ "رحمة" یہ مفعول نہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۳۳ھ

الشیخ الاول بِإِذْنِكَ اللَّهُمَّ مَا تَنْقِذُ مَرِيضًا مَاتَ مِنْ دُخَانٍ وَمَا تَنْقِذُ مَرِيضًا مَاتَ مِنْ دُخَانٍ وَمَا تَنْقِذُ مَرِيضًا مَاتَ مِنْ دُخَانٍ
جواباً على سؤال الشيخ الثاني (ب) (۳۶-ج: ۳۶)

آیات کا ترجمہ اور تفسیر لکھیں: مسودۃ ففتح کاشان نزول تحریر کریں، لیغفر لک کا ترجمہ اعتبار سے کس سے تعلق ہے؟
۱ خلاصہ سوال: اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) آیات کاشان نزول (۳) لیغفر لک کا ترجمہ تعلق۔

۱ آیات کا ترجمہ: ہم نے آپ کو حکم کھلاج عطا کیا تاکہ اللہ آپ کی اگلی اور پچھلی کوتاہیاں معاف کر دے اور اپنی رحمت آپ پر تمام کر دے اور تاکہ اللہ آپ کو سیدھے راستے پر چلائے اور تاکہ اللہ آپ کی زبردستی مدد کرے۔

۲ آیات کی تفسیر: صلح حدیبیہ سے وہابی پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل کی جس میں صحابہ کرام علیہم السلام کو حق میں کی خوشخبری دی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے کفار پر ایک بہت ہی بھاری حج دی ہے اس صلح حدیبیہ کے ذریعے تاکہ آپ کی اگلی پچھلی اجتہادی کوتاہیاں اللہ تعالیٰ معاف کر دیں اور آپ پر اپنا انعام کامل کر دے اور آپ کو ہمیشہ اسلام کے صحیح راستے پر ثابت قدم رکھے اور آپ کو ایسی زبردست نصرت و عطا فرمائے کہ کوئی آپ کا مقابلہ نہ کر سکے۔

۳ آیات کاشان نزول: آنحضرت ﷺ نے ۱۱ھ کے اواخر میں تقریباً چودہ سو صحابہ علیہم السلام کے ہمراہ عمرہ کے ارادے مدینہ سے کوچ کر کے مکہ کے قریب مقام حدیبیہ میں قیام فرمایا، قریش نے آپ کو عمرہ کرنے سے روک دیا اور آخر کار کئی روز کے بحث و

ہاتھ کے بعد ان شراب پر تل کر پانی کدس سال تک فریقین کے درمیان لڑائی بند ہے جس کا اہر مسلمان اگلے سال غیر مسلح ہو کر مرہ کر میں
کے اور اس عرصہ میں قریش کا کوئی آدمی نہ سے بھاگ کر نہ پناہ گیا تو اسے واپس کرنا ہوگا اور اگر نہ پناہ دے تو کوئی مسلمان نہ کیا تو اسے
واپس نہیں کریں گے چنانچہ مسلح نہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنی قربانیاں اسی مقام پر کر دیں اور واپس مدینہ شریف لائے چونکہ اس مسلح
سے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچا بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہوئے اسلئے حدیبیہ سے واپسی پر راستہ ہی میں سورہ فتح نازل ہوئی۔
﴿يَغْفِرُ لَكَ ذُنُوبَكَ﴾ اس کا ترجمہ تعلق لفظ غَفَرْنَا سے ہے۔

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾..... اُولَئِكَ يَنْفَكُوا فِي اَنْفُسِهِمْ مَا خَلَقَ اللهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَسْبَلُ
مُسْتَسْمٰوٰتِ اَنْفَكُوا فِي اَنْفُسِهِمْ اَلَمْ يَكُنْ رَءُوْبًا لِّكَفَرُوْنَ ﴿اُولَئِكَ يَبْذُرُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْنَ اَكَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا اَنْذٰرًا مِنْهُمْ فَوَقَّوْا اَنْ اَكُوْلُوا الْاَرْضَ وَ عَمَرُوْهُمَّا اَكْثَرُ مِمَّا عَمِلُوْهُمَّا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوا
لِلْاٰيٰتِ لِيُظَلِّمُوْهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿ (پ ۲۸: ۹۸)

آیات کا ترجمہ تحریر کریں، مفسرینظر واک ا امر الی حیثیت واضح کریں۔ خدا کا ان اللہ سے آخر تک ترکیب کریں۔
﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) مفسرینظر واک ا امر الی
حیثیت (۴) خدا کا ان اللہ الی کی ترکیب۔

﴿۱﴾ آیات کا ترجمہ: کیا نہیں غور کیا انہوں نے اپنے نفسوں میں نہیں پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور
جو کچھ ان میں ہے مگر حقیقی معلومت سے اور ایک وقت مقررہ کے لئے اور بہت سے لوگ اپنے رب کے لئے سے مکر ہیں، کیا نہیں
چلے پھرے وہ زمین میں کہ وہ غور کرتے کیا وہ ان لوگوں کا انجام جو ان سے پہلے ہوئے تھے وہ زیادہ طاقتور تھے ان سے اور انہوں
نے زمین کو جڑا اور آباد کیا وہ زیادہ اس سے جو انہوں نے آباد کیا اور آئے تھے ان کے پاس رسول واضح دلائل لیکر، پس نہیں تھا اللہ ایسا
کہ ظلم کرے ان پر مگر وہ خودی اپنے اد پر ظلم کر رہے تھے۔

﴿۲﴾ آیات کی تفسیر: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور جبروت کا مشاہدہ کرایا ہے کہ یہ لوگ دنیا کی چند روزہ فانی
لذتوں میں ایسے مست ہو گئے کہ اس کا رخا نہ کی حقیقت اور انجام سے بالکل غافل ہو گئے، یہ خود بھی اگر اپنے اندر غور کرتے تو ان پر
کائنات کا راز منکشف ہو جاتا کہ اللہ نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار پیدا نہیں فرمایا بلکہ ان چیزوں کی تخلیق سے
مصور دنیا کی کائنات کو پہچاننا ہے اور اس کی رضا کی جستجو میں لگنا ہے اور اس کی ناراضگی سے بچنا ہے۔ اس کے بعد یہ معلوم کرنا کہ اللہ
کن اعمال سے راضی ہوتا ہے اور کن سے ناراض ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ ان دونوں قسم کے کاموں کی کچھ جزاء دوسرا ہونا بھی ضروری
ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ دنیا دار الجبر انہیں ہے کہ اس میں انسان کو اس کے اچھے یا برے عمل کی جزا ملے اس لئے ضروری ہے کہ کوئی
ایسا نہ آئے جس میں ہر ایک کو اس کے کئے کا بدلہ ملے اسی کا نام قیامت ہے اور آخرت ہے۔

خلاصہ یہ کہ یہی لوگ اگر غور و فکر کرتے تو آسمان و زمین اور ان کی مخلوقات اس کی گواہی دیتی کہ یہ چیزیں دائمی نہیں کچھ مدت
کے لئے ہیں بلکہ ان کے بعد دوسرا عالم آنے والا ہے جو دائمی ہوگا۔ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ اہل مکہ اپنے تمہاری سفروں میں
ان قوموں کی ہستیں کا مشاہدہ کرتے ہیں جنہوں نے اپنے نبی کی بات نہ مانی تو اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا یا جو اس بات کے کہ وہ

۱۰ الفتح کا صدق: یہ دونوں جگہ الفتح کا صدق ایک ہے اور اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔

۱۱ الملاء الارض الجرز کی مراد: الملاء سے مراد یا تو بارش کا پانی ہے یا پھر دیادیں اور سمندروں کا پانی ہے۔

الارض الجرز: سے مراد وہ زمین ہے جو پانی کے نسلے کی وجہ سے غمر ہو چکے ہوگی ہو پانی کے واسطے ممتنع قابل اسکا ذکر کرتے ہیں۔

۱۲ (الفتح) وَتَقْدُ نَادَاتُ نُوْحٍ فَلْيَعْمُرِ الْعَالَمِينَ ۚ وَمَنْ يَعْصِمْ عَنْكُمْ الْعِصْمَةَ ۚ وَجَعَلْنَا آذُنًا مُمْسِكَ
الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَتَوَسَّاتُ عَلَيْهِمْ فِي الْآخِرِينَ ۚ فَسَلِّ عَلَى نُوْحٍ ۚ فِي الْعَالَمِينَ ۚ إِنَّ كَذَلِكَ يَكْبُرُ الْمُجْرِمِينَ ۚ وَتَوَسَّاتُ عَلَيْهِمْ فِي الْآخِرِينَ ۚ فَسَلِّ عَلَى نُوْحٍ ۚ فِي الْعَالَمِينَ ۚ إِنَّ كَذَلِكَ يَكْبُرُ الْمُجْرِمِينَ ۚ (پ ۳۳، ص ۸۲۵)

آیات کریمہ کا ترجمہ کریں، آیات کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اہل اور مکروب عظیم کا صدق تحریر کریں ہم
الہدیین کی ترکیب حیثیت واضح کریں نیز آیات مبارکہ کا ماقبل سے ربط بیان کریں۔

۱۳ خلاصہ سوال: اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) آیات کا ماقبل سے
ربط (۴) اہل اور مکروب عظیم کا صدق (۵) ہم الہدیین کی ترکیب حیثیت۔

ترجمہ: ۱ آیات کا ترجمہ: اور نوح علیہ السلام نے ہمیں پکارا جس میں ہم خوب اچھا جواب دینے والے ہیں اور نعمات دی ہم
نے ان کو اور ان کے گھروالوں کو بڑی بھاری مصیبت سے اور ہم نے ان کی ذریت کو بقی رہنے والا کر دیا اور پیچھے چھوڑا ہم نے اس
پر پیچھے آنے والوں میں کو سلام ہو اور نوح علیہ السلام پر سارے جہاں میں، چنگ ہم ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں نیک کرنے والوں کو، چنگ ہم
اور ہمارے ایماندار بندوں میں سے ہر فرقہ کر دیا ہم نے دوسروں کو۔

۲ آیات کی تفسیر: ان آیات میں حضرت نوح علیہ السلام کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کی سرکشی سے
بے آکر ہمیں امداد کے لئے پکارا تو ہم نے بروقت ان کی فریاد سن لی اور ہم انھیں فریاد سننے والے ہیں اور ہم نے ان کو اور ان کے
تابعین کو بڑے بھاری غم سے جو کفار کی کھنڈیہ اور ایذا اور دشمنی سے پیش آیا تھا نجات دی یعنی طوفان سے کفار کو فرق اور ان کے تابعین
کو بچا دیا اور ہم نے انہی کی اولاد کو بقی رہنے دیا یعنی انہی سے نسل کا سلسلہ چلا اور ہم نے ان کیلئے پیچھے آنے والوں میں یہ بات
مدت دراز کیلئے رہنے والی کو نوح علیہ السلام پر سارے عالم والوں کی طرف سے سلام ہو اور ہم انھیں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ چنگ وہ
ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے ہر فرقہ نے کافروں کو فرق کر دیا۔

۳ آیات کا ماقبل سے ربط: کچھ آیت میں مذکرہ کیا گیا تھا کہ ہم نے پہلی استوں کے پاس بھی ڈرانے والے پیغمبر بھیجے
تھے لیکن ان کو لوگوں نے ان کی بات نہیں مانی اسلئے ان کا انجام بہت برا ہوا اب یہاں سے اسی استعمال کی کچھ تفصیل بیان کی جا رہی ہے
اور اس ضمن میں انبیاء علیہم السلام کے واقعات بیان کئے گئے ہیں سب سے پہلے ان آیات میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔
حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ تفصیل کے ساتھ سورہ ہود میں مذکور ہے۔

۴ اہل اور مکروب عظیم کا صدق: اہل سے مراد ان کے تابعین ہیں، مکروب عظیم سے مراد نوح علیہ السلام کی کھنڈیہ
اور کھنڈیہ اور سالی ہے۔

۵ ہم الہدیین کی ترکیب حیثیت: ہم خیر لعل ہے اور الہدیین جعلنا کا مفعول ثانی ہے، پوری آیت کی ترکیب یہ

ہے جہلناصل و لائل و لولہ ہفت ہفت الی مکر معلول یہ ازل ہم خبر لعل البالقین معلول ثانی لعل اپنے ازل و لائل و لولہ
معلوم سے مکر جملہ لعلیہ خبر یہ ہوا۔

﴿الورقة الاولى: فی التفسیر﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۳۴ھ

﴿الشرح الاول﴾

قَالَ نَبِيُّ اَوَى الْاَذْيَنَ اَسْرَكُوا عَنِّي فَيَوْمَ لَا تَنْفَعُ اَمْرًا تَحْتَضِرُوا مِنْ كَيْفَةِ اَللّٰهِ اِنَّ اَللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ سِوَهَا
اِنَّكَ هُوَ الْعَفُوُّ الرَّحِيْمُ وَ اَنْتَ يَا اَبَا اَبِي اَسْرَكُوا اَسْلَمُوْا لَمْ يَنْفَعِ اَنْ يَّاتِيَهُمْ الْعَذَابُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَنْفَعُوْنَ هُوَ الْغَفُوْرُ
اَحْسَنَ مَا اَنْتَ اِنْ يَّاتِيَهُمْ الْعَذَابُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَنْفَعُوْنَ اَنْ يَّاتِيَهُمْ الْعَذَابُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَنْفَعُوْنَ (پ ۳۳ ص ۵۵۵)

آیات کریمہ ترجمہ کریں، آیات کریمہ کی تفسیر اور شان نزول بیان کریں، ہفتہ کے منسوب ہونے کی وجہ تحریر کریں۔
﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) آیات کا شان نزول
(۴) ہفتہ کے منسوب ہونے کی وجہ۔

﴿آیات کا ترجمہ﴾ کہہ دیجئے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا وہ اللہ کی رحمت سے باہر
نہیں بلکہ اللہ سب گناہ صاف کر دے گا، بلکہ وہ بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اسی کا حکم
مازلں اس کے تم پر عذاب آجائے بغیر کہ وہ دیکھ لے گا اور آجائے گا وہ ان اچھی باتوں کی جو تمہاری طرف نازل کی گئیں تمہارے
رب کی طرف سے لعل اس کے کہ تم پر اچھا عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

﴿آیات کی تفسیر﴾ اے ظہر اسوالم کرنے والوں کو میری طرف سے کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے کفر و شرک
کے اپنے لہ پر ظلم کیا ہے ہماری رحمت سے باہر نہ ہوں اور یہ خیال نہ کرو کہ ایمان لانے کے بعد گزشتہ کفر و شرک پر سواغذہ ہوگا،
یہ بات نہیں بلکہ بالحق اللہ تعالیٰ اسلام کی برکت سے گزشتہ تمام گناہوں کو خواہ کفر و شرک ہی کیوں نہ ہوں صاف فرما دے گا اور
جو کسی سمانی کی شر و کفر سے توبہ کرنا ہے اور اسلام لانا ہے اس لئے تم کفر سے توبہ کرنے کیلئے اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور
اسلام قبول کرنے میں اس کی فرمانبرداری کرو، ورنہ اسلام نہ لانے کی صورت میں تم پر عذاب الہی نازل ہو سکتا ہے پھر اس وقت کسی
کی طرف سے تمہاری مدد نہ کی جائے گی، مطلب یہ کہ اسلام لانے کی صورت میں جس طرح کفر و شرک جیسے گناہ صاف ہو جائیں
گے اسی طرح ایمان نہ لانے کی صورت میں اس کفر و شرک پر عذاب ہوگا جس کا کوئی دفعہ نہیں اور جب یہ بات ہے تو تم کو چاہیے کہ
اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے سکھوں پر چلو و رہا چاک تم پر عذاب آئے گا اور جہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

﴿آیات کا شان نزول﴾ حضرت دہشی جو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل تھے اسی طرح دیگر مشرکین کو اسلام کی طرف بلا کیا تو
انہوں نے اپنے جرائم کی بناء پر حضرت الہی سے باہر کا اعتراف کر کے اسلام قبول کرنے سے گریز کیا تو یہ آیات نازل ہوئیں۔

﴿ہفتہ کے منسوب ہونے کی وجہ﴾..... ہفتہ معلول مطلق ہے اس کا موصوف محذوف ہے جو کہ اتیاننا ہے، دوسرا احتمال یہ
ہے کہ یہ العذاب سے حال ہے۔

وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ كِتَابَ رَبِّكَ بِالْأَمْثِلِ وَالْمَوَاحِشِ وَإِذَا سَأَلُوا عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ قَالُوا سَأَلْنَا عَنْهُ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ كِتَابَ رَبِّكَ بِالْأَمْثِلِ وَالْمَوَاحِشِ وَإِذَا سَأَلُوا عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ قَالُوا سَأَلْنَا عَنْهُ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ كِتَابَ رَبِّكَ بِالْأَمْثِلِ وَالْمَوَاحِشِ وَإِذَا سَأَلُوا عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ قَالُوا سَأَلْنَا عَنْهُ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ كِتَابَ رَبِّكَ بِالْأَمْثِلِ وَالْمَوَاحِشِ وَإِذَا سَأَلُوا عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ قَالُوا سَأَلْنَا عَنْهُ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ

آیات کا ترجمہ کریں، آیات کی تفسیر کرتے ہوئے اسلام میں شریعت کی اہمیت پر روشنی ڈالیں، مکتاہ کبرہ کی تعریف ذکر کریں۔
 خلاصہ سوال:..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) شریعت (مشورہ) کی اسلام میں اہمیت (۴) مکتاہ کبرہ کی تعریف۔

ترجمہ:..... ① آیات کا ترجمہ: جو لوگ کبرہ مکتاہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصب میں آتے ہیں تو عاف کر دیتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا کام انہیں میں مشورہ کرنا ہے اور جہاں ہم نے ان کو ایسا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ اس سے بدلہ لینے میں اور برائی کا بدلہ برائی سے اس کی مثل، ہمیں جس سے معاف کر دیا اور صلہ کر لی تو اس کا اجر اللہ پر ہے بیشک اللہ خالوں کو پسند نہیں کرتا۔

② آیات کی تفسیر: جو لوگ کبرہ مکتاہوں (شرک، جمل، چوری وغیرہ) اور بے حیائی کے کاموں مثلاً زنا وغیرہ سے اجتناب کرتے ہیں اور ان کو کہیں سے اگر تکلیف پہنچے اور وہ اس سے ناراض ہو جائیں تو فوراً معاف کر دیتے ہیں اور یہ لوگ بیشک اللہ کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ضروری دایم امور میں باہم مشورہ کرتے ہیں اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کے حکم پر خرچ کرتے ہیں اور جب ان کو کسی کی طرف سے ظلم پہنچے تو صرف بدلہ پر اکتفا کرتے ہیں اور کوئی زیادتی نہیں کرتے اور برائی کے بدلہ میں دیکھی برائی جائز ہے زیادتی درست نہیں ہے ہمیں جس نے برائی کرنے والے کو معاف کر دیا اور اس سے صلہ کر لی تو اس کے لئے بہت بڑا ثواب ہے، اللہ کے دے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خالوں کو پسند نہیں کرتا۔

③ شریعتی (مشورہ) کی اسلام میں اہمیت: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسے میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کے بعد اگر میں کوئی ایسا معاملہ چیں جس میں قرآن نے کوئی فیصلہ نہیں کیا اور آپ ﷺ سے بھی اس کا کوئی حکم نہیں نہیں ملا تو مجھے عمل کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے میری امت کے عہدات گزاروں کو حج کر لو اور آپ میں مشورہ کر کے عمل کر لو کسی کی تباہی سے فیصلہ نہ کرو، اس روایت کے بعض الفاظ میں فقہاء و عابدین کا تعلق آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مشورہ جن نووں سے لیتا چاہیے جو فقہاء و دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے اور عہدات گزار ہوں۔ صاحب روح المعانی نے فرمایا کہ جو مشورہ اس طریقہ پر نہیں بلکہ بے علم بے دین لوگوں میں دائر ہوا اس کا ناسد اس کی اصلاح پر قابل رہے گا اور ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کام کا ارادہ کیا اور اس میں مشورہ لیکر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ارشاد سموری طرف ہدایت فرما دے گا یعنی اس کا راز اس طرف پھیر دے گا جو اس کے لئے انجام کے لحاظ سے کامیاب اور بہتر ہو۔ ابن کثیر نے فرمایا کہ مہمانت ملکات میں مشورہ لینا واجب ہے اسلام میں امیر کا انتخاب بھی مشورہ پر موقوف کر کے زناہ جاہلیت کی فحش بادشاہوں کو ختم کیا ہے، اسلام نے سب سے پہلے اس کو ختم کر کے حقیقی جمہوریت کی بنیاد ڈالی مگر مغربی جمہوریت کی طرح عوام کو ہر طرح کے اختیارات نہیں دینے، عمل شریعت پر ہی کچھ بنائیاں قائم فرمائی ہیں وغیرہ۔

۵ گنہ گیسو کی تعریف :- فرشتے یا اجابت کثیر کرنا اور عبادت کامل میں لانا گناہ کبیرہ کہلاتا ہے مثلاً شرک باللہ، زنا، قتل، سود کھانا، خیمہ کمال کھانا، جہاد سے بھگانا، پاکدامنیوں پر ہمت لگانا وغیرہ۔

السوال الثانی ۱۴۳۴ھ

النسخ الاول رَبَّنَا اصْرِفْ بَيْنَ مَرْيَمَ مَكَارِدِ اِذَا كُنَّا فَكًا مِّنْهُ يَصْطَلُونَ ۝ وَكَانَ الْاَوَّلُ اَلْمَثَلِ اَخِيرُ اَمْ هُوَ مَاضٍ نُّوْفًا اَلَا اَجِدُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّحِقِّمِي عَصِيُوْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا عِبْدٌ اَتَعَمَّنَا عَلَيْهِ وَوَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي اٰدَمَ وَلَوْ كُنَّا اِلَّا لَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي اٰدَمَ اَلَا تَرَىٰ اَنَّا جَعَلْنَاهُ لِّلنَّاسِ اَمَةً فَلَا تَكْفُرُوْنَ بِهَا ۝ وَالْيَعْقُوْنَ هَٰذَا اَصْرَاطُ فَتُصَوِّفُوْنَ ۝ (پ ۳۵۔ زخرف: ۷۲-۷۴)

آیات کا ترجمہ گیس، آیات کی تفسیر کرتے ہوئے، وانہ لعلم میں ضمیر کا مرجع متعین کریں، خط کشیدہ الفاظ کے لغوی معنی تحریر کریں۔
خلاصہ سوال :- اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) وانہ لعلم کی ضمیر کا مرجع (۴) خط کشیدہ الفاظ کے لغوی معنی۔

ترجمہ ① آیات کا ترجمہ :- جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو اسی وقت آپ کی قوم کے لوگ کھلا کر ہنسنے لگے اور کہنے لگے کہ ہمارا معبود اچھا ہے یا وہ انہوں نے یہ مثال محض جھڑا کرنے کے لئے بیان کی بلکہ وہ لوگ تو ہیں ہی جھڑا لو نہیں ہیں وہ (یعنی) محرم ایک بندہ جس پر ہم نے فضل کیا اور ہم نے اس کو نبی اسرائیل کے لئے ایک مثال بنادیا اور اگر ہم چاہتے تو ہمارے تم میں سے فرشتے جو زمین میں چہارے کا مقام ہوتے اور ایک دو ایک قیامت کا نشان ہے ہمیں تم ہرگز اس کے آنے میں شک نہ کرو اور میری پروردگی کرو، یہی سید عبادت ہے۔

② آیات کی تفسیر :- جب حضرت یحییٰ ابن مریم علیہ السلام کے حلق ایک معترض کی طرف سے ایک عجیب مضمون بیان کیا گیا، عجیب اسلئے کہ سرسری نظر سے اس کا بطلان معلوم ہو جاتا، جب یہ اعتراض کیا گیا تو کیا ایک آپ کی قوم اس اعتراض کو سننے کیلئے خوشی کے مارے چلانے لگے اور اس معترض کے ساتھ مشتق ہو کر کہنے لگے کہ بتائیے آپ کے نزدیک ہمارے معبود زیادہ بہتر ہیں یا حضرت یحییٰ علیہ السلام بہتر ہیں یعنی اس سے ہمارے معبود بہتر ہیں پھر جب اس کی پرستش جائز ہو تو ہمارے معبودوں کی پرستش کیوں ناجائز ہوئی؟ یہاں تک تو ان کی گفتگو تھی اب اس کا جواب دیجئے ہیں کہ یہ مثال ان کی محض ناحق شامی سے ہے اور بیجا ہے کہ یہ لوگ ناحق جھڑا کرنے والے ہیں بلکہ محض جو محض نین پروردگی کی وجہ سے ہو بدل باطل ہے یہ تمہید تھی اب اس کا اصل حال بیان فرماتے ہیں کہ یحییٰ علیہ السلام خدا سے اور نہ ہی خدا کا بیٹا بلکہ وہ ہمارا بندہ تھا صرف یہ بات تھی کہ اس پر ہم نے انعام کیا تھا اور فضیلت دی تھی من جملہ ان کے یہ بات تھی کہ اس کو بغیر باپ کے پیدا کیا تھا جس کی وجہ سے اس کو جال خدا اور اس کا بیٹا سمجھنے لگے وہ ملائکہ سے تو اس بات میں بڑھ کر تھا۔ بخلی نہ ان سے نہ باپ، کھانے پینے سے بھی پاک ہیں اگر ہم چاہیں تو تمہاری جگہ ان کو دنیا میں بھیج دیں کہ یہاں خلافت کریں، اصل بات یہ ہے کہ یحییٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کرنے میں ہم نے ان کو نبی اسرائیل کیلئے اپنی قدرت کی نشانی بتایا تھا تاہم وہ اس پر ایمان لائیں اور ان پر قیامت کی نشانی ہے کہ قیامت کے قریب دنیا پر اتریں گا جیسا کہ حدیث صحیحہ میں آیا ہے، تم اس میں یحییٰ قیامت کے قائم ہونے میں شک نہ کرو، میرا کہا تو یہ سید عبادت ہے اور شیطان کے بہکانے میں نہ آؤ وہ تمہارا دشمن ہے۔
③ وانہ لعلم میں ضمیر کا مرجع :- انہ میں ضمیر کا مرجع حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں۔

﴿يَصْلُونَ﴾ مضارع کا میند ہے بمعنی مٹی کا میند ہے یعنی مٹی مراد، خزاں یہاں مثال بیان کرتا ہے۔

”یصلون“ مضارع کا میند ہے بمعنی مٹی کا میند ہے۔

”فلا تفتنون“ تمی حاضر کا میند ہے بمعنی ہرگز شک نہ کرو۔

الشیخ الثالث وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ تَنْفِكُونَ ﴿١٠﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ قُرْآنَ كِتَابٍ تَتْلُوهُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتُمْ لَا تَذَكَّرُونَ ﴿١١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَابْتَدَأَ بِسَبْعَ سَمَاوَاتٍ لَمْ يَكُنْ فِيهَا شَيْءٌ وَرَحْمَةً لِيَذْكُرَ الَّذِينَ فِيهَا آيَاتِ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٢﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَابْتَدَأَ بِسَبْعَ سَمَاوَاتٍ لَمْ يَكُنْ فِيهَا شَيْءٌ وَرَحْمَةً لِيَذْكُرَ الَّذِينَ فِيهَا آيَاتِ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٣﴾ (پ۔ ۲۲، ص۔ ۳۳۲)

آیات کا ترجمہ کریں، ان آیات میں جن قدر توں کا ذکر ہے ان کی تفصیل بیان کریں جو جعل بینکم مودۃ ورحمۃ کی ترکیب کریں۔
﴿۱۰﴾ خلاصہ سوال ہے..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات میں مذکور قدر توں کی تفصیل (۳) جو جعل بینکم مودۃ ورحمۃ کی ترکیب۔

ترجمہ ① آیات کا ترجمہ:- اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر اچانک تم آدمی بن کر پھیلے ہوئے پھرتے ہو اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم انکے پاس آرام کرو اور تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی پیدا فرمادی اس میں ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں جو فکر کرتے ہیں اور انکی نشانیوں میں سے آسمانوں کو پیدا فرمایا اور تمہاری بولیوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے، بلاشبہ اس میں جاننے والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

② آیات میں مذکور قدر توں کی تفصیل:- اول تو یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا تم لوگ انہی کی نسل میں سے ہو جیسا کہ سورۃ نساء میں اور یا اس طرح کہ نطفہ کی اصل غذا ہے اور انکی اصل عناصر ہیں جن میں جزو غالب مٹی ہے پھر قحط سے ہی روز ہوا کیا ہوا کہ تم آدمی بن کر زمین پر پھیلے ہوئے پھرتے نظر آتے ہو اور اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے قاعدے کے واسطے تمہاری جنس کی بیویاں بنائیں تاکہ تم کو انکے پاس سے راحت و آرام ملے اور تم سماں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدا کی، اس میں بھی ان لوگوں کیلئے قدرت کی نشانیاں ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا بنانا ہے اور تمہارے لب و لہجہ اور رنگوں کا الگ الگ ہونا ہے اس میں بھی دانشمندیوں کیلئے قدرت کی نشانیاں ہیں۔

③ **وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً** کی ترکیب:- جعل فعل ہو خمیر فاعل بین مضاف اسکم خمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مکر مفعول فیہ مودۃ معطوف علیہ واو عاطفہ رحمۃ معطوف، معطوف علیہ معطوف مکر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

السؤال الثالث ۱۴۳۴ھ

الشیخ الاول وَأَتَجَبَّلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرْنٌ يَتَقُولُ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ ﴿١٥﴾ وَلَا يَتَذَكَّرُ أَلَّا هُوَ عَظِيمٌ ﴿١٦﴾ إِنَّا كَلَّمْنَا نُونًا ﴿١٧﴾ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُطْعَمُونَ ﴿١٨﴾ فَأَخَذَهُمْ قَارُونُ فِي سَوَاءٍ الْحَسْبِ ﴿١٩﴾

آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں، ان آیات مبارکہ میں جس جملتی اور اس کے کالمطابق کا ذکر ہے ان کا پورا واقعہ بیان کریں،
فناطلع فرداً فی سواء الجحیم کی ترکیب کریں۔ (پ۔ ۲۳، ص۔ ۵۵۳۰)

خلاصہ سوال: اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) منجی اور کافر ملاقاتی کا واقعہ (۳) مفاسط علیہ فراہ فی سواء الحجیم کی ترکیب۔

ترکیب ① آیات کا ترجمہ۔ سو ان میں بعض بعض پر متوجہ ہو کر ایک دوسرے سے سوال کر سکتا ہوں میں سے ایک کہے گا کہ بلاشبہ ایک ساتھی قہود کہتا تھا کہ کیا تو تصدیق کرنے والوں میں سے ہے کہ کیا جب ہم سر جانیے اور منی اور ہڈی ہو جائیے تو کیا ہمیں اپنے کاموں کا بدلہ یا جانا دے کہے گا کیا تم جہانک کرنا سے دیکھنا چاہتے ہو؟ سو وہ شخص جھانکے گا تو اس کو جہنم کے بیچ میں دیکھ لے گا۔

② منجی اور کافر ملاقاتی کا واقعہ۔ ابتدا میں اس آجوں میں اہل جنت کے عمومی حالات بیان کرنے کے بعد ایک منجی کا نام اس طور پر واقعہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ جنت کی مجلس میں پہنچنے کے بعد اپنے ایک کافر دوست کو یاد کرے گا جو دنیا میں آخرت کا منکر تھا اور پھر اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اسے جہنم کے اندر بھیجا کہ اس سے باتیں کرنے کا موقع دیا جائے گا قرآن کریم میں اس شخص کا کوئی نام دیا نہیں دیا گیا اس لئے یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ کون ہو گا تاہم بعض مفسرین نے یہ خیال کیا ہے کہ اس مومن شخص کا نام یہود اور اسکے کافر ملاقاتی کا نام مسرہوں ہے یہودی دوسرا منجی ہیں جن کا تذکرہ سورہ کہف کی آیت وضو ص ۱۰۰ لہم مللا اللہ جلین الصبح میں موجود ہے۔ علامہ سیوطی نے تصدیق یقین سے اس شخص کی تعیین کے لئے ایک اور واقعہ نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ آدمی کا نام اس شریک جسے ان کا ذخیرہ بزار بنار کی آمدنی ہوئی اور دونوں نے چار ہزار دینار آپس میں بانٹ لئے ایک شریک نے اہل اہل تم میں سے ایک ہزار دینار خرچ کر کے ایک زمین خریدی، دوسرا ساتھی بہت نیک تھا اس نے یہ دعویٰ کیا یا اللہ فلاں شخص نے ایک ہزار دینار میں ایک زمین خریدی میں آپ سے ایک ہزار دینار کے عوض جنت میں زمین خریدتا ہوں اور ایک ہزار دینار کا صدقہ کروں پھر اس کے ساتھی نے ایک ہزار دینار خرچ کر کے ایک گھر بنایا تو اس شخص نے کہا یا اللہ فلاں شخص نے ایک ہزار میں ایک گھر تعمیر کیا ہے، میں آپ سے ایک ہزار دینار میں جنت کا ایک گھر خریدتا ہوں تو اس نے خرید ایک ہزار دینار صدقہ کر دیے اس کے بعد اس کے ساتھی نے ایک عورت سے شادی کر لی اور اس پر ایک ہزار دینار خرچ کر دیئے تو اس نے کہا یا اللہ فلاں نے ایک عورت سے شادی کر کے ایک ہزار دینار خرچ کر دیئے ہیں اور میں جنت کی عورتوں میں سے کسی کو بیٹھاں اور یہ ایک ہزار دینار دے کر تا ہوں یہ کہہ کر وہ ایک ہزار بھی صدقہ کر دیئے پھر اسکے ساتھی نے ایک ہزار دینار میں کچھ غلام اور اس میں خریدے تو پھر اس نے ایک ہزار صدقہ کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کے عوض جنت کے غلام اور جنت کا سامان طلب کیا اس کے بعد اتفاق سے اس مومن بندے کو کوئی شدید حاجت پیش آئی اسے خیال ہوا میں اپنے سابق شریک کے پاس جاؤں شاید وہ نکل کا ارادہ کرے چنانچہ اس نے اپنے ساتھی سے اپنی ضرورت کا ذکر کیا ساتھی نے پوچھا تمہارا مال کیا ہوا اس کے جواب میں اس نے ہزار صدقہ بتایا اس پر اس نے حیران ہو کر کہا کیا واقعی تم اس بات کو سچا سمجھتے ہو کہ ہم جب سر کر خفا ہو جائیں گے تو ہمیں دوسری زندگی ملے گی اور وہاں ہم کو ہمارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جاؤ میں تمہیں کچھ نہیں دوں گا، اسکے بعد دونوں کا انتقال ہو گیا۔ مذکورہ آیات میں منجی سے مراد وہ آدمی ہے جس نے آخرت کی خاطر اپنا سامان خرچ کر دیا تھا اور اس کا جہنمی ملاقاتی وہی شریک کا روبرو ہے جس نے آخرت کی تصدیق کرنے پر اس کا مذاق اڑایا تھا۔

③ فاسط علیہ فراہ فی سواء الحجیم کی ترکیب۔ بلا جزائیہ یا تجزیہ اطلع فصل ہو ضمیر قاعل فصل قاعل ملکہ معطوف علیہ فاعل ماخذ و اہ فصل ہو ضمیر قاعل ہو ضمیر قاعل ہو حرف جو صواب مفاد الحجیم مفاد الیہ مفاد مفاد

وَكَانَ لَيْسَ بِتَعْمَلُونَ بِهِمْ كَمَا جَاءُواكُمْ مِنْ قَوْلِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلِ مَقْعَدِكُمْ إِذْ زَاغَتْ الْأَبْصَارُ بَلَغْتَ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ

تَعْمَلُونَ هَالِكُونَ لَوْ أَنَّهُ لَإِن بَشَرٍ لَّنُفَوِّتُوكَ زُلُفًا زُلْفًا لَشَيْءٌ نَدَا (پ ۳۷ از باب ۵۲۹)

آیات کا ترجمہ کریں، آیات کا سورت کی ابتداء سے ربط بیان کریں، غزوہ احزاب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دعوت کا واقعہ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے زخمی ہونے کا واقعہ بیان کریں، مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

✓ خلاصہ سوال ۱..... اس سوال کا حل پانچ امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کا ربط (۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دعوت کا واقعہ (۴) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے زخمی ہونے کا واقعہ (۵) الفاظ مخطوط کے ابواب اور معانی۔

✓ جواب ۱..... ① آیات کا ترجمہ:- اے ایمان والو! اللہ کی نعت جو تمہیں ملی ہے اسے یاد کرو جبکہ تمہارے پاس لشکر آگے سو رہا ہے ان پر ہوجاؤ، اور لشکر بھیج دیے جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور اللہ ان کا مومن کو دیکھنے والا ہے جو تم کرتے ہو جبکہ وہ لوگ تمہارے اوپر آچرے اور تمہارے نیچے کی طرف سے بھی اور جبکہ انہیں پھٹی رو گئیں اور دل حلق کو پہنچ گئے اور تم اللہ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کر رہے جس موقع پر مومنین کی جانگی کی مٹی اور انہیں سختی کے ساتھ جھجھوڑا گیا۔

② آیات کا ربط:- سابق آیات میں رسول اللہ ﷺ کی عظمت شان اور مسلمانوں کو آپ ﷺ کے مکمل اتباع اور اطاعت کی ہدایت تھی اس کی ہدایت سے یہ پورے عہد کو غزوہ احزاب کے واقعہ سے متعلق نازل ہوئے ہیں جنہیں کفار اور مشرکین کی بہت سی جماعتوں کا مسلمانوں پر یکبارگی حملہ اور سخت غزوہ کے بعد مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات اور رسول اللہ ﷺ کے متعدد معجزات کا ذکر ہے۔

③ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دعوت کا واقعہ:- اسی غزوہ خندق کے دوران وہ مشہور واقعہ پیش آیا کہ ایک روز حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو دیکر یہ محسوس کیا کہ بھوک کے سبب آپ ﷺ سحر سحر رہے ہیں، اپنی اہلیہ سے جا کر کہا کہ تمہارے پاس کچھ ہوتو بلا حضور ﷺ پر بھوک کا اثر نہیں دیکھا جاتا، اہلیہ نے بتایا کہ ہمارے گھر میں ایک صاع بھر خوراک کے ہیں ان کو بیس کر آتا مانتی ہوں ایک صاع ہمارے ہون کے اعتبار سے تقریباً ساڑھے تین کلوگرام ہے، اہلیہ نے پکارتے ہوئے میں لگی گھر میں ایک بکری کا پیچ تھا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو ذرا کر کے گوشت تیار کیا اور آپ ﷺ کو بلانے کیلئے چلے تو اہلیہ نے پکار کر کہا کہ حضور ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بڑا مجمع ہے صرف حضور ﷺ کو تنہا بلا لائیں مجھے رسوا نہ کیجئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بڑا مجمع چلا آئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوری حقیقت حال عرض کر دی کہ صرف اتنا کھانا ہے مگر آپ ﷺ نے پورے لشکر میں اعلان فرمادیا کہ چلو جابر رضی اللہ عنہ کے گھر دعوت ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ حیران تھے تو اہلیہ نے سخت پریشانی کا اظہار کیا اور پوچھا کہ تم نے آپ ﷺ کو اصل حقیقت اور کھانا نہ کی مقدار بتا دی تھی؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں وہ میں بتا چکا ہوں تو اہلیہ محترمہ مطمئن ہوئیں کہ پھر ہمیں کچھ گھر نہیں حضور ﷺ مالک ہیں جس طرح چاہیں کر لیں، واقعہ کی تفصیل اس جگہ غیر ضروری ہے اتنا نتیجہ معلوم کر لیا کافی ہے کہ خود حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے روٹی اور سناں سب کو دینے اور کھلانے کا اہتمام فرمایا اور پورے مجمع نے حکم سیر ہو کر کہا یا رسول اللہ ﷺ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب مجمع کے فارغ ہونے کے بعد بھی نہ ہماری ہڈیاں میں سے گوشت کم نظر آتا تھا اور نہ گوندھے ہوئے آئے میں کوئی کمی معلوم ہوتی تھی، ہم سب گھروالوں نے بھی حکم سیر ہو کر کھایا، ہاتھی پڑوسیوں میں تقسیم کر دیا، اس طرح چھ روز میں جب خندق سے فراغت ہوئی تو احزاب کا لشکر اچھا اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جبل صلع کو اپنی پشت کی طرف دیکھ کر فوج کی صف بندی کر دی۔

دوسری آیت میں ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ فَنَحْنُ الْكَاسِرُونَ اموالا و اولاداً الخ یعنی ہم تم سے مال میں بھی زیادہ اور اولاد و بھی میں بھی زیادہ، اس لیے ہم غلبہ میں جلا نہیں ہو سکتے۔ بظاہر ان کے قول کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہم کا ملکہ عذاب ہوتے تو ہمیں اتنی عزت و دولت کیوں دیتا؟ قرآن کریم نے تیسری اور چوتھی آیت میں ان کا یہ جواب دیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا میں مال و دولت یا عزت و جاہ کی کمی بیشی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول یا مردود ہونے کی دلیل نہیں بلکہ نگوئی مصالح کے پیش نظر دنیا میں تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مال و دولت فراوانی کے ساتھ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے جس کی نگوئی حکمت کو وہی جانتا ہے مگر مال و اولاد کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبولیت کی دلیل سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک مقبولیت کا ہر دھار صرف ایمان اور عمل صالح ہے جس کو یہ حاصل نہیں مال و اولاد و کتابی زیادہ ہو اس کو اللہ تعالیٰ کا مقبول نہیں بنا سکتا۔

۷ آیات کا شان نزول:- حدیث میں ہے کہ روادی ایک زمانہ جاہلیت میں کاروبار میں شریک تھے پھر ان میں سے ایک یہ مجرم چھوڑ کر کسی ساحلی علاقہ میں چلا گیا جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے، آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کا ہر چاہو تو ساحلی ساحلی نے کسی ساحلی کو کھلا لے کر دریافت کیا کہ اسے کوئی نبوت کا تم لوگوں نے کیا اثر لیا؟ اس پر کسی ساحلی نے جواب لکھا کہ فریقین میں سے تو کوئی ان کا تابع نہ ہوا صرف فریب مسکین لوگ انکے پیچھے لگے ہوئے ہیں، ساحلی ساحلی کچھ کتب قدیمہ تورات و انجیل وغیرہ کا مطالعہ کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ آپ ﷺ کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں آپ ﷺ نے اپنی دعوت کے اہم اجزاء کا ذکر کیا، دعوت اسلام کو آپ ﷺ کی زبان سے سننے میں اس نے کہا اللہ شہد انکے وصول اللہ یعنی منی شہادت دیتا ہوں کہ بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا اس نے کہا کہ آپ ﷺ کی دعوت کا حق ہونا تو محض سے سمجھا اسکی علامت یہ دیکھی کہ جتنے بھی انبیاء علیہم السلام آئے سب کے ماننے والے ابتداء میں قوم کے فریب و حقیر لوگ ہوتے ہیں۔

السورة الثالثة اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَيْنِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَيْنِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَفَيْضَةً يَخْتَلِفُ فِيهَا وَهُوَ الْعَلِيمُ الَّذِي بِرُؤُوسِهِ يَوْمُ الْقِيَامِ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ تِلْكَ الْأُمَّةَ سَاعَةً ثُمَّ لَا يُقَاتِلُونَ وَلَا كُنُوا يَكُونُونَ وَقَالَ الَّذِينَ مِنْ أَتَوَاتِلِ الْعُلَمَاءِ وَالْإِيمَانِ لَقَدْ أَكْثَرْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهَذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ لَافَتْكُونَ
لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ فِي بَيْنِ عِلْمِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ وَلَا تُفْسِدُوا آيَاتِ اللَّهِ ۚ (١٠٥-١٠٦)

آیات کا ترجمہ کریں، آیات کی تفسیر کریں، مخطوطہ الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال ۶﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) الفاظ غلطوں کے حجاب و معالیٰ۔

﴿ترجمہ﴾..... ① آیات کا ترجمہ:- اللہ وہ ہے جس نے تمہیں ضعف کی حالت میں پیدا فرمایا پھر ضعف کے بعد قوت پیدا کر دی پھر قوت کے بعد ضعف اور بڑھا یا پیدا فرما دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور وہ والا بڑی قوت والا ہے اور جس دن اور جن کو طم اور ایمان دیا گیا وہ کہیں گے کہ تم اللہ کی کتاب میں بھٹ کے دن تک ٹھہرے ہو یہی یہ بھٹ کا دن ہے اور لیکن تم نہیں جانتے یہی اس دن خالصوں کو ان کی معذرت ملتے نئے کے اور نہ انہیں اس کا موقع دیا جائے گا۔

۲ آیات کی تفسیر: پھر شروع میں پیدائش کے وقت بعد کزورہ تو اس ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ قوت آگئی ہے حتیٰ کہ کزوری کے وقت اس کا زور اتنا بڑھ گیا کہ جاتا ہے اور تمام قوتیں شایب پر ہوتی ہیں پھر عمر داخلے لگتی ہے اور زور قوت کے پیچھے کزوری کا زور لگایا ہوتا ہے لگتے ہیں جس کی آخری داہن ہوا ہے، اس وقت تمام اعضاء داخلے پڑ جاتے ہیں اور قوتیں معطل ہونے لگتے ہیں قوت وضع کا یہ سب آثار چھوڑ دیا اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جس طرح چاہے گی چیز کو مٹائے اور قوت وضع کے تلف اور اگر کزورہ سے کسی کو قدرت حاصل ہے اور وہی جانتا ہے کہ کس چیز کو کس وقت تک کن حالات میں رکھنا مناسب ہے لہذا اسی خدا کی اور اس کے پیغمبروں کی ہاتھ میں جس شی چاہیں۔ شاید میں یہ بھی اشارہ کر دیا کہ جس طرح تم کو کزوری کے بعد زور دیا مسلمانوں کو بھی وضع کے بعد قوت حاصل ہے اور اپنے شایب و عمر ان کو پہنچے گا ان کے بعد پھر ہو سکتا ہے کہ ایک زمانہ مسلمانوں کے ضعف کا آئے، سو یاد رکھنا چاہیے کہ خدا نے قوت اور قوت وضع کو قوت سے تبدیل کر سکتا ہے، ہاں ایسا کرنے کی خاص صورتیں اور اسباب ہوتے ہیں۔

جب قیامت قائم ہوگی اور لوگ زندہ ہو کر قبروں سے اٹھیں گے تو اس وقت بحر میں یعنی کافروں کو فسیس کھا کر کہیں گے کہ ہم تو موت کے بعد قبروں میں تھوڑی سی ہی دیر رہے ہیں اور بعض منسخرین نے بتایا کہ اس سے دو بحر میں دنیا کی زندگی مراد ہیں گے اور ان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم دنیا میں زراہی رہے تھے مگر اس قیامت میں کزوری بحر ایمان نلایا ہے اور نیک مراد ہیں گے کہ اتنی بڑی زندگی پھر یہی ملے گی جو چیز زراہی ہوا اس سے ملے گا لہذا جیسے تو وہ نیک ملے جاتی ہے جو کمال چیز نیک مند ہوتا ہے کثیر کہا جاتا ہے۔ یعنی مومن اور نیک اس وقت ان کی تردید کریں گے کہ تم مبعوث کیے ہو یہ کدو کھ کھڑے ہوئے ہو جو کہتے ہو کہ قبر میں یا دنیا میں ایک کڑی ہے زراہی نہیں ہوا تم ایک اللہ کے علم اور اس کی خبر اور لوح محفوظ کے نوشتہ کے موافق قیامت کے دن تک خیر ہے، ایک مدت کی بھی کی نہیں ہوئی، آج میں وعدہ کے موافق وہ دن آ رہا ہے اب وہ دیکھ لو جسے تم جانتے اور مانتے تھے، اگر پہلے سے اس دن کا یقین کرتے تو تیار ہو کر آتے اور یہاں کی سرتمی دیکھ کر کہتے کہ اس دن کے آنے میں بہت دیر لگی، بڑے انتظار و اشتیاق کے بعد آیا جیسا کہ مومن کہتے ہیں۔

۳ الفاظ مخطوط کے الفاظ و معانی: "خَلَقْتُمْ" یہ باب امر خسر ہے بمعنی ایجاد کرنا، پیدا کرنا۔

"جَعَلْتُمْ" باب امر ہے بمعنی بنانا، کرنا۔ بمعنی "باب افعال ہے بمعنی قسم کھانا۔

"كَلِمَتُمْ" باب امر ہے بمعنی خبر دینا۔ "تَوَلَّيْتُمْ" باب امر ہے بمعنی پیچھ کرنا۔

السؤال الثالث ۱۴۳۵ھ

الشیخ الذی..... اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَیَاۤتِیْہُمَا فِیْ سَیِّئَاتِہُمَا فَاَیُّہُمَا اَشَدُّۢ عَلَی الْعَرْشِ مَا لَکُمُو فِیْنَ ذٰلِکَ مِنْ قَوْلِیْ وَ لَا تُحِیْیُوہُ اَلَا اَنْتَ الَّذِیْ تَکُوْنُ فِیْہِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِہُمْ اَلَا اَنْتَ الَّذِیْ تَعْلَمُ سِرِّہُمْ وَ لَیْسَ فِیْ یَوْمِہٖۤ اَنْتَ مَقْدَرًا اَلْفَ سَنَۃٍ وَفَا تَعْلَمُوْنَ ذٰلِکَ فِیْلِ الْغَیْبِ وَ شَہِدُوْا الْعٰہِدُ الْاَوْحٰیۃُ (پ ۳۴ ج ۲)

آیات کا ترجمہ کریں، فی یوم کلن مقدارہ الف صنفہ معاً تعلقون کی تفسیر کریں مخطوط الفاظ کے الفاظ اور معانی بیان کریں۔

۴ خلاصہ سوال:..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) کسی یوم کسان مقدارہ الف کی تفسیر

(۳) الفاظ مخطوط کے الفاظ و معانی۔

۳ الفاظ منطوطہ کے ابواب و معانی :- اَنْكُذُوا باب امر مصرعے ہے بمعنی یاد کرو۔

[illegible]

❖ الورقة الاولى: في التفسير

السؤال الاول ١٤٣٦ هـ

[illegible]

﴿خاص سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) مصلوۃ و سلام کا طریقہ اعادیت کی روشنی میں (۳) انکار و تملو کے احکام و حوالہ۔

درس ۱ آیات کا ترجمہ: اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو گے یا پوشیدہ رکھو گے تو اللہ ہر چیز پر جاننے والا ہے، اس پر کوئی نکتہ نہیں جانتا ہے۔ ہمارے میں اور اپنے بیٹوں کے بارے میں اور اپنے بھائیوں کے بارے میں اور اپنے بھتیجیوں کے بارے میں اور اپنے بھانجوں کے بارے میں اور اپنی محروموں کے بارے میں اور اپنی بی بیوں کے بارے میں اور اللہ سے ڈرو! یہ جو بیک اللہ ہر چیز پر حاضر ہے (ہرے کے حلقے یہ آیت ہے کہ ان سے پردہ نہیں ہے) بیک اللہ اور اس کے فرشتے آپ پر پہنچ رہے ہیں۔

⑦ **صلوٰۃ و سلام کا طریقہ عارضہ کی روشنی میں :-** کچھ جگہ کی دوسلم و غیرہ سب کتب حدیث میں یہ حدیث آئی ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ ؓ نے فرمایا کہ جب یہ آیت (یٰٰھذا الذین آمنوا اللہ) نازل ہوئی تو ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اس آیت میں میں دو جن کا حکم ہے ایک صلوٰۃ اور دوسرا سلام سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے والسلام علیہ ایہا النبی ورحمۃ اللہ و بركاتہ جملہ صلوٰۃ کا طریقہ کی غلط تہنیک ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ الفاظ اے خدا کے رسول اللہ صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید، اللہم ہلک علی محمد و علی آل محمد کما ہلکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید ۔ دوسری روایات میں کچھ کلمات اور بھی متحول ہیں۔ نیز آپ ﷺ پر صلوٰۃ (درو) بھیجیے کے لئے آپ ہی سے متحول دوسرے الفاظ بھی ہیں جن کے مختلف بیئے متحول ہیں۔ صلوٰۃ و سلام کے حکم کی قبل ہر اس بیئے سے ہو سکتی ہے جس میں صلوٰۃ و سلام کے الفاظ ہوں اور یہ بھی ضروری نہیں وہ الفاظ ایسا نہ آپ ﷺ سے متحول بھی ہوں بلکہ جس عبارت سے بھی صلوٰۃ و سلام کے الفاظ آئے گا جس میں اس سے حکم کی قبل درود و شریفہ کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے کرے گا پھر ہے کہ جو الفاظ خوب آپ ﷺ سے متحول ہوں وہ زیادہ یا درست اور زیادہ ثواب

آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں سورہ مطہرات من العذاب الاذنی دون العذاب الاکبر لعلہم یدرجون فی کل تفسیر کریں مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیت کی تفسیر (۳) الفاظ مخطوطہ کے ابواب اور معانی۔
جواب..... ① آیات کا ترجمہ:- اور جن لوگوں نے فریاد کی انکار کیا نہ دوزخ ہے، جب بھی اس میں سے نکلے گا ارادہ کریں گے اسی میں لوٹا دینے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ آگ کا عذاب پچھ لو جس کو تم جھٹلاتے تھے اور ضرور پھر درہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے اونی والا عذاب پچھادیں گے تاکہ وہ باز آ جائیں اور اس سے بڑھ کر ان کا عالم ہوگا جسے اس کے رب کی آیات یاد دلائی جائیں پھر وہ ان سے اعراض کرے بے شک ہم مجرمین سے بدلہ لینے والے ہیں۔

② آیت کی تفسیر:- انفسی بمعنی تہلیل اور عذاب دینی سے مراد دنیا کے مصائب و آفات کا مراض و غیرہ ہیں اور عذاب اکبر سے مراد آخرت کا عذاب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو ان کے گناہوں پر تہلیل کرنے کیلئے دنیا میں ان کا مراض و مصائب و آفات مسلک کر دیتے ہیں تاکہ یہ متنبہ ہو کر اپنے گناہوں سے باز آ جائیں اور آخرت کے بڑے عذاب سے نجات پائیں، اس آیت سے معلوم ہوا کہ گنہگاروں کیلئے دنیا کے مصائب بھی ایک قسم کی رحمت ہی ہے کہ غفلت سے باز آ کر آخرت کے عذاب سے بچ جائیں البتہ جو لوگ آخرت پر اللہ کی طرف رجوع نہ کریں ان کیلئے یہ دوزخ اور عذاب ہو جاتا ہے ایک ایسا دنیا میں فتنہ اور دوسرا بڑا عذاب آخرت میں اور انبیاء و پیغمبر اور اولیاء پر جو مصائب آتے ہیں وہ دوزخ و درجات کا سبب ہوتے ہیں اور اس حالت میں انہیں بھی سکون اور اطمینان ہوتا ہے۔
 ③ الفاظ مخطوطہ کے ابواب اور معانی:- "ارادو" باب افعال بمعنی ارادہ کرنا۔ "توقو" باب نصر بمعنی چکمت۔
 "اعبدوا" باب نصر بمعنی عبادت کرنا۔ "اعظم" باب ضرب بمعنی علم زیادتی کرنا۔
 "یدرجون" باب ضرب بمعنی رجوع کرنا، بلوٹنا، باز آنا۔

السؤال الثالث ۱۴۳۶ھ

الشیخ الاول..... يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنْ أَكْثَلْنَا لَكَ أَرْوَاحًا لَنَبِيٍّ أَتَيْتَ أَجُورَهُمْ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَمَا آفَأَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنِي عَمِكَ وَبَنِي عَمَّتِكَ وَبَنِي خَالِكَ وَبَنِي خَالَتِكَ الْبَنِي مَا جَزَّكَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَفَّقْتَ نَفْسَ النَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَكْبِحَ خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَقْرُؤُنَا عَلَيْكُمْ فِي أَرْوَاحِهِ وَمَا تَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لَكِنَّا لَا نَسْمَعُ عَلَيْكَ حَرْفًا وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (پ ۳۷-۵۰)

آیات کا ترجمہ کریں، و امواتہ مؤمنہ ان و ہبت نفسہا للنہی ان اراد النہی ان یستنکحہا کی تفسیر کریں، مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) و امواتہ مؤمنہ الخ کی تفسیر (۳) الفاظ مخطوطہ کے ابواب اور معانی۔

جواب..... ① آیات کا ترجمہ:- اے نبی! ہم نے آپ کے لئے یہ بیویاں حلال کر دیں جن کو آپ ان کے مہر دے چکے ہیں اور وہ عورتیں بھی حلال کیں جو آپ کی ملوکہ ہیں ان امور میں سے جو آپ کو اللہ نے مالی تحریمت میں سے دلوئے اور آپ کی بیچا

بھی ہو سکتا ہے کہ کل امة نے مراد عام اہل محشر نہ ہوں بلکہ کٹر مراد ہوں جیسا کہ فقہ کل بعض ادوات اکثر کیلئے بولا جاتا ہے۔

۷ الفاظِ فطوحہ کے ابواب اور معانی :- ”تَقْوَمُ“ باب لرحمہ بمعنی قیام یعنی کھڑا ہونا۔

يَخْتَصِرُ ابَّ سَمْعٍ - سَمْعٌ بِمَعْنَى تَتَضَاعَدُ اَوَّلُهَا لِيُفِيدَ ثَانِيَةً - تَعْلَمُونَ - ابَّ سَمْعٍ - سَمْعٌ بِمَعْنَى جَمْعٍ اَوْ اَكْمَالٍ كَرَأَى اَوْ كَرَأَى اَكْمَالًا -

مِنْطَلِقُ: باب ضرب مغرب بمعنى پڑنا کلام کرتا۔
نَسَقْتَنَصْنَمُ: باب استعمال بمعنى نکھڑانا، دیکھنا اور تیار کرنا۔

”فَيُلْجِلُهُمْ“ باب افعال بمعنى داخل کرتا۔

﴿الورقة الاولى: في التفسير﴾

السؤال الأول: ٥١٤٣٧

الحق الاول لَقَدْ كَانَ يَسِيرًا فِي مَسْكُونَةِهَا ۖ جَعَلْنِي عَنْ يَمِينٍ وَشِئَالَهُ كُلُّوْا مِنْ رِزْقِي رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَكَ يَا كَرِيْمٌ ۚ وَرَبِّ عَزَّوَجَلَّ ۚ وَاعْرِضُوا عَلَيْنَا فَرْسِلَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ ۚ وَبَدَّلْنَاهُمْ جَعَلْنَاهُمْ مَخْنِيْعِيْنَ ۚ ذَوَاتِ اَنْفٍ اَطْلُ سَطِيْطٌ وَتَلِيْلٌ ۚ وَخَشِيَ اَمِنْ يَسَدٍ قَلِيْلٍ ۚ اَذَلَّكَ جَزَيْفَتُهُمْ يَسْأَلُوْهُمَا وَكَلَّ لَمَجْرِيْۙ اِلَّا الْكُوْزُۙ (پ ۳۷- سہ ۱۷۵۱۵)

آیات مبارکہ کا ترجمہ اور تفسیر تحریر کیے تو مہم کا مختصر تراف کیے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) قوم سہاکتہ دار۔

جواب ① آیات کا ترجمہ۔ سب کچھ ان کے دہن میں نکلتا تھا۔ سو جو جس جیسی دو قطاریں جس دہان کی دائیں اور بائیں، اپنے رب کا یا پھر رزق کا اور اس کا کھرا دار کو دیکھ دو، اور دیکھو کہ وہیں اللہ اور دیکھو کہ وہیں اللہ (ناشری) کی قوت ہے۔ ان پر بندہ کا سیلاب چھوڑ دیا اور ہم نے ان کے ان دو دہانے باغوں کے بدلے اور دو دہانے دے دیئے بحرہ مکمل اور چھاد اور کچھ کچھ کیری، یہ ان کو سزا دی، ہم نے ان کی ناشری کی کہ جسے اور ہم کی سزا ہے ناشری کی کو دیا کرتے ہیں۔

۱ آیات کی تفسیر :- سہا کے لوگوں کیلئے خردان کے وطن کی مجموعی حالت میں وجہ الحاح خداوندی کی نشانیاں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک نشانیاں دو مقامات ہیں جس بائیں، ان کی مرکز میں دائیں اور بائیں یعنی ان کے تمام علاقہ کے دو طرفہ متصل مقامات تھے کہ جس میں آمدنی بھی وافر پکڑ بھی اس قدر کثرت میں نہیں سہا بھی روٹی بھی، ہم نے انبیاء علیہ السلام کی معرفت ان کو حکم دیا کہ اپنے رب کا دیوار ہورز نکھاؤ اور کہا کہ اس کا لشکر کو یعنی الحاح اختیار کر دو کہ وہم کی تعین معینی الحاح ہیں ایک دنیوی رہنے کیلئے مودہ شہر اور ایک آخری کہ الحاح میں اگر کچھ کو تباہی ہو جائے تو نہ کوہ بخینے کو بخینے والا پروردگار ہے، سو اس پر بھی انہوں نے اس حکم سے بے تاملی کی۔ ہم نے ان پر اپنا اقدس طرح نازل کیا کہ ان پر بند کا سیلاب چھوڑ دیا یعنی جو سیلاب بند سے زکار ہوتا تھا بد فوٹ کہ اس سیلاب کا پانی چڑھا یا جس سے اٹکے دو طرفہ مقامات سب تباہ ہو گئے اور ہم نے ان کے ان دور دوری یا بغلوں کے بدلے اور دو باغی سے ایسے جن میں سے چیزیں تھیں۔ یہ حد پر ایلر اور چھاؤ اور قد کے قلیل میری اور وہ بھی شہری نہیں جنگلی خورد و جس میں کائنات بہت اور بل میں الحاح خداوندان کو یہ سزا ہم نے آگے بھری کے سبب اور ہم انکی سزا سے ہاتھ رکھنے کی کو یاد کرتے ہیں۔

⑦ قوم سا کا تعارف :- سہا ایک قوم تھی جو اپنے جداگلی سہا بن یسجب کی طرف منسوب تھی، یہ لوگ عرب بن قحطان کی

اولاد میں سے تھے اور کچھ میں رہتے تھے۔ ان کے علاوہ کام ناب تھا جو شرمناک سے تھیں دن کی سانس پر تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کو بہت نوازا تھا، دائیں بائیں باغوں کی نظار میں تھیں۔ بعض روایات میں ہے کہ ان لوگوں کی تیرہ مہیناں تھیں اور ہر مہینہ میں اللہ تعالیٰ کا ایک ایک نئی مہوت ہوا تھا اور ان میں اس بات کی تریف دیتا تھا کہ اپنے رب کا رزق کھا اور اس کا شکر ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے انبیاء علیہ السلام کی تعلیمات سے اعراض کیا جس کے نتیجے میں ان پر ایک سیلاب کا عذاب بھیجا گیا جس نے ان کے شہر اور باغات سب کو برباد کر دیا۔

الفرقان (۱۰۳) هَذَا الَّذِي يَخْتَفُونَ لَكُمْ فِي رَبِّكُمْ يُجَاهِدُونَ لَكُمْ فِيكُمْ لِكُلِّ أَصْحَابِ آلٍ حَقٌّ عَلَيْكُمْ أَنَسْأَلَكُمْ عَنْكُمْ فَرِحْتُمْ بِمَا أُوتِيتُمْ وَالْأَكْثَرُ مِنَ الْغَيْبِ هَٰذَا الَّذِي فُتِنْتُمْ بِهِ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَنُ هَلْ أَتَاكُمْ نَذِيرٌ أَنَّهُ مَكِيدٌ غَیْبٌ هَٰذَا الَّذِي فُتِنْتُمْ بِهِ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَنُ هَلْ أَتَاكُمْ نَذِيرٌ أَنَّهُ مَكِيدٌ غَیْبٌ (۱۰۳-۱۰۴)

آیات مبارکہ کا ترجمہ اور تفسیر تحریر کیجئے، یہ کئی کلمات کی تفسیر تھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سہل میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) یہ کئی کلمات کی تفسیر تھیں۔

ترجمہ..... ① آیات کا ترجمہ ہے۔ یہ بات تو ہو چکی اور بے شک یہ سرکشوں کے لئے برا الحکامہ ہے۔ یعنی دوزخ اس میں داخل ہوں گے، سو بہت ہی بری جگہ ہے یہ کھول ہو پانی اور پیپ ہے جس پر لوگ اس کو پھینکے اور بھی اس قسم کی طرح طرح کی چیزیں ہیں، یہ ایک جماعت اور ان کی چہرہ سے ساتھ کھس رہے ہیں، ان پر خدا کی مار ہے، یہی دوزخ ہی میں آ رہے ہیں، یہ کئی کئی جگہ کھارے ہی اور خدا کی مار ہی یہ (مسیحیت) کھارے آگے لائے، یہی وہ بہت ہی برا الحکامہ ہے۔

② آیات کی تفسیر۔ آیات مذکورہ میں اہل شقاوت کے حال کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ یہ لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے جو بدترین الحکامہ ہے، ان کی تہ لہجیم کھول ہو پانی گرم پانی و مسقوا آسا، حسیما فقط اعداء ہم اور فساق کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ اگر اس کا ایک دل دنیا میں داخل دیا جائے تو قہر دنیا والے سزا جائیں، پھر اس طرح کا عذاب ہم کا عذاب ثلاثہ صوم، زہد، غفلت، صمود، مقام وغیرہ اس کے بعد اہل دوزخ کا ایک باہمی کارنشل فرمایا جو کہ واضح ہے۔

③ یہ کئی کلمات کی تفسیر تھیں۔ "طافین" طافی کی جمع ہے یعنی سرکش، شریر، مد سے گزر جانے والے۔

"ماب" لوٹنے کی جگہ ماب یقوب (لعر) یعنی لوٹا۔ "الہاد" اسم ہے یعنی پھوٹا، مراء و اعداء، قرآن کا۔

"حمیم" نہایت گرم پانی، اس کی جمع حمام ہے۔ "غساق" بد و بار پانی، دوزخیوں سے پہنے والا خون یا احوال یا آنسو۔

"شکلہ" شکل کے معنی شکل اور مانند کے ہیں اس کی جمع اشکال ہے۔

"مقیم" اسم فاعل از باب افعال یعنی ہونا کہ مقام میں کھینے والا۔

السؤال الثاني ۱۴۳۷ھ

الشرح الاول..... لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمَانٌ مِّمَّا فَتَنَّاكُمْ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لَا يَعْلَمُونَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمَانٌ مِّمَّا فَتَنَّاكُمْ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لَا يَعْلَمُونَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمَانٌ مِّمَّا فَتَنَّاكُمْ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لَا يَعْلَمُونَ (۱۳-۱۴)

آیات مبارکہ کا تفسیر ترجمہ اور تفسیر تحریر کیجئے، متشابہا ملنے کا مفہوم واضح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مل تمہیں امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) متشابہا مثانی کا ملیم۔

آیات کا ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہمارے کام کو آسان فرمایا ہے جو اس کی کتاب ہے کہ ہم جلدی ملتی ہے، ہمارے بار بار دہرائی گئی جس سے ان لوگوں کے دہانے پر جو چاہتے ہیں وہ سب سے آسان ہیں، پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اللہ کی عبادت سے جس کو وہ چاہتا ہے اس کے لئے وہ عبادت دے دیتا ہے اور اللہ جس کو کرنا چاہتا ہے اس کو جلدی ملتی ہے۔

﴿۱﴾ آیات کی تفسیر اور متشابہات مثلاً فی: قرآن کو اس اللہ عز و جل نے فرمایا ہے کہ اس کے لئے کائنات جو کچھ کہتا ہے وہ سب ہمیں اس کا حکم قرآن ہے آج کے قرآن کی کچھ صفات ذکر فرمائی ہیں۔ ﴿۲﴾ متشابہات متشابہ سے اس کے

متاحسب ہے محض مضامین آری ایک دوسرے کے مواضع میں کیا اعتراضات و تقصیرات آیت سے ہوجاتی ہے ⑤ مطلبی ہے جو شی کی جمع سے جسکے معنی نکرار کے ہیں، مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم میں ایک مضمون کو ذہن نشین کرنے کیلئے بار بار دہرایا جاتا ہے

۴۰ تشعشع الفحش یعنی انشکی عظمت سے متاثر ہو کر ڈرنے والوں کا قرآن بڑھ کر خشیت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ان کے بدن پر بال کھڑے ہو جاتے ہیں، کیونکہ آیاتِ ہدایتِ رحمت کن یہ عالم ہوتا ہے کہ بدن بطور کعبہ سب انشکی یا ارمش نرم ہو جاتے ہیں۔

الشع الثاني..... مَا تَعَالَى لَكَ الْإِلَهَ مَا قَدِ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ إِنَّ رُحْمَتَكُمْ لَكُنْزٌ لَدُنَّا وَمَعِيفَةٌ وَكَذَلِكَ قَالَ الْيَهُودُ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا لَعَلَّاهُ لَوْلَا أَلَّا فَجَعَلْنَاهُ آيَةً ۖ إِنَّهَا تَحْسِبُ الْيَهُودَ وَالنَّاصِرَةَ عِزًّا وَكَرْبًا ۚ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَشِقَاقُهَا وَلِكُلِّ قَوْمٍ لَافِيضُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ وَفَرَّ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَظِيمٌ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ مِنَ مَكَانٍ يَبْغِيهِمْ (٣٣: ٣٣-٣٣)

آیات مبارکہ کا ترجمہ اور تفسیر لکھے، اولئک ینادون من مکان بعید کا مہموم وضاحت کے ساتھ تحریر کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) اولئك ینادیون من مکان بعید کا معنی۔

ترجمہ..... ① آیات کا ترجمہ :- آپ سے نہیں کہا جاتا مگر یہی جو آپ سے پہلے رسولوں کیلئے کہا گیا بلاشبہ آپ کا لقب مسفرت والا ہے اور دردناک عذاب والا ہے اور اگر تم اس کو قرآن مجسمیٰ مانا دیتے تو یہ لوگ کہتے کہ اسکی آیات کو کیوں واضح طریقہ پر بیان نہیں کیا گیا۔ یہ کیا بات ہے کہ رسول عربیؐ ہے اور کتاب مجسمیٰ ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ وہ ایمان والوں کیلئے ہدایت اور شفاء ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے انکے کانوں میں بوجھ ہے اور ان پر گہرائی کا سبب بنا ہوا ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دور سے پکارا جاتا ہے۔

﴿آیات کی تفسیر﴾: پہلی آیت میں آپ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے اور دوسری آیت کا شان نزول یہ ہے کہ قریش مکہ نے ایک مرتبہ کہا کہ قرآن عربی ہی میں کیوں ہے، ہم بھی زبان میں ہی ہوتا تو اس کا مجروح اور زیادہ جانا؟ اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید فرمائی کہ اس صورت میں بھی لوگ ایمان نہ لائے اور جنت نکالنے کے ہم تو عرب ہیں ہمارے سامنے تو عربی ہی میں صاف صاف بیان ہوتا اور یہ امتزاج بھی کرتے اجمعی وعدی۔

⑦ **اولئك ينادون من مكان بعيد** کا مفہوم :- اس کا ایک مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک قلیل ہے جو آدمی کام کو بہت اور جلد اس کو کہتے انت تصنع من قریب اور کام کو نہ کہ جس کو کہتے ہیں انت فغانی من بعید مطلب یہ ہے کہ کفار قرآن یہاں تو کہنے اور مار دہ نہیں رکھتے اس لئے ان کو ہدایت کی تعلیم دینا کو کسی کو بہت دور سے پکارا ہے۔

علم ہے جو بلا واسطہ خود بخود ہوا، اسباب طبعی کے واسطے سے نہ ہوا اور آیت میں مذکور نتائج الغیب میں سے کسی چیز کا علم نہ انبیاء و صلوات
کو ذریعہ دیا، والدیہ کا مائدہ کو ذریعہ الہام، نجومیوں کو اپنے حسابات اور ڈاکٹروں کو اپنے آلات سے حاصل ہوا تو یہ علم طبعی نہیں بلکہ انہام
غیب ہے جس کا کہی جاتی فہمی معاملہ میں کسی مخلوق کو حاصل ہونا آیت کے معنای نہیں کیونکہ اسباب طبعیہ کے ذریعہ یا خود باری تعالیٰ
کے بتلانے سے الکالم ہوا علم طبعی نہیں ہے، یہی آیت کا حاصل ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم کلی اور علم قطعی جو تمام مخلوقات اور تمام
حالات برحادی ہوا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں۔ (امینا)

(السورة الثانی) قَالَ أَفَتَدْعُونَ تَامُوتُ أَهْلَ الْبُيُوتِ ۚ وَلَقَدْ دَعَوَىٰ إِلَيْكَ ۖ وَاللَّيْلِ مِنَ الْعَالَمِينَ لَأَتِيكَ
يُحْيِيكَ عَالَمًا ۚ وَلَكِنَّكَ مِنَ الْغَافِلِينَ ۚ هَلْ لَكَ الْغُلُوبُ ۚ وَمَنْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ ۚ وَفَأَدْعُوهُ إِلَىٰ قَوْمٍ قَدْ دُفِنُوا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّمَا نَحْنُ
مُرْسَلُونَ ۚ وَلَقَدْ عَلِمْنَا لَمَعَتِ الْكَوْكَبُ عَلَىٰ عَنَّا لَيْلَتُنْ ۚ (سورة القمر ١٦-٢٤)

آیات کریمہ کا ترجمہ و تفسیر بیان کریں، مطابقتات و بیسیمنہ کا کیا مطلب ہے؟ خلاشہ و میٹوں کی لغوی و صرفی تحقیق کریں۔
 (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) مطابقتات و بیسیمنہ کا مطلب
 (۴) خلاشہ و میٹوں کی لغوی و صرفی تحقیق۔

جواب..... ① آیات کا ترجمہ: کہہ دیجئے اے پیغمبر اے جاہلوں! مجھے خبر لائے گی عبادت کا مشہور ہے اور حقیت دہی کی مٹی جاپاؤں تیرے کھلف اور آپ پر تیرے پہلے انبیاء کا کھلف کی طرف کا رتبہ اگر (اے عام غائب!) تو شرک کہے گا تو میرے سب مغل غارت و ضائع ہو جائیں گے اور اربابِ تو خسار و پانے والے لوگوں میں سے ہو جائیگا، بلکہ تو انہی کی ہی عبادت کر اور تو ان کے شکر گزار بنے گا میں سے ہو جاؤ اور لوگ اللہ تعالیٰ کی کہیں مجھے جیسا کہ اس کو کہنے لاق تھا اور زمین ساری کی ساری ان کے قبضہ و منہی میں ہوگی قیامت کے دن اس آیت پر لپٹے ہوئے ہو گئے اسکے دائیں (جہنم) بائیں ہر دو طرف اور بہت بلند پس چیز سے محکوم اور اسٹرک ٹیمبر لے جس۔

۱ آیات کی تفسیر :- جس وقت قریش مکہ و کفار مکہ نے آنحضرت ﷺ کو توحید کے مقابلہ میں اپنے آباؤ اجداد کے دین پر واپس آئے کیلئے کثیر مال و دولت حسین و جمیل عورت اور سرداری وغیرہ کی پیشکش کی تو اس موقع پر یہ چند آیات نازل ہوئیں کہ اسے پیغمبر! آپ ان کافروں و جاہلوں سے کہہ دو کہ کیا (سابقہ آیات و دلائل کے توحید کا مکمل ثبوت اور کفر و شرک کے مکمل ابطال کے باوجود بھی) اسے جاہلہ تم مجھے غیر اللہ کی بندگی و پرستش کا مشورہ دیتے ہو؟ حالانکہ اسے پیغمبر! ہم نے آپ کی طرف بھی اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کی طرف بھی یہ وہی کڑی ہے کہ جو شخص بھی شرک کرے گا اللہ تعالیٰ اسکے تمام اعمال عارت و ضائع کر دے گا اور وہ شخص خسار والا ہو جائے گا اسلئے آپ کفر و شرک کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کریں اور اس کے شکر و زہد و نیک بندوں میں سے ہو جائیں، ان آیات میں اگرچہ آپ ﷺ کو خطاب کیا گیا ہے مگر اس سے دراصل کفار و مشرکین اور عام مسلمانوں کو بھیہر کرنا مقصود ہے۔ آخری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عظمت کو اس طرح نہیں سمجھا جس طرح اس کو سمجھنے کا حق تھا جس طرح کی اسکی عظمت تھی، بلکہ اس کے ساتھ شرک کیا حالانکہ قیامت کے دن پوری کی پوری زمین اسکی ٹھنی اور اس کے قبضہ قدرت میں ہوگی اور اسوں آسمان بھی اس کے دائیں ہاتھ میں لئے ہوئے ہونگے جزوات اتنی عظیم قدرت والی ہے وہ اس کے مناسب و شریک اقوال و افعال سے بہت بلند و برتر و پاک ہے۔

کرنے والا کسی نہیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واقع ہوگا جو بیڑیوں (آسمانوں) کا مالک ہے، چڑھتے ہیں فرشتے اور (مؤمنین کی) مدد میں اس کی طرف (وہ خطاب) ایسے دن میں واقع ہوگا جس کی مقدار دو گنا کے پچاس ہزار سال ہے، مگر آپ مہر کیجئے ایسا مہر جو بلا دھماکا ہو، بلکہ یہ لوگ اس دن کو بعید دیکھ کر ہجر ہے ہیں اور ہم اس کو قرب دیکھ رہے ہیں (وہ خطاب ایسے دن میں آئے گا) جس دن آسمان میل کے ٹھٹھ کی طرح (یا پٹیلے ہوئے تانبے کی طرح) ہو جائے گا اور پکار دھن ہوئی یا غنیمت روئی کی طرح ہو گئے اور کوئی دوست دوسرے دوست کو نہ پوچھے گا، (بارجہ دیکھ کر) وایک دوسرے کو دکھائیے گا نہیں گئے، مجرم آدمی اس بات کی قناعت کرے گا کہ اس دن کے خطاب کے بدلہ میں اپنے بیٹوں کو اور اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو اور اپنے گمراہے کو جس میں وہ رہتا تھا اور جتنے بھی زمین پر رہے ہیں (ان سب کو) فدہ میں دیدے ہمارے آپ کو خطاب سے بچالے، ہرگز ایسا نہیں ہوگا وہ آگ ایسی شیطانی ہے جو کچھ کہتے والی ہے۔

۱۲ آیات کی تفسیر:- پھر بنی عارث نے رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہوئے اتنی جرأت کا مظاہرہ کیا کہ وہ کہنے لگا کہ اسے اللہ! اگر یہ قرآن ہی حق ہے اور آپ کی طرف سے ہازل شدہ ہے تو پھر ہم پر پتھروں کی بارش ہو سبایا کوئی دوسرا اور نہ آپ کی طرف ہم پر ہازل کر، اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں کہ وہ ان خود جسی مطالب کا سوال کرتا ہے وہ کافروں پر ضرور واقع ہوگا خواہ دنیا میں ہازل ہو یا آخرت میں ہو یا دنیا و آخرت دونوں میں ہو پھر اس عذاب کو دفع کرنا کسی کے بس میں نہ ہوگا، کیونکہ یہ عذاب اُس ہستی کی طرف سے واقع ہوگا جو درجہ جہالت عالیہ یا بلند بالا آسمانوں کا مالک ہے جن درجہ جہالت و آسمانوں کے ذریعہ فرشتے اور اہل ایمان کی رو میں اس کے پاس چڑھ کر جاتی ہیں اور یہ عذاب کافروں پر ایسے دن میں واقع ہوگا جس کی مقدار دنیاوی حساب و کتاب کے اعتبار سے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی، ایسے ایک پیغمبر واجب کفار پر عذاب کا تو قریب جتنی ہے تو آپ ان کی مخالفت پر مہر کیجئے، ان کے کفر و مخالفت سے شک آکر زبان پر شکایت کا جملہ بھی نہ لائیں، یہ لوگ قیامت پر ایمان نہ ہونے کی وجہ سے اُس دن کو بعید از امکان سمجھ رہے ہیں اور ہمارے نزدیک اُس کا تو قریب جتنی ہے، قیامت کے دن کی شدت و ہولناکی کا یہ عالم ہوگا کہ اُس دن آسمان سرخ سیاہ ہو کر پھٹ جائے گا اور بڑے بڑے پہاڑ زمینی روئی کی طرح اڑتے پھریں گے اور اُس دن کوئی دوست کسی دوست کو نہ پہچنے گا، وہ کہتا تو درکنار نفسی کا یہ عالم ہوگا کہ دوست سانسے تنفر آنے کے باوجود کوئی بھی دوسرے کی تکلیف و راحت کی طرف التفات نہ کر سکے گا؟ اُس دن مجرم آدمی یہ تنہا کرے گا کہ کسی طرف میں عذاب سے فحی جاؤں خواہ اُس کے بدلہ میں مجھے اپنی آہل اولاد اور کبریاں حتیٰ کہ ہمارے رونے زمین کے لوگ فدیہ میں اپنے پڑیں، کسی بھی طرح میری جان بخشی ہو جائے مگر کسی بھی طرح عذاب سے نجات نہ ملے گی اور وہ عذاب آگ کی سی شعلوں کا ہوگی جو دماغ و ہاتھ پاؤں کی کمال تک آتا رہے گی۔

⑦ **کان مقدارہ** **خمسین الف** **عنۃ کی** **نحوی ترکیب** : نکلن : نامہ مقدارہ مضاف و مضاف الیہ لکرتکان کا
 ۱۰ خمسین الف مرکب ہائی نیز عنۃ تیز، نیز تمیز لکھ کر، کان اپنے اہم وغیرے لکھ کر جملہ اس پر خیر ہوا۔

الشيخ الفاضل أَلَمْ يَجْلِ لَنَا الْكِتَابُ الْكَرِيمُ هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ الَّذِينَ يَقُولُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَهُمْ يُؤْتُونَ مَالَهُمْ بِالْأَجْرَةِ فَهُمْ يُوقُونَ أَلَمْ يَجْلِ لَنَا هُدًى مِّن رَّبِّكَ وَأَلَمْ يَجْلِ لَنَا هُدًى مِّن تَحْتِى لَعْنَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَلَمْ يَجْلِ لَنَا هُدًى مِّن تَحْتِى لَعْنَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَلَمْ يَجْلِ لَنَا هُدًى مِّن تَحْتِى لَعْنَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (٢٦١)

تفسير

آیات کا ترجمہ کریں۔ آیت ہو ادب کا شرعی حکم تحریر کریں۔ یہ سورہ کی ہے جس کے کو کوا حکم ہے یہ سورہ میں نازل ہوا تھا۔
آیت ذکر وہ میں نازل کے ساتھ ذکر کو کوا (ا) اس کی ایک مطلب ہے؟

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور و مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آلات لہو و لب کا شرعی حکم (۳) مکی سریر میں نزوح کی ادا نیگی کے حکم کی وضاحت۔

جواب..... ① آیات کا ترجمہ:- یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو ہدایت اور ہرمانی ہے نیکی کرنے والوں کے لئے جو نفاق کا کم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ نفاق پانے والے ہیں اور یہی لوگ وہ ہیں جو نیکی کو دانی باتوں کے فریادار ہیں تاکہ وہ دوسروں کو بے کعبہ کعبہ اللہ کے راستے سے گمراہ کریں اور اس کا بھی مذاق اڑائیں۔ ایسے لوگوں کے لئے عی زلت کا عذاب ہے۔

۱۷ آلات لبو واجب کا شرعی حکم :- قرآن کریم میں جتنے مواقع میں بھی لبو واجب کا ذکر کیا ہے وہ برائی اور خدمت کے مواقع ہیں جس کا کم سے کم درجہ کرامت ہے اور مذکورہ آیت لبو واجب کی خدمت میں بالکل واضح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ کرپہ تلخیز نے فرمایا دنیا کا ہر مکمل باطل ہے مگر تین چیزیں: نشانہ بازی، مکر، سواری اور زوجہ کے ساتھ تکمیل کو داس حدیث میں ہر مکمل کو کو باطل قرار دیا گیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو کام حقیقتاً مکمل ہوں یعنی جن میں کوئی دینی و دنیاوی فائدہ نہ ہو وہ سب مذہب اور گروہ ہیں پھر ان میں سے بعض تو فکری حرکت بن جاتے ہیں اور بعض واضح حرام ہیں اور کم سے کم درجہ گروہ و تحریک یعنی خلافِ اوصاف کا ہے جس سے کوئی مکمل مستثنیٰ نہیں اور جن مکملوں کو احادیث میں مستثنیٰ کیا گیا ہے وہ حقیقتاً مکمل نہیں ہیں۔ (ساراف اعتراف ج ۲ ص ۸)

۷۔ مکی سورۃ میں زکوٰۃ کی ادا ہونے کے حکم کی وضاحت :- زکوٰۃ کا اصل حکم مکہ میں ہجرت سے پہلے نازل ہو چکا تھا البتہ نصاب، مقدار واجب، وصولی کا طریقہ کار وغیرہ سب تفصیلات مدینہ میں نازل ہوئیں۔ (ہینا)

السؤال الثالث ٥١٤٣٨

الشیخ الاول وَوَحَيْنَا الْإِنْسَانَ بِمَا دَيَّرْنَا بِإِسْنَاءِ حَمَلَتُهُ أُمَّهُ كُفَرًا وَوَضَعَتْهُ كُفْرًا وَجَدَلَهَا فِى فِطْرَتِهَا فَلَمَّا خَلَّوْا كَثُرَتْ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْاَشُدَّ وَوَلَدَهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَتَكَلَّمَ بِمَنْفَعَتِكَ الْيَوْمَ الْآخِرَةِ وَعَلَى الْوَلَدِ وَقَدْ وَكُنْ لَعْنَةً وَاصِلَةً لِّىْ ذُنُوبِىْ إِنَّىْ شَكُتُ إِلَيْكَ وَلَاقِىَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ (۱۳۲-۱۳۳-ہزف ۱۵)

آیت مبارکہ کا واضح ترجمہ کریں۔ آیت مبارکہ کی اہم تفسیر کریں جس سے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت بھی واضح ہو جائے۔ اکثر دست مل اور دست و مضامین میں فقہاء کرام کے اقوال واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) اکثر حدیثوں اور مستورات میں فقہاء کرام کے اقوال۔

جواب ① آیات کا ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا، اس کی ماں نے اسے بڑی مشقت سے اٹھائے رکھا اور بڑی مشقت سے اس کو خواتین کو اٹھائے رکھے اور دودھ پھرانے کی مدت جیسما ہوئی۔

ہے، حتیٰ کہ جب وہ اپنی پوری توانائی و جوانی کو پہنچاتا ہے اور چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب راضی ہو جائیگا اور میرے لیے میری اولاد کو بھی صلاحیت دے، میں تیرے حضور درجہ کرچا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں میں شام ہوں۔

⑦ آیات کی تفسیر:- بائیں کی آیات میں ظالموں کے لیے عذاب کی وعید اور مسکین کے لیے فوز و صلاح کی خوشخبری اور ایمان پر ثابت قدم رہنے کا ذکر فرمایا۔ اس ایمان پر ثابت قدمی کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ انسان کو اپنے والدین کے ساتھ چھاسلوک ویرتا کا حکم دیا گیا ہے۔ والدین اگر کافر ہوں اور کسی کفر یا گناہ کرنے کا حکم دیں تو ان کی اطاعت نہ کی جائے اس کے علاوہ ان کی مکمل اطاعت و فرمانبرداری کی جائے۔ اس لیے کہ والدین کے انسان پر بہت احسانات ہیں بالخصوص والدہ کا احسان تو انسان فراموش ہی نہیں کر سکتا کہ ولادہ دینے کو اپنے پیٹ میں رکھنے کی تکلیف برداشت کرتی ہے بھر زچگی کی تکلیف اور پھر دو سال تک دودھ پلانے کی مشقت اور گری سردی میں ہر طرح کی راحت و سکون کا خیال کرنا۔ اسی طرح والد کا ہر طرح کی معیت و دینی کو برداشت کرتے ہوئے اس کے کھانے پینے اور دیگر ضروریات زندگی کا انتظام کرتا، تو یہ بہت بڑی تکلیف و مشقت ہے جو والدین کے ساتھ حسن سلوک کا تقاضا کرتی ہے۔ اس حسن سلوک میں ان کی خدمت و اطاعت بھی شامل ہے اور تحقیم و تکریم بھی شامل ہے۔

پھر جب یہ اپنی پچی جوانی اور وحل و شہو کی عمر چالیس سال کو پہنچتا ہے تو یہ سعادت مند بچہ ہادی تعالیٰ کے حضور نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق طلب کرتا ہے اور پھر اپنے اور اپنی اولاد کے لیے نیک کام کرنے کی صلاحیت و توفیق مانگتا ہے اور فرمانبردار رہنے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے۔

⑧ اکثر مدت حمل اور مدت رضاعت میں فقہاء کرام کے اقوال:- ”مدت حمل“ اکثر مدت حمل امام ابوحنیفہ کے نزدیک دو سال ہے۔ امام مالک سے فقہ روایات (چار، پانچ سات سال) متفق ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک چار سال ہے اور امام احمدی کی مشہور روایت یہ بھی ہے۔ (سارف قرآن)

”مدت رضاعت“ اس آیت میں دودھ پھرانے کی مدت دو سال بتلائی گئی ہے، یہ عام مدت کے مطابق ہے اس میں اس کی کوئی تخصیص و تفریق نہیں کہ اس سے زیادہ مدت تک دودھ پلایا جائے تو اس کا کیا حکم ہے بلکہ سر و ہجرہ کی آیت والواللغات پر وضع لو لاہن حولین کاملین الا یہ کی روشنی میں مدت رضاعت جس کے ساتھ حرمت رضاعت کے احکام متعلق ہوتے ہیں دو سال ہے۔ مہر فقہاء کے نزدیک امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل اور اکثر حنفیہ میں سے امام ابوحنیفہ کو تمام مرتبہ اس پر تعلق ہیں اور صحابہ کرام رضاعہ میں سے حضرت عمر فاروقؓ میں بھی رضاعہ کا بھی بیکار قول ہے۔ اسی طرح حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعودؓ کا بھی یہی ارشاد ہے صرف امام ابوحنیفہ سے یہ منقول ہے کہ از حلیٰ سال تک بچہ کو دودھ پلایا جاسکتا ہے، جس کا مصلح مہر فقہاء و حنفیہ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر بچہ گزروں میں سے دودھ کے علاوہ کوئی اور نفع ادا سال تک بھی نہ لے لیا ہو تو حرج و مرج مانگ دودھ پلایا جاسکتا ہے کیونکہ سب کا اس پر اتفاق ہے کہ مدت رضاعت پوری ہونے کے بعد اس کو دودھ بچہ کو پلانا حرام ہے مگر کوئی فقہاء حنفیہ کا بھی مہر ان کے مسلک پر ہے کہ دو سال کی مدت کے بعد اگر دودھ پلایا گیا تو اس سے حرمت رضاعت کے احکام بات نہیں ہوں گے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ..... اِنَّكَ تَعْلَمُ الْغُيُوبَ لَيْسَ بِوَقْفِهَا كَاذِبًا كُنَّا نَحْنُ نَكُفِّرُ زَاوَجَةً اِذَا رَجَبُ الْاَرْضِ رَجَاةٌ وَنَبَتِ الْبَيْتِ اِنْشَاءً لَمْ تَكُنْ هَبًا لِّلْهَبِ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَزْوَاجَ الْبَيْتِ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنْ تَحْضِبَ لِمَنْ تَشَاءُ وَتَاْخُضِبَ لِمَنْ تَشَاءُ

مَا أَصْحَابُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ أَذِلَّةٌ أَلَمْ يَكُنْ فِي جَنَّةِ النَّعِيمِ (پہلے سورہ النبی ص ۲۲۷)

آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں۔ آیات مذکورہ کی ایسی تفسیر تحریر کریں جس میں ازواجِ مطہرات کا مختصر تعارف بھی ہو جائے۔ سورہ واقعہ کی خصوصیات و فضائل لکھ کر بتائیں کہ اس سورہ کا نام واقعہ کیوں رکھا گیا ہے؟
خلاصہ سوال ۶..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) سورہ واقعہ کی خصوصیات و فضائل اور وجہ تسمیہ۔

۱..... آیات کا ترجمہ: جب واقعہ ہونے والی معنی قیامت واقع ہوگی، تو اس کے واقع ہونے کو کوئی جھٹلانے والا نہ ہوگا، وہ جہد و بالا (زیر و زبر) کرنے والی چیز ہوگی جب زمین ایک زور سے چھوڑ دی جائے گی اور پہاڑوں کو بڑھو بڑھو کر دیا جائے گا۔ پس وہ پراکندہ (تکھرا ہوا) لہار ہو جائیں گے، اور (اے لوگو!) تم تین گروہ ہو جاؤ گے، ہمیں کچھ دائیں جانب والے ہوں گے اور دائیں جانب والوں کے تو کیا یہ کہنے، اور کچھ بائیں جانب والے ہوں گے اور بائیں جانب والوں کی برائی کے کیا کہنے، اور کچھ بہشت کرینے والے ہوں گے وہ تو ہیں ہی بہشت کرینے والے، یہی اللہ کے مقرب بندے ہیں جو نعمتوں کے باغات میں ہوں گے۔

۲ آیات کی تفسیر: اس سورت میں وقوعِ قیامت اور اس کے بعد کے حالات و انجام کا ذکر کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ جب قیامت قائم واقع ہوگی تو اس وقت پھر کوئی اس کی تکذیب والا نہ کرنے والا نہ ہوگا، یا اس کے وقوع میں کوئی کذب و جھوٹ نہیں ہے، قیامت بہت سے بلند درجہ لوگوں کو پست و ذلیل کر دے گی اور بہت سے پست و حقیر لوگوں کو بلند کر دے گی۔ اور پھر تمام انسان تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ پہلا گروہ عرش کی دائیں جانب ہوگا یہ آدم کی دائیں جانب سے ہی پیدا ہوا ہوگا اور نیک اعمال کی وجہ سے ان کے بلند اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے اور یہ جنتی لوگ ہوں گے۔ دوسرا گروہ عرش کی بائیں جانب ہوگا، یہ آدم کی بائیں جانب سے پیدا ہوئے ہوں گے اور برے اعمال کی وجہ سے ان کے نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے اور یہ جہنمی لوگ ہوں گے۔ تیسرا گروہ عرش کے سامنے خصوصی امتیاز اور قرب کے مقام میں ہوگا جن میں انبیاء و رسل، صدیقین و شہداء اور اولیاء اللہ ہوں گے اور ان کی تعداد چھوڑی ہوگی۔ (معارف القرآن)

۳ سورہ واقعہ کی خصوصیات و فضائل اور وجہ تسمیہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر رات سورہ واقعہ کی تلاوت کرے اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کو ہر رات میں یہ سورہ پڑھنے کا حکم فرماتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سورہ زمر، نمل، واقعہ و حدید پڑھتا ہے وہ جنت الفردوس کے رہنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ سورہ سورۃ النبی ہے اس کو پڑھو اور اپنی اولاد کو سکھاد۔ (فنا فی قرآن)
 ابن کثیر نے فرمایا کہ قیامت کو واقعہ اسلئے کہتے ہیں کہ اس کے وقوع میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ (معارف القرآن صفحہ ۲۷۱)

﴿الورقة الأولى: فی التفسیر﴾

السؤال الاول ۶ ۵۱۴۳۹

النسخ الاول اَوَّلُهُمْ يَوْمَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۱۰
 ذَا الْقُرْبَىٰ حَكَمًا وَالْيَتٰمٰىنَ وَالْاٰثِمٰىنَ ذٰلِكَ خَبْرُ اللّٰهِ يَوْمَ يُرِيْدُ ذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰلِقٰتُونَ ۝ وَمَا اَنْتَ بِمُعْجِزٌ

تعریف کریں اور اس کا عظیم ہونا واضح کریں۔ والدین کی اطاعت پر جامع نوٹ لکھیں۔ خط کشیدہ آیات کی ترکیب کریں۔

خلاصہ سوال ۱..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) حضرت لقمان کے نبی ہونے کی وضاحت (۴) شرک کی تعریف اور عظیم ہونے کی وجہ (۵) والدین کی اطاعت پر جامع نوٹ (۶) خط کشیدہ کی ترکیب۔

جواب ۱..... آیات کا ترجمہ:- اور البتہ تحقیق دینی ہم نے لقمان کو حکمت سے کہ اللہ کا شکر کرو اور جو شکر کرتا ہے اس کا نفع اس کیلئے ہے اور جو غفلت یا شکر کی کرے پس اللہ غنی ہے تعریف کے لائق ہے اور جب کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو اور وہ نصیحت کر رہے تھے کہ اے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا بیشک شرک کرنا بڑا عظیم ہے۔ اور ہم نے انسانوں کو انکے والدین کے بارے میں تاکید کر دی، انکی ماں نے ضعف پر ضعف برداشت کرتے ہوئے اسے پیٹ میں رکھا اور اس کا دودھ چھوٹا دوسال میں ہے، (وصیت کی

ہم نے) یہ کہ تو میرا شہداد کر اور اپنے والدین کا بھی، میری طرف لوٹ کر آتا ہے اور اگر تیرے ماں باپ تھو پر زور دیں کہ تو میرا ساتھ شرک کرے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں تو ان کی فرمانبرداری نہ کرنا اور ان کے ساتھ دنیا میں خوبی کے ساتھ رہنا اور جو غفلت میری طرف متوجہ ہو اس کی اتباع کرنا پھر تم سب کو میری طرف لوٹنا ہے جس میں تمہیں ان اعمال سے باخبر کروں گا جو تم کیا کرتے تھے۔

آیات کی تفسیر:- اس سورت کے شروع میں فرمایا تھ تھلك آیات الكتاب الحكيم کی یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں اس جگہ سے بعض اہل حکمت کے اقوال کا ذکر ہے۔ چنانچہ فرمایا ہم نے لقمان کو دشمنی عطا فرمائی جس کی حقیقت علم مع اہل علم ہے اور ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ سب نعمتوں پر مومن اور اس نعمت حکمت پر خصوصاً اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو غفلت شرک کرتا ہے وہ اپنے ذاتی نفع کے لئے شکر کرتا ہے یعنی اس کا نفع ہے کہ اس سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے اور جو شاکری کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز اور سب خوبیوں والا ہے اور چونکہ لقمان حکمت یعنی علم و عمل کے ساتھ موصوف ہیں اس سے مفہوم ہوا کہ انہوں نے عظیم شکر پر بھی شکر کیا ہوگا۔ پس وہ شاکر بھی تھے اور شاکر ہونے سے ان کی حکمت میں ترقی بھی ہوئی ہوگی پس وہ اعلیٰ درجے کے حکیم ہوئے اور ایسے حکیم کی تعلیم ضرور عظیمی عمل ہوئی چاہے سوان کی تعلیمات ان لوگوں کے سامنے ذکر کیجئے کہ جب حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، بیشک شرک کرنا بہت بڑا عظیم ہے اور عظیم کی حقیقت کسی چیز کو بے عمل استعمال کرنا ہے اور یہ بات شرک میں سب سے زیادہ واضح ہے۔

اے بعد اللہ تاج و تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں اور انسان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ کبھی وہ بھی حاجت مند تھا اس وقت اس کے والدین نے اس کی خدمت کی اس کی ضرورتوں کا خیال رکھا اور اس کے لئے تکفیل برداشت کیس ایک والدہ ہی کی معصیت کو دیکھ لیجئے کہ اس نے زمانہ حمل میں پیٹ میں رکھا، ضعف (کمزوری) پر ضعف کو برداشت کیا کیونکہ جیسے جیسے حمل کی مدت بڑھتی چلی جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ عورت کا ضعف بڑھتا چلا جاتا ہے، اسی طرح بچہ پیدائش کے بعد دودھ پلانے کا سلسلہ چلتا ہے اس زمانے میں بھی ماں باپ کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے بچہ دودھ پیتا جاتا ہے جسم بڑھتا رہتا ہے توانائی آتی رہتی ہے، ماں دودھ پلانے کا اہتمام کرتی ہے باپ کسب مال کرتا ہے اور جائگاری سے اس کی خدمت کرتا ہے، والدین کی نعمتوں اور مشقتوں کو سامنے رکھا جائے تو ایک شریف انسان کا دل بھی جانتا ہے کہ اب جب تو بڑا ہو گیا تو اب تو انہیں آرام پہنچائے اور ان کی خدمت کرے، اس کے بعد اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تیرے والدین تھو پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو

میرے ساتھ شرک کرے تو ان کی اس معاملہ میں فرما کر داری مت کر انہیں یہ حق نہیں پہنچا کہ اللہ کی نافرمانی کا حکم دیں کیونکہ سب سے بڑا اللہ کا حق ہے، پس دنیا میں ان کے ساتھ خوبی کے ساتھ رہنا سہنا رکھو، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا پڑاؤ کرو، زمین ہوں یا کافر اگر وہ کافر تو کفر کی وجہ سے ان کی خدمت سے منہ نہ موڑو پس اتنا خیال رہے کہ اللہ کی نافرمانی نہ ہو، اسی طرح اس آیت کریمہ میں ایک یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے کہ جو بندے اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اللہ اس کا اجر کیا جائے ان کی تباہی ہوئی راہ پر چلے، انہی کے ساتھ رہے تاکہ ان کی محبت کا اثر اسکے دل پر بھی ہو ورنہ شیطان اچک لے گا اور بری راہ پر لگے گا آخر میں فرمایا کہ تم سب کو میری طرف لوٹا ہے وہاں ہر انسان اپنے اعمال سے باخبر ہو گا اور اپنے اعمال کے مطابق جزا اور سزا کا مستحق ہو گا۔

۷ حضرت لقمانؑ کے نبی باوہلی ہونے کی وضاحت :- جبہ و سلف کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت لقمانؑ نبی نہیں تھے بلکہ ولی کامل اور حکیم تھے۔ بعض روایات کے مطابق وہ نبی اسرائیل کے قاضی تھے۔ ابن کثیر کی روایت کے مطابق حضرت لقمانؑ کو نبوت و حکمت لینے میں اختیار دیا گیا تھا۔ انہوں نے نبوت کے مقابلے میں حکمت کو اختیار کیا۔ (سار الفرائض)

۸ شرک کا آخری لفظ اور ظہور میں ہونے کی وجہ :- اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو کسی اور جیسے شرک ٹھہرانے کا نام شرک ہے۔ ظلم کی حقیقت علماء نے یہ بیان کی ہے کہ کسی چیز کو بے جمل استعمال کیا جائے اور یہ بات شرک میں سب سے زیادہ واضح ہے کہ خالق، مالک اور رازق کی جگہ جن کی پرستش کی جائے اس سے بڑھ کر اور ظلم کیا ہو سکتا ہے۔

۹ والدین کی اطاعت پر جامع نوٹ :- والدین کی اطاعت فرما کر داری کے متعلق یہ ارشاد ہوا ہے: وَهُنَالِكَ تَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَجْزَاءً ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ أَجْزَاءٌ مِمَّا يُسْتَفْعَلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُمْ أَجْزَاءٌ مِّمَّا يُسْتَفْعَلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُمْ أَجْزَاءٌ مِّمَّا يُسْتَفْعَلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُمْ أَجْزَاءٌ مِّمَّا يُسْتَفْعَلُونَ ۚ (تیسرا باب) یہ قسم دے چکا ہے کہ صرف اس کی عبادت کی جائے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بے جا پوجے یا کچھ جائیں تو انہیں آفس بھی نہ کہو اور ان کو جھڑک بھی نہیں بلکہ ان سے ادب اور نرمی کے ساتھ منہگو کرو) اور اس سورت میں ارشاد ہے: وَهُنَالِكَ تَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَجْزَاءً ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ أَجْزَاءٌ مِّمَّا يُسْتَفْعَلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُمْ أَجْزَاءٌ مِّمَّا يُسْتَفْعَلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُمْ أَجْزَاءٌ مِّمَّا يُسْتَفْعَلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُمْ أَجْزَاءٌ مِّمَّا يُسْتَفْعَلُونَ ۚ

(ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔۔۔ اور حکم دیا کہ ان کے ساتھ دنیا میں دستور دنیا کے موافق برتاؤ اور اچھا سلوک کرو) مذکورہ دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے متعلق جو حید و عدم شرک کا حکم دیا وہاں والدین کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کا حکم بھی دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وضعی اللوب فی وضی اللوالد و مضط اللوب فی مضط اللوالد" یہاں والد سے مراد والدین ہیں۔ یعنی نبی کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے۔ اسی طرح احادیث میں آپ ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے تذکرے میں والدین کی نافرمانی کو بھی ذکر کیا، بشہر حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے شہر پر تمہیں مرتبہ پاؤں رکھا تو تمہیں مرتبہ ہی آئیں کہا، صحابہ ٹھٹھکے جب پوچھی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام اس موقع پر تمہیں لوگوں کے لیے دعائی تھی اور میں نے آئیں کی تھی، اور ان تمن میں سے ایک وہ آدمی بھی ہے کہ جس نے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھا پنے کی حالت میں پایا لیکن ان کی خدمت کے ذریعے جنت حاصل نہ کر سکا۔ مذکورہ نصوص سے معلوم ہوا کہ ہر حال میں والدین کی اطاعت و فرما کر داری کرنی چاہیے، البتہ اگر وہ دونوں شرک کا حکم دیں یا شارع گناہ کا حکم دیں تو پھر ان کی اطاعت جائز نہیں مگر مجبوراً حسن سلوک و حسن معاشرت کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر والدین فرجہ خداوندی کو ترک کرنے یا فاضل حرام کے ارتکاب کا حکم دیں تو ان کی اطاعت جائز نہیں ہے۔ اگر وہ کسی صحابہ کام

نے عمومی قاعدہ بیان فرمایا کہ کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے کتہہ کا پوچھ نہیں افہام سکتا، ہر انسان کو اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا، اور یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ سبکی بات موسیٰ و ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں بھی لکھی ہوئی ہے۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم سے کسی کو احتیاط سے زائد ملاحظہ کر دیں تو یہ اس کی رحمت ہے جس پر کوئی پابندی نہیں۔

۵۰ ختنہ کے ہاں ایصال ثواب کا حکم :- اس آیت کا ماحول یہ ہے کہ جس طرح کوئی آدمی دوسرے کا عذاب اپنے سر میں لے سکتا اسی طرح کسی کو یہ بھی محسوس نہیں کہ کسی دوسرے کے عمل کے بدلے خود مل کر لے اور وہ اس عمل سے سبکدوش ہو جائے مثلاً ایک شخص دوسرے کی طرف سے نماز فرض ادا کر دے یا دوسرے کی طرف سے فرض روزہ رکھ لے اور وہ دوسرا اپنے فرض نماز روزہ سے سبکدوش ہو جائے یا یہ کہ ایک شخص دوسرے کی طرف سے ایمان قبول کر لے اور اس سے دوسرے کو مؤمن قرار دیا جائے۔

آیت مذکورہ کی اس تفسیر پر کوئی لفظی اشکال اور شبہ عام نہیں ہوتا کیونکہ زیادہ سے زیادہ شریعت اور زکوٰۃ کے مسئلہ میں یہ ہو سکتا ہے کہ ضرورت کے وقت شریعت ایک شخص دوسرے کی طرف سے حج بدل کر سکتا ہے یا دوسرے کی زکوٰۃ کسی کی اجازت سے ادا کر سکتا ہے مگر غور کیا جائے تو یہ اشکال اس لئے بھی نہیں کہ کسی کو اپنی جگہ حج بدل کے لئے بھیج دینا اور اس کے مصارف خود ادا کرنا، یا کسی شخص کو اپنی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دینے کے لئے مامور کر دینا بھی درحقیقت اسی شخص کے اپنے عمل اور سعی کا جز ہے، اس لئے یہ لیس للانفصال المانع کی معنائی نہیں۔ (معارف القرآن ج ۸ ص ۸۹)

ایصال ثواب کے مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ ایک شخص کی دعا صدقہ کا ثواب دوسرے شخص کو پہنچانا خصوصاً شریعت سے ثابت اور تمام امت کا اجماعی مسئلہ ہے، علاوہ قرآن کا ثواب پہنچنے کا امام شافعی رحمہ اللہ کا رکھنے میں اور ان کی دلیل آیت کریمہ وان لیس للانفصال الا ما سفعی کا مفہیم عام ہے۔ مسطورہ مرقوم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دعا صدقہ کی طرح غلطی عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچانا ہے۔ تفسیر قرطبی میں لکھا ہے کہ احادیث کثیرہ اس پر شاہد ہیں کہ مؤمن کو دوسرے شخص کی طرف سے عمل صالح کا ثواب پہنچانا ہے۔ تفسیر معمری میں دو احادیث جمع کی گئی ہیں۔ (معارف القرآن ج ۸ ص ۸۹)

امام شافعی کی دوسری دلیل یہ ہے کہ صدقہ دعا اور حج کے علاوہ دیگر عبادتوں کا ایصال ثواب مخصوص غائبین سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے۔ ابن المبارک نے اس کا جواب دیا ہے کہ ثبوت کی ضرورت بھی کیا ہے؟ جب صدقہ کا ایصال ثواب بالا جماع ثابت ہے تو اس پر باقی عبادتوں کو قیاس کیا جائیگا۔ کسی مسئلہ کے ہر جز کا ثبوت ضروری نہیں ہے ورنہ پھر قیاس کی ضرورت ہی کیا تھی؟

۱۰۱۔ سورۃ الاولیٰ: فی التفسیر

السؤال الاول ۱۴۴۰ھ

السلام الاول وَمِنْ ثَمَانِينَ مَن يَتَّبِعُنِي يَهْدِي اللَّهُ سَبِيلَهُ اللَّهُ يَقُولُ هَذِهِ سَبِيلِي أَلَمْ أَخْلُقْكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِذَا تَوَلَّيْتُمْ أَعَلَيْكُمْ آيَاتِي وَلِي مُسْتَعِيرٌ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ وَإِذَا تَوَلَّيْتُمْ أَعَلَيْكُمْ آيَاتِي وَلِي مُسْتَعِيرٌ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ وَإِذَا تَوَلَّيْتُمْ أَعَلَيْكُمْ آيَاتِي وَلِي مُسْتَعِيرٌ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ (پہلے میں ۸۲) آیات کریمہ کا ترجمہ و تفسیر لکھیں، شان نزول بیان کریں، مکتوبات و غلو کی نفی و شرح کرنے کے بعد تائید کی مستند روایات اور حقائق بیان منسوب ہیں، وجہ نصب تحریر کریں نیز لہو الحدیث کی مراد واضح کریں خاص طور پر زبان موجودہ میں۔

خلاصہ سوال ہے..... سوال میں جو امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) آیات کا شان نزول (۴) نکات غلو کی نفی (۵) مستحکم و احقاق کے منسوب ہونے کی وجہ (۶) لکھو الحدیث کی مراد۔

جواب..... ۱ آیات کا ترجمہ۔ لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو لوگوں کو بغیر علم کے اللہ کے راستے سے گمراہ کرنے کے لئے کھیل کود کی چیزوں کو خریدتے ہیں اور اللہ کی آیات کا مذاق اڑاتے ہیں۔ سب لوگ ہیں کہ ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے اور جب ان پر ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتے ہوئے اس سے چند پیر جاتے ہیں گویا کہ انہوں نے اس کو سنا ہی نہیں اور گویا کہ ان کے کانوں میں بوجھ ہے، پس آپ ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجئے، چنگ وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کیلئے نعمتوں کے باغات ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ کا وعدہ حق ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

۲ آیات کی تفسیر۔ لوگوں میں سے بعض آدمی ایسے بھی ہیں جو قرآن سے امراض کر کے ان باتوں کا خریدنے پر توجہ نہیں دیتے، انہیں اختیار کرتے ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی ہیں سو ازل تو لہو کا اختیار کرنا جبکہ اس کے ساتھ آیات الہیہ سے امراض بھی ہو کر بھی تو مظلوم ہیں، مگر خاص کر جبکہ اس کو اس فرض سے اختیار کیا جائے تاکہ اسکے ذریعے سے دوسروں کو بھی اللہ کی راہ میں حق سے بے گنجے ہو جتے گمراہ کرے اور اسی گمراہ کرنے کیساتھ اس راہ حق کی بھی آواز دے تاکہ دوسروں کے دل سے بالکل اس کی قدرت اور تاثیر نکل جائے جب تو کفر پر مبنی مظلوم کے ساتھ مظلوم بھی ہے اور ایسے لوگوں کیلئے آخرت میں ذلت کا عذاب ہونے والا ہے جیسا کہ ان کے مخالفین کیلئے لاف کا ہونا معلوم ہوا اور اس شخص مذکور کے امراض کی یہ حالت ہے کہ جب اسکے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ شخص تکبر کرتا ہوا ایسی بے اتفاقی سے منہ موڑ لیتا ہے جسے اس نے سنا ہی نہیں جسے اس کے کانوں میں قتل ہے یعنی جیسے ہر اے سواں شخص کو ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے یہ تو امراض کرنے والے کی سزا کا بیان ہوا، آگے اعلیٰ ہوئی کی جزا کا بیان ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کیلئے بیش کی بہتیں ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ نے سچا وعدہ فرمایا ہے اور وہ بروست حکمت والا ہے، پس کمال قدرت سے یہ وعدہ اور وعدہ کو واقع کر سکتا ہے اس کو سب وعدہ واقع کرے گا۔

۳ آیات کا شان نزول۔ ان آیات کا شان نزول ایک عام واقعہ ہے کہ حضرت بنی مضر بن عدنان نے ایک بڑا جنازہ اور جنازہ کیلئے مختلف ملکوں کا سفر کیا تھا وہ ملک فارس سے شاہانِ عجم کمر لیا اور غزوہ کے بارے میں خبریں سنیں ان سے بہتر دہم اور اسند اور اور دوسرے شاہانِ فارس کہ کافر تھے نیز تم کو قوم عاد اور موذی وغیرہ کے واقعات سنائے ہیں میں تمہیں ان سے بہتر دہم اور اسند اور اور دوسرے شاہانِ فارس کے قصے سناتا ہوں۔ یہ لوگ اس کے قصہ کو شوق و رغبت سے سننے لگے کیونکہ ان میں کوئی تعلیم تو تھی نہیں جس پر عمل کرنے کی شفقت اٹھائی نہ صرف لہذا یہ قسم کی کہانیاں تمہیں ان کی وجہ سے بہت سے شریکین جو اس سے پہلے کلامِ الہی کے اعجاز اور بیکاری کی وجہ سے اس کو سننے کی رغبت رکھتے اور چری چوری سنا بھی کرتے تھے ان لوگوں کو قرآن سے امراض کا بیان تھا آدمی اور در مشورہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مذکورہ قصہ تاجر باہر سے ایک گانے والی کنیز بلوڑی خرید کر لایا تھا اور اس کے ذریعے اس نے لوگوں کو قرآن سننے سے روک دیا یہ صورت نکالی کہ جو لوگ قرآن سننے کا ارادہ کریں انہیں اس کنیز سے ان کو گانا سننا تھا اور کہتا تھا کہ مجھ کو قرآن سنا کر کہتے ہیں نماز پڑھو، روزہ رکھو اور اپنی جان دو جس میں تکلیف ہی تکلیف ہے آؤ تم یہ گانا سنو اور دشمن طلب متاؤ۔ قرآن کریم کی مذکورہ آیات اسی واقعہ پر نازل ہوئیں پھر اس میں بشرط اللہ ہیث سے وہ قصے کہانیاں شاہانِ عجم کی یا بلوڑی کی گانے والی مراد ہے۔

۱۲) کلمات مخلوط کی انوی تفسیر :- "الحديث" اسم ہے اس کی مع احادیث ہے بمعنی بات، خبر۔

کہو "اسم ہے بمعنی کمال کر دہ چیز جس سے انسان لذت حاصل کرے۔ مصدر لہوا (لعر) بمعنی کھیلنا۔

"مؤذو" اسم ہے بمعنی مذاق بخزنی یفوزو (مخ) بمعنی لٹھا، مذاق کرنا۔ "وقفا" اسم ہے اس کی مع اوقاف ہے بمعنی بوجہ۔

"زنی" مصدر واحد کر غائب فعل، ماضی معروف از مصدر تنولیه (تھکیل) بمعنی پیڑہ بھیرنا۔

۱۳) مستکبر اور حقاً کے منصوب ہونے کی وجہ :- مستکبر اولیٰ کی تفسیر قائل سے حال ہونے کی وجہ سے

منسوب ہے۔ حقاً وغذاً منقول مطلق مذکور کی منت ہونے کی وجہ سے منسوب ہے۔

۱۴) الحدیث کی مراد :- اسکے معنی اور تفسیر میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ حضرت ابن مسعود، ابن عباس اور جابر علقمہ

کی ایک روایت میں اس کی تفسیر گارنے بجانے سے کی گئی ہے اور جہور صحابہ علقمہ اور عام مفسرین کے نزدیک ابوالمہدیث ان تمام

چیزوں کو شامل ہے جو انسان کو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے اس میں غناء، مزاح، مہمل داخل ہیں اور یہود قسے کہانیاں بھی، امام

بخاری نے اپنی کتاب الادب المفرد میں اور بیہقی نے اپنی سنن میں ابوالمہدیث کی یہی تفسیر اختیار کی ہے یعنی ابوالمہدیث سے مراد گانے

اور اس کے مشابہ جو دوسری چیزیں ہیں اور سنن بیہقی میں ہے کہ اشترا ابوالمہدیث سے مراد گانے بجانے والے مرد یا عورت کو خریدنا یا

اس کی مثال ایسا یہودہ چیزوں کو خریدنا ہے جو اللہ کی یاد سے غافل کر دیں، ابن جریر نے بھی اسی عام معنی کو اختیار فرمایا ہے اور ترمذی

کی روایت سے بھی یہی عموم ثابت ہوتا ہے جس میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ گانے والی لوطیوں کی تجارت نہ کرو۔

۱۵) الشیخ العالی :- "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكُمْ إِن كُنَّ تُحِبُّونَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ فَأَعْلَيْنَ أَمْ تَحِبُّونَ" وَأَعْلَيْنَ سِرًّا لَكُمْ

جِيئَكُمْ وَلَكِنْ لَّيْسَ لَكُمْ ذُنُوبُهُ وَاللَّهُ مُبْدِي السِّرِّ وَالْخُفْوَةِ فَمَنْ أَشَدَّ عِلْمًا مِّنْكُمْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ" (پ ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳)

آیات کا تفسیر ترجمہ تحریر کریں، اختصار کے ساتھ ان آیات کا شان نزول بیان کریں۔ خدا کثیدہ کلمات کی انوی و صریح تحقیق کریں۔

۱۶) خلاصہ سوال :- اس سوال کا تفسیر میں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کا شان نزول (۳) کلمات مخلوط کی انوی و صریح تحقیق

۱۷) جواب :- ۱) آیات کا ترجمہ :- اے نبی! کہہ دیجئے اپنی بیویوں کو اگر ارادہ کرتی ہو تم دنیا کی زندگی کا اور اس کی زیب و

زینت کا پس آؤ تم سامان دیدہ میں تم کو اور رخصت کر دوں میں تم کو ایسے طریقے سے اور اگر ارادہ رکھتی ہو تم اللہ اور اس کے

رسول ﷺ اور آخرت کے گمراہ کا بے شک اللہ تعالیٰ نے احسان کرنے والیوں کے لئے تم میں سے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

۲) آیات کا شان نزول :- ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ ﷺ سے کچھ زیادہ خرچ کی درخواست کی، رسول

اللہ ﷺ کو ان کا یہ مطالبہ اچھا نہ لگا تو آپ ﷺ نے قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ بات مشہور

ہو گئی کہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کی خبر لاتا ہوں، مانیوں نے خدمتِ عالی میں حاضر

ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ میں بہت سارے لوگ موجود ہیں اور وہ ہوں کہ کہہ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے طلاق نہیں

دی، جب ۲۹ دن گزر گئے تو امت محمدیہ یعنی یہاں اللہ سبحانی قُلْ لِّأَزْوَاجِكُمْ إِن كُنَّ تُحِبُّونَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ" (پ ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳)

مطابق اپنی بیویوں کا اختیار دیدیا اگرچہ وہ دنیا کا سامان لے لو اور ساتھ ہی یہ سمجھ لو کہ میں تمہیں طلاق دے دوں گا اور اگرچہ وہ میرے ہی پاس

ہو لیکن اس صورت میں مطلوبہ اخراجات کا کوئی مطالبہ نہیں، میں یہ وعدہ ہے کہ نیک کام کرتی رہو گی تو اللہ کی طرف سے اجر عظیم دیا جائے گا۔

جب وہ اللہ کا روح کو پہنچ کر رہی تو پہاڑ بھی وہی ملکات نہ رہا میں اور پرندوں کو بھی حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑوں کی طرح سحر کیا گیا تھا وہی تسبیح کرتے تھے ان کے لئے لوہے کو سوم کی طرح نرم بنایا گیا تھا کہ وہ لوہے کی زہر اور دیگر آلات آسانی سے بنا سکتے تھے اور ہم نے ان نعمتوں کے شکر کے طور پر داؤد علیہ السلام کو نیک اعمال کرنے کا بھی حکم دیا۔

اسکے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر ہے کہ ہم نے ان کے لئے ہوا کو سحر کیا تھا کہ وہ ہوا ان کے تحت کو لٹکے ایک ایک وقت میں ایک مینہ کی مسافت لئے کرتی تھی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشہ بھی یا یعنی تانبہ کو ان کے لئے بالکل نرم و سہل کر دیا کہ وہ اس سے آلات کے بغیر ہی مختلف مصنوعات بناتے تھے اور ہم نے جنات کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے ہم خداوندی سے طرح طرح کے کام کرتے تھے اور شرعی طور پر بھی جنات کو تابع کیا گیا تھا کہ اگر کوئی اطاعت سے روگردانی کرے گا تو اس کو آخرت میں عذاب دیا جائے گا۔ چنانچہ وہ جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کی قضاء کے مطابق سحر میں، بڑی بڑی عمارتیں، مورعیں، بڑے بڑے حوضوں کی مثل پانی کے برتن وغیرہ بناتے تھے۔ پس فرمایا کہ اسے آل داؤد ان سب نعمتوں کے شکر کے طور پر پروردگار کا شکر ادا کرو اس لئے کہ ہمارے بندوں میں شکر گزار لوگ بہت کمزور ہیں۔

④ خط کشہ و ملکات کی لغوی تحقیق :- "اسلفنا" میضج حکم بحث، یعنی محروف از مصدر الاصل (افعال) بمعنی بہانا۔

"آوین" میضو اعد نموت بحث اسرار حاضر معلوم از مصدر قوا و یب (تکمل، بہوز و اوجف) بمعنی دہرا و اولو ۲۔

"متاہفات" میضج نموت بحث اسم قائل از مصدر متاہفوا (المرج) بمعنی دست و کشادہ ہونا۔

"القطر" یہ باب لغو ضرب کا مصدر ہے بمعنی زرو ہونا۔ "عین القطر" عین بمعنی چشہ اور قطر بمعنی پتلی۔

"تمتلیل" یہ جمع ہے تملیل کی بمعنی مورعیں (مورعیں)۔ "تلدور" یہ قندور کی جمع ہے بمعنی بٹریا جو ایک سی جگہ لگی رہیں۔

"محاروب" یہ محارب کی جمع ہے بمعنی بلند مکان، محاروب سے مراد بقول شاکر بیت المقدس ہے۔

"جنان" یہ جفنفہ کی جمع ہے بمعنی بایٹل۔ "کالجواب" یہ جابیبہ کی جمع ہے بمعنی چہرہ حوض۔

⑤ الوریح اور آل داؤد کے منصوب ہونے کی وجہ :-

الوریح: یہ مصغرتاقل محذوف کا مفعول یہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ای مصغرفا الوریح۔

آل داؤد: یہ متلائی مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور حرف مد محذوف ہے۔

⑥ حضرت داؤد اور سلیمان علیہ السلام کے معجزات :- حضرت داؤد علیہ السلام کا پہلا معجزہ اور مخصوص صفت یہ تھی کہ آپ کو ایسی خوش

آوازیں ملتی تھیں کہ جب آپ زیور کی تلاوت کرتے تھے تو ہوا میں اڑتے ہوئے پرندے سننے کو جمع ہو جاتے تھے۔ اسی طرح جب آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مصروف ہوتے تو پرندے اور پہاڑ بھی ساتھ شریک ہو جاتے تھے۔ دوسرا معجزہ یہ کہ لوہے کو سوم کی طرح نرم کر دیا گیا تھا کہ آپ بغیر مشقت لوہے کی زہر ہیں تیار کر لیتے تھے۔ آپ کے معجزات میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ سے فعل نبوت اور سلطنت دو الگ الگ لوگوں کے پاس ہوئی تھیں مگر آپ پہلے آدمی ہیں کہ آپ بیک وقت نبی اور بادشاہ دونوں تھے، اس کے باوجود اپنے نبوی ہونے کا گنہ راوقات نہ ذر ہیں بنا کر ان کی محنت و دروری سے کرتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہلا معجزہ یہ عطا ہوا کہ اللہ کے راستے میں گھوڑے قربان کرنے کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے ہوا کو آپ

کے تابع کر دیا تھا کہ آپ جہاں چاہتے تھے ہوا آپ کو اور آپ کے پورے تخت و کرسی کو اٹھا کر وہیں پہنچا دیتی تھی۔ دوسرا تجزیہ کرتا ہے جیسی سخت دھات کو پانی کے چشمے کی طرح بہنے والا بنا دیتا کہ آپ آسانی سے اس کے برتن اور دوسری ضروریات بنا سکیں۔ تیسرا تجزیہ یہ کہ جنت کو آپ کے لیے سخر کر دیا گیا تھا اور جنت نو کر چا کر وہیں کی طرح آپ کے کام کا جہنم بناتے تھے۔

الشیخ الاسلام قَالَ يَقْبَلُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى السَّمَاءَ هَذَا غَافِكٌ وَمِمَّا أَيْسَفُ عَذَابُ الْعَذَابِ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ أَتَى لَهُمُ الْكُلُوبُ وَقَدْ جَزَّ صَفُوفًا سُئِلَ فِي ذَلِكَ يَوْمًا كَيْفَ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا مُسْلِمِينَ عِبَدُوا مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ كُنَّا قَوْمًا تَوَكَّلُونَ قَالُوا كُنَّا مُسْلِمِينَ عِبَدُوا مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ كُنَّا قَوْمًا تَوَكَّلُونَ قَالُوا كُنَّا مُسْلِمِينَ عِبَدُوا مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ كُنَّا قَوْمًا تَوَكَّلُونَ (پ-۲۵، ص-۱۶۱۱)

آیات کا ترجمہ کریں، ان آیات کا مختصر مفسر اور شان نزول بیان کریں، نیز آیات مذکورہ کی جامع تفسیر کریں۔
دخان مبین کی مراد حسین کریں۔ خشک ہلات کی مرئی تحقیق تحریر کریں۔

خلاصہ سوال ﴿..... اس سوال کا حل پانچ امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کا مفسر اور شان نزول (۳) آیات کی تفسیر (۴) دکان مبین کی مراد (۵) کلمات مظلوم کی مرئی تحقیق۔

جواب ① آیات کا ترجمہ:- پس انتظار کیجئے اس دن کا جس دن آسمان سے واضح دھواں آئے گا جو دھواں پلے گا لوگوں کو یہ دردناک عذاب ہے، اے ہمارے رب! ہم سے عذاب کو ہٹا دے، ہم ایمان لانے والے ہیں، کہاں ہو گا ان کے لئے نصحت حاصل کرنا حالانکہ ان کے پاس واضح رسول پھر انہوں نے اس سے پیڑ پھرتی اور کہنے لگے کہ یہ مادہ کھایا ہوا ہے، دھواں ہے۔ بیشک ہم یہ عذاب تمہاری مدت تک کے لئے کھول (بٹا) رہے ہیں یقیناً تم دوبارہ اسی حالت پر لوٹ جاؤ گے، جس دن ہماری طرف سے بڑی بکڑ ہوگی، بیشک ہم اس دن پورا بدلہ و انتقام لے لیں گے۔

② آیات کا مفسر اور شان نزول:- صحیح مسلم میں حضرت عذیبہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بالا خانے سے ہم پر نظر فرمایا، ہم آپس میں علامات قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم دس علامتیں نہ دیکھ لو ان میں سے ایک دھواں بھی ہے جس کا تذکرہ اس آیت میں مذکور ہے۔

③ آیات کی تفسیر:- اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ لوگ حق واضح ہونے کے باوجود نہیں مانتے تو آپ ﷺ ان کے لیے اس دن کا انتظار کیجئے کہ جب آسمان پر ایک دھواں پیدا ہوگا، جو ان سب کو اپنی پیٹ میں لے لیگا۔ یہ ایک دردناک سزا ہوگی۔ جب یہ عذاب نازل ہوگا اس وقت یہ عرض کریں گے کہ اے پروردگار! اس عذاب و مصیبت کو ہم سے دور کر دے ہم ایمان لاتے ہیں۔ مگر ان کا یہ وعدہ بھی صدق دل سے نہیں ہے کیونکہ ان کے پاس واضح معجزات و دلائل والا پیغمبر آیا اور انہوں نے اس کا انکار کیا اور جی کہتے رہے کہ یہ دھواں نہ کھلایا ہوا ہے پس انہوں نے اس پیغمبر کو تسلیم نہیں کیا۔ لہذا ان کے ایمان لانے کی کوئی امید نہیں ہے، یہ جھٹل وقتی تانا ہے، اگر ہم ان سے عذاب کو دور کر دیں تو یہ سب دوبارہ اپنی سابقہ حالت پر لوٹ جائیں گے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس عذاب کے ملنے کی مدت صرف دنیوی زندگی میں ہے پھر مرنے کے بعد جو عذاب و مصیبت آئے گی اس کا خاتمہ ہوگا وخت پکڑ اور پوری پوری سزا ہوگی۔

④ دکان مبین کی مراد:- اس کے متعلق حضرات صحابہ و تابعین سے عین قول منقول ہیں ⑤ دکان مبین علامات

قیامت میں سے ایک نیا جنت ہے جو رب قیامت میں واقع ہوگی، یہ ایک دھواں ہوگا جس سے سون کو ایک طرح کا کام پیدا ہوگا اور کافر کے تمام بدن میں بھر جائے گا ⑤ یہ پیشین گوئی ہے جو واقع ہو چکی ہے اور اس کا صدقائے کبر سے قطعاً ہے جو آپ ﷺ کی بددعا سے ان پر مسلما ہوا تھا، ابھوک اور پیاس کی شدت سے کمزوری کی وجہ سے ان کو آسمان پر دھواں نظر آتا تھا ⑥ دشمنان سے مراد وہ کافر و ملحد ہیں جو فتح مکہ کے روز مکہ کے آسمان پر چھا گیا تھا۔ (سارف القرآن)

⑤ کلمات مخلوط کی صریح تفسیر :- کما شفقوا "میں نے دیکھا کہ ہم فاضل از صدر بخشفا (شرب صبح) یعنی کھانا۔

"فان رقب" "میں نے دیکھا کہ حاضر امر حاضر معلوم از صدر ارتقاب (الحوال صبح) یعنی انتظار کرتا۔

"یفش" "میں نے دیکھا کہ غائب فعل مضارع معلوم از صدر غشفا وغشایة (مع) بقیہ نازل ہونا و حاکمنا۔

"عائدون" "میں نے دیکھا کہ ہم فاضل از صدر غشوا (الحوال صبح) یعنی کھانا۔

"منتقون" "میں نے دیکھا کہ ہم فاضل از صدر انتقاما (الحوال صبح) یعنی سزا دلوانا۔

السؤال الثالث ۱۴۴۰ھ

الشیخ الامام یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجِیْبُوْا لِلّٰہِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا رَحِمَکُمْ مِنْہٗ ۚ ذٰلِکَ خُتُوْمُ الْوَعْدِ الَّذِیْ لَہٗ اَنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ ۚ اِنَّ اللّٰہَ لَکُمْ رَبٌّ حَکِیْمٌ ۚ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا رَحِمَکُمْ مِنْہٗ ۚ فَاَجِبُوْا ۚ ذٰلِکَ خُتُوْمُ الْوَعْدِ الَّذِیْ لَہٗ اَنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ ۚ اِنَّ اللّٰہَ لَکُمْ رَبٌّ حَکِیْمٌ ۚ

آیات کا ترجمہ و تفسیر کریں، غن سے یہاں کیا مراد ہے؟ نیز بتائیں کہ نصیحت کس کو کہتے ہیں اور نصیحت کی جائز صورتیں کون کونسی؟

خدا کشیدہ آیت کی ترکیب کریں۔

⑥ خلاصہ سوال ۱۴۴۰ھ..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) غن کی مراد (۴) نصیحت کی تفریق و جائز صورتیں (۵) خدا کشیدہ جملہ کی ترکیب۔

جواب ① آیات کا ترجمہ :- اے ایمان والو! جو تم بہت زیادہ بدگمانیاں کرنے سے چٹک بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور نہ کسی کی عیب جوئی کرو اور نہ کسی کی نصیحت کرو یعنی تمہارا بعض بعض کی نصیحت نہ کرے، کیا تم سے کوئی یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، دھواں کو تم پانہ نہ سمجھتے ہو اور اللہ سے ذور و چٹک اللہ بڑا تو بہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو! چٹک ہم نے تمہیں ایک مذکورہ صفت (جوڑے) سے پیدا کیا اور ہم نے تمہاری باہم پیچان کیلئے خاندان و قبیلے بنائے، چٹک تم میں سے زیادہ کرم اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ والا ہے، چٹک اللہ تعالیٰ سب جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔

② آیات کی تفسیر :- اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کر دیکھو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اس لئے غن و گمان کی بعض قسمیں ہیں ان سب اقسام کے احکام کی تحقیق کر لیا کرو کہ کون سا گمان جائز ہے اور کون سا ناجائز ہے، پھر جائز کی حد تک ہو اور کسی کے عیب کا سراغ نہ لگا کر اور اور کسی کی نصیحت بھی نہ کیا کرے۔ آگے نصیحت کی خدمت سے کہ کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردے سے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم ضرور برا سمجھتے ہو، تو سمجھو کہ کسی بھائی کی نصیحت بھی اسی کے مشابہ ہے اور اللہ سے اترے ہوئے نصیحت چھوڑ دو تو بہ کر لو، چٹک اللہ بڑا تو بہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

سے ڈرتے رہو یعنی نہایت چھوڑ دو دھڑکوں، بیشک اللہ بڑا تو بہ قول کرنے والا میرا ہے۔

دوسری آیت میں اشارہ قوی سانی و خاندانی غم و کبیر سے منع کیا گیا ہے کہ تم سب انسان ایک ہی مرد و خورشت (حضرت آدم علیہ السلام) کی اولاد ہو، یہ خاندان و قبیلہ و طبر و محل و جہاں و شاعت و پیمان کیلئے ہیں، کسی خاندان و قبیلہ کو دوسرے خاندان و قبیلہ پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز و مکرم وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ و پرہیزگار ہے، بیشک اللہ تعالیٰ سب معاملات سے باخبر ہے۔

① **ظن کی سرانجام:** امام قرطبی نے فرمایا کہ یہاں ظن سے مراد بہت ہے یعنی کسی پر کسی قوی دلیل کے بغیر گمانا و یا سب کا اصرام لگانا۔
 ② **غیبت کی تعریف و جائز صورتیں:** غیبت: کسی کی عدم موجودگی میں اس کے حلق کوئی ایسی بات کہنا جس کو وہ نہ سنا تو اس کو ایذا ہو، اگر چہ وہ بھی بات ہی ہو۔ عام حالات میں غیبت ناجائز و حرام ہے البتہ درج ذیل صورتوں میں جائز ہے۔

① مظلوم سلطان و حاکم کے سامنے ظالم کے ظلم کو بیان کرے تو یہ غیبت ہے کہ ظالم کی برائیاں اور زیادتیاں بیان ہو رہی ہیں لیکن یہ ظلم سے نجات پانے کیلئے جائز ہے۔ ② نبی مکر اور برائیوں کی اصلاح کے لئے ذکر کرنا اور یہ اس شخص یا ادارے سے کہنا جائز ہے جو حق اقامہ رکھتا ہو۔ ③ استیفاء مسئلہ معلوم کرنے کیلئے کسی کی غلطی بیان کرنا کیونکہ اگر ملتی کے سامنے بات واضح نہ کر دیا تو قوی کیسے دیا جائیگا۔ ④ لوگوں کو کسی شریر و فساد کی شرارتوں کی خبر دینا تاکہ لوگ سنبھل جائیں اور اس کے شر و فساد سے بچ سکیں۔ ⑤ مشورے کے وقت کسی ایک کی رائے میں نقص کے پہلو کو واضح کرنا تاکہ صحیح فیصلہ کی راہ ہموار ہو سکے۔ ⑥ مشتری کو بائع مبیعہ کا سبب بتانا تاکہ وہ دھوکے سے بچ سکے اور مبدع سارق، زانی، مشاربہ، غریبی، اطلاع دینا۔ ⑦ ایسے عالم پر حق کو کہ جس پر فاسق کی خبر دینا جو اس کے پاس آمد و رفت رکھتا ہو اور استفادہ کرتا ہو تاکہ یہ بھی بدعات و خرافات میں ملوث نہ ہو جائے۔ ⑧ راویوں، مگواہوں، مصنفوں کے حلق جرح کرنا تاکہ غلط فیصلہ اور ان کے تقریری تحریری شرور سے بچ سکیں۔ ⑨ مجلحد و معلن (ایسا آدمی جو کھلے عام فحش و فجور کا مرتکب ہو) کا ایسے آدمی سے ذکر کرنا جس کے بس میں اس کی درگئی ہو۔ ⑩ ایسے الفاظ جن میں سب کا معنی ہو لیکن متعارف ہو گئے ہوں کہ اب سب کا معنی معروف نہ ہو بلکہ بطور ملامت استعمال ہوتے ہوں مثلاً اعش ازوق اعنی قصید۔

⑤ **خط کشیدہ جملہ کی ترکیب:** اجتنبوا افعال باغیہا کلید استقامت میں یا بایہ الظن بیان، ممکن بیان مگر مفصل یہ ہوا اجتنبوا کا اجتنبوا افعال اپنے قائل و مفعل بہ سے مگر جملہ علیہ انا یہ ہوا۔

الشیخ النبی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَذِّرُ مِمَّا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْكُمْ مِمَّا كَرِهَ اللَّهُ وَغَفَوُوهُ وَحَدَّثَكُمْ عَنْ بَعْضِ مَا كَرِهَ اللَّهُ لَكُمْ فَخَلَّ اللَّهُ لَكُمْ خَلَّةً أَيْسَارًا لَكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَانَا وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ وَذَلِكَ أَنَّكَ سَأَلْتَنِي إِلَى بَعْضِ مَا كَرِهَ اللَّهُ لَكُمْ حَدَّثْنَا فَلَمَّا تَأْتَاكَ بِهِ وَأَخْبَرْتَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْضَهُ وَأَخْبَرْتَهُ عَنْ بَعْضِ مَا كَرِهَ اللَّهُ لَكُمْ فَكَرِهْتَ مِنْ لَدُنْكَ هَذَا قَالَ يَا أَيُّهَا الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ بِإِلَهِ اللَّهِ فَكَيْفَ صَفْتُ فَلَوْلَا كُنَّا وَإِنْ تَهَمُّرَا عَلَيْهِ فَوَلَّاهُ هُوَ مَوْلَانَا وَجَنَّتَيْنِ وَصَالِحَاتِنِ الْيُوسُفَيْنِ وَالْمَرْكَلَةَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهَبْنَاهُ (پ ۸۸ ج ۳)

آیات کریمہ کا ترجمہ کریں، مذکورہ واقعے کا شان نزول تحریر کریں، مختصر تفسیر لکھیں، کیا بعض معاملات میں نبی کریم

ﷺ کو بھی اجتہاد اختیار ہوتا ہے؟

تفسیر (۳) آپ ﷺ کا اجتہاد اختیار۔

جواب ۱..... آیات کا ترجمہ: اے نبی! تو کیوں حرام کرتا ہے اس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے حرام نہ کرنے کے لئے حلال کی ہے اپنی ازواج کی رضامندی و خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اور اللہ تعالیٰ بخشے والا مہربان ہے، تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کو مکمل کرنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تمہارا مالک ہے اور وہ جاننے والا حکمت والا ہے، اور جب آپ ﷺ نے اپنی کسی بیوی سے کوئی بات چمپا کر لی تھی پھر جب اس بیوی نے اس بات کی خبر کر لی اور اللہ تعالیٰ نے یہ خبر آپ ﷺ پر ظاہر کر دی تو آپ ﷺ نے اس کا کچھ حصہ جٹا دیا اور کچھ حصہ ال گئے، پھر جب آپ ﷺ نے اس بیوی کو وہ بات جٹائی تو اس نے کہا کہ آپ کو کس نے خبر دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاننے والی باخبر ذات نے مجھے خبر دی ہے، اگر تم دونوں اللہ کے حضور توبہ کرتی ہو بس یہ شک تم دونوں کے دل میں ہو گئے ہیں، اور اگر تم دونوں یہاں نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو تو بے شک اللہ اور جبریل اور میکائیل و مومن اسکے رفیق ہیں اور اسکے علاوہ فرشتے بھی اسکے مددگار ہیں۔

۲ آیات کا شان نزول: حضور اقدس ﷺ کا معمول تھا کہ عصر کے بعد اپنی تمام ازواج مطہرات حضرت عائشہ کے پاس تھوڑی تھوڑی دیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے، اسی معمول کے مطابق آپ ﷺ حضرت زینبؓ کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو شہدہ جیٹا کیا جو آپ نے بیان اس کے بعد آپ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو دونوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے مضافہ کیا ہے؟ (مضافہ ایک گھاس کا نام ہے جس میں کچھ بھٹی ہوئی تھی) آپ نے ٹہلی میں جواب دیا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کے منہ میں یہ کونسی ہے؟ آپ کو اس سے شبہ ہوا کہ شاید جڑ شہد میں سے یا تھا، اس کی بھیجی نے مضافہ چوسا ہو چکا کہ آپ کو اپنے مبارک منہ سے کوئی ناکارہ عموں ہوتا انتہائی ہاپنہ تھا، اس لئے آپ ﷺ نے اُس وقت یہ قسم کھالی کہ میں آنند شہد نہیں پیوں گا، اس پر آیات نازل ہوئی۔ (آسان ترجمہ ص ۶۵)

۳ آیات کی تفسیر: شان نزول میں مذکور واقعہ پر صحیحہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی! اپنی ازواج مطہرات ﷺ کی اور جوئی و خوشنودی کیلئے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو اپنے اوپر حرام کیوں کرتے ہو؟ یہ کلام اگر چہ ازروئے شفقت ہے مگر آپس بھی جواب طلبی و خلاف اولیٰ ہونا ظاہر ہوتا ہے اسلئے ازروئے شفقت خود ہی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہاں کو بخشے والا اور مہربانی کرنے والا ہے اور آپ ﷺ سے دیے بھی گناہ مرز و دھار نہیں ہوا چونکہ آپ ﷺ نے اس واقعہ میں شہد نہ کھانے کی قسم کھائی تھی اسلئے اللہ تعالیٰ اس قسم کو توڑنے اور اس کا کفارہ ادا کرنے کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسموں کو مکمل کرنے یعنی تمہارے حرام کردہ امور کو دوبارہ تمہارے لئے حلال کرنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے اور وہ اپنے علم و حکمت سے تمہاری مصلحتوں و ضرورتوں کو جاننے ہوئے تمہاری بہت سی دشواریوں کا آسان حل بیان کرتا رہتا ہے اسلئے کہ وہ بدالہم و حکمت والا ہے۔

آگے اللہ تعالیٰ اسی واقعہ کا اشارہ ذکر کرتے ہیں کہ اُس وقت کو یاد کرو جب آپ ﷺ نے دیگر ازواج سے چمپاے ہوئے حضرت حفصہؓ کے سامنے یہ قسم کھائی تھی تاکہ شہد والی زوجہ محترمہ کی دل فحشی نہ ہو مگر حضرت حفصہؓ نے یہ بات حضرت عائشہؓ کو بتلائی اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسکی خبر کر دی آپ ﷺ نے اشارہ حضرت حفصہؓ کو اس کے متعلق ذکر کیا کہ تم نے میری بات دیکر ازواج کو بتادی ہے تو حضرت حفصہؓ نے پوچھا کہ آپ ﷺ کو کس نے خبر دی کہ میں نے یہ بات بتلا

دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اُس ذات نے باخبر مطلع کیا ہے جو ہر چیز کو جاننے والی اور ہر چیز سے باخبر ہے، بعض مادیات کے مطابق آپ ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد کے ہاشمیوں کے متعلق بتلایا تھا کہ میرے بعد خیر اکابر اور عاقل کا والد میرے جانشین ہونگے اور یہ بات چھپائے رکھنا مگر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتلا دی۔

آخری آیت میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خطاب ہے کہ تمہارے دل ایک طرف جھک گئے ہیں اور تم نے وہ بات پسند کی جو حضور ﷺ کو نا پسند تھی اسلئے اگر تم دونوں اللہ تعالیٰ کے حضور تو یہ کہو تو یہ تمہارے لئے بھروسہ ہو گا اور اگر تم دونوں رسول اللہ ﷺ خلاف ایک دوسرے کا تعاون کرو گی تو تمہیں کامیابی نہیں ملے گی اسلئے کہ خود ہماری تعالیٰ فرشتوں کے سرمد جبریل امین، آپ ﷺ کے قسین وانصار اور تمام فرشتے آپ ﷺ کے رفیق و مددگار ہیں۔ (سورۃ الاحزاب ص ۱۰۱)

آپ ﷺ کا اجتہاد و اختیار: اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَوَاكَ اللّٰهُ كِی تفسیر میں مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو ایسے مسائل میں جن میں قرآن کریم کی کوئی صریح نص نہ ہو اپنی رائے سے اجتہاد کرنے کا حق حاصل تھا اور بہنات کے فیصلوں میں آپ ﷺ بہت سے فیصلے اپنے اجتہاد سے بھی فرماتے تھے۔

وملیٰ یطقق عن الہودی ان ہوا لواحی یوحی کے تحت لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے انہی بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کریں اسکا قطعاً امکان نہیں، بلکہ آپ ﷺ جو کچھ بھی ارشاد فرماتے ہیں وہ رب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں اس کا نام قرآن ہے، دوسری قسم وہ ہے جس میں صرف معانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں اس کا نام قرآن ہے، دوسری قسم وہ ہے جس میں صرف معانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں آپ ﷺ ان معانی کو اپنے الفاظ میں ادا فرماتے ہیں اس کا نام حدیث و سنت ہے۔ پھر حدیث میں جو مضمون اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے کبھی وہ کسی معاملہ کا صاف اور واضح فیصلہ و حکم ہوتا ہے اور کبھی کوئی قاعدہ و کلیہ بتلایا جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ اس سے اپنے اجتہاد سے احکام نکالتے و بیان کرتے ہیں۔ اس اجتہاد میں قطعی کا امکان رہتا ہے مگر آپ ﷺ و تمام انبیاء کے مصمم ہونے کی وجہ سے انکی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جوا حکام اپنے اجتہاد سے بیان کرتے ہیں ان میں فضا و واقع ہو جائے تو خطا پر حسیہ کے لئے وہی نازل ہو جاتی ہے وہ خطا برقرار نہیں رہتی (سورۃ الاحزاب ص ۱۱۳)

آیت کریمہ ثم ان علینا بیانا (اختیار) میں اللہ تعالیٰ نے نازل کردہ قرآنی وحی کی تفصیل اپنے ذمہ لی ہے اور اِنزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لَتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نَزَّلْنَا اِلَيْهِمْ (اہل) میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ قرآن ان کی طرف نازل کیا ہے تاکہ جو مضمون لوگوں کے پاس پیچھے گئے ہیں آپ ﷺ ان کو کھول کر سمجھا دیں۔ ان دونوں آجوں کو ملانے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کی جڑ مدداری لی ہے انکی تکمیل رسول اللہ ﷺ کریں گے اور آپ ﷺ کا بیان اللہ تعالیٰ ہی کا بیان ہو گا۔ (تخوض لاسی ص ۷۷)

﴿يَا رِبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَانِضًا اَبْدًا، عَلٰی حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ﴾

تفصیل

دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اُس ذات نے باخبر و مطلع کیا ہے جو ہر چیز کو جاننے والی اور ہر چیز سے باخبر ہے جس کے مطابق آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنے بعد کے جانشینوں کے متعلق بتلایا تھا کہ میرے بعد تم کو اُن کے والد اور عاقل کا وارث میرے جانشین ہو گئے اور یہ بات چھپانے رکھنا، مگر حضرت عیسیٰؑ نے یہ بات حضرت عاقلؑ کو بتلا دی۔

آخری آیت میں حضرت حصہ رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خطاب ہے کہ تمہارے دل ایک طرف جھک گئے ہیں اور تم نے وہ بات پسند کی جو حضور نبی کریم کو ناپسند کی اسلئے اگر تم دونوں اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم دونوں رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ایک دوسرے کا قاتل دان کر دو گی تو مجھیں کامیابی نہیں ملے گی اسلئے کہ خود وہی تعالیٰ ہر شخصوں کے سرور جبریل امین آپ ﷺ کے تعین و انصار اور قدامت فرشتے آپ ﷺ کے رفیق و مددگار ہیں۔ (سابق اثر انظمیٰ)

وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ كَذَلِكَ نُنْزِلُ الْكِتَابَ فَتَعْلَمُونَ

اور اس کا تعلق ان کے ہواوی سے نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ کو جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ وحی کی بہت ہی اقسام احادیث بخاری سے ثابت ہیں، ان میں ایک قسم وہ ہے جس کے معنی والفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں اس کا نام قرآن ہے، دوسری قسم وہ ہے جس میں صرف معانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں آپ ﷺ ان معانی کو اپنے الفاظ میں اور فرماتے ہیں اس کا نام حدیث مست ہے۔ مجرد حدیث میں جو مضمون اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے کبھی وہ کسی معاملہ کا صاف اور واضح فیصلہ دیتا ہے اور کبھی کوئی قاعدہ کلی بتایا جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ اس سے اپنے اجتہاد سے احکام نکالتے دیباچہ کرتے ہیں۔ اس اجتہاد میں غلطی کا امکان رہتا ہے مگر آپ ﷺ اور تمام انبیاء کے معصوم ہونے کی وجہ سے انکی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جرد احکام اپنے اجتہاد سے بیان کرتے ہیں ان میں غلط واقع ہو جائے تو خطا پر تنبیہ کے لئے وحی نزل ہو جاتی ہے وہ خطا برقرار نہیں رہتی (ساحف القرآن ج ۱ ص ۱۴)

وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكَ آيَاتِهِ لَعَلَّكَ تَعْقِلُ

طرف منسوب کریں اسکا قطعاً امکان نہیں، بلکہ آپ ﷺ کو جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔

وحی کی بہت ہی اقسام احادیث بخاری سے ثابت ہیں، ان میں ایک قسم وہ ہے جس کے معنی والفاظ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں اس کا نام قرآن ہے، دوسری قسم وہ ہے جس میں صرف معانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں آپ ﷺ ان معانی کو اپنے الفاظ میں ادا فرماتے ہیں اس کا نام حدیث مست ہے۔ مجرد حدیث میں جو مضمون اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے کبھی وہ کسی معاملہ کا صاف اور واضح فیصلہ دہم ہوتا ہے اور کبھی کوئی قاعدہ کلی بتایا جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ اس سے اپنے اجتہاد سے احکام نکالتے دیکھنا کرتے ہیں۔ اس اجتہاد میں غلطی کا امکان رہتا ہے مگر آپ ﷺ اور اقسام انبیاء کے معصوم ہونے کی وجہ سے انکی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جہاد احکام اپنے اجتہاد سے بیان کرتے ہیں ان میں غلط واقع ہو جائے تو خطا پر تنبیہ کے لئے وحی نازل ہو جاتی ہے وہ خطا مقرر نہیں رہتی (ساحف القرآن ج ۱ ص ۱۴۴)

آیت کریمہ **قَدْ اِنْ عَلَيْنَا مِثْلُنَا** (تجلی) میں اللہ تعالیٰ نے نازل کردہ قرآنی وحی کی تفصیل اپنے ذمہ لی ہے اور **اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ الْغَيْبِ** (انزل) میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ قرآن آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ جو حقائق آپ پاس بھیجے گئے ہیں آپ انہیں لوگوں کو سمجھا دیں۔ ان دونوں آیتوں کو ملانے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کی جو ضرورتوں کی آپ کے پاس تھی کہ اللہ تعالیٰ ہی کا بیان ہوگا۔ (تجلی ص ۱۱۱)

﴿يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا ابْدَا، عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ﴾



﴿الورقة الثانية: في الحديث﴾

﴿السؤال الأول﴾ ۱۴۲۳ھ

السؤال الأول..... عَنْ أَبِي قَابِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقِي بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَزِلَ الشَّهَادَةِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِزَاجِهِ. (حدیث: ۵۵)

حدیث کا تیس ترجمہ کر کریں، پہری حدیث پر اعراب لگائیں اور مختصر معلوم بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کا مختصر معلوم۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب :- کما معنی فی الصوال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- البوابت میں سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرتا ہے اگرچہ وہ اپنے ستر پر فوت ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مراتب کا مستحق ٹھہرائے گا۔

③ حدیث کا مختصر معلوم :- اس حدیث پاک میں اخلاص نیت کی فضیلت کی بیان کیا جا رہا ہے کہ دل میں اخلاص سے نیت کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کو شہداء کے مرتبوں پر فائز کرتا ہے یعنی لڑائی کے میدان میں شہید ہونے لیسری شخص صدق و اخلاص کی بناء پر اتنا بلند مرتبہ عطا فرما دیتے ہیں جتنے بظراف ان کی نیت خراب ہو میدان جہاد میں بہادری سے لڑائی کرنے کے بعد بھی جنم میں پایگا۔

ترجمہ..... عن ابی موسیٰ الأشعری قال: قال رسول اللہ ﷺ من صلی الہر دین دخل الجنة۔

حدیث کا تیس ترجمہ کر کریں، رواۃ کے نام کے بعد دوسرے قال کا لفظ آ رہا ہے ان دونوں میں معنی کے اعتبار سے فرق واضح کریں، ہر دین سے کیا مراد ہے؟ (حدیث: ۳۳)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) مقال قال میں معنی فرق (۳) ہر دین کی مراد۔

جواب..... ① حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص نے پہلی دو اشخی نماز پڑھ کر داخل ہو گا وہ جنت میں۔

② قال قال میں معنی فرق :- پہلے قال کا قائل اسکا اندر خبر ہے جو واقع ہے ہدای حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف اور دوسرے قال کا قائل رسول اللہ ﷺ ہیں، پہلے قال کا معنی ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دوسرے قال کا معنی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔

③ یوسین کی مراد :- اس سے خبر دوسری نماز مراد ہے اکی تحصیل اسلئے کی کا اہتمام کرنے والا دیگر نمازوں کا ضرر و ہتمام کرے گا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۳ھ

السؤال الأول..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مِثْمَحِ الْوَالِدِ بِهِ الْخَطِيَا وَ

يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتُ؟ قَالُوا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكُلَّةُ الْخَطَايَا

الْمُصْلَخَةِ وَانتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ. (حدیث: ۱۳)

حدیث شریف کا اردو میں ترجمہ کریں۔ حدیث کے آخری جملہ کا مطلب بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کے آخری جملے کا مطلب۔

﴿ترجمہ﴾..... ① حدیث کا ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں جیسے یہ عمل نہ تاناؤں جس سے اللہ تمہاری ہڈیوں کو مٹا دے اور وہ جات کو بلند فرمائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا شفقت کے وقت میں بالاد کے ساتھ حضور کا نور مسجدوں کی طرف زیادہ آہد وقت رکھنا اور نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کا انتہا کرنا ہی کا نام باطل ہے

② حدیث کے آخری جملے کا مقبوض: فذلککم الوباط رباط یکتبہ میں سرحد کی حفاظت کو کر دو دشمنوں سے اس کی حفاظت کرنا تو ان اعمال کو رباط اس لئے کہا گیا کہ ان اعمال سے بھی شیطان سے انسان کی حفاظت ہوتی ہے۔

﴿الشیخ الاسلام﴾..... عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: نهاہم النبی عن الوصال رحمة لہم، فقالوا: انک

تواصل قال: انی لست کہیلتکم انی أبیت یطمنی وہی ویسقینی۔ (حدیث: ۲۳۰)

حدیث کا اردو میں ترجمہ کریں، خط کشیدہ جملہ کی نحوی ترکیب کریں، وصال سے کیا مراد ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ جملے کی نحوی ترکیب (۳) وصال کی مراد

﴿ترجمہ﴾..... ① حدیث کا ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان پر شفقت کرتے ہوئے وصال سے منع فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ ﷺ تو وصال کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں رات گزارتا ہوں اس طرح کہ مجھے میرا پروردگار دکھاتا پاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اللہ مجھ میں اس شخص کی طرح طاقت پیدا کر دیتا ہے جو کما چاہتا ہے)۔

② خط کشیدہ جملے کی نحوی ترکیب: ان حرف شبہ بالنسبہ فی ضمیر مکتوم اس کا اسم لعل فعل ناقص فی ضمیر اس کا اسم مکیہ انکم کاف جارہی انکم مضاف مضاف الیہ لکرمجروح، جار مجروح و لکرمحقق مکاشفانہ کے ہو کر لعل کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مگر جملہ اسیر خبر ہو کر ان کی خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مگر جملہ اسیر خبر ہے ہوا۔

③ وصال کی مراد: وصال سے مراد یہ ہے کہ مسلسل روزے رکھے جائیں کہ جس کے درمیان ناظر ہونے کی ضرورت ہو، وہ رات مسلسل نہ کھایا جائے نہ پیا جائے، اس سے منع فرمایا۔

السؤال الثالث ۱۴۲۳ھ

﴿الشیخ الاول﴾..... وعن ابی بشر قبیصة بن المخارق قال تحملت حمالة فأتیت النبی ﷺ اسأله

فیہا: فقال أقم حتی تأتینا الصدقة فنأمرک بہا ثم قال یا قبیصة ان المسألة لا تحل الا لأحد ثلاثة:

رجل تحمل حمالة فحلت له المسألة حتی یصیبها ثم یسک ورجل أصابته جائحة اجتاحت ماله

فحلت له المسألة حتی یصیب قواما من عیش اوقال سدا من عیش ورجل أصابته فاقة حتی یقول

ثلاثة من ذوی الحجی من قومه: لقد أصابنی فلانا فاقة فحلت له المسألة حتی یصیب قواما من عیش

اوقال: سدا من عیش فما سوا من المسألة یا قبیصة سحت یا کلهما صاحبها سحت۔ (حدیث: ۵۳۰)

حدیث شریف کا سب سے بڑا کرنے کے بعد مختصر تر بنا کر دہم کریں۔

﴿غلام سے سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کی تشریح۔

ترجمہ..... ① حدیث کا ترجمہ جس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حنانت کو اپنے ذمہ لے لیا اس سلسلہ میں میں آپ ﷺ کی خدمت میں سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آئے پھر اس سے تمہاری مدد کریں گے اس کے بعد ارشاد فرمایا اے قہیر! سوال کر؛ صرف تین آدمیوں کے لئے جائز ہے ② وہ شخص جس نے کسی کی حنانت اٹھالی اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ ضرورت کے مطابق اس کو حاصل کر لے پھر رک جائے ③ وہ آدمی جو کسی آفت یا حادثے کا شکار ہو جائے جس نے اس کے مال کو چاہے ہر باد کر دیا اس کے لئے بھی اس حد تک سوال کرنا جائز ہے جس سے وہ اپنی گزران کے مطابق مال حاصل کرے ④ وہ شخص جو قاتل کی حالت کو پہنچ جائے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین قہر آویں اس کی گواہی دیں کہ ظالم آدمی قاتل ہے جس نے اس کے لئے بھی سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ گزران کے مطابق مال حاصل کر لے یا فرمایا جو اس کی حاجت کو پورا کر دے اس کے سوا اے قہیر! سوال کرنا حرام ہے اور ایسا سوال کرنے والا حرام کما تھا ہے۔

② حدیث کی تشریح:- لاتحل الا لاحد ثلاثة تین آدمیوں کے سوا کسی کیلئے سوال کرنا جائز نہیں، پہلا شخص وہ ہے جس نے کسی کی حنانت اٹھالی تو اب اس کیلئے سوال کرنا جائز ہوگا۔ حلقہ اس مال کو کہتے ہیں جو کسی شخص پر بطور دین کے لازم ہو گیا ہو کہ اس نے مجھ کو نہ سنا کیلئے مال کو اپنے ذمہ لے لیا کہ وہ قرض ادا ہو جائے تو اب اس کو سوال کرنا جائز ہو جائیگا۔ دوسرا شخص جو کسی آفت و مصیبت مثلاً قحط و سیلاب و غیرہ میں مبتلا ہو گیا اور اس میں اس کا سارا مال ضائع و ہلاک ہو گیا تو اب اس کیلئے بھی سوال کرنا جائز ہوگا۔ تیسرا شخص جو امیر ہو مگر اس پر کوئی ایسی سخت حاجت پیش آجائے مثلاً گھر کا سارا مال چوری ہو گیا یا کسی بھی حادثہ میں وہ فقیر ہو گیا تو اس کیلئے بھی سوال کرنا جائز ہوگا حتیٰ بقول ثلاثۃ اس کی تفسیر یہ تین مجھدار آدمی گواہی دیں کہ یہ شخص چھین تفسیر ہو گیا یہ سب کے درجہ میں ہے دوسرا اس میں یہ بات بھی ہے کہ سوال کرنے کے واسطے کو روکنا ہے کہ ہر آدمی سوال کرنا شروع کر دے۔

ترجمہ..... عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ قال لو أن لابن آدم واديا من ذهب أحب أن

يكون له واديان ولكن يملأ فاه الا التواب ويتوب الله على من تائب. (حدیث ۳۱)

حدیث کا ترجمہ کریں، خط کشیدہ جملے کی نحوی ترکیب کریں، حدیث کے آخری جملے کا مفہوم بیان کر کے اس کا اتمل سے ربط بیان کریں۔

﴿غلام سے سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ جملے کی نحوی ترکیب (۳) آخری جملے کا مفہوم (۴) آخری جملے کا اتمل سے ربط۔

ترجمہ..... ① حدیث کا ترجمہ جس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر آدمی بھلا کے بیٹے کو سونے کی ایک وادی مل جائے تو وہ آرزو کرے گا کہ اسے دو وادیاں میسر آجائیں، آدمی بھلا کے بیٹے کے ساتھ کو قبر کی مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

② خط کشیدہ جملے کی نحوی ترکیب:- لن يملأ فضل اس کے اندر ضمیر متشبی منہ فاه مضاف مضاف الیہ مکر مفعول بہ الاحرف

استثناء اللغات، مستثنیٰ مستثنیٰ سے ملکر قائل، فعل اپنے قائل و مفعول پر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۷ آخری جملے کا سلو موم :- اس جملے کا حاصل یہ ہے کہ دیسے کو انسان کے اندر طبی طور پر مال کی حرص غالب ہے مگر ایمان نہ ہو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہ ہو تو دنیا کی حرص قبر تک جاتی ہے اور قبر کی مٹی ہی اس کی حرص کو ختم کر سکتی ہے اور اس آخری جملے کا سلو موم یہ ہے کہ اگر آدمی کا اللہ چارک بخالی ہے تعلق ہو جائے اور آدمی اس تعلق کو مضبوط کرے تو اس سے انسان کو ایمان تک اور خدا سے جس نصیب ہو جاتا ہے اسی لئے جس کی دوسری امداد میں بڑی کمزوری سے ترغیب وارد ہوئی ہے مثلاً آپ ﷺ کی دعاؤں میں یہ ہے رَبِّ قَبِّضْ يَمَنًا زَوْجَتَيْنِ وَبَارِكْ لِي فِيْمَا أَغْلُظْتَنِي -

۱۷) آخری جیلے کا کھانسل سے ربط :- بائبل میں انسان میں ایک بری خصلت کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ انسان کو اندھا کار کے حلال سے حرام کی طرف لے جاتی ہے، آخری جیلے میں آپ ﷺ نے اس کا علاج تجویز فرمایا اور وہ ہے کہ انسان اگر مجاہدوں سے بچتا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے قسطن قائم کرے اللہ تعالیٰ شہداء و قاتل اور بری خصلوں سے نجات عطا فرمائیں گے۔

﴿الورقة الثانية: في الحديث﴾

السؤال الأول ١٤٢٤هـ

الشيء الأول..... عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال ليس الشديد بالصرعة إنما الشديد الذي

يملك نفسه عند الغضب . (ص: ٢٥)

حدیث کا ترجمہ کریں، حدیث کی مختصر تشریح قلمبند کریں، انوکھ لکھیدہ جملے کی غوی ترکیب کریں اور لفظ صلوٰۃ کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کی تشریح (۳) انوکھ لکھیدہ جملے کی غوی ترکیب (۴) صلوٰۃ کی لغوی تحقیق۔

مذہب ① حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاہر تو وہی ہے جو خدوہوں کو بچھاڑ دے، طاہر تو صرف وہ انسان ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو باز رکھے

۴۰ حدیث کی تشریح :- اس حدیث میں بتایا جا رہا ہے کہ جس انائی قوت و طاقت پر شجاعت کا مدار ہو، شجاعت کا مدار صرف قوت نہیں بلکہ سچا سچا دل اور وقت چلنا ہے۔ جب انائی قوت و فطرت مضبوط ہو، شجاعت کا مدار وقت میں ہوتا ہے اس وقت میں جو آپ کو کام میں ملے گا وہی ملے گا۔ یہی ملے گا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ قوت کے بچھڑانے والے کو بڑا بہیون اسلئے کہا گیا ہے کہ جسم قوت کی مدد سے قوت کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ قوت ہوتی ہے۔

۷۰ خدا کشیدہ جملے کی نحوی ترکیب :- بے ملک فعل اس کے اندر ضمیر قائل بنفسہ مضارع مضای الیہ مکر مفعول یہ عنہ لغضب مضای مضای الیہ مکر خلق ہوا بے ملک کے بے ملک فعل اپنے قائل اور مفعول یہ مطلق سے مکر جملہ فعل خبر ہوا۔

۴۷ صبرۃ کی لغوی تحقیق :- الصبرۃ صابرہ پیش اور ادا پرزہ اس کی اصل عربیوں میں ہے کہ جو اکثر لوگوں کو بھانڈا دے
پسے نہ صبرۃ صبرۃ اب فتح سے ہے بمعنی زمین پر گر اوج۔

السلام الاول..... عَنِ اَبِي يَسْلَى خَلَاوِ بْنِ اَوْثَمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَكُنْتُ مِنْ دَانَ نَفْسًا وَعَمِلَ لَنَا نَبَذَ النَّوْثِ وَالْفَاجِثِ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَعَنَّى عَلَى اللَّهِ. (حدیث ۳۱)

پوری حدیث پر مکمل اعراب لگائیں، حدیث شریف کا طبعی ترجمہ کریں، و تَعَنَّى علی اللہ کا مطلب بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مکمل متن اسور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) کو تَعَنَّى علی اللہ کا مطلب۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب: یہ کام قلمی السؤال آنا۔

② حدیث کا ترجمہ: حضرت شہادین اوس جلیلہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھدار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کا ماسک نہ کرے اور سوت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرتا ہے اور عاجز (بازدان) وہ ہے جو خواہشات کی اجازت کرتا ہے اور آرزوؤں کو بڑھا دیتا ہے۔

③ و تَعَنَّى علی اللہ کا مطلب:۔ اس حدیث میں جھنڈ اور نادان و بیوقوف کی جو علامت بیان کی گئی ہے انسان کو چاہیے کہ اس علامت کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی گزارے اور اپنا ماسک نہ کرے آخری جیلے میں بیوقوف کی علامت بیان کی گئی ہے جو اپنے آپ کو خواہشات کے پیچھے لگتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ پر جھوٹی امیدیں باندھتا ہے یعنی عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی مخالفت والے اور اللہ تعالیٰ سے جھوٹی امیدیں باندھ کر اللہ غور الرحیم سے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی امیدیں رکھتا ہے۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو کھنسل آرزوؤں کے سہارے نہ دیا میں کامیاب کیا ہے اور نہ آخرت میں کامیاب کرے گا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۴ھ

السلام الاول..... وعن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ لَنَا خَلْقُ اللَّهِ الْخَلْقُ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ

لَوْ عِشَ الْعُشُ أَنْ وَحَمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي. (حدیث ۳۲)

حدیث کا طبعی ترجمہ کریں، خلاصہ و تفصیل مراد متعین کریں کہ اس سے کون سی کتاب مراد ہے، آخری جملہ کی ترکیب نوی کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مکمل متن اسور ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) کتاب کی مراد (۳) آخری جملہ کی نحوی ترکیب۔

جواب..... ① حدیث کا ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ اپنی خاص کتاب جس کے گوش پر ہے اس میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہوگی۔

② کتاب کی مراد:۔ علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ یہاں کتاب سے مراد اللہ جل شلہ کا فیصلہ ہے یا مراد لوح محفوظ ہے جس میں قیامت تک کے احوال کو لکھ دیا ہے۔ اس لوح محفوظ کی حقیقت کیا ہے اس کو ہم نے جاننے سے قاصر ہیں۔

③ آخری جملہ کی نحوی ترکیب:۔ ان حرف شبہ بالمثل و حماتی مضاف مضاف الیہ مکرر اس کام تغلب فعل اس میں میں ضمیر راجع بسوے رحمت اس کا قائل غرضی مضاف مضاف الیہ مکرر مفعول یہ فعل اپنے قائل اور مفعول پر ہے مکرر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ان کی خبر بیان اپنے ام خبر سے مکرر جملہ خبریہ ہو۔

السلام الثاني..... وعن ابن عمر قال اخذ رسول الله ﷺ بمنكبي فقال كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَا تَكُنْ فِي

اَوَّاعِهِ مَسْجِدًا. (حدیث ۳۳)

حدیث کا ترجمہ کریں، بمنکبی سے مراد ہے یا خشیہ اصل میں کیا تھا، کما تَكُنْ

غریب اور عابر صبیح دونوں کو مشہد پہنچایا گیا ہے دونوں کے منہ میں کیا فرق ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) پہنکی کی وضاحت (۳) غریب اور عابر صبیح میں فرق۔

﴿جواب﴾..... ① حدیث کا ترجمہ:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑ کر فرمایا کہ دنیا میں اس طرح ہو جس طرح مسافر راہ گیر رہتا ہے۔

② پہنکی کی وضاحت:- منہ کی شے ہے اصل میں قاسم کنین جب یاہ ظلم کی طرف اضافت کی تو اضافت کی وجہ سے شے کا لون گر گیا۔ مثلاً کھیتی ہو یا پھریا یا کایا میں ادا قلم کر دیا تو منہ کی شے ہو گیا۔

③ غریب اور عابر صبیح میں فرق:- غریب مطلق سادہ کو کہتے ہیں جو کسی جگہ ٹھہرا ہوا ہو یا چل رہا ہو اور عابر شکل میں سفر کو کہتے ہیں جو راہ چل رہا ہو۔ پہلی صورت میں مطلب یہ ہے دنیا کے ساتھ ساتھ راہِ حق صرف اتنا ہو کہ جیسے ایک مسافر آدمی اپنے وطن کے غیر کے ساتھ تعلق رکھتا ہو اور دوسرے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی چیزوں کے ساتھ اتنی مشغولیت بھی اختیار نہ کرے جن کے ساتھ وہ مسافر مشغول ہوا کرتا ہے بلکہ دنیا کے ساتھ اتنی مشغول نہیں ہونا چاہیے جتنا کہ وہ مسافر جو اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتا ہو وہ مشغول ہوتا ہے۔

السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ

السؤال الاول..... وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّادٍ الْأَنْصَارِيَّ الْخَارِجِيَّ قَالَ نَكَّرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ وَعِنْدَهُ الْإِيمَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْتَغْفِرُونَ إِلَّا الْبَذَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ إِنَّ الْبَذَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ تَغْنِي التَّقْوَى. (حدیث ۵۵)

حدیث کا ترجمہ کرے اعراب لکھیں، عندہ کی خیر کا مرقع متعین کریں، بذاتہ اور تقفل کی مراد واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) عندہ کی خیر کا مرقع (۴) بذاتہ اور تقفل کی مراد۔

﴿جواب﴾..... ① حدیث پر اعراب:- کما مرقع فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ:- حضرت ابو اسامیہ بن عبد اللہ انصاری ماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک دن آپ ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سب سے نہیں ہو کیا تم جانتے نہیں ہو کہ بیش و عشرت کو چھوڑ کر ایمان زندگی بسر کر ایمان میں سے ہے یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے اس سے مراد آپ ﷺ کی تکلفات اور زیب و زینت کی چیزوں کا ترک ہے۔

③ عندہ کی خیر کا مرقع:- عندہ کی خیر کا مرقع رسول اللہ ﷺ ہیں۔

④ بذاتہ اور تقفل کی مراد:- بذاتہ کا معنی حالت کا خست ہونا یعنی بالوں وغیرہ کا نکھر اہوا ہوا اور ناغہ رہا یا سوں کا چھوڑ دینا اور سادگی کی زندگی بسر کرنا ہے۔ تقفل کا لغوی معنی تو یہ ہے کہ خشک زندگی گزارنے کی وجہ سے کمال کا خشک ہونا یا ہمارا اس سے تکلفات اور زیب و زینت کی چیزوں کا ترک کر دینا ہے، ان چیزوں کو آپ ﷺ نے ایمان کی علامت قرار دیا ہے۔

السؤال الثاني..... تَبَاوَزُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَسَتَكُونُ فِتْنًا يَقْطَعُ اللَّيْلُ النَّظْمُ يَضِيغُ الرُّجُلُ مُوْثِنًا

وَنُفِيسُ كَافِرًا وَيُفْصِحُ كَافِرًا يَبْنِعُ يَبْنِعُ يَقْرُضُ مِنَ الْفُتَيَا (حدیث: ۵۷)

حدیث شریف کی عبارت پر مکمل اعراب لگائیے، پلیس ترجمہ کیجئے، مکمل تشریح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح۔

﴿ترجہ﴾..... ① حدیث پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کر، قریب ہر یک بات کے حصول کی مانند تھے روزناموں کے صبح کے وقت

آدی ایماندار ہے تو شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو ایماندار ہے تو صبح کو کافر ہو جائے گا دنیا کے مال و متاع کے لئے دین کو فروخت کر دیا۔

③ حدیث کی تشریح :- اس حدیث میں ترجمہ ہے کہ آدمی اپنی مشغولیت اور معذرت کے آنے سے پہلے نیک اعمال کر لے

قریب ہر یک بات کے حصول کی مانند تھے روزناموں کے اس میں قریب قیامت کی علامت کامیاب ہے کہ قیامت کے قریب ہے اور

بے وقوف کا ظہور ہوگا اور وہ تھے ایسے ہولناک ہوں گے کہ آدمی اپنے دین و ایمان کو بھی بھول جائے گا صبح کو مومن تو شام کو کافر ہوا تو

مومن تو صبح کو کافر ہوگا پھر دنیا کے حاصل کرنے کی دوڑ میں ایسا لگے گا کہ دنیوی مفادات کے حاصل کرنے کیلئے اپنے دین و ایمان

کا سودا کرنے میں بھی کوئی تاثر نہیں کرے گا، ایسے حالات میں جناب رسول اللہ ﷺ ایمان والوں کو تلقین فرما رہے ہیں کہ ایسے

وقت میں اعمال صالحہ میں تاخیر نہ کرنا بلکہ اس کو جلدی سے جلدی کرنے کی کوشش کرنا۔

﴿الورقة الثانية: فی الحديث﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۵ھ

الشيء الاول..... بَلَّغْنَا وَشَوَّلَ اللَّهُ تَبَّهً عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْفُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرُهِ

وَعَلَى إِتْرَةِ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَنَنْتَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَنْزُوا كَفَرًا بَوَاحًا عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ بُزْهَانٌ

وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ آيِنَّمَا كُنَّا لَأَنْخَافَ فِي اللَّهِ لَوْعَةً لَا يَمُ . (حدیث: ۱۸۷)

حدیث شریف پر مکمل اعراب لگائیے، پلیس ترجمہ کیجئے، مکمل تشریح کیجئے، خط کشیدہ، کلمات کی لغوی اور صرفی تشریح لکھیں،

کفر بواح سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح

(۴) الفاظ کلموں کی لغوی و صرفی تحقیق (۵) کفر بواح کی مراد۔

﴿ترجہ﴾..... ① حدیث پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر (یعنی، آسانی، خوشی، ناخوشی میں اور ہم پر ترجیح دینے اور ہم ملامت کی

اہمیت رکھنے والوں سے ملامت پر جھکاؤ نہ کرنے، بیع و طاعت کی بیعت کی، ہاں اگر ظاہر یا کفر یا اعمال مرز و دوں جن پر اللہ کی طرف سے

دیکھ لو جو نہ ہو اور ہر جگہ حق بات کہنے اور اللہ کے احکام میں کسی ملامت کنندہ کی ملامت سے خوفزدہ نہ ہونے پر بھی بیعت کی ہے۔

③ حدیث کی تشریح :- یہی حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر (یعنی، آسانی، خوشی اور ناخوشی ہر حال

میں امیر کی اطاعت کی بیعت کی نیز امارت پر مجبوز نہ کریں گے اور بلا خوف و خطر ہر جگہ حق بات کہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا بھی نہ کریں گے۔

⑦ **الفاظ مطلوبہ کی لغوی و صرفی تحقیق :-** منقطع: یہ مصدر بھی ہے منقطعاً باب سے ہے بمعنی چست ہونا، ہوشیار ہونا، ہوشیار ہونا۔

”منکودہ“ یہ بھی مصدر بھی ہے منکوحاً و منکوحاً باب سے بمعنی ناپسند کرنا۔

”ہواھا“ یہ بھی مصدر ہے بمعنی ایسا بنا کر جس میں تاویل کا احتمال ہو۔ اکثرہ: یہ اسم ہے بمعنی مشترک چیز کو خاص کرنا۔

⑧ **کفر ابو احاح کی مراد :-** حدیث پاک کا منہوم یہ ہے کہ جب کسی امیر میں شرائط امارت موجود ہوں اور وہ امارت کا مستحق ہو تو اب اس کی امارت سے بغاوت یا مناظرہ جائز نہیں ہاں اگر اس امیر کی طرف سے کفر و بواح سامنے آجائے تو اب مناظرہ جائز ہے۔ بواح سے مراد یہ ہے کہ حکم کھلا اس کی حکومت سے اسلام کا نقصان ہو رہا ہو اور کفر کو فائدہ ہو رہا ہو۔

علامہ قرنیؒ نے کفر و بواح کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ تم کو یقین ہو یہ کفری ہے اس کے کفر میں شک نہ ہو تو اب اس صورت میں اس کی امارت کے خلاف مناظرہ کی جائے گی اور اس کو امارت سے ہٹایا جائے گا۔ علامہ نوویؒ نے کفر و بواح کا ترجمہ کیا ہے یہاں گناہ جس پر مکمل دلیل ہو اور اس کے سمیت ہونے میں کوئی شک نہ ہو۔

⑨ **الشیخ الاسلام:** ألا أخبرکم بأهل الجنة؟ کل ضعيف متضعف لو اقسم علی الله لا یردہ الا اخبرکم

بأهل النار؟ کل عتق جواظ مستکبر۔ (حدیث ۲۵۴)

سلیس ترجمہ کر کے حدیث شریف کی مختصر تشریح کریں: خدا کثیرہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کریں۔

⑩ خلاصہ سوال: اس میں کمال تین اہم ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کی تشریح (۳) خدا کثیرہ الفاظ کی صرفی و لغوی تحقیق۔

⑪ **حدیث کا ترجمہ :-** کیا میں تمہیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں کہ ہرگز نہ جو کزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم کھائے

تو اللہ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے، کیا میں تمہیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں کہ ہر سرکش، بخیل، بکھر آوی جہنمی ہے۔

⑫ **حدیث کی تشریح :-** اهل الجنة کل ضعيف جنتی آدمی کی علامت بیان کی جارہی ہے کہ ہر وہ شخص جو کزور ہے تو ان

میں گم نام ہے، معاشرے میں کوئی امتیازی مقام اس کا نہیں ہے مگر ایمان و تقویٰ کے اعتبار سے اعلیٰ مقام رکھتا ہے اس کی دلیل یہ ہے

کہ اس کو اللہ جل شانہ کی ذات پر اتنا اعتماد ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھائے تو پھر اللہ جل شانہ اس کی بات کو پورا فرما دیتے ہیں

اور جہنمیوں کی علامت میں سے یہ ہے کہ وہ سرکش، بخیل اور بکھر ہوتا ہے۔

⑬ **خدا کثیرہ الفاظ کی صرفی و لغوی تحقیق :-** ”ضعیف“: میندو احمدہ کر صفت مشبہ بمعنی کمزور، حقیر۔

”متضعف“: میندو احمدہ کر صفت مفعول باب تکفل بمعنی حقیر، جسے لوگ حقیر سمجھیں۔

”لا یدرک“: میندو احمدہ کر قائب، یعنی معلوم از باب افعال بمعنی چم پوری کرنا۔

”عتل“: عتل عتلاً (ضرب و لہر) بمعنی جتنی سے کمینا، اگانا (سج) برائی کی طرف جلدی کرنا یہاں معنی ہے سرکش۔

”جواظ“: یہ بالاد کا میندو ہے۔ مصدر جو علماً (لہر) بمعنی آکر کر اور بکھر سے چلنا۔

”مستکبر“: میندو احمدہ کر صفت فاعل بمعنی خود کو بڑا سمجھنا، بکھر ہونا۔

السؤال الثاني ۵۱۴۵

الفتی الاول..... ینام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظلل اثرها مثل الوکت لم ینام النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظلل اثرها مثل اثر المجل کجمر دهر جته علی ارجلك فنفط ففتراه منتبزا وليس فيه شیء. (حدیث ۸۷۰)

سلیس ترجمہ کر کے مختصر ترجیح کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین حصوں میں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کی تشریح (۳) خط کشیدہ الفاظ کی صرفی لغوی تحقیق۔

ترجمہ..... ① حدیث کا ترجمہ:- آدمی نیند سے بیدار ہوگا تو اس کے دل سے امانت چھن جائے گی اور اس کا دھندلا سا اثر باقی رہ جائے گا پھر سو کر نیند سے بیدار ہوگا تو اس کے دل سے باقی ماندہ حصہ بھی نکال لیا جائے گا اور آبلہ کے مانند اثر باقی رہ جائے گا جیسا کہ قرآن آگ کے آثار کے گولے پاؤں پر لڑکھائے اس سے چھالا نمودار ہو جائے اور وہ ابھر ابھر اٹھ آئے جیسا کہ اس میں کوئی چیز نہیں۔

② حدیث کی تشریح:- حدیث کا مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں امانت کا نور پیدا کیا تاکہ اس کی روشنی میں فلاح و صلاح اور ہدایت کے راستہ پر چلیں اور دین شریعت کے پیروکار بن سکیں مگر جب اس کو لغت و غفلتی کی ناندھری اور گناہوں کا ارتکاب کرنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ یہ نعمت واپس لے لے گا اور ان کے دل سے امانت کا نور نکل جائے گا کہ آدمی سو کر نیند سے بیدار ہوگا سوئے سے بھٹکے نزدیک چھوٹا سونا مراد ہے اور بعض کے نزدیک یہ کتا ہے غفلت سے کیونکہ سونے سے بھی آدمی غفلت میں چلا جاتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ جب وہ خراب غفلت سے بیدار ہوں گے تو محسوس کریں گے کہ ان کے قلب کی وہ حالت نہیں رہی جو امانت کی موجودگی میں تھی بلکہ امانت کا نشان موجود رہے گا اور ہر کجی و گت کی طرح ہوگا اور کجی و گت کی طرح سب مل جائے گی اگرچہ مصدر ہے یہاں اس سے مراد اس آبلہ ہے یہ و گت سے کتر ہے و گت کی چیز کے دھبہ کو کہتے ہیں۔

③ خط کشیدہ الفاظ کی صرفی و لغوی تحقیق:- "فیظلل" - میضہ واحد کر قاب مضارع معروف از افعال ناقصہ یعنی دن کا ہونا۔

"الوکت" - مصدر ہے یعنی تھوڑی چیز تھوڑا سا نشان۔ "جمود" - اسم مصدر ہے یعنی آگ کی چنگاری۔

"المجل" - یہی اسم مصدر ہے یعنی آبلہ، ہاتھ میں کام کرنے کی وجہ سے آبلہ لگانا عام لوگ اس کو جھوٹہ کہتے ہیں۔

"معدرجتہ" - میضہ واحد کر قاب فعل ماضی معلوم از باب فعلیۃ معنی لڑھکا۔

"فنفط" - میضہ واحد کر قاب فعل ماضی معلوم از باب معنی ہاتھ کا آبلہ دار ہونا۔

الفتی الثاني..... قَالَ وَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَلْنَبِيَّا تَلْفُؤْنَ، تَلْفُؤْنَ مَا نَفِثْنَا إِلَّا يَكُوِّرُ إِلَهُ تَعَالَى وَتَأْوِلَهُ

وَعَالِيْنَا أَوْ مُتَعَلِّقَا. (حدیث ۱۷۸۳)

حدیث شریف پر امرباب کا ترجمہ کریں۔ دنیا کے طعون ہونے کے کیا معنی ہیں اور مساوی الہ سے کیا مراد ہے؟ الالکود اللہ میں مشکلی متصل ہے یا منقطع؟ وجہ بیان کرنے کے ساتھ وضاحت کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور طلب ہیں (۱) حدیث پر امرباب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) دنیا کے طعون ہونے کا معنی (۴) مساوی الہ کی مراد (۵) مشکلی کی وضاحت۔

ظرف رجوع کیا اور تیری ذات کی مدد سے میں بھڑکتا ہوں، اے اللہ میں تیری عزت کے لئے چاہتا ہوں تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ جو مجھے گمراہ کرے تو زعمہ ہے تجھے موت نہیں آئے گی لیکن تمام جن و انس سر جائیں گے۔

⑤ حدیث کی تشریح :- یہ دعائیہ کرم منجھل کرتے تھے، نبی کریم ﷺ کا اس دعا کو مانگنا اور صحابہ کرام رحمہم کا اس روایت کو نقل کرنا اور محدثین مقام کا پھر محفوظ کرنا اس سب کا واحد مقصد یہی ہے کہ ان دعاؤں کو امت بھی مانگنے کا اہتمام کرے اس دعا کے ترجمہ پر اگر غور کیا جائے تو اس میں دعا کا ایک ایک لفظ اعتقاد کی جھلکی اور ایمان کی تازگی اور زیادتی کا سبق دے رہا ہے اور دعا مانگتے وقت آری بہت اللہ کی طرف متوجہ بھی ہوتا ہے اس لئے یہ مزید ایمانی جھلکی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔
حق تعالیٰ شانہ ہر موقع کی مستون دعا اس کے وقت پر مانگنے کی توفیق نصیب فرمائے، آمین۔

﴿الورقة الثانية: في الحديث﴾

﴿السؤال الأول﴾ ۱۴۲۶ھ

النسب الاول..... من أخذت في أمرنا هذا فليس منه فهو ذی (حدیث ۱۶۹)

اعراب کا ترجمہ و تشریح کریں، بدعت کی تعریف کریں، دور حاضر میں پائی جانے والی بدعات میں سے دو وضاحت کے ساتھ لکھیں۔
﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) بدعت کی تعریف (۵) موجودہ بدعات میں سے دو کی نشاندہی۔

① حدیث پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- جس شخص نے ہمارے دین میں ایسی چیز کو ایجاد کیا جو دین میں سے نہیں ہے پس وہ مردود ہے۔

③ حدیث کی تشریح :- اس حدیث میں بدعت کی وضاحت کی جارہی ہے کہ بدعت کیا ہے آپ ﷺ نے حدیث بالا میں اس کو ایسا بیان کیا ہے کہ اس کو ہر ایک سمجھ سکتا ہے اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن رجب حنبلی فرماتے ہیں كُلُّ مَنْ أَخَذَ فِي الْيَتِيمِ مَلَأَ يَتْلُو بِهِ السُّلَّةَ وَزَسُوْلَةُ فَلَيْسَ مِنَ الْيَتِيمِ فِي شَيْءٍ کہ جس نے دین میں کوئی ایسی چیز نکالی جس کی اجازت اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے نہیں دی تو اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں یعنی بڑی بات بدعت نہیں ہے۔ بدعت وہ ہے جو دین میں نئی بات نکالی جائے اسی وجہ سے بعض روایات میں اسرونا کی جگہ یسفنا کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں تو اس حدیث میں بدعت کے سلسلہ میں نہایت اہم ضابطہ اور قاعدہ بیان کیا گیا ہے اگر اس ضابطے کو سامنے رکھا جائے تو آوی بدعت کو جان جائیگا اور اس کو چھوڑنا بھی اس کیلئے آسان ہوگا۔

④ بدعت کی تعریف :- اس حدیث پاک کی روشنی میں بدعت کی تعریف یہ سمجھ آئی کہ کسی کام کے بدعت ہونے کے لئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے ① اس کام کے دین میں سے ہونے پر کوئی دلیل شرعی قائم نہ ہو ② اس کام کو دین سمجھ کر کیا جائے جس کام میں یہ دونوں باتیں موجود ہوں گی وہ کام بدعت کہلائے گا۔

⑤ موجودہ بدعات میں سے دو کی نشاندہی :- ① ایصالِ ثواب کے لئے کسی مہینہ اور تاریخ کو خاص کرنا کہ اس تاریخ میں اس کام کا زیادہ ثواب ہے تو یہ تاریخ کی تخصیص بدعت ہے ② آنحضرت ﷺ کی ولادت کے موقع پر جلوس نکالنا اور دیگر رسمیں ادا کرنا بھی بدعت ہے کیونکہ یہ دلیل شرعی سے بھی ثابت نہیں ہے اور اسے دین سمجھ کر کیا جاتا ہے۔

الْبُغْيَاءُ الْكَلْبَاءُ..... اِسْتَقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّعْءَ فَإِنَّ الشُّعْءَ اَهْلَكَ مَنْ كَلَنَ قَبْلَكُمْ خَتَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَائِهِمْ وَاسْتَحْلَوْا مَخَارِجَهُمْ: (حدیث ۸۳)

اعراب نگا کر ترجمہ و تشریح کریں خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کریں ظلم اور شع میں سے ہر ایک کی مکمل وضاحت کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) خط کشیدہ جملے کی نحوی ترکیب (۵) ظلم اور شع کی وضاحت۔

﴿ترجما﴾..... ① حدیث پر اعراب :- کما مآذ فی العوال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- ظلم سے بچو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا اور کھل سے بچنا اس لئے کہ کھل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا، کھل نے ان لوگوں کو خوشخبری دی اور عریات کو حلال کرنے پر راہنہ کیا۔

③ حدیث کی تشریح :- اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ظالم کو میدانِ محشر میں اندھیرے گھرے ہوئے ہوں گے ان کے پاس دو نور نہیں ہوگا جو مسخین کو ملے گا اس سے ظالم لوگ محروم ہوں گے مگر بعض محدثین کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں ظالمات سے مراد کالیف و مشکلات ہیں کہ قیامت کے دن ظالم لوگ کالیف اور مشکلات میں گھرے ہوئے ہوں گے اور کھل سے بچنا اس لئے کہ کھل نے ہی لوگوں کو ہلاک کیا جہنم سے پہلے تھے اور کھل کی وجہ سے ہی ان لوگوں نے بہت سی حرام چیزوں کو حلال قرار دیا۔

④ خط کشیدہ جملے کی نحوی ترکیب :- فاعل ضمیر یا حرف مشبہ بالفعل الشع اس کا اسم اھلک فعل و فاعل ضمیر موصول لکن فعل ناقص اس کے اندر ضمیر اس کا اسم قبلکم مضاف الیہ مکرر لکن اس کے اسم و خبر سے ملکر مکرر موصول صلو مکرر مفعول یہ ہوا اھلک فعل کا فعل ناقص و مفعول یہ مکرر جملہ غلیظہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی ان کی ماں اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسیرہ خبریہ تصدیقہ ہوا۔

⑤ ظلم اور شع کی وضاحت :- ظلم باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی ظلم کرنا، کسی چیز کو بے موقع رکھنا اور کسی چیز کے علاوہ استعمال کرنے کو ظلم کہتے ہیں، جب کسی شخص میں ظلم کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے تو وہ شخص دوسروں کی حق تلفی بھی کرتا ہے اور بلا وجہ ان پر زیادتی بھی کرتا ہے۔ شع باب ہر ضرب سے کما مصدر ہے بمعنی کھل کرنا اور لالچ کرنا شعیت اصل میں مال کی شدید محبت کو کہتے ہیں، جب انسان کے دل میں دنیا کی انتہائی محبت آجاتی ہے تو پھر وہ حلال و حرام کی تیز کرنا ہے اور نہ جائز و ناجائز کی اور نہ کسی کا خون بہانے سے باز آتا ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۲۶ھ

النسق الاول..... عن النبي ﷺ قال قمت على باب الجنة فلانا علة من دخلها المسكين: واصحاب

الجميع مسمونون غير ان اصحاب النفل قد امد بهم الى النفل وقتت على باب النفل فلانا علة من دخلها النسلة.

ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ (اصحاب الجہنم) کے عجوبوں نے کیا کیا سبب ہے؟ اس طرح عورتوں کے جہنم میں

زیادہ جانے کا کیا سبب ہے خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کریں۔ (حدیث ۲۵۸)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کی تشریح (۳) اصحاب الجہنم کے عجوبوں نے کیا سبب (۴) عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کا سبب (۵) خط کشیدہ جملے کی ترکیب۔

﴿ترجما﴾..... ① حدیث کا ترجمہ :- نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو (میں نے دیکھا کہ) اس

میں داخل ہونے والے اکثر مسکین لوگ ہیں اور دولت مند روکے ہوئے ہیں البتہ زور زور والوں کو دروازہ میں لے جانے کا حکم دیا گیا گیا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا ان میں داخل ہونے والی اکثر عورتیں ہیں۔

۶۔ حدیث کی تشریح :- یہ اللہ عزوجل کے موقع کا ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں یہ منظر دیکھا یہ خواب ہے اور پیغمبر کا خواب بھی وحی ہوتا ہے، چونکہ دونوں باتیں یکتا ہیں اس لیے جنت مہشی کے سینے سے تعبیر کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جنت کے دروازے پر کھڑے ہو کر مہشی کو لوگوں کا شمار کیا تو جنت میں داخل ہونے والوں کی اکثریت خراب اور مسکین لوگوں کی ہے اور اسی دروازے کو مسکین لوگ حساب و کتاب کیلئے دروازہ پر روک لئے گئے ہیں اور جہنم میں جانے والوں میں اکثریت عورتوں کی ہے کہ جہنم میں بکثرت عورتیں داخل ہیں۔

۷۔ اصحاب اللہ کے محبوبوں ہونے کا سبب :- جنت کے دروازے پر بالداروں کو روک دینے کی علت اور سبب یہ ہوگا کہ ان سے مال کا حساب و کتاب لیا جائیگا کہ مال کہاں سے حاصل کیا؟ کیسے حاصل کیا؟ اور کہاں خرچ کیا اور حرام مال کا بدلہ تو جہنم ہی ہے۔

۸۔ عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کا سبب :- جہنم میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں ہوں گی اس کی علت اور سبب دوسری حدیث میں یہ بیان کی گئی ہے کفین العشید کہ وہ عورتیں اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اس وجہ سے بکثرت جہنم میں داخل ہوں گی۔

۹۔ خط کشیدہ چلنے کی ترکیب :- اصحاب اللہ متضاف و متضاف الیہ مگر مبتداء معجوبہ صون خبر مبتداء خبر مکرر جملہ اس لیے خبر یہ ہوا۔

الفتح المبین عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ (قَوْلَهُ) لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاجِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ خُمْسِ النَّعْمِ. (حدیث: ۱۳۷۹)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ ہدایت اور حمزہ النعم کی مراد واضح کریں۔ فواللہ الخ سے آخر تک عمومی ترکیب کریں۔ خلاصہ سوال :- اس مال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) ہدایت ، حمزہ النعم کی مراد (۴) جملہ مذکورہ کی ترکیب۔

ترجمہ ۱۔ حدیث پر اعراب :- کما مؤلفی الصوال آنفنا۔

۲۔ حدیث کا ترجمہ :- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ کی قسم البتہ تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو ہدایت دے دیں تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

۳۔ ہدایت و حمزہ النعم کی مراد :- ہدایت سے مراد ہدایت دینا اور دولت ایمان سے مراد فرائض کرنا ہے اور حمزہ النعم سے مراد عروہوں کا سب سے قیمتی مال و اسلحہ سرخ اونٹ ہیں اور یہاں پر مطلقاً عمدہ مال بھی مراد ہو سکتا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر تیرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کسی کی ہدایت کا فیصلہ فرمادیں اور اس کو دولت ایمان سے نواز دیں تو سرخ اونٹوں کے لشکر کے مقابلہ میں یہ تیرے لئے بہتر ہے بلکہ ایک آدمی کا تیرے ذریعہ سے اسلام قبول کرنا تیرے لئے دنیا و دنیاویات سے ہزار بار درجہ بہتر ہے۔

۴۔ جملہ مذکورہ کی ترکیب :- فواللہ قسمیہ جار مجرور مفعول بہ جار مجرور مفعول لام بمائے تاکید ان بمہمہ صدر یہ یدعی فعل اللہ فاعل یدعی جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے رجلا واحد موصوف و مفت مکر مفعول بہ فعل اپنے فاعل مفعول بد متعلق سے مل کر بتاویل صدر مبتداء خید اسم تفصیل بمع فاعل للک جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا اسم تفصیل کے من جار و حمزہ

النعم منافع ومطاب الیدل کہ مجرد و مجزول کر متعلق جانی، ہم تحفیل اپنے قائل و دلوں حلقوں کے بل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مبتدا خبر بل کر جملہ اسیر خبر یہ ہو کر جواب قسم، ہم اپنے جواب سے بل کر جملہ قرعہ انشا ہیہ۔

السؤال الثالث ۱۴۲۶ھ

النق الاول

..... قَالَ وَسُئِلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيْامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاتَذَكَّرُوا عَلَيْكُمْ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِمْ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ، وَقَدْ أَرَمْتُ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ). (حدیث ۳۹۹)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ حدیث کی تشریح کریں اور عرض صلاۃ کی وضاحت کریں۔ ان من الفضل ایامکم یوم الجمعة کی نحو کی ترکیب کریں۔

خلاصہ سوال:..... اس سوال میں پانچ امور مل طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) عرض صلاۃ کی وضاحت (۵) مذکورہ جملہ کی ترکیب۔

مطلب:..... ① حدیث پر اعراب:۔ کما مزی فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک تمہارے افضل ترین دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے جس کی کثرت کر تم اس دن میں میرے اوپر درود و سلام کی پس بے شک تمہارا درود و سلام مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اسے اللہ کے رسول! ہمارا درود و سلام آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ حقیقی پوسیدہ ہو چکے ہوں گے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ نے حرام کر دیا ہے زمین پر انبیاء کے اجسام کو۔

③ حدیث کی تشریح:۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے میری امت کے لوگو! تمہارے افضل دنوں میں سے ایک دن جمعہ بھی ہے اس کو بھی بہت فضیلت حاصل ہے لہذا اس فضیلت والے دن میں فضیلت والا مل کیا کرو، یعنی مجھ پر کثرت سے درود و سلام پڑھا کرو کیونکہ تم کائنات میں جہاں بھی ہو تمہارا درود و مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اسے اللہ کے رسول ﷺ! جب آپ ﷺ اس دنیا سے رحلت فرمایا کیونکہ اور پوسیدہ ہو چکے ہو گئے پھر آپ ﷺ ہمارا درود و سلام کس طرح پیش کیا جائیگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے مٹی پر انبیاء کے اجسام کو حرام کر دیا ہے، مٹی انگوٹھیں کما سکتی اور وہ محفوظ ہوتے ہیں۔

④ عرض صلاۃ کی وضاحت:۔ حدیث کی تشریح میں اسکی وضاحت ہو چکی ہے مزید یہ کہ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء رضی اللہ عنہم اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے مٹی پر انبیاء رضی اللہ عنہم کے اجسام کو حرام کر دیا ہے، مٹی انگوٹھیں کما سکتی ہے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ آپ کے روزہ مبارک پر جو درود و سلام پڑھا جاتا ہے اسکو انحضرت ﷺ خود سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں اور اس کے علاوہ وہ زمین پر جہاں گیس بھی آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھا جائے تو عالم الغیب اور حاضرہ نظر نہ ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ خود تو نہیں سنتے البتہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ لگا رکھا ہے کہ جو کوئی مسلمان جب بھی آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھتا ہے تو وہ فرشتے فوراً آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس مسلمان کا نام لیکر اسکا درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ ان

اللہ و ملککتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما، صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کا مطلب

(۴) ان اول فتنہ بنی اسرائیل کی مراد (۵) ان الدنیا حلوة النخ کی ترکیب (۶) مستخلفکم میں کی وضاحت۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب :- یکما من فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سبے شک دنیا شیریں اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے تاکہ تم کو دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو پس تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔

③ حدیث کا مطلب :- حدیث میں دنیا کو شیریں اور سرسبز بتایا گیا ہے کہ دنیا دیکھنے میں بہت اچھی لگتی ہے اور استعمال کرنے میں بھی حرو آتا ہے مگر جس طرح شیریں اور سرسبز جلدی خراب ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا کی مثال ہے اور اللہ نے تم کو دنیا میں خلیفہ بنایا ہے کہ تم دنیا میں کس طرح عمل کرتے ہو پھر کہ دنیا میں زیادہ مشغول ہونے اور عورتوں کے فتنے سے بچنے پر نہ کی صبر کی گئی ہے، مقصود یہ ہے کہ اس سے بچنے کیلئے غاص اہتمام کیا جائے اور اس میں وہ احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں جو شریعت نے بتلائی ہیں مثلاً پردہ، نظر بچی رکھنا، عورتوں سے احتیاط نہ کرنا وغیرہ کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے ہی پیش آیا تھا۔

④ ان اول فتنہ بنی اسرائیل کی مراد :- اس سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کا تھا یہ کونسا فتنہ تھا اس کے بارے میں محدثین نے بہت سے واقعات بیان کئے ہیں مگر اکثر اے واقعہ ہلحام بن موراہ کو مصداق قرار دیا ہے کہ یہ ایک نیک آدمی تھا مگر اپنی بیوی کی محبت کی وجہ سے مردود ہو گیا تھا۔

⑤ ان الدنیا حلوة النخ کی ترکیب :- ان حرف از حروف مشہد بالنقل الدنیا اس کا اسم حلوة خبر ازل خضرة خبر جاتی ان اپنے ام اور دونوں خبروں سے مگر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ واو عائد ان حرف مشہد بالنقل اللہ اس کا اسم مستخلفکم مضاف مضاف الیہا مستخلفکم کے متعلق ہو کر خبر ہے ان کی ان اپنے ام وغیرہ سے مگر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مگر جملہ معطوف ہوا۔

⑥ مستخلفکم میں کی وضاحت :- میں وہ احمد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر المستخلف (استخلف) بمعنی خلیفہ بناؤ۔

الشیخ النبی..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخُلُوفِ وَقَالَ: إِنَّا لَا نَقْتُلُ الشَّيْءَ وَلَيْتَنَّا الْغُلُوْءُ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْغَيْنَ وَيَكْمِؤُ التَّيْنَ. (حدیث ۱۶۶)

حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ اور مطلب بیان کریں، یہ حدیث امام دوئی نے کس باب کے تحت ذکر فرمائی ہے؟

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کا مطلب

(۴) باب کی نشاندہی۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب :- یکما من فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خدوف (یعنی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان لنگر رکھ کر مارنے) سے منع فرمایا اس لئے کہ یہ چیز نہ تو شکار کو قتل کرنے کا موجب ہے اور نہ جان کو ہلاک کرنے کا

سب سے بلند یہ ہے کہ اگرچہ روزِ قیامت اور رات کوڑتا ہے۔

۵۷ حدیث کا مطلب :- عادت میں جس حیران دہی وغیرہ کی تو ترطب ہے اور انہوں نے درجہ پہنچی ہوئی ہوگی وغیرہ جیسے سے منع فرمایا گیا ہے کیونکہ اس سے کوئی شکار وغیرہ کا نہ وہ حاصل نہیں ہوتا البتہ نقصان اور تکلیف کا باعث ہو سکتا ہے۔

۵۸ باب کی نشاندہی :- نام فرمائی ہے اس حدیث کہ باب فی الامور بالمحفاظة علی العفة وادابہا کے تحت ذکر کیا ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۲۷ھ

الشیخ الاول عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تَقْتُلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ لِحْمِهَا لَا يَأْتِيَنَّ اَوَّلُ مَنْ سَلَ الْقَتْلَ. (حدیث ۱۷۳)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ حدیث کی مختصر تشریح لکھیں۔ یہ بتائیں کہ سب سے پہلے قتل کس نے کیا ہے؟ اور قتل علیہ ہونے کا مطلب بیان کریں۔

۱ خلاصہ سوال :- اس سوال میں پانچ امور ترجہ طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) سب سے پہلے قاتل کا نام (۵) شفق علیہ ہونے کا مطلب۔

۲ حدیث پر اعراب :- یکماثر فی السوال آنفا۔

۳ حدیث کا ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی شخص جو ظلم قتل کیا جاتا ہے مگر آدم جتنا کہ پہلے بے پر اس کے خون کا حصہ ہوتا ہے اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا شروع کیا۔

۴ حدیث کی تشریح :- جو شخص دنیا میں ظلم قتل کیا جاتا ہے آدم جتنا کہ پہلے بے پر اس کے خون کا وبال ہوتا ہے کیونکہ قتل والا گناہ اسی نے شروع کیا تھا، اس کا اللہ قرآن کی آیت وائل علیہم نبأ ابنی آدم بالحق الفح میں بیان کیا گیا ہے۔

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ جو بھی کسی ظلم کا کام کو شروع کرے گا تو اس کو اس کا گناہ بھی ہوگا اور جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کا گناہ بھی اس کو ملے گا اور یہ سلسلہ قیامت تک چلے رہے گا۔ اس حدیث میں عجیب ہے کہ ابن آدم کوئی ایسا کام شروع نہ کرے جو خلاف شریعت اور برا ہو کہ بعد میں لوگ اس کے اس کام کی تقلید کرتے رہیں یا تاخیراً جرم ہے کہ قیامت تک جو بھی وہ کام کریں گے ان سب کا گناہ اس بدعت ایجاد کرنے والے کو ہوگا۔

۵ سب سے پہلے قاتل کا نام :- سب سے پہلے قاتل سے مراد آدم علیہ السلام کا بیٹا قابیل ہے اس نے اپنے بھائی اہل قتل کیا تھا۔

۶ شفق علیہ ہونے کا مطلب :- اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ سے دو بڑے امام یعنی امام بخاری و مسلم اس حدیث کو منقولہ ایک طرح قتل کرنے میں شفق ہیں۔

الشیخ الثاني وَعَنْ ابْنِ اُثَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَفْضَلُ الصَّلَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اَوْ مَنِيخَةٌ خَاصِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اَوْ طَرُوقَةٌ فَخْلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. (حدیث ۱۷۴)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ حدیث کی تشریح لکھیں۔ حدیث کی تشریح اور جہاں کوئی اصطلاح معنی بیان کریں۔

۱ خلاصہ سوال :- اس سوال میں پانچ امور ترجہ طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) کلمات غلطوکی

نہوی جین (۳) حدیث کی تشریح (۵) جہاد کا لغوی و اصطلاحی معنی۔

جواب..... ۱) حدیث پر اعراب:- کما مزی المسوال آنفا۔

۲) حدیث کا ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسب سے افضل وہ بہترین صدقہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک سایہ وغیرہ (جہادین کو دینا) ہے یا اللہ کے راستہ میں ایک خادم و غلام کو معین کرنا ہے یا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لو جو ان اونٹ دینا ہے۔

۳) کلمات منطوط کی لغوی حقیقتیں:- "فَنَصْطَلِّحُ" یہ مفرد ہے اس کی جمع فَنَصْطَلِّحُونَ ہے بمعنی اون کا غیر۔
"مَنْفَعَةٌ" یہ مفرد ہے اور اس کی جمع مَنَافِعُ ، مَنَافِعُ ہے بمعنی عیباز صدر منفعہ (فخ و شرف) بمعنی عطا کرنا دینا۔
"مَكْرُوفَةٌ" وہ ذاتی جہاد ہے جس کی حق تعالیٰ کا قابل ہو جائے۔

۴) حدیث کی تشریح:- اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے جہادین کے ساتھ تعاون اور اور خدا میں شریک کرنے کی توجیہ دی ہے کہ کسب سے بہترین صدقہ جہادین کو میداں جہاد میں دے سہنے اور راحت و سکون کیلئے سایہ وغیرہ دینا ہے اور اسی طرح دوسری چیز جہادین کی خدمت اور ضروریات کیلئے کوئی خادم و غلام مہیا کرنا ہے اور تیسری چیز سواری وغیرہ جہادین کو عطا کرنا ہے الحاصل جہادین کو میداں جہاد کیلئے آلات جہاد میں سے کوئی بھی لکڑی چیز مہیا کرنا جس کی وجہ سے وہ کسی ہو کر دشمن کا مقابلہ کر سکیں یہ افضل ترین صدقہ ہے۔
۵) جہاد کا لغوی و اصطلاحی معنی:- جہاد کا لغوی معنی کوشش کرنا ہے اور اصطلاح میں لفظ اللہ کی بندی کیلئے کفار سے لڑنا کہ اور ظلم و فساد سے معاشرہ کو پاک کرنے کے لیے ظالم کے خلاف انصاف کے حصول کیلئے میداں عمل میں اترنا جہاد کہلاتا ہے۔

المسوال الثالث ۱۵۴۲۷

السؤال الاول..... وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُؤْمِ فَإِنَّهُ يَفْسُقُ الضَّجِيعَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا يَفْسُقُ الْبَيْطَانَةَ" (حدیث ۱۸۵۰)

حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
خلاصہ سوال ۱) اس سوال میں چار امور مل طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) آخری جملہ کی ترکیب (۴) کتاب الدعوات میں سے پانچ دعائیں۔

جواب..... ۱) حدیث پر اعراب:- کما مزی المسوال آنفا۔

۲) حدیث کا ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ میں مجھ کو سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ برا ساجھی ہے اور خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری خلعت و عادت ہے۔

۳) آخری جملہ کی ترکیب:- فلا تعلیہ ان حرف از حروف حہ بالفتل ہا ضمیر اس کا اسم بطلعت فعل از افعال ذم ہاں میں ہی ضمیر اس کا اسم البطلانہ مخصوص بالذم، فعل ذم اپنے اسم اور مخصوص بالذم سے مل کر جملہ علیہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر تعلیل ہوئی بافتل والے جملہ کی۔

۴) کتاب الدعوات میں سے پانچ دعائیں:- اللھم اغفر لی وأرحمتی وأرحمتی وأرحمتی وأرحمتی (مسلم)

اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتك . (مسلم)

اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عن مموالك . (ترمذی)

اللهم انى اعوذ بك من منكرات الاخلاق والاعمال والاهواء . (ترمذی)

اللهم انى اعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار ومن شر الغنى والفقر . (ابوداؤد وترمذی)

الحديث التاسع..... عَنْ أَمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو جَيْشُ الْكَفَّةِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يَخْشَفُ بِأُذُنِهِمْ وَأَخْبِرُهُمْ قَالَتْ فَلَبَّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَخْشَفُ بِأُذُنِهِمْ وَأَخْبِرُهُمْ وَفِيهِمْ لَسَوَاتِمُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ ؟ قَالَ : يَخْشَفُ بِأُذُنِهِمْ وَأَخْبِرُهُمْ ثُمَّ يَنْقَلِبُونَ عَلَى نِيَّتِهِمْ متفق عليه . (ص ۴۰)

مبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خود کشیدہ کلمات کی لغوی اور مصرنی تحقیق کریں، حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کی تفصیل بیان کر کے بتائیں کہ یہ کب واقع ہوگا؟

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوط کی لغوی و مصرنی تحقیق (۴) مذکورہ واقعہ کی تفصیل (۵) واقعہ کے وقوع کا زمانہ۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب :- کما مَوْ فِي السَّوَالِ أَنْفَاء۔

② حدیث کا ترجمہ :- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر جنگ کی غرض سے چڑھائی کرے گا جب وہ چنگیل میدان (بیداء) میں پہنچے گا تو اسکا گلے اور پچھلے تمام لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائیگا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا یا رسول اللہ! ان تمام کو کیسے دھنسا دیا جائیگا جب کہ ان میں سے بعض لوگ دکانداری کرنے والے اور بعض خوشی میں مشاغل نہیں ہوتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پچھلے تمام کو دھنسا دیا جائیگا لیکن وہ اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

③ الفاظ مخطوط کی لغوی و مصرنی تحقیق :- "بیداء" کھارہ دینہ کے درمیان ایک مشہور مقام کا نام ہے۔

"یغزو" سینہ و احدہ کے عتاب مضار معلوم از باب لھر بمعنی لڑنے کے لئے لکنا ملوث کے لئے حملہ کرنا۔

"یخشف" سینہ و احدہ کے عتاب مضار مجہول باب ضرب یہ لازم دستہ دی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے بمعنی پھاڑنا پھینکا خشف الارض زمین کا بے کعبہ اپنی اوپر کی چیزوں کے خشن جانا۔ "نیبات نیبة" جمع ہے بمعنی ارادہ اور قصد۔

"لسواتیمہم" جمع ذکر، اسم فاعل سلق کی جمع ہے بمعنی اہل بازار۔

④ مذکورہ واقعہ کی تفصیل :- اس واقعہ کی کچھ تفصیل یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دور میں جب لوگ انکے ہاتھ پر بیعت کریں گے تو کچھ لوگ ان کی مخالفت میں کعبہ پر حملہ کیلئے شام سے مکہ کی طرف چلیں گے تو کھارہ دینہ کے درمیان میں بیداء مقام پر تمام کے تمام زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے ان میں کچھ خوشی سے چلے ہوں گے اور کچھ ناخوشی سے تو سب کو دھنسا دیا جائے گا اسلئے کہ دنیا میں ایسے ہی بدوں کے ساتھ عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا آخرت میں ان سے ان کی نیتوں کے مطابق معاملہ کیا جائے گا۔

⑤ واقعہ کے وقوع کا زمانہ :- یہ واقعہ حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے پیش آئے گا۔

﴿الورقة الثانية: فی الحديث﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۵۱۴۲۸

السؤال الاول..... عن ابن مسعود قال: دخلت على النبي ﷺ وهو يؤعك فقلت يلزم رسول الله إن تؤعك وعكاً حينئذ قال: أجل، لئن أوعك كئنا يؤعك وجلان منكُم مقلت: ذلك أن لك أهوزين؟ قال: أجل، ذلك كذلك ما من مسلم يؤعك أذى شوكية فتأفوقها إلا كفّر الله بها سيئته وحطت عنه ذنوبه كئنا نخطأ الشجرة وفوقها. (ص ۸۷) حدیث شریف پر اعراب کا کرتر جر کریں، الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مل من امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا کرتر جر (۳) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق کریں۔
﴿ترجمہ﴾..... ① حدیث پر اعراب :- کما ملز فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا کرتر جر :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ بخار میں مبتلا تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ کو شدید بخار میں مبتلا ہیں فرمایا میں مجھے تمہارے دو آدمیوں کے ہمراہ بخار ہوتا ہے، میں نے عرض کیا اس لئے آپ ﷺ کو دو گنا ثواب ملے گا آپ ﷺ نے فرمایا میں بخار سے بالکل اسی طرح چھ مسلمان کو کاٹ چھینے سے یا اس سے زیادہ کی مصیبت کی زمت الخانی پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے گناہ صاف فرمادیتے ہیں اور گناہ اس سے بڑا سزا دیا جاتا ہے جس سے درخت کے پتے گر جاتے ہیں۔

③ الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق :- کجل - یعنی اس نے شک - شوکہ - یعنی کاٹا - حطت - ہاب صر سے معنی کرنا۔
"یوعک" وعکاً و عکاً شرب سے معنی کرنا کا تیز ہونا وعکته الحمی بخار کا کسی کو ایذا پہنچانا۔

السؤال الثاني..... عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ: يَلْبَسُ الْمُسْلِمَاتُ لَأَتَحْقِقْنَ جَلَاةً لِيَجَازِيَنَهَا وَلَوْ فَرَسَيْنِ شَاةً. (ص ۱۳)

حدیث پر اعراب کا کرتر جر مطلب لکھیں، فروعن شاة کے معنی لکھیں، یلبس لکھیں، لیسلمات سے تخریک حدیث کی لغوی ترکیب لکھیں۔
﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا کرتر جر (۳) حدیث کا مطلب (۴) فروعن شاة کا معنی (۵) یلبس لکھیں، لیسلمات الخ کی لغوی ترکیب۔

﴿ترجمہ﴾..... ① حدیث پر اعراب :- کما ملز فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا کرتر جر :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے مسلمان عورت اپنی پردوں کے لئے کوئی چیز حقیر نہ سمجھو اگرچہ بکری کا ایک کھری (دیہی میں بیجا) ہو۔

③ حدیث کا مطلب :- کوئی پردوں اپنی پردوں کے دیہی حقیر نہ سمجھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پردی کو حق فحشا اپنی حیثیت کے اعتبار سے دیہی دیتے، مہاجا ہے، امیر اپنی مثالیان شان عی دیہی سے اور اگر فریب ہے تو یہ سچے کہ میں کیا دیہیوں مبالغہ کے طور سے کہا جا رہا ہے کہ بکری کا کھری دے دے، اس حدیث کے بارے میں محدثین فرماتے ہیں ایک طرف تو دینے والوں کو ترغیب ہے کہ کچھ نہ دیا کریں اور دوسری طرف لینے والوں کو بھی ترغیب دی جا رہی ہے کہ کوئی بھی دیہی پہنچائے اس

کا انکار نہ کیا جائے قبول کر لیا جائے۔ اسی اس حدیث میں عورتوں کو خطاب اس لئے کیا گیا کہ عموماً یہ عادت عورتوں میں زیادہ ہوتی ہے کہ کیا یاد یہ کہیں دیر ایسی وجہ سے عورتوں کو خطاب کیا جا رہا ہے یہی مرد بھی اس میں داخل ہیں۔

۵) **فیرسن شاة کا حق**۔ اس کا نقل سنن بکری کا مکر ہے اور مراد معمولی و حقیر چیز ہے کہ معمولی اور حقیر چیز بھی اپنی پزدوں کو دینے کو حقیر نہ سمجھو۔

۵) **یانسلم المسلمات الخ کی نحوی ترکیب**۔ یا حرف عدا قائم مقام ادعو فعل کے، ادعو فعل اس میں انما ضمیر فاعل انسلم المسلمات مضاف و مضاف الیہ مکر مجرای (مفعول یہ) لاتحققن فعل کی مجرولہ اس کا فاعل لام جار مجرول تھا مضاف و مضاف الیہ مکر مجرور، جار مجرور مکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر وال علی الجزاء مولو فوسن شاة میں ولو فاعلہ ہے اور جزاء شرط ہے فوسن شاة شرط ہے جو کہ لاتحقق جملہ جار وال علی الجزاء پہلا لاتحققن ہے۔ شرط و جزاء مکر جملہ شرطیہ ہو کر مفعول، مفعول علیہ و مفعول مکر داء فعل اپنے فاعل اور متعلق مفعول یہ داء سے مکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

السؤال الثاني ۱۴۲۸ھ

النسخ الاول..... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَتَوْضِيعُ سَوْطِ أَحَبِّكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالزُّوْعَةُ يَزُوْعُهَا الْعَقْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَقَالِي أَوْ الْفَلْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. (حدیث: ۱۳۹۰)

حدیث پر اعراب لگائیں۔ ترجمہ کریں۔ لفظ وباط، غدوة اور ووعة کی لغوی تحقیق کریں۔

۶) **خلاصہ سوال**۔ اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) مذکورہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

جواب..... ۱) حدیث پر اعراب :- نکلام فی السؤال آنفا۔

۲) حدیث کا ترجمہ :- حضرت بل بن سعد رضی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راست میں ایک دن سرحد کا پہرہ دینا یا دنیا یا یہاں سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوزے کی جگہ کا لٹا دینا یا دنیا یا یہاں سے بہتر ہے اور اللہ کے راست میں ایک سب یا ایک شام کا لٹا دینا یا دنیا یا یہاں سے بہتر ہے۔

۳) **مذکورہ الفاظ کی لغوی تحقیق** :- "وباط" یہ اسم ہے بمعنی تلک، دو جگہ جہاں لشکر سرحد کی حفاظت کے لئے قیام کرے۔

"زوعة" اب نعر کا مصدر ہے بمعنی شام کرنا یا مطلق چلنا۔ "غدوة" یہ مفرد ہے کی جمع غدای، غلؤ ہے بمعنی دن کا ابتدائی حصہ۔

النسخ الثاني..... عَنْ إِبْنِ مَسْعُودٍ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً أَسْرَدِي بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ أَمْتٌ وَفِي السَّلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ إِنَّ الْجَنَّةَ حَلِيبَةٌ التَّزْبِيَةُ عَذْبَةُ النَّعْلِ وَأَنَّهَا فَيْعَانٌ وَإِنْ غَزَا سَهْبًا شَبَّاحُ اللَّهِ وَالْحَقْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. (حدیث: ۱۳۹۰)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ لفظ فیعان، غواس، طيبة القربة اور عذبة العله کی لغوی تحقیق کریں۔

۶) **خلاصہ سوال**۔ اس سوال کا تین امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) مذکورہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

جواب..... ❶ حديث براعراب :- كما مر في السؤال آنفا -

۲) حدیث کا ترجمہ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری حضرت امیر المومنین سے ملاقات ہوئی جس رات کہ مجھے معراج کرائی گئی، تو جوشیوں نے فرمایا کہ اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہتا ہوں کہ ان خبر دے گا کہ جب بہت پاکیزہ مٹی ہے اور اس کا پانی شیریں دھنسا ہے اور وہ بالکل چمیل حیدان ہے۔ اور اس کی بھتی سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہے۔

۷۰ **مذکورہ الفاظ کی تفسیر:** - **فِيقَانٌ** - یہ جمع ہے اس کا مفرد قَاع ہے بمعنی پست بہار میل و میدان۔
غَوَاسٌ - یہ غمر کے معنی میں ہے بمعنی پودہ۔ **عَذْبَةُ النَّارِ** عذبة بمعنی مٹھا اور عذبة العسل بمعنی مٹھا اور خوشوار پانی۔
طَبِيبَةُ النَّفْثَةِ - طیبہ بمعنی پاکیزہ اور طیبۃ التربة بمعنی پاکیزہ و زرخیز۔

السؤال الثالث ١٤٢٨ هـ

السُّقُوطُ الْأَوَّلُ..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَبَادَرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا عَلَّ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فُقْرًا تَنْتَسِبُهَا أَوْ غَنًى تَخْلِفُهَا أَوْ مَرَضًا تُغْفِيهِ أَوْ هَرَمًا تُفْقِدُهُ أَوْ مَوْتًا تُجْهَرُ بِهِ أَلِالْجَالُ فَمَنْ غَابَ يَنْتَظَرُ أَوَّ الشَّاعَةِ فَلَمَّاعَةُ النَّهْيِ وَأَمْرٍ (ص: ١٥٠)

حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، حدیث کی تفسیر تشریح کریں، قواعد کشیدہ جملات کی لغوی تفسیر کریں۔
 ﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تفسیر
 (۴) الفاظ مخلوطہ کی لغوی و دوسری تفسیر۔

جواب..... ۱ حدیث را عراب:۔ کما مرّ فی السؤال آنفا۔

⑦ حدیث کا ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات چیزوں کے روکنا ہونے سے پہلے اصل حال میں مہارت کرو، کیونکہ ایسے فتنے آئیں گے جو خدا فراموش کی کیفیت پر آکر دے گا، ایسی دولت ہندی جو سر میں مناسبت کی، ایسی پہناری جو حوائج کو فائدہ نہ دے گی، ایسا بوجھ یا جس میں منسل باقی نہ رہے، ایسی موت جو اچانک آجائے یا بوجھال، (یا دیکھو) بوجھال شدہ تیرین خائروں سے، بوجھال شدہ کام ہے، جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا قیامت کا اور قیامت تو سخت خوفناک اور سخت کڑی ہے۔

۱۲۔ حدیث کی تشریح :- آپ ﷺ نے فرمایا کہ سات چیزوں کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال میں جلدی کرو ورنہ وہ سات چیزیں یہ ہیں ۱) ایسا فقر جو خدا فراموش کر دے ۲) ایسی دولت مندی جو سرکش بنادے کیونکہ مومن دولت کے نشہ میں سرکش ہی آتی ہے ۳) ایسا مرض جس سے آدمی کا حراج قاسد ہو جائے ۴) ایسا جو عاقل یا جس سے عقل باقی نہ رہے اور آدمی سلیا جاتا ہے ۵) ایسی موت جو پاک و ناپاک دونوں انسان کو پہنچنے کا موقع ہی نہ ملے ۶) جہاں اور دہلی کے بارے میں آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی کہ وہ نعروں سے غائب شدہ ترین شہر ہے جس کا انتہا کیا جا رہا ہے جو قیامت کی نشانیں میں سے ہے اور قرب قیامت ظاہر ہو گا اس سے آپ ﷺ نے بھی ہٹا دیا ہے ۷) قیامت اور قیامت کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے نو روشد فرمایا کہ قیامت تمام چیزوں سے خوفناک اور سخت کڑی چیز ہے ۸) اللہ مظلوم کی بغوی اور بی تحقیق :- ”مطفیہ“ میں مذکور ہے کہ تمام قائل الزاب الحال بمعنی سرکش بنانا سرکش کی کسانہ

”منسباً“ باب افعال سے واحد مذکر ماضی ہے معنی بھلا تا اور منسباً ماضی معنی چیز کو بھلانا۔

”مفلاً“ بھی منسباً کی طرح ہے، یہ حاکم کی وجہ سے ضعیف افعال ہوتا۔

”مجهزاً“ افعال سے اسم فاعل بمعنی سرچل۔ ”ممن“ مینہ واحد مذکر ماضی تفعلیل از مصدر موزن قد (مع) بمعنی کڑا ہونا۔

”ادھی“ مینہ واحد مذکر ماضی تفعلیل از مصدر لکھی (لح) بمعنی آفت و مصیبت پہنچانا۔

الشیخ الطائی..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَخْلَسُوا وَلَا تَلْتَاجِشُوا وَلَا تَبْتَاعُوا وَلَا تَبْزُوا وَلَا تَبِيعُوا وَلَا تَبْعُوا عَلَى بَيْعٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ، أَلْتَقَوْنِي هَهْنَا وَنُشِيدُ إِلَى صَلَاتِهِ ثَلَاثَ مَوَاقٍ، بِحَسْبِ امْنِئِي مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَخُونَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ كَلْمُهُ وَمَالُهُ وَجَوْضُهُ. (حدیث: ۲۳۵)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، حدیث کی تشریح کریں، مکنونا عباد اللہ اخوانا کی نحو کی ترکیب کریں۔

﴿ خلاصہ سوال نمبر ۱ ﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) مکنونا عباد اللہ اخوانا کی ترکیب۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب: یکملہ فی الموالم آفنا۔

② حدیث کا ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپس میں حسد نہ رکھو اور نہ (خرید و فروخت) میں دھوکہ کرو، اور نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے روگردانی کرو اور کسی کے سوا نہ پرستو اور نہ اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اپنے بھائی پر ظلم کرے، نہ اس کو حقیر جانے، نہ اس کی مدد چھوڑے، تقویٰ یہاں ہے، تمہیں بارہیئے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، کسی آدمی کے لئے اتنا شرعی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ایک مسلمان کی تمام چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون اس کا مال اور اس کی عزت۔

③ حدیث کی تشریح: لَا تَخْلَسُوا آپس میں حسد نہ کرو حسد کہتے ہیں کہ کسی کی لغت کے فتح ہونے کی حسد کرنا اور یہ حرام ہے۔ لَا تَلْتَاجِشُوا خرید و فروخت میں بولی بڑھا کر دھوکہ نہ دو کہ بائع ایک آدمی رکھتا ہے جو لوگوں کے سامنے چیز کی زیادہ قیمت بولتا ہے تاکہ وہ زیادہ بولے اور اس نے وہ چیز خریدنی نہیں ہوتی وہ دھوکہ دیتا ہے تاکہ لوگ زیادہ قیمت اس کو خرید لیں۔ وَلَا تَبْتَاعُوا اور نہ باہم بغض رکھو یہ بھی ایک نہایت قبیح بیماری ہے یہ تمام امراض یعنی حسد، بغض، عداوت، امراض اور بے تقویٰ یہ سب معنی ہیں کیونکہ یہ سب اسلامی اخوت کے صفاتی ہیں جبکہ شریعت مسلمانوں کو ایک دوسرے کی بھلائی اور خیر خواہی کا سبق دیتی ہے۔

حدیث شریف کے دوسرے حصہ میں اخوت اسلامی اور بھائی چارہ کا سبق دیا گیا ہے کہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے لئے اس طرح ہونا چاہیے کہ ایک مسلمان دوسرے پر نہ ظلم کرے نہ اس کو حقیر جانے اور نہ اس کی مدد چھوڑے پھر آنحضرت ﷺ نے تقویٰ کی نشاندہی فرماتے ہوئے عین کی طرف تین مرتبہ اشارہ کر کے فرمایا کہ تقویٰ دل میں ہونا ہے اور فرمایا کہ آدمی کے لئے سب سے بڑی بات ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے نیز ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کی جان، مال اور آبرو حرام ہے یعنی ان کی حفاظت کرے ان کی طرف تعرض نہ کرے۔

﴿کُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا﴾ کی ترکیب :- کُونُوا اصل باتیں میراں کا اسم عباد اللہ مضاف مضاف الیہ کَر دوالحال اخواناً حال، حال ذوالحال لکرکان کی خبر مکان اپنے اسم و خبر سے مکر جملہ سیہ انشائیہ ﴿کُونُوا﴾ اصل باتیں میراں کا اسم عباد اللہ مضاف مضاف الیہ حرف عدا کا مقام ادمو کا مفعول ہو کر عدا، اخواناً خبر مکان اپنے اسم و خبر سے مکر جملہ سیہ انشائیہ ہو کر متلا کی عدا ہو مکر جملہ سیہ انشائیہ ہوا۔

﴿الورقة الثانية: فی الحديث﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۵۱۴۲۹

الشیخ الاول..... وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ أَطْلَبُ الشَّعْلَةَ وَهِيَ لَهَا نَارٌ تَحِبُّ مَا فِيهَا تَمُوجِعُ أَرْبَعُ أَصْلَابٍ إِلَّا وَمَكَتْ وَاجِبَتْ جَهَنَّمَ سَلْجِدًا اللَّهُ تَعَالَى وَاللَّهُ لَوْ تَعَلَّقُونَ مَا أَغْلَمَ لَخَجَّكُمْ لَيْلًا وَلَيَكُنَّكُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِفَيْضِهِ عَلَى الْفَرْشِ وَلَخَجَّكُمْ فِي الْمَغْفَلَاتِ تَجَلَّوْنَ فِي اللَّهِ
حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، حدیث کی تشریح کریں، فقہ کبیرہ الفاظ کی لغوی تحقیق لکھیں۔ (حدیث ۴۰۲)
﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) الفاظ مطلوب کی لغوی تحقیق۔

ترجمہ..... ① حدیث پر اعراب :- یکماثر فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، آسمان چرچراتا ہے اور اس کے کئی لاشے ہیں کہ وہ چرچراتے ہیں میں چار اگلیوں کی مقدار کی کوئی جگہ خالی نہیں کہ جہاں کوئی فرشتہ پوشانی زمین پر رکھ ہوئے مجھ میں نہ ہو، اللہ کی قسم اگر تم ان باتوں کو معلوم کرو جن کو میں جانتا ہوں تو تم بہت خوش اور روز زیادہ اور اپنی عورتوں سے لذت حاصل نہ کر سکو اور تم اللہ سے پناہ مانگتے ہوئے جنگوں کے راستوں کی طرف نکل جاؤ۔

③ حدیث کی تشریح :- حدیث بالا میں خوف الہی کو بیان کیا جا رہا ہے کہ ایک مومن کے دل میں اللہ جل شانہ کی جتنی محبت و محلات ہوگی اس کے بقدر اس کے دل میں اللہ جل شانہ کے غضاب کا خوف اور اس کی رحمت کی امید ہوگی۔ اُطْلَبَت الْعَمَلَةُ الخ آسمان چرچراتا ہے اور اس کے لئے حق ہے کہ وہ چرچراتے، آسمان اللہ کے خوف سے چرچراتا ہے مثلاً جیسے کوئی چارپائی ہو اس پر زیادہ لوگ بیٹھ جائیں تو وہ چرچراتے لگتی ہے اسی طرح آسمان بھی اللہ کے خوف سے چرچراتے اور نالہ و فریاد کرتے لگتا ہے۔

سوال :- آپ ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ آسمان پر کوئی فرشتہ قیام میں ہے کوئی رکوع میں کوئی مجہد میں اور یہاں حدیث بالا میں ہے کہ سارے فرشتے مجہد میں ہیں؟ جواب :- آپ ﷺ نے کسی خاص آسمان کا ذکر فرمایا جہاں ہر وقت محلات میں فرشتے ہیں اور یہاں کسی دوسرے آسمان کا ذکر ہے جہاں تمام فرشتے مجہد میں ہیں لہذا ان میں کوئی تضاد نہیں۔

④ الفاظ مطلوب کی لغوی تحقیق :- اُطْلَبَتْ (طلب) یعنی آواز لگانا، بزرگنا، چرچانا۔

تَدْرُسُ تَدْرُسُ کی جگہ ہے یعنی ستر۔ "صُفْدَاتٌ" عداوین دونوں پر چڑی ہے یہ عید کی جگہ ہے یعنی راستے۔

تَجَارِدُونَ "میں جمع ذکر حاضر مضارع معروض از مصدر جَاؤا جُؤُوا (ضر) یعنی پناہ اور مدد طلب کرنا۔

السؤال الثاني..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ نِكَاحِ الْغُلَامِ وَلَيْسَ مَعَهُ مَا تَحْتَضِرُهُ قَالَ لَيْتَ فَلَانًا قَدْ كَانَ تَحْتَضِرُ فَنِيضَ فَتَاتَةٍ فَقَالَ إِنْ سَأَلْتَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَقْرِيكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَغْلِيظِي الْيَدَيْنِ تَحْتَضِرْتِ بِهِ قَالَ نِيَا فَلَانَةَ أَغْلِيظِي الْيَدَيْنِ كُنْتُ تَحْتَضِرْتِ بِهِ وَلَا تَحْجِسِينَ عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْجِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَازِلُكَ لَكَ فَيَنْفَخُ. (حدیث ۱۸۸۸) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ خواجہ شہداء الغاف کی لغوی مصرنی تحقیق کریں۔

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال کا مل ثمن نامور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ لغوی کی لغوی مصرنی تحقیق۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب: یکما مزی فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبلہ سلم کے ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! بے شک میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں کہ میرے پاس دو سامان نہیں ہے جس کے ذریعہ جہاد کی تیاری کروں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ لاں آدمی کے پاس جاؤ تحقیق اس نے جہاد کی تیاری کی تھی اور وہ بیمار ہو گیا ہے۔ پس دو شخص اس (بیمار) کے پاس آیا اور کہا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ تجھے سلام کہہ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ آپ کس کس جگہ دو سامان دے دیں جو آپ نے جہاد کیلئے تیاریاں کیا تھیں ان میں سے کوئی کہہ کر اسے لاں! تو اس کو وہ دو سامان دیدے جسکے ساتھ میں نے جہاد کی تیاری کی تھی اور اس میں سے کوئی چیز نہ روکا، قسم بخدا اس میں سے کوئی چیز نہ روکا کہ نہ تیرے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔

③ الفاظ لغوی کی لغوی مصرنی تحقیق: تَحْتَضِرُ مینفہادہ عظم، بحث مضارع معلوم از مصدر تَحْتَضِرُ (عظم) بمعنی تیاری کرنا۔ "فَتَاتَةٍ" مینفہادہ کرعاب بحث فعل مضارع معلوم از مصدر إِنْفَاتَانِ (شرب) بمعنی آنا۔ "يَقْرِيكَ" مینفہادہ کرعاب بحث فعل مضارع معلوم از مصدر إِنْفَاتَانِ (أفعال) بمعنی پڑھنا۔ "أَغْلِيظِي" مینفہادہ مؤنث حاضر بحث فعل مضارع معلوم از مصدر إِنْفَاتَانِ (أفعال) بمعنی روکنا۔ "فَيُبَازِلُكَ" مینفہادہ کرعاب بحث فعل مضارع مجهول از مصدر يُبَازِلُكَ (مضارع) بمعنی برکت دینا۔

السؤال الثاني ١٤٢٩ هـ

السؤال الاول..... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ نِكَاحِ الْغُلَامِ وَلَيْسَ مَعَهُ مَا تَحْتَضِرُهُ قَالَ لَيْتَ فَلَانًا قَدْ كَانَ تَحْتَضِرُ فَنِيضَ فَتَاتَةٍ فَقَالَ إِنْ سَأَلْتَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَقْرِيكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَغْلِيظِي الْيَدَيْنِ تَحْتَضِرْتِ بِهِ وَلَا تَحْجِسِينَ عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْجِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَازِلُكَ لَكَ فَيَنْفَخُ. (حدیث ۱۸۸۸)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ جیسا علی کی سلامی احکام صنف کی ترکیب اور خواجہ شہداء الغاف کی لغوی مصرنی تحقیق کریں۔

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) مذکورہ جملہ کی ترکیب (۴) الفاظ لغوی کی لغوی مصرنی تحقیق۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب: یکما مزی فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حج کے وقت تم میں سے ہر شخص کے ہر جز پر صدقہ واجب ہوتا ہے، ہر شخص (صحابان اللہ) صدقہ ہے۔ ہر عجمیہ (الحمد للہ) صدقہ ہے، ہر چیل (لا الہ الا

(اللہ) صدق ہے اور برحق (اشاکیر) صدق ہے علی کا حکم کرنا صدق ہے برائی سے روکنا صدق ہے اور اس تمام سے کفایت کرتی ہیں اور رکعتیں جن کو وہی پاشت کے وقت پڑھے۔

② **ذکرہ جملہ کی ترکیب :-** یصبح فصل یصل علی جادہ سلامی موصوف من ہارہ احکم مضاف مضاف الیہ لک مجرور، جادہ مجرور لک کائنات کے متعلق ہو کر مفت، موصوف مفت لک مجرور، جادہ مجرور لک لہاقہ کے متعلق ہو کر خبر مقدم صدق اس موصوف فصل یصل اپنے اسم خبر سے لک جملہ اسید ہوا۔

③ **الفاظ مخلوطہ کی لغوی و صرفی تحقیق :-** یسجد :- یسجد اعد ذکر عاب بحث مضاف موصوف موصوف از مصدر یسجد (افعال) بمعنی کاٹی ہوا، کفایت کرنا۔ "اقم" یہ مصدر ہے از باب لغر بمعنی حکم کرنا۔ "تقی" یہ مصدر ہے از باب لغر بمعنی روکنا وغیرہ کرنا۔

[الحمد للہ]..... وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ (لِلَّهِ أَشَدُّ فَرْخًا يَتَوَقَّعُ غَنِيْدَهُ جِئْنَ يَتَوَقَّعُ إِلَيْهِ مِنْ أَجْدِكَ كَانَ عَلَى رَاجِلَيْهِ يَأْرِيضُ فَلَاحَةً فَانْقَلَبَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَلْعَانَةٌ وَشَرَابَةٌ فَلَيْسَ وَنَهَا، فَاتَتْ شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا وَقَدْ آيَسَ مِنْ رَاجِلَيْهِ فَنَبَيْتُنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهُ فَاَخَذَ بِحِطَائِبِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِلْوَةِ الْفَرْجِ اللَّهُمَّ أَنْتَ غَنِيْدِي وَأَنَا وَرَثَةُ، أَخْطَلُونَ شِلْوَةَ الْفَرْجِ). (حدیث ۱۵)

حدیث پر اعراب لگا کر تفسیر ترجمہ کریں، حدیث کا مطلب واضح کریں، تفسیر و الفاظ کی لغوی تحقیق لکھیں۔

④ **خلاصہ سوال کا :-**..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کا مطلب (۴) الفاظ مخلوطہ کی لغوی تحقیق۔

جواب :-..... ① **حدیث پر اعراب :-** کما مر فی السؤال آنفا۔

② **حدیث کا ترجمہ :-** مسلم کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی سواری پر سوار تھا کھانے پینے کا سامان بھی ساتھ تھا چاہا تک سواری چھوٹ گئی، بسیار (بہت) تلاش کے بعد وہاں سے ہو کر وہ ایک روخت کے سائے میں لیٹ گیا اس حالت میں چاہا کہ وہ کیا دیکھے کہ کوئی اسکے پاس آن کر مڑی ہوتی ہے چنانچہ وہ اس کی مہار چکڑے ہوئے انتہائی خوشی کے عالم میں کہتا ہے کہ "اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں" انتہائی خوشی کے عالم میں غلطی سے اس نے یہ جملہ کیا۔

③ **حدیث کا مطلب :-** اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ علامہ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی مراد یہ ہے کہ اللہ بندے کی توبہ سے راضی اور اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔

اللہم انت عبدی وانا ربک انتہائی خوشی کے عالم میں غلطی سے اس نے یہ جملہ صحیح جملہ تو تھا کہ وہ یہ کہتا تھا عبدک وانت دہی اس جملہ میں یہ تانا تمسود ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے حد درجے خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی خوشی کو اس شخص کی خوشی کے ساتھ تشبیہ دی کہ جنگل میں جہاں کوئی چیز نہ ملتی ہو جو کچھ اسکے پاس تھا وہ بھی کم ہو جائے پھر مایوس ہو جائے کہ بعد چاہا تک مل جائے تو اس کی خوشی کا اس وقت کی لکھنا نہ ہوگا اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اس سے جو گناہ کرے کہ توبہ کرنا ہے مثال کے ذریعے بات زیادہ واضح طرح سمجھ میں آجاتی ہے اسلئے آپ زہد نے مثال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی خوشی کو بیان کیا ہے۔

④ **الفاظ مخلوطہ کی لغوی تحقیق :-** بِحِطَائِبِهَا الخَطَامَ کا معنی مہار نکیل، کمان کی تانت ہے اس کی مع خَطْم آتی ہے۔

"فَلَا يَمْرُدُ عَنْهَا مَنْ يَسْتَعِينُ بِهَا"۔ "ایسا (مع) ہمیں کسی سے ناسمیع ہوتا۔"
 "فَانْفَلَتْنَا فَلَمَّا كَرِهْنَا"۔ "انفالت" (انفصال) ہمیں رہا ہوتا، چھوڑنا۔

السؤال الثالث ۱۴۲۹ھ

السؤال الأول: عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَوَزَقْتُمْ كَمَا يَزِدُّ الطَّيْرُ، تَغْلُوْ جَنَاحًا وَتَوَدُّوْحَ بَطْنَانَا. (حدیث ۷۹)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ تشریح کریں، توکل کے معنی اور اس کی قسمیں تحریر کریں، الفاظ غلطوں کی لغوی تحقیق لکھیں۔
 خلاصہ سوال: اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) توکل کا معنی اور اقسام (۵) الفاظ غلطوں کی لغوی تحقیق۔

جواب: ۱۔ حدیث پر اعراب :- کما معنی فی السؤال آنفا۔

۲۔ حدیث کا ترجمہ :- حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے اگر تمہارا توکل اللہ پر صحیح ہو جائے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح کے نکلنے میں اور شام کو پھٹ بھر کر (گھولوں) میں آجاتے ہیں۔

۳۔ حدیث کی تشریح :- توکل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پرندوں کی طرح پالتے ہیں، مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ سنی و جدوجہد کسب و عمل حقیقت میں رزق پہنچانے والا نہیں ہے بلکہ رزق پہنچانے والا صرف اللہ ہے لہذا اگر تم بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کرو گے اور اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دو گے تو وہ پرندوں کی طرح تمہارے لئے بھی روزی کے اسباب خود ہی پیدا کر دے گا۔

۴۔ توکل کا معنی اور اقسام :- توکل کا لغوی معنی بھروسہ کرنا ہے اور شریعت کی اصطلاح میں بعض صورتوں میں اسباب کے اختیار کرنے کا نام ہے اور بعض صورتوں میں اسباب ترک کرنے کا نام ہے اس لئے توکل کا معنی سمجھنے کے لئے پہلے اسباب کی اقسام کا جاننا ضروری ہے۔ یاد رہے کہ اسباب کی تین قسمیں ہیں ① اسباب قطعیہ: وہ ہیں کہ جن پر سبب عاۃً مرتب ہو جاتا ہے اور ان کے غیر پر مرتب نہیں ہوتا جیسے کھانے سے بھوک کا دور ہونا اور پینے سے پیاس کا دور ہونا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ان اسباب کو چھوڑنا حرام ہے اور تقبیل جائز ہے ② اسباب ظنیہ: وہ ہیں جن پر سبب عاۃً مرتب ہوتا ہے اور سبب کے بغیر بھی مرتب ہو جاتا ہے جیسے ذرا کھلی مال۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر مت ہو تو چھوڑنا جائز و مندوب ہے ③ اسباب وہمیہ: وہ ہیں جن پر سبب عاۃً مرتب نہیں ہوتا جیسے ظن سے مال لیا جائے گا تو تجارت کروں گا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ان اسباب کو چھوڑنا واجب ہے۔

اس تقریر سے یہ سمجھ آیا کہ قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں جہاں توکل کا امر ہے توکل کی تین اقسام مراد ہیں ① اسباب کی تقبیل مراد ہے اسباب قطعیہ میں ② اسباب کا ترک مراد ہے اسباب ظنیہ میں ③ اسباب کا ترک مراد ہے اسباب وہمیہ میں۔

۵۔ الفاظ غلطوں کی لغوی تحقیق :- "یزدق" رزقاً باب لغز سے مضارع کا میند ہے بمعنی رزق دینا۔

"تغلو" غلواً باب لغز سے مضارع کا میند ہے بمعنی صبح کو جا، مطلق ہوا۔

"فصلنا" فصلنا جمع ذکر کا ماضی ماضی سے مضارع کا میند ہے بمعنی صبح کو جا، مطلق ہوا۔

”تدوح“ مینہ وادہ سوت قاصب مضارع صرف از مصدر الدواح بمعنی شام یا سورج کے اٹلنے کا وقت۔

”بطاننا“ مینہ سب لہ کر ام فاعل از مصدر اَلْبَطْنُ (سبح وکرم) بمعنی بڑے پیٹ والا ہوتا۔

الشیخ الاسلام عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَلَيْتُ وَمَلَكَ كَتَلَتْ وَجَلَّ أَوَّلًا نَزَلًا فَهَجَلْ لَجَجَلِبْ

وَالْفَرَّاشُ يَفْعُلُ فِيهَا وَلَمْ يَذْهَبْ عَنْهَا، وَأَنَا اخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّفْلِ وَأَنْتُمْ تَفْلُتُونَ مِنْ يَدِي (حدیث: ۱۳۳)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، حدیث کی تشریح کرتے ہوئے تشریح کی وضاحت کریں، خاکشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) الفاظ و خطوط کی لغوی تحقیق۔

ترجمہ ① حدیث پر اعراب: سَكَمَزُ فِي السَّوَالِ أَنْفَا۔

② حدیث کا ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی مانند ہے جس نے آگ جلائی پس ٹڈیاں اور پوانے اس میں گرے شروع ہو گئے اور وہ ان کو آگ سے روکتا تھا اور میں بھی تمہاری کردوں کو پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچاتا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکل رہے ہو۔

③ حدیث کی تشریح: اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے اپنے اور کفار کے طرد کو مثال کے ذریعہ بیان کیا ہے اور اس میں مملوک میں حکم سے مراد امت محمدیہ کے کفار ہیں کہ جیسے کوئی شخص آگ جلاتے تو پتھے اس میں آکر گرے ہیں وہ شخص ان پتھوں کو آگ سے روکتا ہے تو میری اور کفار کی مثال بھی یہی ہے کہ کافر لوگ جہنم کی آگ میں تیزی سے گر رہے ہیں اور میں ان کو کروں سے پکڑ کر جہنم سے بچانے کی کوشش کر رہا ہوں کرو پھر مگر بدستور اس میں گر رہے ہیں۔

④ الفاظ و خطوط کی لغوی تحقیق:۔ ”لوقد“ ایقلا باب افعال سے ہنسی کا مینہ بمعنی آگ لگا۔

”الجننادب“ بمعنی ایک قسم کی بڑی عام لوگ اس کو قوط کہتے ہیں۔

”الفراش“ بمعنی پروانہ یہ جمع ہے اس کا مفرد الفرواشۃ ہے۔

”یقعن“ وقوعاً (جمع) سے مضارع کا مینہ بمعنی واقع ہونا، گرنا۔

”یذہبن“ الذہب (نعر) سے مضارع کا مینہ بمعنی روکنا، دفع کرنا۔

”حجزل“ یہ ہے اس کا مفرد حَجَزَة ہے بمعنی ازار یا عسکری جگہ۔

﴿الورقة الثانية: فی الحديث﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۵۱۴۳۰

الشیخ الاول عَنْ أَمِّ كَلْبُومَ بِنْتِ عَقَبَةَ..... قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (لَيْسَ الْكِتَابُ

الَّذِي يَصْلُحُ بَيْنَ النَّاسِ لِمَنْبِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا) (حدیث: ۳۴)

حدیث کا ترجمہ اور تشریح کریں جن مواقع پر جھوٹ بولنے کی اجازت ہے ان کی تفصیل لکھیں، خاکشیدہ حصے کی تحریک کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کی تشریح (۳) جن مواقع پر جھوٹ

کی اجازت ہے ان کی نشاندہی (۴) کلام مظلوم کی ترکیب۔

ترجمہ ❶ حدیث کا ترجمہ :- حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے

۱۷ حدیث کی تشریح: علامہ طبری فرماتے ہیں کہ ان جھگڑوں پر صحت یونانا جائز ہے مگر دوسرے بعض علماء فرماتے ہیں کہ صحت یونانا تو

۱۷ جن مواقع رجسٹری کی اجازت سے ان کی نشاندہی :- ختم موقوفوں رجسٹری ہونے کی اجازت سے ۱) یصلع بین

الانسان فيمنى خيدا جولوگوں کے درمیان صلح کرنا ہے، بھلائی کی بات آگے پہنچاتا ہے مطلب یہ ہے کہ جب دو مسلمانوں میں لڑائی ہو جائے تو اب تیسرا آدمی ان دونوں کے باہم بغض و عداوت کو دور کرنے اور ان میں صلح کروانے کے لئے ایک دوسرے کی طرف

مجس ہاتھ پہنچائے تاکہ وہ دونوں صلح اور دوستی پر آمادہ ہو جائیں ﴿الْحَزْبُ لِرَأَىٰ مَوْجِعِ بَرْدٍ شَمْسٍ﴾ کو اصل سورۃ تہا سے بے خبر رکھے کے لئے غلام بیانی سے کام لیا اور دشمن کو دھوکہ دینا کہ فتح حاصل کرنا آسان ہو جائے ﴿حَبِطَ الْغُلَامُ وَزُوجُهُهَا﴾

مرد کی بات اٹھنا بیوی سے کہ جب گھر پہلے زندگی کو صحیح کرنے کیلئے خاندان کو بھری سے یا بیوی کو خاندان سے کچھ غلط بیانی کی ضرورت پڑے گا تاکہ بغیر زندگی کا خطرہ ہو تو اس موقع پر بھی شریعت نے بقدر ضرورت جموٹ (تورہ) کی اجازت دی ہے۔

⑤ کلام مخلوط کی ترکیب: جیسے فعل؛ قصہ الکذاب اس کا اسم الٰہی اسم مفعول یصلح فعل وقابل بین الناس
 ہدف ومضاف الیہ مکر مفعول فرب فعل فاعل مفعول فرب مکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ فاعل عائد منہم خبریہ فعل فاعل اور مفعول بہ

۱۔ معطوف اول کو عائد بقول خیرا، یعنی خیرا کی طرح معطوف ثانی، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مکرر ملے ہوئے۔
۲۔ مکرر خبر ملے اسے اسم خبر سے مکرر جملہ اسم خبر ہوا۔

الفتى الثاني: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَضَعُ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ،

مَنْزِلُهُ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ بِنَا نَالٌ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غِيْنَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ كَلِمَ يَكْلَمُ فِي سَبِيلِ

۱) الفاظ مخطوطہ کے ابواب ومعانی:- تَقْضَىٰ "یہ باب عقل سے ماضی معلوم کا سینہ ہے بمعنی ضامن و یا مضموندار کی طرف۔

"لَا يَخْرُجُ" یہ باب افعال سے مضارع معلوم کا سینہ ہے بمعنی نکالنا۔

"أَخَذَ" یہ باب افعال سے مضارع معلوم کا سینہ ہے بمعنی داخل کرنا۔

"أَوْجَعُ" یہ باب افعال سے مضارع معلوم کا سینہ ہے بمعنی لانا۔

"قَالَ" یہ باب ضرب سے ماضی معلوم کا سینہ ہے بمعنی پاؤں حاصل کرنا۔

"يَكْلَمُ" یہ باب امر و ضرب سے مضارع مجہول کا سینہ ہے بمعنی بولی کرنا۔

السؤال الثاني ۱۴۳۰ھ

الشرح الاول

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا شُكَّ لَهُ وَالْعَمَلُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَوِيٌّ، فَيَنْتَهِىَ مَا نَزَّكَ كَانَتْ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكَتَبَتْ لَهُ مِائَةُ خَسَنَةٍ، وَتَجِبَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَنَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ جُزْأٌ مِنَ الشَّيْطَانِ يُؤْتِيهِ ذَلِكَ حَتَّى يُفْعَمَ، وَلَمْ يَلِدْ أَخْذَ بِالْقَضَىٰ، وَمَا جَاءَهُ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَوَّلَ أَكْثَرَ يَوْمِهِ. (حدیث ۱۳۱۰)

حدیث مبارک پر اعراب لکھیں۔ ترجمہ کریں۔ مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی لکھیں۔

۲) خلاصہ سوال :- اس سوال کا حل جن امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوطہ کے ابواب و معانی۔

۱) حدیث پر اعراب :- یکساں موزنی السؤال آنفا۔

۲) حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک دن میں یہ کلمہ لا الہ الا اللہ وحده الخ سو مرتبہ پڑھے گا اس کے لیے اس کا تمام آزار کرنے کے برابر ثواب ہے اور اس کے تمام اعمال میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے سونے و نمانے جاتے ہیں اور اس دن شام تک اس کی شیطان سے حفاظت کر دی جاتی ہے اور کوئی شخص (قیامت کے دن) اس سے افضل ملے گا کہ اس نے اس سے بھی زیادہ اس عمل کی تکرار کی ہوگی۔

۳) الفاظ مخطوطہ کے ابواب ومعانی :- تَقْضَىٰ "یہ باب عقل سے ماضی معلوم کا سینہ ہے بمعنی ملنا۔

تَجِبَتْ "یہ باب امر سے ماضی مجہول کا سینہ ہے بمعنی ملنا۔

يُفْعَم "یہ باب افعال سے مضارع معلوم کا سینہ ہے بمعنی شام کرنا۔

يَكْلَمُ "یہ باب ضرب سے ماضی معلوم کا سینہ ہے بمعنی کثیر و زیادہ ہونا۔

الشرح الثاني: عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قُلْنَا قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ يَتَنَفَّسُهُ الْكَوْثُ، فَقَالَتْ فُلَيْطَةُ: وَاتَّخَذَتْ أَبْتَنَاهُ، فَقَالَ كَيْفَ عَمَلِي أَبْنِيكَ كَذَبْتَ بَعْدَ الْيَوْمِ قُلْنَا مَا نَكْ قَالَتْ: يَا أَبْتَنَاهُ، أَجَلْتُ زَيْنًا نَعَا، يَا أَبْتَنَاهُ أَجَنُّهُ الْفِرْدَوْسُ مَا وَاهُ، يَا أَبْتَنَاهُ إِلَهِي جَبَرْتُهُ نَعَا، فَلَمَّا لَفِينْ قَالَتْ فُلَيْطَةُ: أَطْلَبْتُ أَنْفُسَكُمْ أَنْ تَعْمُوا عَلَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الثَّوَابَ؟ (حدیث ۱۳۱۰)

مبارک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ حدیث کی ہے غبار خراش کریں۔ اطاعت انفسک کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) اطابت انفسکم کی ترکیب۔

﴿ترجمہ﴾..... ① حدیث پر اعراب :- کما مرفی السوال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور آپ ﷺ پرشی کے دورے پڑنے لگے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیماری کی شدت دیکھ کر بول اُٹھیں ہائے میرے پاس کس قدر دکھناک ہیں یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا آج کے بعد میرے پاس کو کچھ تکلیف نہیں ہوگی جب آپ ﷺ فوت ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے روتے ہوئے کہا کہ اے ہاں آپ ﷺ نے پروردگار کے بلائے کو قبول فرمایا۔ اے ہاں! جنت الفردوس آپ ﷺ کا مقام ہے اے ہاں! ہم جبرائیل علیہ السلام کو آپ ﷺ کی موت کی خبر دیتے ہیں، آپ ﷺ کے مدفن ہونے کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تعجب کے عالم میں صحابہ کرام علیہم السلام سے کہتی ہیں کہ تم نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنے کو کیسے گوارا کیا۔

③ حدیث کی تشریح :- سو اذکوب ابتداء ہائے میرے پاس کی ہے یعنی یہ جملہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے متفقاً سے بشرع کہا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کے وقت میں جرح تکلیف اور بے چینی ہوتی ہے اس کا اظہار کرتا جائز ہے مگر اس اظہار میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ اطابت انفسکم یعنی تمہارے دلوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو عزیز زمینوں میں کوبہ کیا اور ان پر مٹی ڈالنا گوارا کر لیا؟ یہ جملہ بھی بے ساختہ محبت اور کمالِ رافت و رحمت کی وجہ سے تھا، ورنہ نبی کریم رضی اللہ عنہ کے دفن کرنے پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کوئی اعتراض نہیں تھا کیونکہ یہ تو شریعت کا حکم ہے جس سے کوئی مستثنیٰ نہیں ہے۔

④ اطابت انفسکم کی ترکیب :- اطابت فعل انفسکم مضاف الیہ مکر فاعل فعل مضاف الیہ مکر جملہ علیہ خبر یہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۵۱۴۳۰

الشیخ الاول..... عن أنس عن النبی ﷺ فیما یزویہ عن زبہ عذوجل قال "إذا تقوّب الغبیل إلی شینوا تقوّبک إلیہ ذراعا وإذا تقوّب إلی ذراعا تقوّبک منہ باعما وإذا أتانی یتشوی أتینہ عذولہ" (حدیث: ۹۷)

اعراب کا ترجمہ کریں، حدیث کی تشریح کریں، مشہد اور ذوالحقا کے منصوب ہونے کی وجہ تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) مشہد اور ذوالحقا کے منصوب ہونے کی وجہ۔

﴿ترجمہ﴾..... ① حدیث پر اعراب :- کما مرفی السوال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے بیان فرماتے ہیں فرمایا جب بندہ میری طرف ایک باشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوجاتا ہوں اور جب دوا یک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دلوں ہاتھ پکالنے کے بعد اس کے قریب ہوجاتا ہوں اور جب دوسری طرف آہستہ چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

③ حدیث کی تشریح :- حدیث قدسی ہے کہ جب بندہ میری طرف ایک باشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوجاتا ہوں بندہ اللہ سے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی فرمانبرداری و اطاعت کرتا ہے یعنی بندہ معمولی سی عبادت

کہتا ہے عقی کر ایک باشت، کم سے کم قرئی شال باشت کے ساتھ دجائی ہے تو کہا جا رہا ہے کہ بندہ تو معمولی سی عبادت کرتا ہے مگر اللہ جل شانہ کی رحمت اس پر ایک ہاتھ کے بقدر مہربان ہوتی ہے اسی طرح اگر بندہ کچھ زیادہ عبادت کرتا ہے گویا ایک ہاتھ کے برابر تو اللہ اس سے دو گنا زیادہ قریب ہوتے ہیں یعنی دونوں بازوؤں کے پھیلائے کے بقدر اور جب بندہ اللہ کی طرف بہت شہرہ رجوع کرتا ہے اور گناہوں کو چھوڑ کر اللہ جل شانہ کی طرف توجہ کرنے لگتا ہے تو اللہ جل شانہ کی رحمت اس کو دو گنا کر پائی خوشی میں لے لیتی ہے کہ کہیں شیطان اس کو راستہ میں نہ روک لے۔

۱۲) **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا سَبِیْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَبِیْلُهُمْ لَیْسَ بِاَسْوٰی سَبِیْلِ اللّٰهِ سَبِیْلُ اللّٰهِ هُوَ الَّذِیْ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ دُوْنِ سَبِیْلِہُمْ وَیَضَعُ لِمَنْ یَّشَآءُ مِزٰنَہٗ** (سورۃ ابراہیم: ۳۶)۔

عبادت پر اعراب کا ترجمہ کریں، خدا کا یہ الفاظ کی نفوی تحقیق کہیں اللہ کے عمل سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔
خلاصہ سوال ہے: اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مظلومہ کی نفوی تحقیق (۴) اللہ کے عمل کی مراد۔

جواب: ۱) حدیث پر اعراب: یکملو فی المسوال آنفا۔

۲) **حدیث کا ترجمہ:** حضرت جوہرہ بنت جحش نبی کریم ﷺ کا رشتہ تھا کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہیں چہ لوگ جو میرے حلال کے خوش نظر آئیں میں محبت کرتے تھے آج میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ عطا کروں گا، جس سے میرے سایہ کو کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۳) **الفاظ مظلومہ کی نفوی تحقیق:** اَظْلَمَہُمْ مینہ و عظم منہ منہ معروف باب الحال یعنی سایہ عطا۔

”المستحایون“ التحاب (خائل) سے جمع کو کہ کم خائل کا صیغہ ہے بمعنی آپس میں محبت کرتا۔

”بجلائی“ جلا لا و جلا لا (خراب) کی شان والا ہونا، جمع میں بڑا ہونا، عرش میں بڑا ہونا۔

۴) **اللہ کے عمل کی مراد:** اسکے بارے میں مشہور تین قول ہیں ۱) نخل سے اللہ کے عرش کا سایہ مراد ہے جیسا کہ بعض روایات میں عرش کا ذکر بھی ہے ۲) نخل سے مراد حق تعالیٰ اور رحمت الہی ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے السُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِی الْاَوْسَ دُنَیْہِ اللّٰہُ کَاسَیْہِ السُّلْطَانِ ہوتا ہے یعنی بادشاہ کے دربار سے حفاظت ہوتی ہے ۳) یہ کہتا ہے ہدایتوں اور نعمتوں سے، مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ان کو وہاں کی راستیوں اور نعمتیں بھر پور دیں گی۔

﴿الورقة الثانية: فی الحدیث﴾

﴿المسوال الاول﴾ ۱۴۳۱ھ

السُّعْلُ الْاَوَّلُ..... عَنْ عُفْفَةَ بِنْتِ عَامِرٍ الْجُھَنِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْخِلُ بِالسُّلْطَانِ الْوَاوِدِ ثَلَاثَةً نَفَرِ الْجَنَّةِ: صَانِعُهُ يَخْتَصِبُ فِیْ صَفْوَتِہِ الْخَيْرِ وَالْوَاوِدُ بِہٖ وَتَنْبِیْلُہٗ وَانْمَا وَانْكَوْنَا وَانْ تَزْنُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَزْنُوْا وَمَنْ تَرَكَ الزَّیْنِ تَرَكَ مَا عَلَیْہِ وَخَبَہٗ عَنْہُ فَاَنْہَا یَفْتَعُ تَرْکُہَا (حدیث: ۱۳۷۰)

حدیث مبارک پر اعراب لگائیں۔ ترجمہ کریں۔ مظلومہ الفاظ کے اعراب اور معانی لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مکمل متن اس صفحہ میں (۱) حدیث پر اسباب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ غلطوں کے جواب دہانی۔

جواب..... ① حدیث پر اسباب:- کما مؤلفی المسوال آفلا۔

② حدیث کا ترجمہ:- حضرت عقیب بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیری جیسے عین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں اس کے بنانے والے کو جس کے بنانے سے تو اب کی امید رکھ کر اور اس تیر کو چلانے والا اس تیر کو ترکش سے نکال کر دینے والا، تیر اندازی کرو اور گمز سواری کرو اور تمہارا تیر اندازی کرنا تمہارے گمز سواری کرنے سے مجھے زیادہ پسند و محبوب ہے اور جس شخص نے تیر اندازی کو سیکھے کو بعد بے ریشی کی وجہ سے چھوڑ دیا تو بے شک وہ ایک نعمت تھی جس کو اس نے چھوڑ دیا۔

③ الفاظ غلطوں کے ابواب و معانی:- یہ مختصراً یہ ابواب و معانی سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی تو اب کی امید رکھنا۔

گزؤؤتو یہ ابواب سے امر حاضر معلوم کا صیغہ ہے بمعنی تیر چھیننا اور تیر اندازی کرنا۔

گزؤتو یہ ابواب سے امر حاضر معلوم کا صیغہ ہے بمعنی سوار ہونا۔

توؤتو یہ ابواب سے امر ماضی معلوم کا صیغہ ہے بمعنی چھوڑنا۔ غلٹا یہ ابواب سے امر ماضی معلوم کا صیغہ ہے بمعنی بھٹکانا۔

الفتح المبین..... عن زید بن لوقم قال: کان رسول اللہ ﷺ یقول: اللهم انی أعوذک من العجز والکسل و البلخل والهرم و عذاب القبر، اللهم نفسی تقولها و زکھا انت خیر من زکھها انت و لیها و مولها، اللهم انی أعوذک من علم لا ینفع و من قلب لا یخشع و من نفس لا تشبع و من دعوة لا یتستجلب لها۔ (صفحہ ۱۷۷)

حدیث کا ترجمہ کریں۔ اعوذک من علم لا ینفع و من قلب لا یخشع کی ترکیب کریں۔ بخطوط غلطی کے ابواب پر دہانی لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مکمل متن اس صفحہ میں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) مذکورہ جملہ کی ترکیب (۳) الفاظ غلطوں کے ابواب و معانی۔

جواب..... ① حدیث کا ترجمہ:- حضرت زید بن لوقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اللہم انی أعوذک من العجز الخ (ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے، بخل اور کبر سے اور قبر کے عذاب سے اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقرب دے اور اس کو پاک کر دے اور ترس سے بچر پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا دال و مولیٰ ہے اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خوف نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

② مذکورہ جملہ کی ترکیب:- اعوذ، فعل، ناقص، یک، جار مجرور، مل کر متعلق، اذل من جار مجرور، علم موصوف، لا ینفع، فعل، ناقص، مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف، مفت، مل کر مجرور، جار مجرور، مل کر موصوف، طیر، ما بعد والا جملہ موصوف، موصوف، علیہ اپنے موصوف سے مل کر متعلق، ثانی، فعل، اپنے ناقص اور دونوں حلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

③ الفاظ غلطوں کے ابواب و معانی:- "أعوذ" یہ ابواب سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی پناہ مانگنا۔

لا ینفع یہ ابواب سے لقی مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی نفع دینا۔

لا یخشع یہ ابواب سے لقی مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی ڈرنا۔

”لَا تَنْفَعُكَ“ یہ باب سب سے اعلیٰ مفاد معلوم کا سینہ ہے بمعنی میر ہوتا۔

”لَا يَسْتَعْمَلُ“ یہ باب استعمال سے اعلیٰ مفاد مجہول کا سینہ ہے بمعنی قبول کرتا۔

السؤال الثاني ۱۴۳۱ھ

السؤال الاول..... قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **الطَّهْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَنَدُ لِلَّهِ تَقْلًا: الْيَمَانُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَنَدُ لِلَّهِ تَقْلًا أَوْ تَقْلًا: مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ حَبِيبٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْلُو فَيُتَابِعُ نَفْسَهُ فَنُفِثَتْهَا أَوْ مَوْبِقَهَا.** (حدیث: ۴۰)

حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، حدیث کا صاف اور واضح مطلب لکھیں، تحذیر الفاظ کی صرفی تحقیق لکھیں۔
خلاصہ سوال:..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کا مطلب (۴) الفاظ غلط کی لغوی تحقیق۔

ترجمہ..... ① حدیث پر اعراب:۔۔۔۔۔ کما توفی فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ:۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طہارت نصف ایمان ہے، اور الحمد للہ کا کل تر از دو کو ثواب سے بھر دے اور سبحان اللہ، الحمد للہ کے کلمات آسمان اور زمین کے درمیان فضا کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ دینا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے قرآن پاک تیرے موافق یا مخالف دلیل کی حیثیت رکھتا ہے، ہر انسان صبح کو اٹھنے والا ہے پس اپنے آپ کو پیچھے والا ہے (ایک کام کر کے) اپنے نفس کو جہنم سے آزاد کرنے والا ہے یا (برے کام کر کے) اس کو تباہ و برباد کرنے والا ہے۔

③ حدیث کا مطلب:۔۔۔۔۔ الطہور شطو الایمان طہارت نصف ایمان ہے مطلب یہ ہے کہ غابر ہی نیابت (حقیقی و علی) کو دور کرنا آدمی پاکیزگی ہے اور آدمی پاکیزگی کی نیابت باطنی یعنی حد، کینہ، بغض وغیرہ سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔ اس حدیث میں ترغیب ہے کہ جس طرح ظاہری پاکیزگی ضروری ہے اسی طرح باطنی پاکیزگی بھی حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

الحمد لله تملأ المیزان اکیس الحمد للہ کے ثواب کی طرف شائع ہے کہ قیامت کے دن الحمد للہ کا ثواب تر از دو کو بھر دے۔
الصلاة نور نماز روشنی ہے یعنی دنیا میں بھی اس نماز سے حق کی طرف رہنمائی ملتی ہے اور روز قیامت جلی امراط سے گزرنے وقت اس کی روشنی ہوگی جز نمازی کو وہاں کام دے گی۔
الصدقة برهان صدقہ ثبوت فرماتے ہیں کہ صدقہ دینا مومن اور حق ہونے کی علامت و دلیل ہے۔
الصبر حبيب صبر روشنی ہے کہ صبر بھی مومن کا ہتھیار ہے اس سے مومن کو استقامت ملتی ہے۔
القرآن حجة لك او عليك ایک دوسری روایت میں آتا ہے بحاج العباد قرآن مجید قیامت میں بندوں سے مجزا کرے گا اپنے حقوق کے بارے میں جس طرح انسان آپس میں ایک دوسرے کے خلاف جھگڑتے ہیں یا دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص قرآن کے حقوق ادا کرے تو قرآن قیامت کے دن اس کے بارے میں سفارشی ہوگا اور اس شخص کے لئے قرآن حجت اور دلیل بن جائے گا اور اگر قرآن کے حقوق کو ادا نہ کیا تو قیامت کے دن یہ قرآن اس کے خلاف ہو جائے گا۔

كل الناس يغلو ہر شخص جب صبح کے وقت اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اپنے نفس کو جہنم سے آزاد کرنے والا ہوتا ہے یا مالک کرنے والا یعنی اگر وہ ان کو اچھے اعمال کرے گا تو اسے جہنم سے آزاد کرے گا، جہنم کی آگ سے محفوظ کرے گا اور اگر برے کام اور

احوال کرے گا تو پھر خود ہی اپنے لہس کو ہلاک اور تباہ ویرا کرے گا۔

⑦ **الْفَائِظَةُ** کی لغوی تفسیر: "تَنَلُّان"۔ میضہ شیزہ موت غائب مضارع معلوم باب فتح بمعنی بھرتا۔

"برہان"۔ ام ہے بمعنی دلیل و حجت، اس کی فتح بڑھائیں ہے۔

"يَقْدُ" واحد مذکر غائب مضارع معلوم از باب لغز بمعنی صبح کے وقت آتا۔

"معتقہ" میضہ واحد مذکر ام فاعل باب افعال بمعنی آزاد کرنا، عَتَقًا وَ عِتْقًا (غرب) بمعنی آزاد ہونا۔

"موبقہ" میضہ واحد مذکر ام فاعل باب افعال بمعنی ہلاک کرنا۔ غَرَبَ سے بمعنی ہلاک ہونا۔

الشیخ المشیخ..... قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ يَغْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ "بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَلَا

خَوْفٌ وَلَا قُوهٌ إِلَّا بِاللَّهِ" يُقَالُ لَهُ: لَهْدِيَّةٌ وَكُنِيَّةٌ وَوَقِيَّةٌ وَتَنْخِي عَنْهُ الشَّيْطَانُ. (حدیث ۸۳)

حدیث شریف پر اعراب لگا کر زیر کریں، حدیث کا مطلب تحریر کریں، خط کشیدہ کلمات کی مرئی تفسیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کا مطلب (۴) **الْفَائِظَةُ** کی مرئی تفسیق۔

ترجمہ..... ① حدیث پر اعراب:۔ حکماء فی السوال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلے وقت کہے کہ بسم اللہ توکل علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (اللہ کے نام سے نکلا ہوں اللہ پر توکل کیا، مٹا نہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے) تو اس کو کہا جاتا ہے کہ وہ ہدایت دیا گیا اور نکالتے کیا گیا اور بچایا گیا ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔

③ حدیث کا مطلب:۔ اس حدیث میں آپ ﷺ نے گھر سے نکلے وقت کی دعا بتلائی ہے کہ آدمی گھر سے نکلے وقت یہ دعا پڑھے بسم اللہ توکل علی اللہ الخ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے، یہ دعا پڑھنا اگرچہ علماء نے مستحب لکھا ہے مگر بعض کثریت مطہرہ کے مستحب کاموں میں جب اپنی حفاظت ہے تو پھر شرم و اجہات اور فرط شرم میں سختی حفاظت ہوگی، یہ دعا پڑھ کر آدمی نے اللہ کی ذات پر توکل و اعتماد کیا اور لا حول کے ذریعے اپنے آپ کو عاجز مانا اس پر اللہ کی طرف سے اس کو ہدایت کا انعام ملا ہدایت اس بات کا نام ہے کہ بندہ اللہ کو یاد کرے اور اس پر اعتماد کامل رکھے کے ساتھ اپنے تمام امور کو اللہ کے سپرد کر دے۔

④ **الْفَائِظَةُ** کی لغوی تفسیر:۔ "لَهْدِيَّةٌ"۔ میضہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مجہول باب ضرب بمعنی ہدایت دینا اور دکھانا۔

"كُنِيَّةٌ"۔ میضہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مجہول باب ضرب بمعنی کافی ہونا۔

"وَقِيَّةٌ"۔ میضہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مجہول باب ضرب بمعنی کسی کی حفاظت کرنا و بچانا۔

"تَنْخِي"۔ میضہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی معلوم باب تنقل بمعنی علیرہ ہونا، جدا ہونا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۱ھ

الشیخ الاول..... عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اَرَادَ بَنُو سُلَيْمَةَ اَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ: اِنَّهُ بَلَّغْنِي اَنْكُمْ تَوَيْدُونَ اَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدَّارُنَا ذَلِكَ،

لَقَدْ بَيْنَ سَلْمَةَ وَيَزَارُكُمْ تَكْتَبُ أَثْلَاكُمْ، وَيَزَارُكُمْ تَكْتَبُ أَثْلَاكُمْ. (حدیث ۳۲)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، حدیث کا مطلب بیان کریں، یعنی سلمہ دیارکم تکتب اثلاکم کی ترکیب کسبیدہ
﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کا مطلب
(۴) سلمہ دیارکم تکتب اثلاکم کی ترکیب۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب :- یکما مَز فی المَوالِ آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو سلمہ نے مسجد کے قریب خنجل ہونے کا ارادہ کیا چنانچہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ ﷺ نے ان کو لکھنا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مسجد کے نزدیک انتقال آبادی کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے اسکا ارادہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے غسل اتم اپنے گھروں میں سکونت پزیر ہو جہاں قدموں کو لکھا جائے۔

③ حدیث کا مطلب :- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو سلمہ نے مسجد کے قریب انتقال آبادی کرنے کا ارادہ کیا اس بات کی خبر حضور ﷺ کو پہنچی مئی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم نے مسجد کے قریب انتقال آبادی کرنے کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا جہاں تمہارے گھر ہیں وہیں سکونت پزیر ہو جہاں قدموں کو لکھا جائے کا معنی جتنے قدم ہوں گے اتنی نیکیاں تم کو ملیں گی، علماء فرماتے ہیں کہ فعلیت مذکورہ تو اس گھر کی ہوگی جو مسجد سے زیادہ قریب ہو کیونکہ جب مسجد پر اندکی رحمت نازل ہوتی ہے تو مسجد کے پڑوسی والے بھی اس سے محروم نہیں ہوتے لیکن مسجد سے زیادہ قریب تو چند گھری آباد ہو سکتے ہیں باقی گھر مسجد سے دور ہوں گے اس لئے ان کی بھی نیکیاں خاطر کے لئے ان کی بھی فعلیت حدیث بالا میں ارشاد فرمائی جارہی ہے کہ جتنے قدم بھی رکھے گا اتنی نیکیاں اس کو ملیں گی۔

④ یعنی سلمہ دیارکم تکتب اثلاکم کی ترکیب :- یعنی سلمہ مضاف ومضاف الیہ لکھنا ملا فی مفعول یہ ہے یا حرف بنیاد قائم مقام ادو فعل مہذوف کا ادو فعل اس میں انشاء غیر ماضی دیارکم مضاف ومضاف الیہ لکھنا ملا فی مفعول مہذوف کے حلق ہو کر محفل تکتب فعل مجہول اثلاکم مضاف ومضاف الیہ لکھنا مضاعف قائل، فعل و نائب قائل لکھ کر جملہ لعلیہ ہو کر فعل محفل فعلی لکھنا مضاعف قائل اپنے قائل مفعول پر اور اندازے لکھ کر جملہ لعلیہ انشاء یہ ہوا۔

الشیخ المالک..... عَنْ مُسْلِمَةَ بِنِ خَيْفَةَ قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي وَزَوْجَةٌ أَخِي فَقَالَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تَطْلُبَهَا إِذَا لَحِقَتْ وَتَكْتَسِبَهَا إِذَا اكْتَسَبَتْ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تَقْبِضِي وَلَا تَهْجُرِي إِلَّا فِي الْبَيْتِ (حدیث ۵۴)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، حقوق زوجہ بیان کریں، اخلاک نکاحات کی نفوی اور صریح تحقیق لکھیں۔
﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی شرح (۴) حقوق زوجہ کی تفصیلی (۵) اخلاص مخطوط کی نفوی اور صریح تحقیق۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب :- یکما مَز فی المَوالِ آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت معاویہ بن حنیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جبلی کا حق خاوند پر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تو کھانا کھائے تو اس کو بھی کھائے، جب تو لباس پہنے تو اس کو بھی پہنائے اور اس

کے چہرے پر نہ مارا اور اسے قہقہہ یا تمیز نہ کیا اور اس کے ساتھ قلعہ قلعہ نہ کر کر کے اندر۔

۱۴ حدیث کی تصریح:۔ اس حدیث کے بارے میں کہ اندر سر کا وہ عالم پہنچانے مرد پر عورت کے بعض حقوق کی نشاندہی کی ہے اور بعض معاملات پر بھی قرآنی ہے کہ جب مرد خود کو کھائے پئے تو وہی کھائے پئے اور خود جس طرح کا کپڑا پہنے اسے بھی پہنائے لیکن کھانے پینے اور پہننے میں مساوات کرے اور عورت کے چہرے پر بالکل نہ مارے اور اسے جھانکنا بھی نہ کہے اور اگر ہنسی میں حبیہ طبع کی اختیار کرنا چاہتا ہے تو گھر اس کے گھر کو چھوڑ کر پائے کرے کہ چھوڑ کر حبیہ کرے، حبیہ کیلئے کھر کو چھوڑنا صحیح نہیں ہے۔

۱۵ حق تعالیٰ کی نشاندہی:۔ مرد پر عورت کی لائق یہ ہے کہ اپنی استطاعت و طاقت کے مطابق اچھا لباس، اچھی خوراک اور دیگر ضروریات زندگی فراہم کرے۔

۱۶ الفاظ غلط کی انہی کی تفسیر:۔ متکسوفہ: مینہ ادا نہ کرنا، حاضر مضارع صرف از باب لغوی معنی لباس پہنانا۔

تکسوفہ: مینہ ادا نہ کرنا، حاضر مضارع صرف از باب لغوی معنی کھانا کھانا، مطعم از معنی کھانا کھانا۔

تکسوفہ: مینہ ادا نہ کرنا، حاضر مضارع صرف از باب لغوی معنی کپڑا پہنانا۔

تکسوفہ: مینہ ادا نہ کرنا، حاضر مضارع صرف از باب لغوی معنی کھانا کھانا، شاکستہ: بات کہنا۔

تکسوفہ: مینہ ادا نہ کرنا، حاضر مضارع صرف از باب لغوی معنی قلعہ قلعہ کرنا۔

۱۴۳۲ھ

السؤال الاول

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَفْرٍو بْنِ الْغَامِصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: غَلَاظَةُ أَوْ مَرِيَّةٌ تَنْزُوْا فَنَقَمْنَ وَتَسْلَمُ الْأَكْثَرُ أَفْذَ تَعْمَلُوا لَفَنِي لَجُودِهِمْ وَعَلَيْنِ غَلَاظَةُ أَوْ مَرِيَّةٌ تَخْفِقُ وَتَضَلُّبُ الْأَتَمُ لَجُودُهُمْ.

حدیث شریف پر اعراب لاکر ترجمہ کریں، وہ کثیدہ کلمات کی انہی تفسیر ذکر کریں۔ (حدیث ۱۳۳۳)

۱ خلاصہ سوال:۔ اس میں اصل کامل تین امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) کلمات غلط کی انہی تفسیر۔

۲ حدیث پر اعراب:۔ یکما موزوں السؤال آنفا۔

۳ حدیث کا ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ لڑنے والا جو گرہ دیا نظر جہاد کرے مگر بالیہ نیست حاصل کرے اور صحیح سالم و ابیہ لڑے آئے تو اس نے اپنے اہل کو جلدی لے لیا اور جو گرہ دیا نظر بالیہ نیست حاصل نہ کرے اور ڈی کر دیا جائے اس کے لئے مکمل باجر ہے۔

۴ کلمات غلط کی انہی تفسیر:۔ غلَاظَةُ: یہ غمزدہی اس کی معنی مروتانہ ہے معنی فرج کا رست۔

غَلَاظَةُ: یہ غمزدہی اس کا مینہ ہے از مصدر غَزَاوَةً غَزَاوَةً (غمر) معنی جگہ جہاد کے لئے لکھا۔

لَقَعْنَمُ: یہ مضارع معلوم کا مینہ ہے از مصدر غَفَنَمًا وَغَفِنَمَةً (سج) معنی نیست حاصل کرنا۔

تَسْلَمُ: یہ مضارع معلوم کا مینہ ہے از مصدر تَسَلَّمَ وَتَسَلَّمَ (سج) معنی سلامت والا ہونا۔

تَخْفِقُ: یہ مضارع معلوم کا مینہ ہے از مصدر اخْفَقَا (افعال) معنی غمزدہ کرنا، ما جعت میں ناکام ہونا۔

تخصّص یہ مفارغ مجہول کامینہ جہاز صدر إحصائۃ (افعال) بمعنی پہنچانا۔

السوال الثانی..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جَلَدِ الْبَلَاءِ وَذَوْلِ الشَّقْوَةِ مَوَدَّةِ الْقَضَاءِ وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُودِ لِنَا بِلَئْسِ الضَّجِيعِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَهَا بَلِيسَتُ الْبِطْلَانَةِ (حدیث: ۱۳۸۵، ۱۳۸۶) احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر طیس ترجمہ کریں، خط کشیدہ نکات کے لغوی معنی ذکر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق۔

جواب..... ① احادیث پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② احادیث کا ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پناہ مانگو آؤش کی سختی سے اور بدی قضاوت سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے دعا مانگا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جو کہ سے کیونکہ وہ برا سماجی ہے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بری صفت ہے۔

③ کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق :- ”جلد“ یہ اسم ہے بمعنی سختی و شدت مصدر (فج) بمعنی کوشش کرنا۔

”البلاء“ یہ اسم ہے بمعنی فساد و آؤش مصدر (فمر) بمعنی آزمانا، تجربہ کرنا۔

”ذو“ یہ باب لغر کا مصدر ہے بمعنی لاق ہونا، پانا۔ ”شیماتۃ“ یہ اسم ہے بمعنی دشمن کے غم پر خوشی کا اظہار کرنا۔

”الضجیع“ یہ مفت کامینہ ہے بمعنی ساتھ لینے والا۔ ”بطلانۃ“ یہ اسم ہے بمعنی ہمیدراز، اندرونی صفت و عادت۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۲ھ

السوال الاول..... عَنْ أَبِي مُؤْمِنٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيصٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يُمَاقِلُ شَجَاعَةً وَتُعَاقِلُ حَيَّةً وَتُعَاقِلُ رِيَّةً أَيْ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ لِنُكُونِ كَلِمَةِ اللَّهِ فِي الْفُلْبَانِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (حدیث: ۸)

اُعراب لگا کر ترجمہ کریں، صحیحہ، شجاعۃ، ریل کی لغوی تحقیق کریں نیز کلمۃ اللہ سے کیا مراد ہے؟ وضاحت فرمائیے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) مذکورہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۴) کلمۃ اللہ کی مراد۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب :- مکمل مر فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی شہادت دے گا، دھرمیت بنائے، تیسرا یہاں کا دھرمی سے لڑائی کرتا ہے ان میں کون اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے لڑتا ہے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔

③ مذکورہ الفاظ کی لغوی تحقیق :- ”شجاعۃ“ یہ مصدر ہے از باب کرم بمعنی دلیر و بہادر ہونا۔

”حبیہ“ یہ صدر ہے ازہاب سب یعنی نورت کا اظہار کرنا۔ ”ریلہ“ یہ صدر ہے یعنی دکلاوا اور یاد کاری کرنا۔
۱) کلمۃ اللہ کی سراد: اس سے مراد شریعت مطہرہ و دین اسلام ہے یعنی جو شخص شریعت مطہرہ کی سر بلندی کے لئے جہاد کرے گا تو وہ اللہ کے راستے میں ہے اور اس کے دل کے معاملے کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔

الشیخ الاسلام:..... عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا صَلَّاتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَنْفَعُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَذَابٍ يَقَعُ فِي الطَّاعُونَ فَيَنْتَفِعُونَ بِلَدْوِهِ هَابِزًا مُخْتَبِئًا يَنْفَعُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ يَمْلَأُ آخِرَ الشَّهَادَةِ. (حدیث ۳۳)
 حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، احادیث کی روایت میں طاعون زدہ علاقے میں رہنے کا حکم بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) طاعون زدہ علاقے میں رہنے کا حکم۔

جواب:..... ① حدیث پر اعراب: یہ کماؤ فی الموال آنگنا۔

② حدیث کا ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے شعلہ دریافت کیا، آپ ﷺ نے ان کو بتایا کہ طاعون عذاب الہی تھا اللہ تعالیٰ جن لوگوں پر چاہتا تھا اس کو مسلط کر دیتا تھا اب اللہ نے اس کو اپنا عذابوں کے لئے رحمت بنا دیا ہے جس جو مومن انسان طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو جائے وہ میرا اور طلبِ ثواب کی نیت سے اپنے شہر میں ہی رہے اس بات پر یقین کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا ہے وہ کچھ کر رہے گا تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

③ طاعون زدہ علاقے میں رہنے کا حکم: جہاں قیام پذیر ہے اگر کوئی نامکمل آفت آجائے تو میرا وطن ان کا مظاہرہ کرے، ہاشمیری کا اظہار بھی نہ کرے، اس صورت میں اگر اس کی موت واقع ہو جاتی ہے تو وہ شہادت کے درجے پر فائز ہو جائے گا۔ یہ حکم اس لئے ہے کہ وہ اپنی بیماری دوسری جگہ نہ پھیلے، نیز اگر تمام تندرست لوگ نقل مکانی کر جائیں گے تو پھر مردوں کی جمعیہ بھیجن کون کرے گا۔ یہی حکم دوسرے شہر کے لوگوں کے لئے بھی ہے کہ وہ طاعون زدہ شہر میں جانے سے اجتناب کریں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں جب طاعون آیا تو وہ بھی اس جگہ تشریف نہیں لے گئے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۳۲ھ

الشیخ الاول:..... عَنْ أَمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ الْحَكَمِ وَتُؤْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَرَمَعَا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقِيلَ لِلْعَزِيزِ مِنْ شَرِّ قَدْ أَتَيْتَ بِفَيْحِ الْيَوْمِ مِنْ رَدَمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَمِلَّ هَذِهِ وَخَلَقَ بِأَصْغَرِيهِ الْإِبْهَامَ وَالْثَنِي تَلِيَهَا فَتَلَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَفِينَا الشَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ (حدیث ۸۲)
 حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مردم یا جوج و مأجوج سے کیا مراد ہے؟ نیز خلقِ باصبغیہ الایہام والثنی تلیہا کا مطلب واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) مردم یا جوج و مأجوج کی مراد (۴) خلقِ باصبغیہ الایہام الخ کا مطلب۔



﴿الورقة الثانية: فی الحديث﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۳۳ھ

السؤال الاول..... عَنْ مَعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ دُجُلٍ مُسْلِمٍ فَلَوْاقِ نَافَةٍ وَجَنَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُودَ جَزَاحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نَكَبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهَا مَلَأَتْهُ لَوْنُهَا كَلَوْنُ غَفَرَانٍ وَرَيْحُهَا كَرِيْمَةُ الْكَلْبِ مَسْكٍ. (حدیث: ۱۲۹۲)

حدیث شریف پر اعراب لگا کر واضح ترجمہ کریں۔ خدا کی عید کلمات کی نفی تخریج کریں۔ فانہا میں ہا ضمیر کا مرجع متعین کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) کلمات مخطوط کی نفی تخریج (۴) ہا ضمیر کا مرجع۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب: یکما مز فی العوال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس مسلمان شخص نے اونٹنی کے دو دفعہ دوڑھ سنے کے درمیان وقت کی بقدرا اللہ کے راستہ میں جہاد کیا تو اس کیلئے جنت واجب ہوگی اور جو شخص اللہ کے راستہ میں جہاد کیا گیا اسے کوئی مصیبت نہ آئی تو وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ تازہ دم کے ساتھ آئے گا لہذا کرم جعفر بن ابی ہاشم اور خوشبو تک جیسے ہوگی۔

③ کلمات مخطوط کی نفی تخریج: "فلواق نفاة" اس ہے بمعنی درحیرت (معشاشام) دوڑھ دہنے کا اور مہانی وقت یا ایک ہی وقت میں جس سے اور مرجع دوڑھ لگانے کا اور مہانی معمولی وقت (ایک دوڑھ تک)۔

"نکبت" صیغہ احدہ کرغائب بحث ماضی مجہول از مصدر نکبت (لعر) بمعنی مصیبت زدہ ہونا النکبة فی طرہ ہے اس کی جمع نکبات ہے بمعنی مصیبت۔ "مکلفہ" صیغہ احدہ کر بحث اسم تفعلیل از مصدر غذا وغذاة (کرم) بمعنی کثیر ہونا یا ہم بمعنی کثرت

④ ہا ضمیر کا مرجع: مذکورہ جملہ میں ہا ضمیر کا مرجع نکتہ ہے اور بواسطہ صلف کے مرجع جزع بھی ہے۔

السؤال الثاني..... وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُلَغو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَخَلْجِي وَأَسْرِ أَلِي فِي آخِرَتِي وَمَا أَنْتَ أَغْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَلَّتْ وَهَزَلَتْ وَخَطِيئَتِي وَعَنْدِي وَكُلِّ ذَلِكَ بِمَنْفَعَتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَلْفَعَتِي وَمَا أَشْرَزْتُ وَمَا أَغْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَغْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ التَّقَدُّمُ وَأَنْتَ التَّوَخُّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (حدیث: ۱۲۹۲)

حدیث شریف پر اعراب لگائیں۔ حدیث کا ترجمہ اور معلوم وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کا معلوم۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب: یکما مز فی العوال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا لگا کر فرماتے تھے۔ اللہم اغفر لی الخ (ترجمہ) اے اللہ! تو میری خطا، نادانی، کاموں میں زیادتی اور جن باتوں کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے اے اللہ! میری عجز و عاجزی، غیر ارادی اور ارادی سب خطاؤں کو بخش دے اور یہ تمام خطائیں مجھ سے موجود ہیں اے اللہ! میری اگلی کجی، ہمیشہ و غاہری

اور وہ خطائیں جن کو توبہ سے زیادہ جانتا ہے ان سب کو بخش دے تو ہی آگے کرے خدا اور پیچھے رکھنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۷ حدیث کا مفہوم :- اس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ کی ایک دعا کا ذکر ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اے میرے پروردگار! میری غلطیوں و گناہوں اور کاموں کی زیادتی کے گناہوں کو بخیرگی و حُزاع و اُمراء و غیر اُمراء کی سب خطاؤں کو بخش دے اور میں جلیل کرتا ہوں کہ میرے اندر ان سب خطاؤں کا پایا جانا ممکن ہے اور نیز میرے سابقہ زندگی کے گناہ اور آئندہ زندگی کے گناہ خواہ وہ چھپ کر ہوں یا ظاہر ہوں تمام کے تمام گناہ جن کو توبہ سے زیادہ جانتا ہے۔ ان سب خطاؤں کو معاف فرما تو ہی عمل صالح کی توفیق کے ذریعہ جنت کی طرف آگے کرنے والا ہے اور تو ہی عمل بد و خطاؤں کے ذریعہ رسواؤں میں کر کے جنت اور عمل صالح سے پیچھے رکھنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے لہذا میری تمام خطاؤں و لغزشوں کو معاف فرما دے۔

اس حدیث و دعا سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ ﷺ سے یہ تمام گناہ سرزد بھی ہوئے، بلکہ یہ دعا ہے اور دعا میں عاجزی و انکساری کے ذریعہ معافی کا مطلب کیا جاتا ہے اور خود انکساری سے بڑے سے بڑے عجز کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۳۳ھ

الشيء الأول

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِخْتَجَبَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ لِلْجَنَّةِ أَتَمْنَيْنِ أَوْحَدَهُمَا بِكَ مِنْ أَشْأَةِ وَأَنْتِ النَّارُ عَذَابِي أَغْدِبْ بِكَ مِنْ أَشْأَةِ وَلَكِنْ لِيَكُنَا عَلَىٰ وَلَوْهَا. (حدیث: ۳۵۳۸)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، جنت اور جہنم کے بھرنے کی کیفیت احادیث کی روشنی میں بیان کریں۔

۱ خلاصہ سوال :- اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) جنت و جہنم کو بھرنے کی کیفیت۔

۱ حدیث پر اعراب :- کلمتوں فی السؤال آنفا۔

۲ حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا مجھ میں سرکش حکمران لوگ داخل ہوں گے جنت نے کہا مجھ میں کمزور، مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ نے ان کے جھگڑے کو فٹاتے ہوئے جنت کو فرمایا کہ تو میری رحمت ہے جس پر رحم کرنا چاہوں گا تیرے ذریعہ کروں گا اور دوزخ کو فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعہ جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا، اور میں نے تم دونوں کو ہی بھرتا ہے۔

۳ جنت و جہنم کو بھرنے کی کیفیت :- حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو جہنم مطالبہ کرے گی کہ اے ہل من مزید کہ میرے اندر لاؤ تو اللہ تعالیٰ اپنا قدم مبارک (کمالیہ بقیہ بشارت) جہنم میں رکھیں گے جس سے جہنم بھر جائے گی اور پول اٹھے گی بس بس، اور جنت کے بھرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک نئی مخلوق پیدا فرمائیں گے جس کے داخل کرنے سے جنت بھر جائے گی۔

الشيء الثاني

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غُرِثَ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْ رَسُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غُرِثَ عَلَىٰ خَدِيجَةَ وَنَا وَأَبْنَاهَا قَطُّ وَلَكِنْ كَانَ يُكْذِرُا وَرَبَّنَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقَطِّعُهَا أَغْصَلَةً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي مَدَائِنِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا فَلَتْ لَهُ كَأَنَّ لَمْ يَكُنْ فِي الْإِنْبَاءِ الْآخِذِيجَةَ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَتْ لِي مِنْهَا وَلَدٌ. (حدیث: ۳۵۳۸)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں مضم ببعلھا فی صدائق خدیجہ کی ترکیب کریں اور الا خدیجۃ کی ترکیب حیثیت واضح کریں۔
 ﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) جملہ کی ترکیب۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب :- کما مرق فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی عورتوں میں سے کسی پر اتنا رنگ مجھ کو نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا میں نے ان کو دیکھا مگر میں نہیں تھا البتہ رسول اللہ ﷺ کسرت کے ساتھ ان کا ذکر فرماتے اور یہاں اوقات بکری ذبح کر کے اس کے اعضاء علیحدہ علیحدہ کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سلیوں کی طرف بھیجے، اس پر میں اکثر کہہ دیا کرتی ہوں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی عورت ہی نہیں، آپ ﷺ فرماتے کہ وہ ایسی ایسی تھی یعنی تعریف کے کلمات فرماتے اور فرماتے کہ اس سے میری اولاد مکی ہے۔

③ جملہ کی ترکیب :- مضم عاظمہ بیعت فعل و فاعل ہا ضمیر مفعول یہ فی حرف جار صدائق خدیجۃ مضاف مضاف الیہ لکر مجرور، ہا مجرور و لکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے فاعل مفعول یہ اور متعلق سے لکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ماضی والے جملہ کا مفعول ہوا۔
 الا خدیجۃ : الا حرف استثناء ہے اور خدیجۃ مشقی ہے اور اس کا مشتق منہ الفصل، مضاف ہے جو کہ لم یکن کا اسم ہے۔

السؤال الثالث ۱۴۳۲ھ

الشیخ الاول..... عن الیقاد قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول تَدْنُو الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونُ مِنْهُمْ کَقِیَادِ یَبْنِیَ قَالَ سَلِیْمٌ بْنُ عَامِرٍ الزَّوَّائِیُّ عَنِ الِیْقَادِ قَوْلَ اللّٰهِ مَا اَدْرِیْ مَا یَقْبِضُ بِالْیَبْنِیِّ اَنْصَافَةَ الْاَرْضِ اَمْ الْیَبْنِیُّ الَّذِیْ تَتَخَلَّلُ بِهِ الْعَیْنُ فَبِکُونِ النَّاسِ عَلٰی قَدَرِ اَعْمَالِهِمْ فِی الْعَرَقِ فَبِکُونِ مَنْ یَّکُونُ اِلَى کَفَّیْنِهِ وَمَنْهُمْ مَنْ یَّکُونُ اِلَى ثَلَاثَیْنِهِ وَمَنْهُمْ مَنْ یَّکُونُ اِلَى حَقْوَیْنِهِ وَمَنْهُمْ مَنْ یَلْجِئُهُ الْعَرَقُ الْجَنَاتِ، وَاَنْصَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقْبِضُهُ اِلٰی فِیْهِ. (حدیث ۴۰۴)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں تَدْنُو الشمس يوم القيامة من الخلق کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) جملہ کی ترکیب۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب :- کما مرق فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا قیامت والے دن سورج کو ظلوں کے قریب کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ ان سے ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا، حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے والے تابعی (یعنی حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میل سے نبی کریم ﷺ کی کیا سزا تھی؟ کیا زمین کی مسافت یا سرمدانی کی وہ سلائی جس سے آگھ میں سرمد لگایا جاتا ہے (کیونکہ عربی زبان میں اس کو بھی میل کہا جاتا ہے) پس لوگ کہتے ہیں اعمال کے مطابق پسے میں ہونگے، بعض یہاں میں سے وہ ہونگے جو اپنے ٹخنوں تک اور بعض اپنے گھٹنوں تک اور بعض اپنی کمر تک پسے میں ڈوبے ہوئے ہونگے۔

③ جملہ کی ترکیب :- یہی فعل الشمس نائب فاعل يوم القيامة مضاف مضاف الیہ لکر مفعول یہ ہوا فعل کا مفعول الخلق ہا مجرور و لکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے نائب فاعل مفعول یہ اور متعلق سے لکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

السُّئَالُ الثَّانِي..... عَنْ فَضْلَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَجْزِي رَجُلًا مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَلَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ: هَذَا لَا مَجَانِينَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى لَأَخْبِئْتُمْ أَنْ تَزِلُّوا فَاثَةً وَخَاجَةً.

حدیث پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، اصحابِ صفہ کے احوال لکھیں۔ (حدیث: ۵۱۵)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) اصحابِ صفہ کے احوال۔
جواب..... ① حدیث پر اعراب: یکما من فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو صف میں کھڑے بعض لوگ بھوک کی شدت سے گر پڑتے تھے اور یہ اصحابِ صفہ تھے۔ یہاں تک کہ دیہاتی لوگ کہتے کہ یہ پاگل ہیں کیسے جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کہ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ جل شانہ کے ہاں تمہارے لئے کیا ہے تو تم اس بات کو پسند کرو کہ تم اس سے زیادہ حاجت اور فائدے میں مبتلا ہو۔

③ اصحابِ صفہ کے احوال: علامہ نوویؒ کے بقول اصحابِ صفہ غریب الدیار اور بے سرمائی کی حالت میں تھے جن کو دنیاوی پیش و عشرت سے کوئی لگاؤ نہ تھا، مسجد نبوی ﷺ ان کا مسکن تھا بلکہ مسجد کے ایک طرف آخر میں ایک صف یعنی چھوڑے تھا جو مسجد سے الگ تھا اسی میں رات گزارتے تھے اور وہی چھوڑا سا درہ پورے عالم میں علوم کی بنیاد پاشیوں کا سبب بنا، تعداد میں بھی بڑھ جاتے اور کبھی کم ہو جاتے، کبھی پچاس یا ساٹھ ہوتے اور کبھی چار سو تک پہنچ جاتے، فقر و فاقہ کا عالم یہ تھا کہ نماز پڑھتے پڑھتے مغصوں ہی میں گر جاتے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک حدیث میں خود فرماتے ہیں کہ بھوک سے میرا ہر حال ہوتا اور میں بے ہوش ہو جاتا، ترفیع کی ایک روایت میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے تین دن فاقہ کی وجہ سے اتنی کمزوری ہوئی کہ چلنے چلنے کر جاتا تھا اور لوگ دیوانہ کہتے تھے، صفہ تک پہنچا تو آنحضرت ﷺ نے دو تھیلے کے پیالے رکھے ہوئے تھے جو آخر میں چا آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا اور وہ ایک لقمہ سے زیادہ نہیں تھا لیکن اس میں برکت اتنی کہ میں کھا کر باور میں ہو گیا لیکن وہ ختم نہ ہوا۔

﴿الورقة الثانية: فی الحديث﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۵۱۴۳۴

السُّئَالُ الْأَوَّلُ..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَضَّاهُ فَأَغْلَظَ لَهُ قَهْمٌ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ أَغْلَظُوا سِينًا وَمِثْلَ سِينَةٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْئِلَ مِنْ مِثْلِهِ. قَالَ: أَغْلَظُوا فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً. (حدیث: ۱۳۶۷)

حدیث شریف پر اعراب لگا کر ملیں، ترجمہ کریں، مفہوم واضح کریں، محکمہ کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کا مفہوم (۴) کلمات غلطی کی لغوی تشریح۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب: یکما من فی السؤال آنفا۔

۱) حدیث کا ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا کہ وہ آپ ﷺ سے اپنے قرض کی ادائیگی کا تقاضا مطالبہ کر رہا تھا اور اس نے آپ کو بخش و غفلت کیسے کہیں حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے ٹوکنے کو جواب دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کس کو اس کے اونٹ کی مثل ادا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اسے اللہ کے رسول اس کے اونٹ سے مثل ادا نہیں پاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہی اس کو دے اور اسے کرم میں سے بھرنے میں غرض وہ ہے جو اپنا قرض اچھی طرح ادا کرے۔

۲) حدیث کا مفہوم:- مذکورہ حدیث یہ ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے قرض لینا تھا وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور اپنے قرض کا مطالبہ کیا اور بدتمیزی کی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے اسے ملنے کی وجہ سے غصہ لینا یاد آ رہا تو جواب دینے یا مارنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہیں اس لئے کہ جس نے اپنا حق لینا ہوتا ہے وہ اس طرح کہہ سکتا ہے، اُس کو کہنے کی تمنا یا غش ہے لہذا تم اُس کو اُس کے اونٹ کے مثل کوئی ادا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اسے اللہ کے رسول اُس کے اونٹ جیسا تو کوئی اونٹ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چلو اچھا اونٹ ہی ادا کرو اور اس لئے کہ تم میں سے سب نے اچھا وہ غرض ہے جو ادائیگی کے اعتبار سے اچھا ہو یعنی بے دوائے سے بھرا ادا کرے۔

۴) کلمات مخلوط کی لغوی تشریح :- ”قہم“ میندو احدہ ذکر کا نائب بحث ماضی معلوم از مصدر ھٹھا (نصر) بمعنی ارادہ کرنا مچا جاتا۔
 ”میتھا ضا“ میندو احدہ ذکر کا نائب بحث مضارع معلوم از مصدر التقاضی (تخل) بمعنی قرض کا مطالبہ کرتا۔
 ”دعوہ ای ائتھکوہ“ میندو احدہ ذکر کا نائب بحث امر حاضر معلوم از مصدر و دھما بمعنی چھوڑنا۔
 ”سینٹا اسم سے بمعنی اونٹ۔ “آٹھل“ میندو احدہ ذکر کا نائب بحث اس کی جمع اماٹل، مثل سے بمعنی افضل و اعلیٰ۔

النسب (الطالع) وَعَنْ عَطِيَّةِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ إِمْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ : هَذِهِ الْمَرْأَةُ الْفَرْدُوسُ أَتَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي أَضْرَعُ وَإِنِّي أَتَكْفُثُ فَنَادَى اللَّهُ تَعَالَى لِي قَالَ إِنْ هِيَكَ فَهَبْزِي وَلِكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ هِيَكَ دَعَوْتُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُعَاقِبَكَ فَقَالَتْ : أَضْمِرُ. وَقَالَتْ إِنِّي أَتَكْفُثُ فَادَّعَى اللَّهُ أَنْ لَا أَتَكْفُثُ فَدَعَا لَهَا. (ص: ٢٥)

حدیث نیر اعراب لکھیں، ترجمہ کریں، مخطوطہ الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

✽ خلاصہ سوال و جواب اس سوال کا مکمل متن اسور میں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظِ مخلوط کے جواب و معانی۔
✽ جواب ① حدیث پر اعراب : یکملہ فی العوال آنفا۔

۲ حدیث کا ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عباسؓ نے کہا میں تجھے جنت کی ہزار عورت نہ دے گا کہ تو؟ میں نے کہا ضرور دے گا کیے، انہوں نے کہا یہ سیاق و سورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر کہئے گی مجھے مرگی کا درد پڑتا ہے اور میری شرمگاہ سے کپڑا ہٹ جاتا ہے، میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو صبر کر سکے تو اس کا ثواب جنت ہے اور اگر تو چاہے تو اللہ سے تیری صحت کیلئے دعا کرتا ہوں، اس نے کہا صبر کرتی ہوں لیکن میرے لئے دعا فرمائیں کہ میری نہ ہو، آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔

❶ الفاظ مغلوطہ کے ابواب و معانی :- ”الَا أُرِيكَ“ میں واحد کلم مضارع معروف ازاراۃ (افعال) بمعنی دکھاتا۔

"سَلَفَتْ" میضداد معروض حاضر فعل ماضی معروف از مصدر المشیئة (ضرب) بمعنی چاہتا۔
 "أَصْبَدُ" میضداد معروض حاضر فعل ماضی معروف از مصدر صَبَدَ (ضرب) بمعنی مہر کرتا۔
 "اتَّكَشَفَتْ" میضداد معروض حاضر فعل ماضی معروف از مصدر تَكَشَفَ (تفعل) بمعنی ستر کا کھٹا۔

السؤال الثاني ۱۴۳۴ھ

الشیء الاول

عَنْ أَبِي عَاصِمَةَ الْبَزْزَالِيِّ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا فُلَانُ إِذَا أَتَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: أَلَسْتُ أَنَا نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوْضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاحَ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَغَبَةَ وَهْبِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمْنْتُ بِكَتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبَيْتِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفُطُورَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا. (حدیث ۸۱۳)

حدیث پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوطہ کے ابواب و معانی۔
ترجمہ..... ① حدیث پر اعراب :- کما معنی فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو اللھم السخ "اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنے چہرہ کو بھی تیری طرف کر دیا اور اپنے تمام معاملات تیرے سپرد کر دیئے اور میں نے اپنی چوٹی کو تیری طرف جھکا دیا، تیری طرف رجعت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے، تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ کوئی نجات گاہ ہے، تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لے آیا اور تیرے نبی مرسل ﷺ کو تسلیم کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس رات تو فوت ہو جائے تو تیرا فوت ہونا فطرت پر ہوگا اور تو بھلائی کو پہنچا۔"

③ الفاظ مخطوطہ کے ابواب و معانی :- "أَسْلَفْتُ" میضداد معروض حاضر فعل ماضی معروف از مصدر السلف (تفعیل) بمعنی پیچھے ہونا۔
 "وَجَّهْتُ" میضداد معروض حاضر فعل ماضی معروف از مصدر وَجَّهَ (تفعیل) بمعنی پیچھڑا ہونا۔
 "فَوَضْتُ" میضداد معروض حاضر فعل ماضی معروف از مصدر وَضَعَ (تفعیل) بمعنی سپرد کرنا۔
 "أَنْزَلْتُ" میضداد معروض حاضر فعل ماضی معروف از مصدر أَنْزَلَ (افعال) بمعنی اتارنا۔
 "أَرْسَلْتُ" میضداد معروض حاضر فعل ماضی معروف از مصدر أَرْسَلَ (افعال) بمعنی بھیجنا۔

الشیء الثاني

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رِبَيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسَدِيِّ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ كُنْتُ أَيْتُكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاتَيْنِي بِوَضُوءِهِ وَخَاجِبِهِ فَقَالَ سَلِّنِي فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مَوَافَقَتَكَ فِي الْخَيْرِ فَقَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ هُوَ ذَلِكَ قَالَ فَأَتَيْنِي عَلَى نَفْسِكَ بِكَفْرَةِ الْعُشُورِ. (حدیث ۱۰۲)

حدیث پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوطہ کے ابواب و معانی۔
ترجمہ..... ① حدیث پر اعراب :- کما معنی فی السؤال آنفا۔

۲) حدیث کا ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے خادم اور اصحاب صفہ میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں رات بھر رسول اللہ ﷺ کے پاس رہتا، آپ ﷺ کے وضو کیلئے پانی لاتا اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتا، آپ ﷺ نے فرمایا جو کچھ مانگتا ہے مانگ لو میں نے عرض کیا جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت کا خواستگار ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کوئی اور خواہش بھی ہے؟ میں نے عرض کیا وہ بھی یہی ہے فرمایا، کثرتِ نوافل کے ساتھ میری مدد کرو۔

۳) الفاظِ مخطوطہ کے ابواب و معانی:- "مُحَمَّدٌ" صیغہ واحد مکمل ہاشمی معروف از افعال ناقصہ از مصدر کون (نصر) بمعنی ہونا۔

"أَبِیْتُ" صیغہ واحد مکمل ہاشمی معروف از مصدر یتقوتہ (ضرب و سب) بمعنی رات گزارنا۔

"صَلَّیْتُ" صیغہ واحد مکمل ہاشمی معروف از مصدر تَصَلَّوْهُ وَتَصَلَّیْتُ (تکمل) بمعنی رحمت بھیجنا۔

"تَسَلَّمْتُ" صیغہ واحد مکمل ہاشمی معروف از مصدر تَسَلَّمْتُ (تکمل) بمعنی سلامتی فرمانا۔

"تَسَلَّیْتُ" صیغہ واحد مکمل ہاشمی معروف از مصدر السوال (سج) بمعنی سوال کرنا، پوچھنا۔

"تَفَاصَّلْتُ" صیغہ واحد مکمل ہاشمی معروف از مصدر افاضۃ (افعال) بمعنی مدد کرنا۔

السؤال الثالث ۱۴۳۴ھ

السُّلُقُ الْاَوَّلُ..... عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنُورٍ بْنِ الْغَاصِ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَا ضَوْءَ مِنَ النَّهَارِ وَلَا قَوْمٌ مِنَ اللَّيْلِ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ ؟ فَقُلْتُ لَا قَدْ قُلْتُه بَأَيِّ أَنْتَ وَأَتَيْتَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكَ لَأَتَسْتَلِجَنَّ ذَلِكَ فَصَمُّ وَأَقْبِضُ وَتَمَّ وَصَمُّ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْخُسْفَى بَعْضُ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ بِمِثْلِ حَيْثُمَ اللَّاهُورِ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ فَصَمُّ يَوْمًا وَأَقْبِضُ يَوْمَيْنِ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصَمُّ يَوْمًا وَأَقْبِضُ يَوْمًا فَذَلِكَ حَيْثُمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (حدیث ۱۵۰)

حدیث پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مخطوطہ الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) مخطوطہ الفاظ کے ابواب و معانی۔

﴿ترجمہ﴾..... ۱) حدیث پر اعراب:- یکما مَرَّ فِي السَّوَالِ أَنْفَا۔

۲) حدیث کا ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمرو بن غاصؓ نے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا دن کروڑوں رکھوں گا اور رات کو قیام کروں گا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ کیا تو نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے کہا کہ آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں جی ہاں میں نے یہ بات کہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص اس کی طاقت نہیں ہے اس کو روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور سو یا بھی کر اور قیام بھی کیا کر اور مینہ میں عین روزہ رکھ اس لئے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور یہ اس طرح ہے جیسا کہ زمانہ ہجر کے روزہ رکھنے کے ہوں، میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہے، فرمایا: ہجر ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر، میں نے عرض کیا مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے، فرمایا: ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر یہ داؤد علیہ السلام کے روزہ کی شکل ہیں۔

۳) الفاظِ مخطوطہ کے ابواب و معانی:- "مَا عِشْتُ" صیغہ واحد مکمل ہاشمی معروف از مصدر عیش (ضرب) بمعنی زعمی گزارنا۔

”لَا تُصَوِّمُ“ میندو احد عظم بحث لام تاکید بالون اُتیلہ معروف از مصدر صوم (نہر) بمعنی روزہ رکھنا۔

”لَا تُقَوِّمُ“ میندو احد عظم بحث لام تاکید بالون اُتیلہ معروف از مصدر قیام (نہر) بمعنی قیام کرنا، کھڑا ہونا۔

”لَا تُصَلِّطُ“ میندو احد عظم کما مرشحی مضارع معروف از مصدر استطاعة (استعمال) بمعنی طاقت رکھنا۔

”أُطِيقُ“ میندو احد عظم فعل مضارع معروف از مصدر اطلاق (افعال) بمعنی قادر ہونا، طاقت رکھنا۔

الشرح الثاني..... وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشَيْعٍ فِيهِ غَنِينَةٌ مِنْ تَلُو عَذَابَهُ فَأَعَجَبَتْهُ فَقَالَ لِمَا عَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَعْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ وَلَسْتُ أَفْعَلُ حَتَّى أَسْأَلَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي نَقَمَ أَخِيكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ مَبْنُوعِينَ عَامًا إِلَّا تُجِئُونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ الْجَنَّةَ؟ إِغْزُوا إِنِّي سَبِيلُ اللَّهِ مِنْ قَاتِلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقِ نَاقَةَ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (حدیث: ۱۲۹۷)

حدیث شریف پر اعراب لگائیں، واضح ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں، ملوایں نفاقہ سے کیا مراد ہے؟ واضح کریں۔
 خلاصہ سوال ہے..... اس سوال میں چار امور مل طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق (۴) فواق نفاقہ کی مراد۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب :- یکملہ فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی پہاڑ کے ایک درے سے گزرے جس میں بیٹھے پانی کا ایک چشمہ تھا جو ان کو اچھا لگا انہوں نے کہا اسے کاش اس میں لوگوں سے الگ ہو جاؤں، پس میں اس درے میں رہائش اختیار کر لوں۔ اس نے اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا، آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرتے تم میں سے ایک کا اللہ کی راہ میں ٹھہرنا ہے مگر میں ستر سال نماز پڑھنے سے افضل ہے تم اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو معاف کر دے اور جنت میں داخل کر دے، اللہ کی راہ میں جگ کر دو جو شخص اللہ کی راہ میں اونٹنی کے دو دودھ دینے کی مقدار جہاد کرے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔
 ③ کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق :- ”عَذَابُهُ“ بمعنی عذاب و خشوار مصدر عَذَّبْتُہُ (کرم، حجج) بمعنی عذاب و خشوار ہونا۔

”شَيْعٍ“ یہ مفرد ہے اس کی جمع شیعاب ہے بمعنی پہاڑی راستہ، پانی کا راستہ، پہاڑی رُتہ، بڑا اُتیلہ، جانب۔

”غَنِينَةٌ“ یہ غنّین (چشمہ) کی تعبیر ہے بمعنی چھوٹا سا چشمہ۔

”نَقَمَ“ یہ مصدر بھی ہو سکتا ہے اور اسم ظرف بھی ہو سکتا ہے بمعنی کھڑا ہونا یا کھڑے ہونے کا زمانہ وجہ۔

④ فواق ناقة کی مراد :- اس کا معنی دوسرے درودھ دینے کا درمیانی وقت ہے اور یہ معمولی مقدار میں جہاد کرنے سے کنایہ ہے۔

﴿الورقة الثانية: في الحديث﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۵۱۴۳۵

الشرح الاول..... عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُرَيْرٍ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ

الْعُلَمَاءَ إِذَا تَنَزَّاهُ عَنِ الْعِبَادِ وَلَئِنْ تَوَلَّيْتُ الْعُلَمَاءَ بِقِيَمِ الْعُلَمَاءِ عَشْرَ أَلْفَ مِائَةٍ لَأَتَّخِذَ النَّاسُ

زُؤْسًا جَهْلًا فَسَلُّوْا فَتَعْلَمُوْا وَعَلَّمُوْا وَأَعْلَمُوْا۔ (حدیث ۱۳۶۳)

حدیث شریف پر اعراب لگائیں، جس ترجمہ کریں اور یہ بتائیں کہ انتظام کیا کیوں منصوب ہے؟

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) انتظام کیا کیوں منصوب کی جی۔

﴿جواب﴾..... ① حدیث پر اعراب :- کما مزی فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ یہ ملک اللہ تعالیٰ نہیں اٹھائے گا کہ علم کو اٹھائے اسے لوگوں کے دلوں سے بلکہ علم کو اٹھائے گا علماء اٹھائے کے ذریعہ یہاں تک کہ جب کوئی بھی عالم باقی نہیں رکھے گا تو لوگ اپنے سردار و پیشوا جابلوں کو بتائیں گے پھر وہ جابلو مسلح پوچھے جائیں گے۔ (لوگ) پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے توئی دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہو گئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

③ انتظام کیا کیوں منصوب :- یہ بتیختیج کا مفعول مطلق مقدم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

﴿الشرح المفصل﴾..... عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ (وَكَانَ قَلِيلًا كَذِبٌ بَيْنَ مَالِكٍ وَبَيْنَ قَبِيْلَتِهِ جَيْنَ عَمِيٍّ) قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُخْبِرُ بَعْدِيهِ جَيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ كَعْبٌ: لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهُ، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ يُؤَيِّدُونَ عِزَّ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عُلُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيقَاتٍ۔ (حدیث ۴۱)

حدیث پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوط کے ابواب و معانی۔

﴿جواب﴾..... ① حدیث پر اعراب :- کما مزی فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ وہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہما کو گھر سے لایا کرتے تھے جس وقت ان کی چٹائی مٹی فرمایا اگر میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے اپنے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہیں، فرمایا: کعب بن مالک رضی اللہ عنہما نے میں کسی بھی غزوہ میں آپ ﷺ سے پیچھے نہ رہا علاوہ غزوہ تبوک کے، میں غزوہ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا تھا لیکن اس میں کسی پر عتاب نہیں ہوا، اسلئے کہ غزوہ بدر کے موقع پر تو آپ ﷺ اور مسلمان قریش کا قاتلہ روکنے کو نکلے تھے یہاں تک کہ اللہ رب تعالیٰ نے ان کو لڑائی میں فتح کر لیا کوئی وقت مقرر کر کے بغیر۔

③ الفاظ مخطوط کے ابواب و معانی :- "قَالَ" باب لغیر سے ماضی معروف کا مینہ ہے بمعنی کہنا۔

"تَخَلَّفَ" باب فاعل سے ماضی معروف کا مینہ ہے بمعنی پیچھے رہ جانا۔

"يُؤَيِّدُونَ" باب الفاعل سے مضارع معروف کا مینہ ہے بمعنی ارادہ کرنا و چاہنا۔

"يُخْبِرُ" باب فاعل سے مضارع معروف کا مینہ ہے بمعنی بیان کرنا۔

"جَمَعَ" باب فاعل سے مضارع معروف کا مینہ ہے بمعنی جگہ کے لئے لگانا۔ "جَمَعَ" باب فاعل سے بمعنی جمع کرنا۔

السؤال الثاني ۴ ۱۴۳۵ھ

الشيء الاول..... وَعَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَزِيدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ النَّبِيُّ لَقِيَ فِيهَا الْعُقُلَ انْتَقَلَ حَتَّى إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَّبِعُوا لِقَةَ الْعُلَى وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَلِيَّةَ فَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوبِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اللَّهُمَّ مَنَزِلَ الْكِتَابِ وَمُجَوِّدِ الشُّعَابِ وَهَازِمِ الْآخِرَابِ اهْزِمْهُمْ وَانصُرْنَا عَلَيْهِمْ (حدیث ۵۳)

حدیث پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوط کے ابواب و معانی

ترجمہ..... ① حدیث پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابوابراہیم عزیذ اللہ بن ابی اوفی جلیل سے مروی ہے کہ دشمن کے ساتھ ایک لڑائی میں آپ ﷺ نے انتظار فرمایا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا اے لوگو! دشمن سے لڑائی کی ترسانہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو اور پھر جب دشمن سے مقابلہ کو ٹکڑو ثابت قدم رہو اور کچھ لو جنت کھواروں کے سایہ کے نیچے ہے، آپ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! کتاب نازل کر دے، اے بادلوں کو چلانے والے دشمن کو گھسٹ دینے والے دشمن کو گھسٹ دے اور ان پر ہماری اعداؤ فرما۔

③ الفاظ مخطوط کے ابواب و معانی :- لقیٰ - باب سب سے ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنی ملاقات کرتا۔

”انْتَظَرُوا“ - باب افعال سے ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنی انتظار کرتا۔

”اسْأَلُوا“ - باب سب سے امر حاضر کا صیغہ ہے بمعنی سوال کرتا۔

”فاصْبِرُوا“ - باب سب سے امر حاضر کا صیغہ ہے بمعنی ثابت قدم رہنا ہر کرتا۔

”وَاعْلَمُوا“ - باب سب سے امر حاضر کا صیغہ ہے بمعنی جاننا۔ ”مَنَزِلَ“ - باب افعال سے امر ماضی کا صیغہ ہے بمعنی اتارنا۔

الشيء الثالث..... مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهُ خَلَقَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ أَدَمَ عَلَى مِيتَيْنِ وَقَلَابٍ وَافَّةٍ بِفَضْلِ، فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَهَلَّلَ اللَّهَ وَصَبَّحَ اللَّهَ وَاسْتَعَفَّ اللَّهَ وَعَزَلَ حَجْوًا عَنْ مَكْرِفَةِ النَّاسِ أَوْ عَظَمًا عَنْ مَكْرِفَةِ النَّاسِ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ الْمِيتَيْنِ وَقَلَابٍ وَافَّةٍ، فَإِنَّا نُمِيسُ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زُخِرَ نَفْسُهُ عَنِ النَّارِ. (حدیث ۱۱۳)

حدیث پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوط کے ابواب و معانی

ترجمہ..... ① حدیث پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہر انسان ۳۶۰ جوڑ لکیر پیدا ہوا تو جو نفس اللہ اکبر کہے، لا الہ الا اللہ کہے، سبحان اللہ کہے، استغفر اللہ کہے، لوگوں کے راستے سے حجر ہٹائے یا ہڈی اور کانٹا لوگوں کے راستے سے ہٹائے یا امر بالمعروف کرے یا نہی منکر کرے ۳۶۰ قدم تو وہ اس دن شام کرے گا

اس حال میں کہ اس نے اپنے لیس کو آگ سے بچایا ہوگا۔

۷ الفاظ مخطوطہ کے ابواب ومعانی:- "خلق" باب لغیرہ سے ماضی مجہول کا مینہ ہے بمعنی پیدا کرنا۔

"مکمل" باب تکمیل سے ماضی معروف کا مینہ ہے بمعنی پراکی بیان کرنا۔

"خبط" باب مح سے ماضی معروف کا مینہ ہے بمعنی تعریف کرنا۔

"خلل" باب تفعیل سے ماضی معروف کا مینہ ہے بمعنی لالہ الا اللہ کہنا۔

"سنبج" باب تفعیل سے ماضی معروف کا مینہ ہے بمعنی پاکی بیان کرنا۔

السؤال الثالث ۵۱۴۵

الشیخ الاول..... عن جابر أن رسول الله ﷺ أمر بلفي الأصابع والصخرة وقال إنكم لاتدرون في أيها النبوة وفي رواية له: إذا وقعت لفتة أحدكم فليأخذها فليطمس بها من أذى وليأكلها ولا يدعها للشيطان ولا يسمع يده باليمين بل حتى يلق أصابعه فإنه لا يدري في أي طغايه النبوة وفي رواية له إن الشيطان يخض أهلكم عند كل شيء من شأبه حتى يخضه عند طغايه فإذا سقطت من أحدكم اللفتة فليطمس بها من أذى فليأكلها ولا يدعها للشيطان. (حدیث ۱۷۳)

حدیث پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مخطوطہ الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا کل تین امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوطہ کے ابواب ومعانی۔

جواب..... ۱ حدیث پر اعراب:- کما مر فی السؤال آنفا۔

۲ حدیث کا ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا ہے شک نہیں نہیں معلوم کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے اور ایک روایت میں آپ ﷺ سے مروی ہے فرمایا جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر جائے تو چاہیے کہ اسے اٹھائے اور اس پر جو کچھ لگا ہے اسے ہٹائے اور پھر اسے کھائے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور ہاتھ کو کپڑے سے نہ پونچھے اس کو چاٹنے سے پہلے، اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے شک شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس تمہاری اشیاء کے ہر موقع پر حاضر ہوتا ہے جو اس کے لائق ہو یہاں تک کہ اس کے پاس کھانے کے موقع پر بھی حاضر ہو جاتا ہے تو جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو چاہیے کہ اس پر سے ہٹائے وہ چیز جو اس کو لگی ہے اور پھر اس کو کھائے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

۳ الفاظ مخطوطہ کے ابواب ومعانی:- "أمر" باب لغیرہ سے ماضی معروف کا مینہ ہے بمعنی حکم کرنا۔

"وقعت" باب وقع سے ماضی معروف کا مینہ ہے بمعنی گرا، واقع ہونا۔

"فلیأخذها" باب لغیرہ سے امر عاب کا مینہ ہے بمعنی لے لیا، اٹھا لیا۔

"لا يدعها" باب فاعل سے نئی عاب کا مینہ ہے بمعنی چھوڑنا۔ "یلق" باب یلغ سے مضارع معروف کا مینہ ہے بمعنی چاٹنا۔

الشیخ الثالث..... عن سلمة بن الأحوص قال مر النبي ﷺ على نفق فاستغسلون فقال إرموا بني

إِسْمَاعِيلَ لَئِنْ أَتَيْتُمْ كَانِ زَايِمًا وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ وَصِيَّهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ عِلَلٌ مَحْذُورَةٌ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَزْبُ خَلْعَةٌ . (حدیث: ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸)

امام عساکر کے ہمارے اعراب لکھیں، ترجمہ کر کے مطلب بیان کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں: (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) کلمات مخلوط کی لغوی تحقیق۔

ترجما..... ① احادیث پر اعراب :- کما مرقی فی السؤال آنفا۔

② احادیث کا ترجمہ :- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک جماعت پر گزر ہوا جو تیر اندازی کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: عوا سائل! تیر اندازی کرو اس لئے کہ تمہارے والد (آباء) بھی تیر انداز تھے۔ حضرت عمرو بن حصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کے راست میں تیر چلائے گا تو اس کیلئے غلام آزاد کرنے والے کے برابر ثواب ہوگا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبکہ دھوکہ دہاں ہے۔

③ کلمات مخلوط کی لغوی تحقیق :- يَنْتَضِلُّونَ : یہ انتضال (انتقال، منج) سے مضارع کا صیغہ ہے بمعنی تیر اندازی کرتا۔

اَيُؤْمِنُ : یہ المؤمن (مؤمن، ناقص) سے امر حاضر کا صیغہ ہے بمعنی تیر چمکانا چلاتا۔

يَعْلَلُ : یہ مفرد ہے اس کی جمع غللول، أغدال ہے بمعنی تیر و ش، قیت۔

مَحْذُورٌ : صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر حمير (كسب، مضاعف) بمعنی آزاد کرتا۔

خَلْعَةٌ : اس کا اعراب پانچ طرح ہے ① خَلْعَةٌ بمعنی لڑائی، دھوکہ و فریب ② خَلْعَةٌ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی لڑائی بہت دھوکہ دینے والی چیز ہے ③ خَلْعَةٌ یہ خدایہ کی جمع ہے بمعنی دھوکہ باز یعنی لانے والا دھوکہ باز ہوتا ہے ④ خَلْعَةٌ بمعنی حقیقت کے خلاف ظاہر کرنا ⑤ خَلْعَةٌ یہ فعل ہے کہ وہاں پر ہے جموعہ (ایک مرتبہ) کے لئے آتا ہے بمعنی جگ میں ایک ہی مرتبہ چال چلنے سے کامیابی مل جاتی ہے یہی لغت سب سے صحیح ہے۔ (کشف المہجری، جلد ۳ ص ۲۸۲)

﴿الورقة الثانية: في الحديث﴾

﴿السؤال الأول﴾ ۱۴۳۶ھ

الشيخ الأول..... عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنْ مَلَكَ مَا تَقْلِبُنِي اللَّهُ بِهِ مِنْ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كُنْتُ لَأُغِيْبَ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَائِفَةٌ قَبِلْتُ النِّعَةَ فَلَا تُبْقِيَتِ الْكَلَا وَالْعُظْبُ الْكَبِيرُ وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أُنْشِكَبَ النِّعَةُ فَتَنَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَضَرَبُوا وَتَسَلَّوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَى، إِنْ تَلَّوْا قَبِلَ النَّاسُ مِنْهُ لَاسْمِيكَ مَلَكٌ وَلَا تُنْهِتُ كَلَّا فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَهَّ فِي بَيْنِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ مَا تَقْلِبُنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلِمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَزِدْ بِذَلِكَ زَائِدًا وَلَمْ يَقْبَلْ لَهْدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ . (حدیث: ۱۳۴۸)

حدیث شریف پر اعراب لکھیں، ترجمہ کر کے واضح تشریح کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور کا حل مطلوب ہے: (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) کلمات مخلوط کی لغوی تحقیق۔

حدیث کا ترجمہ: ① حدیث پر اعراب: نہ کہ علم فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جتنا علم اور ہدایت دے کر مجھ کو فرمایا، اس کی مثال ایسے ہے جیسے کہ زمین پر بارش برسی، اس زمین میں سے کچھ حصہ ایسا تھا کہ جس نے پانی اپنے اندر جذب کر لیا اور بہت کثرت سے چارہ اور بزرہ اگایا اور زمین کا کچھ حصہ سخت تھا کہ وہ پانی کو روک لیتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو قطع دیتا ہے، انوکھ اس میں سے پیتے ہیں اور اپنے جانوروں کو پلاتے اور چراتے ہیں اور زمین کا کچھ حصہ چٹیل میدان ہے کہ وہ پانی کو نہیں روک سکتا اور نہ ہی اس میں گھاس پیدا ہوتی ہے تو یہی مثال اس کی ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھا اور اس کو اللہ تعالیٰ نے اس دین سے نفع دیا جو مجھے دے کر مبعوث فرمایا، چنانچہ اس نے خود دین سکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور مثال ہے ان لوگوں کی کہ جنہوں نے اس کی طرف سر بھی نہ اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت اور دین کو جسے میں دے کر بھیجا گیا میں نے قبول نہ کیا۔

③ حدیث کی تشریح: وہی کہ مثال نبی کریم ﷺ نے بارش کے ساتھ دی، بارش ہونے کے بعد زمین کی زمین قسمیں ہو جاتی ہیں اسی طرح علم و ہدایت کے آنے کے بعد بھی لوگ زمین قسمیں میں تقسیم ہو گئے۔ ① بارش اگر صاف سہری پا کیزہ زمین پر برسی تو اب زمین خود بھی متنبہ ہوئی کہ اس سے بزرہ وغیرہ نکال دوسری یہ کہ اس بزرہ سے دوسروں کو فائدہ بھی پہنچا، اسی طرح ہدایت آنے کے بعد بعض لوگوں نے علم کو سکھا اور اس پر عمل کیا اور دوسروں کو بھی سکھایا تو اس شخص نے علم سے خود بھی فائدہ حاصل کیا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا مثلاً اگر ابوہریرہؓ دوسری قسم زمین کی ہوتی ہے کہ بارش برسنے کے بعد وہ خود تو متنبہ نہیں ہوتی کہ اس سے کوئی بزرہ وغیرہ نکال (بھرتی ہونے کی وجہ سے) مگر وہ اپنے اندر پانی کو محفوظ رکھتی ہے جس سے دوسروں کو فائدہ ہو جاتا ہے تو اسی طرح ہدایت آنے کے بعد علم کو حاصل کیا اس پر عمل نہیں کیا مگر دوسرے کو سکھایا تو یہ شخص خود علم سے متنبہ نہیں ہوا مگر دوسرے کو اس کی وجہ سے فائدہ پہنچا یہ مثال محمد بنی کی ہے ② تیسری قسم زمین کی ہوتی ہے کہ بارش برسنے کے بعد اس پر پانی نہیں ٹپکتا تو اس بارش سے زمین کو کبھی کوئی فائدہ نہیں پہنچا اور نہ ہی دوسرے کو اس سے کوئی فائدہ پہنچا تو اسی طرح ہدایت آنے کے بعد لوگوں کی یہ حالت ہوئی کہ ایک کان سے دین کو دوسرے کان سے نکال دیا، نہ خود انہوں نے فائدہ حاصل کیا اور نہ اس کے ذریعے سے کسی اور کو کوئی فائدہ پہنچا۔ (محدث صاحب ج ۳ ص ۳۸۲)

④ کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔ "غَفِیْتُ" بمعنی ہا دل و بارش۔ مصدر غَفِیْتُ (غرب) بمعنی بارش برنا۔ "مُتَلَذَّ" یہ مفرد ہے اس کی جمع تَلَذَّ، ہے بمعنی گھاس۔ "الْفُشْبُ" یہ مفرد ہے اس کی جمع اَفْشَابُ ہے بمعنی بزرگھاس۔ "أَجَابْتُ" بمعنی دو زمین میں جس میں پیداوار نہ ہو۔

⑤ (الفتح)..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِقَبُولِي الْمُؤْمِنِينَ عَذَابِي جَزَاءً إِذَا قَبَضْتُ حَبِيبَةً مِنْ أَعْمَالِ الْبَنِيَاءِمْ اِخْتِصَابَةً إِلَّا الْخَفَةَ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَلْبِيبُ تَلْبِيبِ النَّسْتِمْ وَنِ نَسْبِ وَلَا وَهْبٍ وَلَا مَعَا وَلَا حَزَنَ وَلَا أَدَى وَلَا غَمَّ حَتَّى الْخَوَافَ يَخْلُقَهَا الْإِنْفُ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَلْقَاتِهِ (صحیح ۳) مذکورہ دونوں حدیثیں پر اعراب لگا کر مجلس ترجمہ کیجئے اور حاشیہ کلمات کی لغوی تشریح کیجئے۔

⑥ خلاصہ سوال:..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) کلمات مخطوطہ کی لغوی تشریح۔

حدیث کا ترجمہ: ① حدیث پر اعراب: نہ کہ علم فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے ہاں مومن بندہ کے لئے جب میں اس کے

دنیوی محبوب کو لے لیتا ہوں جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو تھکاوٹ، بیماری، غم، رنج، تکلیف وغیرہ حتیٰ کہ کاٹا چھ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۴۔ کلمات مخلوط کی لغوی تشریح:۔ ”صفیہ“ صلی ام ہے معنی دوست۔ ”نصب“ ام ہے معنی تھکاوٹ۔
”احتصبہ“ احتساب سے ہے معنی ثواب کی امید رکھنا۔ ”وصب“ ام ہے معنی بیماری۔ ”هم حزن“ دلوں میں ہیں معنی غم اور رنج۔

السؤال الثاني ۱۴۳۶ھ

الشیخ الاؤل..... عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال ان الدین یسر ولن یشاد الدین الاغلبه فسدوا

وقلربوا وابشروا واستعنوا بالقدوة والروحة وشی من اللجة، وفي رواية: سددوا وقاربوا وغدوا

وروحوا وشی من اللجة القصد القصد تهللوا۔ (حدیث: ۱۳۵)

حدیث شریف کا ترجمہ اور مفہوم بیان کیجئے، خط کشیدہ و کلمات کی لغوی تشریح کیجئے۔

۴۔ خلاصہ سوال:۔ اس سوال کا مکمل تین امور ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کا مفہوم (۳) کلمات مخلوط کی لغوی تشریح۔

۱۔ حدیث کا ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دین آسان ہے اور جو شخص سختی (کی راہ) اختیار کرتا ہے مطلوب ہو جاتا ہے پس سیدھی راہ چلو، میانہ روی اختیار کرو، خوش رہو، صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں (عبادت کے ذریعہ) مدد مانگو۔ ایک روایت میں ہے سیدھی راہ چلو، میانہ روی اختیار کرو، صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں (عبادت کے ذریعہ) مدد طلب کرو، میانہ روی اختیار کرو متعدد کوا لگے۔

۲۔ حدیث کا مفہوم:۔ یعنی دین اسلام چونکہ ایک فطری مذہب ہے اسلئے اس میں آسانی ہے اور جو شخص دین میں تشدد اور سختی کی راہ اختیار کرتا ہے وہ بالآخر مغلوب ہو جاتا ہے لہذا آدمی کو چاہیے کہ امور دینیہ میں میانہ روی کو اختیار کرے تو منزل کو پا لے گا۔

۳۔ کلمات مخلوط کی لغوی تشریح:۔ ”فسدوا“ فسدینہ سے امر حاضر کا مینہ ہے معنی سیدھا کرنا۔

”قاربوا“ مقاربة سے امر حاضر کا مینہ ہے معنی ایسی چیز کا ارادہ کرنا جس میں نزاد یا دینی و داور مذکی ہو۔

”القدوة“ ام ہے معنی حق کے وقت چلنا۔ ”الروحة“ ام ہے معنی شام کا وقت۔ ”اللجة“ ام ہے معنی رات کا آخری پہرہ۔

الشیخ الثالث..... وعن عائشة قالت: سمع رسول الله ﷺ صوت خصوم بلباب علقية اصواتهم

واذا لصحما يستوضع الآخر ويسترفقه في شيع وهو يقول والله لا افعل، فخرج عليهما رسول الله ﷺ

فقال: اين المتألى على الله لا يفعل المعروف؟ فقال انا يلو رسول الله ﷺ اقله ابي ذلك احب۔ (حدیث: ۱۳۵)

حدیث شریف کا تفسیر کیجئے، مستوضع، المسترفقه، المتألى کے معنی لکھئے، خط کشیدہ و جملہ کلمات کا مطلب واضح کیجئے۔

۴۔ خلاصہ سوال:۔ اس سوال کا مکمل تین امور ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) مذکورہ الفاظ کے معنی (۳) خط کشیدہ و جملہ کلمات کا مطلب۔

۱۔ حدیث کا ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے دو واہ سے پردہ جھڑنے والوں کی بلند آواز سنئی ان میں سے ایک دوسرے سے (قرض) کم کرنے کا مطالبہ کر رہا تھا اور دوسری چاہتا تھا۔ دوسرا کہہ رہا تھا اللہ کی قسم! میں اس طرح نہیں کروں گا، رسول اللہ ﷺ ان دونوں کے پاس اپنا شریف لائے اور فرمایا کون ہے جو اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں نیکی نہیں کروں گا، اس آدمی نے کہا

یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں اور اس (متروں) کیلئے وہی ہے جو وہ چاہتا ہے۔

② مذکورہ الفاظ کے معنی: "العتالی" اسم ہے بمعنی ختم اٹھانے والا۔

"یستوضع" سینہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از مصدر الاستیضاع (استکمال) بمعنی (قرض) کم کرنے کا مطلب کرتا۔

"یستوقفه" سینہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از مصدر الاستوفاء (استکمال) بمعنی نری طلب کرتا۔

③ خط کشیدہ جملہ کا مطلب: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس متر میں کیلئے وہی کچھ ہے جو وہ (قرض کے معاملے میں) نری لہر کی چاہتا ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۶ھ

النسخ الاول..... وَعَنِ الْعُقَيْرَةِ بِنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

إِلَّا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَزَنَةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا تَنْفَعْ لَنَا مَنَافِعَ وَلَا

تَعْجِلْ لَنَا مَمَاتًا وَلَا تَنْفَعْ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةَ. (حدیث: ۱۴۳۶)

حدیث شریف پر اعراب لگائیں، واضح ترجمہ کریں، خط کشیدہ و مصدر کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مل ثمن اس میں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ کا مطلب۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب: کما مآز فی السوال آتفا۔

② حدیث کا ترجمہ: حضرت وغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تھے اور سلام

بجھ لیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی سبب نہیں جو تمہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لئے

بادشاہت و تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو چیز تو عطا کرے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جو چیز تو روک لے

اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور کسی کی دولت اس کو تیرے بغیر نفع نہیں دے سکتی)۔

③ خط کشیدہ کا مطلب: اس جملہ کا ایک مطلب یہ ہے کہ کسی کی دولت تیرے حکم و مشیت کے بغیر اس کو نفع نہیں پہنچا سکتی اور

دوسرا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی کو عذاب دیا جائے جو اس کی دولت و العادی تیرے عذاب کے حامل میں اس کو کوئی نفع نہیں دے سکتی۔

النسخ الثاني..... وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخِي الْعُقَيْرَةِ التَّخْهُذِيٍّ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، قَالَ جَلَسَ

فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نِيْ غَامَ حَجَّةِ الْوُدَاعِ مِنْ وَجْهِ إِشْتَدَّ بِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ تَلَفْتُ بِيْ

مِنَ الْوُجْهِ مَا تَدْرِي وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَوْلِيْنِي إِلَّا ابْنَتِي لِيْ، أَلَمْ تَخْشَ بَلْفَلْغِيْ نَعْلِيْ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ: فَلَمْ تَخْشَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالْمَلِكُ يَلْزِمُ رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ أَلَمْ تَكُنْ وَالْمَلِكُ كَذِيْبٌ أَوْ كَذِبَةٌ. (حدیث: ۱۴۳۷)

حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، عشرہ بشرہ کے اسمائے گرامی تحریر کریں، وصیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس

کے بارے میں شرعی احکام تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں۔ (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) عشرہ بشرہ کے

اسماء (۴) وصیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف (۵) وصیت کے بارے میں شرعی احکام۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب: کما مآز فی السوال آتفا۔

② حدیث کا ترجمہ:- حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب انوار والے سال سخت بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ میری پیار پڑی کے لئے تشریف لائے، میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ میری بیماری کی شدت دیکھ رہے ہیں اور میرے پاس بہت مال ہے اور ایک بیٹی کے علاوہ میرا کوئی وارث نہیں ہے تو کیا میں اپنا وہ تہائی مال صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا آدھا مال صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ایک تہائی مال صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک تہائی صدقہ کر سکتے ہو اور ایک تہائی بھی زیادہ ہے یا فرمایا کہ ایک تہائی بھی بہت ہے۔

③ عشرہ مبشرہ کے اسماء:- ① حضرت ابوبکر صدیق ② حضرت عمر فاروق ③ حضرت عثمان غنی ④ حضرت علی رضی اللہ عنہ ⑤ حضرت زبیر بن العوام ⑥ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ⑦ حضرت عبدالرحمن بن عوف ⑧ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ⑨ حضرت سعد بن ابی وقاص ⑩ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم

④ وصیت کی لغوی اصطلاحی تعریف:- لغوی معنی: کسی کام کا مہد لیا، محمد بن یخلفہ جو چیز جس کی وصیت کی جائے اور اصطلاح میں ہی تملیک مضاف الی بعد الموت بطریق التدرع (انکی تملیک جو بطور تبرع و احسان ہو اور مابعد الموت کی طرف منسوب ہو) ⑤ وصیت کے بارے میں شرعی احکام:- دیئے تو وصیت کے حلقے متعدد احکام ہیں مگر یہاں اجمالی طور پر چند ضروری احکام ذکر کئے جاتے ہیں۔ ① وصیت کرنا مستحب ہے واجب نہیں ہے ② ورثہ کی اجازت کے بغیر وارث کیلئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے ③ قائل کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے ④ کافر کا مسلمان کیلئے اور مسلمان کا کافر کے لئے وصیت کرنا جائز ہے ⑤ تہائی مال سے زائد کی وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔ (المسلم للبروری)

﴿الورقة الثانية: فی الحديث﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۵۱۴۳۷

النسخ الاول..... وعن جابر قال كان رسول الله ﷺ إذا خطب إجمعت عيّناته وغلا صوته واشتد غضبه حتى كأنه مثبور جئيش، يقول صبحكم وممّاكم ويقول: بُعثت أنا والساعة كهاتين ويقولون بين أضحى المشابة والوشطى ويقول: أنا بعد فإن خيبر الحديث كتاب الله وخيبر الهدي هدي مخبئة وشرا الأمور مختلفاتها وكل بدعة ضلالة. (حدیث: ۵۱۴۰)

حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، انا والساعة كهاتين کا مطلب واضح کریں، بدعت کی لغوی اصطلاحی تعریف کرنے کے بعد بدعت کی اقسام واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں۔ (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) انا والساعة كهاتين کا مطلب (۴) بدعت کی لغوی اصطلاحی تعریف (۵) بدعت کی اقسام۔

﴿ترجمہ﴾..... ① حدیث پر اعراب:- کما مر فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی دونوں آنکھیں

سرخ ہوا جائیں اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ سخت فصد میں آجاتے یہاں تک کہ ایسے محسوس ہوتا ہے آپ کی انگلیاں سے ڈرا رہے ہوں اور کہہ رہے ہوں کہ وہ دشمن کا لشکر تم پر جمع کے وقت یا شام کے وقت آجائے گا اور فرماتے کہ میں اور قیامت ان دونوں اگلیوں کی مانند ہیں اور آپ ﷺ اپنی شہادت والی اور درمیانی اگلی کو کھاتے اور فرماتے: انا بعد پس ہے حجب بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ تہذیب کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو دین میں ایجاد کے جائیں اور ہر بدعت مگر اسی ہے۔

⑤ **انساو الساعۃ کما تین کا مطلب:**۔ اس کے دو مطلب بیان کئے گئے ہیں ① جیسے یہ دونوں اگلیاں حاصل اور قریب ہیں اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان قائل بہت کم ہے، مگر یا میں اور قیامت دونوں ایک دوسرے کے انتہائی قریب ہیں، درمیان میں کسی اور نبی اور امت سے نہیں آتا ② ان دونوں اگلیوں میں سے جیسے درمیانی اگلی شہادت والی اگلی سے تھوڑی سی آگے بڑھی ہوئی ہے اور اس میں معمولی اضافہ ہے اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہے کہ میں انتہائی معمولی طور پر قیامت سے پہلے بھیجا گیا ہوں۔ (کنز الدہری، کتاب رافق)

⑥ **بدعت کی لغوی اصطلاحی تعریف:**۔ بدعت لغت میں نئی چیز کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں بدعت دین کے اندر اس نئے کام کو کہتے ہیں جس کی دور نبوی ﷺ اور دو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں دلیل و مثال نہ ہو اور اسے دین سمجھ کر کیا جائے۔ یہی کسی کام کے بدعت ہونے کے لئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے ① اس کام کے دین میں سے ہونے پر کوئی دلیل شرعی قائم نہ ہو ② اس کام کو دین سمجھ کر کیا جائے جس کام میں یہ دونوں باتیں موجود ہوں گی وہ کام بدعت کہلائے گا۔

⑦ **بدعت کی اقسام:**۔ بدعت کی دو طرح اقسام بیان کی جاتی ہیں۔ ① لغوی شرعی بدعت۔ لغوی بدعت ہر اس نئی ایجاد کو کہتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد پیدا ہو، عام از میں کہ وہ عبادت یا عادت ہوں یا کچھ اقسام ہیں۔ واجب و مندوب، مباح و مکروہ حرام۔ شرعی بدعت وہ ہے جو قرآن و حدیث کے بعد پیدا ہوئی ہو اور اس پر قولا فعلا صراحت و اشارہ کی طرح بھی شارع کی طرف سے اجازت موجود نہ ہو اس بدعت کو بدعت خلاف و بدعت قیوہ اور بدعت مسند کہتے ہیں۔ (راہ دست)

⑧ بدعت و مکروہ بدعت و مندوب بدعت و مکروہ اس بدعت کو کہتے ہیں جس سے کفر لازم آئے مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات میں طہار الوہیت کا عقیدہ رکھنا۔ بدعت و مندوب بدعت ہے جس سے کفر و کفر لازم آئے مثلاً آج کل کی مادی بدعات۔ (مرآۃ المفردات)

النسخ التاسع:..... عَنْ حَدِيقَةَ بِنِ الْبَحَّانِ قَالَ خَلَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَدِيقَتَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا فَلَانَا أَنْتَ بِلَا الْأُخْرَى خَلَقْنَا أَنْ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جِلْدِ قَلْبِ الرَّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَ عَلِمُوا مِنَ الشُّعْبَةِ ثُمَّ خَلَقْنَا عَنْ رُفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَتَنَامُ الرَّجُلُ نَوْمَةً فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيُطَيَّلُ أَتْرَافُهَا وَفِي الْوُجُوهِ ثُمَّ يَتَنَامُ نَوْمَةً فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيُطَيَّلُ أَتْرَافُهَا وَفِي الْأَنْفِ السَّجَلِ كَجَمْعٍ تَخْرُجُ عَلَى بَخْلِكَ فَلَمْ يَنْفُطْ لِقَرَاءَةِ مُنْتَبِهًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَخَرَهَا عَلَى رِجْلِهِ، قَالَ: فَيَضْبِعُ النَّاسُ يَتَبَلَّغُونَ لَا يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ بِقَوْلِي الْأَمَانَةَ حَتَّى يَقَالَ إِنْ فِي يَدَيَّ فَلَانِ أَهْبَانَا وَحَتَّى يَقَالَ لِلرَّجُلِ مَا لَجَلَدُ مَا أَظَنَنْتَ مَا أَظَنَنْتَ مَا أَظَنَنْتَ وَتَاهِي قَلْبِهِ بِمَا قَالَ حَتَّى مِنْ خُذَلٍ مِنْ إِبْنَيْنِ قَالَ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ وَمَا أَتَى إِلَيْكُمْ تَابِعَتِ لَيْلٍ كَانَ مِثْلُهَا لَيْلُ زَيْنَةَ عَلَى بَيْتِهِ وَإِنْ كَانَ نَحْرُهَا بِنَا أَوْ يَهُودِيًّا لَيَزِيدَنَّ عَلَى سَابِقِهِ فَلَانَا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَتَابِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فَلَانَا وَفَلَانَا. (مسند)

حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ جملوں کا مطلب واضح کریں۔

خلاصہ سوال:..... اس سوال کا کل تین امور ہیں۔ (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ جملوں کا مطلب۔

ترجمہ:..... ① حدیث پر اعراب:- کملتو فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ:- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں دو حدیثیں بیان فرمائیں، ان میں سے ایک کا میں مشاہدہ کر چکا ہوں اور دوسری کا فہم ہوں، آپ ﷺ نے ہمیں بیان فرمایا کہ امانت کا لوگوں کے دلوں کے درمیان نازل ہوا تھا پھر قرآن نازل ہوا تو انہوں نے قرآن سے علم حاصل کیا اور سنت سے علم سیکھا پھر آپ نے ہمیں امانت کے اٹھائے جانے کے متعلق بتایا کہ آدمی نیند سے بیدار ہوگا تو اس کے دل سے امانت چھین جائے گی اور اس کا دھندلا سا اثر پائی رہ جائے گا پھر سو نیند سے بیدار ہوگا تو اس کے دل سے باقی ماندہ حصہ بھی نکال دیا جائے گا اور آبلے کے مانند اثر پائی رہ جائے گا جیسا کہ آگ کی چنگاری کو تو اپنے پاؤں پر لٹکائے اس سے چھالا نمودار ہو جائے اور وہ ابھرا ہوا نظر آئے لیکن اس میں کوئی چیز نہیں (مفہوم بیان فرماتے ہوئے) آپ نے ایک سنگھڑا دیا اور اس کو اپنے پاؤں پر گرایا، اس کے بعد لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی انسان ایسا نہیں ہوگا جو امانت ادا کرنے والا ہو، یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک امانت دار آدمی موجود ہے۔ اسی طرح ایک آدمی کے بارے میں عام یہ تاثر ہوگا کہ وہ بہت زیادہ مضبوط، ہوشیار، عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے برابر ایمان نہیں ہوگا (حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) مجھ پر ایسا وقت بھی آیا ہے کہ مجھے اس بات کا کچھ خیال نہیں ہوتا تھا کہ میں خرید و فروخت کس قسم کے انسان سے کر رہا ہوں اس لئے کہ اگر وہ مسلمان ہے تو اس کی دیداداری کا جذبہ میرے حق کو کچھ تک پہنچا دے گا اور اگر عیسائی یا یہودی ہے تو اس کا حکم اس سے میرے حق کو واپس دلوائے گا لیکن آج (اس دور میں) چند مخصوص انسانوں کے علاوہ اور کسی سے میں خرید و فروخت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

③ خط کشیدہ جملوں کا مطلب:- "الامانة نزلت فی جدر قلوب الرجال" یعنی امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ اور گہرائی میں اترنی ہے اور اس کے متعلق مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں کہ اس امانت سے مراد حتم ہدایت ہے جو بنی آدم کے دلوں میں کھیرا گیا ہے اس کی نگہداشت کرنے سے ایمان کا درخت اُمتا ہے، گویا بنی آدم کے دل اللہ کی زمینیں ہیں جن میں حج بھی اُس نے ڈال دیا ہے اور بارش برسانے کیلئے رحمت کے بادل بھی اُس نے بھیج دیئے ہیں جن کے ذریعے سینوں سے وحی الہی کی بارش ہوئی۔ کجسر لحدرجته علی رجلك فنفط - یعنی جیسے تم آگ کے انگارے کو اپنے پاؤں پر لٹکادو اور اس سے آبلہ پڑ جائے تو وہ تمہیں ابھرا ہوا نظر آئے گا مگر حقیقت میں اس کے اندر کچھ نہیں ہوگا اسی طریقے سے آدمی جب شریعت سے غافل اور گمراہ ہوں گا جلا ہوگا تو دل کے اندر سے ایمان کا نور رفتہ رفتہ ختم ہو جائیگا اور صرف ایک آبلہ نما نشان ہی باقی رہے جائیگا تو گویا ظاہر وہ انسان صالح و نیک ہی نظر آئے گا مگر ایمان، امانت اور آخرت کے مفید اعمال میں سے کچھ بھی اُس کے اندر نہ ہوگا۔ (مکتب الہادی، کتاب راقی)

السؤال الثاني ۵۱۴۳۷

الشیء الاول..... وَعَنِ النَّوْزِلِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ: أَتَى عَلِيٌّ تَبَابَ الرُّخْبَةِ فَطَرَبَ قَائِمًا وَقَالَ: إِنِّي ذَائِعٌ وَرَسُولُ اللَّهِ يَنْتَهِي فَقُلْ كَمَا زَايَتُونِي فَقُلْتُ. وَعَنِ ابْنِ غَمَزٍ قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ لَحْمًا ذَائِعًا

نَحْنُ نَغْنِي وَنَعُزُّبُ وَنَجُنْ قِيَامًا وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ: فَلَمَّا لَأَنَسَ: فَالْأَكْلُ؟ قَالَ: ذَٰلِكَ أَشْرَبُ أَوْ أَخْبَثُ. (حدیث: ۶۸/۱۵۷۷)

امید پر اعراب کا ترجمہ کریں مذکورہ احادیث میں بظاہر تعارض ہے یا نہیں حقیقی کی کیا صورت ہے؟ کھڑے ہو کر کھانے پینے کا کیا حکم ہے؟ خلاصہ سوال: اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) احادیث میں حقیقی (۴) کھڑے ہو کر کھانے پینے کا حکم۔

جواب:..... ① احادیث پر اعراب:- کماؤ فی السؤال آنفا۔

② احادیث کا ترجمہ:- حضرت زوال بن براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اب وجہ پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پانی پیا اور فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو ایسی طرح پیتے ہوئے دیکھا تھا جیسا کہ تم مجھے کرتے ہوئے دیکھ رہے ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلے چلے کھا لیتے تھے اور کھڑے کھڑے پلے لیتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ آدمی کھڑے ہو کر پانی پئے، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ پھر کھانے کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اس سے بھی بدتر ہے۔

③ احادیث میں حقیقی:- بظاہر احادیث میں تعارض ہے اس لئے کہ ابتدائی دونوں احادیث سے کھڑے ہو کر کھانے پینے کا جواز معلوم ہو رہا ہے جبکہ آخری حدیث میں اس کی ممانعت ہے۔ حقیقی یہ ہے کہ عمومی حالات میں آخری حدیث معمول بہا ہے کہ کھڑے ہو کر کھانا چنانچہ سخت منع ہے حتیٰ کہ آج کل کی جدید تحقیق کے مطابق اس سے معذور اور مگر میں لا علاج بیماری پیدا ہوتی ہے نیز کھڑے ہو کر پانی پینے سے پاؤں پر درد کا بھی خطرہ رہتا ہے جو کہ جسم کے تمام حصوں پر پھیل جاتا ہے۔

باقی جن احادیث سے کھڑے ہو کر کھانے پینے کا جواز معلوم ہوتا ہے وہ مجبوری کے درجے میں ہے کہ بسا اوقات باہر مجبوری

کھڑے ہو کر کھانے پینے کی مجائش ہے۔ (روحہ السالمین ص ۳)

④ کھڑے ہو کر کھانے پینے کا حکم:- سابقہ حقیقی میں تفصیل گزر چکی ہے۔

الشیخ الاسلام:..... عَنْ أَمِّ كَلْبُومَ بِنْتِ عُقْبَةَ بِنِ ابْنِ مُعَيْطٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُضْلِعُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَقُولُ خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا وَفِي دَوَائِيهِ مُضْلِعٌ لِمُضْلِعِ زِيَادَةِ قُلُوبِ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُزَجِّحُ فَيُشِيرُ مِمَّا يَقُولُهُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ تَغْنِي النَّحْبُ وَالْإِضْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَخِدْنَةُ الرَّجُلِ إِمْرَأَتَهُ وَخِدْنَةُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا. (حدیث: ۳۹)

حدیث شریف پر اعراب کا ترجمہ کریں، کذب و تور یہ کی تعریف اور حکم تحریر کریں، کذب کا جواز کن شرائط کے ساتھ مشروط ہے؟ خلاصہ سوال: اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) کذب اور تور یہ کی تعریف و حکم (۴) کذب کے جواز کی شرائط۔

جواب:..... ① حدیث پر اعراب:- کماؤ فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ:- حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بنت ابی معیط رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کو

ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص مجھ کو نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے کسی اچھی بات کو پھیلانے یا اچھی بات کے (اور) مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں) فرمائی ہیں کہ اور نہیں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو رخصت دیتے ہوئے کسی چیز کے بارے میں اُن چیزوں میں سے جو لوگ کہتے ہیں مگر تین چیزوں میں، مراد لے رہی تھیں وہ جنگ کو اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کو اور مرد کے اپنی عورت سے بات چیت کو اور عورت کے اپنے مرد سے بات چیت کو۔

⑦ **کذب اور توریب کی تعریف و حکم :-** کذب خلاف واقعہ بات کرنے کو کہتے ہیں اور توریب یہ ہے کہ کوئی ایسی بات کہی جائے جو بظاہر واقعہ کے خلاف ہو اور کہنے والا اُس سے کوئی دُور والا ایسا معنی مراد لے رہا ہو جو واقعہ کے مطابق ہو۔ علامہ نوویؒ کہتے ہیں کہ قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ ان تین مواقع مذکورہ فی اللہ میں جھوٹ کا استعمال جائز ہے البتہ اس جھوٹ سے کیا مراد ہے اس بارے میں حضرات علماء کے دوقول ہیں۔

① جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اس سے مراد مطلقاً کذب ہے یعنی مرتب جھوٹ ان مواقع میں مطلقاً جائز ہے۔

② محقق طبریؒ بیضاویؒ وغیرہ سے منقول ہے کہ اس سے مراد مرتب کذب نہیں بلکہ توریب اور مساریض ہیں۔

فریقِ اول کا استدلال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعات سے ہے کہ انہوں نے تین مواقع پر کذب سے کام لیا (۱) اپنی بیوی حضرت سارہ کو اپنی بہن بتایا (۲) عید کے دن لوگوں کے ساتھ عدم شرکت کی وجہ میں فرمایا انسی صلیب کر میں پیاروں (۳) جب انہوں نے بنوں کو زاتِ قوم کے مطہر کرنے پر فرمایا ہل فلعہ کہید ہم۔

راجع قول یہ ہے کہ کئی الامکان مرتب جھوٹ سے بچا جائے اور توریب و مساریض کو استعمال کیا جائے بالفاظ و بکراپے کلمات استعمال کریں جو وہ مطمئن ہوں غلطی اس سے ایسے معنی سمجھے جس سے اس کا دل خوش یا ٹھنکے ہو جائے۔ (درکہ ترمذی ص ۸۹)

⑥ **کذب کے جواز کی شرائط :-** باہر مجبوری ہو، بقدرِ ضرورت ہو، کسی کی حق تلفی نہ ہو، مصلحت کے پیش نظر ہو، اصلاح مقصود ہو، دھوکہ نہ بخانہ مقصود نہ ہو۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۵۱۴۳۷

الشیخ الاول..... عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ: تَخَلَّتْ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تَوَلَّيْتُ أَخَوَهَا ابْنَ سَفِيَّانَ بْنِ حَزْبٍ فَلَدَعَتْ بِطَلْبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلَقَ أَوْغَيْرُهُ فَكَلَعْتُ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَشَتْ بِقَارِضِيهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ تَعَالَى بِالطَّلْبِ مِنْ خَلَجَةِ غَيْرِ ابْنِي سَمِيعَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْيَتِيمِ: لَا تَجْعَلْ لِأَمْرٍ نَفْسٍ وَلَا تَجْعَلْ لِلْيَتِيمِ الْأَخِيرَ أَنْ تَجْعَلَ عَلَى يَتِيمٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيْلٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ لَوْ بَعَثَ أَشْهَرُ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ: ثُمَّ تَخَلَّتْ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تَوَلَّيْتُ أَخَوَهَا، فَلَدَعَتْ بِطَلْبٍ فَتَشَّتْ مِنْهُ. (مسند ص ۷۷۸)

امدادت پر اہلباکرتر حضرت زینبؓ کریں حدیث کے کہتے ہیں بخبر شراک اہلباکر کی صحت میں ہے بخبر کثیرہ الفاظ کی نفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں۔ (۱) امدادیت پر اہلباکر (۲) امدادیت کا ترجمہ (۳) امدادیت کا تخریج (۴) امدادیت کی تحریف اور شرطی جواز کی صورت (۵) کثیرہ الفاظ کی نفی تحقیق۔

جواب..... ① حدیث پر اہلباکر :- کما مر فی السؤال آنطا۔

① حدیث کا ترجمہ :- حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اُس وقت گئی جس وقت اُن کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب جنگ کی وفات ہوئی تھی، انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں زرد رنگ یا کوئی اور خوشبو ملی ہوئی تھی، اُس میں سے کچھ ٹوٹری کو لگائی اور پھر انہوں نے اسے اپنے رخساروں پر مل لیا اور فرمایا کہ اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتی ہو یہ حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاندان پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جس وقت ان کے بھائی کا انتقال ہوا پس انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور اس میں سے کچھ لگائی۔

② احادیث کی تشریح :- دونوں احادیث کا حاصل یہ ہے کہ کسی مسلمان کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر خاندان کا انتقال ہو جائے تو پھر اُس کی عورت چار ماہ دس دن عدت گزارے گی یعنی اس میں ذریعہ و نسب بھی اعتبار نہیں کرے گی اور بلا وجہ کمرے بھی نہیں ٹھکی۔

③ حداد کی تعریف اور شرعی جواز کی صورت :- حداد و احاد کا لغوی معنی سوگ ہے اور فقہاء کی اصطلاح میں حداد یا احاد کا معنی عورت کا سوگ مٹانا یعنی عورت خوشبو، زینب و زینت، ہر مرد اور تہل خواہ خوشبودار ہو یا غیر خوشبودار ہو سوگ کو چھوڑ دے۔ سوگ کا حکم صرف اُس عورت کے لئے ہے جس کا خاندان فوت ہو جائے، اگر وہ حاملہ ہے تو وضع حمل تک اور اگر غیر حاملہ ہے تو چار ماہ دس دن تک سوگ مٹائے گی۔

④ خاکسکہ الفاظ کا لغوی تحقیق :- "خُلُقٌ" ایک مخصوص خوشبو کا نام ہے جس کا جزو اعظم و عطران ہے۔ "مُؤَلَّقٌ" میند و احاد کہ عاقب فعل ماضی مجہول از مصدر مَقَّیْتُ (تھمیل المیع) بمعنی موت دینا۔ "مُصَفَّرٌ" یہ اسم ہے بمعنی زردی و سیاہی۔ "عَلَوَ ضَنْفُہَا" یہ غلو حن کا ضنیہ ہے بمعنی رخسار۔ "تَلَعَتْ" نیشہ و احاد موت عاقب فعل ماضی معلوم از مصدر تَلَعْتُ (تغ) بمعنی تہل مٹانا، ماضی کرنا۔ "تَجَلَّد" میند و احاد موت عاقب فعل مضارع معلوم از مصدر اِلْحَدَا (افعال) بمعنی سوگ کرنا۔

⑤ الشرح المفصل :- وَعَنْ أَبِي نُجَيْدٍ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ الْخَضِرِ الْعُزْرَاعِيِّ: أَنَّ لِسْرَةَ ابْنِ جُهَيْنَةَ آتَتْ وَشَوَّلَ اللَّهُ تَبَّعَهُ وَهِيَ حُبْلَى مِنْ الرِّضَى، فَقَالَتْ يَا وَشَوَّلَ اللَّهُ أَصْنَبْتُ حُلًّا فَلَيْتَ عَلَيَّ فِدَا نَبِيِّ اللَّهِ وَلَيْتَا فَقَالَ لَأَحْبَبُ إِلَيَّهَا فَلَا وَضَعْتُ فَلَيْتَ فَعَلْتُ فَمَنْ بَهَا نَبِيُّ اللَّهِ تَبَّعَهُ فَضَلْتُ عَلَيَّهَا تَبَّعْتُهَا ثُمَّ آمَنَ بِهَا فَوَجَّعْتُ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کر دیں کہ ہم کن شرائط کے ساتھ شرط ہے کیا حداد گزارنا ہو کیلئے کلمات ہیں یا زواج۔ (حدیث ۴۳)

⑥ غلامہ سوال :- اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) کہم کی شرائط (۴) حداد کے کلمات یا زواج ہونے کی وضاحت۔

⑦ جواب :- حدیث پر اعراب :- کما مضی فی السؤال آنفا۔

⑧ حدیث کا ترجمہ :- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ جہند کی ایک عورت جو کہ زمانہ سے حاملہ ہو چکی تھی وہ

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھ سے حدود الائمہ سرزد ہو چکا ہے پس آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں، رسول اللہ ﷺ نے اُس کے دلی کو بلوایا اور فرمایا کہ اِس کے ساتھ احسان کرو (اچھا برتاؤ کرو) پس جب یہ وضع محل ہو جائے تو اسے میرے پاس لے آنا، چنانچہ اِس نے ایسے ہی کیا پس آپ ﷺ نے اُس کے متعلق حکم دیا، اور اس پر اس کے کہڑوں کو باندھ دیا گیا پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم کیا اور اسے رجم کیا گیا، پھر آپ ﷺ نے اُس کی نماز جنازہ بھی ادا کی۔

① رجم کی شرائط :- رجم کی سات شرائط ہیں۔ ① حریت ② عقل ③ بلوغ ④ اسلام ⑤ نکاح صحیح ⑥ دخول ⑦ مغتصبت احسان میں ممانعت۔

⑧ حدود کے کفارات یا زواجر ہونے کی وضاحت :- خنیفہ کے ہاں حدود کفارہ نہیں بلکہ زواجر ہیں تاکہ مجرم آئندہ اور تکلیب جرم نہ کرے اور دوسروں کو بھی عبرت حاصل ہو۔ ہاتی گناہ اور اخروی مواخذہ تو بہ سے معاف ہوتا ہے اور شرافع کے ہاں حدود کفارہ مسکات ہیں ان سے مجرم دونوں جہان میں سرخرو ہو جاتا ہے۔

خنیفہ کی دلیل: قرآن وحدیث کی انصوف سے معلوم ہوتا ہے کہ حدود جاری کرنے کے باوجود تو بہ کی ضرورت ہے اگر حدود کفارہ سیأت ہوتی تو تو بہ کی ضرورت نہیں رہتی، مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے السارق والسارقة فاقطعوا ايدهما الخ فمن تاب من بعد ظلمه اس آیت سے واضح ہوا کہ حد مرتبہ سزا اور نکال و عبرت ہے اس کے باوجود تو بہ کی ضرورت ہے اسی طرح دوسری آیت انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ذالك لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم آیت تقاضا الطریق کے بارے میں ہے اس میں قطع ید وغیرہ کے بعد بھی سزائے اخروی اور تو بہ کا ذکر ہے وغیرہ ذاک۔

امام شافعی کی دلیل: حضرت عبادہ بن مسامت جیٹو کی مشہور حدیث ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ نہ تم شرک کرو گے، نہ چوری اور نہ زنا کرو گے پھر آپ ﷺ نے اسی مضمون کے متعلق آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ جس نے اپنے عہد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ دے گا اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو، وہ اور اسے سزا دی گئی تو یہ اس کیلئے کفارہ کی طرح ہو جائے گی اور اگر کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوا لیکن اللہ نے لوگوں سے اس کے گناہ کو پوشیدہ رکھا تو اب اللہ کا اختیار ہے چاہے تو اس کو سزا دے اور چاہے تو اس کو معاف کر دے۔

خنیفہ کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ابتداء اسلام کا واقعہ ہے جو مکہ مکرمہ میں پیش آیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو صحابہ میں مسلمان ہوئے وہ آپ ﷺ سے حدیث مذکورہ لاہری الحلوہ کفلاۃ ام لا کی تصریح کرتے ہیں لہذا یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مؤخر ہے اور حدیث عہدہ جیٹو مقدم ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حدیث عہدہ جیٹو میں غلو قیہ سے مراد صاحب تکمیل ہیں جو بالافتاق ملکر سیأت ہیں، حدیثی مراد نہیں کیونکہ عبرت سے پہلے حدود مقرر نہیں ہوئی تھیں۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ مومن حد نافذ ہونے سے تو بہ کی توفیق ہو جاتی ہے خصوصاً عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایسا ہوتا تھا اس لئے حدود کو مطلقاً منکر کیا گیا ہے۔

﴿الورقة الثانية: في الحديث﴾

ھ۱۴۳۸

﴿السؤال الاول﴾

الشق الاول عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ آتَوْهُمُ وَالْقَدَرُ

وَأَعْنَى، أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكَ فَآتَى الْابْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ لَوْ أَنَّ حَسَنًا وَجِلَدًا حَسَنًا وَيَتَخَبَّ عَنِّي الذَّبَابُ قَدْ قَلَّ زَيْنِي النَّاسُ فَمَسَحَ فَلَغَبَتْ عَنْهُ قَذْرُهُ وَأَعْطَى لَوْ أَنَّ حَسَنًا فَقَالَ فَأَيُّ أَمْتَالٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ الرَّأْيُ فَأَعْطَى نَافَةً عَشْرَةً فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا، فَلَقِيَ الْاَفْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَتَخَبَّ عَنِّي هَذَا الذَّبَابُ قَدْ زَيْنِي النَّاسُ۔ (حدیث: ۶۵)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، تیسرے شخص نے کس چیز کا مطالبہ کیا اور اسے کیا ملا؟ حدیث میں تینوں افراد کا آخری نتیجہ کیا بنا؟ خلاصہ سوال:..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) تیسرے شخص کا مطالبہ اور صلہ (۴) تینوں افراد کا انجام۔

جواب:..... ① عمارت پر اعراب: یکملہ فی السؤال آنفا۔

② عمارت کا ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اسرائیل میں تین آدمی آئے تھے، برص والا، مجنا اور امحاحہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمایا چاہا اور ایک فرشتہ (انسانی شکل میں) ان کے پاس بھیجا، پس فرشتہ برص والے کے پاس آیا اور کہا کہ تمہیں کیا چیز محبوب ہے؟ اُس نے کہا چھارنگ اور خوبصورت چلدا اور مجھ سے وہ بیماری دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھے برا جانتے ہیں۔ چنانچہ اُس فرشتہ نے اُس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اُس کی بیماری چلی گئی اور اسے خوبصورت رنگ دیا گیا، پھر فرشتے نے کہا کہ تمہیں کون سا مال محبوب ہے؟ اُس نے کہا اونٹ یا گائے، (یہ بادی کا شک ہے) چنانچہ اُس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹ عطا کی گئی اور فرشتے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے اس مال میں برکت ڈالے، پھر وہ فرشتہ گئے کے پاس آیا اور کہا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اُس نے کہا کہ خوبصورت بال اور مجھ سے وہ بیماری دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھے برا جانتے ہیں۔

③ تیسرے شخص کا مطالبہ اور صلہ: تیسرے شخص (اندھے) سے جب فرشتے نے یہی سوال کیا تو اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری نظر واپس کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں، فرشتے نے اُس کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تو اُس کی نظر واپس آگئی، پھر فرشتے نے پوچھا کہ تجھے کون سا مال محبوب ہے؟ تو اُس نے کہا کہ بکریاں، چنانچہ اُسے خوب پیچے دینے والی ایک بکری عطا کی گئی۔

④ تینوں افراد کا انجام: جب تینوں افراد کو ان کی مطلوب چیزیں مل گئیں تو اُس سے کچھ عرصہ بعد فرشتہ برص والے آدمی کے پاس گیا اور کہا کہ میں فقیر اور مسافر آدمی ہوں، سفر میں میرے وسائل ختم ہو گئے ہیں میری مدد کرو، میں اُس ذات کے نام پر تجھ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے خوبصورت رحمت اور مال و متاع دیا ہے، تو مجھے ایک اونٹ دیدے جس کے ذریعے میں اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاؤں، اُس نے جواب دیا کہ مجھ پر بہت زیادہ ذمہ داریاں ہیں، فرشتے نے کہا کہ شاید تو پہلے برص والا تھا، لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو انتہائی فقیر تھا؟ اُس نے کہا کہ نہیں میں تو خاندانی طور پر مالدار ہوں اور مجھے اپنے آباء و اجداد سے وافر مقدار میں مال ملا ہے، فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ تجھے پہلے والی حالت پر پہنچا دے۔

یہی سوال فرشتے نے مجھے شخص سے بھی کیا اور اُس نے بھی وہی جواب دیا جو برص والے نے دیا تھا۔

پھر فرشتہ اندھے شخص کے پاس آیا اور اُس سے بھی یہی سوال کیا کہ میں فقیر اور مسافر آدمی ہوں، سفر میں میرے وسائل ختم ہو گئے ہیں میری مدد کرو، میں اُس ذات کے نام پر تجھ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے تیری چٹائی واپس کی ہے کہ ایک بکری

دیدے تاکہ میں منزل مقصود تک پہنچ سکوں، اے میرے بھائی! کہہ دو اسی میں اے خدا تعالیٰ نے مجھے میری بیانی واپس کی، بتا دیا چاہے مال لے لو اور بتا دیا چاہے چھوڑ دو۔ فرشتے نے کہا کہ اپنا مال اپنے پاس رکھو تمہارا استعان مقصود تھا، اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہوا اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔

الفتح (الفصل) عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ عرضت على الامم فقيل لي انظر الى الافق الاخر فانما اسواد عظيم فقيل لي هذه امتك ومعهم سبعون الفا يدخلون الجنة بغير حساب ولا عذاب ثم نهض فدخل منزله فخلص الناس في اولئك الذين يدخلون الجنة بغير حساب ولا عذاب فقال بعضهم فلعلهم الذين صحبوا رسول الله ﷺ وقال بعضهم فلعلهم الذين ولدوا في الاسلام فلم يشركوا بالله شيئا ونكروا الاشياء فخرج عليهم رسول الله ﷺ فقال ما الذي تخوضون فيه؟ فاجابوه فقال هم الذين لا يقرءون ولا يستقرءون ولا يتطهرون وعلى ربهم يتوكلون فقام عكاشة بن محصن فقال ادع الله ان يجعلني منهم فقال انت منهم ثم قام رجل آخر فقال ادع الله ان يجعلني منهم فقال سبقك بها عكاشة. (حدیث ۴۷)

حدیث کا ترجمہ کریں خط کشیدہ الفاظ کی تشریح کریں سبقک بها عکاشة کا کیا مطلب ہے؟ کیا دوسرے کیلئے دعا نہیں ہو سکتی تھی۔
خلاصہ سوال ﴿..... اس سوال میں تین امور جو طلب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) الفاظ منطوقہ کی تشریح (۳) سبقک بها عکاشة کا مطلب۔

ترجمہ ① حدیث کا ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا مجھ پر اُتیں پیش کی گئیں اور مجھے کہا گیا کہ آپ آسمان کے آخری کنارے کی طرف نظر اٹھائیں، یہیں میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت موجود ہے اور مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے، ماورائے ان کے ساتھ ستر ہزار افراد ہیں جو بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنے حجرے میں تشریف لے گئے، یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان لوگوں کے متعلق بحث کرنے گئے جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، یہی بعض نے کہا کہ شاید وہ لوگ ہوں گے جن کو رسول اللہ ﷺ کی محبت کا شرف حاصل ہوا اور بعض نے کہا کہ شاید وہ لوگ ہوں گے جن کی پیدائش حالت اسلام میں ہوئی اور انہوں نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بھی نہیں ٹھہرایا (اس طرح) انہوں نے مختلف چیزوں کا تذکرہ کیا، یہی رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا کہ تم کس چیز میں بحث کر رہے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو مذہم کرتے ہیں اور مذہم نہ کر داتے ہیں اور نہ حق گوں لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل و بھروسہ کرتے ہیں، یہی حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور کہا (اے اللہ کے رسول) دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے بنادے، یہی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو انہی میں سے ہے، پھر دوسرے صحابی کھڑے ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ مجھے بھی ان میں سے کر دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عکاشہ تجھ پر سبقت کر گیا۔

② الفاظ منطوقہ کی تشریح: "لا یقرءون ولا یتطہرون" یعنی نہ وہ دم کرتے ہیں اور نہ وہ دم کر داتے ہیں، اس سے مراد جہاز پھونک اور تنویر وغیرہ ہیں جو کثرت قرآن و اذیہ ماثورہ اور اسما الہیہ کے بغیر ہو۔ شیخ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں کہ زیادہ سچ بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس سے زمانہ جاہلیت کے جہاز پھونک اور شرکانہ ستر مراد ہیں جن کا کتاب و سنت کی تعلیمات سے کوئی

داہل نہیں ہے اور اس کی وجہ سے وہ شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

”ولا یستطیعون“ وہ بدھ کی نہیں لیتے۔ آپ ﷺ ایک قال کو پسند فرماتے تھے زمانہ جاہلیت میں یہ دم قح کی وجہ سے کوئی کام نہ کرنا ہوتا کسی طرح میں جانے کا ارادہ ہوتا تو کسی پر عملے کو اڑاتے اگر وہ دانیس میں سے اڑتا تو اس کام کو باجگہ کر کے کر لیتے اور اگر وہ بدھ دانیس میں سے اڑتا تو اس کام کو انھوں کو چھوڑ دیتے۔ (رد المحتار ص ۵۸۳)

⑥ **سیدک بھا عکاشہ کا مطلب** :- اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ عکاشہ نے اپنے آپ کو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہونے والوں میں شمار کرنا کر تجھ پر سبت کر لی۔

سوال ہوتا ہے کہ کیا اس دوسرے مقامی کیلئے بھی دعائیں ہو سکتی تھیں؟

محدثین نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں۔ ① ممکن ہے آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ہی آدمی کے متعلق دعا کرنے کی اجازت دی گئی ہو۔ اسلئے دوسرے آدمی کے حق میں دعا کی گنجائش نہ رہی ہو۔ ② ممکن ہے وہ آدمی اپنی باطنی حیثیت اور حالت کے اعتبار سے اس مرتبے کا مستحق نہ ہو اس لئے آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا نہیں فرمائی۔ ③ دراصل وہ آدمی منافق تھا، آپ ﷺ کو اس بات کا علم تھا کہ بطور اخلاق و صورت آپ ﷺ نے ایک جمل جواب دیا کہ تم نے تاخیر کر دی اور عکاشہ تم پر سبت کر گئے۔ ④ حضرت عکاشہ جنت کے حق میں آپ ﷺ کو بطور وحی مثنیٰ معلوم ہو گیا تھا اس لئے آپ ﷺ نے صرف اُن کے لئے دعا کی۔ سب سے بجز آخری جواب ہے۔ (مینا)

السؤال الثاني ١٤٢٨ھ

الشيخ الأئمة عن أبي عمرو جوير بن عبد الله قال كنا في صدر النهار عند رسول الله ﷺ فجاءه قوم عراة مجتاهي النمار أو العبداء متقلدي الميروف علمتهم من مضرب بل كلهم من مضرب فتعذر رسول

الله ﷺ لما رأى بهم من الفاقة فدخل ثم خرج قاسم بلالا فانان واقام فصلى ثم خطب تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع بره من صاع تمره. حتى قال ولو بشق تمره لجهل رجل من الانصار بصرة كانت كفله تعجز عنها بل قد عجزت ثم تتابع الناس حتى رأيت كومين من طعام وليلاب حتى رأيت وجه رسول الله ﷺ يتהלل كأنه مذهب. (حدیث ۴۲)

حدیث شریف کا ترجمہ کریں، مسجد میں چندے کا اعلان کرنا کس صورت میں جائز ہے؟ یہ کثیرہ الفاظ کی تفسیر تحقیق کریں۔

① **غلامہ سوال** اس سوال میں تین امور درج طلب ہیں۔ (۱) حدیث شریف کا ترجمہ (۲) مسجد میں چندے کے اعلان کی جائز صورت (۳) الفاظ غلو ط کی تفسیر تحقیق۔

② **حدیث شریف کا ترجمہ** :- حضرت ابو عمر و جری بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ ہم شروع دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ ایسے لوگ آئے جن کے جسم نیچے تھے، وہ عراہ دار آؤٹ یعنی ناٹ کے پکڑے دن پر لٹکائے ہوئے تھے کچھ انداز و گزروں میں لٹکائے ہوئے تھے، اُن میں سے اکثر قبیلہ سحر سے تھے بلکہ تمام کے تمام قبیلہ سحر سے تھے، پس آپ ﷺ نے جب قاتے کی وجہ سے اُن کی یہ حالت دیکھی تو آپ ﷺ کا چہرہ خیر ہو گیا۔ پس

آپ ﷺ کو تشریف لے گئے، مگر باہر لگے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی اور اقامت کی، آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا..... لوگوں نے اپنے دینار، درہم، گندم اور گجروں کے صاع صدقہ میں دیئے، حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ مجھ کو ایک کھراعی صدقہ کر دو، پس ایک انصاری صحابی اتنی بڑی جھلی لائے کہ اُن کا ہاتھ قریب تھا کہ اس کو اٹھانے سے عاجز آجائے بلکہ عاجز آگیا، پھر لوگ حواضر صدقہ لاتے رہے حتیٰ کہ میں نے غلہ اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو دیکھا جو خوشی سے چمک رہا تھا جیسا کہ سونا چمکے۔

۲۔ مسجد میں چندے کے اعلان کی جائز صورت:- مسجد میں بیک مالکانہ اور اپنی ذات کے لئے چندے کا اعلان کرنا بھی صحیح ہے بلکہ ٹھیک دینا بھی مکروہ ہے البتہ کسی دینی کار و کام کے لئے یا کسی مجبور و مستحق شخص کے ساتھ امانت کی ادائیگی کرنا درست ہے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے کہ جہاد وغیرہ کے لئے چندہ کیا جاتا تھا اور اس حدیث میں متعین کے لئے تعاون کا اعلان کیا گیا۔ (قاسم رحمہ)

۳۔ الفاظ مخلوط کی لغوی حققت:- ”الْفَقْرَانُ“ یہ جمع ہے اس کا مفرد فقیرۃ ہے بمعنی دھاری دار چادر۔
”مُجْتَابِیْنِ“ میں جمع ذکر بحث اسم فاعل از مصدر اِجْتَبَا (الفعال، اوجف) بمعنی پہننا۔ مجرد میں جَوَابِیْنِ بمعنی کائن۔
”مُتَقَلِّدِیْنِ“ میں جمع ذکر بحث اسم فاعل از مصدر تَقَلَّدَا (تقلل، متبع) بمعنی قلاوہ پہننا۔ مراد مطلق پہننا ہے۔
”الْمُسْتَوْفِیْنَ“ یہ جمع ہے اس کا مفرد مَستَفِیٌ ہے بمعنی نکوار۔

”تَنْفَرُ“ میں ذرا حد تک غائب فعل، ماضی معلوم از مصدر تَنَفَّرُوا (تعلل، صبح) بمعنی فسخ کی وجہ سے چہرے کا رنگ خیر ہوتا۔

الشیخ الاسلام:..... وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَيْضًا عَنْ أُسَيْدِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْفُقَرَاءِ وَقَفُوا عَلَى غَنَرٍ وَفِيهِمْ رَجُلٌ وَمِنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأَوَيْسٍ فَقَالَ غَنَرٌ كُلْ هَلَكْنَا أَهْلُ الْفُقَرَاءِ؟ فَجَلَّ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ غَنَرٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَوْيُسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَنَرٌ أَمْ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللَّهَ تَعَالَى فَأَذَاهُمَا إِلَّا تَوَضَّعَ الْيَمَنِيُّ أَوْ الْيَزْهَمُ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَفْهِزْ لَكُمْ. (مسند ۲: ۳۷۲)

مہارت پر اعراب کا کتر جہر کریں، اولیس کون ہیں؟ انہیں یہ مقام کس باہر ملا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کیوں خنجر تھے؟
خلاصہ سوال ۱..... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) حضرت اویس قرنی کا قہار و بلند مرتبہ کی وجہ (۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حضرت اویس کا انتظار کرنے کی وجہ۔

جواب:..... ۱۔ مہارت پر اعراب:- حکما من فی السوال آنفا۔

۲۔ مہارت کا ترجمہ:- اور مسلم کی روایت میں جو حضرت اوس بن جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اہل کوفہ میں سے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اُن میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس کا مذاق اڑاتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا یہاں پر قبیلہ قرن والوں میں سے بھی کوئی ہے؟ پس یہ شخص آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے پاس یمن سے ایک آدمی آئے گا اُسے اویس کہا جاتا ہوگا، وہ یمن میں صرف اپنی والدہ کو چھوڑ کر آئے گا، اُس کو یمن کی پیادری دے دو، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی پیادری دور کر دی سوائے ایک درہم پیادری کی جگہ کے (صرف درہم پیادری کی مقدار یمن کا نشانہ اُن کے جسم پر باقی ہوگا)۔ پس جو شخص بھی تم میں سے اُس سے ملے وہ اپنے لئے اُس سے مغفرت کی دعا کروائے۔

① حضرت اویس قرنیؓ کا تعارف و بلند مرتبہ کی وجہ :- حضرت اویسؓ کا نام بعض نے اویس بن عامر اور بعض نے اویس بن ہلیس ذکر کیا ہے۔ اُن کی کنیت ابو عمر ہے، لیکن کے قبلہ قرن سے ان کا تعلق تھا۔ عبداللہ بن مسلم کے مطابق حضرت عمرؓ کے زمانہ میں آذربائیجان کے فردوس سے وہاں ہی پرستش میں اُن کی وفات واقع ہوئی۔ اور ایک قول کے مطابق جنگِ صلح میں اُن کی شہادت واقع ہوئی۔ قرطبی کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص نیک بندوں میں سے تھے اور ان کا نام لوگوں میں سے تھے جن کی پرواہ نہیں کی جاتی، مگر آپؐ نے اُن کے متعلق اطلاع نہ دی ہوتی تو کوئی بھی اُن کو نہ پہچانتا۔ وہ آپؐ کی زندگی میں ایمان لے آئے تھے مگر والدہ کی خدمت کی وجہ سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوا اور آپؐ نے اُن کے خیر الٰہی میں ہونے کی اطلاع دی۔ (دلیل تھامین) ملا نے لکھا ہے کہ حضرت اویس قرنیؓ کو یہ سجادہ الدعوات ہونے کا بلند مرتبہ والدہ کی بہت زیادہ خدمت کی وجہ سے ملا۔

② حضرت عمرؓ کے حضرت اویسؓ کا انتظار کرنے کی وجہ :- حضرت عمرؓ حضرت اویسؓ کا اس وجہ سے انتظار کرتے تھے کہ آپؐ نے اُن کی ایک مرتبہ فرمایا کہ اسے مرا کر تم جلی میں سے قبلہ قرن میں سے اویس بن عامر کو ملو تو اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروانا کیونکہ وہ سجادہ الدعوات ہوگا۔

اس سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ وہ حضرت عمرؓ سے افضل ہیں اور نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ غیر منظور ہیں کیونکہ اس بات پر اجماع ہے کہ صحابہ کرام علیہم السلام بہر صورت انبیاء علیہم السلام کے بعد تھامین ملکہ پوری امت سے افضل ہیں۔ اس روایت سے مخصوص صرف حضرت اویس قرنیؓ کے سجادہ الدعوات ہونے کی لوگوں کو خبر دیتا ہے۔

السؤال الثالث ۵۱۴۳۸

الشیخ الاول وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي خَالِيزٍ قَالَ لَخَلْنَا عَلَى خَبَابِ بْنِ الْأَرَبِيِّ نَغْزُوكَ وَقَدْ اِكْتَوَى صَنِيعَ كِبَايَ فَقَالَ إِنَّ أَحْسَابَنَا الْبُيُوتَ سَلَفُوا مَتَّضُوا وَلَمْ تَنْقُضْهُمْ الْغَنِيَاءُ وَإِنَّا أَهْبُنَا مَالًا لَا نَجِدُ لَهُ مُؤِجِبًا إِلَّا الْقِرَابَ وَلَوْ لَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَلْعُو بِالْمَتِّزِ لَلْعَوْتُ بِهِ ثُمَّ اتَّيْنَاهُ مَوْءَاةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي خَالِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْخَذُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا النَّزَابِ. (حدیث: ۵۸۷)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، موضح تشریح کریں۔

① خلاصہ سوال :- اس سوال کا حاصل تین امور ہیں۔ (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح۔

جواب ① حدیث پر اعراب :- کلمات فی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت قیس بن ابی خالیزؓ کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب بن ارتؓ کی بیمار پڑی کیلئے اُن کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے سات داغ لگوائے تھے، حضرت خبابؓ نے فرمایا کہ ہمارے دو ساتھی جو گزر گئے اور چلے گئے دنیا نے اُن کے اجر کو ہمیں کیا اور ہم نے اتنی دولت پائی ہے کہ جس کیلئے ہم سوائے علیؓ کے کوئی جگہ نہیں پاتے اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہو تو ہم ضرور موت کی دعا کرتا۔ پھر دوسری مرتبہ ہم حاضر خدمت ہوئے جب وہ ابلی دیا اور حیر کر رہے تھے انہوں نے فرمایا کہ بیشک مسلمان کو ہر چیز کا اجر ملتا ہے جس کو وہ خرچ کرتا ہے مگر اس چیز کا جس کو وہ اس میں ملیں گے۔

③ حدیث کی تشریح :- ترجمہ سے تشریح واضح ہے کہ ہم پہلی دلیل حضرت خبابؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے پہلے

گھولنے تھے، اس موقع پر انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تم سے اہل سبقت لوگ (مصدقہ) کے جو دنیا سے اس محل میں خدمت ہوتے کہ دنیا میں مل رہے تھے ان کے ساتھ میں کئی کی نہیں کی جا آخرت میں ان کے لئے تیار کئے گئے ہیں اس لئے کہ انہوں نے دنیا میں کسی ایسی چیز کی تمنا نہیں کی جو ان کی آخرت کی نعمتوں میں کمی کا باعث بنے بلکہ انھوں نے وقت ان کے جو وہاب کامل مکمل تھے جبکہ ہمارا محل یہ ہے کہ ہم نے غلام کو دھلیا دیا ہے اور اس محل میں جبکہ موت و حیات کی کشش میں ہیں میرے مگر کے ایک کہنے میں چالیس ہزار ہم ہنسے ہوئے ہیں اور میرے پاس لوگوں سے اس بل کو بچانے کے لئے زمین میں دفن کرنے کے علاوہ کوئی عمل بھی نہیں ہے پھر فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی تمنا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس دنیا میں بل و حیات کی وجہ سے یا دین میں خستہ کے فخر سے اپنی موت کی تمنا کرتا۔

حضرت قیس کہتے ہیں کہ جب دوبارہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنے گھر کی تعمیر میں مصروف تھے اس موقع پر انہوں نے فرمایا کہ مسلمان جو مال بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے خرچ کرتا ہے اس کو ضرور اس کا اجر ملتا ہے سوائے تعمیر کے لگائے جانے والے مال کے، اس پر آدمی کو اجر نہیں ملتا۔ (یہاں تعمیر سے مراد ضرورت سے زائد تعمیر ہے)۔ (دلیل احادیث)

الشرح الثالث: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَسْعُودٍ بْنِ مَالِكٍ بْنِ سَنَانٍ الْخُدْرِيِّ * أَن لَنَا مِنْ الْأَنْصَارِ سَالِقُوا وَمُسُولُوا النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْطَاهُم ثُمَّ سَالِقُوا فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَقْدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ جِئْتُمْ أَنْتَقِ كُلَّ شَيْءٍ بِيَدِهِ مَا يَكُنْ عَيْنِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَكْجِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَفِيتْ بَعْدَهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَفِيتْ بَعْدَهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْغِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطْلَةً خَيْرًا وَأَوْضَعَ مِنَ الصُّبْرِ. (صحیح ۲۶)

حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ حدیث کی کُل شرح اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ممبر کے فضائل تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مکمل چارہاں ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی شرح (۴) ممبر کے فضائل

جواب ۱..... حدیث پر اعراب :- کلمتوں ہی العوال آتفا۔

۲ حدیث کا ترجمہ :- الامام سعید بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے انکو دے دیا، پھر انہوں نے سوال کیا آپ ﷺ نے پھر ان کو دے دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس جو کچھ تھا وہ سب ختم ہو گیا پھر جب آپ ﷺ نے ہاتھ میں موجود سب کچھ خرچ کر دیا تو ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جو کچھ ہوتا ہے میں اس کو ہرگز جمع نہیں رکھتا، اور جو شخص سوال سے بچے گی کو کش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بچا لے جس میں اور جو شخص ہے نیازی طلب کرتا ہے اللہ اس کو بے نیاز کر دے جس میں اور جو شخص مبرا اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مبرا عطا کرتے ہیں اور میرے زیادہ بڑھ چڑھنے کی کوئی بات نہیں دیا گیا۔

۳ و ۴ حدیث کی شرح و ممبر کے فضائل :- حاصل حدیث یہ ہے کہ جب انصار نے بار بار سوال کیا اور آپ ﷺ نے ان کو بار بار علیہ کیا تو مال ختم ہونے پر اور ان کو ضرورت سے زائد مال طلب سے روکے اور قناعت پر آمادہ کرنے کے لیے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے پاس مزید مال ہوتا تو میں وہ بھی تمہیں علیہ کر دیتا میں نے تم سے روک کر اور کس کو مال دینا ہے؟ میں تم سے ہرگز مال نہیں چھپاتا اور پھر فرمایا کہ جو آدمی پا کا ماضی اختیار کرتا ہے اور لیس کو خواہشات کے پیچھے نہیں لگا تا اللہ تعالیٰ اسکو پا کا ماضی نصیب کرتے ہیں اور خواہش پرستی سے اس کو بچاتے ہیں اور جو لوگوں کے پاس موجود مال سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو شہمی دے گا نیازی کی دولت سے لواز نہتے ہیں اور جو حاجت و فقر میں بھی اصرار سے کام نہیں لیتا ممبر کی کو کش کرتا ہے اسکو مبرا بھی ملے جاتا ہے اور مبرا

کہ یہ انسان پیش الہیمان و سکون میں رہتا ہے۔ مگر وہ مصائب و آلام، شیطانی شرارتوں کے وقت جنگی سے احکام خداوندی پر جاد رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر کشتیوں کے ساتھ ہے ہر کشتیوں کیلئے خوشخبری ہے ہر کشتیوں کو ان کے سر کا ہمارا راجہ و بدلہ ملے گا۔

﴿الورقة الثانية: فی الحديث﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۳۹ھ

الشيخ الاول عَنِ السَّغَمَلِيِّ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْقَائِمِ فِي خُلُودِ اللَّهِ وَالْوَالِقِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَقْبَلُوا عَلَى سَبِيلِنَا فَحَارَ بَعْضُهُمْ أَغْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَشَقَلَهَا وَكَانَ الَّذِينَ فِي أَشَقَلِهَا إِذَا اسْتَقْبَلُوا مِنَ السَّلَامَةِ مَوْتًا عَلَى مَنْ لَوْ قَتَلَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَا خَرَقْنَا فِي تَصْيِينِنَا خَرَقًا وَلَمْ نُؤَلِّ مِنْ فَوْقِنَا، لَوَلَّيْنَا نَزْكَوهُمْ وَمَا أَزَادُوا هَلْكَوًا جَعِينَا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى آيَتِينِهِمْ نَجَّوًا وَنَجَّوًا جَعِينَا. (حدیث: ۱۸۷۷)

حدیث مبارکہ پر اعراب لگائیں۔ "الْقَائِمِ فِي خُلُودِ اللَّهِ وَالْوَالِقِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَقْبَلُوا عَلَى سَبِيلِنَا فَحَارَ بَعْضُهُمْ أَغْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَشَقَلَهَا وَكَانَ الَّذِينَ فِي أَشَقَلِهَا إِذَا اسْتَقْبَلُوا مِنَ السَّلَامَةِ مَوْتًا عَلَى مَنْ لَوْ قَتَلَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَا خَرَقْنَا فِي تَصْيِينِنَا خَرَقًا وَلَمْ نُؤَلِّ مِنْ فَوْقِنَا، لَوَلَّيْنَا نَزْكَوهُمْ وَمَا أَزَادُوا هَلْكَوًا جَعِينَا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى آيَتِينِهِمْ نَجَّوًا وَنَجَّوًا جَعِينَا." (حدیث کا ترجمہ کریں۔)

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الْقَائِمِ فِي خُلُودِ اللَّهِ وَالْوَالِقِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَقْبَلُوا عَلَى سَبِيلِنَا فَحَارَ بَعْضُهُمْ أَغْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَشَقَلَهَا۔

ترجمہ ① حدیث پر اعراب :- یکایک فی السوال آنگاہ۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی حدود پر قائم رہنے اور ان میں واقع ہونے والوں کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے کشتی پر سوار ہوئے ہوئے قرعہ اندازی کی، پس ان میں سے بعض کشتی کے اوپر والے سے بھی بڑھ گئے اور بعض کشتی کے نیچے والے سے بھی بڑھ گئے اور وہ لوگ جو نیچے سے تھے جب ان کو پانی کی طلب ہوئی تو وہ اوپر والوں کے پاس آتے جاتے، انہوں نے کہا ہم اپنے نیچے سے ہی سوراخ کر لیں اور اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں، پس اگر اوپر والوں نے نیچے والوں کو چھوڑ دیا اور ان کو روکنے کا ارادہ نہ کیا تو وہ سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو روک دیں گے تو وہ خود بھی نہایت پائیں گے اور سب لوگ بھی نہایت پائیں گے۔

③ الْقَائِمِ فِي خُلُودِ اللَّهِ وَالْوَالِقِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَقْبَلُوا عَلَى سَبِيلِنَا فَحَارَ بَعْضُهُمْ أَغْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَشَقَلَهَا۔ "الْقَائِمِ فِي خُلُودِ اللَّهِ" جو کشتی کی ہوئی چیزوں کا اٹار کرنے والا مان کے اٹارنے کی کوشش کرنے والا محارم سے دفاع کرنے والا، حد سے بڑھنے والے کی حرکت پر اٹار کرنے والا اور اس کے اڑانے کے لیے کوشاں شخص ہو۔

الْوَالِقِ فِيهَا جو وہ شخص واقع ہونے والا اور ان کا ارتکاب کرنے والا محارم سے نہ بچنے والا ہو۔ (دلیل ہمیں)

④ مثال کی وضاحت و مقصد :- مثال کا حاصل یہ ہے کہ جیسے کشتی میں سوار ہونے والے لوگ اوپر نیچے دو حصوں میں منقسم ہیں اوپر والے اور نیچے والے، اگر نیچے والے لوگ اوپر جانے کی مشقت سے بچنے اور راحت کے حصول کے لئے اوپر اوپر والوں کی جنگی سے بچنے کے لئے نیچے سے ہی سوراخ کریں اور اوپر والے ان کو فتح نہ کریں اپنے کام سے کام نہ کھیں کہ ہمیں کیا پروا ہے تو سوراخ کے نتیجہ میں سب لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ اسی طرح اگر حدود سے بچنے والے اور ان کی پاسداری کرنے والے لوگ غلامیوں

کے برعین کو برے کاموں سے منع نہیں کریں گے تو ہر عذاب کے نتیجے میں صرف برے لوگ ہی ہلاک نہ ہوں گے بلکہ سب لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ حدیث کا مستعد یہ ہے کہ ایک لوگ محض اپنی نیکی میں ہی گمن نہ رہیں بلکہ امر بالمعروف ونہی منکر بھی کرتے رہیں یعنی برائی کے ازالہ کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

الشیخ الثانی

عن جابر قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: اذا دخل الرجل بيته فذكر الله تعالى عند دخوله وعند طعامه، قال الشيطان لأصحابه: لا مبيت لكم ولا عشاء، واذا دخل فلم يذكر الله تعالى عند دخوله، قال الشيطان: ادركتم المبيت، واذا لم يذكر الله تعالى عند طعامه، قال: ادركتم العشاء. (حدیث ۳۰۰۷)

حدیث کا ترجمہ کریں۔ مختصر تشریح کر کے اختتام طعام پر آپ ﷺ کی کم اور کم تین دعائیں تحریر کریں۔ امام حدیث کی روشنی میں کھانے پینے سے متعلق آپ ﷺ کی تعلیمات پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کی تشریح (۳) اختتام طعام کی دعائیں (۴) کھانے پینے سے متعلق آپ ﷺ کی تعلیمات۔

ترجمہ

① حدیث کا ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور اس میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اپنے کارندوں کو کہتا ہے کہ تم چھارے رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا ہے اور جب آدمی گھر میں داخل ہوتا ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات کا قیام پایا اور جب کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات کا قیام اور شام کا کھانا دونوں پا لیے۔

② حدیث کی تشریح:- حدیث کا ماحول یہ ہے کہ اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کیا جائے تو کھانا باعوض برکت ہوتا ہے اور شیطان اپنے کارندوں کو کہتا ہے کہ تم شام کے کھانے اور رات کے قیام سے محروم ہو اور داخلے کے وقت اور کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں شام کا کھانا بھی مل گیا اور رات کا قیام بھی مل گیا تو شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔

③ اختتام طعام کی دعائیں:- ① الحمد لله الذي لطفنا وسقانا وجعلنا من المسلمين ② الحمد لله حملا كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكلف ولا مؤلم ولا مستغنى عنه ربنا ③ الحمد لله الذي لطفني هلا وذا قبته من غير حول مني ولا قوة۔

④ کھانے پینے سے متعلق آپ ﷺ کی تعلیمات:- آپ ﷺ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے اور سیدھے ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھانا نوش فرماتے۔ آپ ﷺ لگ لگ کر کھانا نوش فرماتے بلکہ دوزالو بیٹھے یا بدن کے چلے حصے کو زمین پر یک کر دووں زانو کھڑے کر کے بیٹھے یا اکڑوں بیٹھے۔ آپ ﷺ نے میز دہری پر بھی کھانا نوش فرمایا بلکہ زمین پر وحتر خوان بچھایا جاتا اور آپ کھانا تناول فرماتے۔ آپ ﷺ اکثر عین الھیس سے کھانا نوش فرماتے (شہادت کی انگلی، انگوٹھا، درمیانی انگلی)۔ کھانے کے بعد انھیں چاٹ لیتے، پہلے بچ کی انگلی چاٹتے ہاں کے بعد شہادت والی اور پھر انگوٹھا۔ بہت گرم کھانا تناول نہ فرماتے بلکہ خنڈا ہونے کا انتظار کرتے اور گرم کھانے کے متعلق فرماتے کہ اللہ نے ہم کو آگ نہیں کھلائی اور بھی فرماتے کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

آپ ﷺ کھانے کو سونگھتے نہیں تھے اور سونگھنے کو برا جانتے تھے۔ آپ ﷺ کھانا بیٹھ کر عیّوش فرماتے کریدہ و اجل و غیرہ کھڑے کھڑے بھی نوش فرمایا کرتے تھے۔ کھانے کی چیز میں پورا ہاتھ اٹھیں کی جڑوں تک نہیں بھرتے تھے۔ آپ ﷺ کا ہوا گوشت کبھی چھری سے کاٹ کر بھی نوش فرماتے۔ آپ ﷺ سالن کے بچے کا حصہ پسند فرماتے اور اکثر اُس کو بعد میں پل جاتے۔ مگر میں گوشت لا کر دیتے تو ہدایت فرماتے کہ اس میں شرب پرکھنا تاکہ پڑوسیوں کو دیا جاسکے۔ آپ ﷺ کھانا شروع کرتے وقت تین ہاتھوں تک ہر لقمہ پر بسم اللہ پڑھ کر لقمہ لیتے۔ جو شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا شروع کرتا آپ ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور بسم اللہ پڑھنے کی تاکید فرماتے اور اگر کوئی اگلے ہاتھ سے کھانا کھاتے دکھائی دیتا تو آپ ﷺ اس کے ہاتھ کو ایسا جھٹکتے کہ لقمہ گر جاتا اور پھر فرماتے کہ کھانا سیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔ اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہوتا تو اپنے سامنے سے تبدیل فرماتے اور اگر مختلف قسم کا کھانا ہوتا تو جانا بل دھری جانب بھی ہاتھ بڑھا دیتے۔ کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں میں جوڑی ہوئی اُس کو اپنے ہاتھوں، چہرے اور سر مبارک پر نخل کر خلک کر لیا کرتے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَطَعْنَا و سَلَعْنَا وَ جَلَعْنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ پڑھتے اور اگر کسی کے ہاں مدعو ہوتے تو ان الفاظ میں دعا فرماتے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَہُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَ اغْفِرْ لَہُمْ وَ ارحمہم۔

آپ ﷺ پانی چس کر بغیر آواز کے نوش فرماتے، ہفت خف کر کے کھنٹوں کی آواز سے بھی نہ پیتے، بیٹھا پانی پینے کا بہت شوق تھا، ازواجِ مطہرات میں سے حضرت عائشہؓ سے خصوصی اُنس تھا اس لئے عادت تھی کہ حضرت عائشہؓ چائے، حسرتن سے اور خوشن زرخ سے پانی چمتیں آپ ﷺ اُسی جگہ سے پانی نوش فرماتے۔ آپ ﷺ مشک یا ذول کو بھی منہ لگا کر پانی پل لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ اپنے احباب کو کئی شروب پلاتے تو خود سب سے آخر میں نوش فرماتے۔ آپ ﷺ عام استعمال کا ہوں مثلاً نہروں، مدھون یا تالابوں سے پانی منگوا کر نوش فرماتے تاکہ عام مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت حاصل فرمائیں۔ آپ ﷺ نے کالجی، ملی، تانبے اور لکڑی کے برتن میں پانی نوش فرمایا۔ آپ ﷺ بیڑہ کرتیں سانس میں اس طرح پانی نوش فرماتے کہ ہر بار برتن منہ سے لگاتے وقت بسم اللہ پڑھتے اور جب برتن منہ سے ہٹاتے تو الْحَمْدُ پڑھتے اور آخر میں الْحَمْدُ کے ساتھ وَالشُّکْرُ لَہِ بھی فرماتے۔ (نبی کل نبہا)

السؤال الثانی ۱۴۳۹ھ

الشیق الاول عن ابی ذر عن النبی ﷺ قال: ثلاث لا یکلہم اللہ یوم القیۃ ولا یفطر الیہم ولا ینکحہم ولہم عذاب الیم قال: فقرأھا رسول اللہ ﷺ ثلاث مرارۃ، قال ابو ذر: خابوا وخسروا، من ہم یا رسول اللہ؟ قال: المعبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الکاذب۔ (حدیث ۷۹۳)

حدیث شریف کا ترجمہ کریں۔ مختصر تشریح کے کے نیاباس پہننے پر آپ ﷺ کی کم از کم دو دعائیں تحریر کریں۔ احادیث کی روشنی میں لباس سے متعلق آپ ﷺ کی تعلیمات پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کی تشریح (۳) نیاباس پہننے کی دعائیں (۴) لباس سے متعلق آپ ﷺ کی تعلیمات۔

جواب ① حدیث کا ترجمہ۔ حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ رب العزت قیامت کے دن نہ ان سے کلام کریں گے اور نہ ان کی طرف نظر شفقت فرمائیں گے اور نہ ان کو پاک صاف

فرمائیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ آپ ﷺ نے یہ ارشاد تین مرتبہ فرمایا۔ ابو ذرؓ نے کہا کہ وہ لوگ رسوا ہوئے اور خسار نے میں گئے، کون لوگ ہیں وہ اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انھوں سے نیچے چادر لگانے والا اور احسان جتنا ہے والا اور بھوئی قسم کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔

① **حدیث کی تشریح:**۔ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ یہ تین لوگ قیامت کے دن اللہ رب العزت کی خصوصی نظر کرم اور تلخ شفقت سے محروم ہوں گے اور اللہ رب العزت ان سے پیار و محبت سے ہم کلامی بھی نہیں فرمائیں گے۔ وہ تین لوگ انھوں سے نیچے چادر لگانے والا، احسان جتنا ہے والا اور بھوئی قسم کھا کر اپنا سامان بیچنے والا ہیں۔

② **نیالاس پہننے کی دعا:**۔ ① الحمد لله الذی کسطنی ما لأواری به عودتی واتجمل به فی حیاتی۔

① اللهم لك الحمد انت کسوتنیہ اسألك خیرہ وخیر ما صنع له واعوذک من شره وشر ما صنع له۔

② **لباس سے متعلق آپ ﷺ کی تعلیمات:**۔ آپ ﷺ کو تمام لباسوں میں گریز زیادہ پسند تھا، گرتے کی آستین زیادہ

تھک رکھتے اور نہ زیادہ کشادہ بلکہ درمیان آستین ہوتی جو ہاتھ کے گلے تک رکھتے۔ آپ ﷺ کے سفر کا گریز اقامت کے گرتے

سے دامن اور آستین میں کچھ چھوڑا ہوتا۔ آپ ﷺ کی قمیض کا گریبان پہنے پر ہوتا، بسا اوقات آپ ﷺ گرتے کا گریبان کھول لیا

کرتے کہ سیدہ مہارک صاف نظر آتا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لیتے۔ قمیض پہننے وقت پہلے سیدہ ہاتھ سیدھی آستین میں بھرانا

ہاتھ اٹلی آستین میں ڈالتے۔ آپ ﷺ نے کبھی باجہ نہیں پہنا بلکہ سیدہ جہیند پہنتے اور جہیند بیضا ف سے نیچے باندھتے اور نصف

پٹری سے اونچا رکھتے۔ آپ ﷺ کے جہیند کا اگلا حصہ پچھلے حصے سے کچھ نیچے ہوتا۔ آپ ﷺ جب نیالاس پہننے تو جمعہ کے دن

پہنتے۔ آپ ﷺ کو سفید لباس محبوب تھا مگر رنگین لباس میں بزرگ کا لباس طبعیت کو زیادہ پسند تھا۔ خالص گہرے سرخ رنگ کو

نا پسند فرماتے تھے۔ جب نیالاس پہننے تو اوپر ڈھکڑ کوئی ایک دعا پڑھتے۔

آپ ﷺ حمام بھی باندھتے تھے۔ اگر حمام نہ ہوتا تو سر اور پیشانی پر ایک پٹی عی باندھ لیتے اور آپ ﷺ کا حمام تقریباً

سات گز لمبا ہوتا۔ آپ ﷺ جب بھی حمام پہننے شلہ ضرور چھوڑتے۔ آپ ﷺ حمام کے نیچے ٹوپی ضرورت پہننے اور آپ ﷺ

سفید ٹوپی پہننے۔ حالت اقامت میں آپ ﷺ سر سے چمچی ہوئی ٹوپی پہننے اور آپ ﷺ کی سفر کی ٹوپی انھی ہوئی اور ہاڑا ہوتی

تھی جس کو بسا اوقات نماز پڑھنے وقت اپنے سامنے رکھ لیا کرتے تھے۔ (ہی کل دہر)

③ **الشیخ الاسلام:**۔ عن انس قال قال رسول الله ﷺ بلمرأة تهكي عند قبر فقال: اتقى الله واصبري، فقلت:

اليك عني فانك لم تصب بمصيبتی ولم تعرفه، فقيل لها انه النبي ﷺ فأتت باب النبي ﷺ فلم تجد

عنده هوايين فقللت: لم اعرفه، فقال: انما الصبر عند الصدمة الأولى. (حدیث: ۳۱)

حدیث کا ترجمہ و تشریح کریں۔ مبرکی التام اور قرآنی آیات کی روشنی میں اس کی اہمیت تحریر کریں۔ الیک عنی فانک لم

تصیب بمصیبتی ولم تعرفه کی نحو کی ترکیب کریں اور اس میں مذکورہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں۔

④ خلاصہ سوال:۔ اس سوال میں درج ذیل امور مطلوب ہیں ① حدیث کا ترجمہ ② حدیث کی تشریح ③ مبرکی التام و

اہمیت ④ جملہ کی نحو کی ترکیب و الفاظ کی صرفی تحقیق۔

جواب..... ① حدیث کا ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرتے وہ

ایک قبر کے پاس ردی تھی آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور میرا اختیار کرو، عورت بولی جاؤ اپنا کام کرو آپ کو مجھ جیسی مصیبت کا سامنا نہیں ہوا، عورت نے آپ ﷺ کو پیچھا نہیں تھا، اس سے کہا گیا کہ یہ تو نبی ﷺ تھے تو وہ آپ ﷺ کے مکان پر آئی وہاں کوئی نہ رہا نہ موجود تھا، آپ ﷺ سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے آپ کو پیچھا نہیں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری جگہ پر چوٹ پر ہوتا ہے۔

② حدیث کی تشریح:- حدیث کا حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ کا ایک مرتبہ جس کی قبر کے پاس گزر ہوا، وہاں پر موجود ایک عورت بیت پر بیٹھ کر ردی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنے پروردگار سے ڈرو اور میرے کام کرو، گویا آپ ﷺ نے خاموشی و مہربانی عقین کی، عورت نے کہا اپنے کام سے کام نہ کرو آپ کو مصیبت و تکلیف پہنچی ہوئی تو آپ کو احساس ہوتا آپ کو کون سا مصیبت پہنچی ہے؟ درحقیقت اس عورت نے آپ ﷺ کو پیچھا نہیں تھا اور آپ ﷺ نے بھی اس کے جواب اور رویے کو محسوس نہیں کیا۔ جب اس عورت کو بتلایا گیا کہ یہ حبیہ کرنے والے آپ ﷺ تھے تو اس عورت کو شرمندگی اور ہنس ہوا، وہ عورت معذرت کیلئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے آپ کو پیچھا نہیں تھا جسکی وجہ سے شانِ اقدس میں کوتاہی و بے ادبی ہوئی، آپ ﷺ نے اسے مہربانی عقین فرمائی اور فرمایا: میری قربت و ابتداء مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے یعنی درحقیقت میری قربت ہوتا ہے جو تازہ مدد اور غم کے وقت کیا جائے ورنہ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ اس صدمہ اور غم کا جو کچھ قاطب برداشت ہو جاتا ہے یا بالکل ہی بھول جاتا ہے لیکن جس مہربان پر بارگاہِ ہمدردی میرے جواہرِ بندگان صدمے کے وقت کیا جائے۔

③ مہربانی اقسام اور اس کی اہمیت:- قرآن و حدیث کی اصطلاح میں مہربان کے تین شعبے ہیں: ① اپنے نفس کو حرام نہ ناجائز چیزوں سے روکنا ② نفس کو طاعات و عبادات کی پابندی پر مجبور کرنا ③ مصائب و آفات پر مہربان کرنا۔ مہربانیت کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقْوَاهُ ۚ وَالْعَزَاجُ أَرْوَاهُ ۚ وَأَذْنُ يَنْبَغِي لِقَوْلِهِمْ كَلِمَتٌ ذَاتَ لُغَةٍ لَّيْسَ بِغَضَبٍ عَزِيزٍ ۖ فَالْمُتَّقِينَ** (جس نے ظالم کے ظلم پر مہربان کیا، انتقام نہیں لیا بلکہ صاف کر دیا تو یہ مہربان و مہربانہ مطلوب ہے اور یہی آدمی افضل الناس ہے)۔ **لَسْتُ وَبَيْنَنَا يَابُكُفُّهُ وَالْعَزَاجُ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الظَّالِمِينَ** (اے مسلمانو! ہر قسم کے حوائج، مصائب و تکالیف دور کرنے میں مہربان رہنا اسے کام لیں کہ کلمہ مہربان کرنے والوں کے ساتھ ہے)۔

④ جملہ کی نحوی ترکیب و الفاظ کی صرفی تحقیق:- **إِلَيْكَ** اسم فعل معنی امر یعنی اُنْهَضْ عَنِ جابر و رد مکرر اسم فعل کے متعلق ہوا اسم فعل اپنے قائل اور متعلق سے مکرر جملہ انشائیہ ہو کر مطلق فعل لکھ میں لسا تعلیمیہ یا حرف مضارع اِنتِھِ اسم فعل کا اسم ضم نصب فعل مجہول اس میں انت ضمیر مستتر کا نائب قائل ہا حرف جار و مصیبتی مضاف مضاف الیہ مکرر و رد، جابر و رد مکرر متعلق ہوا فعل مجہول کے فعل مجہول اپنے نائب قائل اور متعلق سے مکرر جملہ لعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ و اق حرف معطوف لم تعطفہ فعل اس میں انت ضمیر مطلق کا ضمیر معطوف بہ، فعل اپنے قائل اور معطوف بہ سے مکرر جملہ لعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مکرر ان کی خبر یاں اپنے اسم اور خبر سے مکرر جملہ اسے خبریہ ہو کر تحلیل، مطلق اپنی تحلیل سے مکرر جملہ تعلیلیہ ہوں **إِلَيْكَ** اسم فعل ہے معنی امر حاضر یعنی اُنْهَضْ۔

کَمْ تَصَبَّحْتُ مِثْلَهُ وَاحِدٌ مَذْكُورٌ حَاضِرٌ لِي جَدِّ لَمْ يَحْمِلْهُ مِنْ مَعْدِنِ الْأَصَابَةِ (افعال) بمعنی پہنچانا۔

مِثْلَهُ وَاحِدٌ مَوْثِقٌ بِحَثِّ اسْمِ قَائِلٍ مِنْ مَعْدِنِ الْأَصَابَةِ (افعال) بمعنی پہنچانا۔

کَمْ تَعْرِفُ مِثْلَهُ وَاحِدٌ مَوْثِقٌ بِحَثِّ لِي جَدِّ لَمْ يَحْمِلْهُ مِنْ مَعْدِنِ الْمَعْرِفَةِ (ضرب) پہنچانا۔

السؤال الثالث ۱۴۳۹ھ

الشيء الأول

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: قلوبوا وسددوا واعلموا أنه لن ينجو أحد منكم بعمله قلوباً ولا أنت يا رسول الله ﷺ قال: لا أنا، إلا أن يتغلفني الله برحمة منه وفضل. (مسند ۸۲)

حدیث مبارک کا ترجمہ کریں۔ قلوبوا وسددوا کا مفہوم لکھ کر واضح تشریح کریں۔ حدیث مذکور کے مطابق جب عمل سے مسافرت نہیں ہوگی تو پھر بندہ اعمال کا مکلف کیوں ہے؟

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں درج ذیل امور کا حل مطلوب ہے ① حدیث کا ترجمہ ② قلوبوا وسددوا کا مفہوم تشریح ③ حدیث سے ظاہر ہونے والے اشکال کا جواب۔

جواب

① حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام پر سیدھے رہو (میانہ روی اختیار کرو) اور مضبوطی اختیار کرو اور یاد رکھو کہ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے عمل کے ذریعے نجات نہیں پائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھی نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت و فضل سے ڈھانپ لیں گے۔

② قلوبوا وسددوا کا مفہوم اور تشریح :- اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اعمال کی بقدر وسعت و امکان اصلاح کرتے رہو اور ان میں میانہ روی اختیار کرو اور افراط و تفریط نہ کرو و حد سے تجاوز اور غلو نہ کرو، بلکہ معتدل راہ پر چلتے رہو جب ان اعمال کی بدولت اصلاح و کامیابی کی خوشخبری۔ با بعد والے جملہ سے مناسبت یہ ہے کہ یہ جملہ وہم کو دور کرنے کیلئے ہے۔ با بعد والے جملہ سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ جب اعمال کے ذریعہ نجات اور دخول جنت نہیں ہے تو پھر ان اعمال کا کیا فائدہ؟ تو سددوا الخ سے اس وہم کو دور کر دیا کہ جس قدر ممکن ہو اعمال کی اصلاح دور رکھی کرتے رہو کیونکہ ظاہری طور پر قبولیت و نجات کا بھی سبب ہے۔

③ اشکال کا جواب :- اس اشکال کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں۔ ① اعمال جنت میں داخل ہونے کا ظاہری سبب ہیں جیسا کہ آیات کا قطعاً ہے اور رحمہ خداوندی جنت میں داخل ہونے کا حقیقی سبب ہے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے لہذا کوئی تعارض نہیں ہے۔ ② نفس دخول جنت تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہو گا اور درجات کی بلندی اعمال کے ذریعہ ہوگی۔ ③ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صرف عمل دخول جنت کا سبب نہیں کیونکہ صرف عمل کافی نہیں بلکہ عمل کا مقبول ہونا لازمی ہے اور بندوں کے اعمال کو قبول کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، گو یا دخول جنت کا سبب ظاہری عمل ہے مگر سبب حقیقی رحمہ خداوندی ہے جس کی وجہ سے عمل قبول ہو کر دخول جنت کا سبب بنتا ہے، ورنہ اعمال تو کافر بھی کرتے ہیں مگر قبول نہ ہونے کی وجہ سے دخول جنت نہیں ہے۔ ④ اعمال جنت میں داخل ہونے کا سبب ہیں مگر ان اعمال کی توفیق اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل سے ہوتی ہے گو یا رحمہ خداوندی جنت میں داخل ہونے کا حقیقی سبب ہے۔

السُّنَنِ الثَّلَاثَةِ..... عَنْ أَسْلَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "يُؤْتَى بِالزَّجَلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْتَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَلْذُزُّ بِهَا كَمَا يَلْذُزُّ الْجَمَارُ فِي الرَّحَى فَيَسْقِطُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ يَتَسَوَّلُونَ يَا فُلَانُ أَمَّاكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَغْزُوفِ وَتَنْهَى عَنِ التَّنْكَرِ؟ فَيَقُولُ بَلَى، كُنْتُ أَمُرُ بِالْمَغْزُوفِ وَلَا أَتَيْتُهُ وَأَنْهَى عَنِ التَّنْكَرِ وَأَتَيْتُهُ. (حدیث: ۱۹۸)

حدیث پر اعراب کا کرتہ جرہ تشریح کریں، خطائیدہ نکات کی لغوی تحقیق کریں، بیوقوفی کا نائب فاعل متعین کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) الفاعل مخطوط کی لغوی و صرفی تحقیق (۵) بیوقوفی کا نائب فاعل (۶) فَتَنْتَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ خطائیدہ الفاظ کا مطلب۔

جواب..... ① حدیث پر اعراب :- یکماثر فی العوال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اس کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو اس کے پیٹ کی آستین باہر نکل پڑیں گی وہ آستینوں کو لکیریں کھوے گا جیسے کہ گدھا ہچکے کے گرد گھومتا ہے چنانچہ دوزخی اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے اے فلاں تیرا حال ایسا کیوں ہے، کیا تو نیک کاموں کا حکم نہیں دیا کرتا تھا اور برے کاموں سے روکتا نہیں تھا؟ وہ کہے گا ہاں میں نیک کاموں کی تلقین کرتا تھا لیکن خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور برے کاموں سے روکتا تھا لیکن خود ان کا مرتکب ہوتا تھا۔

③ حدیث کی تشریح :- حدیث بالا میں اس شخص کی مذمت ہے جو دوسروں کو نیک اور بھلائی کی ترغیب دے مگر خود عمل نہ کرے دوسروں کو خدا سے ڈرائے مگر خود ڈرے۔ ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ بعض مثنوی بعض روزخیوں کو آگ میں دیکھ کر پوچھیں گے کہ تم جہنم میں کیسے پہنچے گے مالا مال کہ تم تو بخدا انہی نیک اعمال کی بدولت جنت میں داخل ہوئے جو ہم نے تم سے سیکھے تھے؟ اہل دوزخ نہیں گے ہم زبان سے خود ضرور کہتے تھے مگر خود عمل نہیں کرتے تھے۔

④ الفاعل مخطوط کی لغوی و صرفی تحقیق :- "منتدلق" دال پہلے کے ساتھ بمعنی کسی چیز کا اپنی جگہ سے اٹھنا۔

"أَقْتَابُ بَطْنِ" کی جمع ہے بمعنی انتریاں۔ "الرَّحَى" بمعنی ہنگ اس کی جمع ارحلہ اور ارحیہ ہے۔

⑤ یُؤْتَى کا نائب فاعل :- بیوقوفی کا فاعل الدجل ہے جو کہ لفظ مجرور اور محلا مرفوع ہے۔

⑥ خطائیدہ جملہ کا مطلب :- جب اس بے عمل دہائی کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو عذاب کی شدت سے اس کے پیٹ کی آستین باہر نکل پڑیں گی وہ آستینوں کو لکیریں کھوے گا جیسے کہ گدھا ہچکے کے گرد گھومتا ہے یعنی تکلیف کی وجہ سے کھوٹنے کے نتیجہ میں انکا اپنی آستیناں کے گرد پٹ جائیں گی۔

السُّنَنِ الثَّلَاثَةِ..... عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَغْفَلِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ أَنِّي لَأُحِبُّكَ، لَفَاعِلًا: أَنْظِرْ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: وَاللَّهِ أَنِّي لَأُحِبُّكَ أَثَلَاثَ مَرَاتٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ كُنْتُ تَعْبُدُنِي فَاعِدَ لِلْفَقْرِ تَجَفُّفًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعَ إِلَيَّ مِنْ يَحْبُنِي مِنَ الْعِيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ. (حدیث: ۱۹۹)

حدیث کا ترجمہ کریں۔ حدیث کی مکمل تشریح کریں، خطائیدہ نکات کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں ① حدیث کا ترجمہ ② حدیث کی تشریح ③ کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق۔

﴿ترجمہ﴾..... ① حدیث کا ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم بخدا میں آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم بخدا میں آپ سے محبت کرتا ہوں، تین مرتبہ یہ جملہ کہا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو غور کیلئے احوال (یا فخر کا نام) تیار کرو، اسلئے کہ غور غربت مجھ سے محبت کرنے والے شخص کی طرف اس سیلاب سے جلدی دینا آتا ہے جو سیلاب نیچے کی طرف جاتا ہے۔

② حدیث کی تشریح :- حدیث کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم بخدا میں آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو؟ تم بہت بڑی بات کہہ رہے ہو سوچ سمجھ لو، اس صحابی نے تین مرتبہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم بخدا میں آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو واقعی مجھ سے محبت کرتا ہے اور اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو خود غور کیلئے تیار کرو اور دینا سے زہد اختیار کرو، اسلئے کہ مجھ سے محبت کرنے والے شخص کی طرف غور غربت اتنی تیزی کیسا آئے ہیں کہ سیلاب بھی آنی جلدی دینا سے نیچے کی طرف نہیں جاتا۔

③ کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق :- اُجُوبٌ: مینہ واحد حکم فعل مضارع معلوم از مصدر اُجِبْتُ (افعال - مضاعف) معنی تیار کرنا۔

أَجَلٌ: مینہ واحد مذکر ماضی امر معلوم از مصدر اَجَلْتُ (افعال - مضاعف) معنی تیار کرنا۔

تَجَفُّافًا: وہ کیزا جس سے گھوڑے کو گندگی وغیرہ سے بچایا جائے۔

أَسْوَجٌ: مینہ واحد مذکر ماضی امر تفضیل از مصدر سَوَّجْتُ سَوَّجَةً سَوَّجَةً (مصح و کرم) معنی جلدی کرنا۔

الْقَبِيلُ: یہ مکرور ہے اس کی جمع سَبَائِلٌ ہے۔ مصدر سَبَّأْتُ سَبَّأً (غرب - اجرف) معنی بہنا۔

﴿الورقة الثانية: فی الحديث﴾

﴿السؤال الأول﴾ ۱۴۴۰ھ

النسق الاول..... عن ابی نر و معاذ بن جبل عن رسول اللہ ﷺ قال اتق اللہ حیث کنْتَ واتبع السبیۃ

الحسنة تمحها و خالق الناس بخلق حسن۔ (حدیث: ۱۱)

حدیث کا ترجمہ و تشریح کریں، اکثر احادیث کے مطابق گناہ مٹانے کیلئے توبہ کرنا ضروری ہے تو پھر اس حدیث میں واتبع السبیۃ الحسنة تمحها کا کیا مطلب ہے؟ واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں ① حدیث کا ترجمہ ② تشریح ③ (۳) کو اتباع السبیۃ الحسنة تمحها کا مطلب۔

﴿ترجمہ﴾..... ① حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابو ذر و معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سے ڈرو جہاں بھی ہو اور برائی کے بعد نیکی کرو تا کہ وہ اس برائی کو مٹا دے اور مخلوق کے ساتھ اچھا چھوٹا سلوک دے اور توبہ کرو۔

② حدیث کی تشریح :- حضرت ابو ذر و معاذ بن جبل سے مروی روایت کا حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سے ڈرو جہاں بھی ہو توبہ کی جگہ میں تمام اس بات کی پابندی و تمام منہیات سے بچنا شامل ہے گو یہ ارشاد شریعت کے تمام احکام کی بلندی و اصل ہے۔

اور فرمایا کہ برائی کے بعد نیک کر دے اور اسی برائی کو مٹا دے، یہی مفہوم آیت کریمہ "اِنَّ الْحَسَنَاتِ يَذْهَبْنَ السَّيِّئَاتِ" کا ہے، اگرچہ یہاں عموم ہے کہ مسلمات سے تمام نیک کام اور سیئات سے تمام بُرے کام ہٹا دیں مگر دیگر آیات و احادیث کی وجہ سے ملتا ہے، آیت و حدیث کو صحیفہ و گناہوں کے ساتھ خاص کرتے ہیں، بلکہ علماء اصول نے کہا کہ یہ صحیفہ و گناہوں کی صفائی اس وقت ہے جب آدمی ان پر شرمندہ و تادم بھی ہو اور اسے نہ کرنے کا ارادہ بھی کرے۔

حقوق کے ساتھ اچھا سلوک دینا تو دوسری حدیث میں ارشاد ہے حقوق اللہ تعالیٰ کا کبیرہ ہے اور حقوق میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اس کے کبیرہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے یعنی جو حقوق خدا کے ساتھ جتنا زیادہ اچھا سلوک و برتاؤ کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا ہی محبوب و پسندیدہ آدمی ہوگا اور حقوق خدا میں انسان سب سے مقدم ہے۔

❶ **وَاتَّبِعِ السَّبِيلَةَ الْحَمْسَةَ تَحْتَهَا كَامُطْلَبٍ** :- اس کا سلوک ابھی گزرا ہے۔

❷ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ الْمُسْلِمَ لَعْنُ الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْتَبُهُ وَلَا يَخْلَعُ، كَلَّمَ الْمُسْلِمَ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عَرْضُهُ وَمَلْعٌ، وَالدَّعْوَى هُنَا، بِحَسَبِ امْرِئٍ مِنَ الْغَنَرِ اَنْ يَحْفَرُ اخَاهُ الْمُسْلِمَ.** حدیث کا ترجمہ و تشریح کریں، احادیث کی روشنی میں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کیا کیا حقوق ہیں؟۔ (حدیث ۱۳۳)

❸ **خلافہ سوال** :- اس سوال کا حل تین امور ہیں: (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کی تشریح (۳) مسلمان کے مسلمان پر حقوق۔

❹ **حدیث کا ترجمہ** :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس سے خیانت و دھوکہ کرے، نہ اس سے جھوٹ بولے، نہ اس کی مدد چھوڑے، ایک مسلمان کی تمام چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں، اُسی عزت میں کامل اور اس کا خون حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے نہ دُعا کیلئے اتنی برائی ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

❺ **حدیث کی تشریح** :- اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اسلامی اخوت و بھائی چارہ کے کچھ حقوق و ذمہ داریوں کا ذکر کیا ہے کہ اس میں مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، لہذا ایک بھائی دوسرے بھائی سے خیانت و دھوکہ نہ کرے، اس سے جھوٹ نہ بولے، مشکل حالات میں اس کی مدد نہ چھوڑے، اس کے جان و مال اور عزت و آدمی کی حفاظت کرے۔ تقویٰ یہاں ہے، اور اپنے مسلمان بھائی کو کسی بھی حال میں حقیر نہ جانے۔

❻ **مسلمان کے مسلمان پر حقوق** :- احادیث کی روشنی میں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر متعدد حقوق ہیں، جن میں سے چھ یہ ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، نماز جنازہ و ادا کرنا اور تدفین کرنا، دعوت قبول کرنا، جھیک کرنا جواب دینا، غیر خواہی چاہے تو غیر خواہی کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنا، محبوب پر پردہ ڈالنا، جان و مال اور عزت و آدمی کی حفاظت کرنا، مشکل وقت میں عیادت و روائی کرنا۔

❷ السؤال الثاني ۱۴۴۰ھ

❸ **النسب الاول** :- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُوْلُ لِامْرَاَتَيْنِ تَتَصَوَّمْنَ وَرُوْحُهَا شَلِيْعَةٌ اِلَّا بِطَلْنِهِ وَلَا تَأْتِي هُنَّ بَيْتَهُ اِلَّا بِاِذْنِهِ. وَغَنَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ كُنْتُ اِمْرَاً اَخْلَا اَنْ يَتَّخِذَ لِيْ خَدُوْا لَا تَمُوْتُ اَنْ تَتَّخِذَ لِيْ زَوْجًا. (حدیث ۱۳۴، ۱۳۵)

دووں حدیثوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ احادیث کی روشنی میں یہاں بیوی کے باہمی حقوق کی اہمیت واضح کریں۔
خلاصہ سوال..... اس سوال میں درج ذیل امور کا حل مطلوب ہے ① احادیث پر اعراب ② احادیث کا ترجمہ ③ یہاں بیوی کے باہمی حقوق کی اہمیت۔

ترجمہ..... ① احادیث پر اعراب :- کما من فی العوال آنفل

② احادیث کا ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں داخلہ کی اجازت دے۔ اور انہی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں کسی کو (اللہ کے علاوہ) سجدہ کا حکم دیتا تو میں عورت کو خاوند کیلئے سجدہ کا حکم دیتا۔

③ یہاں بیوی کے باہمی حقوق کی اہمیت :- انسانوں کے باہمی حقوق و تعلقات میں از روای حلق کی جو خاص اہمیت ہے اور اس سے جو عظیم مصالح و منافع وابستہ ہیں وہ کسی وضاحت کے محتاج نہیں نیز زندگی کا سکون و قلب کا اطمینان بڑی حد تک اس کی خوشگوار اور باہمی الفت و اعتماد پر موقوف ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے متعلق جو ہدایات دی ہیں ان کا خاص مقصد یہی ہے کہ یہ حلق فریقین کیلئے زیادہ سے زیادہ خوشگوار اور مسرت و راحت کا باعث ہو اور دل بڑے رہیں۔

عورت پر مرد کے حقوق کے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر سب سے بڑا حق اس کی والدہ کا ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اللہ کے علاوہ کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو میں عورت کو خاوند کیلئے سجدہ کا حکم دیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں داخلہ کی اجازت دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں دنیا سے رخصت ہو کر اس کا خاوند اس سے راضی و خوش ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔

مرد پر عورت کے حقوق کے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی ایمان والا شوہر اپنی مومنہ بیوی سے نفرت نہیں کرتا، اگر اس کو بیوی کی کوئی عادت پسند ہوگی تو دوسری کوئی عادت پسند بھی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! یہ یوں کے ساتھ بہتر سلوک کے متعلق میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو مرنی و عمارات کا بڑا ڈرکو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں زیادہ کامل ایمان وہ ہیں جن کے اخلاق بہتر ہیں اور تم میں اچھے اور خیر کے زیادہ حامل وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ اچھے ہیں۔ نیز فرمایا کہ تم میں زیادہ اچھا اور مصلحا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو اور تم میں سے اپنی بیویوں کیلئے بہت اچھا ہوں۔

الشیخ الاسلام..... عن آسی موسی الاشعریؒ أن النبی ﷺ قال: انما مثل الجلیس الصالح و جلیس

الصعو، کحامل الممسک و نافع الکید، فحامل الممسک اما أن یحلیک و اما أن یتقاع منه و اما أن تجد منه ریحاً طیباً، و نافع الکید اما أن یحرق لیاہک و اما أن تجد منه ریحاً منقنہ۔ (حدیث ۳۶۳)

حدیث کا ترجمہ کریں۔ حدیث کی عمل تشریح کر کے یکا یک یہ نکات کی نفی تحقیق کریں۔

خلاصہ سوال..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں ① حدیث کا ترجمہ ② حدیث کی تشریح ③ کلمات مخطوطہ کی نفی تحقیق۔
ترجمہ..... ① حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اور بُرے ہم نشین کی مثال کستوری والے اور آگ کی بجلی دھکنے والے کی مش ہے، یہی کستوری والا یا تھپے والے کا اور یا تو اس سے

خریدے گا اور یا تو اس سے پاکیزہ خوشبو پائے گا اور بھی دھو سکے گا یا تیرے کپڑے چلائے گا یا تو اس سے بدبودار ہو پائے گا۔

① حدیث کی تشریح :- حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اچھے لوگوں کی محبت اختیار کرو اور بُرے لوگوں کی محبت سے بچو، کیوں کہ اچھے لوگوں کی محبت مفید دماغ ہے اور بُرے لوگوں کی محبت ضرر و نقصان کا باعث ہے، اسی بات کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا کہ ایک آدمی کی مثال کستوری والے کی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح جہیں ناکھو دے گا یا تو از خود جہیں کستوری دے گا یا تم اس سے خرید لو گے یا کم از کم اچھی خوشبو تو اس سے ضروری حاصل کرو گے، اور بُرے آدمی کی مثال لوہار و آگ کی بجلی والے کی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح جہیں نقصان ضرور دے گا، اولاً تو اس کا شعلہ تیرے کپڑوں کو جلا دے گا، ورنہ کم از کم تجھے بدبودار ہوا کے جھونکے تو ضروری لیں گے۔ الغرض ہم نشین کی محبت ضرور اپنا اثر دکھاتی ہے، لہذا اچھے ہم نشین بناؤ اور بُروں سے بچو۔

② کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق :- خَابِلٌ : یہ آفعل (خرب) سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی اٹھانا۔

فَلَفِغٌ : یہ اَلْفَغُ (فغر) سے واحد مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی پھر کتنا۔

يُخَذِلُ : یہ اخَذَلَ (افعال ناقص) سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی مال قیمت کا حصہ بنا۔

تَبْتَاغٌ : یہ اِبْتَاغٌ (افعال اجزف) سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی خریدنا۔

مُنْتَفَاةٌ : یہ اِنْتَفَاةٌ (افعال مضاعف) سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی بدبودار ہونا۔

السؤال الثالث ۱۴۴۰ھ

السَّوَالُ الاول..... عن امي هرويدة عن النبی ﷺ قال بینما ایوب علیہ السلام یقتعل عریفاً فخر علیہ

جواد من ذهب فجعل ایوب یحییٰ فی ثوبه، ففاناه ربه عزوجل: یا ایوب الم تکن اغنیفک؟ قال بلی و

عزّک ولكن لا یغنی بی عن ہرکاتک. (حدیث ۵۷۰ھ)

حدیث کا ترجمہ و تشریح کریں، جواد من ذهب کی حقیقت واضح کریں۔ خط کشیدہ کلمات کی لغوی و صرفی تحقیق کریں۔

① خلاصہ سوال :-..... اس سوال کا خلاصہ سچا راہ میں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کی تشریح (۳) جواد کی حقیقت (۴)

کلمات مخطوطہ کی لغوی و صرفی تحقیق۔

جواب :-..... ① حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ایوب علیہ السلام

مردِ غافل کرنے کی حالت میں ان پر سونے کی ٹہیاں گرنے لگیں تو حضرت ایوب علیہ السلام نے انکو پکڑے میں سینا ڈالنا (سینا) شروع کر دیا، اللہ

تعالیٰ نے انکو آواز دی کہ اسے اب کیا میں نے تجھے غنی نہیں کیا؟ تو ایوب علیہ السلام نے جواب دیا کہ اسے پروردگار آج کی عزت کی قسم کیوں نہیں؟

(آپ نے مجھے غنی کیا ہے) مگر میں آپ کی ہرکات سے غنی اور بے پروا نہیں ہوں۔

② حدیث کی تشریح :- حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام مرنا چاہتے تھے کہ میں اس دور میں

ان پر سونے کی ٹہیاں گرے لگیں اور حضرت ایوب علیہ السلام نے انکو پکڑے میں سینا شروع کر دیا، غائب سے آواز دی کہ اسے اب کیا میں نے

تجھے غنی نہیں کیا؟ تو ایوب علیہ السلام نے جواب دیا کہ اسے پروردگار آج کی عزت کی قسم آپ نے مجھے غنی کیا ہے مگر میں پھر بھی آپ کے فضل و برکات

سے کون برباد ہو سکتا ہے؟ باقی حضرت ایوب علیہ السلام کے حالات و معاشرا میں ستر چھاپ کر منسلک کر دے ہوں گے اور مرنا

سے مراد یہ ہے کہ جہنم کے علاوہ کوئی چیز اسے نہیں پہنچے گی۔ اگر کسی چیز سے دوسرے کو اس طرف لوگوں کی آمد و رفت کا کوئی اندیشہ ہوگا تو چونکہ جہنم کی شان سے خلاف شریعت و طبیعت کام نہیں ہے۔ نیز ممکن ہے کہ ان کی شریعت میں بھی سزا و جزا ہو۔

② جہاد کی حقیقت :- غالب یہ ہے کہ یہ جہاد جہاد حق بلکہ جہاد کی فعل میں ملاروح سونے کی کوئی چیز تھی۔ (ماہ)

③ کلمات مخلوط کی لغوی و صرفی تحقیق :- خذ: میں واحد مذکر غالب ماضی معلوم از مصدر خذوا و خذوا (امر و ضرب مضارع) یعنی لوہے سے بچ کر۔

أَغْنَيْنَاكَ: میں واحد مذکر ماضی معلوم از مصدر اغْنَى (الفعال) یا غْنَى (مضارع) یعنی بالدار کر۔

يَخْلِي: میں واحد مذکر غالب فعل مضارع معلوم از مصدر خَلَّى و خَلَّى (ضرب) یا غْنَى (مضارع) یعنی گرنا و گرنا۔

الشیخ الثالث عن انس ان رسول الله ﷺ كان اذا اكل طلعما لعق اصابعه الثلاث . قال وقال : اذا سقطت لقعة احكمك فليبط عنها الاذى وليكفلها ولا يدعها للشيطان . و امر ان تسلت القصة . قال

فلنكم لاتدرون لمي اتى طلعكم البركة . (صح ۴۵۳)

حدیث کا ترجمہ تخریج کریں۔ و حدیث کلمات کی لغوی و صرفی تحقیق کریں۔

④ خلاصہ سوال :- اس سوال کا حل تین حصوں میں ہے (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کی تخریج (۳) کلمات مخلوط کی لغوی و صرفی تحقیق۔

جواب :- ① حدیث کا ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرمائیے تو اپنی تین انگلیاں

چاٹ لیتے تھے۔ مروی کہتے ہیں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے گندگی (مٹی وغیرہ) صاف

کر کے اس کو کھا لے اور اس کو شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ بچہ کو چاٹ لیا جائے اسلئے کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے

کس کھانے میں برکت ہے؟

② حدیث کی تخریج :- اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کھانے کے تین آداب نقل کئے ہیں ① جب کھانا

تہول فرمایا تے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے تھے۔ ② ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے گندگی (مٹی وغیرہ) صاف

کر کے اس کو کھا لے اور اس کو شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔ ③ ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے گندگی (مٹی وغیرہ) صاف

کر کے اس کو کھا لے اور اس کا باعث مومننا کبر ہوتا ہے جو کہ شیطان کیلئے مصل ہے۔ ④ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ کھانے سے فراغت کے بعد سامان

والے برتن کو اٹھی سے چاٹ لیا جائے۔ ⑤ انجی طرح سے صاف کیا جائے اسلئے کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے؟

اور شاید جو ذات آخر میں برتن یا انگلیوں میں فاس ہے جس نامی میں برکت ہوا اسلئے انکی برتن کا انجی طرح سے صاف کیا جائے۔

③ کلمات مخلوط کی لغوی و صرفی تحقیق :- لَقَعَ: میں واحد مذکر ماضی معلوم از مصدر لَقَعَ (الفعال) یعنی لگا لگا کر۔

فَأَغْنَيْتُكَ: میں واحد مذکر ماضی معلوم از مصدر اغْنَى (الفعال) یا غْنَى (مضارع) یعنی پانا اور رکنا۔

تَسَلَّتْ: میں واحد مؤنث ماضی معلوم از مصدر تَسَلَّتْ (الضرب) یعنی اٹھی سے چاٹنا۔

﴿حِزْبِي اللَّهُ عَنَّا سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ﴾

الورقة الثالثة

فقه

مختصر القدوري

﴿الورقة الثالثة : في الفقه﴾

﴿السؤال الأول﴾ ۱۴۳۲ھ

السؤال الأول..... الإقالة جائزة في التمتع للبالغ والمفتقرين بيمثل الثمن الأول فلي شرط أخذونه أو أقل منه فلف شرط بطلان ويؤثر بيمثل الثمن الأول ومن فسخ في حق المفتقرين وبيع جديد في حق غيرهمنا في قول أبي حنيفة وعلاكم الثمن لا يتنعج حصة الإقالة وعلاكم التبيع يتنعج حصة.

مہارت کا ترجمہ مسلکی وضاحت کریں نیز اقل اگر غیر متاقدین کیلئے بیع جدید ہے تو اس کا کیا فائدہ ہوگا۔ اقل کی لغوی اور اصطلاحی تشریف کریں، کیا اقل شرط قاسدہ سے قاسد ہوتا ہے؟

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں محقق پانچ امور کا طالب ہے (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مسلکی وضاحت (۳) اقل کا غیر متاقدین کیلئے بیع جدید ہونے کا فائدہ (۴) اقل کی لغوی اور اصطلاحی تشریف (۵) شرط قاسدہ کی وجہ سے اقل کا حکم۔

جواب..... ① عبارت کا ترجمہ:- اقل جائز ہے بیع میں یا بیع اور مشتری کیلئے ثمن اول کی شکل کے ساتھ نہیں اگر اس سے زیادہ یا کم کی شرط لگائی تو شرط باطل ہے اور بیع واپس کی جائے گی ثمن اول کی شکل کے ساتھ ہو یا قاسم ہے متاقدین کے حق میں اور بیع جدید ہے لے کر غیر کے حق میں ماسوا صاحب کے نزدیک اور ثمن کی ہلاکت اقل کی صورت سے مانع نہیں اور بیع کی ہلاکت اقل کی صورت سے مانع ہے۔

② مسلکی وضاحت:- اس عبارت میں اقل کے متعلق مسئلہ ذکر کیا جا رہا ہے۔ اقل بیع کے ثابت ہونے کے بعد ذکا و فسخ کرنے کو کہتے ہیں تو فرما کر کہ ہائے مشتری دونوں کیلئے اقل ذکر کرنا درست ہے بشرطیکہ ثمن اول کی شکل پر اقل ہو یعنی پہلے بیع ثمن میں جو فروخت ہوئی ہے اب بھی اتنے ہی ثمن میں واپس ہو، اگر کسی یا زیادتی ثمن کی شرط لگادی گئی تو پھر یہ شرط باطل ہوگی اور اقل بہر صورت ثمن اول کی شکل کے ساتھ ہی ہوگا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ اقل متاقدین کیلئے صحیح ہے یعنی وہ پہلی بیع کو ہی ختم کرے یہ دوسرے غیر کے حق میں یا اقل بیع جدید سمجھا جائے گا۔ نہ کہ عقداً اول کا فسخ۔ گویا اقل کی صورت میں شیعہ کو شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔

اگر عقداً بیع کے بعد یا بیع کے پاس ثمن ہلاک ہو جائے اور متاقدین کا اقل کارامہ ہو تو اقل صحیح ہے۔ البتہ اگر مشتری کے پاس بیع ہلاک ہوگی تو پھر اقل درست نہیں ہے کیونکہ اقل کا کل ہی باقی نہیں رہا۔

③ اقل کا غیر متاقدین کیلئے بیع صحیح ہونے کا فائدہ:- غیر متاقدین کیلئے بیع جدید ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر دوسرے میں دفرہ ہے تو ان کو بیع شفعہ حاصل ہوگا۔

④ اقل کی لغوی اور اصطلاحی تشریف:- اقل کا لغوی معنی تو زیادتی کرنا اور ذکا کرنا اور اصطلاحی معنی بیع کو زیادتی کرنا ہے۔

⑤ شرط قاسدہ کی وجہ سے اقل کا حکم:- اگر اقل کے اندر کوئی شرط قاسدہ لگادی گئی تو اس صورت میں شرط باطل ہوگی، اقل بہر صورت ثمن اول پر لازم ہوگا۔

التميم الثاني..... التيميم على قسمين شذكة اطلاق وشذكة عقود فيشذكة الاطلاق الثمنين يرفعها وجلايان أو يفتقرها فيها فلا يجوز إلا حجتان أن يتصرف في تعميم الآخر إلا بالذمة وكل واحد منهما في تعميم ضابطه كما لا يخفى.

مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، کیا شرکت الماک میں ایک شریک دوسرے کے حصہ

ہیں تصرف کر سکتا ہے؟ شرکت محدود کی اقسام اور ان کی تعریف ذکر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) شرکت الماک میں تصرف کی وضاحت (۴) شرکت محدود کی اقسام مع تعریفات۔

ترجمہ..... ① مہارت پر اعراب :- کماثر لہی السؤال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- شرکت دو قسم ہے، شرکت الماک اور شرکت محدود۔ یہی شرکت الماک وہ زمین ہے جس کے دو آدمی وارث ہوں یا جسے دو آدمی خریدیں، یہی ان دونوں میں سے کسی ایک کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ دوسرے کے حصہ میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرے اور ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی کے حصے میں انجمنی کی مثل ہے۔

③ شرکت الماک میں تصرف کی وضاحت :- شرکت الماک میں ایک شریک دوسرے کے حصہ میں تصرف نہیں کر سکتا اور ہر ایک دوسرے کے حصہ میں بھول یا جیسی کے ہوتا ہے۔

④ شرکت محدود کی اقسام مع تعریفات :- (شرکت کی اولاد قسمیں ہیں۔ شرکت الماک و محدود۔ شرکت محدود یہ ہے کہ ایک زائد افراد وراثت خریداری، عہدہ مدقہ وغیرہ کے ذریعے کسی چیز کے مالک ہو جائیں)

شرکت محدود کی چار اقسام ہیں۔ ① شرکت مفادہ: کہ دو شخص آپس میں مال تصرف اور زمین و بیع میں مساوات کی شرط پر ایک دوسرے کے شریک بن جائیں۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وکیل بھی ہوتا ہے اور تکمیل بھی ② شرکت حمان: کہ دو شخص آپس میں شرکت کر لیں۔ خواہ مال اور بیع میں برابری ہو یا کسی بیشی، ہر طرح جائز ہے اس میں ہر ایک دوسرے کا بھل وکیل ہوتا ہے۔ ذکر تکمیل ③ شرکت منافع: کہ دو متفرق پیشہ والے لوگ اس طرح شرکت کریں کہ دونوں ہر ممکن کام قبول کر سکیں اور بیع میں برابری کے شریک ہوں گے۔ لہذا اگر کسی کے پاس کوئی کام آئے گا تو دوسرا بھی اس کے ساتھ وہ کام کرے گا اور حاصل شدہ و دوسری دونوں میں تقسیم ہوگی اور اگر کسی نے کوئی کام اکیلا بھی کیا تب بھی اجرت دونوں میں تقسیم ہوگی ④ شرکت وجوہ: کہ دو شخص کے پاس کوئی مال نہیں ہے اور وہ اس بات میں شرکت کرتے ہیں کہ دونوں اپنی بچکان اور احادی کی بنیاد پر مال ادھار لیا کر فروخت کریں گے جو کم بخت حاصل ہو گا اس کو بعد کے اعتبار سے تقسیم کریں گے، اس میں ہر ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۳۲ھ

الشیء الاول..... وَلَا يَجُوزُ بَيْعُ إِذْ رَاحَ مِنْ قُذُوبٍ وَلَا يَتَّبِعُ جُزْءٌ مِنْ سَقْفٍ وَخَصْرِيَّةُ الْقَابِضِ وَلَا يَتَّبِعُ الْمُتَزَايِنَةُ وَلَهُوَ بَيْعُ التَّخْلِيفِ عَلَى التَّخْلِيفِ بِخُذْهِ تَنْزَا وَلَا يَجُوزُ الْبَيْعُ بِإِلْقَاءِ الْحَجَرِ وَالْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَلَا يَجُوزُ بَيْعُ قُذُوبٍ مِنْ تَوْبَتَيْنِ۔

مہارت پر اعراب لگائیں، سلیس ترجمہ کے بعد مسائل کی تشریح کریں، بیع کی مذکورہ اقسام کی تعریفات کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مسائل کی تشریح (۴) بیع کی اقسام مذکورہ کی تعریف۔

ترجمہ..... ① مہارت پر اعراب :- کماثر لہی السؤال آنفا۔

کلی مسلم جائزہ میں مثلاً نکاح، چاول، گجرہ وغیرہ۔ اسی طرح وہ عددی اشیاء یعنی جو کچھ کے اعتبار سے فروخت ہوتی ہیں اور ان میں بائع قرض و نقدات بھی نہیں ہوتا مثلاً انڈے اور اخروٹ وغیرہ، ان میں بھی کلی مسلم جائزہ ہے۔

چانور اور اس کے اطراف یعنی سری پائے اور کمال وغیرہ میں کلی مسلم جائز نہیں ہے کیونکہ یہ اشیاء اگرچہ عددی ہیں مگر ان میں بائع تفاوت زیادہ ہوتا ہے جو نزاع و جھگڑے کا باعث بن سکا ہے اس لئے ان میں کلی مسلم جائز نہیں ہے اسی طرح گلوزی میں گلوں کے اعتبار سے اور بڑو چارو وغیرہ میں جو جو۔ کہ اعتبار سے کلی مسلم جائز نہیں ہے۔

⑤ کلی مسلم کی طرف شرائط بیع الاجل بالعلجل کہ نقد کے بدلے میں ادھار یعنی قرض نقد اور کاروبار بیع کچھ عرصے بعد وصول کاروبار مسلم قلت میں وہ کلی ہے جس میں قرض فری ادا کیا جائے۔

کلی مسلم کے معنی ہونے کی امام ابوحنیفہ نے سات شرائط ذکر کی ہیں جب وہ شرائط پائی جائیں گی اس وقت کلی مسلم صحیح ہوگی۔
① جنس معلوم ہو مثلاً چاول، گندم، پنے ② نوع معلوم ہو مثلاً سری پائے یا بارانی ③ صفت معلوم ہو مثلاً نئے، پرانے، موئے، باریک، بھرو وغیرہ ④ مقدار معلوم ہو مثلاً ایک سن، دو سن ⑤ مدت معلوم ہو مثلاً چار ماہ، پچھ ماہ، بعد ⑥ راس المال کی مقدار معلوم ہو اگر وہ مقدار سے متعلق ہو مثلاً پانچ سن چاول کے بدلے میں ⑦ معیہ پر کرنے کی جگہ معلوم ہو کہ مکان میں مشتری کے گھر پہنچائی جائے گی یا باہر پور میں بائع سے وصول کی جائے گی۔

⑧ صاحبین کی شرائط مختلفہ :- امام ائمہ کے نزدیک مسلم کی صحت کی بعضی شرط مقدار راس المال کی صرفت اور ساتویں شرط قیصرہ کرنے کی جگہ کا ذکر ہے صاحبین فرماتے ہیں کہ جب راس المال کی طرف مصل اشارہ ہو جائے تو اس کی مقدار کی صرفت ضروری نہیں اسی طرح بائع کا قیصرہ ضروری نہیں، بلکہ عقد کی جگہ پر مسلم قیصرہ کی جائے گی۔

⑨ اصطلاحات کی وضاحت :- بمسلم الیہ (بائع) جس کو راس المال (قرض) سپرد کیا جائے بمسلم فیہ معنی کلی کو و اس المال قرض کو اور وب المسلم صاحب مال یعنی مشتری کو کہتے ہیں۔ مثلاً ذیل کے ہر ایک ہزار روپیہ یا کسی تین ماہ بعد وصول چاول وصول کروں گا، اس میں بکر مسلم الیہ بذریعہ المسلم، ہزار روپیہ راس المال اور چاول مسلم فیہ ہے۔

السؤال الثالث ۱۴۳۲ھ

الشیء الاول ویجوز البیع بضمن حال و مؤجل اذا کان الاجل معلوماً. ومن اطلق الثمن فی البیع کان علی غلب نقد البیعت فان كانت النقود مختلفة فالبیع فاسد إلا ان یبین أحتله ویجوز بیع القطعام والحبوب کلها مکلیة ومجازفة وبأنه یعینہ لایعرف مقداره او یوزن حجر بعینہ لایعرف مقداره۔
مہارت والا کا ترجمہ کریں، مہارت میں مذکور مسائل کی عام فہم تشریح کریں۔

① خلاصہ سوال اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی تشریح۔

جواب ① مہارت کا ترجمہ :- اور کلی جائزہ ہے نقد اور ادھار قرض کے ساتھ جبکہ مدت معلوم و یمن ہو، اور جس شخص نے مطلق چھوڑ دیا جس کو کچھ میں قرض محمول ہو گئے قرض میں زیادہ رائج مگر یہیں اگر تلف کے رائج ہوں تو بیع کا فاسد ہوگی، والا یہ کہ بیان کر دے کسی ایک کو اور جائز ہے ہر قسم کے امان اور ظہ کی کلی بیعت سے مکمل کر کے اور اقل (اندازہ) سے اور ایسے معین برتن اور

جر سے جنگی مقدار معلوم نہیں ہے۔

۱) مسائل کی تشریح:- ① نفخہ اور احوار دشمن کے ساتھ جنگ جائز ہے جبکہ احوار کی مدت متین ہو کہ ہند یا مینہ کے بعد دشمن وہاں کا کسی نے جنگ کی اور دشمن کو مطلق چھوڑ دیا۔ مثلاً یہ چیزوں کی ہے وہ پورے درم و بیار متین نہیں کیا تو پھر دشمن جو سب سے زیادہ کرنی چاہتی ہوگی مثلاً وہ پورے دشمن محمول ہوں گے یعنی یہ چیزوں کی روپیہ کی ہے۔ اور اگر قطعہ بجے چلے ہیں اور بابت بھی تلف ہے اور کوئی زیادہ راج بھی نہیں یعنی سب برابر چلے ہیں تو اس صورت میں کسی ایک کو عین کر دیا تو فتح درست ہے ورنہ جنگ ہار ہوگی ② اناج اور لکڑی کی پکانہ سے اور اعزازہ سے اور کسی حجر کے وزن کے برابر یا کسی برتن کی مقدار کے برابر جنگی مقدار معلوم نہیں ہے ہر طرح سے جنگ جائز اور درست ہے۔

۱) اثریہ عمر (خمر، عصیر، نفع التمر، نفع الزہیب) کی تحریف لکھیں۔

(ولا یبأس بالانتهال فی السہل والحنتم والمزفت والنقیہ، واذنا تخیلت الخمر حلت، سولہ صارت ہنفسا خلا او ہشیم طرح لہیا ولا یکرہ تخلیلہا)۔

مہارت کا مطلب بیان کریں۔ ہدایہ، حنتم، مزفت، نقیہ کے معنی بیان کریں۔ محاشیہ مہارت کی ترکیب کریں۔
۲) خلاصہ سوال :- اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) اثریہ عمر کی تحریف (۲) مہارت کا مطلب (۳) الفاظ کا معنی (۴) مہارت کی ترکیب۔

۱) اثریہ عمر کی تحریف :- خمر، انگور کا پانی جب وہ گاڑا ہو کہ مہارگ بجھنے لگے، جوش مار کر اٹھنے لگے اور نشا در ہو جائے۔ عصیر، انگور کا پانی اتنا پکایا جائے کہ وہ تھالی سے کم چل جائے اور نشا در ہو جائے۔ نفع التمر: پختہ تر ہو کر کا پانی جب جوش مار کر گاڑا (نشا در) ہو جائے۔ نفع الزہیب: خشک انگور (خشش) کو پانی میں بھگوایا جائے یا اس تک کہ جوش مار کر گاڑا (نشا در) ہو جائے۔ اول کی حرمت قطعی اور بیکی حرمت امتہادی ہے۔

۲) مہارت کا مطلب :- اس مہارت میں مصنف تیز کے متعلق کچھ احکامات بیان کر رہے ہیں کہ کدو کے برتن، برصطی، ارسل کدو، فن دالی، طیار اور گھدی ہوئی لکڑی کے برتن میں خبیثہ طاہرہ درست ہے اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

اس کے بعد سر کے متعلق فرمایا کہ جب شراب کا سر کر کے جانے، خواہ خود بخود یا کوئی چیز ڈالنے کے نتیجہ میں تو وہ شراب سر کر کے اس کے بعد سر کے متعلق فرمایا کہ جب شراب کو سر کر کے جانے میں کوئی ممانعت بھی نہیں ہے۔

۳) الفاظ کا معنی :- ۱) السہل: کدو کا برتن، بعض مواقع کدو کو خشک کر کے اس میں سے گودا نکال کر برتن بنالینے سے اجازت دیا گوا نکال کر پھر اسے خشک کرتے تھے۔

۲) حنتم: اس کی تشریح میں متحدہ قول ہیں سب سے صحیح اور قوی قول کے مطابق بزرگ کے منہ کو کہتے ہیں۔

۳) المزفت: وہ برتن جس پر زفت (تار کوئل کی خش کوئی چیز ہوتی ہے) مل کر اس کے مسامات کو بند کیا گیا ہو۔

۴) النقیہ: وہ برتن جو بھجھکی جڑ کو کھو کر بنایا گیا ہو۔ بعض حضرات کے نزدیک وہ برتن جو مطلق لکڑی یا دھتک کی جڑ کو کھو کر بنائے ہیں۔

۵) مہارت کی ترکیب :- سولہ اصناف لکھی ہیں جن میں سے ہر ایک کا نام ہمارے ہاں الانتہالہ مداس میں غیر معتبر اس کا قاع

فی حرف جاد الدلیل معطوف علیہ واو حرف معطف للحذف معطوف واو حرف معطف الزمت معطوف واو حرف معطف للتشخیص معطوف معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مجرد ہوا چار کا، چار مجرد ملکر متعلق ہوا مصدر کے مصدر اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جمل ہو کر مجرد، چار مجرد ملکر کا معنی حرف کے متعلق ہو کر شبہ جمل ہو کر لا کی خبر، لا فاعلیٰ جس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اپنے خبر سے ہو گیا۔

السؤال الأول ٥١٤٣٣

السؤال الأول:.....لماذا تمت الحولة بتوى المحيل من البيون ولم يرجع المحيل له على المحيل إلا ان يتوى حقه. حوالى الاصطلاحى تعريف كليس عتال عتال عليه اور ميل كس كيتے جس میں مہارت کا ترجمہ کر کے توى كى صورت میں كیس۔ (۱۳-۱۱)

خلاصہ سوال ۶:.....اس سوال میں چار امور کامل مطلوب ہے (۱) حوالى الاصطلاحى تعريف (۲) عتال عتال عليه، ميل كى تعريف (۳) مہارت کا ترجمہ (۴) توى كى صورت میں كى وضاحت۔

۱۷ محال محال علیہ، محیل کی تعریف :- محال: وہ شخص جس کا دوسرے کے ذمہ دین (قرض) ہے۔

محل: وہ شخص جس کے ذمہ مال کا ادا کرنے کا حق ہے، مثلاً زید نے بکر سے ہزار روپیہ قین وصول کرنا ہے، خالد نے یہ ہزار روپیہ زید کے لیے لیا تو یہ مال بکر محل اور خالد مال علیہ ہے۔

۷ عبارت کا ترجمہ:۔ جب مکمل ہو جائے حوالہ دہری ہو جائے گا محفل قرضوں سے اور نہیں رجوع کر سکتا محفل لہٰذا محفل پر مگر یہ کر تکف ہوا اس کا حق۔

۷۷ قوی کی صورتوں کی وضاحت :- امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قوی کی دو صورتیں ہیں۔ ① محال علیہ حوالہ کا انکار کرے اور ہم بھی کھالے اور محال کے پاس کوئی بیعت نہ ہو ② محال علیہ محال ہو کر مر جائے۔

صاحبین کے نزدیک قوی کی ایک صورت اور بھی ہے کہ قاضی حلال علیہ کو اس کی زندگی میں ہی مجلس قرار دیرے تو ان تمام صورتوں میں حلال و مجمل پر رجوع کر سکتا ہے اس کے علاوہ کسی اور صورت میں نہیں۔

الشيخ الناصح..... الشفعة واجبة لخليفة من نفس المبيع ثم للخليفة من حق المبيع كالشرب والحرثي ثم لجار وليس للشريك في الطريق والشرب والجار شفعة مع الخليفة، فإن سلم الخليفة فالشفعة للشريك في الطريق، فإن سلم أخذها الجار والشفعة تجب بمقدار البيع وتستقر بالإشهاد وتلك بالأخذ إذا سلمها المشتري وأحكم بها الحاكم.

ترجمہ و مطلب واضح کریں، شفعہ کا تقویٰ اصطلاحی معنی بیان کریں، شفعہ کن چیزوں میں واجب ہوتا ہے؟ وضاحت سے لکھیں۔

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) مہارت کا تجربہ (۲) مہارت کا مطلب (۳) شعور کا لغوی و اصطلاحی معنی (۴) شعور والی اشیاء۔

ترجہ..... ① مہارت کا ترجمہ: شہادت ہے جس میں شریک کیلئے۔ بھرتی مع حلا پانی اور رات کے حق میں۔ شریک کیلئے پھر پڑی کیلئے اور اس سے شہد پانی اور رات کے حق میں شریک اور پڑی کیلئے جس میں شریک کے ہوتے ہوئے ہیں اگر شریک نے جس کو شہد پر دے (شہد کا طالب نہ ہو) تو پھر شہد شریک کی ان طریق کیلئے ہے جس کو اگر پر دے وہ بھی تو لے سکتا ہے اسے پڑی۔ اور شہد ثابت ہوتا ہے مقررہ کے ساتھ اور پکت ہوتا ہے کو امان سے اور ملک ہو جاتا ہے لے لینے کے ساتھ جب کہ پر دے اس کو شریک یا فیصلہ کر دے اس کا حاکم (قاضی)۔

② مہارت کا مطلب: اس مہارت میں اقسام پنج اور ترجمہ شہد کا ذکر ہے تو فرمایا کہ سب سے پہلے شہد جس میں شریک کیلئے ثابت ہوتا ہے اگر وہ شہد کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا بھرتی معنی پانی اور رات وغیرہ میں جو شریک ہو وہ شہد کر سکتا ہے بشرطیکہ اور رات نافذ نہ ہو۔ اگر اس کا بھی شہد کا ارادہ نہیں ہے تو پشت کی جانب جہاں زمین کا پڑی ہے وہ شہد کر سکتا ہے ازل کے شہد کرنے کی صورت میں دوسرے دونوں کو شہد کا حق نہیں۔ اگر وہ شہد نہ کرے تو دوسرے کے شہد کرنے کی صورت میں دوسرے کو شہد کا حق نہیں اگر وہ بھی شہد نہ کرے تو پھر تیسرے کو شہد کا حق حاصل ہے۔ پس جیسا کہ پنج ہیں اس کے بعد طریقہ کا شہد کا بیان کیا کہ اولاً جو فیصلہ کو حق کی خبر لے وہ شہد طلب کرے اسے طلب موعہ کہتے ہیں پھر باقی اور مشتری میں سے جس کے بقدر جس میں زمین ہو اس پر گواہ قائم کرے کہ یہ مکان فلاں نے بچایا فلاں نے خریدا ہے جس میں اس کا شفعی ہوں تم اس پر گواہ ہو جاؤ اسے طلب اشد کہتے ہیں اس کے بعد قاضی کی عدالت میں جا کر کہے گا کہ فلاں زمین فروخت ہوئی ہے میں اس کا شفعی ہوں وہ زمین مجھے دلائی جائے اسے طلب خصوصاً اور طلب ترک کہتے ہیں اب وہ مشتری کے پر دے کرنے سے یا قاضی کے حکم سے اس کو گناہ کا مالک ہو جائے گا۔

③ شہد کا لغوی و اصطلاحی معنی: شہادت میں حجت کا اور طائرا اصطلاح میں مشتری پر پردہ دہی کرتے ہوئے اسکی رضامند کے لیے اس کے مال کے عوض اس کی زمین کا مالک بننا ہے۔

④ شہد والی اشیاء: شہد ہر اس زمین میں واجب ہے جو مال ملک کا عوض ہو خواہ وہ زمین قابل تقسیم ہو جیسے زمین یا بوا مکان اور خواہ قابل تقسیم نہ ہو جیسے حمام وین پیکل وغیرہ۔ الفاظ دیگر غیر متعلق اشیاء میں شہد جائز ہے، متعلق اشیاء میں شہد جائز نہیں ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۳۳ھ

الشیخ الاول..... ولا تصح المراجعة والقولية حتى يكون القروض معلومة على ويجوز ان يضيف الى راس المال لجرة الفسار والصباغ والطرائق والقتل ولجرة حمل الطعام ويقول فلم على بكذا ولا يقول لشترته بكذا. فتح مسامره اي قولہ کی تعریف کریں، مہارت کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔ (ص ۷۷، ۷۸، ۷۹)

① خلاصہ سوال: اس سوال میں دو امر مل طلب ہیں۔ (۱) فتح مسامره ای قولہ کی تعریف (۲) مہارت کا مطلب۔

ترجہ..... ① فتح مسامره، امر ای قولہ کی تعریف: فتح مسامره: دو فتح جو من اول پر زیادتی کے ساتھ ہو۔

فتح مسامره: دو فتح جس میں من اول کو قطع نظر کرتے ہوئے عائدین جس قیمت پر شفع ہو جائیں۔

فتح قولہ: دو فتح جو صرف من اول کیلئے تھا وہاں پر زیادتی نہ ہو مثلاً کچا روپے کی چیز کچا میں بچنا قولہ اور ساتھ میں بچنا امر ای ہے۔

② مہارت کا مطلب: اولاً یہ بات بتائی کہ فتح مسامره ای قولہ صرف ان اشیاء میں ہو سکتی ہے جن کا عوض (شمن) منعی ہو، کیونکہ اگر اس

کا عوض ملے۔ ہر طور اجارہ کا مسئلہ ہوگا کہ یہ چیز میں مول پر فروخت ہو رہی ہے یا کی زیادتی پر۔ اسکے بعد یہ مسئلہ بیان کیا کہ اگر بیعت کے اصل میں اس کے ساتھ وہ بیعت کرے جو غیرہ کا خرید بھی شامل کر سکتا ہے مثلاً کپڑا بچاس روپے کا خرید اس روپے میں رنگ کر دیا تو بے بیعت کپڑا بیعت قریہ کے طور پر ساتھ کا اور مباح کے طور پر ستر کا بیعت سکتا ہے۔ البتہ قول میں احتیاط کرے کہ بیعت یہ نہیں کہے گا کہ میں نے ساتھ خرید ہے اسلئے کہ بیعت ہے کیونکہ اس نے بچاس کا خرید ہے البتہ اس طرح کہے گا کہ مجھے کپڑا ساتھ میں پڑا ہے جسے میں نے بیعت کر لیا۔

الشیخ الاسلام

خلاصہ سوال ﴿..... اس سوال میں فقہ مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مطلوب ہے۔

جواب

اصطلاحات کی تعریف :- مضاربہ : اس کا لغوی معنی زمین پر چلنا اور سفر کرنا ہے اور اصطلاحی معنی عقد علی الشریکۃ فی الربح بعال من احد الشریکین وعمل من الآخر (شریکین کا نفع میں شرکت پر عقد کرنا کہ مال ایک کا اور عمل دوسرے کا ہوگا)۔

حوالہ : تحویل السنین من ذمۃ الاصل الی ذمۃ المحتال علیہ علی سبیل التوثق بہ (اصل مقررہ کے ذمہ سے محتال علیہ کے ذمہ کی طرف ضمانت کے طور پر قرض منتقل کرنا)۔

کفالتہ : ہی ضم الذمۃ الی الذمۃ فی المطالبۃ (اصل جس چیز کا ذمہ دار ہے اس کی ذمہ داری کے ساتھ مطالبہ میں کفیل کا اپنی ذمہ داری کو ملاتا)۔

مساقات : مساقات و مزارعہ ایک ہی چیز ہے فرق صرف اتنا ہے کہ مزارعہ کا معاملہ زمین و بھٹی کے متعلق ہوتا ہے اور مساقات کا معاملہ درختوں کے متعلق ہوتا ہے، اس اعتبار سے مساقات کی یہ تعریف ہوئی کہ درختوں کا کوئی باغ کسی کے حوالہ کرنا کہ تم اس کی حفاظت دو کیو بھال کرو اور اس کو پانی سے سیراب کرتے رہو پھر جو پھل آئے گا اس میں ہم شریک ہوں گے۔

مصرف : هو البیع اذا کان کل واحد من عوضیه من جنس الاثمان (بیع کے دونوں عوض میں جنس یعنی سونے و چاندی ہوں) یعنی سونے کو سونے کے عوض، چاندی کو چاندی کے عوض اور دونوں کو ایک دوسرے کے عوض بیچنا۔

اجارہ : یہ لفظ اجیرۃ کا اسم ہے یہ اس مزدوری کو کہتے ہیں جس کا استحقاق عمل خیر ہو۔ اصطلاحی معنی عقد یدود علی المنافع بعوض (ایسا عقد جو منافع پر بعوض واقع ہو یعنی اجارہ منافع فروخت کرنا ہے)۔

السؤال الثالث ۱۴۳۳ھ

الشیخ الاول

قال ابو حنیفۃ "المزارعة بالثلث والربیع باطلۃ وقالا جائزۃ وہی عندهما علی اربعۃ اوجه اذا کانت الارض والبذر لواحد والعمل والبقر لواحد جازت المزارعة وان کانت الارض لواحد والعمل والبذر والبقر لآخر جازت المزارعة وان کانت الارض والبذر والبقر لواحد والعمل والبقر لواحد جازت وان کانت الارض والبقر لواحد والبذر والعمل للبقر باطلۃ ولا تصح المزارعة الا علی مدۃ معلومۃ وان یکون الخراج بینہما مشاعلا۔

مزارعہ کا لغوی و اصطلاحی معنی تحریر کیجئے مہارت کی مکمل خرچ کیجئے۔

خلاصہ سوال ﴿..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) مزارعہ کا لغوی و اصطلاحی معنی (۲) مہارت کی خرچ۔

..... ❶ مزارعت کا لغوی و اصطلاحی معنی :- لغوی اعتبار سے ۔ باب مفعل کا مصدر ہے جووزع بمعنی اگانے شق

جسے حضرت کاظمی روایتیں کا بائیں عقد زراعت کہتا ہے۔ اصطلاحی اعتبار سے یہ عقد علی الذرعہ ببعض الغلج (زمین کی بعض پیداوار پر دوا آئیں کا بائیں عقد زراعت کہتا ہے) یعنی ایک زمین میں حصار کا بعض پیداوار پر بائیں عقد کہتا ہے۔

۱) عمارت کی تعمیر: اس عمارت میں حراست کے جواز کے متعلق مسئلہ ذکر کیا گیا ہے۔ صاحبہ قدوری فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زمین کی تہائی یا چوتھائی پیداوار پر زمین کاشت و بھائی کیلئے دیا جائے یعنی قاسمہ ہے (امام مالک و امام شافعی کا بھی یہی مسلک ہے) اگر وہ دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے غلام سے منع کیا ہے اور غلام سے مراد حراست ہی ہے۔

میا جبین، امام احمد اور جمہور کے نزدیک عداوت کا جواز ہے اور احناف کے نزدیک فتوئی بھی ایسی ہے۔

صلی و علیؑ نے آپ ﷺ کے ساتھ زمین کی کاشت اور باغ کے پھلوں میں نصف پیداوار پر معاملہ کیا تھا، پس معلوم ہوا کہ حرافت جائز ہے۔ عقلی و دلیل : عقیدہ حرافت سے پاک ہو کر، مبرا ہو گا۔ جس کا اعتقاد ہے کہ عقیدہ

شرکت ہے اور جس طرح دفع ضرورت کی وجہ سے عقلمندانہ بات جائز ہے اسی طرح دفع ضرورت کی وجہ سے حرام بھی جائز ہے۔

اس اختلاف کو ذکر کرنے کے بعد صاحبِ مقدمہ روٹی نے مزاحمت کی چار اقسام ذکر کی ہیں ① زمین و بیج ایک کا ہو اور کام و دہل دوسرے کا ہو ② زمین ایک کی ہو، بیج تیل و کام دوسرے کا ہو ③ زمین بیج و دہل ایک کا ہو اور صرف کام دوسرے کا ہو۔ یہ تین صورتیں جائز ہیں ④ زمین و دہل ایک کا ہو اور بیج و کام دوسرے کا ہو۔ یہ صورت ظاہرِ اولیہ کے مطابق باطل ہے۔

جبکہ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک یہ صورت بھی جائز ہے۔ (مجموع الصوری ج ۲ ص ۳۳)

التعليق الثاني..... الهبة تصح بالإيجاب والقبول وتتم بالقبض فان قبض الموهوب له في المجلس

بغير إذن الواهب جاز وإن قبض بعد الافتراق لم تصح.

مہارت کی تشریح کریں، یہ محسوس جرم جائز ہے یا نہیں، موقعی کے متعلق فقہاء کا اختلاف بیان کریں۔

﴿غلامہ سوال﴾..... اس سوال کا غلام متن امور ہیں (۱) مہارت کی تفریح (۲) ایسے رجوع کا حکم (۳) رقیبہ میں فقہاء کا اختلاف۔

جواب..... ۱۔ عبارت کی تشریح:- اولاً یہ کہ ارکان کا ذکر ہے کہ یہ اہمباب وقول سے صحیح ہوتا ہے اور جب مہوہ لہ

موجودہ چیز پر قبضہ کر لے تو پہلے ہو جاتا ہے اسکے بعد ہر ایک کا ایک مسئلہ بیان کیا کہ اگر وہاں سے کوئی چیز ہر ایک کے لئے اور وہاں سے قبضہ کرنے کی اجازت کے بغیر یہ مجلس عقد میں موجود ہے چیز پر قبضہ کر لیا تو پہلے ہو جائے گا اور یہ قبضہ کرنا صحیح ہو گا اگر ان شخصوں نے درخواست ہو گئی وہاں سے موجود چیز موجود ہے کہ یہ شخص اس کی قبضہ ہاں سے جانے کے بعد موجود ہے کہ اس چیز پر قبضہ کرنا صحیح نہیں ہو گا اور یہ بہت اہم ہو گا۔

۲۔ یہ میں اور جوئے کا حکم :- علماء احناف بہرہ سے رجوع کرنا جائز ہے اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر باپ نے بیٹے کو کوئی چیز پسلی ہے تو صرف وہی اس کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی شخص اسے بہرہ سے رجوع نہیں کر سکتا۔

۷؎ نہی میں فقہاء کا اختلاف :- امام ابوحنیفہؒ، امام محمدؒ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ توہین کا جائز ہے کیونکہ اس میں جاہلین میں سے ہر ایک دوسرے کی موت کا شہر دیتا ہے کہ کس وقت دوسرے اور میں نے کس کا مالک بن جاؤں، جبکہ امام ابو یوسفؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک توہین جائز ہے۔

﴿الورقة الثالثة: في الفقه﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۵۱۴۳۴

النسق الاول..... خيار الشرط جائز في البيع للبائع والمشتري ولهما الخيار ثلاثة ايام فما دونها ولا يجوز اكثر من ذلك عند ابي حنيفة وقال ابو يوسف ومحمد يجوز اذا سمي مدة معلومة وخيار البائع يمنع خروج المبيع من ملكه فان قبضه المشتري فملك بيده في مدة الخيار ضمنه بالقبضه وخيار المشتري لا يمنع خروج المبيع من ملك البائع الا ان المشتري لا يملكه عند ابي حنيفة ولعل ابو يوسف ومحمد يملكه فان ملك بيده هلك باللعن وكذلك ان دخله عيبه (س ۶۷)

مہارت کا ترجمہ تشریح کرتے ہوئے قیمت و ثمن میں فرق واضح کریں۔ اختیار شرط کی تعریف کریں۔ نیز مانع و مشتری کیلئے مدت اختیار بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور کامل مطلوب ہے (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مہارت کی تشریح (۳) قیمت و ثمن میں فرق (۴) اختیار شرط کی تعریف (۵) مدت اختیار کی مقدار۔

جواب..... ① مہارت کا ترجمہ:۔ اختیار شرط جائز ہے بیع میں مانع و مشتری دونوں کے لئے، اور ان دونوں کے لئے تین دن یا اس سے کم کا اختیار ہوگا اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تین دن سے زائد اختیار جائز نہیں ہے اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ یہ زائد اختیار بھی جائز ہے جبکہ مدت معلومہ کو ذکر کر دیا جائے اور مانع کا اختیار منع کرتا ہے بیع کو اس کی ملک سے نکلنے سے پس اگر قبضہ کر لیا اس پر مشتری نے پس ہلاک ہوگئی تو وہ اس کے قبضہ میں مدت اختیار میں تو وہ قیمت کا ضامن ہوگا اور مشتری کا اختیار نہیں منع کرتا بیع کو مانع کی ملک سے نکلنے سے مگر یہ کہ نہیں مالک ہوتا مشتری اس کا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ مالک ہو جائے گا اس کا مشتری ہی پس اگر ہلاک ہوگئی تو اس کے قبضہ میں تو ہلاک ہوگی ثمن کے ساتھ اور اسی طرح اگر داخل ہو گیا اس میں عیب۔

② مہارت کی تشریح:۔ اس مہارت میں اختیار شرط کے مسئلہ کو ذکر کیا جا رہا ہے، تو فرمایا کہ اگر مانع و مشتری نے کسی چیز کی خرید و فروخت کی اور مانع نے اپنے لئے اختیار شرط رکھا تو اسی صورت میں بیع مانع کی ملک سے نہیں نکلے گی، لہذا اگر اس پر مشتری قبضہ کر کے لے گیا اور وہ بیع مشتری کے پاس مدت اختیار میں ہلاک ہوگئی تو مشتری قیمت کا ضامن ہوگا، کیونکہ وہ چیز مانع کی ملک سے نکل چکی نہیں ہے اور اگر مشتری نے اپنے لئے اختیار شرط رکھا تو اس صورت میں بیع مانع کی ملک سے نکل جائیگی لہذا اب اگر بیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی یا اس کو عیب لگ گیا تو وہ ثمن کا ضامن ہوگا کیونکہ بیع مانع کی ملک سے نکل گئی ہے۔ اب اس صورت میں اختلاف ہے کہ جب بیع مانع کی ملک سے نکل گیا اور مشتری کیلئے اختیار شرط ہے تو اس صورت میں وہ بیع مشتری کی ملک میں داخل ہوگی یا نہیں تو امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ وہ بیع مشتری کی ملک میں داخل نہ ہوگی ورنہ بدل مبدل نہ لایک ہی شخص (مشتری) کے پاس بیع ہوتا لازم آتا ہے جو درست نہیں ہے اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں بیع مشتری کی ملک میں داخل ہو جائے گی ورنہ ذوال ملک لایٰ مالک لازم آئے گا جس کی کوئی نظیر نہیں ہے تو امام صاحب کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ خروج ملک لایٰ مالک کی تحد نظیریں موجود ہیں مثلاً کسی کو نے خدمت کو کہہ کیلئے غلام خریدے تو وہ مالک کی ملک سے نکل جاتا ہے مگر کسی کی ملک میں داخل نہیں ہوتا۔ اسی طرح ترک مستغرق بلذین ہوتو وصیت کی ملک سے نکل جاتا ہے مگر رذاعا اور قرض خواہوں کی ملک میں داخل نہیں ہوتا۔

۴ قیمت و کمن میں فرق :- قیمت کسی چیز کی وہ اہلیت جو بازار میں ہو اور شمن وہ اہلیت جو بائع و مشتری آپس کی رضامندی سے کر

لیں مثلاً زید نے بکر کو ایک سانگیل بزرور پے کا بیچا جبکہ بازار میں اس کی اہلیت بارہ سو روپے ہے تو بزرور و پشمن بارہ سو روپے قیمت ہے۔

۵ خیار شرط کی تعریف :- وہ خیار جو بائع یا مشتری کو محض شرط لگانے کی وجہ سے حاصل ہو اور بلا شرط حاصل نہ ہو۔

۶ مدت خیار کی مقدار :- تین دن یا اس سے کم مدت خیار بالا حاق جائز ہے تین دن سے زائد صاحبین اور امام احمد کے

نزدیک جائز ہے جبکہ امام ابو حنیفہ امام زفر اور امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں۔ اور مدت بیان کیے بغیر (مدت مجہول) کے ساتھ

خیار بالا حاق ناجائز ہے۔

الفنق الثالث بہر کی تعریف کریں اور بتائیں کہ بہر کا کیا طریقہ ہے اور وہ کس طرح مکمل ہوتا ہے۔

وَلَا تَجُوزُ الْهَبَةُ بَيْنَنَا نَقْشُ إِلَّا مَحْذُورَةً مَقْشُورَةً وَهَبَ الشَّعَاعُ فَبِنَا لَا يَنْقَشُ جَائِزَةٌ وَمَنْ وَهَبَ جُفْضًا

مُتَعَلِّقًا فَلْهَبَةٌ فَلَيْسَتْ فَإِنْ قَشْنَا وَسَلْنَا جَازَ ، وَلَوْ وَهَبَ لِقَبْضًا فِي جُفْضَةٍ أَوْ لَعَنَّا فِي مَسْنَمٍ فَلْهَبَةٌ فَلَيْسَتْ

فَإِنْ لَحَنَ وَسَلَّمْ لَمْ يَجُزْ . وَإِذَا كَلَّمْتَ الْغَنِيَّ فِي يَدِ الْفُؤُودِ لَكَ مَلَكَهَا بِالْهَبَةِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فِيهَا قَبْضًا

مبارت پر اعراب کا مطلب واضح کریں۔ محوڑہ، مقسومہ، مشاع کی تشریح کریں۔ (ص ۱۱۸، لہو یہ)

﴿ خلاصہ سوال ﴾ اس سوال میں پانچ اسرار طلب ہیں (۱) بہر کی تعریف (۲) بہر کا طریقہ (۳) عبارت پر اعراب

(۴) عبارت کا مطلب (۵) محوڑہ، مقسومہ، مشاع کی تشریح۔

جواب ۱ بہر کی تعریف :- لغوی معنی دینا اور اصطلاح میں تمليك العین بلا عوض (کسی کو بغیر عوض کی عین کا مالک بنانا)۔

۲ بہر کا طریقہ :- بہر بھی چرک کا ایک عقدی ہے اس وجہ سے یہ اہباب بقول سے مستقر ہوتا ہے یعنی ایک جانب سے اہباب ہو دوسری

جانب سے قبول ہو سکی بہر کا طریقہ ہے اور یہ بقدر سے مکمل ہوتا ہے یعنی جب موصوبہ سو چیز پر بقدر کر لے تو بہر مکمل ہو جاتا ہے۔

۳ عبارت کا مطلب :- وَلَا تَجُوزُ الْهَبَةُ إلخ جو اشیاء قابل تقسیم ہوں یعنی تقسیم کے بعد جس ان کی مکمل منفعت باقی رہتی ہو

ایسی اشیاء کا بہر اس وقت درست ہوگا جب وہ اب اسے تقسیم بھی کر دے اور اسے اپنے حقوق و استعمال وغیرہ سے فارغ بھی کر دے۔

وہ اشیاء جو قابل تقسیم نہ ہوں یعنی تقسیم کے بعد ان کی مکمل منفعت یا بعض منفعت فوت ہو جائے تو ان کو مشترک طور پر بھی بہر کیا

جاسکتا ہے۔ اگر کسی شخص نے کسی چیز کا کچھ حصہ بہر کیا تو یہ یہاں اس وقت درست ہوگا جب وہ اب تقسیم کر کے موصوبہ کے سپرد

کر دے اور اگر اس نے یہ چیز تقسیم کر کے سپرد کی تو پھر یہ بہر فاسد ہوگا۔

ولو وهب لبقينا الفغ کسی شخص نے آٹا بہر کیا کیوں میں یا تیل بہر کیا کیوں میں تو یہ بہر فاسد ہے۔ اگرچہ بعد میں مجھوں

سے آٹا اور کون سے تیل نکال کر سپرد کر دے تب بھی یہ بہر درست نہیں۔ اس لیے کہ بقوت بہر آٹا اور تیل محدود ہے۔

ولو كانت العین الفغ اگر بہر کسی چیز پہلے سے ہی موصوبہ کے قبضہ میں ہو تو اس میں بہر کا مالک ہو جائیگا بقدر ضرورتی نہیں۔

۴ عبارت پر اعراب :- حکماء فی السوال آنفا۔

۵ محوڑہ، مقسومہ، مشاع کی تشریح :- مقسومہ کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز قابل تقسیم ہو وہ تقسیم کر دی جائے۔

محوڑہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اب کی ملک یا اس کے حقوق سے علیحدہ کر دی جائے مشاع کا مطلب یہ ہے کہ وہ جو مشترک ہو۔

السؤال الثاني ۱۴۳۴ھ

الشق الاول

والقاصد في اليمين والمكره والناسي سواء. ومن فعل المحلوف عليه مكرها او ناسيا فهو سواء. (مس ۱۹۹، اردوب)

یمین غموس، منقذہ اور لغوی تریف ذکر کر کے یہ بتائیں کہ ان میں کس کس کے اندر کفارہ واجب ہوتا ہے نیز کفارے کی تفصیل بھی تحریر کریں، عبارت مذکورہ کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔ اللہ الفعل کذا میں حرف قسم نہیں ہے بلکہ یہی اسے قسم کیوں شہر کیا گیا ہے، علی نذر او نذر اللہ فهو یعین کا کیا مطلب ہے اور اس عبارت کی ترکیب بھی کریں۔
(۱) خلاصہ سوال: اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) یمین غموس، منقذہ اور لغوی تریف (۲) وجوب کفارہ دہائی قسم (۳) کفارہ کی تفصیل (۴) عبارت کا مطلب (۵) اللہ الفعل کذا میں کیوں ہے (۶) علی نذر او نذر اللہ فهو یعین کا مطلب و ترکیب۔

جواب: ① یمین غموس، منقذہ اور لغوی تریف: یمین غموس: کسی ہر ماضی پر جان بوجہ کہ جھوٹ بولنے ہوئے قسم کھانا مثلاً زید کو معلوم ہے کہ کبر نہیں آیا مگر وہ جان بوجہ کہتا ہے کہ اللہ کی قسم بکرا آیا ہے۔
یمین منقذہ: کسی ہر مستقبل کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا مثلاً اللہ کی قسم میں ضرور تجھے ماروں گا۔
یمین لغو: کسی ہر ماضی پر اپنے گمان میں جی قسم کھانا حالانکہ وہ جھوٹا ہو مثلاً زید نے رات کو کبر کے آنے کا انتظار کیا مگر بکرا نہ آیا تو زید سو گیا اس کے بعد بکرا آیا مگر زید کو اس کا علم نہ ہوا چنانچہ زید سے منگ گئی کہ بکرے کے بارے میں معلوم کیا تو زید نے کہا اللہ کی قسم بکر نہیں آیا حالانکہ وہ آیا ہوا ہے۔

② وجوب کفارہ دہائی قسم: یمین منقذہ میں کفارہ واجب ہے۔ جبکہ یمین غموس میں اختلاف ہے، احناف، مالکیہ و حنابلہ کے نزدیک صرف توبہ و استغفار ہے جبکہ امام شافعی کے نزدیک یمین غموس میں کفارہ و استغفار دونوں لازم ہیں اور یمین لغو میں غالب اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قسم کا سواغذہ نہیں کریں گے۔

③ کفارہ کی تفصیل: قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اگر کسی پر بھی قادر نہ ہو تو تین روزے مسلسل رکنا، کما قال اللہ تعالیٰ: فکفارتہ اطعام عشرة معاکین من اوسط ما تطعمون اہلکم او کسوتہم او تحریر رقبۃ، فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام لک کفارة اہلکم۔

④ عبارت کا مطلب: اس عبارت میں یمین کے متعلق مسئلہ بیان فرما ہے جس کو کوئی شخص جان بوجہ قسم کھاتا ہے یا کسی کے مجبور کرنے سے (زبردستی) یا بھول کر قسم کھاتا ہے تو یہ سب برابر ہیں انکی قسم منقذہ ہو جائے گی وہ شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے بھول کر قسم کھائی ہے یا مجھے قسم پر مجبور کیا گیا تھا۔

اسی طرح کسی نے قسم کھائی پھر بھول کر یا کسی کے مجبور کرنے پر اس نے قسم توڑ ڈالی تو یہ دونوں بھی حاکم ہوں گے یہ دونوں یہیں کہہ سکتے کہ میں نے بھول کر قسم توڑی ہے یا میں قسم کے توڑنے پر مجبور کیا گیا تھا لہذا ہم پر کفارہ نہیں، ایسا نہیں ہے۔

⑤ اللہ الفعل کذا قسم کیوں ہے: مذکورہ جملہ میں اگرچہ ظاہر حرف قسم نہیں ہے مگر یہاں حرف قسم منہر ہے اصل عبارت

بِوَاللّٰهِ اَفْعَلُ كَذَا۔

① **عَلَىٰ نَذْرٍ أَوْ نَذْرٍ اللّٰهُ فَوَيْعُنْ** کا مطلب وترکب:۔ اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے مطلق نذر مانا اور یہ کہا کہ مجھ پر نذر ہے یا مجھ پر اللہ کی نذر ہے اور یہ تفصیل نہیں کی مثلاً میرا مقام آزاد یا میری بیوی کو طلاق تو یہ قسم بھی پائیں۔ اگر اس کے خلاف کیا تو قسم کا کفارہ واجب ہو جائے گا۔

عَلَىٰ جارجور و لکڑا بہت مقدار کے متعلق ہو کر خبر مقدم نَذْرٌ معطوف علیہ اور حرف معطوف نَذْرٌ اللّٰهُ متضاف متضاف الیہ لکڑ معطوف معطوف علیہ لکڑ مبتدا اسوخر مبتدا خبر لکڑ جملہ اسے خبریہ ہو کر مبتداء محض من معنی شرط، فَا جزائیہ ہو معین مبتدا خبر لکڑ جملہ اسے خبریہ ہو کر جزا شرط جزا لکڑ جملہ شرطیہ ہوا۔

الْقَتْلُ عَلَى خُمَةِ اَوْ جِهَةِ عَمَلٍ شَبَهَ عَمْدٍ وَخَطْلٍ وَ مَا جَرَىٰ مَجْرَىٰ الْخَطْلِ وَالْقَتْلِ

بہسبب۔ (ص ۶۷۷ عادیہ)

قتل کی اقسام قسم میں سے ہر ایک کی تعریف اور حکم بیان کریں۔

﴿خلافہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) قتل کی اقسام قسم کی تعریف (۲) اقسام قتل کا حکم۔

﴿جواب﴾..... ① قتل کی اقسام قسم کی تعریف اور ان کا حکم:۔ قتل عمد: کسی شخص کو اگر قتل سے یا کسی ایسی کو کفارہ چیز سے قتل کرنا جو تفریق اجزاء میں اگر قتل کی شکل ہو (جس سے عام طور پر قتل واقع ہوتا ہو) مثلاً گناہ، چوری، کھاشوف، پتول، لو کدار، غیر وغیرہ۔ "حکم" اس کا موجب گناہ اور قصاص ہے بلا یہ کہ روئے معاف کر دیں اور اس میں کفارہ نہیں ہے۔ قتل شہر عمد: کسی کو ایسی چیز سے قتل کرنا جو نہ آکر قتل ہو اور نہ تفریق اعضا میں اس کی شکل ہو مثلاً بڑا چمرا، لاشی۔

"حکم" اس کا موجب گناہ ہے اور اس پر کفارہ و دیت ہے قصاص نہیں ہے۔

قتل خطاء: اس کی دو قسمیں ہیں (۱) خطاء فی القصد یہ ہے کہ کسی شخص کو کفارہ بھوک کر تیرا دیا (۲) خطاء فی النسل یہ ہے کہ کسی کفارہ کو تیرا محروم آدمی کو گناہ کیا۔ "حکم" اس کی سزا کفارہ اور عاقہ پر دیت ہے، اس قتل میں گناہ نہیں ہے۔

قتل جاری مجرئی خطاء یہ ہے کہ کوئی پہلوان شخص سورا تھا اس نے کوئی لی تو کوئی کزور شخص یا کوئی بچہ اس کے نیچے آ کر مر گیا۔ "حکم" اس میں بھی کفارہ اور عاقہ پر دیت ہے البتہ گناہ نہیں ہے۔

قتل بہسبب: کہ کسی نے حاکم کی اجازت کے بغیر غیر کی ملک (زمین) میں کتواں کھودا یا چمرا کھودا یا کوئی شخص کنویں میں گر کر یا چمرا سے گر کر مر گیا۔ "حکم" اس میں بھی عاقہ پر دیت ہے اور کفارہ واجب نہیں ہے۔

السؤال الثالث ۱۴۳۴ھ

السُّعْيُ الْأَوَّلُ..... وَتَنْفِيسُ الْإِجَازَةِ بِالْأَعْذَارِ كَتَنَ اسْتَأْجَرَ لَا كُنَّا فِي السُّعْيِ لِيَتَجَدَّ فِيهِ فَلَعَبَتْ مَالَهُ وَكَتَنَ أَجْرَ دَارًا أَوْ لَكُنَّا ثُمَّ أَقْلَسَ فَلَزِمَتْهُ لِيُؤْنَّ لَا يَتَّقِدُ عَلَى قَضَائِهَا إِلَّا مِنْ فِتْنٍ مَا تَأْجَرَ فَتَمَّغَ الْقَاضِي الْقَعْدَ وَبَاغَتْهَا فِي الدُّنْيِ.

مہارت کا آسان ترجمہ کریں، مہارت کی بے غبار شرح کریں، اعراب لگائیں، لیتجدو کرنا مسند ہے کہ باب سے ہے۔

خلاصہ سوال ۶..... اس سوال میں چار امور مل طلب ہیں (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مہارت کی تشریح (۳) مہارت پر اعراب (۴) لیتجوڑ مینہ کی وضاحت۔

ترجمہ..... ① مہارت کا ترجمہ:- لورج ہو جاتا ہے اجارہ عذروں کی وجہ سے مثلاً وہ شخص جس نے اجرت پر بازار میں دکان لی تاکہ تجارت کرے اس میں کسی اس کا مال جاتا اور مثلاً وہ شخص جس نے گھریا دکان کر لیا یہ پودیا پھر مجلس ہو گیا پس اس کو اتنا قرض لازم ہو گیا کہ وہ اس کی ادائیگی پر قادر نہیں مگر اس چیز کے ضمن سے جسکو اجارہ دیا ہے اس نے قرض کو لیکر قاضی قاضی کو لورج دے گا کہ اس کو ذین میں۔

② مہارت کی تشریح:- اس عبارت میں مصنف نے اجارہ کا ایک حکم بیان کیا ہے وہ یہ کہ بوقت عذرا اور مجبوری اجارہ قرض ہو سکتا ہے عام ازیں کہ عذرا اگر جی جانب سے ہو یا ستر جی جانب سے، ستر جی جانب سے عذرا ہو مثلاً کسی نے اجارہ پر دکان لی کاروبار کیلئے ابھی کام شروع نہیں کیا تھا کہ مال ضائع ہو گیا تو اجارہ قرض ہو جائے گا اگر جی جانب سے عذری مثال کے ایک شخص نے مکان یا دکان اجارہ پر دی پھر خود مجلس ہو گیا اور اسکے ذمہ اتنا قرض ہو گیا کہ اب وہ ادا پر قادر ہی نہیں رہا۔ اور انکی کی صورت صرف اس دکان یا گھر کے ضمن ہیں کہ جن کو اس نے اجارہ پر دیا تو قاضی قاضی کو لورج کر دے گا اور اس مکان یا دکان کو کوچ کر قرض ادا کرے گا۔

③ عبارت پر اعراب:- یکملو فی السؤال آنفا۔

④ لیتجوڑ مینہ کی وضاحت:- مینہ احمد ذکر غالب بحث مضار معروف از مصدر راقچلو (مختار) بمعنی تجارت کرتا۔

الاستیعاب..... وَمَنْ خَلَفَ أَنْ لَا يَبْلُغَ لَخَفًا فَلَكَ الْعِشْكُ لَمْ يَخْنَثْ وَلَوْ خَلَفَ أَنْ لَا يَشْرِبَ مِنْ لُجْلَةٍ فَشَرِبَ مِنْهَا بَانِدًا لَمْ يَخْنَثْ حَتَّى يَكُونَ مِنْهَا كُزْمًا عِنْدَ أَبِي حَبِيبَةَ وَمَنْ خَلَفَ أَنْ لَا يَشْرِبَ مِنْ تَلْبِ لُجْلَةٍ فَشَرِبَ مِنْهَا بَانِدًا خِنْفٌ

مہارت کا ترجمہ مسائل کی وضاحت کریں، مہارت پر اعراب لگائیں، علم یحفظ، لایطوب کس باب سے ہیں۔

خلاصہ سوال ۶..... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی وضاحت (۳) مہارت پر اعراب (۴) لیتجوڑ مینہ کا باب۔

ترجمہ..... ① عبارت کا ترجمہ:- اور جس شخص نے قسم اٹھائی کہ وہ گوشت نہ کھائے گا، پس اس نے مجلس کمالی کو دوہا حانت نہ ہوگا، اور اگر قسم اٹھائی کہ وہ جلد سے نہیں پیئے گا پھر بیا اس سے برتن کے ساتھ تو حانت نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ پیئے اس سے نہ ڈال کر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک، اور جس شخص نے قسم اٹھائی کہ وہ جلد کا پانی نہیں پیئے گا پس بیا اس سے برتن کیساتھ تو حانت ہو جائیگا۔

② مسائل کی وضاحت:- اس عبارت میں حلف کے چار مسائل کو ذکر کیا جا رہا ہے تو پہلا مسئلہ یہ بیان کیا کہ کسی نے قسم اٹھائی کہ میں گوشت نہیں کھائوں گا پھر اس نے مجلس کمالی کو دوہا حانت نہ ہوگا، کیونکہ عرف میں مجلس کمالی گوشت نہیں کیا جاتا۔ دوسرا مسئلہ کہ کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ جلد سے نہیں پیئے گا پھر اس نے کسی برتن کے ذریعہ وہاں سے پانی پیا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وہ حانت نہ ہوگا، کیونکہ اس سے غرہ جلد میں نہ ڈال کر پینا مراد ہے لہذا اگر نہ ڈال کر وہ جلد سے پیئے گا تو حانت ہوگا اگر نہیں۔ تیسرا مسئلہ یہ کہ کسی نے یہ قسم کھائی کہ میں وہ جلد کا پانی نہیں پیئے گا پھر اس نے کسی برتن سے پانی پیا یا نہ ڈال کر، بہر صورت حانت ہو جائے گا، کیونکہ دونوں صورتوں میں پانی پینا حقیق ہو رہا ہے۔

۱۴ مہارت پر اعراب :- یکم کمز فی السؤال آنفا۔

۱۵ لم یبحث، لا یثرب کا باب :- یہ دون سینے باب سے ہیں۔

﴿الورقة الثالثة : فی الفقه﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۳۵ھ

السؤال الاول وَمَنْ انْتَفَعَ مِنَ الْجَزِيَّةِ أَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا أَوْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ ذَنَى بِمُسْلِمَةٍ لَمْ يَنْتَقِضْ عَنْهُمَا وَلَا يَنْتَقِضُ الْعَهْدُ إِلَّا بِأَنْ يُلْقَى بِذَوِ الْعَرْبِ أَوْ يُقْبَلُوا عَلَى مُؤَخِّعٍ فَيُخَارِجُونَهُمَا

مہارت پر اعراب لگائیں، مہارت کا ترجمہ کریں، مسائل کی وضاحت کریں، اور مہدوٹے یا نوٹے سے کیا مراد ہے؟ اس کی بھی وضاحت کریں، ولا ینتقض العہد سے آخر تک مہارت کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں پانچ امور توجہ طلب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مسائل کی وضاحت (۴) مہدوٹے یا نوٹے کی مراد (۵) ولا ینتقض العہد الخ کی ترکیب۔

جواب ۱ مہارت پر اعراب :- یکم کمز فی السؤال آنفا۔

۲ مہارت کا ترجمہ :- اور جو شخص باز رہے جزیہ سے یا قتل کرے کسی مسلمان کو یا برا کہے نبی کریم ﷺ کو یا زنا کرے کسی مسلمان عورت سے تو نوٹے یا نوٹے کا اس کا عہد اور نہیں ٹوٹتا مگر یہ کہ چلا جائے وہ دار الحرب میں یا غلبہ یا پس وہ کسی جگہ پر پھر ہم سے لڑے کو تیار ہو جائیں۔

۳ مسائل کی وضاحت :- اس مہارت میں ذی کے متعلق مسائل کا ذکر ہے تو فرمایا کہ اگر کوئی ذی غرض جزیہ دینے سے انکار کرے یا کسی مسلمان کو قتل کرے یا آنحضرت ﷺ کو برا کہے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے تو ان تمام صورتوں میں مہدوٹے یا نوٹے کا لکھ دو ذی ہی رہے گا اس پر ذی والے احکام ہی جاری ہوں گے۔ اس کو حربی کا فرض سمجھا جائیگا۔ البتہ اگر وہ دارالاسلام چھوڑ کر دار الحرب میں چلا گیا یا کسی علاقہ پر غلبہ پاسکے زمینوں نے مسلمانوں سے لڑنے کیلئے صف بندی کر لی تو اس صورت میں ذی کا مہدوٹے جانے کا یہ صحابہ و فہم ہو جائے گا اب اس پر حربی کا فروعی احکامات جاری ہوں گے۔

۴ مہدوٹے یا نوٹے کی مراد :- مراد یہ ہے کہ اس پر ذی والے احکام جاری ہوں گے یا نہیں اگر مہدوٹے یا نوٹے ذی والے احکام جاری نہ ہوں گے بلکہ کفر حربی والے احکام جاری ہوں گے، اور مہدوٹے یا نوٹے کی صورت میں ذی والے احکام ہی جاری ہوں گے۔

۵ ولا ینتقض العہد الخ کی ترکیب :- لا ینتقض فعل العہد اس کا قائل الاحرف اشتقاقیہ طرف جار ان ہمہ صدر یہ یعلق فعل اس میں ضمیر قائل جارہ فار مضاف الحوب مضاف الیہ مضاف الیہ مکرر مجرور، جار مجرور مکرر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے قائل و متعلق سے مکرر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ او عاخذہ یعلقہوا فعل و قائل علی حرف جار موضوع مجرور، جار مجرور مکرر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے قائل و متعلق سے مکرر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ فاعل عاخذہ یعلقہوا فعل و قائل فاعل ضمیر مفعول بہ فعل اپنے قائل اور مفعول بہ سے مکرر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مکرر معطوف ہوا یعلقہوا فعل اپنے معطوف سے مکرر صدر کی تاء میں ہو کر مجرور، جار مجرور مکرر متعلق ہوا لا ینتقض کے،

لا ینتقض البطلان بطلان البیع فی الجلب علیہ خبریہ ہوا۔

السوال الاول..... ومن جمع بین حرو عبد اوشاة ذکوة ومیقة بطل البیع فیہما ومن جمع بین عبد ومدر او بین عبدہ وعبد غیرہ صح البیع فی العبد حصصہ من الثمن ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النجش وعن السوم علی سوم غیرہ وعن تلقی الجلب وعن بیع الحاضر لا یرى والبیع عند اذان الجمعة وکل ذلک یکرہ ولا یفسدہ البیع۔

مہارت کا واضح ترجمہ کریں، مہارت میں مسائل مذکورہ کی تشریح وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

خلاصہ سوال ہے..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مہارت کی تشریح۔

جواب..... ① مہارت کا ترجمہ ہے: جس شخص نے بیع کیا (بیع میں) آزاد اور غلام کو یا ذبح شدہ اور مردار بکری کو تو باطل ہو جائے گی بیع دونوں میں، اور جس نے بیع کیا غلام اور مردار کو یا اپنے غلام اور اپنے غیر کے غلام کو تو صحیح ہو جائے گی بیع غلام میں شمن میں سے اس کے حصہ کے بدلہ میں، اور بیع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیع میں شمن سے اور غیر کے بھاد پر بھاد لگانے سے اور بھتی جب سے اور شری کے دیہاتی کیلئے بیع کرنے سے اور اذان جمعہ کے وقت بیع کرنے سے اور یہ تمام کی تمام بیع مکروہ ہیں، اور بیس قاسد ہوتی اس سے بیع۔

② مہارت کی تشریح ہے: کسی آدمی نے ایک ہی مقدم میں آزاد آدمی اور غلام کو ایک ہی مقدم میں ذبح شدہ بکری اور مردار بکری کو بیع دیا تو تمام اوصاف کے نزدیک مردوں میں بیع باطل ہو جائے گی، اس لئے کہ اس نے غلام کی بیع میں شرکی اور مذہبوح کی بیع میں مردار کی بیع کی شرط لگا دی جو مقدمہ کے تقاضا کے خلاف ہے اس وجہ سے بیع باطل ہے۔

اور اگر غلام اور مردار کو اپنے غلام اور غیر کے غلام کو ایک ہی مقدم میں بیع دیا تو یہی صورت میں غلام میں اور مردار صورت میں اپنے غلام میں انکے شمن کے حصہ کے اعتبار سے بیع درست ہو جائیگا اور مردار میں اور غیر کے غلام میں درست نہ ہوگی۔

اسی طرح کوئی چیز خریدنے کا ارادہ بیس سے صرف مشتری کو رکھ دینے کیلئے زیادہ بھاد لگانا، یا کسی نے بھاد لگایا اور بائع مشتری اس پر راضی ہو گئے پھر جان بوجہ کہ اس سے زیادہ بھاد لگایا یہ مکروہ ہے، اسی طرح متعلقین جلب یعنی شہر سے باہر بیعتانہ لفظ غیرہ والے قاعدوں سے مسائل مذکورہ سے خریدنا یا کوئی دیہاتی بیچنے آیا شہری نے کہا جلدی نہ کرنا میں زیادہ دیر سے بعد میں فروخت کروادوں گا ذرا بھر جاؤ اذان جمعہ کے وقت کوئی بیع کرنا یہ تمام بیس قاسد ہیں میں صرف مکروہ ہیں، حتی الامکان احتراز کرنا چاہیے۔

السوال الثانی ۱۴۳۵ھ

السوال الاول..... وَالْأَجْرُ عَلَى حُزْبَيْنِ: أَجِيرُ مُشْتَرِكٌ وَأَجِيرٌ خَاصٌّ فَالْمُشْتَرِكُ مَنْ لَا يَسْتَجِزُ الْأَجْرَ حَتَّى يَغْتَلَّ كَالْمُتَّاعِ وَالْقَضَاءِ وَالْمَتَاعِ أَمَّا مَنْ يَبْدُو لَهُ هَلْكَ لَمْ يَضْمَنْ شَيْئًا عِنْدَ أَهْلِ حَنِيفَةٍ وَقَالَ لَا يَضْمَنُ وَمَا تَلَفَتْ بَعْتُهُ كَخَذَرِي النَّوْبِ مِنْ لِقَهِ وَزَلَقِ الْخُمَالِ وَأَنْطِطَاعِ الْخَبَلِ الَّذِي يَشُدُّ بِهِ التَّكَادِي الْخَبْلَ وَغَرَقِ الشَّيْئَةَ مِنْ مِلْهَا مَضْمُونٌ. (مس ۹۳ احادیث)

مہارت کا ترجمہ کریں، مہارت مذکورہ کی روشنی میں اجیر مشترک اور اجیر خاص میں سے ہر ایک کی تعریف اور حکم وضاحت سے تحریر کریں۔ منافع اور اجرت کے معلوم ہونے کی کیا صورتیں ہیں؟

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس مہارت میں تین امور مل طلب ہیں (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) اجہر مشترک اور اجہر خاص کی تفریق و حکم (۳) منافع اور اجرت معلوم ہونے کی صورتیں۔

ترجمہ..... ① عبارت کا ترجمہ:- اجہر دوم پر ہے، اجہر مشترک اور اجہر خاص، یہی اجہر مشترک وہ ہے جو نہیں مستحق ہوتا اجرت کا یہاں تک کہ کام کر دے جیسے رگ ریز اور دھوبی۔ اور سامان اس کے پاس امانت ہوتا ہے اگر وہ ہلاک ہو جائے تو وہ نہیں ضامن ہوتا کسی چیز کا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ وہ سامان کا ضامن ہوگا اور جو چیز اس کے محل کے ذریعے سے تلف ہوگی جیسے کپڑے کا اس کے کوٹنے سے پھٹ جانا یا ضرور کا پھسل جانا یا اس رشتی کا ٹوٹ جانا جس سے جانور کو کرایہ پر دینے والا سامان باہر صحتا ہے اور علاج کے کٹتی کھینچنے سے کٹتی کا غرق ہو جانا (ان تمام صورتوں میں) اجہر ضامن ہوگا۔

② **اجہر مشترک و اجہر خاص کی تفریق و حکم:-** اجہر مشترک: وہ شخص جو بلا تخصیص ہر کسی کا کام کرتا ہو اور بعد اہل عمل ہی اجرت کا مستحق ہوتا ہو جیسے دھوبی رگ ریز کرانے کے پاس جڑ آجائے اس کا کام کر دیتے ہیں اور بعد اہل عمل اجرت وصول کرتے ہیں۔ اگر اجہر مشترک کے محل سے کوئی چیز ضائع ہو جائے مثلاً دھوبی نے اپنی کڑی سے کپڑا نکالا اور وہ پھٹ گیا یا ضرور کوئی سامان لے کر جا رہا تھا یا غیر کسی بھی ضرورت اور عکس کے پھسل کر گر پڑا یا جس رشتی سے سامان باہر صحتا ہو ٹوٹ گئی یا علاج نے معمول سے ہٹ کر کٹتی کھینچی اور وہ ڈوب گئی تو ان تمام صورتوں میں سامان کے ضائع ہونے سے احناف کے نزدیک اجہر مشترک پر تادان لازم ہوگا۔ امام زکریا اور امام شافعی کے نزدیک کوئی تعاون نہیں ہے۔

اجہر خاص: وہ شخص جو ایک وقت میں صرف ایک ہی آدمی کا کام کرتا ہو اور یہ شخص اپنا ٹالس پر در دینے سے ہی اجرت کا مستحق ہو جائے گا خواہ مستاجر نے اس مدت میں اس سے کام لیا ہو یا نہ لیا ہو جیسے کسی آدمی کو خدمت یا بکریاں چرانے کیلئے ایک ماہ تک اجہر رکھا تو اس ایک ماہ میں اس سے کام لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو وہ اجرت کا مستحق ہوگا۔ اور اس کے پاس جو چیز بلا تعدی ہلاک ہو جائے وہ اس کا ضامن نہ ہوگا اور یہ مدت معینہ پر اجرت کا مستحق ہوگا خواہ اس سے کام لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو۔

③ **منافع اور اجرت معلوم ہونے کی صورتیں:-** منافع تین طریقے سے معلوم ہو سکتے ہیں ① مدت کی تعیین کے ذریعے مثلاً مکان رہائش کے طور پر ایک خاص مدت کے لئے کرائے پر لیا اسی طرح زمین ایک متعین مدت تک کاشت کیلئے کرایہ پر لی، مدت خواہ کم ہو یا زیادہ ہو بہر صورت جو بھی متعین ہو جائے ابارہ معج ہو جائے گا ② محل اور حسیہ کے ذریعے یعنی جس کام کے لئے کسی کو اجرت پر رکھا گیا ہے اس کو بیان کر دیا تو منافع معلوم ہو جائیں گے مثلاً کسی شخص کو کپڑا دیکھنے یا سینے کے لئے اجرت پر رکھا گیا جانور کو وزن اٹھانے کے لئے یا سواری کرنے کے لئے کرایہ پر لیا، البتہ اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ کپڑا کس قسم کا ہے یعنی سوتی، ادنی یا برقی وغیرہ اور کون سا رنگ کیا جائے گا اور کس قسم کی سلائی کی جائے گی۔ وزن اٹھانے میں بوجھ کا وزن، مقام کی تعیین اور سواری کرنے میں مقدار مسافت واضح کرنا ضروری ہے تاکہ بعد میں نزاع پیدا نہ ہو ③ تعیین اور اشارہ کے ذریعے یعنی سامان جس مقام پر پہنچانا ہے اگر اس سامان کی تعیین اور اس جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جائے تو اجہر کو اس چیز اور اس مقام کا حسانہ کرنے کے بعد حضرت کاظم ہو جائے گا اور یہ مقدم معج ہو جائے گا۔ (امامی بصری ج ۱ ص ۷۷)

..... سوات کی تعریف کر کے عادی و مملوک فی الاسلام کا مطلب و حکم لکھیں۔

(ومن حیدر ارضنا ولم یعمرھا ثلث سنین اخلعھا الامام و دفعھا الی غیبرہ۔ ومن کان له نہر فی ارض غیبرہ فلیس له حریم عند ابیحنیفۃ الا ان یکون له البیتۃ علی ذلک وعند ہمالہ مسننۃ النہر یمشی علیہا ویلقی علیہا طینہ)

دووں عبارتوں کا مطلب واضح کریں، امام اعظم و صاحبین کے مسلک کا فرق بیان کریں، خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کریں۔
خلاصہ سوال ہے..... اس سوال میں پانچ امور کا جواب مطلوب ہے (۱) سوات کی تعریف (۲) عادی و مملوک فی الاسلام کا مطلب و حکم (۳) مہارت کا مطلب (۴) امام اعظم و صاحبین کے مسلک میں فرق (۵) جملہ کی ترکیب۔

جواب..... ① سوات کی تعریف:- وہ غیر مملوک زمین جو آبادی سے دور ہو اور پانی کے غلبہ یا احتیاج کی وجہ سے اسے کاشت کرنا دشوار ہو۔

② عادی و مملوک فی الاسلام کا مطلب و حکم:- عادی: وہ زمین جو ہمیشہ سے غیر ہواس کا کوئی بھی مالک نہ ہو۔

مملوک فی الاسلام: وہ زمین جو در اسلام میں متبوض ہو مگر اس کے مالک کا علم نہ ہو۔

حکم: اگر یہ دونوں قسم کی زمین آبادی سے آتی دوسرے کی گرا آبادی کے کنارے پر کھڑے ہو کر آباد کیا گئے تو اس تک پہنچنے پر یہ زمین سوات ہے، جو محض بھی امام وقت یعنی حاکم سے اجازت لیکر اسے آباد کر لیا جاتا ہے اتفاق سے اس کا مالک ہو گا تو اگر امام کی اجازت کے بغیر آباد کیا تو امام اعظم کے نزدیک وہ اس زمین کا مالک نہ ہو گا اور صاحبین کے نزدیک بلا اجازت آباد کرنے سے بھی مالک ہو جائیگا۔

③ مہارت کا مطلب:- کسی شخص نے ارض سوات پر پتھر لگا کر اسے اپنی تحویل میں لے لیا مگر تین برس گزرنے کے باوجود وہی اسے آباد نہیں کیا تو حاکم کو چاہیے کہ وہ زمین اس سے لیکر کسی اور کے سپرد کر دے تاکہ وہ اسے آباد کر کے اس سے نفع حاصل کرے۔

کسی شخص کی زمین میں دوسرے شخص کی ضرر گزر رہی ہے تو اس زمین کے اندر ضرر والے کیلئے حرم ہو گا، اور صاحبین فرماتے ہیں کہ ہو گا۔ البتہ اگر اس کے پاس کوئی بندہ وغیرہ حرم کے بارے میں موجود ہے تو پھر ضرر والے کیلئے حرم ہو گا، اور صاحبین فرماتے ہیں کہ ضرر والے کیلئے اس زمین میں بڑی ہوگی جس پر چل کر وہ ضرر کی صفائی کر سکے اور اس سے مٹی وغیرہ نکال کر وہاں پھینک سکے۔

④ امام اعظم و صاحبین کے مسلک میں فرق:- مذکورہ مہارت کے مطلب سے مسلک میں فرق بھی واضح ہو گیا کہ امام اعظم کے نزدیک بلا نیہ کوئی حرم نہ ہو گا، اور صاحبین کے نزدیک بقدر ضرورت حرم ہو گا جس پر چل سکے اور مٹی نکال کر پھینک سکے۔

⑤ جملہ کی ترکیب:- بمعنی فعل اس میں ٹھو خیر اس کا قائل علی جارہا خیر مجرور، جار مجرور و مکر متعلق ہوا فعل کے بمعنی فعل اپنے قائل اور متعلق سے مکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ یُلقی فعل ٹھو خیر اس کا قائل علیہا جار مجرور مکر متعلق طینۃ مضاف مضاف الیہ مکر معطوف بہ، فعل اپنے قائل معطوف بہ اور متعلق سے مکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مکر جملہ معطوف ہو کر مسننۃ کی مفت بنتا ہے۔

السوال الثالث ۱۴۳۵ھ

والسؤال الاول..... وَمَنْ سَوَّطَ لَهُ الْخِيَارَ فَلَهُ أَنْ يَفْتَحَ فِي مِلَّةِ الْخِيَارِ وَلَهُ أَنْ يَجْعِلَهُ فَإِنْ أَجْلَزَهُ بَقِيَ

خَصْرَةً ضَالِجَةً جَزَازٌ فَإِنْ قَسَحَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْآخَرُ خَاضِعًا، وَإِذَا نَكَتَ مِنْ لَهْ الْخَيْلِ نَطْلًا يَخْتَارُ
وَلَمْ يَنْتَقِلْ إِلَى وَرْتِهِ وَمَنْ نَاعَ عَبْدًا عَلَى أَنَّهُ خَبَّازٌ أَوْ كَاتِبٌ فَوَجَدَهُ بِجَلَابٍ ذَلِكَ فَالْمُخْتَرِعُ بِالْخَبَّازِ إِنْ
مَلَأَ أَخَذَهُ بِجَمِيعِ الثَّقَنِ وَإِنْ شَكَّ تَرَكَ. (مس ۶۷۰ مدوے)

مہارت پر امراب کا کرتر جس کی مہارت کی تشریح کریں، خیاریٹ کی مدت میں امام صاحب اور صاحبین کے اختلاف کو مدلل بیان کریں۔
خلاصہ سوال اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) مہارت پر امراب (۲) مہارت کا کرتر (۳) مہارت کی
تشریح (۴) خیاریٹ کی مدت میں اختلاف مع الدلائل۔

جواب..... ① مہارت پر امراب :- حکم مذ فی السوال آتھا۔

① مہارت کا کرتر جس :- حکم میں خیاریٹ بائع اور مشتری دونوں کیلئے جائز ہے اور جس شخص کے لئے خیاریٹ ہے تو اس کو اختیار
ہے کہ مدت خیاریٹ میں بیع کر دے اور اس کو اختیار ہے کہ بیع کی اجازت دے پس اگر اس نے اپنے ساتھی کی غیر موجودگی میں بیع
کی اجازت دیدی تو جائز ہے اور اگر بیع کیا تو جائز نہیں ہے مگر یہ کہ دوسرا موجود ہو اور اگر مکرر کیا وہ شخص جس کے لئے خیاریٹ تھا تو
خیاریٹ باطل ہو جائے گا اور اس کے رد کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اور جس شخص نے کوئی غلام اس شرط پر خریدا کہ وہ نانہائی (روٹی)
پکانے والا ہے پس اس نے اس شرط کے خلاف پایا تو مشتری کو خیاریٹ حاصل ہوگا اگر چاہے تو اس غلام کو پھر سے شمن سے خریدا
اور اگر چاہے تو بیع کر دے۔

② مہارت کی تشریح :- بائع و مشتری دونوں کے لئے خیاریٹ رکھنا جائز ہے اور دونوں میں سے جس کیلئے بھی خیاریٹ ہو اس کیلئے
مدت خیاریٹ میں بیع کو جائز رکھنا اور بیع کرنا دونوں جائز ہیں، اگر اس نے مدت خیاریٹ میں بیع کو جائز رکھا اور مجلس میں اس کا ساتھی موجود نہ
تھا تب بھی بیع جائز ہو جائے گا اور اگر اس نے خیاریٹ استعمال کرتے ہوئے ساتھی کی غیر موجودگی میں بیع کر دی تو بیع صحیح نہ
ہوگا بلکہ بیع کے لئے مجلس میں اس کے ساتھی کا موجود ہونا ضروری ہے، خیاریٹ شرط والا تھا تو خیاریٹ خود بخود ہی ختم ہو جائیگا، یہ
خیاریٹ کی طرف منتقل نہ ہوگا اسی طرح مدت مقررہ کے گزرنے سے بھی ختم ہو جائے گا۔

اگر کسی شخص نے کوئی غلام اس شرط پر خریدا کہ وہ روٹی پکانے والا ہے یا لکھنے والا ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس کے اندر نان
میں سے کوئی بھی ہتھ جوڑ نہیں ہے تو مشتری کو اختیار ہے کہ نصف کے نہ پائے جانے کے باوجود اگر چاہے تو پوری قیمت ادا کر کے
غلام خرید لے اور اگر چاہے تو بیع کو ہی ختم کر دے۔

③ خیاریٹ کی مدت میں اختلاف مع الدلائل :- خیاریٹ بائع و مشتری دونوں کیلئے جائز ہے مگر مدت خیاریٹ میں اختلاف ہے۔
امام ابوحنیفہ، امام زکریا اور امام شافعی کے نزدیک مدت خیاریٹ زیادہ سے زیادہ تین دن ہے، اس سے زائد جائز نہیں۔

صاحبین نے فرمایا ہے کہ شرط خیاریٹ کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے بلکہ جو مدت بھی ذکر کر دے جائز ہے بشرطیکہ معلوم ہو۔

خیاریٹ کے ثبوت کی دلیل حضرت حبان بن سعد بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ وہ کزور آدمی تھے، ان کے سر میں
بھٹ لگے تھے ان کا دانغ بھی کزور ہو گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو خرید و فروخت کرے تو کہہ دیا کہ کوئی دھوکہ نہیں
میرے لئے تین دن کا اختیار ہے یعنی تین دن تک میرے لئے غور و فکر کا موقع ہے، اگر مکرر اس معاملہ کو دہرائیں تو دہرائیں کہ دہرائیں تو بیع

کردوں گا۔ اس روایت سے خیاء شرط اور مدت خیاء دونوں کا ثبوت ہوتا ہے۔

صاحبین کی پہلی دلیل: مدعیہ میں عمر بچہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ماہ تک خیاء کو جائز رکھا ہے، معلوم ہوا کہ مدت خیاء تین دن سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔

دوسری دلیل: خیاء شرط معاملہ میں غور و فکر کے لئے شروع کیا گیا ہے اور غور و فکر کے لئے کبھی تین دن سے زائد بھی ضرورت پیش آتی ہے لہذا اس میں مدت تکلیف و کثیر دونوں برابر ہیں، اس کی مثال ادھار میں ہیں کہ جیسے ان میں باہمی رضامندی سے تکلیف و کثیر مدت جائز ہے اسی طرح خیاء شرط میں بھی جائز ہے۔

امام صاحب تحریر ہیں کہ خیاء کی شرط مقتضائے عقد کے خلاف ہے کیونکہ عقد لزوم بیع کا تقاضا کرتا ہے اور خیاء شرط عدم لزوم بیع کا متقاضی ہے اور مقتضائے عقد کے خلاف شرط کا مقتضائے عقد کو قاسد کرتا ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ خیاء شرط جائز نہ ہو مگر ہم نے مدعیہ میں جان بن محمد رحمہ اللہ کی وجہ سے خلاف قیاس اس کو جائز قرار دیا اور ضابطہ ہے کہ جو چیز خلاف قیاس ثابت ہو وہ اپنے مورد پر منحصر ہوتی ہے اور افس سے صرف تین دن کا خیاء ثابت ہے اس لئے صرف تین دن تک خیاء شرط جائز ہوگا ہذا مذکور نہیں۔

الشیخ الاسلام: العارية جائزة..... وللمعير ان يرجع في العارية متى شاء والعارية امانة في يد المستعير ان هلك من غير تعذر لم يضمن المستعير وليس للمعير ان يوجر ما استعاره فان آجره فذلك ضمن وله ان يعيره اذا كان المستعير مما لا يختلف باختلاف المستعمل وعارية الدرام والنظائر والمكيل والموزون قرض۔

عار یہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں، مذکورہ عبارت کا ترجمہ واضح کر کے تشریح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مکمل تین امور ہیں (۱) عاریہ کا لغوی و اصطلاحی معنی (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح۔

جواب:..... ① عاریہ کا لغوی و اصطلاحی معنی:۔ لغوی معنی: عاریہ عریضہ سے مشتق ہے بمعنی عطیہ یا یہ عاریہ طرف منسوب ہے کیونکہ عاریت پر کوئی چیز لینا یا معوض عاریہ یا یہ تبادر سے مشتق ہے تداول کے معنی میں ہے یعنی کسی چیز کو باری باری لینا، ہاتھ ہاتھ لینا۔ اصطلاحی معنی: تحبیک السلف بالاعراض یعنی کسی کو سلف کا بلاعوض مالک بنانا۔

② عبارت کا ترجمہ:۔ عاریہ جائز ہے اور معیر کے لئے جائز ہے کہ جب چاہے عاریت سے رجوع کر لے اور عاریت معیر کے قبضہ میں امانت رہے گی اگر ہلاک ہو جائے بغیر زیادتی کے تو معیر اس کا ضامن نہ ہوگا اور معیر کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جس چیز کو اس نے عاریت پر لیا ہے اس کو اجرت پر دے پس اگر اس نے اس کو اجرت پر دیا اور وہ چیز ہلاک ہو گئی تو ضامن ہوگا اور معیر کو یہ حق ہے کہ اس فی حق عاریت پر دے جبکہ فی مستعار لیس چیزوں میں سے ہو جو استعمال کرنے والوں کے اختلاف سے بدلتی نہ ہو اور دراہم، دنانیر، کھلی اور زنی چیزوں کو عاریت پر دینا قرض نہیں۔

③ عبارت کی تشریح:۔ عاریت جائز ہے اور معیر (عاریتہ چیز دینے والا) کو اس بات کا حق ہے کہ جب چاہے عاریت پر دی گئی چیز واپس لے لے خواہ عاریت مطلق ہو یا موقت۔

والعارية امانة الخ۔ عاریت کے حکم میں اختلاف ہے صاحبہ قدہ روٹی فرماتے ہیں کہ عاریت معیر کے قبضہ میں

امانت کے حکم میں ہے اگر یہ چیز مسعر کی زیادتی کے بغیر ہلاک ہوتی ہے تو عند الاحتمال ضمان لازم نہیں ہوگی۔ امام شافعی کے نزدیک ضمان لازم ہوگی اور اگر مسعر کی زیادتی سے ہلاک ہوتی ہے تو ایسی صورت میں بالاتفاق ضمان لازم ہوگی۔

”ولیس للمستعید“ مسعر کے لئے شریعت کی جانب سے اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ جو چیز عاریت پر لی ہے اس کو کرایہ پر دے یا بکرائے نہ کرے یا اور وہ ہلاک ہوگئی تو اس پر ضمان لازم ہوگی۔

”ولہ ان یعید“ اگر مستعمل کے بدلے سے مبیعتہ میں کوئی تبدیلی نہیں آتی تو مسعر کے لئے کسی غیر کو مبیعتہ عاریت پر دینا جائز ہے یہ امام صاحب کے نزدیک ہے امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں۔

”وعلاوة الدراہم“ صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی نے دراہم و دانیر کیلی اور روزی اشیاء عاریت پر لی تو یہ عاریت قرض کے حکم میں ہوگی کیونکہ عارہ میں عین کی نہیں بلکہ منافع کی تسلیم ہوتی ہے اور ان اشیاء میں عاریت کا قرض کے حکم میں ہونا ہی وقت ہے جبکہ عارہ مطلق ہو لیکن اگر عارہ کی جہت تحمیل کردی گئی مثلاً دراہم و نیرہ اس خیال سے عاریت پر لیا کہ اس سے ترازو نمیک کرے تو اس صورت میں عاریت قرض کے حکم میں نہیں ہے۔

﴿الورقة الثالثة : في الفقه﴾

﴿السؤال الأول﴾ ۱۴۳۶ھ

الشیخ الاول..... الوديعة امانة في يد المودع اذا هلكت في يده لم يضمنها والمودع ان يحفظها بنفسه وبمن في عياله فان حفظها بغيرهم او او دعها ضمن الا ان يقع في داره حريق فيسلبها الى جاره او يكون في سفينة وهو يخاف الغرق فيلقبها الى سفينة اخرى ووديعة التي تحريف كرى نیز ووديعة اورامانت کے درمیان فرق واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) وودیعت کی تحریف (۲) وودیعت اور امانت کے درمیان فرق۔

جواب..... ① وودیعت کی تحریف :- کسی چیز کو ایسے شخص کے پاس حفاظت کے لئے رکھنا جو کاظمی تعریف ہو باوجود یہ کہ وہ چیز مالک عین کی ملکیت کے حکم میں رہے۔

② وودیعت اور امانت کے درمیان فرق :- وودیعت باتصدق حفاظت کیلئے دی جاتی ہے جہاں وہ چیز ہے جو کسی کے پاس بلا قصد کے آجائے مثلاً ہوا کسی کا کپڑا اگر کسی دوسرے کے گھر میں ڈال دے اور وودیعت میں یہ ہے کہ اگر وہ چیز مالک کے پاس اتفاق سے پہنچ جائے تو مؤرخ ضمان سے بری ہو جائے گا اور امانت میں یہ ہے کہ امانت دار جب تک امانت صاحب مال کے حوالہ نہ کر دے وہ بری نہیں ہوگا۔

الشیخ الثاني..... ووکیل البائع اذا باع وهو الشفيع فلا شفعة له ووکیل المشتري اذا ابتاع وهو الشفيع فله الشفعة ومن باع بشرط الخيار فلا شفعة للشفيع فان اسقط البائع الخيار وجبت الشفعة وان لشترى بشرط الخيار وجبت الشفعة۔ مذکورہ مسائل کی صورت واضح کر کے دل نشین تشریح کریں۔

ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔ ① کیا زائمن میں آدمیوں کی گواہی کافی ہے؟ (نہیں)

② کیا مرد کے لئے رشیم کا پیننا حلال نہیں ہے؟ (ہاں) ③ کیا بادیہ میں غلام کا قول قبول کیا جائے گا؟ (نہیں)

① کیا عین کی چار نہیں ہیں؟ (نہیں)

② کیا کوئی عین بنانا جائز ہے؟ (ہاں)

③ جس میں شہادت کی شرائط نہیں ان کو قاضی بنانا جائز ہے؟ (نہیں)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) مذکورہ مسائل کی صورت مع اقتصر (۲) معروضی سوالات کا جواب۔

﴿ترجمہ﴾..... ① مذکورہ مسائل کی صورت مع اقتصر :- ① اگر بالغ کے دیکل نے ایک مکان فروخت کیا اور اس دیکل کو

حق شفعہ ہی حاصل ہے تو اس دیکل کے لئے حق شفعہ باقی نہیں رہے گا بلکہ باطل ہو جائے گا اس کی صورت یہ ہے کہ ایک مکان عین

آدمیوں کے درمیان مشترک ہے ایک نے دوسرے کو اپنا حصہ بیچنے کا دیکل بنا دیا دیکل نے اس حصہ کو بیچ دیا تو اصل بیچ میں حق شفعہ

دیکل کیلئے ہوگا نہ تو دیکل کیلئے بلکہ شریک کیلئے ہوگا ② اگر کوئی قطع بالغ کی جانب سے درک یعنی بیچ کے حقوق کا ذمہ دار ہو تو اس

کیلئے حق قطع نہیں ہوگا یہ مسئلہ اختلاف ہے اکثر علماء کے نزدیک حق شفعہ ثابت ہوگا ③ اگر مشتری کے دیکل نے کوئی مکان خریدا

اور یہ دیکل خود ہی شفعہ ہے تو اس کا حق شفعہ باقی رہے گا اس کی صورت یہ ہے کہ ایک مکان میں عین آدمی شریک ہیں ان میں سے

ایک نے دوسرے شریک کو دوسرے شریک کے حصہ کی خریداری کا دیکل بنا دیا تو اس صورت میں دیکل کیلئے حق شفعہ ہوگا ④ اگر کوئی

فرض خیار شرط کے ساتھ مکان فروخت کرے تو شفعہ کیلئے حق شفعہ ثابت نہیں ہوگا البتہ اگر بالغ خیار شرط کو ساتھ کر دے تو شفعہ کیلئے

حق شفعہ ثابت ہوگا ⑤ اگر مشتری نے کوئی مکان خیار شرط کے ساتھ خریدا تو شفعہ کیلئے حق شفعہ ثابت ہوگا مثلاً زید نے بکر سے ایک

مکان خیار شرط کے ساتھ خریدا کہ مجھے پندرہ یا تو لکھ ہے مگر نہ تین دن میں واپس کر دوں گا تو اس صورت میں شفعہ کو حق شفعہ ملے گا۔

⑥ معروضی سوالات کا جواب :- یکم از فی السؤال - انفا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۵۱۴۳۶

الشیخ الاول..... نہی رسول اللہ ﷺ عن النجش وعن السوم وعن السوم علی سوم غیرہ وعن تلقی الجلب

وعن بیع الحاضر للبادی والبیع عند اذان الجمعة وكل ذلك يكره ولا يفسد به البیع، ومن ملك

مملوكین صغیرین احدهما ذورحم محرم من الآخر لم یفرق بینهما وكذلك اذا كان احدهما کبیرا

والآخر صغیرا فان فرق بینهما کره ذلك وجاز البیع وان كانا کبیرین فلا بأس بالتفریق بینهما۔

مہارت مذکورہ کا طے کرنا صحیح ہے اور اس میں مذکورہ مسائل کی بے غبار تشریح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو باتیں مطلوب ہیں (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مسائل مذکورہ کی تشریح۔

﴿ترجمہ﴾..... ① مہارت کا ترجمہ :- حضور ﷺ نے نجش سے منع فرمایا اور دوسرے کے دام پر دام لگانے سے اور تلقی جلب

اور شری کے دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے اور اذان جمعہ کے وقت بیچ کرنے سے اور یہ سب بیع مکرہ ہیں اور اس کی وجہ

سے بیچ فاسد نہیں ہوگی اور جو شخص ایسے دو نابالغ ملوک کا مالک ہو کہ ان دونوں میں سے ایک دوسرے کا ذی رحم محرم ہو تو ان میں

تفریق نہ کرے اور اس طرح اگر ان میں سے ایک بالغ ہو اور دوسرا نابالغ ہو تو اگر ان دونوں میں تفریق کر دی تو یہ مکرہ ہے اور بیع

جائز ہے اور اگر دونوں بڑے ہوں تو ان دونوں میں تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

② مسائل مذکورہ کی تشریح :- النجش - اس کی صورت یہ ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان کسی چیز کی خریداری کے متعلق منہ

پہلے ہی اور بیع کی مناسب قیمت ملے ہوگی، تیسرے شخص نے اگر مشتری کو قیمت کے اضافہ پر اصرار کرنے کے لئے بیع کی قیمت پر مبادی بجیکس کا خریدنے کا ارادہ نہیں ہے یہ بیع مکروہ ہے۔

”المعوم علی معوم غیورہ“ اگر وہ آدمی کسی چیز کے بارے میں متنبہ کر رہے ہوں اور بیع کی قیمت مانع اور مشتری کے اذعان سے ملے ہوگی تو تیسرا شخص اگر کہتا ہے کہ میں اس سے کم قیمت میں دوں گا اسی طرح دوسرا آدمی اگر کہتا ہے کہ میں اس سے زیادہ ادا کرتا ہوں تو یہ بیع مکروہ ہے۔

”مطلق الجلب“ اس کی دو صورتیں ہیں ① شہر کے بعض تاجروں کو ملہ کے قافلہ کی آمد کی اطلاع ملی تو انہوں نے شہر سے باہر نکل کر قافلہ والوں سے ملہ ستا خرید لیا تاکہ حسبہ فخر فروخت کریں جبکہ شہر میں قافلہ ہے اور ملہ بہت گراں ہے ② قافلہ والوں سے ملہ ستا خرید لیا اور شہر کے نرغ سے واقف نہیں کر لیا اور قافلہ والوں کو شہر کا نرغ معلوم نہیں تھا، یہ دونوں صورتیں مکروہ ہیں پہلی صورت میں تو اس وجہ سے کہ شہر والوں کو نقصان پہنچے گا اور دوسری صورت میں اسلئے کہ قافلہ سے بھلا چھپا کر ان کو دھوکہ دیا گیا۔

”بیع الحاضر للباعدی“ ایک دیہات کا آدمی اپنا ملہ فروخت کرنے کے لئے شہر میں آیا تو ایک شہری نے اس سے ملاقات کی اور کہا کہ تم اہل شہر کے معاملات سے واقف نہیں ہو اور میں واقف ہوں اس لئے تم اپنا ملہ مجھے دے دو میں اسے گراں قیمت میں فروخت کر دوں گا پس یہ شہری اس دیہاتی تاجر کا مکمل بن کر زائد قیمت میں ملہ فروخت کرتا ہے تو یہ بیع مکروہ ہے کیونکہ اس صورت میں شہر والوں کا نقصان ہے ہاں یہ طور کہ شاید یہ بیانی اپنا مال کم قیمت میں فروخت کرتا۔

”والبیع عند اذان الجمعة“ جمعہ کے دن اذان اول کے بعد خرید و فروخت مکروہ ہے ان تمام صورتوں میں بیع مکروہ ہو ہی نہیں سکتا ہوگی۔

”ومن ملکہ البیع“ اگر کوئی شخص ایسے دو تہا بیع میں کمال تک ہو گیا کہ ان میں سے ایک دوسرے کا ذی رحم محرم ہے یا ان میں سے ایک بائع اور دوسرا بائع ہے تو ان دونوں کے درمیان تفریق مکروہ ہے یہ بیع جائز ہے البتہ تفریق کی وجہ سے گناہگار ہوگا اور کراہت بھی اسی وجہ سے ہے اور اگر دونوں محرم بائع ہوں تو ان دونوں کے درمیان تفریق کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

③..... واذا اقتضى للمشتري بالدار ولم يكن راعها فلا خيار للرؤية فان وجد بها عيبا فلا ان يردعها به وان كان المشتري شرط الرداء منه، واذا ابتاع بضمن مؤجل فللمشتري بالخيار ان شاء اخذها بضمن حال وان شاء صبر حتى ينقضي الاجل ثم ياخذها واذا اتسم الثركا، المتعار فلا شفعة لجارهم بالشفعة، واذا اشترى دارا فسلم الشفعة للشفعة ثم ردها المشتري بخيار رؤية او بشرط او بعيب بلفظ قاض فلا شفعة للمشتري ان ردها بغير قصد قاض او تغايلا فللمشتري الشفعة.

مہارت میں مذکور مسائل کی تشریح وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

④ مظاہر سوال کے..... اس سوال میں صرف مہارت میں مذکور مسائل کی تشریح مطلوب ہے۔

⑤..... عبارت میں مذکور مسائل کی تشریح: ① شفعہ مشتری کے حکم میں ہے اس لئے شفعہ کو مشتری کی طرح خیال نہایت حاصل ہوگا، اگر مشتری نے میب سے بری ہونے کی شرط لگا دی لیکن میب پایا گیا تو شفعہ کو خیال میب حاصل ہوگا کیونکہ مشتری

کو خیاریہ کے ساتھ کرنے کا حق حاصل نہیں ہے ⑤ اگر مشتری نے کوئی مکان ادھار میں خریدنا تو بیع کو درج کرنا کا اختیار حاصل ہے ایک یہ کہ فوراً قیمت دیکر مکان حاصل کر لے البتہ اس بیع کے لئے ادھار کی مجلس میں ہے یہ احکام کا مسلک ہے امام ترمذی، امام مالک، امام احمد کے نزدیک بیع کو ادھار کا اختیار حاصل ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ مدت کے گزرنے کا انتظار کرے، جب مدت گزر جائے پھر شفعہ کرے ⑥ اگر چند شرکاؤں نے جائیداد آپس میں تقسیم کی تو تقسیم کی وجہ سے ان کے پڑوسیوں کو حق شفعہ نہیں ملے گا ⑦ ایک مکان فروخت ہوا کسی نے اس مکان کو خرید لیا، بیع اپنے حق شفعہ سے دستبردار ہو گیا اس کے بعد خریدار نے قاضی کے فیصلہ کی وجہ سے خیاریہ و بیعت یا خیاریہ شرط یا خیاریہ کی بنیاد پر مکان کو واپس کر دیا تو اس صورت میں بھی حق شفعہ کی وجہ سے بیع کو حق شفعہ نہیں ملے گا لیکن اگر خیاریہ کی وجہ سے قاضی کے فیصلہ کے بغیر یا قالا کے ذریعے واپس کر دیا تو اس صورت میں حلالاً حنفی بیع کیلئے حق شفعہ حاصل ہو گا کہ امام ترمذی، امام شافعی، امام احمد کے نزدیک اس صورت میں حق شفعہ حاصل نہیں ہوگا۔

السؤال الثالث ١٤٣٦هـ

السق الاول فان اطلع المشتري على خيانة في المراجعة فهو بالخيار عند أبي حنيفة " ان شذ أخذہ بجميع الثمن وان شذ رده وان اطلع على خيانة في التولية أسقطها من الثمن وقال أبو يوسف " يحط فيهما وقال محمد " لا يحط فيهما لكن يخير فيهما.

خرأبصار ویرکی کہ عرف بیان کیجئے، مہارت کی جامع تفریح کیجئے۔

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) امر ای اور توبہ کی تعریف (۲) عبارت کی تشریح۔

مطلب..... ① مرا بچہ اور تولیہ کی تعریف:- مرا بچہ: منقل ماملکہ بالبعد الاول مع زیادہ دبیج۔ یعنی مرا بچہ اسلامی میں اس بچہ کو کہا جاتا ہے جس میں مشتری خرید شدہ کو کسی شخص کے عوض آگے بچ دے جس پر اس نے خریدی ہے جس کہ اضافہ کے ساتھ بھی اضافہ دے ہے۔ تولیہ: منقل ماملکہ بالبعد الاول باللغن الاول من غیر زیادہ دبیج۔ یعنی تولیہ اس بچہ کو کہتے ہیں جس میں مشتری بچہ کو کونفر کی زیادتی اور فٹ کے میں کسی پر آگے بچے جس پر اس نے خریدی۔

۲ عمارت کی تشریح: اس عبارت میں معصفت نے ایک مسئلہ ذکر کر لیا ہے جو مرادجو اور قولہ میں بائع کی جانب سے دعوے سے تعلق رکھتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر خریدنے بکر کو ایک کتاب مرادجو یہ کہہ کر فیکہ کر میں نے یہ کتاب احمد سے سو روپے میں خریدی ہے اور اب میں تمہیں یہ کتاب دس روپے نفع کے ساتھ ایک سو دس روپے میں مرادجو بیچتا ہوں، بکر نے قبول کر لیا اور پچاس نام ہو گئی لیکن اسے بعد میں پتہ چلا کہ خریدنے کے بعد بیعت بولا ہے، اس نے احمد سے کتاب ایک سو روپے میں نہیں بلکہ اسی روپے میں خریدی تھی، یہ صورت مرادجو میں خیانت کے صادر ہونے کی ہے۔

دوسری صورت جرتولید میں خیانت کی ہے اس طرح ہے کہ زید نے ہر کو کتاب ایک سو روپیہ میں یہ کہہ کر بیچی کہ میں نے اس سے اسے ایک سو روپیہ میں خرید لیا ہے اور اب میں تمہیں تولیہ ایک سو بیس میں بیچتا ہوں، مگر یہ قبول کر لیا تاہم بعد میں اسے معلوم ہوا کہ زید نے دھوکہ دیا ہے کیونکہ اس نے احمد سے یہ کتاب ایک سو بیس نہیں بلکہ اس قدر روپیہ میں خریدی ہے اب ان دونوں صورتوں میں لغتی اعتبار سے یہ حکم لگا جائے گا ۱۴۴ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر مشتری کو بائع کی جانب سے جو کوئی کلام بیع مراہی میں ہوا ہے تو اسے اختیار ہے چاہے تو اس شخص کے عوض بیع لے لے کر بائع نے بیان کئے ہیں اور چاہے تو چھوڑ دے اور اگر یہ خیانت بیع تو بیع میں کی گئی تو پھر مشتری از خود بقدر خیانت شخص میں سے پیسے کم کر کے بائع کو دے اور بیع لازم ہوگی۔ گزشتہ مثال کے تاثر میں امام صاحب بیضاوی کے نزدیک پہلی صورت میں بکر کا اختیار ہے وہ چاہے تو بے سے کتاب پر سے ایک سو دس روپیہ میں لے جیسا کہ یہ نے شخص مقرر کیا اور چاہے تو بیع کو چھوڑ دے اور دوسری صورت میں بکر از خود شخص میں سے بقدر خیانت رقم کم کر دے اور بے کو ایک سو کی بجائے فقط اسی روپیہ دے گا۔

امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں مشتری بقدر خیانت پیسے کم کر کے بائع کو دے اور بیع لازم ہوگی خیانت ثابت نہیں ہوگا۔

امام محمدؒ کی رائے یہ ہے کہ ہر صورت مشتری کے لئے خیانت ثابت ہوگا وہ چاہے تو بیان کردہ شخص کو قبول کرے اور بائع کو ادا کرے اور چاہے تو بیع چھوڑ دے لیکن اسے یہ اختیار حاصل نہیں کہ از خود کر کردہ شخص میں کی کر دے۔

امام محمدؒ کی دلیل: کا خلاصہ یہ ہے کہ بیع کا مراہی یا تولیہ ہونا یہ اصل نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک طرح کا وصف مرغوب فیہ ہے، اصل بات یہ ہے کہ شخص مذکور اور معلوم ہے یا نہیں؟ یہاں دونوں صورتوں میں شخص معلوم اور مذکور ہے جس تک بات وصف مرغوب فیہ کی ہے تو اس کے فوت ہو جانے کی صورت میں یہ اختیار مشتری کے لئے ثابت ہوتا ہے کہ وہ چاہے تو بیع کو باقی رکھے اور چاہے تو بیع ختم کر دے لیکن یہ اختیار اسے حاصل نہیں ہوتا کہ از خود شخص میں کی کر دے، لہذا اس مسئلہ میں بھی دونوں صورتوں میں مشتری کے لئے خیانت ثابت ہوگی لیکن اسے شخص میں کی کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

امام ابو یوسفؒ کی دلیل: یہ ہے کہ عقد مراہی اور عقد تولیہ میں اصل بات اس کا مراہی اور تولیہ ہونا ہے یہی وجہ ہے کہ عقد مراہی اور تولیہ کا انعقاد مراہی اور تولیہ کے لفظ سے ہو جاتا ہے شخص اصل نہیں ہے ہاں البتہ شخص کا معلوم ہونا ضروری ہے اور وہ دونوں صورتوں میں معلوم ہے جب یہاں اعتبار مراہی اور تولیہ کا ہے تو عقد ثانی یعنی مراہی اور تولیہ کا شخص کے حق میں عقد اول پر مبنی ہونا ضروری ہے چارہ مقدار خیانت چونکہ عقد اول میں ثابت نہیں اسلئے اسے عقد ثانی میں بھی ثابت کرنا ممکن نہیں لہذا اسے شخص میں سے کم کر دیا جائیگا۔

امام ابوحنیفہؒ کی دلیل: یہ ہے کہ اگر تو خیانت کا ظہور مراہی میں ہوا ہو تو مشتری کے لئے خیانت ثابت ہے کیونکہ خیانت کا ظہور مراہی کو مراہی سے نہیں نکال دیا بلکہ مراہی کو مراہی ہی رہتا ہے، ہاں بیع کے تناسب میں ضرور فرق آجاتا ہے، اس صورت میں مشتری کے لئے خیانت ثابت ہوگا کیونکہ اس کی رضامندی فوت ہو جائے گی جبکہ خیانت کا تولیہ میں واقع ہونا ناقابل تحمل ہے کیونکہ اگر اس خیانت کو باقی رکھا جائے تو تولیہ تولیہ نہیں رہے گا مراہی ہو جائے گا، اس لئے تولیہ میں قدر خیانت کا ساتھ کرنا ضروری ہے۔

سب سے راجح قول امام اعظمؒ کا ہے۔

الشعۃ الثانیۃ..... وفی کل سن خمس من الابل والأسنان والأضراس کلھا سواء، ومن ضرب عضواً فأنه یمنع منفعته ففیہ دية كاملة کما لو قطعہ کلید اذا شلت والعین اذا نعب ضوؤها والشجاج عشرة، الحارصة والدامعة والدامیة.....

مہارت کا تعلق کس باب سے ہے؟ مہارت کی اس طرح تشریح کیجئے کہ الحارصة، الدامعة، والدامیة کا تعارف بھی ہو جائے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں عین اسور مطلب ہیں (۱) عبارت کا باب (۲) عبارت کی تشریح (۳) مذکورہ الفاظ کا تعارف۔

﴿ترجمہ﴾..... ① عبارت کا باب :- عبارت کا تعلق مختصر القدوری میں کتاب الدیات سے ہے اس کتاب میں ان مختصر صورتوں کا بیان ہے جن میں جانی یا مجرم پر دیت لازم ہوتی ہے پہلے مصنف بیٹھنے سے وہ مسائل ذکر فرمائے جن میں جانی کی جنایت کے نتیجے میں بھی علی کی جان مل جائے، پھر ان صورتوں کا ذکر ہے جن میں جانی کی جنایت کے نتیجے میں بھی علیہ کا کوئی عضو ضائع ہو جائے سوال میں ذکر کردہ عبارت کا تعلق قسم جانی سے ہے۔

② عبارت کی تشریح :- مصنف فرماتے ہیں کہ ہر دانت میں پانچ اونٹ دیت لازم ہے یعنی اگر کوئی شخص دوسرے کا دانت توڑ ڈالے تو قونے والے پر پانچ اونٹ کا جرمانہ کیا جائیگا۔ آپ ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا، دانت اور دانتوں میں اس قسم میں برابر ہیں کیونکہ حدیث مطلق ہے لہذا حدیث کے مطابق کوشش نظر دانت اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ کی دیت لازم ہوگی۔ اگر کوئی شخص دوسرے کے کسی عضو کو اس طرح ضرب لگائے کہ اس عضو پر عضو کا فائدہ باقی نہ رہے تو اگرچہ ظاہری اعتبار سے وہ عضو باقی ہو، جسم سے جدا نہ ہوا ہو لیکن تب بھی پوری دیت لازم ہوگی اور یہ ایسا ہوگا جیسے ضارب نے وہ عضو کاٹ دیا ہو مثلاً زید اگر بکھرے ہاتھوں پر اس طرح ضرب لگائے کہ بکھرے ہاتھ شل ہو جائیں اور کام کرنا چھوڑ دیں تو یہ ایسا ہی ہے جیسے زید نے بکر کے ہاتھ کاٹ ڈالے ہوں کیونکہ عضو کی اہمیت اس کی افادیت کے پیش نظر ہے جب اس کی افادیت ہی باقی نہ رہی تو اس عضو کی ظاہری بقا کا کیا فائدہ؟ اور چونکہ ہاتھوں کے کاٹ ڈالنے کی صورت میں پوری دیت واجب ہوتی ہے لہذا مذکورہ صورت میں بھی پوری دیت لازم ہوگی ایک اور مثال جو مصنف نے ذکر فرمائی ہے کہ زید بکری کے ہاتھوں پر اس طرح ضرب لگائے کہ چرائی جاتی رہے اب ظاہری اعتبار سے اگرچہ آنکھیں ابلی جگہ موجود ہیں لیکن چونکہ ان کی افادیت باقی نہیں رہی لہذا یہ بھی ایسے ہو گیا کہ جیسے زید نے اس کی آنکھیں اکھاڑ ڈالی ہوں اس صورت میں بھی پوری دیت کا اعتبار کیا جائیگا۔

③ مذکورہ الفاظ کا تعارف :- حللۃ اس سے مراد ایسا ذمہ ہے جو جلد پر خراش ڈال دے، اس ذمہ کی وجہ سے جلد پر گر لگ جاتی ہے اور کچھ نہیں ہوتا۔ قللۃ اس سے مراد وہ ذمہ ہے جسکے نتیجے میں خراش بے بغیر فقط ظاہر ہو جائے بعض فقہاء نے قللۃ سے دو ذمہ بردہ لیا ہے جس سے آنسوؤں کے مشابہ پانی ذمہ سے نکل پڑے، خون نکلے۔ قللیۃ اس سے مراد ایسا ذمہ ہے جس سے خراش بہر جائے۔

﴿الورقة الثالثة : فی الفقہ﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۳۷ھ

الشق الاول..... ولا يجوز بيع السك في المذ قبل ان يصطاه ولا بيع الطائر في الهواء ولا يجوز بيع الحمل في البطن ولا الفنتاج ولا الصوف على ظهر الغنم ولا بيع اللبن في الضرع ولا يجوز بيع الدراع من ثوب ولا بيع جذع من سلف وضربة القانص ولا بيع العزائبة.

درج بالا عبارت کا ترجمہ کریں، عبارت میں مذکور مسائل کی روشنی میں تشریح کریں۔ عرضی سوالات کا ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

① اگر آسان میں ہادل نہ ہو تو کیا مید الفطر کے چاند کے بارے میں دو دروں کی کوئی حد ہوگی؟ (نہیں)

② کیا ذمہ میں حمل واجب ہے؟ (نہیں) ③ کیا عورت بغیر عرم یا غیرہ کے حج کر سکتی ہے؟ (نہیں)

⑤ کیا نکل شہرمیں قصاص واجب ہے؟ (نہیں) ⑥ کیا طلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے؟ (ہاں)

⑦ کیا اطلاق ملت میں محین کو کہتے ہیں؟ (ہاں)

⑧ غلام سوال کے..... اس سوال کا مل تن امور ہیں (۱) عمارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی تشریح (۳) عمر و منی سوالات کا جواب۔
جواب..... ① عمارت کا ترجمہ:- نہیں ہے جائز مچھلی کی کچ پانی میں اس کو فکا کر کرنے سے پہلے، اور نہ پرندہ کی کچ فضاء میں اور نہ حمل کی کچ پیٹ میں اور نہ حمل کے حمل کی کچ اور نہ اون کی کچ بھیڑی کی پیٹہ پر اور نہ دودھ کی کچ جس میں اس اور جائز نہیں ہے ایک گڑ کی کچ بڑے کپڑے میں سے اور نہ گڑی کی کچ چھت میں سے اور نہ جال بھیٹنے کی کچ اور نہ کچ حزیلہ۔

⑨ مسائل کی تشریح:- اس عمارت میں کچ قاسد کی چند صورتوں کا ذکر ہے کہ بالغ کہتا ہے کہ پانی میں وہ مچھلی ہے جس میں دودھ چھتا ہوں مگر انکس نے ایک کچا سے شکاف نہیں کیا، اسی طرح کہتا ہے کہ وہ سانسے فضاء میں جو پرندہ جا رہا ہے وہ میں فروخت کرتا ہوں تو یہ دونوں کچ جائز نہیں اسلئے کہ یہ اس کے سپرد کرنے پر قادر نہیں اسی طرح کہتا ہے کہ اس بکری کے پیٹ میں جو بچہ ہے میں اسکی کچ کرتا ہوں یا اس حمل والے بچہ کے پیٹ میں جو دریا بچہ ہوگا میں اس کی کچ کرتا ہوں یہ کچ باطل ہے یا بھیڑی کی پیٹہ پر جو ان ہے یا بکری کے قصں میں جو دودھ ہے میں اس کی کچ کرتا ہوں یہ کچ جائز نہیں ہے اور اسی طرح کہتا ہے کہ اس بڑے کپڑے میں سے ایک گڑ بکڑا چھتا ہوں جبکہ وہ کپڑا ہوا ہو کہ اس میں سے ایک گڑ کا نشانہاں دیتا ہوں یا اس چھت میں جو گویاں لگی ہیں وہ فروخت کرتا ہوں یا کہتا ہے کہ وہ یا میں جال بچکانا ہوں چھتی مچھلیاں آگئیں پچاس روپے میں تمہاری، خواہ ایک آئے یا اس آئیں اسی طرح کچ حزیلہ یہ تمام کی بیرون جائز ہیں۔

⑩ عمر و منی سوالات کا جواب:- کلمات فی السوال آتفا۔

الشیخ الثالث..... وَلَا يَجُوزُ الْتَبِيعُ إِلَى الْخَصَايِدِ وَالْيَنَاسِ وَالْقَطَايِ وَقُلُومِ الْخَاجِ فَإِنْ تَزَاوَيْتَا بِإِسْقَاطِ الْأَجَلِ قَبْلَ أَنْ يُلْخَذَ النَّعْسُ فِي الْخَصَايِدِ وَالْيَنَاسِ وَقَبْلَ قُلُومِ الْخَاجِ جَازَ التَّبِيعُ وَإِذَا قَبِضَ الْمُشْتَرِي عَلَى التَّبِيعِ فِي التَّبِيعِ فَلْيَبِذْهُ الْبَائِعُ وَلِي الْقَبْضِ عَوَضًا كُلَّ وَاجِدٍ مِنْهُمَا خَالَ مَلَكَ التَّبِيعِ وَلَوْ نَزَلَ فَيُسْتَكْ وَلِكُلِّ وَاجِدٍ مِنَ الْمُتَعَلِّقَيْنِ فَسُخَا فَإِنْ تَابَعَهُ الْمُشْتَرِي فَقَدْ تَبِعَهُ.

ہمارت پر اعراب لگائی ترمج کریں، اس میں مذکور مسائل کو واضح کریں۔

⑪ غلام سوال کے..... اس سوال کا مل تن امور ہیں (۱) عمارت پر اعراب (۲) عمارت کا ترجمہ (۳) مسائل کی وضاحت۔
جواب..... ① عمارت پر اعراب:- کلمات فی السوال آتفا۔

② عمارت کا ترجمہ:- اور کبھی کانے، کاشت کرنے اور پھل دینے والے اور عاویں کے آنے کے وقت تک کچ کرتا جائز نہیں ہے مگر اگر وہ قدیم لوگوں کے کبھی کانے یا کاشت کرنے کی ابتداء سے پہلے یا عاویں کے آنے سے پہلے مدتوں کو ساتھ کرنے پر ہوا ہو تو وہ کچ جائز ہے اور جب کچ قاسد میں مشتری نے بالغ کے کسم سے بیچ پر قبضہ کر لیا اور عقد میں دونوں عوض مل جیں تو مشتری پر قیمت لازم ہو جائیگی اور وہ قدیم میں سے ہر ایک کچ کچ جس کے لائق حاصل ہوگا میں اگر مشتری نے اس بیچ کو فروخت کر دیا تو اس کی کچ نافذ ہوگی۔

③ مسائل کی وضاحت:- ہمارت میں مذکور مدت اور انکی ضمن کی تمام صورتوں میں کچ قاسد ہے اس لئے کہ اس میں اگرچہ مدت بیان کی گئی ہے مگر اس میں تقدیم و تاخیر ممکن ہے اس لئے کچ قاسد ہے۔ اگر کسی نے مذکور مدتوں پر کچ کی جو کہ درست نہ تھی مگر

حفاظت میں مذکور مدت کی آمد سے قبل اس مدت کا ختم کرنے پر راضی ہو گئے تو حنفیہ کے نزدیک یہ بیع درست ہو جائے گی۔
اگر مشتری نے بیع قاسد کی صورت میں بائع کی اجازت سے بیع پر قبضہ کر لیا اور بیع میں دلوں عوض یعنی شمن و بیع مال چر تو مشتری بیع کا مالک ہو جائیگا اور بیع کی قیمت مشتری کے ذمہ لازم ہو جائے گی، شمن لازم نہ ہوں گے اور خلافت کے نزدیک مشتری بیع کا مالک نہ ہوگا۔
بیع قاسد میں بیع کے قاسد ہونے کی وجہ سے حفاظت میں سے ہر ایک کو بیع ختم کرنے کا اختیار ہوگا خواہ بیع پر قبضہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

السؤال الثاني ۱۴۳۷ھ

الفتاویٰ الأولى ولا يصح الرهن الا بدين مضمون وهو مضمون بالاقل من قيمته ومن الدين فاذا هلك الرهن في يدي المرتهن وقيمته والدين سواء صلب المرتهن مستوفيا لدينه حكما وان كلنت قيمة الرهن اكثر من الدين فللفضل امانة وان كلنت قيمة الرهن اقل من ذلك سقط من الدين بقدرها ورجع المرتهن بالفضل.
عبارت کا ترجمہ کریں عبارت میں مذکور مسئلہ کی وضاحت مثال کے ذریعہ کریں۔

﴿ خلاصہ سوال ۱ ﴾ اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسئلہ کی وضاحت بالثال۔

ترجمہ ۱ عبارت کا ترجمہ :- اور صحیح نہیں رہن گردین مضمون کے ساتھ اور دو مضمون ہو گا ان کی قیمت اور ذین میں سے اقل کے عوض میں، پس جب ہلاک ہو جائے مضمون مضمون رہن کے پاس اور اس کی قیمت اور ذین برابر ہو تو ہو جائے گا مرچن وصول کرنے والا اپنے حق کو کسی طور پر اور اگر مرہون کی قیمت زائد ہو ذین سے تو زیادتی امانت ہے اور اگر مرہون کی قیمت کم ہو ذین سے تو ساقط ہو جائے گا ذین اس کے بقدر اور رجوع کرے گا مرچن باقی ذین کے ساتھ۔

۲ مسئلہ کی وضاحت بالثال :- اولاً یہ بات ظاہر کی کہ ذین مضمون کے ساتھ ہی آدمی کوئی چیز رہن رکھ سکتا ہے اس کے بغیر نہیں، جواب مسئلہ کا حاصل یہ ہے کہ رہن نے مرچن کے پاس کوئی چیز رہن رکھی وہ چیز مرچن کے پاس اس کی تعداد کی بغیر ہلاک ہوئی تو مرہون چیز کی قیمت اور ذین میں سے جو کم ہوگا مرچن پر اس کا ضمان لازم ہو جائے گا۔ اگلی عبارت میں اسی کی وضاحت ہے مثلاً زید نے عمرو کو ہزار روپے کی سائیکل بیچ لی اس کے بدلہ میں عمری رہن رکھ لی جس کی قیمت ہزار روپے ہے تو یہ عمری زید سے کم ہو گئی تو اب زید اس کا ضمان ہو گا تو کوئی زید نے حکماً اپنا ہزار روپے وصول کر لیا۔ اور اگر عمری ہزار روپے کی تھی تو اب زید (ہزار روپے) اور ذین (ہزار روپے) میں سے کم کا ضمان ہو گا کوئی اب بھی اس نے حکماً اپنا ہزار روپے وصول کر لیا اور جو دوسروں نے زائد قیمت تھی وہ اس کے پاس امانت تھی اور امانت کی ضمان لازم نہیں ہوتی۔ اور اگر عمری کی قیمت آٹھ سو تھی اور وہ زید کے پاس کم ہو گئی تو اب کوئی کہ زید نے حکماً آٹھ سو روپے وصول کر لیا تو جو زائد (دوسروں نے) ذین میں سے اس کے ساتھ وہ عمرو پر رجوع کرے گا کہ میرا قبضہ زید ادا کر۔

الفتاویٰ الثانية وَلَا تَجْزِئُ الْهَبَةُ لِيَمَّا يَقْسَمُ إِلَّا مُحْضَرَةً مَقْسُومَةً (م ۱۸۸ لحدیہ)

ان الفاظ کو ذکر کریں جن سے یہ درست ہوتا ہے، عمری اور قسمی کی تعریف اور حکم تحریر کریں اور یہ قسمن کی صدقہ کا کیا حکم ہے۔
﴿ خلاصہ سوال ۲ ﴾ اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) وہ الفاظ جن سے یہ درست ہے (۲) عمری اور قسمی کی تعریف و حکم (۳) صدقہ کا حکم۔

۲۲۱ جواب عالیہ ہنات (اڑل)

۱۔ دو الفاظ جن سے مراد است ہے۔ مندرجہ ذیل الفاظ سے مراد است (نہی) ہے

کيا) اَنْعَلْتُ (میں نے دويا) اَنْعَلْتُكَ (میں نے غلڑ ديا) اَنْعَلْتُكَ هَذَا الطَّعَامَ (میں نے یہ کھانا تجھیں کھلایا دیا) جَعَلْتُ هَذَا الدُّرْبَ لَكَ (میں نے یہ پکڑا حیرے لئے مخصوص کر دیا) اَنْعَلْتُكَ هَذَا الشَّيْءَ (میں نے یہ چیز عمر مرگھلے گئے تھے دی) مَعَلْتُكَ عَلَى هَذِهِ الدَّابَّةِ (میں نے تجھے اس ساری برسات کر دیا جبکہ سواری کرنے سے پہلے کی نیت کی ہو)۔

۷) عمری دور قس کی تعریف و حکم:- عمری کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے اپنا مکان ملاں شخص کو زکوٰۃ کی جمرہ بنے کیلئے دیا ہے اور جب وہ مر جائیگا تو اسکو اپنی لے لوں گا چنانچہ یوں اجاتا ہے "اعمرتہ الدار عمری"۔ بیساکہ طریقہ درست ہے البتہ وہ ایسی کی شرکا داخل ہے۔ یہ مکان پوری مدت عمر لڑائی منسوب ہو گئے کیلئے ہوگا اور اس کے بعد اس کے وارث کو مل جائے گا۔ امام احمد اور امام شافعی کا قول یہی ہے مگر امام مالک و امام حنفی کا قول یہ ہے کہ عمر لڑائی کے انتقال کے بعد عمر کسی کو اپنی لے لے گا۔

یعنی یہ ہے کہ مالک کے والدی لکہ زلفیسی اگر عثمان سے پہلے مر جائے تو یہ گھر تیرا ہے اور اگر تم مجھ سے پہلے مر جاؤ تو یہ گھر میرا ہے۔ حضرات طرفین کے نزدیک یہ کہی جاتی تھی کہ چونکہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کی موت کا شہر ہے۔ امام ابو یوسف امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک یہ کہی جاتی تھی کہ جو پہلے مر جائے تو میرا ہے نیز ابو یوسف کو والد کی موت پر مقلد کہنا ہوا اسلئے یہ باطل ہے اور والدی لکہ زلفیسی کا بیہوش یہ ہے کہ اگر عثمان سے پہلے مر جائے تو میرا ہے نیز ابو یوسف کو والد کی موت پر مقلد کہنا ہوا اسلئے یہ باطل ہے اور بقض کے بعد عمارت کے حکم میں ہو گا لہذا مالک کا اختیار ہے جب چاہے وفات کر دے اگرچہ اس کے قبضہ میں نہیں ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک یہ معنی یہ ہے کہ میرا مکان میرے لئے ہے یہ کہی جاتی تھی کہ والد کی حتمیگی فی الحال کو تا ہے اور زلفیسی یعنی والد کی موت کے انتظار کی شرط قاسم سے البتہ دونوں مسلکوں میں صحیح مسک حضرت طرفین کا ہے جیسا کہ حضرات میں ہے اور صاحب قایہ البیان کے نزدیک اس صحیح مذہب حضرت امام ابو یوسف کا ہے کیونکہ ہر شرط قاسم سے باطل نہیں ہوتا ہے۔

۱۷۔ **صدق کا حکم**۔ صدق مثل یہ ہے کہ جب تک صدق کو صدق پر غصہ نہ کرے اس وقت تک صدق صحیح نہیں ہوتا ہے کیونکہ صدق بھی اس کی طرح احسان اور خیر ہے۔

السؤال الثالث ١٤٣٧هـ

التعليق الأول..... وَمَنْ خَلَفَ عَلَى نَفْسِيَّةٍ يَلْأَنَ لَا يَصْلِيَّ أَوْ لَا يَكْتُمُ أَبَاهُ أُولَئِكَ يَفْتَنُ فَلَأَنَ فَيَنْبَغِي أَنْ يَحْزَنَ نَفْسَهُ وَيُكَفِّرَ عَنْ يَدَيْهِ وَمَنْ حَزَمَ عَلَى نَفْسِهِ شَيْئًا مِمَّا لَمْ يَنْتَهَ عَنْهُ لَمْ يَحْزَمْ مَحْزَمًا وَعَلَيْهِ إِنْ اسْتَبْلَحَهُ كَثْرَةُ بَيْنٍ فَإِنْ قَالَ كُلُّ خَلَالٍ عَلَى حَرَامٍ فَهُوَ عَلَى الطَّعَامِ. (ص ٢٠٣، ٢٠٤، ٢٠٥)

مہلت بہار اب کا کرزمہ شریعہ کریں، جسم کن الفاظ سے منعقد ہونی چاہو کن سے نہیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی تخریج (۴) قسم منقذ ہونے والے الفاظ۔

سوال..... ۱ عمارت رازگار :- کما مزی العوال آنفا۔

تیس (۳۰) دلمسہ کے تیس تیس خون کے بغیر نقصا ہر ہو جائے بعض فقہاء نے کہا اور دم جس سے آنسوؤں کے شاہ پانی رقم سے کل پڑے خون نکلے (دلمسہ) (دوم جس سے خون بہ جائے) باخضہ (دوم جس میں کمال کٹ جائے) متلاخہ (دوم جس میں گوشت کٹ جائے) سمعلق (دوم جس ہار یک محل تک لٹ جائے جو گوشت اور سر کی ہڈی کے درمیان ہے) (المعلیٰ الغروی)

﴿الورقة الثالثة في الفقه﴾

﴿السؤال الأول﴾ ۵۱۴۳۸

السبق الاول والآهواش المشاوا إليها لا يستحق إلى غلظة يفقدانها من جواز النبت والانتان المتكثرة لا تنجب إلا أن تكون مغروقة القلب ويحجز النبت بفتح حال ومزجل إذا كان الأجل مغلوفاً ومن أخلق الثمن في النبت كان على غلب نقد البذل فإن كانت النقود مخففة فليفتح فليفتح إلا أن يبين أهلهما. مہارت پر اعراب (۱) کثرت کریں، (۲) کی نفوی واسطائی قریف کریں، (۳) قاسدو باطل میں کیا فرق ہے؟ (۴) ص ۶۵ مداربہ) ﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کی تشریح (۳) کج کی نفوی واسطائی قریف (۴) کج قاسدو باطل میں فرق۔

جواب ① مہارت پر اعراب: حکام فی السوال آتفا۔

② مہارت کی تشریح: اس عبارت میں متعدد وسائل کا ذکر ہے: ① اعراب (بیع جن) کی طرف اگر کج میں اشارہ کیا گیا تو بجز وہوں کی مقدار اور وصف کا معلوم ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ اشارہ شافیت کیلئے کافی ہے ایسی صورت میں بائع اور مشتری کے درمیان اختلاف کا اندیشہ نہیں ہے۔ ② اگر جن کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا تو مطلق جن کی صورت میں بیع صحیح نہیں ہے جب تک کہ بائع کی مقدار اور وصف کو بیان نہ کیا جائے مثلاً جن کی تعداد کتنی ہوگی اور کس قسم کے جن ہو گئے کیونکہ اگر جن کی مقدار میں ابہام ہو یا وصف میں ابہام ہو تو نزاع کا باعث بن سکتا ہے۔ ③ نقد جن اور ادعا جن دونوں صورتوں میں کج جائز ہے البتہ ادعا کی صورت میں عدت کا معلوم ہونا ضروری ہے ورنہ اس جہالت کے نزاع کا باعث ہونے کی وجہ سے کج قاسد ہوگی۔ ④ اگر کسی شہر میں مختلف قسم کی کرنسی اور سکہ رائج ہو کر مالیت میں سب برابر ہوں تو ایسی صورت میں اگر جن کو مطلق ذکر کیا گیا یعنی اسکی مقدار کو ذکر کیا گیا مگر وصف کو ذکر نہیں کیا گیا بھی کج درست ہو جائیگا اور اگر انکی مالیت مختلف ہو تو اس صورت میں نزاع کا باعث ہونے کی وجہ سے کج قاسد ہوگی البتہ اگر مختلف کرنسی و سکہوں میں سے کسی خاص قسم کو متعین کر دیا گیا تو بھر کج صحیح ہو جائیگا۔

الطرح جہاں جہالت ہو اور نزاع کا باعث ہو وہاں کج جائز نہیں ہے بلکہ جہالت ہو کر نزاع کا باعث نہ ہو وہاں کج جائز ہے۔

⑤ کج کی نفوی واسطائی قریف: یہ نقطہ اشداد میں ہے۔ نفوی معنی مہابلة المال بالمال ہے خواہ بیٹا ہو یا لڑا ہو۔

اصطلاحی معنی: مہابلة المال بالمال بالتواضع بطریق التجارة کو کج کہتے ہیں۔

⑥ کج قاسدو باطل میں فرق: کج قاسدو کج ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے تو جائز ہو البتہ وصف کے اعتبار سے ناجائز ہو مثلاً انکی چیز فروخت کرنا جسکے پروردگار نے ہر قدر نہ ہو جیسے بھگا کا ہوا غلام اور کج باطل جہانی اصل کے اعتبار سے ہی جائز نہ ہو جیسے معدوم یا مردہ چیز کی کج۔ نیز کج قاسد میں ملکیت کے ثبوت کیلئے قبضہ ضروری ہے اور کج باطل علی الاطلاق غیر قبضہ سے قبضہ ہو یا قبضہ ہو۔

السؤال الثاني وَكُلَّ شَرْكَةٍ فَلْيَسِدْ فَاَلَزَمَ فَيُنَاقِ عَلَى قَدَرِ رَأْسِ النِّالِ وَيَبْعَلُ شَوْطَ التَّفَاضُلِ وَإِذَا مَاتَ أَحَدُ الشَّرِيكََيْنِ أَوْ زَيْدٌ وَلَجِقَ بِدَارِ الْحَرْبِ تَبَلَّتِ الشَّرْكَةُ وَلَيْسَ لِوَأَجِدِ مِنَ الشَّرِيكََيْنِ أَنْ يُؤَدِّيَ وَكَافَّةً مَالِ الْأَخَرِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ أَرَادَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِيُصْلِحَ أَنْ يُؤَدِّيَ وَكَانَتْ قَالَتِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَقُلْتُ خَلَيْنَ مَوَدَّةً عَلَيْهِ بِأَدْلَى الْأَوَّلِ أَوْ لَمْ يَعْلَمْ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَ: إِنْ لَمْ يَعْلَمْ لَمْ يَحْضُرْ. (۳/۱۰۳-۱۰۴) عبادت پر اعراب لک کر ترجمہ کریں، مسئلہ مذکورہ میں ان کے اختلاف وضاحت کے ساتھ لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مسئلہ مذکورہ میں اختلاف ان کی وضاحت۔

جواب ① عبادت پر اعراب :- مکمل معنی فی العموال آتفا۔

② عبادت کا ترجمہ :- اور ہر شرکت قاسمہ میں نفع راس المال کے اعتبار سے تقسیم ہوگا اور کسی زیادتی کی شرط باطل ہوگی اور اگر شریکین میں سے کوئی ایک مر جائے یا عرصہ ہو کر دار الحرب میں چلا جائے تو شرکت باطل ہو جائے گی۔ اور شریکین میں سے کسی ایک کیلئے دوسرے کے مال کی زکوٰۃ اُس کی اجازت کے بغیر دینا جائز نہیں ہے۔ پس اگر ہر ایک نے اُن میں سے اپنے ساتھی کو اپنی زکوٰۃ کی ادائیگی کی اجازت دی اور ہر ایک نے اُن میں سے زکوٰۃ ادا کر دی تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دوسرا ادا کرنے والا ضامن ہوگا خواہ اسے پہلے کی ادائیگی کا علم ہو یا نہ ہو اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ اگر اُسے پہلے کی ادائیگی کا علم نہیں ہے تو مجرورہ ضامن نہیں ہے۔

③ مسئلہ مذکورہ میں اختلاف ان کی وضاحت :- اگر شریکین میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کو زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت دی ہے تو اس صورت میں ایک کا دوسرے کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرنا ٹھیک ہے البتہ اگر دونوں نے زکوٰۃ ادا کر دی تو اس صورت میں امام صاحب اور صاحبینؒ اختلاف ہے۔ امام صاحبؒ کے نزدیک جس شخص نے بعد میں زکوٰۃ ادا کی ہے وہ دوسرے کے لئے زکوٰۃ کی بقدر مال کا ضامن ہوگا خواہ اُسے اپنے ساتھی کے زکوٰۃ ادا کرنے کا علم ہو یا نہ ہو جبکہ صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ اگر دوسرے شریک کو پہلے شریک کے زکوٰۃ ادا کرنے کا علم نہ ہو تو اس صورت میں وہ شخص ضامن نہ ہوگا البتہ اگر اُسے معلوم تھا اُس کے باوجود اُس کے زکوٰۃ ادا کر دی تو اس صورت میں وہ ضامن ہوگا۔

السؤال الثاني ٥١٤٣٨

السؤال الاول إِذَا غَابَ الرَّجُلُ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ مَوْضِعٌ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ هُوَ أَمْ مَيِّتٌ؟ نَصَبَ الْقَامِضِ مَنْ يَحْفَظُ مَالَهُ وَيَقُومُ عَلَيْهِ وَيَسْتَوْفِي حَقَّوَهُ وَيُنْفِقُ عَلَى زَوْجَتِهِ وَأَوْلَادِهِ الصَّغِيرِ مِنْ مَالِهِ وَلَا يُفَقِّحُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ إِثْرَاتِهِ فَإِذَا تَمَّ لَهُ يَأْتَهُ وَغُضُوفٌ سَنَةً مِنْ يَوْمٍ وَلَهُ حَكْمَتَا يَمُوتُهُ وَغُضُوفٌ إِثْرَاتُهُ وَقُسِمَ مَالُهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ الْفَوْجُودِينَ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ. (۳/۱۲۹-۱۳۰) عبادت پر اعراب لک کر تشریح کریں، مفقود کی موت کا حکم لگانے کیلئے ایک سو بیس سال کا انتظار ضروری ہے یا اس سے کم بھی لگس ہے اور اس کی کیا صورت ہے؟

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کی تشریح (۳) مفقود کی تشریح

(۳) مقتود کی موت کیلئے مدت کی وضاحت۔

جواب..... ① عبارت بر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② عبارت کی تشریح :- اس عبارت میں مقتود کی تعریف اور اس کا حکم بیان کیا گیا ہے تو فرمایا کہ مقتود وہ شخص ہے جس کے بارے میں بالکل کچھ بھی معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے؟ حتیٰ کہ یہ بھی معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔

اس کے بعد مقتود کا حکم بیان کر ایسے شخص کے متعلق قاضی کی ذمہ داری ہے کہ اس کے مال کی حفاظت و نگرانی اور لوگوں سے اسکے حقوق کی وصولی اور اسکے ذاتی امور کی جہداشت کے لئے کسی شخص کو مقرر کرے چنانچہ وہ شخص اس کے مال کی حفاظت بھی کرے گا، اسکے مال کی نگرانی اور دیکھ بھال بھی کرے گا، اسکے حقوق کی وصولی بھی کرے گا اور اس کی بیوی اور تابعان و خراج بھی کرے گا۔

البتہ قاضی مقتود اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کا فیصلہ جاری نہیں کرے گا، یہیں جب مقتود کی عمر ایک سو بیس سال ہو جائے تو پھر قاضی اس کی موت کا حکم جاری کرے گا اور اس کے بعد اس کی عورت عدت گزارے گی اور پھر وراثت کے قانون کے مطابق اس کا مال وراثہ میں تقسیم کیا جائے گا۔

③ مقتود کی تعریف :- اوپر تشریح کے ضمن میں تعریف معلوم ہوئی کہ وہ غائب شخص جس کا بالکل کوئی امکان معلوم نہ ہو حتیٰ کہ اس کی موت و حیات کا بھی علم نہ ہو۔

④ مقتود کی موت کیلئے مدت کی وضاحت :- مقتود کے انتقال کے متعلق معتبر مدت میں علماء کا اختلاف ہے۔

امام مالکؒ کے نزدیک ایک قول میں امام شافعیؒ اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کے نزدیک جب کوئی شخص چار سال تک لاپتہ رہے تو قاضی مقتود اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کر دے اور عورت عدت گزارنے کے بعد جس سے چاہے نکاح کر لے۔

امام ابو حنیفہؒ سے امام حسنؒ کی روایت کے مطابق ایک سو بیس سال مدت ہے اور ظاہر الروایہ کے مطابق جب بستی کے تمام ہم عمر لوگ مر جائیں تو پھر مقتود کی موت کا حکم لگا دیا جائے کیونکہ آدمی اپنے ہم عمروں کے بعد کم ہی زندہ رہتا ہے۔ اور احکام شریعہ کی بنیاد غالب و اکثر پر ہے اس لئے ہم عمر کی موت کی صورت میں اس کی موت کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔

امام ابو یوسفؒ سے سو سال کی مدت منقول ہے، بعض فقہاء سے نوے سال منقول ہے کیونکہ عموماً آج کل اس سے زیادہ مدت تک آدمی زندہ نہیں رہتا۔ شرح وقایہ اور کنز میں ایسا ہی ہے اور اسی پر توتلی ہے۔

مذہب ہمدانی ہے کہ اس مسئلہ کو امام کی رائے کے حوالے کر دیا جائے کیونکہ علماؤں اور طبعیتوں کے اختلاف سے اس میں اختلاف ہوتا ہے۔ بعض متاخرین حنیفہ نے وقت کی نزاکت اور قوتوں پر نظر رکھتے ہوئے امام مالکؒ کے مسلک پر توتلی دیا ہے۔ (فیصل احمدی ج ۳ ص ۲۳۷)

الشرح الرابع..... إِذَا اشْتَرَكَ جَمَاعَةٌ فِي سَرَقَةٍ فَلَأَصَابَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَشْرَةُ ذَرَاهِمٍ قُطِعَ وَإِنْ أَصَابَتْ أَقْلٌ مِنْ ذَلِكَ لَمْ يُقْلَعْ وَلَا يُقْلَعْ فِيمَا يُؤْجِبُ تَأْيِهَا مُبَاهَا فِي دَارِ الْإِسْلَامِ كَالْخَشَبِ وَالْخَيْشِ وَالْقَصَبِ وَالسَّمَكِ وَالصَّبِيبِ وَلَا فِيمَا يُشْرَعُ إِلَيْهِ الْقَسَادُ كَالْفَوَاكِهِ الرَّطْبَةِ وَاللَّيْنِ وَاللَّحْمِ وَالْبَيْطَنِ وَالْفَلَكِيَّةِ عَلَى الشَّجَرِ وَالزُّوْعِ الْبَلْدِيِّ لَمْ يُخْصَدْ وَلَا قُطِعَ فِي الْأَشْرِيَةِ الْمَطْرِبَةِ وَلَا فِي الْحُلْنُودِ وَلَا فِي سَرَقَةِ التَّصْحِفِ

مہارت پر اعراب لگا کر شریعت کریں۔ ساری اور قاطع طریق میں کیا فرق ہے؟ دونوں کا حکم نہیں، کس قدر مایت کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے۔ (س ۱۹۱ لکھادی)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں: (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کی تشریح (۳) ساری اور قاطع طریق میں فرق و حکم (۴) سرقت کی مقدار۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب: بحکم فی المسائل آنفا۔

② مہارت کی تشریح: اس مہارت میں سرقت یعنی چوری کے متعلق مختلف مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

③ اگر کسی گروہ نے مل کر کسی مال چوری کیا تو اس صورت میں اگر مال اس قدر زیادہ ہے کہ اس کو پورے گروہ پر تقسیم کیا جائے اور ہر ایک چور کو دہم کی مقدار مال مل جائے تو اس صورت میں تمام لوگوں کے ہاتھ کاٹنے جائیں گے۔ لیکن اگر چوری کئے ہوئے مال کی مقدار اس سے کم ہے یعنی ہر ایک کو دہم مال نہیں پہنچتا تو اس صورت میں ان کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

④ جو چیزیں معمولی حیثیت رکھتی ہوں اور مومنار اسلام میں وہ مباح بھی جاتی ہوں یعنی ہر شخص کے لئے اسکو لینا جائز ہے تو ایسی چیزوں کو چوری کرنے کی صورت میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جیسے گلری، نرنگ، جھلی وغیرہ۔ اسی طرح جو چیزیں جلد خراب ہو جاتی ہیں ان چیزوں کے چوری کرنے پر بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جیسے زعفران، دودھ، گوشت وغیرہ۔ اسی طرح کسی نے اگر نشہ آور شراب چوری کر لی یا باجود خمر چوری کر لیا یا مصحف وغیرہ چوری کر لیا تو ان چیزوں کے چور پر بھی حد جاری نہیں کی جائے گی۔

⑤ ساری اور قاطع طریق میں فرق و حکم:۔ ساری (چور) وہ شخص کہلاتا ہے جو کسی مال کو غلط پوشیدہ طور پر اٹھائے اور اسکی حفاظت میں کوئی شہ نہ ہو جبکہ قاطع طریق (اکی کو وہاں توڑ شخص ہے جو انھوں کے سامنے مال چھینے اور راستہ روکنے پر قادر ہو۔

ساری نے اگر دہم یا دہم ایت کی بقدر مال چوری کیا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

قاطع طریق کے حکم میں تفصیل ہے ⑥ اگر ڈاکو کو کتنی کے ارادہ سے لٹے، ایسی تک نہ مال چھینا اور نہ کسی کو قتل کیا اس سے پہلے ہی گرفتار کر لے گئے تو ان کو توبہ کرنے تک قید کر دیا جائے گا۔ ⑦ اگر ڈاکو کو کتنی کیلئے لٹے اور کسی مسلمان یا ذی ایمان کا مال لے لیا تو اگر اس کو سب شرکام پر تقسیم کیا جائے تو سب کو دہم یا دہم سے زائد مل سکے تو اس صورت میں ہر ایک کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت (دایاں ہاتھ اور بائیں پاؤں) سے کاٹنے جائیں گے۔ ⑧ اگر ڈاکو نے دارمات کے دوران دوسرے شخص کو قتل کر دیا تو ایسی مال وغیرہ حاصل نہیں کیا تو امام ان کو بطور حد قتل کرے گا یعنی ان کو قتل کے والدہ کی صفائی کے باوجود وہ صف نہیں کیا جائیگا۔ ⑨ اگر ڈاکو نے دارمات کے دوران دوسرے شخص کو قتل کر دیا اور مال بھی لے گئے تو اس صحت میں امام کو شہداء و شہادتیں ہیں۔ خواہ ہاتھ پاؤں کاٹنے کے بعد قتل کر دے یا شروع سے ہی سولی پر چڑھا دے یا صرف قتل کر دے یا صرف سولی پر چڑھا دے۔ (شمس المصنوعی ص ۸۸)

⑩ سرقت کی مقدار وحدہ:۔ احاف کے نزدیک سرقت کی مقدار دہم دہم ہے خواہ وہ ایک ہی شخص کا مال ہو یا مشترک مال ہو۔ امام شافعی کے نزدیک سرقت کی مقدار ربع دینار ہے اور امام مالک و امام احمد کے نزدیک سرقت کی مقدار تین دہم ہے اگر چہ روئے مذکور ایت کی بقدر مال چوری کیا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا مگر نہ اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

السؤال الثالث ۱۴۳۸ھ

النسخ الاول وَإِذَا اخْتَلَفَ الشُّعْبِيُّ وَالْمُشْتَرِي فِي الثَّمَنِ، فَقَالَ قَوْلُ الْمُشْتَرِي، فَإِنْ أَقَاتَنَا الْبَيْتَةُ فَلَبَيْتُهُ بَيْتُهُ الشُّعْبِيُّ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللَّهُ، وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ: الْبَيْتَةُ بَيْتُهُ الْمُشْتَرِي، وَإِذَا ادَّعَى الْمُشْتَرِي شَعْنًا أَكْثَرَ وَادَّعَى الْبَائِعُ أَقْلًا مِنْهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الثَّمَنَ أَخْلَعَهَا الشُّعْبِيُّ بِمَا قَالَ الْبَائِعُ وَكَانَ ذَلِكَ خَطَأً عَنِ الْمُشْتَرِي وَإِنْ كَانَ يَقْبِضُ الثَّمَنَ أَخْلَعَهَا بِمَا قَالَ الْمُشْتَرِي وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى قَوْلِ الْبَائِعِ.

مراہب کا کرتر کر کریں۔ مسائل کی تفریح اور مسئلہ اختلاف میں ہمکا مل اختلاف تحریر کریں۔

﴿غلام سوال﴾ اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) مہارت پر مراہب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مسائل کی تفریح و اختلاف۔

ترجمہ ① مہارت پر مراہب :- یہ کلموں فی السوال آتفا۔

② عمارت کا ترجمہ :- اور جب شفع اور مشتری کا ثمن میں اختلاف ہو جائے تو مشتری کا قول مستحب ہوگا پس اگر وہ دونوں گواہ قائم کر دیں تو طرفین کے نزدیک شفع کے گواہ مستحب ہوں گے اور امام ابو یوسف نے فرمایا کہ مشتری کے گواہ مستحب ہوں گے۔ اور جب مشتری نے زیادہ ثمن کا دعویٰ کیا اور بائع نے کم ثمن کا دعویٰ کیا اور ابھی بائع نے ثمن پر قبضہ نہیں کیا تھا تو شفع اس زمین کو اس قیمت پر لے لے گا جو بائع نے بیان کی ہے اور یہ مشتری کے ذمہ سے ثمن کم کرنے کے حکم میں ہوگا۔ اور اگر بائع نے قیمت پر قبضہ کر لیا تو شفع اس مکان کو مشتری کے بیان کے مطابق لے لے گا اور بائع کے بیان کی طرف متوجہ نہ ہو۔

③ مسائل کی تشریح و اختلاف :- اگر شفع اور مشتری کے درمیان کسی چیز کے ثمن (قیمت) کی کمی بیشی میں اختلاف ہو جائے شفع کہتا ہے کہ تم نے یہ مکان ہزار روپے میں خریدا ہے اور مشتری کہتا ہے کہ میں نے یہ مکان بارہ سو میں خریدا ہے یعنی مشتری شفع کے قول کا منکر ہے تو اس صورت میں مشتری کا قول قسم کے ساتھ مستحب ہوگا۔ بشرطیکہ شفع اپنی بات پر جینہ قائم نہ کر سکے۔

اگر مذکورہ صورت میں شفع اور مشتری دونوں نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ قائم کر دیئے تو اس صورت میں طرفین کے نزدیک شفع کے گواہ مستحب ہوں گے جبکہ امام ابو یوسف کے نزدیک مشتری کے گواہ مستحب ہوں گے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دونوں کے گواہ غیر مستحب ہوں گے اور صرف مشتری کا قول ہی مستحب ہوگا اور ایک روایت کے مطابق قریحہ عاذی ہونی چاہیے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ جس کے گواہ زیادہ عادل ہوں گے ان کو ان کے مطابق فیصلہ ہوگا ورنہ قسم کے ذریعے فیصلہ کیا جائیگا۔

اگر مشتری اور بائع میں قیمت کے متعلق اختلاف ہوا، مشتری زیادہ قیمت کا دعویدار ہے اور بائع کم قیمت کا دعویدار ہے تو اس صورت میں بائع نے قیمت وصول کی ہوگی یا نہیں، اگر بائع نے قیمت وصول نہیں کی تو اس صورت میں شفع کے حق میں بائع کا قول مستحب ہوگا لہذا شفع کو چاہیے کہ بائع نے جو قیمت بیان کی ہے وہ قیمت ادا کر کے مکان لے لے اور جو قیمت کم ہوئی ہے وہ مشتری کے ذمہ سے کم کرنے کے حکم میں ہے۔ اور اگر بائع قیمت وصول کر چکا ہے اس کے بعد بائع اور مشتری میں اختلاف ہوا تو اس صورت میں شفع مشتری کے بیان کے مطابق قیمت ادا کر کے مکان لے لے اس صورت میں قیمت وصول کرنے کی وجہ سے بائع کی حیثیت ایک اجنبی کی طرح ہے اور اس صورت میں اختلاف صرف شفع اور مشتری کے درمیان ہے اس لئے بائع کے قول کی طرف بالکل توجہ نہیں کی جائے گی اور وہ غیر مستحب ہوگا۔ جبکہ اگر ملحقہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں مشتری کا قول ہی مستحب ہے۔

الشیخ الثالث وَإِذَا وَهَبَ ابْنَانِ مِنْ وَاحِدٍ ذَاوًا جَارَ. وَإِذَا وَهَبَ وَاحِدٌ مِنْ ابْنَيْنِ لَمْ تَجِبْ عَنْهُ أَمْرٌ خَفِيفَةً وَقَالَ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى: تَجِبُ وَإِذَا وَهَبَ لِأَخِيهِ وَهَبَهُ فَلَهُ الزُّجُوعُ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يُتَوَخَّضَهُ عَنْهَا أَوْ يَزِيدَ زِيَادَةً مُتَّصِلَةً أَوْ يَمُوتَ أَحَدُ الْمُتَوَخَّضِينَ أَوْ يَخْرُجَ الْهَبَةُ مِنْ وَلَدِ الْمُتَوَخَّضِ لَهُ وَإِنْ وَهَبَ وَهَبَهُ لِيَنْدَخِمَ مَخْدُومٌ مِنْهُ فَلَا زُّجُوعَ بَيْنَهُمَا وَكَذَلِكَ مَا وَهَبَتْ أَحَدُ الزُّوْجَيْنِ لِلْآخَرِ.

امراب کا ترجمہ کریں۔ مسائل کی تخریج اور مسئلہ اختلافیہ میں ان کا مدلل اختلاف تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عہادت پر اعراب (۲) عہادت کا ترجمہ (۳) مسائل کی تخریج۔

جواب ① عہادت پر اعراب :- کملتو لی السوال آنفا۔

② عہادت کا ترجمہ :- اگر دو آدمی ایک مکان کی ایک شخص کو بہہ کر دیں تو یہ جائز ہے اور اگر ایک آدمی کوئی مکان دو آدمیوں کو بہہ کرے تو یہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ یہ جائز ہے۔ اگر کسی نے ایک اجنبی کو کوئی چیز بہہ کر دی تو اس کو واپس لے لینا جائز ہے مگر یہ کہ موہوب لہ اس کا معاوضہ دیدے یا اس میں ایسی زیادتی کر دے جو متصل ہو یا متعلقہ نہ ہو۔ اگر کوئی مر جائے یا بہہ موہوب لہ کی ملک سے خارج ہو جائے اور اگر کسی نے اپنے ذی رحم کو کوئی چیز بہہ کر دی تو اس میں رجوع نہیں ہے۔ اسی طرح وہ چیز جس کو زوجین میں سے ایک دوسرے کو بہہ کر دے۔

③ مسائل کی تخریج :- اگر دو آدمیوں نے ملکر ایک گھر کسی ایک شخص کو بہہ کر دیا تو بالاعتاق یہ جائز ہے کیونکہ موہوب لہ کو ہر گھر حوالے کر دیا گیا اور اس نے مکمل طور پر قبضہ کر لیا اور اس میں کوئی اشتراک نہیں ہے۔

مذکورہ صورت کے ہر شخص ایک شخص نے اپنا گھر دو آدمیوں کو بہہ کر دیا تو اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ و امام زفرؒ کے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے جبکہ صاحبینؒ اور ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک یہ بہہ درست ہے کیونکہ تملیک صحہ اور عقد ایک ہی ہے لہذا شیوعہ اشتراک نہیں رہا جیسا کہ ایک چیز کو دو شخصوں کے پاس رہن رکھنا صحیح ہے۔ امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ واہب نے ہر ایک کو نصف نصف گھر بہہ کیا ہے اور نصف غیر متضمن و غیر مقوم ہے۔ لہذا محتمل البصرہ میں شیوعہ پایا گیا جو کہ بہہ کے جواز کے لئے مانع ہے۔ اختلاف وہن کے کہ اس میں تمام چیز ہر ایک کے ذہن کے عوض مجبوس ہوگی اس لئے وہ منہج ہے۔

اگر کسی شخص نے کسی اجنبی کو کوئی چیز بہہ کر دی تو اس کے لئے واپس لینا جائز ہے البتہ خنیہ کے نزدیک چند اشیاء ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک چیز پائی گئی تو پھر بہہ میں رجوع جائز نہیں ہے۔

① زیادہ متصل: یعنی موہوب لہ نے بہہ میں ایسی زیادتی کر دی جو اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتی مثلاً کپڑا، اس نے اس پر کڑھائی کروائی۔ ② موت: یعنی واہب و موہوب لہ میں سے کسی ایک کی موت واقع ہو گئی۔ ③ عوض: یعنی موہوب لہ نے بہہ کے عوض میں کوئی چیز دیدی۔ ④ خروج عن الملك: یعنی وہ چیز موہوب لہ کی ملک سے بھی نکل گئی مثلاً اس نے اس کے کسی اور کو بہہ کر دی یا فروخت کر دی۔ ⑤ زوجیت: یعنی واہب اور موہوب لہ کی آپس میں شادی ہو گئی تو پھر بھی رجوع جائز نہیں ہے۔ ⑥ قربانیت: یعنی واہب اور موہوب لہ میں کوئی اور شہداری و قربانیت کا تعلق قائم ہو گیا۔ ⑦ بلاکت: یعنی وہ موہوب بہہ چیز ہلاک ہو گئی تو پھر بھی اس میں رجوع جائز نہیں ہے۔ ⑧ دفع خرقۃ کے سات حروف سے ان کی طرف التماس شدہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۳ ص ۱۳۳)

ۛ الورقة الثالثة فى الفقه ۛ

ۛ السؤال الاول ۛ ۛۛۛۛۛ

الشيء الاول..... وَإِذَا أُزِجَتْ أَحَدُ الْمُتَعَالِلَيْنِ النَّبِيعَ فَلَاخَرُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ قَبْلَ هِيَ التَّجْلِيسُ وَإِنْ شَاءَ وَلَمْ يَأْتِهَا قَامَ مِنَ التَّجْلِيسِ قَبْلَ الْقَبُولِ بَعْلَى الْإِجَابِ فَإِذَا حَصَلَ الْإِجَابُ وَ الْقَبُولُ لَزِمَ النَّبِيعُ وَلَا يَخْتَلُ لَوْ أُجِدَ مِنْهُمَا. مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ بیچ کی نفی اصطلاحی تریف اور قرآن مجید سے انکی شرمیت کی دلیل ذکر کریں۔ مہارت کی تشریح کر کے بتائیں کہ کیا وہ لایا جینا لیا جود و نہما سے تمام خیارات کی لئی مقصود ہے؟

ۛ خلاصہ سوال ۛ..... اس سوال میں درج ذیل امور کامل مطلوب ہے ۛۛ مہارت پر اعراب ۛۛ مہارت کا ترجمہ ۛۛ بیچ کی نفی اصطلاحی تریف اور شرمیت ۛۛ مہارت کی تشریح اور خیارات کی وضاحت۔

جواب..... ۛۛ مہارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفلا۔

ۛۛ مہارت کا ترجمہ :- جب متعادلین میں سے کسی ایک نے ایجاب کیا تو دوسرے کو اختیار ہے کہ چاہے تو مجلس میں قبول کر لے اور اگر چاہے تو رد کر دے، پس ان دونوں میں سے کوئی ایک قبول سے پہلے مجلس سے اٹھ گیا تو ایجاب باطل ہو جائے گا۔ پس جب ایجاب و قبول دونوں حاصل ہو جائیں تو بیچ لازم ہو جائے گی اور ان دونوں میں سے کسی کو بھی اختیار حاصل نہیں ہوگا۔

ۛۛ بیچ کی تریف و شرمیت :- بیچ کا نفی معنی مبادلة الشیعی بالشیعی (شیعہ کا شیعی سے تبادلہ کرنا) ہے، خواہ وہ مال ہو یا نہ ہو۔ اصطلاح میں بیچ مبادلة المال بلمال بطریق التجارة (ہاں ہی رضامندی سے تجارت کے طور پر مال کا مال سے تبادلہ کرنا) کو کہتے ہیں۔ بیچ کی شرمیت کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے وَحَاقَ لَئِنَّ النَّبِيعَ وَحَاقَ التَّوْبِیَا (اور اللہ تعالیٰ نے بیچ کو کامل اور سو کو ذرا ترام قرار دیا ہے)۔

ۛۛ مہارت کی تشریح و خیارات کی وضاحت :- مہارت کا ماحول یہ ہے کہ جب متعادلین میں سے کسی ایک نے ایجاب کیا تو دوسرے کو مجلس میں اختیار ہے کہ ایجاب کو قبول کرے یا رد کر دے، یعنی دوسرے شخص کو بیچ قبول اور رد کرنے کے دونوں اختیار حاصل ہیں۔ اگر ایجاب کے بعد کسی ایک مجلس میں ہوا تھا کہ متعادلین میں سے کوئی ایک مجلس سے اٹھ کر چلا گیا تو ایجاب ختم ہو جائے گا یعنی اب کسی دوسری مجلس میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اگر ایجاب والی مجلس میں ہی قبول بھی ہو گیا تو بیچ مکمل ہو جائے گی اور لازم بھی ہو جائے گی۔ اب متعادلین میں سے کسی کو اختیار مجلس ماحول نہ ہوگا کہ وہ بیچ ختم کر دے البتہ اختیار مہارت اور خیارات مہارت ماحول ہوگا یعنی اگر بیچ میں کسی ایک مہارت پر ہوا یا غریب ارے بیچ کو کچھ نہیں تھا اور دیکھنے پر اسے پسند نہیں آئی تو ان دونوں صورتوں میں مشتری کو رد کا اختیار حاصل ہوگا۔ گویا مہارت میں صرف خیارات مجلس کی لئی کی گئی ہے نہ کہ ہر قسم کے خیارات کی۔

الشیء الثاني..... أَلْزَمَ يَتَعَقَّدُ بِالْإِجَابِ وَالْقَبُولِ وَيَتِمُّ بِالْقَبُولِ فَإِذَا قَبِضَ الْمُزْتَمِنُ الزَّمْنَ مَعْقُودًا مُتَعَقِّدًا مُتَيَسِّرًا ثُمَّ الْعَقْدُ فِيهِ وَمَالٌ يَقْبِضُهُ فَلْزَاهُنْ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ سَلَمًا وَإِنْ شَاءَ رَجَعَ عَنِ الزَّمَنِ فَإِذَا حَصَلَ سَلَمًا بَيْنَهُ فَلْيَقْبِضَهُ لَحْلَ فِي ضَمْلِهِ وَلَا يَصِحُّ الزَّمْنَ إِلَّا بِكَيْفِيٍّ مَتَّسِقِينَ وَهُوَ مَتَّسِقُونَ بِالْأَقْلَ مِنْ لَيْتِي وَمِنْ اللَّيْنِ دامن کی تریف کریں، مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ اور واضح تشریح کریں، خط کشیدہ خود کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

خلاصہ سوال:..... اس سوال میں پانچ امور مل طلب ہیں (۱) رہن کی تعریف (۲) مہارت پر اعراب (۳) مہارت کا ترجمہ (۴) مہارت کی تشریح (۵) خط کشیدہ قیود کا مطلب۔

نہایت:..... ① رہن کی تعریف:- رہن ملت میں کسی چیز کے روک لینے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں مالی چیز کو کسی حق کے عوض میں روک لینا تاکہ وہ حق وصول ہو سکے اور رہن کا قعد بھی کیا ہو یعنی ایجاب وقبول کیا ہو۔

② عمارت پر اعراب:- مکمل معنی السؤال آنفا۔

③ عمارت کا ترجمہ:- رہن ایجاب وقبول سے مشق ہو جاتا ہے اور قبضہ سے مکمل ہو جاتا ہے پس جب مرتجن نے رہن پر قبضہ کر لیا اس حال میں کہ وہ تقسیم شدہ ہو، فارغ کردہ ہو، تیز کردہ ہو تو اب اس میں عقد مکمل ہو گیا اور جب تک مرتجن رہن پر قبضہ کر لے تو رہن کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس مرتجن کو مرتجن کے سپرد کرے اور اگر چاہے تو رہن سے رجوع کر لے، پس جب رہن نے رہن کو مرتجن کے سپرد کر دیا اور مرتجن نے اس پر قبضہ کر لیا تو اب رہن مرتجن کی ضمان میں داخل ہو گیا، اور وہ منج نہیں ہوگا مگر ذہن مضمون کے عوض اور رہن اپنی قیمت اور ذہن میں سے کم کے عوض میں مضمون ہوتا ہے۔

④ عمارت کی تشریح:- اس عمارت میں رہن کے انقضاء کی صورت کو بیان فرما رہے ہیں کہ رہن ایجاب وقبول سے مشق ہوتا ہے مثلاً رہن نے کہا کہ میں نے یہ چیز ذہن کے بدلہ میں تیرے پاس رہن رکھی اور مرتجن نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو رہن مشق ہو گیا، اس کے بعد جب رہن نے وہ چیز مرتجن کے حوالہ کر دی اس حال میں کہ وہ چیز علیحدہ تھی، اور رہن کے حق کے ساتھ مشغول بھی تھی اور مقوم تھی مشاع تھی اور مرتجن نے اس پر قبضہ کر لیا تو عقد رہن مکمل ہو گیا، اور چیز مرتجن کی ضمان میں داخل ہو گئی، اور جس وقت تک مرتجن نے مرتجن پر قبضہ نہیں کیا اس وقت تک رہن کو اختیار بھی ہوگا چاہے رہن سپرد کر دے اور چاہے رہن سے رجوع کرے، مگر بعد بعض رہن کو اختیار نہ ہوگا بلکہ وہ چیز مرتجن کی ضمان میں داخل ہو جائے گی۔

اور رہن کے گنج ہونے کی شرط یہ ہے کہ مرتجن چیز ذہن مضمون کے عوض میں ہو اور مرتجن چیز کی ہلاکت کی صورت میں مرتجن چیز کی قیمت اور ذہن میں سے جس کی ایت کم ہوگی اسی کے اعتبار سے مرتجن چیز کی ضمان لازم ہوگی۔

⑤ خط کشیدہ قیود کا مطلب:- "معیناً" کا مطلب یہ ہے کہ مرتجن چیز غیر مرتجن کے ساتھ مشعل نہ ہو عیدائی طور پر۔

"محموزاً" کا مطلب یہ ہے کہ مرتجن چیز مقوم ہو مشاع (مشترک) نہ ہو یعنی جتنی رہن رکھی جا رہی ہے ساری سپرد کردی جائے یہ رہن مشترک سے احتراز ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۳۹ھ

الشق الاول:..... ومن باع بشرط الخيار فلا شفعة للشفيع فان اسقط البائع الخيار وجبت الشفعة وان اشترى بشرط الخيار وجبت الشفعة ومن ابتاع داراً شراء فليسد فلا شفعة فيها ولكل واحد من المتعاقدين الفسخ، فان سقط الفسخ وجبت الشفعة.

مہارت کا ترجمہ کریں۔ مذکورہ مسائل کی دلیل کے ساتھ وضاحت کریں۔ کیا یہ بعض میں شفعہ ثابت ہوتا ہے؟

خلاصہ سوال:..... اس سوال میں درج ذیل امور کا مکمل مطلب ہے ① مہارت کا ترجمہ ② مسائل کی وضاحت باللیل

۱۰ یہ شرط العوض میں ثبوت شفعہ کا حکم۔

۱۱ عبارت کا ترجمہ :- کسی شخص نے خیار شرط کے ساتھ مکان وغیرہ فروخت کیا تو شفعہ کے لیے حق شفعہ نہیں ہے، بلکہ اگر بائع نے خیار شرط ساتھ کر دیا تو شفعہ ثابت ہو جائے گا۔ اور اگر کسی شخص نے خیار شرط کے ساتھ مکان وغیرہ خریدا تو حق شفعہ ثابت ہوگا۔ اور جس شخص نے کوئی مکان شفعہ کا قاسد کے ساتھ خریدا تو اس میں بھی شفعہ ثابت نہ ہوگا اور حقائقین میں سے ہر ایک کو حق کا حق حاصل ہوگا بلکہ اگر حق کا حق ساتھ ہو جائے تو شفعہ ثابت ہو جائے گا۔

۱۲ مسائل کی وضاحت بالذیل :- اس عبارت میں پہلا مسئلہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی شخص نے اپنی کوئی زمین یا مکان وغیرہ خیار شرط کے ساتھ فروخت کر دیا تو شفعہ کا حق شفعہ حاصل نہیں ہوگا اور اگر بائع نے اپنا خیار شرط ساتھ کر دیا تو پھر شفعہ کا حق شفعہ حاصل ہوگا۔ دیکھیں یہ ہے کہ جب تک بائع کو خیار شرط حاصل ہے اس وقت تک وہ جائیداد اس کی ملک سے خارج نہیں ہوئی، جب جائیداد اس کی ملک سے خارج نہیں ہوئی تو شفعہ کا حق بھی ثابت نہیں ہوگا۔ البتہ جب بائع نے خیار شرط ختم کر کے شفعہ مکمل کر دی تو پھر اس کی ملک سے کل گئی لہذا اب شفعہ کا حق شفعہ حاصل ہوگا۔ اسی طرح اگر مشتری نے اپنے لیے خیار شرط رکھا تو پھر بھی شفعہ کا حق ثابت ہوگا اس لیے کہ بائع کے پاس اختیار نہ ہونے کی وجہ سے پھر اس کی ملک سے کل گئی ہے اور اس کی طرف سے شفعہ مکمل ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ بیان کیا ہے کہ کسی نے شفعہ کا قاسد کے ذریعے مکان وغیرہ خریدا تو شفعہ کے قاسد ہونے کی وجہ سے حقائقین کو ہاپے کے شفعہ کو ختم کر دیں اور حقائقین میں سے ہر ایک کو شفعہ کرنے کا حق حاصل ہے لہذا جب تک یہ شفعہ کا حق حاصل ہے اس وقت تک شفعہ مکمل نہ ہونے اور پھر اس کے بائع کی ملک سے نہ نکلنے کی وجہ سے شفعہ کا حق شفعہ حاصل نہ ہوگا۔ البتہ اگر حقائقین نے شفعہ کا حق ساتھ کر دیا اور پھر قاسد کو محال ہی کر دیا اور پھر توڑنے کا امکان ختم ہو گیا تو شفعہ کے ثابت ہونے کی وجہ سے شفعہ کا حق شفعہ حاصل ہوگا، کیوں کہ اب قیمتی طور پر پھر بائع کی ملک سے کل چکی ہے۔

۱۳ یہ شرط العوض میں ثبوت شفعہ کا حکم :- محض یہ کہ صورت میں شفعہ کے لیے حق شفعہ ثابت نہیں ہوتا، البتہ اگر بائع نے ہمیشہ عوض کی شرط لگا دی تو حق شفعہ ثابت ہو جائے گا کیوں کہ عوض کی شرط لگانے کی وجہ سے یہ شفعہ کے حکم میں ہو گیا جیسا کہ شفعہ میں فرض نہ ہونے کی شرط لگانے سے شفعہ کے حکم میں ہو جاتی ہے۔

السوال الثالث ۵۱۴۳۹

الشیخ النذول روح ذیل سوالات کا اہل بائع میں جواب دیں۔

- ① اگر قائل حصول کے اولیاء کے ساتھ مال پر صلح کر لے تو کیا قائل سے پھر بھی قصاص لیا جائے گا؟ (نہیں)
- ② کیا بدست ہے کہ کسی کا تھم کاٹنے سے پوری دیت کا نصف واجب ہوتا ہے۔ (ہاں)
- ③ کیا مسلمان کے متاعے میں مسلمان سے قصاص لیا جائے گا؟ (نہیں) ④ کیا قاتل کی شرعاً چار زمینیں ہیں؟ (نہیں)
- ⑤ کیا قاتل خلاص دیت عاقہ پر واجب ہوتی ہے؟ (ہاں) ⑥ کیا یام نحر سے مراد عید الاضحیٰ کا پہلا دن ہوتا ہے؟ (ہاں)
- ⑦ کیا عماما چادر کو کہتے ہیں جس کی دم کی ہلکی ہے؟ (نہیں) ⑧ کیا ہل سونے کیلئے طلوع فجر سے پہلے قرآن کریم پڑھنا ہے؟ (نہیں)
- ⑨ کیا شرمہ میں قصاص اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں؟ (نہیں)

(ہاں)

(نہیں)

⑤ کیا قربانی کے وجوب کے لیے آدمی کا آزاد ہونا بھی شرط ہے؟

⑥ کیا عاقلہ پر دیت کی ادائیگی پانچ سال میں ضروری ہوتی ہے؟

جواب..... کما مر فی السؤال آنفا۔

الشق الثالث..... درج ذیل سوالات کا جواب ہاں یا نہیں میں دیں۔

① کیا اس طرحی چیز سے کیا جانے والا نفل شرعاً کہلاتا ہے؟ (نہیں) ② کیا نفل خطائی التصدقہ اور خطائی الفتل کا ایک ہی علم ہے؟ (ہاں)

③ کیا ذی کوئل کرنے پر مسلمان سے قصاص لیا جائے گا؟ (ہاں) ④ کیا مرد کوئل کرنے سے بھی قصاص واجب ہوتا ہے؟ (نہیں)

⑤ کیا نفل کی تمام اقسام میں دیت واجب ہوتی ہے؟ (نہیں) ⑥ کیا حدود میں کیلئے زانی کا حصن ہونا بھی ضروری ہے؟ (ہاں)

⑦ اگر کسی شخص کو بڑا چمڑا کر نفل کیا جائے تو کیا یہ صاحبین کے نزدیک نفل عمدہ ہے؟ (ہاں)

⑧ کیا اپنے بچے کوئل کرنے کی وجہ سے باپ کوئل کیا جائے گا؟ (نہیں)

⑨ جو شخص اہل دیوان میں سے نہ ہو تو کیا اس کے عاقلہ اس کا قبیلہ ہوگا؟ (ہاں)

⑩ کیا صلح کی وجہ سے لازم ہونے والے مال کی ادائیگی بھی عاقلہ کے ذمہ ہوگی؟ (نہیں)

⑪ اگر زنا کا اقرار کرنے والا اجماعاً حد سے پہلے رجوع کر لے تو رجوع مستحب ہوگا؟ (ہاں)

جواب..... کما مر فی السؤال آنفا۔

﴿الورقة الثالثة : فی الفقہ﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۴۰ھ

الشق الاول..... ومن باع صبرة طعام كل قفيز بدرهم جز البیع فی قفیز واحد عند امی حنیفة وبطل فی البلیقی الا ان یسمى جملة قفزانها ونال ابو یوسف ومحمد یصح فی الوجہین، ومن باع قطع غنم كل شاة بدرهم فالبیع فلیسد فی جمیعها وكذلك من باع ثوباً مذاقة كل ذراع بدرهم ولم یسم جملة الذراعین۔

بخ کافوی اور شریعی معنی ذکر کریں، مذکور مسائل کی بے غبار تشریح کریں۔ دوسرے مسائل میں بخ کے فاسد ہونے کی وجہ تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) بخ کافوی اصطلاحی معنی (۲) مسائل کی تشریح (۳) دوسرے مسائل میں بخ کے فاسد ہونے کی وجہ۔

جواب..... ① بخ کافوی اصطلاحی معنی :- نفوی معنی نمبلۃ الشیخ بالشیع ہے خواہ وہ مال ہو یا نہ ہو۔

اصطلاحی معنی نمبلۃ المال بالمال بالتواضی بطریق التجارة کو بخ کہتے ہیں۔

② مسائل کی تشریح :- کسی شخص نے غلہ کا ایک ڈیر فروخت کیا کہ ہر ایک قفیز ایک درہم میں ہے تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بخ صرف ایک قفیز میں جائز ہوگی باقی مقدار میں باطل ہوگی البتہ اسی مجلس مقدسہ میں اس ڈیر کی تمام قفیزوں کی مقدار کو بیان کر دیا جائے تو پورے ڈیر کی بخ جائز ہوگی اس لئے کہ جب کل کی اضافت ایسی چیز کی جاب کی جائے جس کا شیء مطلوب نہ ہو تو اس کا اطلاق اپنی پر کیا جائے گا اور مال کی مقدار ایک حد ہے اور صاحبین رحمہم اللہ نے کہا کہ دروں صورتوں میں بخ درست ہے



خدا تمام بھروسہ کی مقدار بیان کی گئی ہو یا بیان نہ کی گئی ہو۔

”ومن باع طلیع غنم الخ“ اس عبارت میں دو مسئلے بیان کئے گئے ہیں ① کسی شخص نے بکریوں کا بیڑہ فروخت کیا کہ ہر ایک بکری ایک درہم کے عوض ہے تو امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک تمام بکریوں کی بیچ فاسد ہے ② کسی نے گروں کے حساب سے کچھ فروخت کیا کہ ایک گز ایک درہم کے عوض ہے اور تمام گز بیان نہیں کئے تو بھی بیچ فاسد ہے اور صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں بیچ جائز ہے۔ البتہ اگر بوقت عقد کل بیڑہ اور کچھ کے کل نقصان کی مقدار واضح کر دی جائے تو بیچ بالاتفاق جائز ہو جائیگی۔

③ دوسرے مسئلہ میں بیچ کے فاسد ہونے کی وجہ: دوسرے مسئلہ میں کسی ایک بکری میں بھی بیچ جائز نہیں ہے، کیونکہ بکریوں میں فرق و تفاوت ہوتا ہے بکریاں ذیلی و سولی ہوتی ہیں، اگر ایک بکری میں بیچ جائز ہو تو مشتری سولی بکری لینا چاہے گا اور بائع کمر بکری دینے کی کوشش کرے گا، جس سے نزاع کا خطرہ و اندیشہ ہے لہذا بیچ فاسد ہے۔

(الشیخ النبی)..... اذا اطلع المشتري على عيب في المبيع فهو بالخيار ان شاء اخذ بجميع الثمن وان شاء رده وليس له ان يسكه ويلخذ النقصان واذا حدث عند المشتري عيب ثم اطلع على عيب كان عند البائع فله ان يرجع بنقصان العيب ولا يرد المبيع الا ان يرضى البائع ان ياخذ به بعبه .

عبارت کا ترجمہ و تشریح کریں، مشتری بائع سے نقصان کا معاوضہ لیکر مایوس بیچ اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟ اختیار رویت، اختیار شرط اور خیاریہ کی مثالوں سے وضاحت کریں۔ تاجروں کے عرف میں عیب کے کہتے ہیں؟ اور ایسے پانچ عیوب ذکر کریں جو غلام و جاریہ کے حق میں عیب شمار ہوتے ہیں۔

④ خلاصہ سوال:..... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) نقصان کا معاوضہ لینے کی صورت میں بیچ کا حکم (۴) اختیار رویت، اختیار شرط و خیاریہ کی مثالوں سے وضاحت (۵) عیب کی تعریف اور غلام و جاریہ کے عیوب۔

جواب:..... ① عبارت کا ترجمہ: جب مظلّم ہو مشتری بیچ میں عیب پر تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اسے پورے ثمن کے ساتھ اور اگر چاہے تو اسے رد کر دے۔ اور مشتری کیلئے بیچ کو رد کرنا اور نقصان لینا جائز نہیں ہے، اور جب مشتری کے پاس عیب پیدا ہو گیا اور مجروحہ ایسے عیب پر مظلّم ہوا جو بائع کے پاس تھا تو اس کے لئے عیب کے نقصان کے ساتھ رجوع کرنا جائز ہے، اور بیچ رد کرنا جائز نہیں ہے، مگر یہ کہ بائع اس کو عیب کے باوجود لینے پر راضی ہو جائے۔

② عبارت کی تشریح: بیچ کے وقت مشتری کو عیب کا علم نہ ہوا، بعد کرنے کے بعد مشتری بیچ کے اندر کسی عیب پر مظلّم ہوا تو مشتری کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس بیچ کو پورے ثمن کے عوض خریدے اور اگر چاہے تو بیچ کو واپس کر دے البتہ مشتری کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ عیب دار بیچ کو رد کر بائع سے ثمن کی وہ مقدار وصول کرے جو عیب کی بنیاد پر کم ہو گئی ہے۔

ایک شخص نے ایک عیب دار چیز خریدی خریدار کو خریدنے کے وقت اس عیب کا علم نہیں تھا اب خریدار کے قبضہ میں رہ کر بیچ کے اندر ایک اور عیب پیدا ہو گیا اس کے بعد وہ عیب سامنے آیا جو بیچ میں بائع کے قبضہ میں رہ کر پیدا ہوا تھا تو اس صورت میں مشتری سامان کو واپس کرنے کا اختیار نہیں رکھتا البتہ اس کو اتنا اختیار ہے کہ بیچ میں موجود عیب سابق کی وجہ سے ثمن میں جو نقصان لاحق ہوا ہے اس کو بائع سے وصول کرے لیکن اگر بائع اس عیب دار بیچ کو لینے پر از خود راضی ہے تو یہ اس کا اپنا اختیار ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر کسی شخص نے کوئی جائیداد رکھی ہے پر لیا اور مالک سے کہا کہ میں اس پر خلاص بن کر خدمت لادوں گا کہ اس نے دس کی بجائے ہارون خدمت لاد دی اور اس کے نتیجے میں وہ جائیداد ہلاک ہو گیا تو مستاجر پر ایسی زائدہ سے (پیسے سے) کی ضمان لازم ہوگی بشرطیکہ اس جائیداد میں ایسی زائدہ ہو جو اٹھانے کی طاقت بھی ہو اور اگر اس میں ایسی زائدہ نہ ہو تو اٹھانے کی طاقت ہی نہ تھی اور مستاجر نے پھر بھی وہ جو اس پر لاد دیا تو ہلاک ہونے کی صورت میں پوری قیمت کا ضامن ہوگا۔

تیسرا مسئلہ یہ ذکر کیا ہے کہ مستاجر نے جائیداد رکھی ہے پر لیا اور پھر چلا جاتے وقت اسکی گام کو زور سے کھینچا یا جائیداد کو مارا چٹا اور وہ ہلاک ہو گیا تو امام صاحب کے ہاں اس پر ضمان لازم ہوگی اور ضامین فرماتے ہیں کہ اس پر ضمان لازم نہیں ہوگی۔ امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ مستاجر کو گام کھینچنے اور مارنے کی اجازت تھی مگر اس میں احتیاط بھی لازم تھی، جائیداد کے ہلاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے احتیاط سے کام نہیں لیا اسلئے اس پر ضمان لازم ہے۔ ضامین فرماتے ہیں کہ گام کو کھینچنے بغیر تو جائیداد کو گمراہی نہیں کیا جا سکتا اور یہ اس کا ذاتی حق ہے اسلئے اگر گام کھینچنے یا مارنے سے ہلاک ہو گیا تو تعدی نہیں ہے بلکہ مستاجر پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔ (الحرمی)

الحکم الثالث..... وَإِذَا لَفَعَ الْوَكِيلُ بِالْقَبْضِ الْقَنْ وَنَ مَالِهِ وَقَبَضَ الْتَبْنِيعَ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ بِهِ عَلَى الْتَوَكِّلِ فَإِنْ هَلَكَ الْتَبْنِيعُ فِي يَدِهِ قَبْلَ خَبْرِهِ هَلَكَ مِنْ مَالِ الْتَوَكِّلِ وَلَمْ يَنْقُطِ الْقَنْ وَلَهُ أَنْ يَخْبِثَ حَتَّى يَنْقُطَ الْقَنْ فَإِنْ خَبَسَهُ فَلَهُ فِي يَدِهِ كَأَنْ تَخْشَفُنَا خَشَنَ الزُّهْنِ عِنْدَ أَبِي يُونُسَ وَخَشَنَ الْتَبْنِيعَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ

مہارت پر اعراب لگائیں، مذکورہ مسائل کی وضاحت کریں اور اختلاف کو بھی واضح کریں، کالہ لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ کالات کن چیزوں میں درست نہیں، ضمان رہن و ضمان بیع سے کیا مراد ہے؟ واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مسائل کی وضاحت (۳) کالہ لغوی اور اصطلاحی معنی (۴) کالات کن چیزوں میں درست نہیں (۵) ضمان رہن و ضمان بیع کی مراد۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب: یہ حکما متفقہ فی الصوال آنفا۔

② مسائل کی وضاحت:۔ اگر کسی شخص کو سامان کی خریداری کا وکیل مقرر کیا گیا اور وکیل نے اپنے پاس سے سامان کے ضمن ادا کر دیئے یا وکیل نے ادھار پر سامان لے لیا کہ نمونہ سے پہلے وصول کر کے ادا لنگی کر دے گا تو اس صورت میں احناف کے نزدیک وکیل رقم کی وصولی کے لئے بیع کو روک سکتا ہے جبکہ امام زفر فرماتے ہیں کہ وکیل کو بیع روکنے کا اختیار نہیں ہے۔

وکیل نے بیع خریدنے کے بعد اسے اپنے پاس رکھا نہیں تھا وہ یہی ہے اس کے پاس وہ ہلاک ہو گئی تو یہ ہلاکت نمونہ کے مال سے بھیج جانے کی اور اس پر ضمن کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ وکیل کا قبضہ ہو گیا تو نمونہ کا قبضہ ہے۔

احناف کے نزدیک جب وکیل کو بیع روکنے کا اختیار حاصل تھا اور وکیل نے ضمن کی وصولی کے لئے اس بیع کو اپنے پاس رکھا اور پھر و بیع وکیل کے قبضہ میں ہلاک ہو گئی تو طرفین کے نزدیک وکیل ضمان بیع کے حکم کے مطابق ضامن ہوگا اور بیع مضمون ہوگی یعنی نمونہ کی آمد سے ضمن ساقط ہو جائیگا کیونکہ اس مسئلہ میں وکیل بائع کی طرح ہے تو جب وکیل نے ضمن کی وصولی کیلئے بیع کو روکا اور وہ ہلاک ہو گئی تو بیع بائع کے روکنے کی صورت میں ضمن ساقط ہو جاتا ہے اس طرح وکیل کے روکنے سے بھی ضمن ساقط ہو جائیگا۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ ضمان رہن کے حکم کے مطابق وکیل ضامن ہوگا اور بیع مضمون ہوگی اور رہن کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ

ہلاک ہو جائے اور من قیمت سے زائد ہو تو وکیل زائد مقدار موکل سے وصول کرتا ہے۔

۱۲) وکیل کا تقویٰ اور اصطلاحی معنی: وکیل کا تقویٰ معنی حفاظت ہے اور اصطلاح میں ہو اقلیۃ الانسنان غیروہ مقام نفسہ فی تصرف معلوم (آدی کا کسی دوسرے شخص کو کسی خاص تصرف کے لئے اپنے قائم مقام بنانا)۔

۱۳) وکالت کن چیزوں میں درست نہیں: برہہ معاملہ جو آدمی خود انجام دے سکا ہے اس کے لئے وکیل بھی بنا سکا ہے گویا حقوق العباد میں کلی طور پر امانت و وصالت کے لئے وکیل بنانا جائز ہے اور حقوق کی وصولی کے لئے بھی وکیل بنانا جائز ہے البتہ حدود و قصاص کے حصول میں وکالت درست نہیں ہے۔ اسی طرح وہ تمام معاملات جو آدمی خود نہیں کر سکا اس کیلئے وکیل بھی نہیں بنا سکا۔

۱۴) ضمان رہن و ضمان بیع کی مراد: ضمان رہن کا مطلب یہ ہے کہ اگر مرہن کے پاس مرہون چیز ہلاک ہو جائے تو دیکھا جائے گا کہ مرہون چیز کی قیمت کتنی تھی اور رہن کے ذمہ قرض کتنا تھا قرض کی بقدر قیمت ساقط ہو جائے گی اور زائد قیمت کی امانت ہونے کی وجہ سے ضمان لازم نہ ہوگی۔ (گویا ضمان رہن امانت ہونے کی وجہ سے لازم نہیں ہوتا)۔

ضمان بیع کا مطلب یہ ہے کہ اگر بائع کے پاس بیع ہلاک ہو جائے تو مشتری کے ذمہ سے ضمان ساقط ہو جائے گی خواہ بیع کی قیمت ضمان سے کم ہو یا زیادہ ہو۔ (اور اتقدوری ص ۲۵۶)

السؤال الثالث ۱۴۴۰ھ

الشیء الاول..... معروضی سوالات کا ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

- ① کیا شہر میں قاتل سے قصاص لینا جائز ہے؟ (نہیں)
- ② کیا سلطان و ذی کی دیت برابر ہے؟ (ہاں)
- ③ کیا شخص کفارہ میں کفارہ قاتل کے عاقل پر ہوتا ہے؟ (نہیں)
- ④ بیعت کا ضامن کا کچھ حصہ سے سب میں ہے؟ (ہاں)
- ⑤ کیا درہم دو دینار سے دیت ادا کرنے میں احتاف کا اختلاف ہے؟ (نہیں)

جواب..... معروضی سوالات کا جواب: یکم از فی السؤال آنفا۔

الشیء الثاني..... معروضی سوالات کا ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

- ① کیا عیلت صید کیلئے کلب معلوم کا شکار کر دھڑکی کرنا ضروری ہے؟ (ہاں)
- ② کیا بھڑکی کا کیا ہوا شکار کھانا حلال ہے؟ (نہیں)
- ③ کیا غیر باکول الہم جانوروں کا شکار کرنا جائز ہے؟ (ہاں)
- ④ کیا تارک التسمیہ مژدہ کا ذبیحہ حلال ہے؟ (نہیں)
- ⑤ کلب معلوم شکار میں سے کچھ کھا لے تب بھی شکار حلال ہوگا؟ (نہیں)
- ⑥ کیا درہم قرآن طہی کتب کا ذبیحہ حرام ہے؟ (نہیں)

جواب..... معروضی سوالات کا جواب: یکم از فی السؤال آنفا۔

﴿بسم الله و الصلوة و السلام على رسول الله﴾



﴿الورقة الرابعة في اصول الفقه والفرائض﴾

﴿السؤال الاول﴾ ﴿نور الانوار﴾ ۱۴۳۳ھ

الشيخ الاول ببيان تبديل وهو النسخ في اللغة (ص ۲۱۹ - راجع)

تح کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد جواز تح کی دلیل ذکر کریں۔ منسوخ من الکتاب کی اقسام اربعہ مع امثلة تحریر کریں۔
﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں تین امور کامل مطلوب ہے (۱) تح کا لغوی و اصطلاحی معنی (۲) جواز تح کی دلیل (۳) منسوخ من الکتاب کی اقسام اربعہ مع امثلة۔

جواب ﴿تح کا لغوی و اصطلاحی معنی﴾ تح کا لغوی معنی نقل و جرح اور دفع و ازالہ ہے جیسے نَسَخَ الْكِتَابَ (اس نے کتاب نخل کی) اور نَسَخَتِ الشَّعْصَةُ الظِّلَّ (سورج نے سایہ کو زائل کر دیا)۔

اصطلاح میں تح کا معنی حکم کی تبدیلی ہے، خواہ یہ تبدیلی پہلے حکم کو بالکل ختم کر کے اس کی جگہ دوسرا حکم لانے کی صورت میں ہو یا کسی سابقہ مطلق و عام حکم میں کوئی قید یا شرط یا حائے کی صورت میں ہو، یہ حقد میں کے نزدیک ہے اور متاخرین کے نزدیک تح وہ تبدیلی ہے جس میں پہلے حکم کے ساتھ دوسرے حکم کی کسی بھی طرح تطبیق نہ ہو سکے۔

﴿جواز تح کی دلیل﴾ تح کے جواز کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْهِيَ عَنْهَا نَلَتْ بِخَيْرٍ وَنَحْنُ أَكْبَرُ جب ہم کسی آیت کو تح کرتے ہیں یا انہوں سے ہملاتے ہیں تو اس آیت سے بہتر دوسری آیت و حکم لے آتے ہیں۔ دوسری دلیل غِنِ الْبَنُ عَمَّوْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ أَحَادِيثَنَا تَنْسَخُ بِنُفْضِهَا بِنُفْضِ الْقُرْآنِ۔

﴿منسوخ من الکتاب کی اقسام اربعہ مع امثلة﴾ منسوخ من الکتاب کی چار اقسام ہیں۔ ① منسوخ قتلواة والحکم جمیعاً : کہ احکام و حکموں میں منسوخ ہوں جیسے سورۃ البقرہ کے پہلے قسط میں صرف ستر آیات باقی رہ گئی ہیں حکم آیات سب کو منسوخ ہے۔ ② منسوخ قتلواة دون الحکم : کہ صرف احکامات منسوخ ہو گئے باقی ہو جیسے الشیخ والشیخۃ اذا زینیا فلا جملہ احکام نکاح من اللہ، اس آیت کی طواوت تو منسوخ ہو گئی ہے مگر حکم اب باقی ہے۔ ③ منسوخ الحکم دون قتلواة : کہ حکم منسوخ ہو گیا مگر احکامات باقی ہو جیسے لَكُمْ يَتُكُنُّمْ وَلِيٌّ مِّنْهُمْ سَلَّمَ تَجْمُرُ کَحُكْمِ آيَاتِ تَمَال کہ اگر یہ منسوخ ہے مگر احکامات باقی ہے۔ ④ نسخ و صف الحکم : کہ آیت کا اصل حکم باقی رہے مگر حکم مطلق کو منسوخ کر دیا گیا اور احکام شدہ کا رد و فریضہ رمضان سے قبل فرض تھا اور فریضہ رمضان کے بعد اس کی فریضہ ختم ہو گئی مگر حجاز و مدینہ باقی ہے۔

الشيخ الثاني والوحي نوعان: ظاهر و باطن، فالظاهر ثلاثة أنواع (ص ۲۲۵ - راجع)

وہی اور اس کی قسموں کی تعریضات مع امثلة تحریر کریں۔ وحی کا اطلاق اپنی دو قسموں وحی ظاہر اور باطن پر حقیقت اور مجاز کے طور پر ہے یا اشراک کے طور پر؟ حضور اکرم ﷺ اور ان کے مجتہدین کے اجتہاد میں فرق بیان کرتے ہوئے متلائیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اجتہاد سے ظاہر ہونے والے شرعی حکم کا کیا ترجمہ ہے؟

﴿جواب﴾ اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) وحی اور اس کی اقسام کی تعریف مع امثلة (۲) وحی کا اطلاق ظاہر و باطن پر حقیقت و مجاز یا اشراک کے قبیل ہے؟ (۳) حضور ﷺ کے اجتہاد اور ان کے مجتہدین کے اجتہاد میں فرق (۴) حضور ﷺ

کے اجتہاد سے ظاہر ہونے والے شرعی حکم کا رتبہ۔

جواب..... ① وحی اور اس کی اقسام کی تعریف مع اسٹلہ:- وحی کا لغوی معنی الاعلام فی خلد (چپکے سے بتانا) ہے اور اصطلاح میں الوحی هو اعلام من الله تعالى لنبيه ﷺ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کو اطلاع کرنا اور بتانا ہی ہے۔ خواہ فرشتہ کے ذریعہ ہو یا کسی اور ذریعہ سے۔ وحی کی ابتدا دو قسمیں ہیں ① ظاہر ② باطن۔ بظہر ظاہر کی معنی اقسام ہیں تو اس لحاظ سے وحی کی چار قسمیں ہوئیں ہر ایک قسم کی تعریف مع المثال یہ ہے۔

① وہ حکم جو فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) کی زبان سے ثابت ہو اور رسول اللہ ﷺ نے اسے وحی لانے والے فرشتہ کا یقینی علم ہونے کے بعد مناسبت سے قرآن مجید کی آیات کما قال الله تعالى قل فذله روح القدس من ربك الخ ② وہ حکم جو فرشتہ کے واسطے سے حکام کے بغیر آپ ﷺ کیلئے ثابت ہو جسے نبی ﷺ نے فرمایا ان روح القدس نفث فی روعي ③ وہ حکم جو الہام کے ذریعے آپ ﷺ کے قلب الطہر پر ظاہر ہو یا اس طور کہ آپ ﷺ اس کو اپنے اس دور سے دیکھ لیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے پاس ہے اس کو الہام کہتے ہیں ④ وحی کی چوتھی قسم وحی باطن ہے وحی باطن وہ ہے جو احکام منصوصہ میں بدل کے ساتھ اجتہاد کے ذریعے حاصل ہو۔ باری صورت کہ حکم منصوص میں سے کسی علت کا استنباط ہو اور اس پر ایسی فی کو قیاس کیا جائے جس کا حال معلوم نہیں ہے۔

⑤ کلمہ وحی کا اطلاق ظاہر و باطن پر حقیقت و مجاز یا اشتراک کے قبیل سے ہے۔ کلمہ وحی کا ظاہر و باطن (وحی کی دو اقسام) پر اطلاق حقیقت و مجاز کے قبیل سے بھی ہے کہ ظاہر وحی کی حقیقت اور باطن اس کا مجاز ہے اور یہ اشتراک کے قبیل سے بھی ہے یعنی لفظ وحی مشترک ہے ظاہر اور باطن کے معنی میں یعنی وحی کا معنی ظاہر اور باطن ہے دونوں حقیقت ہیں۔

⑥ حضور ﷺ کے اجتہاد اور ان کے اجتہاد میں فرق:- حضور ﷺ کے اجتہاد اور ان کے اجتہاد میں فرق یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ کے کسی حادثہ میں خطا واقع ہو جائے تو خطا پر تنبیہ کے لئے وحی نازل ہوتی ہے۔ اور خطا پر توبہ فرماتے ہیں راجعی بخلاف ان کے اجتہاد میں فرق یہ ہے کہ اگر ان سے کسی حادثہ کے حکم میں خطا واقع ہو جائے تو وہ توبہ فرمادیتے ہیں۔

⑦ حضور ﷺ کے اجتہاد سے ظاہر ہونے والے شرعی حکم کا رتبہ:- حضور ﷺ کے اجتہاد سے ظاہر ہونے والا شرعی حکم مجتہد قطعیہ ہے اور اقسام وحی میں داخل ہے اور اس کی مخالفت حرام ہے۔

السؤال الثاني ۵۱۴۳ھ

الشیخ الاول..... الواوی ان عرف بلفظه والتقدم فی الاجتهاد کل الخلفاء الواشدین والعبادۃ کان

حلیہ حجة یتروک به القیاس خلافا لما لک فلان قل القیاس مقدم علی خبر الواحد ان خلفه (ص ۱۹۰ روضہ) عبارت کی وضاحت کریں۔ عبادۃ سے کون کون مراد ہیں واضح کریں۔ اختلاف کو مدلل بیان فرمائیں۔

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کی وضاحت (۲) عبارت کا مصداق (۳) اس کے اختلاف مع الدلائل۔

جواب..... ① عبارت مذکورہ کی وضاحت:- مصنف فرماتے ہیں کہ اگر خبر واحد کا راوی معزول بلفظ ہے اور درجہ اجتہاد میں سب سے مقدم ہے تو ایسی خبر واحد مجتہد ہوگی اگر ایسی حدیث کا قیاس سے معارضہ ہو گیا تو قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا اور خبر واحد پر عمل کیا جائے گا لیکن امام مالک اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس صورت میں خبر واحد کو چھوڑ دیا جائے گا

اور قیاس پر عمل کیا جائے گا۔ اس کی مثال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت من حمل جملۃ فلیقتوضا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو قیاس سے رد فرمایا چنانچہ ارشاد فرمایا کہ کیا دو خشک لکڑیاں اٹھانے سے ہمیں وضو لازم ہوتا ہے؟ تو معلوم ہوا کہ غیر واحد اگر قیاس کے مخالف ہو جائے تو خبر واحد کو چھوڑ دیں گے اور قیاس پر عمل کریں گے۔

① **عبداللہ کا مصداق :-** عبداللہ یہ مدلول کی جمع ہے اس سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ہیں۔

② **اخر کا اختلاف مع الدلائل :-** اگر راوی فقیر ہے اور اجتہاد کی صلاحیت کی وجہ سے اس کو حق تقدم حاصل ہے تو اس کی روایت کردہ حدیث جہت ہے اور اس کے خلاف اگر قیاس ہوگا تو قیاس کو ترک کر دیا جائے گا۔ حضرت امام مالک کے نزدیک اگر قیاس غیر واحد کے خلاف ہو تو صحیح واحد سے قیاس مقدم ہے، دلیل یہ روایت ہے ان ابیہر صریحۃ الخ (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بیان کی کہ من حمل جملۃ فلیقتوضا (جو شخص جنازہ اٹھائے وہ وضو کرے)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس روایت کو سن کر یہ ارشاد فرمایا ایلا مینا اللوضو۔ الخ کیا ہم پر وضو لازم ہو جائے گا دو خشک لکڑیوں کا اٹھانے کی وجہ سے؟ اختلاف کی جانب سے اس کا جواب دیا گیا کہ غیر واحد اپنی اصل کے ساتھ تو بخیر ہے کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے اور غیر واحد میں جو شبہ ہے وہ نفس خرم نہیں بلکہ اس کے طریق وصول میں ہے بخلاف قیاس کے کہ وہ اپنی اصل سے ہی مشکوک ہے اور اپنی صفت کے اعتبار سے بھی (ممکن ہے کہ مجتہد سے قیاس کرنے میں نسیان چوک وغیرہ ہوگئی ہو) اور جب قیاس میں اس قدر ضعف ہے تو وہ غیر واحد کے ساتھ کسی بھی وقت متقابل نہیں کر سکتا ہے بلکہ غیر واحد کو قیاس کے مقابلہ میں راجح قرار دیا جائے گا۔

﴿سراجی﴾

الفصل الثانی انکر احوال الاخت العینیة والزوجة والہنت و بنت الاہن۔ (مس ۱۳۲۱ء) (یہ)

﴿ظاہر سوال﴾ اس سوال میں فقط مذکورہ وراثہ کے احوال مطلوب ہیں۔

جواب مذکورہ وراثہ کے احوال :- اُخت یعنی کے احوال: اُخت عینیہ کے پانچ حال ہیں۔ ① ایک بہن ہو تو وہ نصف کی حقدار ہے۔ ② دو یا زائد بہنیں ہوں تو وہ بیٹن کی حقدار ہیں۔ ③ حقیقی بھائی کے ذریعہ حقیقی بہن عصبہ بن کر بھائی کی نصف حقدار کی مستحق ہوتی ہے۔ ④ میت کی بیٹیوں اور پوتیوں کے ساتھ میت کی بیٹنیں عصبہ بن جاتی ہیں یعنی میت کی بیٹی اور پوتی کو حصہ دینے کے بعد جو بچے گا وہ بہنوں میں تقسیم ہوگا۔ ⑤ میت کا باپ یا بیٹا یا پوتا ہو تو پھر یہ بیٹنیں بالاتفاق محروم ہیں اور اگر میت کا نانا ہے تو امام صاحب کے نزدیک اب بھی بیٹنیں محروم ہوں گی۔

زوج کے احوال: زوج کی دو حالتیں ہیں۔ ① زوجہ میت کی اولاد دیا بیٹے کی اولاد ذمہ نہ رہنے کی صورت میں زوج نصف ترکہ کا حقدار ہوتا ہے ② زوجہ میت کی اولاد دیا اس کے بیٹے کی اولاد ذمہ نہ رہنے کی صورت میں زوج چوتھائی ترکہ کا حقدار ہوتا ہے۔

زوجہ کے احوال: زوجہ کے دو احوال ہیں۔ ① میت کی اولاد اور اس کے بیٹے کی اولاد نہ ہو تو پھر زوجہ کیلئے رطل ہے ② میت کی اولاد یا اس کے بیٹے کی اولاد ہو تو زوجہ کے لئے ثمن ہے۔

بنت کے احوال: بیٹیوں کی تین حالتیں ہیں۔ ① صرف ایک بیٹی کیلئے ترکہ کا نصف ہے ② دو یا زیادہ بیٹیوں کے لئے

ترکہ کے دو تہائی ہیں ⑤ بنی کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے اور بیٹا بیٹیوں کو حصہ عطا ہے۔
بنت الامین کے احوال: پوتوں کی چھ ماہیتیں ہیں۔ ⑥ پوتی کیلئے ترکہ کا نصف ہے جب بنی نہ ہو ⑦ دو پوتیاں یا زیادہ کیلئے ترکہ کی دو تہائی ہیں جبکہ بنی نہ ہو ⑧ ایک بنی کے ساتھ پوتوں کیلئے ترکہ کا چھٹا حصہ ہے دو تہائی کو پورا کرنے کیلئے ⑨ بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں وارث نہیں ہوتی ⑩ ان پوتوں کے برابر یا ان سے نیچے کوئی پوتا یا پڑپوتا ہو تو وہ پوتوں کو حصہ عطا ہے اور جو ترکہ باقی ہے وہ ان کے درمیان مندر کیلئے دو عورتوں کے حصے کے برابر اسے مناسبت پر منقسم ہوگا ⑪ میت کے بیٹے کے ذریعے پوتیاں ساتھ ہو جاتی ہیں۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۳۳ھ

الفتی الاول..... عرف الروا والعلول لغاً واصطلاحاً. عین الذین یرد علیہم والذین لا یرد علیہم و وضع ذلک بالمثال. (۳۳-۱۷۰)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) رد و عل کا لغوی و اصطلاحی معنی (۲) رد و عل کا حکم رد و عل کے مطابق تعیین مع امثلہ۔

جواب..... ① رد و عل کا لغوی و اصطلاحی معنی:- رد کا لغوی معنی لوٹانا ہے اور اصطلاح میں رد و عل کی ضد ہے کہ وہ مال جو ذوی الفروض سے منسوب ہو تو اس مال کو دوبارہ ذوی الفروض پر ان کے حقوق کے مطابق لوٹنا ہے، بالفاظ دیگر رد اس کم ہوں اور فروض دوہام یا چھ ماہیتوں ان فروض کو رد اس پر لوٹانا اور تقسیم کرنا ہے۔

عمل کا لغوی معنی زیادتی اور غلبہ ہے اور اصطلاح میں وہ اعداء جن کے ذریعہ ورثہ کے حصے معلوم ہوں ان کو خراج کہتے ہیں، اگر خراج حصوں سے تنگ ہو جائے یعنی حد چھ ماہ ہو اور ورثہ کے حصے زیادہ ہوں تو پھر خراج (حد) میں زیادتی کی جاتی ہے یعنی ایک ایسا حد دلش کیا جاتا ہے جس سے تمام ورثہ کے حصے نکل آئیں کسی سہام کو زنی کی حاجت اور ضرورت پیش نہ آئے اسی زیادتی کرنے کا نام عمل ہے۔ مثلاً میت نے ایک زوجہ اور دو حق بنیوں کو چھ ماہ و ثواب زوج کا نصف اور بیٹوں کے دو ٹکڑے جمع ہو گئے، مسئلہ چھ ماہ و ثواب کے تین حصے اور بیٹوں کے چار حصے تو خراج (چھ) تنگ ہو گیا کیونکہ خراج چھ ہے اور حصے سات ہیں ثواب چھ میں سات تک عمل ہوگا کل مال کے سات حصے کر کے تین زوج کو اور چار دو بیٹوں میں تقسیم ہو گئے۔

② رد و عل کا حکم رد و عل کے تعیین مع امثلہ:- ہمارے نزدیک ہار و راء میں سے زمین پر رد نہیں ہوگا، اس کے علاوہ بقیہ تمام ورثہ و خاوند ہوں یا عورتیں ہوں ان سب پر رد ہو سکتا ہے اگر کلمہ صحابہ و ائمہ کے قائل تھے۔

جبکہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، امام مالک و امام شافعی کے نزدیک رد نہیں ہوگا بلکہ جو مال حصوں کے بعد باقی جائے گا وہ بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم میں ذوی الفروض کے حصے مقرر ہیں لہذا رد کے ذریعہ ان کے حصوں میں کمی بیشی کی جا سکتی کیونکہ یہ کتاب اللہ پر زیادتی ہے۔

الفتی الثاني..... وَأَنَا إِفْسَا عَشْرَ فَيَ تَقُولُ إِلَى سَبْعَةِ عَشْرَ وَتَوَ لَا شَفْعًا وَأَنَا أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ فَإِنَّا تَقُولُ إِلَى سَبْعَةِ وَعِشْرِينَ عَوَ لَا وَاجِدًا كَمَا فِي التَّمْثِيلَةِ الْيَنْتَبِئَةِ وَهِيَ إِفْرَاقَةٌ وَبَيْنَانٌ وَأَبْوَانٌ وَلَا يَزَالُ عَلَى هَذَا إِلَّا عِنْدَ إِبْنِ مَسْغُونٍ فَإِنَّ عِنْدَهُ تَقُولُ إِلَى أَحَدٍ وَثَلَاثِينَ. (۳۳-۱۷۰)

شکل العبارة ثم اشرحها ببسط ووضوح . ماهو وجه تسمية "المسئلة المنهوية" ؟

﴿ خلاصہ سوال ﴾ اس سوال کا مکمل تین امور ہیں (۱) مہارت بر اعراب (۲) مہارت کی تشریح (۳) مسئلہ منبریہ کی وجہ تسمیہ۔

﴿ جواب ﴾ ① عبارت بر اعراب :- کما مرفی المسوال آنفا۔

② عبارت کی تشریح :- بارہ میں عمل سترہ تک ہوتا ہے غلط طاق، جفت نہیں مگر بارہ کے سدر کا نصف یعنی ایک بڑھ جائے تو عمل سترہ تک ہوگا یہ اس وقت ہوگا جب رطل عثمان اور سدر جمع ہو جائیں مثلاً میت نے ایک بیوی اور دو حقیقی بہنیں اور ایک اختیانی بہن چھوڑی

عمل ۱۳

زوجه	دواخت یعنی	ایک اخت اختیانی
رطل	عثمان	سدر
۳	۸	۲

اور اگر بارہ پر بارہ کے رطل یعنی تین کا اضافہ ہو جائے تو یہ عمل پندرہ تک ہوگا یہ اس وقت ہوگا جب رطل عثمان اور ٹکٹ جمع ہو جائیں مثلاً میت نے زوجہ اور دو حقیقی بہنیں اور دو اختیانی بہنیں چھوڑی۔

عمل ۱۵

زوجه	اخت یعنی ۲	اخت اختیانی ۲
رطل	عثمان	ٹکٹ
۳	۸	۳

اور اگر بارہ پر بارہ کے رطل یعنی تین اور سدر یعنی دو کا اضافہ ہو جائے تو عمل سترہ تک ہوگا یہ اس وقت ہوگا جب رطل عثمان، ٹکٹ اور سدر جمع ہو جائیں مثلاً میت نے زوجہ، دو حقیقی بہنیں دو اختیانی بہنیں اور ایک ماں کو چھوڑا۔

عمل ۱۷

زوجه	اخت یعنی ۲	اخت اختیانی ۲	ام
رطل	عثمان	ٹکٹ	سدر
۳	۸	۳	۲

جہور کے نزدیک ۱۳ میں صرف ایک ہی عمل ہوتا ہے ۲۷ تک، جیسا کہ مسئلہ منبریہ میں ہوا جس کا نقشہ یہ ہے

عمل ۲۷

زوجه	بنات	اب	ام
ٹمن	عثمان	سدر	سدر
۳	۱۶	۳	۳

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک ۲۳ میں ۳۱ تک عمل ہوتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک محرم محاسب بن سکا ہے جسے

عمل ۳۱

۳۱

زوجہ	ام	اُختان (طال یا حقیقی)	اُختان اخیانی	ابن کافر
ثمن	سدس	ثلثان	ثمن	محرم
۳	۱۶	۸		

۳ مسئلہ نمبر یہ کی وجہ قسم :- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خبر دیے کے لئے خبر پر چڑھتے ہوئے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا تھا اور انہوں نے فی الغور یہ جواب دیا تھا اس لئے اس مسئلہ کو مسئلہ نمبر یہ کہا جاتا ہے۔

﴿الورقة الرابعة في اصول الفقه و الفرائض﴾

﴿السؤال الاول﴾ ﴿نور الانوار﴾ ۱۴۳۴ھ

الشيخ الاول وَالْخُبْرُ: هُوَ مِثْلُ الْكَلَامِ كَمَا يَجِيءُ مِثْلًا: أَمَّا مِثْلًا وَمِثْلُ مِثْلًا: شَيْءٌ يَجِيءُ مِثْلًا: يَقْنِنُ مِنْ أَزْوَاجِهِ بَقْتَامِ الْكَلِمَاتِ، وَالْفَهْمَةُ التَّوَكُّبِيَّةُ، وَأَشْنَأَ قَالَ ذَلِكَ: لِأَنَّهُ كَلِمَةٌ مَلِيحَةٌ فِي مِثْلًا: مَجْلِسِ الْوَعِظِ بَعْدَ أَنْ مَضَى شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ وَقَاتَهُ وَلَمْ يَغْلَنْهُ الْمُتَعَلِّمُ لِلْإِذْخَامِ حَتَّى يُؤْذِيَ الْكَلَامَ الْمَلِيحُ بَعْدَ حُضُورِهِ قِيلَ هَذَا السَّمَاعُ لَا يَتَكُونُ حُجَّةً فِي بَابِ الْخَبَرِ (ص ۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵)

عبارت پر اعراب لگائیں۔ عبارت کا خلاصہ بیان کریں۔ حدیث اور سنت کی تعریف کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال کا تین اہم امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) حدیث اور سنت کی تعریف۔

جواب ① عبارت پر اعراب :- کما مَزَّ فِي السُّوَالِ آنَفَا.

② عبارت کا خلاصہ :- خبر واحد کے جہت ہونے کیلئے اسکے راوی میں جن چار شرائط کا ہونا ضروری ہے ان میں سے دوسری شرط ضبط ہے اس عبارت میں ضبط کی تعریف کا ذکر ہے۔ چنانچہ مصنف فرماتے ہیں کہ ضبط کلام کو کا حقد سننے کا نام ہے۔ شارح کا حقد سننے کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سامع اس کلام کو ابتداء سے انتہا تک کلمات کی وسعت و ترکیب کے ساتھ سنے کیونکہ یہ اس بات کا سامع و مطلق کی مجلس کے سامع میں اس وقت آتا ہے کہ اسکے ازل سے کچھ حد گزر چکا ہوتا ہے اور اس وقت کا ازل حد اس سامع سے روہ جاتا ہے اور معلم کی از دعاء کی وجہ سے اسکے دیر سے آنے کو نہیں جانتا کہ وہ کوشش کلام کو اسکے حاضر ہونے کے بعد لوائے تاکو وہ اس کو سن لے پس اس جیسا سماع باب حدیث میں جہت نہیں ہوتا بلکہ محض تبرک ہوتا ہے حشر و مطلق کی مجلس میں بچوں کو تکرار کالایا جاتا ہے۔

③ حدیث اور سنت کی تعریف :- سنت کا لفظ آپ ﷺ کے اقوال اور افعال اور آپ ﷺ کے سکوت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال اور افعال پر بولا جاتا ہے۔ اور حدیث رسول اللہ ﷺ کے قول کو کہتے ہیں۔ البتہ بعض دفعہ حدیث کا لفظ حدیث پر بولا جاتا ہے اس وجہ سے ملا حنین نے تفسیر فرماتے ہیں کہ اس جگہ یعنی سبب العنفة میں سنت سے مراد حدیث یعنی فقط قول الرسول ﷺ مراد ہے کیونکہ افعال الہی ﷺ اور افعال صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر مصنف نے اس باب کے آخر میں ایک مستقل فصل میں کیا ہے۔ یہ

تقریف صاحب لورالوار کی مہارت کے مطابق ہے۔ اور مشہور تقریف کے مطابق حدیث مطلقاً آپ ﷺ کے اقوال و افعال و کلمات کا نام ہے اور سنت وہ عمل ہے جس پر آپ ﷺ نے آفرینگی میں دوام کے ساتھ عمل کیا ہو یعنی سنت دائمی غیر منسوخ عمل کا نام ہے۔

الشع الثاني..... والظعن المبہم من ائمة الحديث لا يجرح الراوى عندنا الا اذا وقع مفسدا بما هو جرح متفق على ممن اشتهر بالنصبية دون التعصب حتى لا يقبل الظعن بالتقليد والتبليس والارسال وكض الذابة. (ص ۳۲۰-۳۲۱)

ظن بہم اور ظن منسری تقریف ذکر کریں، مذکورہ مہارت کی بے غبار تشریح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) ظن بہم اور منسری تقریف (۲) مہارت کی تشریح۔

جواب..... ① ظن بہم و منسری تقریف :- راوی حدیث پر کوئی محدث بہم الفاظ جرح کے ذریعہ جرح کرے مثلاً وہو

مجروح، منکوح وغیرہ۔ تو یہ راوی ظن بہم کہلاتا ہے۔ اور اگر راوی حدیث پر الفاظ جرح جو بہم ہیں بولے مگر ایسے لفظ سے اکی تفسیر کر دے جو کہ جرح میں شق علیہ ہیں یا ایسے الفاظ کے ذریعہ جرح کی جو عادت خود جرح میں شق علیہ ہیں تو یہ ظن منسری ہے۔

② مہارت کی تشریح :- اس عبارت میں مصنف نے جرح مجروح وغیرہ کو ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ ظن بہم یعنی محدث کا صرف یہ کہنا هذا الحديث مجروح او منکوح یہ حدیث پر جرح کے لئے کافی نہیں ہے لہذا اس طرح کی حدیث کا ظن منسری ہو

گی۔ البتہ ظن منسری راوی میں جرح کو پیدا کر دے گا اور اس کی روایت مجروح اور ناقابل عمل قرار پائے گی۔ پھر مصنف فرماتے ہیں کہ ظن منسری سے حدیث میں جرح کا پیدا ہونا ہر عام آدمی کے ظن سے نہیں بلکہ اس شخص کے ظن منسری سے حدیث مجروح ہوگی

اور اس پر عمل نہ ہو گا جو دین میں خیر خواہی چاہے والا ہو اور مصنف اور محدث وہی نہ ہو۔ کیونکہ مصنف و محدث و راوی کی جرح اور ظن اس لئے بحث نہیں ہے کہ ان کی اختلافی حالت سے یہ بعید نہیں کہ یہ جرح و ظن محض تعصب اور تشدد ہی وجہ سے ہو۔ پھر مصنف بطور

تقریح کے چند ان امور کو ذکر کرتے ہیں جن سے حدیث پر ظن نہیں ہو سکتا وہ تقریباً آٹھ چیزیں ہیں۔ ① تلبیس یعنی راوی کے حلق یہ کیا جانے کہ یہ سند کی تفصیل کو چھپا رہا ہے ② تلبیس یعنی راوی اپنے شیخ کے معروف نام یا کنیت کو غلط کر رہا ہے ③ ارسال

یا تلبس یعنی اپنے شیخ کا ایسا نام یا ایسی صفت ذکر کرنا جو لوگوں میں مشہور نہ ہو ④ کسب الدلایہ یعنی کھڑو دو وغیرہ میں سواری کا ایذا لگانا ⑤ حراج کرنا یعنی دگل کی کے لئے کوئی فن بات مزلفا کہہ دینا ⑥ کم عمری یعنی یہ کہنا کہ یہ حدیث اس نے عمری میں ہی ہے

⑦ کثیر تعداد میں روایات کا نہ ہونا ⑧ کثرت سے مسائل کا استنباط، یہ تمام امور جرح میں مجرب نہیں ہیں۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۳۴ھ

الشع الاول..... او بیان ضروریۃ وهو اما ان يكون في حكم المنطوق او ثبت بدلالة حال المتكلم

او ثبت ضروریۃ دفع الغرور عن الناس او ثبت ضروریۃ كثرة الكلام. (ص ۳۲۱-۳۲۲)

بیان ضرورت کی تقریف کریں، بیان ضرورت کی مذکورہ تمام صورتوں کی وضاحت مثالوں کے ذریعہ کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) بیان ضرورت کی تقریف (۲) ضرورت کی مذکورہ صورتوں کی وضاحت

جواب..... ① بیان ضرورت کی تقریف :- بیان ضرورت وہ بیان ہے جو بوقت ضرورت حکم کی تکمیل کے کام سے نقصان نہ رٹھ سکا جائے۔

۷ بیان ضرورت کی مذکورہ صورتوں کی وضاحت مع امثلہ: اس عبارت میں بیان ضرورت کی چار صورتوں کو ذکر کیا گیا ہے۔

۱۰. یہ ہے کہ ظلم کا بیان مخلوق کے حکم میں ہو یا وہ کلام جس سے سکوت کیا گیا ہو اور مقدر تسلیم کیا گیا ہو وہ مخلوق کے حکم میں ہو

میرے والد ابواہ فلامہ الثالث، اس آیت میں شارح نے اولاد والدین کو مع شرکت میت کا وارث قرار دیا۔ اس کے بعد والدہ کا حصہ

لکٹ فاصلہ کر دیا تو یہ بیان ضرورت ہے اس لئے کہ اس کے علاوہ جو حصہ (دو لکٹ) بچا ہے وہ از خود معلوم ہو گیا کہ اس کا احضار والد ہے ① یہ

اسلام میں عورتوں کی خصوصیت یہ ہے کہ عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر اور خاندان کی خدمت میں مصروف رہیں۔ عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر اور خاندان کی خدمت میں مصروف رہیں۔ عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر اور خاندان کی خدمت میں مصروف رہیں۔

ان امور کا ملاحظہ کرنے کے باوجود خاموشی اختیار کی تو یہ ان امور کے جواز کئے ماہان ضرورت ہے کہ اگر یہ امور عقود جائز نہ ہوتے تو

آپ خاموشی اختیار نہ کرتے ⑤ یہ ہے کہ لوگوں سے ضرر کو دفع کرنے کیلئے ضرورتاً اس کو بیان حلیم کیا جائے جیسے ایک مالک کے

ماننے اس کا غلام خرید و فروخت کرتا ہے اور وہ مالک خاموش رہتا ہے تو مالک کی یہ خاموشی مالک کی طرف سے اجازت کبھی جائیگی،

کیونکہ اگر اس خاموشی کو بیاہن ضرورت کے درجہ میں اجازت پر محمول نہ کریں تو لوگ اس غلام کو عید ملا دن سمجھتے ہوئے اس سے خرید

مروءت لڑنے اور ان کا ضرر لازم آئے گا جو کہ حرام ہے اور اس ضرر کو دفع کرنا واجب ہے (۱) یہ ہے کہ حضرت سلام یا عیسیٰ علیہ السلام

میں نے حکم لے لیا کہ اس شخص کو نہ کہیں اور نہ لکھیں اور نہ ہی اس بات کا بیان کرے کہ معظوف علیہ

﴿سراجی﴾

السُّقُ الثَّانِي وَأَمَّا الْإِلَامُ فَلَمْخُولٌ ثَلَاثَةُ الْعَشْرِ مَعَ الْوَلَدِ أَوْ وَلَدِ الْأَبْنِ وَإِنْ سَقَلَ لَوْ مَعَ الْإِثْنَيْنِ مِنَ الْإِخْوَةِ

الْأَخْرَاجَ فَصَاحِلًا لِمَنْ أَرَادَ جِهَةً كَانَتْ، وَتِلْكَ لِكُلِّ عِنْدَ عَلَمٍ هَؤُلَاءِ الْمُتَكَوِّرِينَ، وَتِلْكَ مَا بَقِيَ بَعْدَ فَرَضِ أَحَدٍ

سراجی

السُّقُ الثَّانِي وَأَمَّا اللَّامُ فَلِخَوَالٍ ثَلَاثَ السُّلُوسِ مَعَ الْوَلَدِ أَوْ وَلَدِ الْإِبْنِ وَإِنْ سَقَلَ لَوْ مَعَ الْإِثْنَيْنِ مِنَ الْإِخْوَةِ

الْأَخَوَاتِ فَصَاعِدًا إِلَىٰ أَيِّ جِهَةٍ كَانَا. وَتِلْكَ لُكُلٌ عِنْدَ عَلِيمٍ هَؤُلَاءِ الْمُنْكَوِّرِينَ، وَتِلْكَ مَا بَقِيَ بَعْدَ فَرَضِ أَحَدٍ

مُذْخِبِينَ وَذَلِكَ فِي مِثَالَيْنِ..... وَلَوْ كُنْ مَكَانَ الْآبِ جَدًّا فَلِلْأَمِّ ثَلَاثُ جَمِيعٍ لِلنَّالِ إِلَّا عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ.

اہر اب کا لڑ جوا اور شرع کریں۔ آخری سلسلے میں امام ابو یوسف کا اختلاف واضح کریں۔

۴۔ اس سوال میں درج دیں امور کا سبب ہے کہ ہمارے پرارباب کا ہمارے ہمارے

۱ عبارت را اعراب: حکما مؤلف، السؤال آنفا.

● عمارت کا ترجمہ :- اور ہی ماں تو اس کی تمنّیں حائس ہیں: سہی ہے اولاد کے ساتھ یا بیٹے کی اولاد کے ساتھ چاہے رہنے

نیچے ہو جائے، یا دو یا دو سے زیادہ بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ خواہ وہ دونوں کسی جہت سے ہوں۔ اور پورے مال کا تہائی حصہ

ہاں نہ کرو اور نہ کے نہ ہونے کی صورت میں۔ اور مہاں بیوی میں سے ایک کا حصہ دینے کے بعد بچے ہوئے مال کا قیرا حصہ

ہے۔ لہذا یہ دو مسئلے ہیں۔ اور اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کیلئے پورے مال کا میرا حصہ ہے، مگر امام ابو یوسف کے نزدیک۔

[illegible]

Maktaba Tul Ishaat co

پڑھتی کے ساتھ یا دو بھائی بہن یا زیادہ بھائی بہنوں کی موجودگی میں ماں کیلئے سہس ہے خواہ وہ کسی بھائی بہن ہوں یا علاتی یا اخیالی؟
 غلط ① ذکر زور و تادم نہ ہونے کی صورت میں ماں کے لئے کل ترکہ کا ایک ٹکٹ ہے ② احداث زوجین کا حصہ ٹکٹ لے کے بعد جو باقی بچے اس کا ٹکٹ ہے ماورہ میں حالت صرف دو سکنوں میں پیش آتی ہے ③ یہی کا اشتغال ہو اور و تادم میں صرف خاوند اور والدین ہوں ④ خاوند کا اشتغال ہو اور و تادم میں صرف بیوی اور والدین ہوں۔

باپ کی جگہ اگر دادا اور طریقین ٹھیکہ فرماتے ہیں کہ ماں کو کل مال کا ٹکٹ ملے گا، امام ابو یوسف ٹھیکہ فرماتے ہیں کہ ماں کو زوجین میں سے ایک کا حصہ دینے کے بعد بقیہ مال ہی کا ٹکٹ ملے گا۔

⑤ اختلاف کی وضاحت :- اگر میت نے اپنی ماں کے ساتھ اپنے دادا اور ماں بیوی میں سے کسی ایک کو چھوڑا تو اس صورت میں اختلاف ہے۔ امام ابو یوسف ٹھیکہ فرماتے ہیں کہ باپ کی جگہ اگر دادا اور طریقین میں سے ایک کا حصہ دینے کے بعد بقیہ مال ہی کا ٹکٹ ملے گا جبکہ طریقین ٹھیکہ فرماتے ہیں کہ کل مال کا ٹکٹ ملے گا اور اسی پر فتویٰ ہے۔ کہ یا طریقین ٹھیکہ کے نزدیک باپ اور دادا کے احکام الگ الگ ہیں۔ (عراقی)

السؤال الثالث ۱۴۳۴ھ

السؤال الاول..... وَالْمَحْرُومُ لَا يَخْجِبُ عَنْهُمَا وَجَدَ ابْنُ مَسْفُوفٍ يَخْجِبُ حَبْثُ التَّغْلُظِ كَالْمُكَلِّفِ وَالْقَاتِلِ وَالزَّوْفِيِّ وَالْمَخْجُوبُ يَخْجِبُ بِأَلَا تَفْهَمُ (مسئلہ اول)

محبوب کا لغوی اور اصطلاحی معنی بتائیے۔ محرم اور محبوب میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اختلاف واضح کریں۔
 خلاصہ سوال :- اس سوال میں تین امور مل طلب ہیں (۱) محبوب کا لغوی اور اصطلاحی معنی (۲) محرم اور محبوب میں فرق (۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور جہور میں اختلاف۔

جواب :- ① محبوب کا لغوی اور اصطلاحی معنی :- جب کا لغوی معنی منع کرنا ہے اور اصطلاح میں کسی وارث کو میت کے بعض یا کل ترکہ سے روک دینے کو جب کہا جاتا ہے۔ جب کی دو قسمیں ہیں ① جب نقصان :- محبوب کا ایک بڑے حصے سے دوسرے چھوٹے حصے کی طرف منتقل ہونا اور یہ اصحاب فرائض میں سے پانچ فریق کیلئے ہے یعنی زوجہ، زوجہ، ماں، پوتی اور علاتی بہن کیلئے ② جب حرمان :- اس بارے میں وارثوں کے دو فریق ہیں ایک فریق جو کسی خال میں اس جب کے ساتھ محبوب نہیں ہوتا اور وہ چھ قسم کے وارثین ہیں یعنی بیٹا، باپ، شوہر، بیٹی، ماں، یہی اور دوسرا فریق کسی حالت میں وارث ہوتا ہے اور کسی حالت میں جب حرمان کے ساتھ محبوب ہو جاتا ہے اور وہ ان چھ کے علاوہ ہیں۔

الحاصل دو طرح جن میں جب حرمان نہیں ہوتا انکی تعداد چھ ہے اور وہ اب، ام، ابن، بنت، زوجہ اور زوجہ ہیں۔
 اور جب نقصان صرف پانچ ذوی القروض میں ہوتا ہے۔ ① زوجہ ② زوجہ : ان دونوں کا حصہ اولاد کی وجہ سے کم ہوتا ہے ③ ام : اس کا حصہ اولاد، اخوة اور اخوات کی وجہ سے کم ہوتا ہے ④ بنت الامن : اس کا حصہ بنت صلیبہ کی وجہ سے کم ہوتا ہے ⑤ اخت علاتیہ : اس کا حصہ اخت عینیہ کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔

⑥ محرم اور محبوب میں فرق :- محبوب وہ شخص ہے کہ میراث نہ ملنے یا کم ملنے کا باعث کوئی اس کا ذاتی سبب نہ ہو بلکہ کوئی

جواب..... ① عبارت پراعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② عبارت کی وضاحت :- عبارت کا حاصل یہ ہے کہ دو حکم و دلائل یعنی نصوص میں تضاد کے تحقق کے لئے کچھ شرائط ہیں چنانچہ تضاد کا سب سے اعلیٰ و افضل درجہ یہ ہے کہ وہ دونوں دلائل درجہ کے اعتبار سے مساوی اور برابر ہوں کسی ایک کو دوسری دلیل و حکم پر ذات و صفات کے اعتبار سے کوئی زیادتی حاصل نہ ہو مثلاً منفرہ حکم میں قاتل ویرا بری نہ ہونے کی وجہ سے تضاد نہیں ہو سکتا اس لئے کہ حکم منفرہ افضل و اعلیٰ ہے اس کو منفرہ پر ترجیح ہوگی۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ اُن دونوں نصوص و احکام کے کل وقت میں اتحاد ہو اور یا ہم دونوں حکم تضاد ہی ہوں، پس اگر کل میں یاقوت میں اتحاد نہ ہو یا ہم دونوں حکم تضاد ہوں تو تضاد ہی تحقق نہ ہو گا مثلاً زچہ سے دلی حلال اور اسکی والدہ سے حرام ہے یہاں احتمال نہ ہونے کی وجہ سے تضاد نہیں ہے شراب بتنا یا اسلام میں حلال تھی اور بعد میں حرام ہوئی یہاں احتمال نہ ہونے کی وجہ سے تضاد نہیں ہے۔ اس تضاد کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ دونوں میں تضاد ہو جائے تو پھر سنت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

③ معارضہ بین الآیین کی مثال سے وضاحت :- قرآن کریم کی آیت فاسقوا ما تبسروا من القرآن اور اذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا باہم تضاد میں ہیں۔ اول آیت نمازی پر اعلیٰ نصوص قرأت کو لازم کرتی ہے اور دوسری آیت خاص صورت میں اس کی نفی کرتی ہے حالانکہ مفسرین کی تصریح کے مطابق دونوں آیات کا تعلق نماز سے ہے پس دونوں آیات میں تضاد نہ ہوا۔ ہم نے سنت کی طرف رجوع کیا تو آپ ﷺ کے ارشاد من کان لہ امام فقواۃ الامام فقواۃ لہ سے یہ تضاد ختم ہو گیا کہ مقتدی قراءت نہ کرے بلکہ وہ خاموشی سے سنے۔ (فت ۱۲ ج ۱ ص ۸۳)

الشیخ الاسلام..... وَاِذَا اُنْقَضَ الْيَمْنُ اِجْتَمَعَ السُّلَفُ بِاجْتِمَاعِ كُلِّ عَصْبٍ عَلٰى نَقْلِهِ كَمَا نَقَلَ الْخَوِیْثُ التَّنَوِّیْدُ وَاِذَا اُنْتَقَلَ الْيَمْنُ بِالْاَفْزَادِ كَمَا نَقَلَ الشُّنَّةُ بِالْاِخْوَادِ ثُمَّ هُوَ عَلٰى مَوَازِیْتِہِ (ص ۳۳۳ ج ۱) عبارت پراعراب لکھیں، مذکورہ عبارت کا مطلب بیان کریں۔

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال کا اصل دوسرا میں (۱) عبارت پراعراب (۲) عبارت کا مطلب۔

جواب..... ① عبارت پراعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② عبارت کا مطلب :- حاصل عبارت یہ ہے کہ اجماع کا ایک زمانہ کے اہل اجماع سے دوسرے زمانہ کے اہل اجماع کی طرف نقل ہو یا ضروری ہے، جب کوئی اجماع ہماری طرف نقل ہو کر پہنچے گا تو وہ حدیث مستتر کی شکل ہو گا یعنی اس کا ایجاب قطعی ہو گا اور وہ اجماع سے ثابت شدہ حکم واجب العمل ہو گا جیسا کہ قرآن کریم کے کتاب اللہ ہونے اور نماز کے فرض ہونے پر اجماع نقل و نقل ہے۔ اور اگر یہ اجماع بذریعہ حادث نقل ہو تو پھر یہ خبر واحد کی شکل ہو گا یعنی یہ عمل کو ثابت کرے گا مگر یقین و قطعیت کو ثابت نہیں کرے گا جیسا کہ عیدہ سلمانی نے عمرہ سے قبل چار رکعت سنت پر اجماع کے ساتھ مخالفت کرنے پر صحابہ کرام علیہ السلام کا اجماع نقل کیا ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۳۵ھ

الشیخ الاول..... وَالرَّوَاۤءِ اِنْ عُرِفَتْ بِالْغَيْفِ وَالتَّقْلَامِ بِالْاِجْتِهَادِ كَالْخَلْفِ الْوَاۤسِیُوۡنَ وَالْعَبَادِلَۃُ كَاَنَ حَدِیْثُہُ حُجَّةٌ یُنْتَرَكُ بِہِ الْاَیْقَاسُ، خِلَافًا لِمَا لَیْكَ، وَاِنْ عُرِفَتْ بِالْعَدَالَةِ وَالضَّبَاطِ لَوْنُ الْغَیْفِ کَأَنَّہِ وَآیِیْنِ

لَحْزَمَةً إِنْ وَافَقَ حَبِيبَةُ الْقَيْسِ عَمِلَ بِهِ وَإِنْ خَلَفَهُ لَمْ يَنْزَكْ إِلَّا بِالْمَضْرُوءَةِ كَحَبِيبَةِ النَّصْرَانِ (مسند احمد)

مبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مذکورہ بحث کا تعلق خبری کس قسم سے ہے، حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں دونوں فقہ کا نقطہ کس اعتبار سے کہا گیا، حدیث مصراۃ کی تفصیل اثر کے مذاہب کی روشنی میں لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) بحث کے حلقہ کی نشاندہی (۴) حضرت انس و ابو ہریرہؓ میں دونوں فقہ کے نقطہ کا استعمال (۵) حدیث مصراۃ کی تفصیل۔

جواب ① عبارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ :- اور اگر راوی کا قیہ ہوتا معروف ہے اور اجتہادی ملاحیت کی وجہ سے اُسے حق تقدم حاصل ہے جیسے غلطیہ راشدین اور عبداللہ بن علیؓ تو اس کی حدیث جہت ہوگی اُس کی وجہ سے قیاس کو ترک کر دیا جائے گا امام مالک کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور اگر راوی کی عدالت اور ضبط حدیث معروف ہے مگر قہارت معروف نہیں ہے جیسا کہ حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہؓ اور اگر اُس کی حدیث قیاس کے سوا حق ہوگی تو اس پر عمل کیا جائے گا اور اگر وہ قیاس کے مخالف ہو تو اُس کو ضرورت کے بغیر ترک نہیں کیا جائے گا جیسا کہ حدیث مصراۃ۔

③ بحث کے حلقہ کی نشاندہی :- مذکورہ عبارت و بحث کا تعلق اتصالی سند کی کیفیت کے اعتبار سے خبری قسم ثالث یعنی خبر واحد کے ساتھ ہے۔

④ حضرت انس و ابو ہریرہؓ میں دونوں الفقہ کے نقطہ کا استعمال :- حضرت انس و حضرت ابو ہریرہؓ کے حلقہ دونوں الفقہ کا نقطہ محض مسئلہ مثال کو سمجھانے کیلئے ایک نکتہ کے طور پر بطور ضرورت ہم مجہوری استعمال کیا گیا ہے، معاذ اللہ حضرت انس و ابو ہریرہؓ کی جانب قہارت و اختلاف کو مشوب نہیں کیا گیا۔ اس کو صاحب اصول الشافعی نے ان الفاظ سے تعبیر کیا ہے کہ وہ راوی معروف بالخط والعدالت ہو مگر معروف بالفقہ والا اجتہاد نہ ہو یعنی ان کو اجتہاد و استنباط کا حلقہ مطابقت کیا گیا ہو اور وہ راوی توئی میں مشہور ہو بلکہ کسی کھمار و توئی دیتے ہوں جیسے حضرت ابو ہریرہؓ و انس بن مالکؓ (خبر لوئی)

⑤ حدیث مصراۃ کی تفصیل :- حدیث میں تصریح سے منع کیا گیا ہے تصریح اور مصراۃ اہل المطلب یہ ہے کہ باور کے قس میں اسے فروغ کرنے سے حدیث میں عمل سے منع ہے دیا جائے اور اسے دہانہ جانے تا کہ خریداریہ کچھ کہ یہ متناہیہ و حدیثیہ ملا جاوے۔ اگر ائمہؓ فرماتے ہیں کہ ”مصراۃ“ بکری یا ”فعل“ ”اوتیٰ خریدنے والے مشتری کو تمہیں ان کا اختیار ملے گا، چاہے تو وہ اس کو اپنے پاس رکھے یا اپنی سرکار ساتھ میں ایک صانع کھجور بھی لواتے، ان کی دلیل ”ولا تصورو الاہل والفقہ لمن ابتاعھا فهو بخیر النظرین بعد ان یصلھا فان رضیھا امسکھا وان مسخطھا ردها وصاعلمن تم“ (مسلم) ہے۔

پھر بعض فقہاء یہ فرماتے ہیں کہ ایک صانع کھجور کو ۲۰ ضروری ہے جبکہ دوسرے بعض فقہاء یہ فرماتے ہیں کہ صانع کھجور کا ذکر اتفاقی ہے، اور ناسل بات یہ ہے کہ عتاد و رد کمال کر استعمال کیا ہے اس کی قیمت ادا کرے۔

حنیہ اہل کونکا مذہب یہ ہے کہ اس صحت میں مشتری کو کیا اختیار نہیں کہ وہ بکری یا بچہ کو اپنی سرکار سے خریدے مشتری رجوع باہتمام کر سکتا ہے، وہ اس طرح کہ یہ دیکھا جائے گا اس وقت بازار میں اس بکری کی کیا قیمت ہے؟ اور مشتری نے اس کے ۱۰۰ سے بھرے

ہوئے غصہ نہ کر کیا قیمت لگائی گئی؟ ان دونوں قیمتوں کے درمیان جفرق ہوگا وہ بائع مشتری کو ادا کرے گا یہ امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے۔

اس حدیث کے دو جزو ہیں ایک خیار رد اور دوسرا رد کی صورت میں ایک صارف مرد یا عورت شائع تو اس کے کار پر عمل کرتے ہوئے دونوں جزو کا اختیار کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ اور امام محمد دونوں جزو کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ نہ رد کا اختیار دیتے ہیں اور نہ صارف کو رد کا حکم دیتے ہیں۔ امام ابو یوسف اور امام مالک حدیث کے پہلے جزو پر تو عمل کرتے ہیں کہ مشتری کو رد کا اختیار دیتے ہیں لیکن دوسرے جزو یعنی بیع کے ساتھ ایک صارف مرد یا عورت ضروری ہے، اسے اختیار نہیں کرتے۔ البتہ امام مالک کہتے ہیں کہ صارف کو رد ضروری نہیں ہے لیکن غالب قوت جلد میں سے ایک صارف کو رد ضروری ہے، خواہ وہ عورت ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور شخص ہو کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں غالب قوت مدینہ تھیں اس لئے حضور ﷺ نے اسی کا حکم دیا، ہمارے شہر میں جو قوت غالب ہوگی، ہمارے اس کا رد کرنا ضروری ہوگا۔

امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ جتنا دودھ مشتری نے اس شاة مصرعہ سے لگا لیا ہے اس کی قیمت لونا ضروری ہے کیونکہ مضمون دودھ ہی ہے لہذا اس کی قیمت واجب ہوگی اور عام طور پر حضور ﷺ کے زمانے میں اس دودھ کی قیمت ایک صاع تھیں تھی، اس لئے آپ ﷺ نے اس کی ادائیگی کا حکم دیا، یا پھر مصلحت اس کا حکم دیا۔

امام ابوحنیفہ نے اس حدیث کو اس لئے چھوڑا کہ یہ حدیث بہت سے اصول شریعہ کے معارض تھی مثلاً ایک اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لِمَنْ اَعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اَعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خان بقدر نقصان ہوتا ہے، دونوں میں مساوات ہوتی ہے، اگر حدیث پر عمل کرتے ہیں تو خان اور نقصان میں مساوات لیکن نہیں اس کے علاوہ یہ حدیث اور بھی اصول مسلک کے خلاف ہے۔

حنیفہ کا استدلال: امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ اس مسئلے میں یہ بکری بائع کو واپس لوٹنے کی کوئی صورت نہیں، اس لئے کہ جس وقت بائع نے وہ بکری فروخت کی اس وقت بکری کے قصوں میں جو دودھ تھا وہ بھی فروخت کیا تو دودھ بھی مشتری کی ملکیت میں آگیا اور دودھ بھی بیع کا ایک حصہ ہو گیا لہذا اگر کسی وقت اس بکری کو واپس لوٹا یا جائے گا تو اس دودھ کو بھی لوٹنا ضروری ہوگا جو بیع کے وقت بکری کے قصوں میں موجود تھا لیکن جب مشتری اس بکری کو خرید کر لے آیا تو اس میں حریہ دودھ پیدا ہو گیا اور یہ دودھ مشتری کی ملکیت اور اس کی خان میں پیدا ہوا اور یہ اصول وقاعدہ ہے کہ ”الخراج بانفسان“ یعنی اگر کوئی چیز کسی شخص کی خان میں ہے تو اس کے خان میں ہوتے ہوئے اس سے جو غنم حاصل ہوگا وہ اسی شخص کی ملکیت ہوگا جس شخص کے خان میں وہ چیز ہوگی تو چونکہ یہ بکری مشتری کے خان میں ہے اس لئے اس امر میں پیدا ہونے والا دودھ بھی اس کی ملکیت ہونا چاہیے اس قاعدہ کی رو سے مشتری پر صرف یہ حکم کا دودھ لوٹنا لازم ہونا چاہیے یعنی وہ دودھ جو بیع کے وقت بکری کے قصوں میں موجود تھا اور دوسری قسم کا دودھ جو بعد میں پیدا ہوا اس کا لوٹنا لازم نہ ہونا چاہیے۔ اب اگر ہم مشتری پر کل دودھ کی قیمت لازم کریں تو اس میں مشتری کا نقصان ہے کیونکہ اس دودھ میں دودھ کی تمام حجاز اس کے اپنے خان میں پیدا ہوا تھا اور اگر ہم مشتری پر بالکل قیمت لازم نہ کریں تو اس میں بائع کا ضرر ہے کیونکہ عقد کے وقت بکری میں جو دودھ تھا وہ بائع کے یہاں پیدا ہوا تھا اور اگر ہم یہ کہیں کہ مشتری پر اس دودھ کی قیمت لازم ہے جو عقد کے وقت تھا اور جو دودھ اس کے بعد اس کی ملکیت میں پیدا ہوا ہے اس کی قیمت لازم نہیں ہے مگر عقد کے وقت کتنا دودھ تھا اور بعد میں کتنا پیدا ہوا؟ یہ معلوم کرنا ممکن نہیں

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مل طلب ہیں (۱) علم میراث کے فاخذ و معاد (۲) میراث کے مستحقین کے اہل (۳) ورثہ کی اقسام (۴) ترکہ کی ترتیب (۵) فرض مقدروہ کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾..... ① علم میراث کے فاخذ و معاد :- علم میراث کے فاخذ و مراعات تین ہیں۔ ① کتاب اللہ ② سنت رسول اللہ ③ اجماع امت محمدیہ رحمہ اللہ۔ قیاس فاخذ میراث میں داخل نہیں ہے۔

④ میراث کے مستحقین کے اہل :- میراث کے مستحقین بارہ افراد ہیں جن میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں، چار مرد یہ ہیں، باپ، جد، بھتیجہ، ازلی زوج۔ آٹھ عورتیں یہ ہیں زوجہ، بنت مسلمہ، بنت الابن، اخت عینہ، اخت علاتیہ، اخت خلیفہ، ام، جدہ و جدہ۔

⑤ ورثہ کی اقسام :- دو چیزیں ترتیب سے ترکہ کو ورثہ میں تقسیم کریں گے۔ ① اصحاب فرأش ② عصبہ نسبی ③ عصبہ نسبی کا معنی ④ اصحاب فرأش پرندہ ⑤ ذوی الارحام ⑥ سولی الموالات ⑦ مقررہ بالنسب علی الغیر ⑧ سولی لڑائی لاشٹ ⑨ بیت المال۔

⑥ ترکہ کی ترتیب :- میت کا وہ مال جس کے ساتھ غیر کا حق متعلق نہ ہو۔

⑦ فرض مقدروہ کی نشاندہی :- کتاب اللہ میں ذکر کردہ فرض مقدروہ چھ ہیں، نصف، رزق، دشمن اور عثمان ٹٹ و سدس اور یہ چھ فرض تعینیت و تحسین کے طریقہ پر ہیں۔ تعینیت کا مطلب ذکرنا ہے یعنی نصف رزق کا ذکرنا ہے اور رزق دشمن کا ذکرنا ہے یعنی طرح دشمنان ٹٹ کا ذکرنا ہے اور ٹٹ سدس کا ذکرنا ہے۔ تحسین کا مطلب نصف ذکرنا ہے یعنی اس کے برعکس سدس، ٹٹ کا نصف ہے اور ٹٹ عثمان کا نصف ہے، اسی طرح دشمن رزق کا نصف ہے اور رزق نصف کا نصف ہے۔

﴿الشیخ الثالث﴾..... اذکر احوال الاشخاص التالية الاب، الجد، الام، الجدة الصحيحة و اکتب حل

المسئلة التالية. (ہفتان، اخ خیفی، زوجہ، بنت الابن، اب) (مس ۸، ۱۸، ۱۹، ۲۰)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) مذکورہ ورثہ کے احوال (۲) مذکورہ مسئلہ کا حل۔

﴿جواب﴾..... ① مذکورہ ورثہ کے احوال :- باپ کے احوال :- باپ کی تین حالتیں ہیں۔ ① مطلق حصہ اور وہ سدس ہے جبکہ میت کا بیٹا یا پوتہ یا پڑپوتا موجود ہو ② حصہ ملنا اور عصبہ بننا دونوں ایک ساتھ اور یہ میت کی بیٹی، پوتی یا پڑپوتی وغیرہ کیساتھ ہے اگرچہ یہ سلسلہ بچہ تک چلا جائے ③ فقط عصبہ بننا اور یہ میت کی اولاد اور اولاد ابن نہ ہونے کی صورت میں ہے۔

جد کے احوال :- جد بچہ کے چار احوال ہیں ① اگر میت کا باپ موجود ہو تو دادا ساتھ و محرم ہو جائے گا ② باپ نہ ہونے کی صورت میں دادا کے ساتھ میت کی لڑکھ لڑکھ، بیٹا، بیٹا وغیرہ ہو تو دادا کو سدس ملے گا ③ اگر دادا کے ساتھ باپ کی بجائے میت کی صرف مرنٹ اولاد (بیٹی، پوتی) موجود ہو تو دادا سدس پانے کے ساتھ عصبہ بھی ہوگا ④ اگر دادا کے ساتھ میت کی کوئی اولاد نہ ہو تو دادا عصبہ محض ہوگا۔ تہا ہونے کی صورت میں سارا ترکہ اور دوسرے اصحاب فرأش کی موجودگی میں بقیہ میراث اس کو ملے گی۔

ام کے احوال :- ام کی تین حالتیں ہیں۔ ① میت کے بیٹے بیٹی یا پوتے پوتی یا پڑپوتے پڑپوتی کے ساتھ یا دو بھائی بہن یا زیادہ بھائی بہنوں کی ماں کیلئے سدس ہے خواہ وہ بیٹی بھائی بہن ہوں یا علاتی یا خیالی یا غلو ② ان کے نہ ہونے کی صورت میں ماں کے لئے کل ترکہ کا ایک ٹٹ ہے ③ اجد اور وین کے حصہ کے بعد جو باقی بچے اس کا ٹٹ ہے۔

جدہ کے احوال :- جدہ کی دو حالتیں ہیں ① جدہ کیلئے کل ترکہ کا سدس ہے خواہ ماں کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے ہو خواہ

ایک ہو یا زیادہ، جب یہ عہدات مجبہ ہوں اور جب میں سب برابر ہوں ⑤ اس کی جیسے تمام عہدات، باپ کی جیسے صرف پوری عہدات (دادیاں) دادا کی وجہ سے دو دادیاں جوداد کے واسطے سے ہوں اور قریب والی جدہ کی جیسے دور والی جدہ یہ تمام ساتھ ہو جائیگی۔

⑦ مسئلہ مذکور کا حل :-

بنات	ابن خلی	زوجہ	بنت الابن	اب
مٹان	محرم	مٹن	محرم	مٹن مع اصہ
۱۶		۳		۵

﴿الورقة الرابعة في اصول الفقه و الفرائض﴾

﴿السؤال الاول﴾ ﴿نور الانوار﴾ ۱۴۳۶ھ

الفتی الاول وَالْمَرْثِيُّ عَنْهُ إِذَا أَنْكَرَ الزَّوْجَاتِ أَوْ عَمَلٍ بِخِلَافِهِ بِفَدْلِ الزَّوْجَاتِ مِثْلًا لَوْ خَلَّاتٍ بَيْنَيْنِ سَقَطَ الْعَمَلُ بِهِ وَإِنْ كَانَ قَبْلَ الزَّوْجَاتِ أَوْ لَمْ يُعْرِضْ تَارِيخُهُ لَمْ يَكُنْ جُزْأً وَتَغْيِيرُ الزَّوْجَاتِ بَلْعَنَ مُخْتَلَفَاتِهِ لَا يَتَنَفَّعُ الْعَمَلُ بِهِ وَالْإِمْتِنَاعُ عَنِ الْعَمَلِ مِثْلَ الْعَمَلِ بِخِلَافِهِ. (س. ۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵)

عہدات پر عہد لگائیں مذکورہ عہدات کا تعلق کس بحث سے ہے عہدات میں مذکورہ اصول کو کتابوں کے ساتھ بطور شارح خارج کرید۔
﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عہدات پر اعراب (۲) بحث کے حلقوں کی نشاندہی (۳) عہدات میں مذکورہ اصول کی وضاحت بطور شارح۔

جواب ① عہدات پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② بحث کے حلقوں کی نشاندہی :- مذکورہ عہدات کا تعلق حدیث کو لاحق ہونے والے طعن اور جرح کے ساتھ ہے۔

③ عہدات میں مذکورہ اصول کی وضاحت بطور شارح :- عہدات کا حاصل یہ ہے کہ راوی اگر اپنی روایت کا بالکل انکار کر دے یا روایت کا کلاں توڑ کرے لیکن روایت کے بعد اپنی ہی روایت کر دے روایت کے خلاف عمل کرے تو اس صورت میں روایت پر عمل ساتھ ہو جائیگا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مشہور حدیث ایما امرأة نكحت بלא إذن وليها فنكحها باطل (جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے) کی روایت میں مگر خود انہوں نے اپنی سچی نکاح کا انکار آنے والی کی اجازت کے بغیر کیا۔ اور اگر راوی کے عمل کا اختلاف روایت لئے جانے سے ٹل ہوا ہو یا تاریخ کا علم نہ ہو کہ عمل روایت سے پہلے ہے یا روایت کے بعد ہے تو اس صورت میں دو روایت قابل اعتبار ہے، یہ چیز اس روایت کے لئے معزز نہیں ہے۔

اگر حدیث کے راوی نے حدیث کے مشترک حوالی میں سے کسی ایک محکم معنی کی تعیین کر دی تو ہم اس پر عمل کریں گے اس پر عمل کرنا دوسری تاویل کے لئے مانع نہ ہوگا بلکہ اس پر بھی عمل کیا جاسکتا ہے، اس لئے کہ صرف راوی کا قول حجت نہیں ہے، اس کی مثال ترمذی شریف کی ایک روایت (المعتبایعان بالخیار ما لم يتفقوا) ہے جس کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ پس یہ روایت تفرقی اقوال اور تفرقی ابدان دونوں کا احتمال رکھتی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی تاویل تفرقی ابدان کے ساتھ کی ہے

جیسا کہ امام شافعی کا قول ہے اور یہ اس بات کے متناہی نہیں ہے کہ ہم اس حدیث کے دوسرے معنی تفریقاً بقول پر عمل کرتے ہیں نہ اور خود کسی راوی کا اپنی روایت کردہ روایت کے مطابق عمل نہ کرنا اور اس پر عمل کرنے سے باز رہنا یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ راوی اس حدیث کے خلاف پر عمل کرے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس میں جاتے وقت اور کورسجے اٹھتے وقت رفع یدین والی حدیث کے راوی ہیں مگر وہ خود اس حدیث پر عمل نہیں کرتے وہ صرف تکبر تحریر کے وقت رفع یدین کرتے تھے پس اُن کا اس روایت کے مطابق عمل نہ کرنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ روایت منسوخ ہو چکی ہے۔

الشیخ الاسلام

..... وكونه من الصحابة أو من العترة لا يشترط موكد أهل المدينة وانقراض عصره قبل يشترط للإجماع اللاحق عدم الاختلاف في المسبق عند أبي حنيفة مولى كذا في الصحيح. فكذا عمارت کی اس طرح تشریح کریں جس سے تمام قیودات احزاب کی انکادیت واضح ہو جائے۔ (ص ۳۳۰ رمایہ)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں اعلیٰ ہدایت اور قیودات احزاب کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾..... عمارت و قیودات احزاب کی وضاحت:- عمارت کا حاصل یہ ہے کہ اجماع کے لئے مجتہد کا متعلق و ساحل ہونا اور خواہ اہل پرست و بدعتی نہ ہو ضروری ہے۔ اجماع کیلئے بالخصوص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا آپ رضی اللہ عنہ کی اہل قربات ہونا یا اہل مدینہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح اجماع کے بعد تمام مجتہدین و اہل اجماع کا فوت ہونا اور ان کے زمانہ کا قیام ہونا ضروری نہیں ہے۔ یہ احزابی قیود اس لئے لگائی گئی ہیں تاکہ ان بعض حضرات کے اقوال کی لٹی ورد ہو جائے جنہوں نے یہ قیود لگائی ہیں مثلاً بعض حضرات نے کہا کہ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع مستحب ہے اس لئے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے انصاف و احکام اور علم شریعت کے اصول کی سمجھ بوجھ پر ان کی مدح و ثناء کی ہے۔ اسی طرح بعض حضرات نے کہا کہ صرف آپ رضی اللہ عنہ کی نسل اور اہل قربات کا اجماع مستحب ہے اس لئے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد کراہی سے بچنے کیلئے کتاب اللہ اور اپنے اہل بیت کو مضبوطی سے تھامنے کی وصیت کی۔ اسی طرح امام مالک نے فرمایا کہ صرف اہل مدینہ کا اجماع مستحب ہے اس لئے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ سے نبی کی لٹی کی گئی ہے اور خطا بھی بحث ہی ہے، اس لئے نبی سے پاک لوگوں کا اجماع مستحب ہے۔ اسی طرح امام شافعی نے فرمایا کہ اجماع کے بعد اہل اجماع کا فوت ہونا اور ان کے زمانہ کا قیام ہونا ضروری ہے کیونکہ اگر اہل اجماع میں سے کوئی زندہ ہے تو اجماع کے بعد موت سے پہلے اس کے رجوع کرنے کا احتمال موجود ہے۔ تو مصنف نے ان قیود احزابیہ کے ذریعہ ان تمام اقوال کی لٹی کر دی۔ اس لئے کہ جو بالخصوص اجماع کے تحت ہونے پر دلالت کرتے ہیں ان میں اس طرح کی کوئی قید نہیں ہے وہ تمام خصوص مطلق ہیں۔

السؤال الثاني ۱۴۳۶ھ

الشیخ الاول

..... وَالْعِدَالَةُ وَمِنْ الْأَسْتِقَانَةِ فِي الدِّينِ وَهُوَ يَتَفَلَّقُ إِلَى دَرَجَاتٍ مُتَفَاوِتَةٍ بِالْإِفْرَاطِ وَالْتَعَسُّبِ وَالْمُنْتَهَبُ هُنَا كَدَالُهَا وَهُوَ دُجْحَانُ جِهَةِ الدِّينِ وَالْعَقْلُ عَلَى طَرِيقِ الْهَوَى وَالشَّلْهُوَ خَشْيٌ إِذَا لَزِمَتْهُ كِبَرُوزَةٌ أَوْ أَصَوْتُ عَلَى حَفِيفَةٍ مَسْلُوكَةٍ عَدَالَتًا. (ص ۱۹۵ رمایہ)

عمارت پر اعراب لگا کر تشریح کریں، گناہ وغیرہ کی تعریف کریں اور بتائیں کہ کہاں کہتے ہیں؟ عدالت کا صرہ کے کہتے ہیں؟ اور عدالت کا صرہ روایت حدیث میں کیوں مستحب نہیں؟

خلاصہ سوال اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) گناہ مغیرہ و کبیرہ کی تعریف اور کبیرہ کی تعداد (۴) عدالت قاصرہ کی مراد اور روایت حدیث میں معتبر نہ ہونے کی وجہ۔

جواب ① عبارت پر اعراب :- کما ملئ لہی العنواں آنفا۔

② مہارت کی تشریح :- خبر کے قبول ہونے کیلئے راوی کی شرائط میں سے یہ ہے کہ وہ عادل ہو اور عدالت دین میں استقامت اختیار کرنا ہے۔ اور استقامت کے مختلف درجات ہیں جس قدر وہ استقامت دین پر مستحکم وقت کے ساتھ قائم ہوگا اسی اعتبار سے وہ اعلیٰ درجے کا عادل ہوگا اور روایت حدیث میں جس عدالت کا اعتبار کیا گیا ہے وہ عدالت کاملہ ہے۔ اور عدالت کاملہ یہ ہے کہ اُس کا رجحان دین کی جانب ہو، نفسانی خواہشات اور شوکت رانی سے دور ہو، لہذا اگر وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرے گا یا کسی مغیرہ پر اصرار کرے گا تو اسی صورت میں اُس کی عدالت ختم ہو جائے گی البتہ اگر کسی کسی مغیرہ گناہ میں پڑ گیا تو اُس کی عدالت ساختہ نہ ہوگی۔ اس لئے کہ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے دائمی طور پر بچنا یا انبیاء عظیم کی خصوصیت ہے جو کہ حرام کے حق میں دشوار ہے اور مغیرہ پر اصرار کرنا اُس کو کبیرہ کے درجے میں پہنچا دیتا ہے لہذا عادل ہونے کے لئے مغیرہ پر اصرار سے بھی بچنا ضروری ہے۔

③ گناہ مغیرہ و کبیرہ کی تعریف اور کبیرہ کی تعداد :- گناہ کبیرہ کی تعین اور تعارف میں مختلف روایات ہیں۔ بعض حضرات نے کہا کہ ہر وہ گناہ جس کی ماتحت گناہ کی طرف نسبت کی جائے تو وہ کبیرہ ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ہر وہ گناہ جو باہمیں مذکور گناہوں میں سے کسی ایک کے برابر ہو یا اس سے زیادہ ہو کبیرہ ہے۔ بعض نے کہا کہ ہر وہ گناہ جس پر خصوصیت سے شائع کی طرف سے دمگی وارد ہوئی ہو وہ کبیرہ ہے مثلاً جاندار کی تصویر بنانا۔ بعض حضرات نے کہا کہ ہر وہ معصیت جس پر معمولی سزا کا اصرار ہو وہ کبیرہ ہے اور جس سے استغفار کر لے وہ مغیرہ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کہاڑی تعداد ہے۔ ① اشراک باللہ ② قتل النفس بغیر حق ③ خوار دوسرے لہس کا ہو یا اپنے لہس کا قتل ہو جس کو خود کسی کہتے ہیں ④ سوزنا آزاد عاقلہ باللہ پر زنا کی تہمت لگانا ⑤ زنا کرنا ⑥ میدان جنگ میں کفار کے مقابلے میں ہارنا ⑦ کسی پر جادو کرنا ⑧ جیم کا مال بحق طریقہ سے کھانا ⑨ جائز امور میں مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا ⑩ حدود حرم میں گناہ کرنا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو روکا کہ ان سے کھانا کھانے کا مذاق کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان پر چھری کرنے اور شراب پینے کا مذاق کیا ہے۔ بعض حضرات نے ان میں ① لواطت ② جھوٹی کوای ③ جھوٹی قسم ④ زاکر ڈالنا ⑤ غیبت ⑥ جوا بازی کو بھی شامل کیا ہے تو کل تعداد اٹھارہ ہوگی۔ (بیان الترمذی ج ۳ ص ۱۱۳)

④ عدالت قاصرہ کی مراد اور روایت حدیث میں معتبر نہ ہونے کی وجہ :- عدالت قاصرہ سے مراد وہ عدالت ہے جو ایک مسلمان کی ظاہری حالت سے نظر آئے کیونکہ ظاہری امر یہی ہے کہ ہر وہ مسلمان جس کی عقل میں اعتدال ہو وہ جہت و فہم و تدبیر سے پرہیز و اجتناب کرے گا۔ روایت حدیث میں عدالت قاصرہ معتبر نہیں ہے اس لئے کہ انسان کے ظاہر کے معارض ایک دوسرا معارض ہے جسے ہوا لہس یعنی نفسانی خواہشات کہتے ہیں اور انسان بسا اوقات ان نفسانی خواہشات والے عارض میں جکڑا ہوا ہوتا ہے پس ان نفسانی خواہشات کے پیش نظر یہ فیصلہ من کل الوجوہ عادل نہ ہوا بلکہ اس کی عدالت قاصرہ ہے اور عدالت کے قاصرہ ہونے کی وجہ سے ایسے فیصلے کی روایت حدیث معتبر نہیں ہے۔

﴿سراجی﴾

السؤال التاسع..... اکتب سهم الوارثین فی المسائل الآتية. (۶ بنات، ۳ جدات، ۳ اعلم) (اب، ام، زوج)

(زوج، اب، ام، ۶ بنات) (بنت، بنت الابن، اخت عینیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں فقط مذکورہ مسائل میں وارثین کے سهام کا حل مطلوب ہے۔

جواب..... مذکورہ مسائل میں وارثین کے سهام :-

سہم	مضروب	صحیح	سہم	مضروب	صحیح
بنت ۶	جدات ۳	۱۸	اب	ام	زوج
ثلثان	سدس	۱۸	عصب	ثلث باقی	نصف
$3 \times 3 = 12$	$1 \times 3 = 3$	$1 \times 3 = 3$	۲	۱	۳
(نی بنت ۲)	(نی جدوا)	(نی مم)			

زوج کو اولاد نہ ہونے کی وجہ سے رطل ملا اور اب مذکور اولاد نہ ہونے کی وجہ سے عصب جائز ہوا اور عصب اب کے ہی ہوں گے۔

سہم	مضروب	صحیح	سہم	مضروب	صحیح
زوج	اب	ام	بنت ۶	جدات ۳	۱۸
رطل	سدس	سدس	ثلثان	سدس	۱۸
$3 \times 3 = 9$	$2 \times 3 = 6$	$8 \times 3 = 24$	۳	۱	۲

﴿السؤال الثالث ۵۱۴۳۶﴾

السؤال الأول..... وقال زيد بن ثابت لا ميراث لذوي الارحام ويوضع المال في بيت المال. (مس: ۵۹۰ ہادی)

عزف ذا الرحم. ما هو الاختلاف في مسئلة توريث ذوي الارحام بين الصحابة؟ وما هو مذهب

الامام أبي حنيفة؟ والشافعي؟ ومالك؟ في هذه المسئلة. بين اصناف ذوي الارحام.

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور رطل طلب ہیں (۱) ذوی الارحام کی تہریف (۲) ذوی الارحام کے وارث بننے

میں صحابہ کرام علیہ السلام کا اختلاف (۳) مسئلہ مذکورہ میں ان کے ارث پر کیا مذهب (۴) ذوی الارحام کی اصناف۔

جواب..... ① ذوی الارحام کی تہریف :- جو کل قریب لیس ہڈی سهم ولا عصبہ میت کے دورشتہ وارثین کا

حصہ قرآن پاک و حدیث میں مقرر نہیں ہے اور اجماع سے ملے پایا ہے اور نہ وہ عصمت ہیں۔

② ذوی الارحام کے وارث بننے میں صحابہ کرام علیہ السلام کا اختلاف :- اکثر صحابہ کرام علیہ السلام و تابعین حضرت عمر حضرت

علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت ابو الدرداء علیہ السلام وغیرہ کے نزدیک ذوی الفروض اور عصمت کی عدم

موجودگی میں ذوی الارحام کو ترک ملے گا لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن مسیب و سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما کے نزدیک

ذوی الارحام ترکہ کے وارث نہیں بن سکتے بلکہ ترکہ بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا۔

۱۷ مسئلہ مذکورہ میں باغداد کے نزدیک ذی القادحہ کے روزے کے وقت ہوئے کلام مالک اور امام شافعی کے نزدیک ذی القادحہ کے روزے کے وقت نہیں ہو سکتے بلکہ ترکیب طہال میں جمع کر دیا جائیگا۔ بشرطیکہ یہ دلیل شرعی ہمہ ضبط کے مطابق چلا ہو (اس شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے متاخرین مالکیہ و شافعیہ نے بھی حنفیہ صاحبائے اقول پر فتویٰ دیا ہے۔ (مردی ص ۷۷)

۱۸ ذی القادحہ کی اصناف :- احتیاطی و رواف کے اعتبار سے ذی القادحہ کی چار قسمیں ہیں ① وہ ذی القادحہ جو میت کی طرف منسوب ہوتے ہیں جیسے بیٹی اور پتی کی ذکر و منوت اولاد کے لیے تک ② وہ ذی القادحہ جن کی طرف میت منسوب ہوتی ہے جیسے جد و قاسد ③ ۲۰ تا ۲۹ کا باپ اور بچہ ④ اور جد و قاسد ⑤ تا ۶ کی ماں اور انکی ماں اور بچہ ⑥ وہ ذی القادحہ جو میت کے والدین کی طرف منسوب ہوتے ہیں جیسے حقیقی طائی اور اختیائی بہن کی ذکر و منوت اولاد اور حقیقی طائی اختیائی بھائی کی لڑکیاں اور آگے آگے لڑکیاں ⑦ بچہ ایک اور اختیائی بھائیوں کے لڑکے اور انکی ذکر و منوت اولاد ⑧ وہ ذی القادحہ جو میت کے دادا اور دادی کی طرف منسوب ہوتے ہیں جیسے باپ کی حقیقی طائی اور اختیائی بہنیں اور ان سب کی اولاد کے بچے تک اور باپ کے اختیائی بھائی اور انکی اولاد کے بچے تک اور ماں کے حقیقی طائی اور اختیائی بھائی اور انکی اولاد کے بچے تک اور ماں کی حقیقی طائی اختیائی بہنیں اور انکی اولاد کے بچے تک۔

۱۹ (الشیخ الاسلام) قَالَ وَ سَوَّلَ اللَّهُ تَبَتُّهُمْ تَقَلُّوا الْفَرَائِضَ وَ غَلَّظُوا النَّاسَ قِيَانَهَا نِصْفَ الْعِلْمِ (مسند عرب)

ترجمہ العبارة رائعة و شگھلها رائعا۔ عرف علم الفرائض و انكر حكم الشرع عن تعلمه۔ ما هو

موضوع علم الفرائض و غرضه۔ لما ذا سمي هذا العلم بعلم الفرائض و ما لصيته و مقوله ؟

۲۰ خلاصہ سوال :- اس سوال کا مکمل سامع اس میں ① عبارت کا ترجمہ ② عبارت پر اعراب ③ علم الفرائض کی تعریف ④ علم الفرائض کے تعلم کا شرعی حکم ⑤ علم الفرائض کا موضوع فرض و وقایت ⑥ علم الفرائض کی وجہ تسمیہ ⑦ علم الفرائض کی اہمیت۔

جواب :- ① عبارت کا ترجمہ :- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علم الفرائض سے کمبود و لوگوں کو سکھادے تک نہ بیا دھا علم ہے۔

② عبارت پر اعراب :- یکما مزل فی السؤال آتفا۔

③ علم الفرائض کی تعریف :- علم الفرائض وہ علم ہے جس سے میت کا ترکہ اس کے شرعی ورثاء کے درمیان شرعی طریقہ کے مطابق تقسیم کرنے کا طریقہ معلوم ہو اور اس کا ماخذ کتاب اللہ سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت ہے۔

④ علم الفرائض کے تعلم کا شرعی حکم :- علم الفرائض کا تعلم ہر مسلمان کا سیکنا فرض کفایہ ہے۔

⑤ علم الفرائض کا موضوع فرض و وقایت :- علم الفرائض کا موضوع ترکہ اور وارث ہیں فرض و وقایت ہر وارث کو اس کا

میراث کا حق دینا اور ترکہ کی تقسیم میں لٹپی سے بچنا تاکہ شرعی ہواخذہ سے بچا جاسکے۔

⑥ علم الفرائض کی وجہ تسمیہ :- فرائض فریضہ کی جمع ہے۔ فرض کے عربی زبان میں کسی معنی ہیں جن میں سے ہر معنی کو اس میں

سے مناسبت ہے مثلاً ① مقرر کردہ فرائض سے مراد مقرر کردہ حصے ہیں ② بلا عرض کوئی چیز دینا اس میں جن حصوں سے بحث ہوتی

ہے وہ درجہ مذکور بلا عرض ہی ملتے ہیں۔

⑦ علم الفرائض کی اہمیت :- علم الفرائض کی تعلیمت و اہمیت کا اعجاز اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر احکام

لہذا درود و غیرہ ایماناً نازل فرمائے اور ان کی تفصیل آنحضرت ﷺ کے حوالے کی گئی، جبکہ وراثت و فرائض کی تمام تفصیلات اللہ

الشیخ الاسلام..... اَفْعَالُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُ الزَّيْلَةِ اَزْبَعَةُ اَلْاَسْمَاءِ مُنْبَاحٌ وَمُسْتَعْبَبٌ وَوَاجِبٌ وَفَرْشٌ.....

وَلَكِنْ هَذَا التَّعْيِينُ بِالنَّسْبَةِ اِلَيْنَا..... ثُمَّ اِنَّهُمْ اِخْتَلَفُوا فِي اِقْتِدَاءِ اَفْعَالٍ لَمْ تَحْضَرْ عَنْهَا مَثَلًا وَلَمْ تَكُنْ لَهُ مَثَلًا وَلَمْ تَكُنْ مَخْصُوصَةً بِهِ. (ص ۳۳۳-۳۳۴)

مبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، زلّہ کی تعریف کرتے ہوئے تائیں کہ اس کا اشتہاد کیوں کیا گیا؟ بالنسبة الینا کا کیا مطلب ہے؟ ثم انهم اختلفوا فی اقتداء افعال الخ اختلاف کی وضاحت کریں۔

خلاصہ سوال ہے..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) زلّہ کی تعریف اور اشتہاد کی وجہ (۴) بالنسبة الینا کا مطلب (۵) کم انهم اختلفوا فی اقتداء افعال کی تفصیل۔

ترجمہ..... ① عبارت پر اعراب :- کلمتوں فی السوال آئنا۔

② عبارت کا ترجمہ :- زلّہ کے علاوہ آپ ﷺ کے دیگر افعال کی چار قسمیں ہیں۔ مباح، مستحب، واجب، فرض..... لیکن یہ تقسیم ہماری طرف نسبت کرتے ہوئے ہے (ہمارے اعتبار سے ہے)..... پھر بے شک علماء نے اختلاف کیا ہے آپ ﷺ کے ان افعال کی اقتداء میں جو آپ ﷺ سے نہ کبوا صادر ہوئے اور نہ طبعاً صادر ہوئے اور نہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ حاصل تھے۔

③ زلّہ کی تعریف اور اشتہاد کی وجہ :- زلّہ کا لغوی معنی گرنا، گناہ وغرض ہے اور اصطلاح میں آپ ﷺ کا کسی فعل کو مباح سمجھتے ہوئے اس کا خطاب کرنا ہے جبکہ حقیقت میں وہ فعل مباح نہ ہو بالفاظ دیگر اجتہادی لغزش و غلطاء کو زلّہ کہتے ہیں۔

چونکہ اس باب و بحث سے مقصود آپ ﷺ کے ان افعال وغیرہ کو ذکر کرنا ہے جو قاطبی اقتداء و قاطبی عمل ہیں اور ازلات (اجتہادی لغزشیں) قاطبی اقتداء و قاطبی عمل نہیں ہوتے اس لئے افعال نبی ﷺ سے ازلات کا اشتہاد کیا گیا ہے۔

شارح نے اس کو مثال کے ذریعہ واضح فرمایا ہے کہ جیسے کوئی شخص راستہ میں چلتے چلتے لغزش کا کرگرم کیا اور اس کو فز بعد وہ اٹھ کر چل پڑا تو ظاہر ہے کہ یہ شخص نہ قصداً اگرچہ اور نہ اس پر قائم رہا ہے۔ پس ازلات کے اعتبار سے حضرات انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی معاملہ ہے۔ الغرض ازلات قاطبی اقتداء و قاطبی عمل نہیں ہیں۔

④ بالنسبة الینا کا مطلب :- شارح فرماتے ہیں کہ افعال الہی ﷺ کی فرض و مستحب وغیرہ کی طرف تقسیم ہمارے اعتبار سے ہے، خود رسول اللہ ﷺ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لئے کہ کوئی بھی عمل و فعل اس اصطلاح کے طور پر آپ ﷺ پر واجب نہ ہوا تھا، کیونکہ وجوب اصطلاحی کا معنی یہ ہے کہ وہ فعل الہی دلیل سے ثابت ہے جس میں شبہ ہے حالانکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے اعتبار سے ہر دلیل قطعی ہوتی ہے کسی دلیل میں کوئی شک و شبہ نہیں ہوتا۔ پس ان افعال کا فرض واجب وغیرہ ہونا ہمارے اعتبار سے ہے، رسول اللہ ﷺ کے اعتبار سے نہیں ہے۔

⑤ کم انهم اختلفوا فی اقتداء افعال کی تفصیل :- جو افعال آپ ﷺ سے سوا صادر ہوئے یا طبعی افعال یا آپ ﷺ کے خصوصی افعال، ان تینوں اقسام کے علاوہ دیگر جو افعال آپ ﷺ سے صادر ہوئے ان پر عمل کرنا یا ان کی اتباع کرنا فی الغرور واجب ہے یا نہیں؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے

بعض حضرات کے نزدیک ان میں فی الغرور توقف کرنا واجب ہے جب یہ ظاہر ہو جائے کہ آپ ﷺ کا یہ فعل کس نوعیت کا ہے مباح

ہے واجب علیہا سب جتنے پھر اس پر عمل ہوتا اگر سے دوسرا قول یہ ہے کہ جب تک کہ کسی شیخ کے دلائل دلیل نہ آجائے اس وقت تک کہ ان اضلال کی وجہ سے واجب و ضروری ہے سلام کرنا فرماتے ہیں کہ ان اضلال میں لیاحت کا اعتقاد رکھنا ہوگا بلکہ جب اس پر کوئی وجہ یا احتساب کی دلیل دلائل کرے گی تو پھر اس کے سب سے اس پر عمل ہوگا۔ مصنف ان تمام اقوال کو ترک کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک واجب علیہا یہ ہے کہ آپ ﷺ کے جو اضلال معلوم ہوں وہ جس نوعیت (واجب و مستحب مباح) کے ہوں یا کسی اعتبار سے ہم میں ان کی ہفتہ نہ کریں گے اور جب کسی خصوصیت کی دلیل آجائے گی تو پھر ہم ان اضلال خصوصاً اعتبار نہیں کریں گے لہذا جو اضلال آپ ﷺ پر واجب ہیں وہ ہم پر بھی واجب ہیں اور جو آپ ﷺ کے لئے مباح ہیں وہ ہمارے لئے بھی مباح ہیں۔ لہذا اگر کوئی علامت اس نوعیت پر دلالت کرنے والی نہ ہو تو پھر ان اضلال کو لیاحت کے بعد سے ترک کر کے اس پر عمل کریں گے کیونکہ عمل کا الٹی حد یہی ہے۔ (حدیث حدیث صحیحہ)

السؤال الثاني ۱۴۳۷ھ

الفتاویٰ الاول

تَحْتَوِيهِ وَهِيَ الْخَيْرُ الَّذِي زَوَّاهُ قَوْمٌ لَا يُحْضِي عَمَلَكُمْ وَلَا يُتَوَلَّمُ قَوْلًا طَوَّلْتُمْ عَلَى الْكُذْبِ وَتَكُونُ هَذَا الْخُلَّةُ فَيَكُونُ اجْزَاءَ كَوَاوِلِهِ وَأَوَّلُهُ كَلْبُورِهِ وَأَوَّلُهُ كَلْبُورِهِ كَنَفَلِ الْقُرْآنِ وَالشَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَقَالَ لِتَطْلُقَ التَّوَاتِيرُ لِقَوْلِ تَوَاتِيرِ الشَّيْخِ. اعراب کا ترجمہ کریں، عبارت کی وضاحت کریں۔ علم ضروری اور استدلال میں فرق واضح کریں۔
﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی وضاحت (۴) علم ضروری اور علم استدلال میں فرق۔

جواب..... ① عبارت پر اعراب :- یکماضی فی السؤال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ :- پہلی قسم حدیث کے رسول اللہ ﷺ سے ہم تک پہنچنے کی کیفیت کے بیان میں ہے۔ وہ حدیث یا متواتر کی طرح کامل ہوگی اور متواتر وہ خبر ہے جسے ایسی قوم نے روایت کیا ہو جن کی تعداد کو شمار نہ کیا جاسکتا ہو اور نہ ان کے جموت پر متفق ہونے کا وہم کیا جاسکتا ہو اور یہ تعداد ہمیشہ رہے پس اس کا آخر اس کے اول کی مثل ہو اور اس کا اول اس کے آخر کی مثل ہو اور اس کا وسط اس کی دونوں طرفوں کی مثل ہو جیسے قرآن کریم اور پانچ نمازوں کا متوال ہونا یہ مطلق متواتر کی مثال ہے نہ کہ متواتر السنہ کی۔
③ عبارت کی وضاحت :- اس عبارت میں مصنف حدیث رسول ﷺ کے ہم تک پہنچنے کی کیفیت کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم فرما رہے ہیں۔ فرمایا کہ حدیث رسول ﷺ کے ہم تک پہنچنے کا جو واسطہ اور وسیلہ ہے یا وہ حدیث متواتر کی طرح کامل درجے کا ہوگا۔ پھر حدیث متواتر کی تعریف فرمائی جو مذکورہ حوالہ پر گزر چکی ہے۔

④ علم ضروری اور علم استدلالی میں فرق :- علم ضروری علم عقلی و قطعی کو کہتے ہیں جس کے لیے کسی دلیل وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی اور علم استدلالی میں کسی چیز کو دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے اور دلائل کے قائم کرنے میں مقدمات عارضہ ظنیہ کو ترتیب دیا جاتا ہے اس لیے یہ علم عقلی نہیں ہوتا۔

﴿سراجی﴾

الفتاویٰ الثاني اکتب جواب المسائل المذكورة.

ہوں تو ہمارا حصہ ایک ہونے کی صورت میں نصف اور زاد ہونے کی صورت میں ثلثان ہے، لیکن اگر ان کے ساتھ بھائی بھی ہو تو ہر یک یہ سب حصہ ہو گئے اور یہ چار گز میں ہیں، بیٹی، بھائی، حقیقی، بن، علقائی، بنین ⑤ صبیغ فہرہ: ہر وہ عورت ہے جو دوسری کسی عورت کے ساتھ حصہ ہو جائے جیسے بنین بیٹی کے ساتھ حصہ ہو جاتی ہے۔

⑥ ہر قسم کے مستحق میراث ہونے کا حکم: حصہ ہلکے کی اقسام اربعہ میں اگر ایک ہی وجہ کے مصداق ہوں تو وہی مستحق ہونگے اور اگر متعدد انواع اور درجات کے مصداق ہوں تو ان میں تمیز طریقہ سے ترجیح ہوگی ⑦ پہلی قسم والے حصہ کو دوسری قسم والے حصہ پر ترجیح ہوگی اور دوسری قسم کو تیسری قسم پر اور تیسری قسم کو چوتھی قسم پر ترجیح ہوگی، ایسی بیٹے والے کی موجودگی میں باپ دادا حصہ نہیں ہوگا، باپ دادا کی موجودگی میں بھائی و بیٹیا حصہ نہیں ہوگا، بھائی و بیٹیا کی موجودگی میں چچا اور اسکے لڑکے حصہ نہیں ہو گئے۔ ⑧ الاقرب فالاقرب یعنی قریب اور الاشد دار والے شدت دار پر مقدم ہوگا پس سب سے قریبی میت کی فرج یعنی بیٹا بھرتا ہے بھرت کی اصل یعنی باپ بھرتا ہے، بھرت کے باپ کی فرج یعنی بھائی بھرتا ہے بیٹے ہیں، بھرت کے دادا کی فرج یعنی چچا بھرتا ہے اس کے بیٹے ہیں۔ ⑨ بدھجون بقوۃ القرابۃ یعنی قوت قرابت کے اعتبار سے ترجیح ہوگی یعنی جس کا رشتہ قریبی ہوگا دوسرے پر مقدم ہوگا اس اعتبار سے حقیقی بھائی علقائی بھائی پر حقیقی چچا علقائی چچا پر حقیقی بیٹیا علقائی بیٹے پر مقدم ہوگا۔ (طبرہ ص ۱۰۸-۱۰۹)

الفرائض عرف التمثیل والتناخل والتوافق والتبلیغ فی ضوء الأملة . لعادۃ یقال ان علم الفرائض نصف العلم بہن وجہ ذلک . (ص ۳۰۲ مداری)

⑩ خلاصہ سوال ۴: اس سوال میں دو امور مل طلب ہیں (۱) قرائش، توافق، تداخل اور جائین کی تفریق مع امثلہ (۲) علم الفرائض کو نصف العلم کہنے کی وجہ۔

جواب: ① قرائش، توافق، تداخل اور جائین کی تفریق مع امثلہ: قرائش: اگر ایک عدد دوسرے عدد کا ہم مثل ہو جیسے عین عین، چار چار، پانچ پانچ، تو ان دونوں کو مستطین اور ان کی نسبت کو قرائش کہتے ہیں۔

تداخل: اگر دو مختلف عدد اس کیفیت پر ہوں کہ ان میں جو عدد چھوٹا ہو وہ بڑے عدد کا جز ہو تو ان دونوں کو مستطین اور ان کی نسبت کو تداخل کہا جاتا ہے جیسے عین اور دو کہ عین کو کا جز ہے اس کو باقاعظ و دیگر یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ چھوٹا عدد بڑے عدد کو تداخل کر دے یعنی اگر چھوٹے عدد کو بڑے عدد میں سے ایک بار یا چند بار نکالا جائے تو بڑا عدد قسم ہو جائے جیسے مثال مذکور میں جب نو میں سے عین کو عین مرتبہ نکالا گیا تو نو قسم ہو گیا باقاعظ و دیگر اس معلوم کو یوں بھی تعبیر کر سکتے ہیں کہ تداخل یہ ہے کہ بڑا عدد چھوٹے عدد پر برابر تقسیم ہو جائے جیسے نو، عین پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے۔

توافق: اگر دو عدد ایسے ہوں کہ چھوٹا عدد بڑے کا جز نہیں ہے مگر وہ چھوٹا عدد بڑے کو تداخل کر سکتا ہے اور نہ بڑا عدد چھوٹے پر برابر تقسیم ہو سکتا ہے تو وہیں توافق کہا جائے کہ کئی ایسا تیسرا عدد ہے جو عین دونوں کو تداخل کر دے یا دونوں اس پر باکسر تقسیم ہو جائیں مگر مل جائے تو ان دونوں کو توافق اور ان کی نسبت کو توافق کہا جاتا ہے جیسے آٹھ اور تیس کی مثال میں آٹھ اور تیس کو چار تین کہتا ہے آٹھ کو دو مرتبہ چلی کہنے سے اور تیس کو پانچ مرتبہ چلی کہنے سے تو اگر کوئی کہے کہ آٹھ چار ہے اور چار دو ہے تو اگر کوئی تین ہار چلی کہا جاتا ہے۔

جائین: اگر دو عدد ایسے ہوں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی مثل بھی نہ ہوں اور ایک دوسرے پر نہ برابر تقسیم ہو سکتے ہوں اور نہ کوئی

تیسرا اور ایسا ملتا ہو کہ جس پر یہ دونوں برابر تقسیم تو ایسے دو عددوں کو کتابت میں اور ان کی نسبت کو کتابت میں کہا جاتا ہے جیسے چار اور پانچ۔

۲ علم الفرائض کو نصف العلم کہتے ہیں۔ اس کو نصف علم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ احکام میراث صرف نصوص سے ثابت ہیں قیاس کا ان میں دخل نہیں بخلاف دوسرے احکام کے کیونکہ وہ قیاس سے بھی ثابت ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ احکام کی دو قسمیں ہیں ① وہ احکام جن کا تعلق مرد کے ساتھ ہے ② وہ احکام جن کا تعلق زندہ کے ساتھ ہے قسم اول کو فرائض کہا جاتا ہے اور یہ فرائض احکام کی دو قسموں میں سے ایک قسم ہونے کی وجہ سے اس کو نصف علم کہا گیا ہے۔

نیز ملک کے دو سبب ہیں، اختیاری جیسے خرید و فروخت ہبہ وغیرہ اور غیر اختیاری جیسے وراثت چونکہ علم الفرائض میں غیر اختیاری سبب (میراث و وراثت) سے بحث ہوتی ہے اس لئے اس کو نصف العلم کہا گیا ہے۔

﴿الورقة الرابعة في اصول الفقه و الفرائض﴾

﴿السؤال الاول﴾ ﴿نور الانوار﴾ ۱۴۳۸ھ

الشيء الاول والتقسيم الثابت في بيان محل الخبر الذي جعل الخبر فيه حجة وهو انما يحقق الله وهو نوعان: العقوبات وغيرها وانما يحقق العبادات وهو ثلثة اقسام: ما فيه الزام متخص أو لا الزام فيه أصلاً أو فيه الزام من وجوه ذوى وجوه، فهذه خمسة اقسام وهذا التقسيم ليطبق الخبر الواجب

اھربا کا کر تاجر کریں۔ مہارت کی تشریح کرتے ہوئے خبر واحد کے قول عدم قبول کے اعتبار سے حقوق کا حکم ہر مثل سے آگے ضمانت کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اھراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی تشریح۔

جواب ① مہارت پر اھراب :- کما مر فی السوال آتفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- یہ خبر کی تیسری تقسیم ہے جو کہ کل خبر کے بیان میں ہے، وہ کل کہ اس میں خبر کو حجت کا مقام دیا گیا ہے اور وہ مقام یا حقوق اللہ ہو گا اور اس کی دو قسمیں ہیں عقوبات اور غیر عقوبات۔ اور یا حقوق العباد ہو گا اور اس کی تین قسمیں ہیں اس میں الحرام محض ہو گا یا بالکل الحرام نہیں ہو گا یا اس میں من وجہ الزام ہو گا اور من وجہ الزام نہیں ہو گا۔ پس یہ پانچ اقسام ہیں اور یہ مطلق خبر واحد کی تقسیم ہے۔

③ مہارت کی تشریح :- اس مہارت میں مصنف نے محل خبر کے اعتبار سے خبر واحد کی تقسیم کی ہے چنانچہ فرمایا کہ کل خبر کا تعلق یا حقوق اللہ سے ہو گا یا حقوق العباد سے ہو گا۔ اگر کل خبر کا تعلق حقوق اللہ سے ہو تو پھر اس کی دو قسمیں ہیں ① عقوبات ② غیر عقوبات (مہارات)۔ بہر صورت خبر واحد اس میں حجت ہوگی، اس میں تعداد وغیرہ کی کوئی شرط نہیں ہے اس کی مثال اذا التفتسي الخشتانان الخ والی حدیث ہے جس کی راویہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں اور بغیر کسی تعداد کی شرط کے ساتھ یہ حدیث قبول کی گئی ہے۔ البتہ دوسری جماعت کی رائے یہ ہے کہ اس میں بھی تعداد شرط ہے۔ اس کی مثال حضرت زوالید بن والا واقعہ ہے کہ جب انہوں نے نماز کے مکمل نہ ہونے کی خبر دی تو آپ ﷺ نے دیکر صحابہ سے تائید کروانے کے بعد ان کی خبر کو قبول کیا۔

علامہ کرنی عقوبات میں اختلاف کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ عقوبات کا ثبوت خبر واحد سے نہیں ہو سکتا کیونکہ خبر واحد کے اتصال الی الرسول ﷺ میں قدر شبہ ہو جاتا ہے اور عدد و شبہات کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہیں۔

اگر مکمل خبر کا مطلق حقوق العباد سے ہو تو ہم اس کی محسن تہیں ہیں ① اس میں من گھڑی اور اہرام ہو اس خبر میں وہ تمام شرائط مطلوب ہوں گی جو آپ ﷺ کی دیگر اخبار و احادیث میں مستحضر ہیں یعنی عاقل، عادل، بالغ و غیرہ۔ مثلاً کسی شخص کے ذمے کسی حق کو ثابت کرنا۔ ② اگر حقوق العباد میں بالکل اہرام نہ ہو تو پھر اخبار کا ذخیرہ کسی شرط کے تحت ہیں خواہ خبر دینے والا بچہ ہو یا بالغ، آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہو یا درہنہ کافر، عادل ہو یا فاسق ہر ایک کی خبر قابل قبول ہوگی۔ جیسے وکال کی خبر دینا یا عقیدہ مضاربیت کی خبر دینا۔ ③ اگر حقوق العباد میں من وجہ اہرام ہو اور من وجہ اہرام نہ ہو تو اس صورت میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک شہادت کی دو شرطوں میں سے کسی ایک شرط کا پایا جانا ضروری ہے یعنی یا تعداد دو ہو یا گواہ عادل ہوں تاکہ دونوں جانب کی رعایت ہو جائے۔ اس میں ایک اعتبار سے اہرام والی نوع کی مشابہت ہے اور ایک اعتبار سے عدم اہرام والی نوع کی مشابہت ہے اس کی مثال وکیل کو کالت سے معذور کرنے کی خبر اور مریضہ بدون پر پابندی کی خبر ہے۔

الشہادۃ (الثانی)

..... سبب الاجماع، رکن الاجماع نوعان: عزیمۃ..... و رخصۃ و ہولان یتکلم لہ یفعل للبعض دون البعض، و فیہ خلاف الشلفی..... و الأئمۃ اذا اختلفوا علی القوال کلی اجعلنا منہم علی أن ما علماہا بطلان۔ عبادت کی وضاحت کرتے ہوئے رکن اجماع کی قسم دینی میں امام شافعی کا اختلاف تحریر کریں۔ و الأئمۃ اذا اختلفوا بالغ کی مثال سے وضاحت کریں۔

خلاصہ سوال ۱۶..... اس سوال کا حل دو امور ہیں ① رکن اجماع کی قسم دینی میں امام شافعی کا اختلاف ② والأئمۃ اذا اختلفوا..... بالغ کی مثال سے وضاحت۔

ترجمہ..... ① رکن اجماع کی قسم دینی میں امام شافعی کا اختلاف:- رکن اجماع کی دوسری قسم رخصت ہے۔

رخصت سے مراد یہ ہے کہ بعض اصحاب اجتہاد قول یا فعل پر متفق ہو جائیں اور باقی خاموش رہیں اور مدۃ تامل کے گزرنے کے بعد بھی ان پر رد اور تکبر نہ کریں اور یہ مدۃ تامل تین دن یا مجلس علم سے اور اس کا نام اجماع سکوتی ہے۔ یہ اجماع احناف کے نزدیک مجبوراً مقبول ہے۔ امام شافعی کا اختلاف ہے وہ فرماتے ہیں کہ اجماع سکوتی مجبور نہیں ہے کیونکہ سکوت جس طرح موافقت میں ہو سکتا ہے اسی طرح بڑوں کے رد و پہ کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے، جو کہ رضامندی پر دال نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس سے سوال ہے کہ انہوں نے قول کے مسئلہ میں حضرت عمرؓ سے اختلاف کیا تو ان سے کسی نے عرض کیا کہ آپ نے حضرت عمرؓ پر اپنی حجت کو کیوں ظاہر نہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک باز عیب شخص ہیں ان کے ذمے نے مجھے حجت سے باز رکھا۔

احناف کی طرف سے جواب یہ ہے کہ حضرت ابن عباس کا یہ قول کس طرح درست ہو سکتا ہے حالانکہ حضرت عمرؓ مرتضیٰ کو قبول کرنے میں دوسروں سے بہت زیادہ اعتبار کرتے تھے اور ان کا یہ قول مشہور ہے لاخیر فیکم مالم تقولوا ولاخیر لی مالم لسمع (تمہارے لئے اس چیز میں خیر نہیں ہے جو تم نہ کہہ سکو اور میرے لئے اس چیز میں خیر نہیں ہے جو میں نہ سن سکوں)۔ لہذا یہ کیسے ممکن کیا جاسکتا ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ دین کے معاملات میں تقصیر کریں اور خاموشی کا مظاہرہ کریں۔ (فتاویٰ خاندہ: ۱۵)

② والأئمۃ اذا اختلفوا..... بالغ کی مثال سے وضاحت:- کسی بھی زمانے میں جب کسی مسئلہ میں دو یا زائد اقوال ہوں اور اس مسئلہ میں امت کا اختلاف ہو گیا تو اس اختلاف نے یہ ثابت کر دیا کہ اب ان اقوال کے علاوہ کوئی نیا قول باطل ہے، اب اس میں کوئی قول پیدا نہیں کیا جاسکتا۔ گویا اختلاف کے بعد اجماع شدہ مسئلہ پر بعد میں اختلاف کرتے ہوئے نیا قول پیدا

کرنا جائز نہ ہوگا۔ مثلاً جس عورت کے زوج کا انتقال ہو جائے اور وہ عورت حاملہ بھی ہو تو اس کی عدت میں اختلاف ہوا، بعض حضرات کے نزدیک اس کی عدت وضع حمل ہی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی عدت بعد الاہلین ہے یعنی عدت وقات اور وضع حمل میں سے جس کی مدت زیادہ ہوگی وہ اس عورت کی عدت ہوگی۔ سب اس عورت کی عدت کے متعلق کوئی تیسرا قول نہیں نکالا جاسکتا (تتبعہ علیہ)

السؤال الثاني: ﴿سراجی﴾ ۱۴۳۸ھ

الشيخ العلامة: وبنيات الابن كبنات الصلب ولهن أحوال ست: النصف للواحدة والثلث للثنتين فصاعداً عند عدم بنات الصلب ولهن المصن مع الواحدة الصلبية تكلمة للثلاثين (مر ۱۳ رد المحتار) ترجم العبرة ووضح قول المصنف: تكلمة للثلاثين مع سرد الدليل له.

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال کا خلاصہ در امور ہیں (۱) عمارت کا ترجمہ (۲) تکلمة للثلاثين کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ ① عمارت کا ترجمہ:۔ اور پوتاں حقیقی بنیوں کی مثل ہیں اور ان کے چہ احوال ہیں، ایک پوتی کے لئے نصف ترکہ ہے، اور دو یا زائد پوتیوں کے لئے حقیقی بیٹیاں نہ ہونے کے وقت دو ٹک ہیں اور ایک حقیقی بیٹی کی موجودگی میں دو ٹک کو ہر دو کرنے کے لئے ان کے لئے سہس ہے۔

② تکلمة للثلاثين کی وضاحت:۔ لڑکیوں اور پوتیوں کا مجموعی حصہ عثمان ہی ہے اس سے زیادہ ان کو نہیں مل سکتا، جب ایک حقیقی بیٹی کو نصف (چھ میں سے تین) مل گیا تو عثمان میں سے صرف سہس (ایک) بچ گیا کیونکہ نصف سہس کا مجموعہ عثمان ہے۔ لہذا پوتیوں کو عثمان کا بقیرہ (سہس) مل جایا، باقی لڑکیوں اور پوتیوں کا مجموعی حصہ عثمان ہونے اور نہ ہونے کی دلیل یہ آیت ہے فان کن نسل فوق الثنتين فلهن ثلثا ما تترك نیز قاعدہ ہے لايزاد حق البنات على الثلاثين۔

السؤال الثالث: ﴿سراجی﴾ ۱۴۳۸ھ

الشيخ العلامة: واما لأولاد الأم فأحوال ثلاث: المنص للولحد والثلث للثنتين فصاعداً لذكورهم وانهم في القسمة والاستحقاق سواء ويستطون بولود وولد الابن وان سفل وبالأب والجد بالاتفاق (مر ۱۳ رد المحتار) ترجم العبرة رافعة وفسر قول المصنف: لذكورهم وانهم في القسمة والاستحقاق سواء في ضوء الدليل ووضح قوله بالأب والجد بالاتفاق۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں تین امور مل طلب ہے۔ (۱) عمارت کا ترجمہ (۲) لذكورهم وانهم الخ کی تفسیر (۳) بالآب والجد بالاتفاق کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ ① عمارت کا ترجمہ:۔ پس اولاد الام (اخانی، بہن و بھائی) کے تین احوال ہیں ایک کیلئے سہس ہے اور دو یا زائد کے لئے ٹک ہے، ان کے لڑکوں کو عتق و تقسیم اور حقدار ہونے میں برابر ہیں اور یہ سب ساقط ہو جاتے ہیں اولاد کے ذریعہ اور بیٹے کی اولاد کے ذریعہ اگر چہ وہ بچے ہو، اور باپ و دادا کی وجہ سے بھی بالاتفاق یہ ساقط ہو جاتے ہیں۔

② لذكورهم وانهم الخ کی تفسیر:۔ اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ علم فرائض کا ایک ضابطہ ہے للذكر مثل حظ الانثيين کہ مرد کے لئے دو عورتوں کے حصہ کے برابر ایک حصہ ہوتا ہے، ہاں اتفاق دیگر عورت کو مرد کا نصف حصہ ملتا ہے مگر اخانی، بہن

﴿الورقة الرابعة في اصول الفقه والفرائض﴾

﴿السؤال الثاني﴾ سراجی ۱۴۳۹ھ

﴿الشيخ الثالث﴾ درشمن یورد علیہ اور من لایورد علیہ دونوں موجود ہوں تو اسے کس طرح حل کیا جائے گا؟ مثالوں سے واضح کریں۔ درج ذیل مسائل کو حل کریں۔

① زوجہ ۳ بیٹی ۵ بیٹے ام ② زوجہ ۷ ابن ۳ بنت

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) من یورد علیہ اور من لایورد علیہ میں وراثت کی تقسیم (۲) مسائل کا حل۔

﴿ترجمہ﴾ ① من یورد علیہ اور من لایورد علیہ میں وراثت کی تقسیم :- در ۷۰۰ من من لایورد علیہ ۷۰۰ من

یورد علیہ میں سے ایک ہی قسم کے در ۷۰۰ ہوں تو زمین کو اکل بھاری زمین سے انکا حصہ دے دینی زوجہ ہوں تو اس کو چار میں سے ایک

اور زوجہ ہوں تو آٹھ میں سے ایک دیدہ بھاری بھاری بقیہ در ۷۰۰ پر برابر تقسیم ہو جائے تو ٹھیک ہے جیسے زوجہ اور تین بیٹیاں تھی زوجہ کو چار میں

سے ایک دیا تو تین بیٹیوں کیلئے تین ٹکے جو برابر تقسیم ہو سکتے ہیں لہذا اب تقسیم کر دیئے، حریہ کسی عمل کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر بقیہ حصے بقیہ در ۷۰۰ پر برابر تقسیم نہ ہوں تو پھر بقیہ حصے اور بقیہ در ۷۰۰ میں نسبت دیکھو اگر نسبت توافق کی ہو تو عدد در ۷۰۰ کے

وافق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیئے اور اب حاصل ضرب تمام در ۷۰۰ پر برابر تقسیم ہو جائیگا مثلاً زوجہ اور چھ بنات ہیں مسئلہ چار سے بنا

زوجہ کو ایک دینے کے بعد چھ بنات کیلئے تین ٹکے جو برابر تقسیم نہیں ہیں لہذا عدد در ۷۰۰ چھ اور تین میں توافق پانچ ہے اس

کا وفق دو ہے ہم نے دو کو اصل مسئلہ چار میں ضرب دی تو آٹھ ہو گئے اب زوجہ کو دو اور بقیہ چھ بنات کو ایک ایک مل جائے گا۔

اگر بقیہ تمام اور در ۷۰۰ میں نسبت تاجین کی ہو تو پھر کل عدد و سہام کو اصل مسئلہ میں ضرب دیئے حاصل ضرب سے مسئلہ حل

ہو جائیگا۔ مثلاً زوجہ اور پانچ بنات ہیں زوجہ کو چار میں سے ایک دیا بقیہ تین سہام پانچ بنات پر برابر تقسیم نہیں ہے اور سہام در ۷۰۰

میں نسبت تاجین کی ہے لہذا در ۷۰۰ یعنی پانچ کو اصل مسئلہ چار میں ضرب دی تو تیس ہو گئے، تیس میں سے پانچ زوجہ کے لئے اور پندرہ

پانچ بنات کیلئے ہو گئے جو کہ ہر بنت کو تین تین ملیں گے۔

② مذکورہ مسائل کا حل :-

مسئلہ ۱۳	مسئلہ ۱۴	مسئلہ ۱۵
زوجہ ۳ بیٹی ۵ بیٹے ام	زوجہ ۷ ابن ۳ بنت	زوجہ ۳ بیٹی ۵ بیٹے ام
شخص مصب	شخص مصب	شخص مصب
$3 \times 13 = 39$	$12 \times 13 = 156$	$3 \times 13 = 39$
(نی بیٹی ۱۵)	(نی بیٹی ۱۶)	(نی بیٹی ۲۳)

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۳۹ھ

﴿الشيخ الاول﴾ اس سہابت کتنے ہیں؟ اؤدی فرائض میں سے عثمان کے ستنی بننے والے در ۷۰۰ من کنہا ہر ایک کو تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) اس سہابت کی وضاحت (۲) عثمان کے ستنی در ۷۰۰ کے نام و احوال۔

۱) اسباب ارث کی وضاحت :- اسباب ارث تین ہیں۔ ① قربت یعنی رشتہ داری ② کاح یعنی زوجیت

③ ولاہ یعنی آقا و غلامی۔

④ عثمان کے سختی و رتاؤ کے نام و احوال :- عثمان کی سختی چار امور میں ہیں۔ بنی، ہوتی، حقیقی، بہن، علاقائی بہن۔ بنت (بنی) کے احوال :- بنیوں کی تین حالتیں ہیں۔

① صرف ایک بنی کے لئے ترکہ کا نصف ہے۔ ② دو یا زیادہ بنیوں کے لئے ترکہ کے دو تہائی ہیں۔

③ بنی کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے اور بیٹا بنیوں کو حصہ بنا دیتا ہے۔

بنت الا بن (پوتی) کے احوال :- پوتیوں کی چھ حالتیں ہیں۔

① بنی نہ ہونے کی صحت میں ایک پوتی نصف ترکہ کا حقدار ہے۔ ② بنی نہ ہونے کی صحت میں دو پوتیاں دو تہائی کی حقدار ہیں۔

③ ایک بنی کے ساتھ پوتیاں چھٹے حصے کی حقدار ہیں دو تہائی پورا کرنے کیلئے۔ ④ دو بنیوں کے ساتھ پوتیاں اصحاب فرائض ہو کر وارث نہیں ہوتیں۔ ⑤ پوتیوں کے برابر میں اگر کوئی پوتا ہو یا ان کے چچے کوئی پڑپوتا ہو تو لڑکا پوتیوں کو حصہ بنا دیتا ہے اور جو ترکہ بچا ہے وہ مرد کیلئے عورت کے دو گنا ہونے کے حساب سے تقسیم ہو جائے گا۔ ⑥ میت کے بیٹے کے ذریعے پوتیاں ساقط ہو جاتی ہیں خواہ اس بیٹے کے ساتھ میت کی بیٹیاں ہوں یا نہ ہوں۔

اخت عینیہ (حقیقی بہن) کے احوال :- اخت عینیہ کے پانچ حال ہیں۔ ① ایک بہن ہو تو وہ نصف کی حقدار ہے۔

② دو یا زیادہ بہنیں ہوں تو وہ تین کی حقدار ہیں۔ ③ حقیقی بھائی کے ذریعہ حقیقی بہن حصہ بن کر بھائی کی نصف حقدار کی سختی ہوتی ہے۔ ④ میت کی بنیوں اور پوتیوں کے ساتھ میت کی بہنیں حصہ بن جاتی ہیں یعنی میت کی بنی اور پوتی کو حصہ دینے کے بعد جو بچے گا وہ بہنوں میں تقسیم ہوگا۔ ⑤ میت کا باپ یا بیٹا یا پوتا ہو تو میری بہنیں بالافتاق محرم ہیں اور اگر میت کا دادا ہے تو امام صاحب کے نزدیک اب بھی بہنیں محرم ہوں گی۔

اخت علاقائیہ کے احوال :- علاقائی بہنوں کے سات احوال ہیں۔ ① اگر علاقائی بہن ایک ہے تو اس کے لئے نصف ہے۔

② اگر علاقائی بہن دو یا دو سے زائد ہیں تو عثمان ہو گئے بشرطیکہ حقیقی بہنیں نہ ہوں۔ ③ اگر علاقائی بہنوں کے ساتھ ایک حقیقی بہن ہے تو ان کے لئے سدس ہوگا تین تک مکمل کرنے کے لئے۔ ④ اگر علاقائی بہنوں کے ساتھ دو حقیقی بہنیں ہیں تو ان کے لئے کچھ نہیں ہوگا اس لئے کہ تین مکمل ہو چکے ہیں۔ ⑤ اگر علاقائی بہنوں کے ساتھ دو حقیقی بہنیں ہیں اور ایک علاقائی بھائی بھی ہے ان کے ساتھ تو وہ علاقائی بھائی علاقائی بہنوں کو حصہ بنا دے گا تین حقیقی بہنوں کیلئے ہوں گے اور ایک شہت ان کے درمیان تقسیم ہوگا۔ لیسہ کد مثل حفظ الانفیس کے تحت۔ ⑥ اگر علاقائی بہنوں کے ساتھ میت کی بیٹیاں، پوتیاں یا پڑپوتیاں ہیں تو علاقائی بہنیں حصہ بن جائیں گی تو ان کا حصہ لے کے بعد باقی مال ان کے درمیان تقسیم ہوگا۔ ⑦ علاقائی بھائی، علاقائی بہنیں یہ حقیقی بھائی اور حقیقی بہن کی وجہ سے محرم ہو جائیں گی لیکن حقیقی بہن کے ساتھ ساقط ہوں گی جب یہ حصہ بن جائے۔

مسئلہ ۱۱۱۱..... مسئلہ بنانے کا طریقہ تحریر کریں، درج ذیل مسائل حل کریں۔ (۱) زوجہ ۲۰، اخت ۲۰، اخت ۱۰، ام ۱۰،

ان کا کل (۲) زوجہ ۵، ام ۵، بنت۔

خلاصہ سوال ۱..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) مسئلہ بنانے کا طریقہ (۲) مذکورہ مسائل کا حل۔

① مسئلہ بنانے کا طریقہ:- قرآن پاک میں بیان کئے گئے حصوں کی دو قسمیں ہیں۔ ① نصف، رخی، جنس ② عثمان، ٹکٹ، سدس۔ مسئلہ کی ترتیب دینے کے متھد قواعد ہیں۔

① اگر کسی مسئلہ میں قرآن پاک میں مذکور حصوں میں سے کوئی ایک حصہ آئے تو مسئلہ اسی حصہ کے ہم نام ہر دوسے بنے گا مثلاً حصہ رخی ہو تو مسئلہ اس سے بنے گا اگر حصہ جنس ہو تو مسئلہ رخی سے بنے گا اگر حصہ عثمان ہو تو مسئلہ رخی سے بنے گا البتہ جب کسی کا حصہ نصف ہو تو مسئلہ دوسے بنے گا اس لئے کہ نصف کسی ہر دوسے میں نکلا تو نصف کیلئے دوسرے کا فرض کیا گیا ہے۔

② جب کسی مسئلہ میں دو حصے یا تین حصے آئیں اور وہ ایک ہی قسم کے ہوں یعنی نصف، رخی، جنس ہوں یا عثمان، ٹکٹ، سدس میں سے ہوں تو مسئلہ سب سے چھوٹے حصہ کے ہم نام ہر دوسے بنے گا مثلاً کسی مسئلہ میں عثمان، ٹکٹ اور سدس جمع ہو جائیں تو مسئلہ سدس کے ہم نام ہر دوسے بنے گا۔ سدس والے کو ایک ٹکٹ والے کو دو اور عثمان والے کو چار حصے ملیں گے۔

(نوٹ: ایک ہی مسئلہ میں نصف، رخی اور جنس ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے)

③ اگر پہلی قسم میں سے نصف دوسری قسم کے تمام یا بعض حصوں کے ساتھ جمع ہو جائے تو مسئلہ چھ سے بنے گا جیسے زوج (نصف) اخنان لام (ٹکٹ) ام (عصب) اسی طرح ام (سدس) بنت (نصف) ام (عصب) جمع ہو جائیں تو مسئلہ چھ سے بنے گا۔

مسئلہ	مسئلہ
زوج	زوج
نصف	نصف
ٹکٹ	ٹکٹ
عصب	عصب
۳	۱
۲	۲
۱	۳
۲	۱
۳	۲

④ اگر پہلی قسم میں سے رخی دوسری قسم کے کل یا بعض حصوں کے ساتھ جمع ہو جائے تو مسئلہ بارہ سے بنے گا جیسے زوج (رخی) بنان (عثمان) ام (عصب)۔ اسی طرح زوج (رخی) ام (سدس) اخنان لام (ٹکٹ) ابن ام (عصب) جمع ہو جائیں تو مسئلہ بارہ سے بنے گا۔

مسئلہ	مسئلہ
زوج	زوج
رخی	رخی
عثمان	عثمان
عصب	عصب
۳	۱
۸	۲
۳	۳
۲	۲
۳	۱

⑤ اگر پہلی قسم میں سے جنس دوسری قسم کے کل یا بعض کے ساتھ جمع ہو جائے تو مسئلہ ۲۴ سے بنے گا جیسے زوج (جنس) بنان (عثمان) ام (سدس) ام (عصب) اسی طرح زوج (جنس) ام (سدس) ابن (عصب) جمع ہو جائیں تو مسئلہ ۲۴ سے بنے گا۔

مسئلہ	مسئلہ
زوج	زوج
جنس	جنس
عثمان	عثمان
سدس	سدس
عصب	عصب
۳	۱
۱۶	۲
۳	۳
۳	۱۲

۷) **عبارت کی وضاحت:** اس عبارت میں سنہ کے اقبال کے اعتبار سے حدیث کی تیسری قسم کا ذکر ہے کہ وہ حدیث ہے جس میں اس کو
کی ہو کر اس کے اقبال میں صریح و متنی دونوں اعتبار سے شہ ہو کیونکہ خیر القرآن (قرن اول) صحابہ کرام کے زمانہ قرآن ثانی تا یحییٰ کا
زمانہ قرن ثالث: یحییٰ تا یحییٰ کا زمانہ) کے کسی بھی زمانہ میں وہ مشہور نہ ہوئی ہو جیسے خیر واحد۔

ضمیمہ واحد و روایت ہے کہ اس کے راوی ایک یا دو یا اس سے زائد ہوں، بعض کی رائے ہے کہ وہ کی روایت کا قائل قبول ہے،
معصفت ان کے قول پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو روایت متواتر و مشہور سے کم درجہ پر ہے اس میں کسی خاص تعداد کا اعتبار نہ ہو
گا خواہ وہ راوی ایک ہو دو ہوں، یا اس سے زائد ہوں، بہر صورت ان کا درجہ برابر ہے اور یہ خیر غیر واحد ہی ہے۔

یہ ضمیمہ واحد مل کو ثابت کرتی ہے البتہ اس سے علم یحییٰ کا درجہ حاصل نہ ہو گا اگرچہ اس کا راوی عادل و ولی ہو بہر صورت وہ علم
یقین کا قائل نہیں دے گی کیونکہ اس کا درجہ متواتر و مشہور سے کم ہے۔

اس کے بعد مصنف فرماتے ہیں کہ خیر واحد کا واجب العمل ہونا قرآن و سنت و اجماع و قیاس سب دلائل سے ثابت ہے قرآن
کریم سے ضمیمہ واحد کے واجب العمل ہونے کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي
الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے طائفہ پر حصول علم کے بعد انذار (اورانا) واجب کر دیا ہے اور طائفہ کا
اطلاق واحد یحییٰ اور اس سے زائد افراد پر بھی ہوتا ہے اور فرقہ پر اس طائفہ کے قول کو قبول کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا واجب
کر دیا ہے پس معلوم ہوا کہ خیر واحد موجب العمل ہے۔ شارح فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ کتاب ہے خیر واحد کے واجب
العمل ہونے کے لئے اس آیت کی طرف اشارہ ہو اذ اخذ اللہ میثاق الیہین اوتوا الكتاب لتبيننه للناس ولا
تكتفونه، اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر صاحب علم پر کتاب اللہ کو بیان کرنا اور لوگوں کو وضاحت دینا واجب ہے اور اس کا قائل وہی
وقت ہو سکتا ہے جب لوگ اس کو قبول بھی کریں پس معلوم ہوا کہ لوگوں کے لئے اس صاحب علم کی خبر پر عمل کرنا لازم ہے۔

سنت سے ضمیمہ واحد کے واجب العمل ہونے کے متعدد دلائل ہیں مثلاً آپ نے مدد کے حق میں حضرت بربرہ رضی اللہ عنہا کی خبر کو
قبول کیا اور فرمایا لک صدقة ولنا هدية ہدیہ کے متعلق حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی خبر کو قبول کرتے ہوئے اسے تناول فرمایا۔ حضرت
علی و حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف اور حضرت دجیل رضی اللہ عنہ کو اپنی تحریر دے کر قیصر روم کی طرف روانہ کیا اگر اخبار آحاد قابل
عمل نہ ہوتیں تو آپ ایسا عمل کیوں کرتے۔

اجماع سے ضمیمہ واحد کے واجب العمل ہونے کی دلیل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انصار کے خلاف یہ خبر دینا تھا الائمة من
قومش تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو قبول کیا۔ کسی نے بھی اس پر تنکیر نہیں فرمائی۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خبر کو قبول کیا اور
مسئلہ کسال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرض غسل کا حکم جاری فرمایا اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو قبول کیا۔

قیاس کا قائل ضامی بھی یہی ہے کہ خیر واحد واجب العمل ہو کیونکہ ہر معاملہ میں خیر متواتر یا مشہور کا ہونا ممکن نہیں ہے لہذا اگر خیر واحد
کو رد کر دیا جائے گا تو شریعت کے بے شمار احکامات معطل ہو جائیں گے۔

۸) **خیر واحد متواتر و مشہور کی تعریف و حکم:** (خیر واحد کی مکمل وضاحت ابھی ہو چکی ہے۔)

ضمیمہ متواتر و خبر ہے جس کے روایت کرنے والے ہر زمانہ میں اس قدر کثیر ہوں کہ ان کی تعداد کو شمار کرنا دشوار ہو، اور اتنی بڑی تعداد

کا جوت پر مشتمل ہونا محال ہو چکے تھے قرآن، اسی طرح بعض حضرات کے بقول حدیث انما الاعمال بالنیات اور بعض کے بقول البینۃ علی المدعی والیمن علی من انکر خیر متواتر کی مثال ہے۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس درجہ کی روایت واجب العمل ہونے کے ساتھ علم یقین کا بھی قاعدہ دیتی ہے جس طرح یحییٰ طور پر دیکھنا علم یقین کا قاعدہ دیتا ہے اور اس کا منکر کا فر ہے۔

خبر مشہورہ خبر ہے جو دروہ صاحبہ ثلاثہ میں آحاد کے قبیل سے تھی اس کے بعد دو روایتی و ثالث (تائیین و تاج تائیین کا دور) میں دو خبر اس قدر بحال گئی کہ اس کو اتنی بڑی جماعت نے نقل در نقل کیا کہ اس جماعت کا جوت پر مشتمل ہونا نامکن و محال ہوا مگر یہ شہرت دور و ثالث (تاج تائیین کا دور) کے بعد ہوئی تو پھر اس کا اعتبار نہ ہوگا کیونکہ اس زمانہ میں بہت سی اخبار آحاد مشہور ہو چکی ہیں تو اگر اس دور کے بعد کی شہرت کا بھی اعتبار کیا جائے تو پھر کوئی بھی خبر واحد خبر واحد نہیں رہے گی، جیسے تعداد رکعات اور مقدار رکوع کا یا نصاب رکوع وغیرہ متعدد اس کی مثالیں ہیں۔

اس خبر مشہورہ کے ذریعہ ایسا علم حاصل ہوتا ہے کہ مخاطب کو اس سے اطمینان و قناعت حاصل ہو جاتی ہے جس کا درجہ علم غالب سے زیادہ اور یقین کے قریب قریب ہے اور اس کا مرتبہ خبر متواتر سے کم اور خبر واحد سے زیادہ ہے، چنانچہ خبر مشہورہ کے ذریعہ کتاب اللہ پر زبانی جائزہ مثلاً احناف نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات کی وجہ سے کفار یحییٰ کی زبواں کو تسلیم کی قید سے متغیر کر دیا ہے البتہ خبر مشہورہ کے منکر کو صحیح قول کے مطابق کافر نہیں کہا جائے گا۔ البتہ دو گمراہ ہوگا۔

الشرع المانع..... وانما جعل الخبر حجة بشرائط في الراوى وهى اربعة: العقل والضبط والعدالة

والاسلام، فالعقل وهو نور في بدن الآدمي يضيئ به طريق يبتدأ من حيث ينتهي اليه يدرك الحواس. مہارت کا ترجمہ و تشریح لکھیں۔ خبر واحد کے موجب عمل ہونے کے لئے راوی کے اندر پائی جانے والی چار شرطوں کو، جمال بیان کریں۔ عقل کامل اور عقل قاصر کی وضاحت کریں۔ نیز بتائیں کہ عقل مدرک ہے یا اکڑ اور اک ہے؟ (۱۹۴-۱۹۳-۱۹۲-۱۹۱-۱۹۰-۱۸۹-۱۸۸-۱۸۷-۱۸۶-۱۸۵-۱۸۴-۱۸۳-۱۸۲-۱۸۱-۱۸۰-۱۷۹-۱۷۸-۱۷۷-۱۷۶-۱۷۵-۱۷۴-۱۷۳-۱۷۲-۱۷۱-۱۷۰-۱۶۹-۱۶۸-۱۶۷-۱۶۶-۱۶۵-۱۶۴-۱۶۳-۱۶۲-۱۶۱-۱۶۰-۱۵۹-۱۵۸-۱۵۷-۱۵۶-۱۵۵-۱۵۴-۱۵۳-۱۵۲-۱۵۱-۱۵۰-۱۴۹-۱۴۸-۱۴۷-۱۴۶-۱۴۵-۱۴۴-۱۴۳-۱۴۲-۱۴۱-۱۴۰-۱۳۹-۱۳۸-۱۳۷-۱۳۶-۱۳۵-۱۳۴-۱۳۳-۱۳۲-۱۳۱-۱۳۰-۱۲۹-۱۲۸-۱۲۷-۱۲۶-۱۲۵-۱۲۴-۱۲۳-۱۲۲-۱۲۱-۱۲۰-۱۱۹-۱۱۸-۱۱۷-۱۱۶-۱۱۵-۱۱۴-۱۱۳-۱۱۲-۱۱۱-۱۱۰-۱۰۹-۱۰۸-۱۰۷-۱۰۶-۱۰۵-۱۰۴-۱۰۳-۱۰۲-۱۰۱-۱۰۰-۹۹-۹۸-۹۷-۹۶-۹۵-۹۴-۹۳-۹۲-۹۱-۹۰-۸۹-۸۸-۸۷-۸۶-۸۵-۸۴-۸۳-۸۲-۸۱-۸۰-۷۹-۷۸-۷۷-۷۶-۷۵-۷۴-۷۳-۷۲-۷۱-۷۰-۶۹-۶۸-۶۷-۶۶-۶۵-۶۴-۶۳-۶۲-۶۱-۶۰-۵۹-۵۸-۵۷-۵۶-۵۵-۵۴-۵۳-۵۲-۵۱-۵۰-۴۹-۴۸-۴۷-۴۶-۴۵-۴۴-۴۳-۴۲-۴۱-۴۰-۳۹-۳۸-۳۷-۳۶-۳۵-۳۴-۳۳-۳۲-۳۱-۳۰-۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱-۰-۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰)

خلاصہ سوال..... اس سوال کا مکمل پانچ امور ہیں (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مہارت کی تشریح (۳) خبر واحد کے موجب عمل ہونے کے لئے راوی کی شرائط اور بعضی وضاحت (۴) عقل کامل و عقل قاصر کی وضاحت (۵) عقل مدرک ہے یا اکڑ اور اک؟

جواب..... ① عبارت کا ترجمہ:۔ اور خبر واحد کو حجت قرار دیا گیا ہے اس کے راوی میں چند شرائط کے ساتھ اور وہ چار شرائط ہیں، عقل، ضبط، عدالت اور اسلام، پس عقل بدن انسانی میں ایسا نور ہے کہ اس کے ذریعہ راستہ روشن ہو جاتا ہے اور اس کی ایسی جگہ سے ابتداء ہوتی ہے کہ جہاں پر انسانی حواس کے اور اک کی انتہاء ہوتی ہے۔

② عبارت کی تشریح:۔ خبر واحد کے قائل عمل و قائل اعتبار ہونے کے لئے راوی میں جن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، اس مہارت میں اولاً ان شرائط کا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے کہ وہ چار شرائط ہیں ① راوی عاقل ہو ② راوی کلام کو کما حقہ سمجھے اور محفوظ کرے ③ راوی عادل ہو ④ راوی مسلمان ہو۔ اس کے بعد شرط اول عقل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ عقل

انسانی ایسا نور ہے جس کے ذریعہ اشیا کا اور اک ہوتا ہے اور اس اور اک کی ابتداء وہاں سے ہوتی ہے جہاں پر انسانی حواس کے اور اک کی انتہاء ہوتی ہے گویا انسان کے حواس ظاہر کی جہاں پر انتہاء ہوتی ہے اس کے بعد عقل انسانی کی ابتداء ہوتی ہے۔

⑥ ضمیر واحد کے موجب محل ہونے کیلئے راوی کی شرائط اور بعد کی وضاحت :- ① ضمیر واحد کے مستحق وہ ہے جو محل ہونے کیلئے پہلی شرط یہ ہے کہ اس راوی میں محل کامل ہو کیونکہ خبر کی وضع معنی ظاہر کرنے کیلئے ہوتی ہے اور محل کے بغیر اس کا اعتبار نہیں ہو سکتا ② یہ ہے کہ راوی میں ضبط کامل ہو کیونکہ اس کے بغیر اس خبر کا صدق ممکن نہیں ہے اور ضبط کے کامل ہونے میں چند امور کی رعایت ضروری ہے کہ راوی کا دل قویہ سے حکم کی کلام سے کچھ محفوظ رکھے اور اس کلام کے حفظ پر اس کی محافظت کی حدود کی رعایت کرتے ہوئے ثابت قدم رہے تاکہ کلام محفوظ رہے ③ یہ ہے کہ راوی عادل ہو یعنی دین میں استقامت اختیار کرے اور نفسانی خواہشات سے بچے اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے اور گناہ صغیرہ پر صبر و استقامت رکھے ④ یہ ہے کہ وہ راوی مسلمان بھی ہو یعنی زبان سے ذات وصفات ہادی حقانی کا اقرار کرے، دل سے تصدیق کرے، جوارح سے عمل کرے۔

⑦ عقل کامل و عقل قاصر کی وضاحت :- عقل کامل سے مراد بالغ کی عقل ہے اور صبی متوہ و مجنون کی عقل قاصر ہوتی ہے۔ اسی لئے شریعت نے انہیں ذاتی امور میں تصرف کامل نہیں بنایا، لہذا وہ دینی امور میں بھی تصرف کے اہل نہیں ہیں اور ان کی روایت مستحب نہیں ہے۔ البتہ اگر سماع حدیث اور تحمل حدیث قبول الملوغ ہی ہو مگر روایت حدیث بعد الملوغ ہو تو پھر صبی کی حدیث مستحب ہے بشرطیکہ اس نے سماع و تحمل حدیث ایسی میں کیا ہو جب اسے تیز و شعور حاصل ہو۔

⑧ عقل بدرک ہے یا اکبر ادراک؟ مصنف کی تشریح کے مطابق قلب بدرک ہے اور عقل اس کا آلہ ہے جس سے وہ اہل اسلام کے طریقہ کو معلوم کرتا ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۴۰ھ

الشيخ الاول: وَلْتَأْذَرَ عَنِ الْقَسَامِ الشَّعْثَةَ شَرَعَ فِي بَيَانِ الْإِجْمَاعِ فَقَالَ: قَلْبُ الْإِجْمَاعِ وَكُنْ الْإِجْمَاعُ نَوَّاعَانِ عَزِيْزَتَهُ وَهُوَ التَّكَلُّمُ مِنْهُمْ بِمَا يُؤَيِّدُ الْإِتِّفَاقَ أَوْ شُرُوعُهُمْ فِي الْفِعْلِ إِنْ كَانَ مِنْ تَابِهِ وَوَحْصَةٍ وَهُوَ أَنْ يُتَكَلَّمَ أَوْ يُفَعَّلَ الْبَيْعُ لُؤْنُ الْبَيْعِ. (۲۳-۲۴-۲۵)

مہارت پر اعراب کا ترجمہ کریں۔ وضاحت کریں۔ اجماع کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور حکم بیان کریں، باتن نے اجماع کے جو مراتب ذکر کئے ہیں؟ انہیں بطور شارح تفصیل کیسے سمجھ کر لیں۔

① خلاصہ سوال :- اس سوال میں چار امور مل طلب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی وضاحت (۴) اجماع کی لغوی و اصطلاحی تعریف (۵) اجماع کا حکم (۶) اجماع کے مراتب کی تفصیل۔

جواب: ① عمارت پر اعراب :- کما مذ فی العمول آنفا۔

② عمارت کا ترجمہ :- اور جب مصنف سنت کی اقسام کے بیان سے فارغ ہوئے تو اب اجماع کے بیان میں شروع ہونے کا ارادہ کیا پس فرمایا قلب الاجماع اجماع کے دو دلوں ہیں ایک عریضہ ہے اور وہ دن کا ایسے الفاظ کا نظم کرتا ہے جو اتفاق کو لازم کرتے ہوں یا اتفاق فعل میں شروع ہونا اگر فعل کے باب سے ہو، اور دوسری قسم رخصتہ ہے اور وہ (رخصتہ) یہ ہے کہ بعض کا کلام کرنا یا بعض کا فعل کرنا۔

③ عمارت کی وضاحت :- شارح فرماتے ہیں کہ مصنف نے پہلے سنت کی اقسام کو بیان کیا اس کے بیان سے فارغ ہو کر اب اجماع کے بیان میں شروع ہو رہے ہیں۔ مصنف فرماتے ہیں کہ اجماع کے دو درکن ہیں ایک عریضہ دوسرا رخصتہ۔ عریضہ ایک زمانہ

کے مجتہدین کے کسی حکم پر مشق ہو جائے گا نام ہے یعنی اگر وہ حکم قول کی قبل سے ہو تو یہ کہیں اجماعنا علیٰ هذا یعنی ہم سب نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے اور اگر وہ حکم فعل کی قبل سے ہو تو سب اس فعل کے کرنے میں شروع ہو جائیں چنانچہ مقدمہ مضاربۃ یا حراہۃ یا شرکت اسی قسم میں داخل ہیں کہ ان پر پہلی اجتہاد کا عملی اجماع ہے۔

ضعف سے مراد یہ ہے کہ بعض اصحاب اجتہاد قول یا فعل پر مشق ہو جائیں اور باقی خاموش رہیں اور مدۃ تامل کے گزرنے کے بعد بھی ان پر رد اور تنبیہ نہ کریں اور یہ مدۃ تامل تین دن یا مجلس طلم ہے اور اس کا نام اجماع سکوتی ہے۔

④ اجماع کی لغوی اور اصطلاحی تعریف :- اجماع کا لغوی معنی اتفاق، عزم، اور پختہ ارادہ کرنا ہے اور اصطلاح میں کسی ایک زمانہ میں رسول اللہ کی امت کے مجتہدین کا کسی امر پر اتفاق کرنا ہے بشرطیکہ وہ مجتہدین صالح ہوں، فاسق، بدعتی، وہابی پرست نہ ہوں

⑤ اجماع کا حکم :- امور شرعیہ میں اجماع یقین اور قطعیت کا ناکندہ دیتا ہے۔ اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ البتہ بعض عوارض کی بناء پر بعض جگہوں میں قطعیت اور یقین کا ناکندہ نہیں دیتا جیسے اجماع سکوتی۔

⑥ اجماع کے مراتب کی تفصیل :- اجماع کے قوت و ضعف اور یقین و ظن کے اعتبار سے متعدد مراتب ہیں۔ ① سب سے زیادہ قوی اجماع صحابہ کرام علیہ السلام کا وہ اجماع ہے جو نفاذ ہو جیسے تمام صحابہ کرام علیہ السلام یوں کہیں اَجْمَعْنَا عَلٰی هَذَا یا اجماع

آیت اور خبر حواتر کے مرتبہ میں ہے چنانچہ اس کا منکر کافر ہوگا ② صحابہ کرام علیہ السلام کا وہ اجماع سکوتی ہے جس میں بعض صحابہ نے فعل کی ہو اور باقی صحابہ خاموش رہے ہوں۔ اس کا انکار کرنا اللہ کا فریب نہیں کہلائے گا اگرچہ اس نوع کا اجماع اولہ قطعیت میں سے ہے ③ صحابہ کرام علیہ السلام کے بعد ہر زمانہ میں آئمۃ السلف کا اجماع ہے۔ بشرطیکہ صحابہ کرام علیہ السلام کے دور میں اس حکم کا خلاف ظاہر نہ ہو ہو۔ یہ

اجماع صغیر مشہور کی مانند ہے اور مطابقت کا ناکندہ دے گا، یقین کا ناکندہ ہندچا ④ کسی ایسے سلسلہ میں صحابہ کرام علیہ السلام کے بعد والے لوگوں اتفاق کر لیں جو پہلے دور میں مختلف فیہ تھا یہ سب سے کمزور درجہ کا اجماع ہے، اور یہ خبر واحد کے درجہ میں ہے، یا اجماع عمل کو ثابت کرنا

یعنی طلم یعنی قلعی کو ثابت نہیں کرے گا، البتہ یہ اجماع قیاس سے مقدم ہوگا جس طرح کہ خبر واحد قیاس سے مقدم ہوتی ہے۔

⑦ اجماع الامام :- قال علمائنا ورحمہم اللہ تعالیٰ تتعلق بترکۃ المیت حقوق اربعۃ موقبۃ۔ (مس ۳۰ لدایہ)

الکتاب الحقوق المتعلقة بالتروکۃ ووضحها۔ اکتب موانع الاثر بالاجمال۔ ما المراد باختلاف

الدارین؟ و هل یستوی فی هذا المانع مسلم و کافر او هناك تفصیل؟

⑧ خلاصہ سوال :- اس سوال میں چار امور مل طلب ہیں (۱) حقوق اربعہ متعلقہ بالترکۃ کی تفصیل (۲) مولف ارث کی وضاحت (۳) اختلاف دارین کی مراد (۴) مذکورہ مانع میں مسلم و کافر کے مساوی ہونے کی تفصیل۔

① حقوق اربعہ متعلقہ بالترکۃ کی تفصیل :- ترکہ کے ساتھ چار حقوق متعلق ہوتے ہیں ① تجزیہ یھنن: سب سے پہلی میت کے ترکہ سے میت کی تجزیہ یھنن کی جائے گی، اس میں نہ اسراف کیا جائے گا اور نہ بخل سے کام لیا جائے گا بلکہ مسنون

اموال طریقہ پر میت کے ترکہ سے تجزیہ یھنن کی جائے گی ② ادایہ دین: کفن دفن سے فارغ ہونے کے بعد بقیہ ترکہ سے میت کے اسے اگر کوئی قرض ہو تو وہ قرض ادا کیا جائے گا ③ نفاذ وصیت فی ثلث المال: اگر میت نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو وہ حقوق طبع سے متعلق ہو یا حقوق العباد سے متعلق ہو تو قرض کی ادائیگی کے بعد باقی ماندہ کی تہائی سے اس وصیت کو پورا کیا جائے گا، باقی

طبع سے متعلق ہو یا حقوق العباد سے متعلق ہو تو قرض کی ادائیگی کے بعد باقی ماندہ کی تہائی سے اس وصیت کو پورا کیا جائے گا، باقی

نامہ مال کی تہائی سے زائد کو وصیت میں خرچ کرنے کی شرعاً ممانعت نہیں، صرف تہائی تک خرچ کیا جائے گا۔ نیز واضح رہے کہ وصیت نے اگر کسی وارث کے لئے وصیت کی ہے تو شرعاً اس وصیت کو کوئی اعتبار نہیں ⑤ بغیر ترکہ کی ورثہ میں تقسیم، ترکہ سے متعلق جو حق حقیقی یہ ہے کہ باقی نامہ ترکہ کو حصص شرعیہ کے مطابق ورثہ میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

⑥ **مولع ارث کی وضاحت :-** مولع ارث چار ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ① **یقینت :-** یعنی رقیق ہونا غلام ہونا، رقیق کسی کا وارث نہ ہوگا، یقینت خواہ کامل ہو یا ناقص ہو جیسے مذکور اوام و لدو غیرہ ان کی یقینت ناقص ہوتی ہے ② **قتل :-** ایسا قتل جس سے قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہو قتل عمد میں قصاص اور شہرہ عمد، خطا، جاری مجزی خطا میں کفارہ واجب ہوتا ہے اسلئے مورث کا قاتل ان چار حرم کے قتل کی وجہ سے وراثت سے محروم ہوگا قتل باسبب میں قصاص اور کفارہ نہیں ہوتا صرف دیت ہوتی ہے اسلئے انکی وجہ سے قاتل میراث سے محروم نہیں ہوگا ③ **اختلاف دین :-** مسلمان کا کافر کا وارث اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا ④ **اختلاف دارین :-** کفار کے درمیان وراثت سے مانع ہے مسلمان ایک دوسرے کے بہر حال وارث ہو گئے اگر چہ ان میں اختلاف دارین پایا جاتا ہو۔

⑤ **اختلاف دارین کی مراد :-** اختلاف دارین سے مراد املاک (بادشاہ و فوج) کا اختلاف ہے۔ پس اگر ملک (بادشاہ اور فوج) الگ الگ ہو تو اختلاف دارین سمجھا جائیگا، پھر اختلاف دارین کی دو صورتیں ہیں۔ ① **اختلاف دارین حقیقی :-** یہ ہے کہ وصیت اور وارث میں حقیقی ملک کا اختلاف ہو جیسے حربی دار الحرب کا رہنے والا ہے اور ذمی دار الاسلام کا رہنے والا ہے ② **اختلاف دارین محکی :-** یہ ہے کہ وصیت اور وارث دونوں بظاہر ایک ہی ملک (دار الاسلام) میں رہتے ہوں لیکن دونوں کے رہنے کی حیثیت الگ الگ ہو جیسے ذمی مسلمان، ذمی دار الاسلام کا مستقل باشندہ ہے جبکہ مسلمان کا دار الاسلام میں عارضی قیام ہے، لہذا یہ ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے، بلکہ ذمی کا ترکہ دار الاسلام میں رہنے والے وارث کو ملے گا اور حربی کا ترکہ دار الحرب میں رہنے والے ورثہ کو ملے گا۔

⑥ **مذکورہ مانع میں مسلم و کافر کے مساوی ہونے کی تفصیل :-** اس مانع (اختلاف دارین) کا اعتبار صرف غیر مسلم کے حق میں ہے مسلمان کے حق میں اختلاف دارین کا کوئی اعتبار نہیں، مسلمان خواہ کسی بھی ملک میں ہو اسے اپنے رشتہ دار مسلمان کی وراثت ملے گی۔

السؤال الثالث ۱۴۴۰ھ

الشرح الاول :- لَقَدْ وَصَّيْتُكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ سِتَّةً: قَلْبُكَ وَ زَيْنُكَ وَ الثَّمَنُ وَ الثَّلَاقُ وَ الثَّلَاقُ وَ الثَّلَاقُ عَلَى التَّضْعِيفِ وَ التَّنْصِيفِ وَ أَصْحَابُ هَذِهِ الْعَهْلَمِ إِذَا عَشَرُوا نَفَرًا أَوْ بَعْدَ مِنْ الرِّجَالِ وَ تَمَانٍ مِنَ التَّنْصِيفِ. اعراب نگار ترجمہ و تشریح کریں، اور علی التضعیف و التنصیف کا مطلب واضح کریں۔

⑥ **خلاصہ سوال :-** اس سوال میں درج ذیل امور کا حل مطلوب ہے ① عبارت پر اعراب ② عبارت کا ترجمہ ③ عبارت کی تشریح اور علی التضعیف و التنصیف کی وضاحت۔

جواب :- ① عبارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفاً

② **عبارت کا ترجمہ :-** کتاب اللہ میں مذکور فرمائی مقدورہ چھ ہیں: ① نصف ② ربع ③ ثمن ④ ثلثان ⑤ ثلث ⑥ سدس تعصیف و تنصیف کے طریقے پر۔ اور ان حصوں کے وارث و مالک بارہ افراد ہیں، چار مردوں میں سے اور آٹھ عورتوں میں سے۔

③ **عبارت کی تشریح اور علی التضعیف و التنصیف کی وضاحت :-** کتاب اللہ میں ذکر کردہ فرمائی مقدورہ چھ

ہیں، نصف، ذیل، شمس اور عثمان، ٹکٹ، سدس اور یہ چورس، تعریف و تنصیف کے طریقہ پر ہیں۔ تعریف کا مطلب دگنا ہے یعنی نصف دگنا کا دگنا ہے اور ذیل شمس کا دگنا ہے اسی طرح عثمان ٹکٹ کا دگنا ہے اور ٹکٹ سدس کا دگنا ہے۔ تنصیف کا مطلب نصف کرنا ہے یعنی اس کے برعکس سدس ٹکٹ کا نصف ہے اور ٹکٹ عثمان کا نصف ہے، اسی طرح شمس ذیل کا نصف ہے اور ذیل نصف کا نصف ہے۔

(صفحہ ۱۸۱) بحیثی فی تصحیح المسائل الی سبعة اصول : ثلاثة بین السهام وللرؤس و أربعة بین الرؤس والرؤس

مبارت کا ترجمہ کریں۔ صحیح کی لغوی و اصطلاحی تفریق کریں اور اس کے کتنے اصول ہیں؟ واضح کریں

✓ خلاصہ سوال اس سوال کا مکمل تین امور ہیں (۱) مبارت کا ترجمہ (۲) صحیح کی لغوی و اصطلاحی تفریق (۳) صحیح کے اصول۔

جواب ① عبارت کا ترجمہ۔ مسائل کی صحیح میں سات اصول کی طرف اختیاتی ہوتی ہے ان میں سے تین سهام اور رؤس کے درمیان اور چار رؤس اور رؤس کے درمیان ہوتے ہیں۔ (داررؤس کے حصوں کو سهام بھی کہا جاتا ہے اور عدد وہام بھی کہا جاتا ہے اور داررؤس کی تعداد کو رؤس بھی کہا جاتا ہے اور عدد رؤس بھی کہا جاتا ہے)

② صحیح کی لغوی و اصطلاحی تفریق۔ صحیح کا لغوی معنی رفع النعم (نیاری کا رفع) ہے۔ دار شمس پر حصے منقسم ہونے کی صورت میں حصوں کے اعداد کو رفع کرنے کا نام اصطلاح فرماؤں میں صحیح ہے بالفاظ دیگر سهام اور رؤس کے درمیان جو کس واقع ہے اس کو ذکر کرتا۔

③ صحیح کے اصول۔ مسائل کی صحیح میں سات اصول کی طرف اختیاتی ہوتی ہے۔

① یہ ہے کہ اگر ایک فریق کے سهام اس پر بغیر کس کے تقسیم ہو سکیں تو پھر ضرب کی طرف اختیاتی نہیں ہوگی مثلاً بیعت نے ماں، باپ اور دو بیٹیاں چھوڑیں ماں کیلئے سدس، باپ کیلئے بھی سدس اور دو بیٹیوں کیلئے عثمان ہیں تو چونکہ سدس کا اجتماع ہو عثمان کے ساتھ اور سدس چھوٹا ہے تو مسئلہ جو ہے بے گناہ، باپ کیلئے ایک حصہ اور ماں کیلئے بھی ایک حصہ اور دو بیٹیوں کیلئے چار حصے ہیں، ہر بیٹی کیلئے دو حصے ہیں چونکہ سهام عدد رؤس پر تقسیم ہو گئے بغیر کس کے تو چندا ضرب کی طرف اختیاتی نہیں ہوگی۔

② رواہ میں سے فقط ایک طائفہ پر کس واقع ہو لیکن جس فریق پر کس واقع ہو اس کے عدد رؤس اور عدد وہام کے درمیان نسبت توافق کی ہو تو جس فریق پر کس واقع ہو اس کے عدد رؤس کے وضع کو ضرب دی جائے گی اصل مسئلہ میں اگر اس میں مول نہ ہو اگر اس میں مول ہو تو پھر وضع کو ضرب دیا جائے گا مول میں جو حاصل ضرب ہوگا اس سے مسئلہ کی صحیح ہوگی، غیر عامل کی مثال کسی بیعت نے ماں، باپ اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔

مسئلہ منسوب ۵ صحیح ۳۰

ماں	باپ	بنات
سدس	سدس	عثمان
$1 \times 5 = 5$	$1 \times 5 = 5$	$3 \times 5 = 15$
		فی بیٹی دو حصے

دس بیٹیں کیلئے چار حصے ہیں اور چار دس پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتا، بعد دسہام یعنی چار میں اور عدد دس یعنی دس میں توافق باصف ہے کیونکہ دو کا عدد دووں کو کافی کر سکتا ہے تو عدد دس یعنی دس کے وقتی یعنی پانچ کو ضرب دی اصل مسئلہ یعنی چھ میں حاصل ضرب تیس ہوا تو تیس سے مسئلہ کی صحیح ہوئی۔

مالکی کی مثال کی میت نے زوج، اب، ام اور چھ بیٹوں کو چھوڑا اب زوج کیلئے رطل ہے اور باپ کیلئے سندس اور ماں کے لئے بھی سندس، چھ بیٹوں کے لئے عثمان ہیں یہ مسئلہ بارہ سے بنے گا کیونکہ نوع اول کے رطل کا اختلاط ہوا ہے نوع ثانی کے بعض کے ساتھ تو مسئلہ بارہ سے بنے گا زوج کے لئے تین ماں کے لئے دو، باپ کیلئے بھی دو اور چھ بیٹوں کیلئے آٹھ ہے، محل چند وہ یک ہوگا، تو عثمان آٹھ حصے ہیں اور آٹھ حصے چھ بیٹوں پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے، بعد دسہام یعنی آٹھ اور عدد دس یعنی چھ کے درمیان نسبت توافق کی ہے اور توافق باصف ہے کیونکہ دو کا عدد دووں کو کافی کر سکتا ہے لہذا عدد دس کے نصف یعنی تین کو ضرب دی محل یعنی چھ میں تو ۳۵ ہو جائے گا تو مسئلہ کی صحیح بیٹا لیس سے ہوگی تو زوج کے لئے تین تھا اس کو مضروب یعنی تین کے ساتھ ضرب دی تو ہو جائے گا اور باپ کے لئے پہلے دو تھا اس کو مضروب یعنی تین کے ساتھ ضرب دی تو چھ ہو جائے گا اسی طرح ماں کے لئے اور چھ بیٹوں کے لئے آٹھ حصے تھے اس کو مضروب یعنی تین کے ساتھ ضرب دی تو چھیں ہو جائے گا ہر ایک بیٹی کے لئے چار حصے ہوں گے۔

مول ۱۵ مضروب ۳ صحیح ۳۵

زوج	اب	ام	بنات
رطل	سندس	سندس	عثمان
$3 \times 3 = 9$	$2 \times 3 = 6$	$2 \times 3 = 6$	$8 \times 3 = 24$

۳) درءاء میں سے ایک طائفہ پر کسر واقع ہو اور جس فریق پر کسر واقع ہو اس کے عدد دس اور عدد دسہام کے درمیان نسبت جائز کی ہو تو جس فریق پر کسر واقع ہو اس کے عدد دس کے کل کو ضرب دی جائے گی اصل مسئلہ میں اگر محل نہ ہو اور اگر محل ہو اور ہو بحر محل میں ضرب دی جائے گی، غیر مالکی کی مثال کہ عثمان میت نے ماں، باپ اور پانچ بیٹیاں چھوڑیں تو اب ماں کیلئے سندس اور باپ کیلئے سندس ہے اور دس بنات کیلئے عثمان ہیں تو اب مسئلہ چھ سے بنے گا کیونکہ چھوٹا عدد سندس ہے، ماں کیلئے ایک اور باپ کیلئے بھی ایک اور دس بنات کیلئے چار ہیں، اور چار حصے دس بنات پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور عدد دس یعنی پانچ اور عدد دسہام یعنی چار ماں کے درمیان نسبت جائز کی ہے تو اب عدد دس کے کل یعنی پانچ کو ضرب دی اصل مسئلہ یعنی چھ میں تو حاصل ضرب تیس ہو جائے گا تو مسئلہ کی صحیح تیس سے ہوگی۔

مضروب ۵ صحیح ۳۰

ماں	باپ	دس بنات
سندس	سندس	عثمان
$1 \times 5 = 5$	$1 \times 5 = 5$	$3 \times 5 = 15$

مالکی کی مثال کی میت نے زوج اور دس اخوات کو چھوڑا۔

فلس اخوات

زوج

ثلثان

نصف

۳×۵=۱۵

۳×۵=۱۵

فی بنی چارہ

⑤ وہ چار اصول جو روکس اور روکس کے درمیان ہوتے ہیں ان میں سے پہلا اصول کہ روٹا کے فریقوں میں سے دو یا دو سے زائد فریقوں پر کس واقع ہو اور روٹا کے ہر روکس کے درمیان نسبت تماثل کی ہو اس صورت میں اعداد میں سے کسی ایک کو ضرب دی جائیگی اصل مسئلہ میں جو حاصل ضرب ہوگا اس سے مسئلہ کی صحیح ہوگی، مثلاً میت نے ست بنات اور گٹ جہات اور غلط اہام چھوڑیں، ست بنات کیلئے ثلثان اور غلط جہات کیلئے سدس، مسئلہ چھ سے بنے گا کیونکہ چھوٹا عدد سدس ہے، ست بنات کیلئے چار اور گٹ جہات کیلئے ایک حصہ اور غلط اہام کیلئے بھی ایک حصہ، چوبیس بنات کیلئے چار حصے بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے لیکن ان میں توافق باصاف ہے دو کا عدد دونوں کو تقسیم کر سکتا ہے لہذا ہر روکس کے وقتی یعنی تین کو ہم نے محفوظ کر لیا، اور غلط جہات کیلئے ایک ہے اور ایک تین جہات پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتا اور عدد روکس یعنی تین اور سهام یعنی ایک میں نسبت جائین کی ہے ہم نے ہر روکس کے کل یعنی تین کو محفوظ کر لیا اور غلط اہام کیلئے ایک ہے اور یہ ایک تین اور اہام پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتا اور عدد روکس یعنی تین اور سهام یعنی ایک میں نسبت جائین کی ہے تو ہم نے ہر روکس کے کل یعنی تین کو محفوظ کر لیا اب دیکھا کہ یہ جو ہم نے ہر دو کو محفوظ کیا یعنی تین، تین، تین انہیں نسبت تماثل کی ہے ان میں سے ایک یعنی تین کو ضرب دی اصل مسئلہ یعنی چھ میں تو اضافہ ہو گئے، اب اضافہ سے مسئلہ کی صحیح ہوگی، ست بنات کیلئے چار حصے تھے تین کو چار سے ضرب دی تو بارہ ہو گئے، غلط جہات کیلئے ایک تھا ضرب دی تو تین ہو گیا اسی طرح غلط اہام کیلئے ایک تھا ضرب دی تو تین ہو گیا۔

صحیح ۱۸

مخروبہ ۳

۳۵

ست بنات	غلط جہات	غلط اہام
ثلثان	سدس	مربع
۳×۳=۱۲	۱×۳=۳	۱×۳=۳

⑥ روٹا کے فریقوں میں سے دو یا دو سے زائد پر کس واقع ہو اور اعداد روکس کے درمیان نسبت تماثل کی ہو پھر دیکھیں گے کہ ان اعداد میں سے جو اکثر ہے اس کو ضرب دی جائے گی اصل مسئلہ میں جو حاصل ضرب ہوگا اس سے مسئلہ کی صحیح ہوگی، مثلاً میت نے اربع زوجات اور غلط جہات اور اثنا عشر اہام کو چھوڑا، اربع زوجات کیلئے رطل ہے اور غلط جہات کیلئے سدس ہے اور رطل کا اختلاط ہر باہر سے سدس کیساتھ مسئلہ بارہ سے بنے گا اربع زوجات کیلئے رطل یعنی تین حصے اور غلط جہات کیلئے دو ہیں اور اثنا عشر اہام کیلئے سات، تین حصے چار زوجات پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور عدد روکس یعنی چار اور عدد سهام یعنی تین ان میں نسبت جائین کی ہے اس لئے ہم نے ہر روکس کے کل یعنی چار کو محفوظ کر لیا اور دو حصے غلط جہات پر بغیر کسر کے تقسیم ہو سکتے ہیں اور ہر روکس یعنی تین اور سهام یعنی دو میں نسبت جائین کی ہے تو ہم نے تین کو محفوظ کر لیا اور سات حصے اثنا عشر اہام پر بغیر کسر کے تقسیم

نہیں ہو سکتے اور سات اور بارہ میں بھی نسبت بتائیں کی ہے تو ہم نے بارہ کو محفوظ کر لیا تو جو ہم نے محفوظ کیا یعنی تین، چار، بارہ ان میں سے بڑا عدد بارہ کا ہے تو چار بھی اس کوئی کر سکتا ہے اور تین بھی بارہ کوئی کر سکتا ہے اور ان میں سے بڑا عدد بارہ کا ہے تو اس کو ضرب دی اصل مسئلہ یعنی بارہ میں تو ۱۳۳ ہو گئے تو ایک سو چالیس سے مسئلہ کی صحیح ہوگی۔ اربع زوجات کیلئے تین حق اس کو ضرب دی مضروب یعنی بارہ کے ساتھ تو ۳۶ ہو گئے اور مطلقہات کیلئے دو حصے تھے اس کو ضرب دی مضروب یعنی بارہ میں تو چوبیس ہو گئے اور اثامہ مضروب کیلئے سات حصے تھے اس کو ضرب دی مضروب یعنی بارہ میں تو ۸۳ ہو گئے۔

مضروب ۱۳	مضروب ۱۳	مضروب ۱۳
اربع زوجات	مطلقہات	اثامہ مضروب
ربیع	سدس	عصب
$7 \times 12 = 84$	$3 \times 2 = 6$	$4 \times 12 = 48$

① یہ ہے کہ درہم کے دو یا دوسرے زائد فریقوں پر کس واقع ہو جن فریقوں پر کس واقع ہوا ان میں سے بعض کے اعداد دس کے درمیان نسبت تو اتنی کی ہوں وقت ایک کے وقتی کو ضرب دی جائے دوسرے کے کل میں بجز دیکھا جائے گا کہ حاصل ضرب اور تیسرے کے درمیان نسبت تو اتنی کی ہے یا نہیں، اگر نسبت تو اتنی کی ہو تو حاصل ضرب کو ضرب دی جائے ثالث کے وقتی میں اور اگر نسبت تو اتنی کی نہ ہو تو حاصل ضرب کو ضرب دی جائے تیسرے کے کل میں بجز دیکھا جائے حاصل ضرب اور رابع کے درمیان نسبت تو اتنی کی ہے یا نہیں اگر نسبت تو اتنی کی ہو تو حاصل ضرب کو ضرب دی جائے رابع کے وقتی میں اور اگر تو اتنی کی نسبت نہیں تو حاصل ضرب کو ضرب دی جائے رابع کے کل میں اس کی طرح چلنے جائیں بجز حاصل ضرب کو ضرب دی جائے اصل مسئلہ میں جو حاصل ضرب ہو گا اس سے مسئلہ کی صحیح ہوگی، مثلاً میت نے چار زوجات، افکارہ بیٹیاں، پندرہ جدات اور چھ اعمام کو چھوڑا، چار زوجات کیلئے مٹن ہو گا کیونکہ بیٹیاں موجود ہیں اور افکارہ بیٹیوں کیلئے عثمان ہیں اور پندرہ جدات کیلئے سندس ہے اب مٹن کا اختلاف ہو رہا ہے دوسرے عدد کیساتھ تو ضابطہ کی رو سے مسئلہ چوبیس سے بڑے گا چار زوجات کیلئے مٹن تین حصے ہو گئے اور ثانی عشریات کیلئے ۱۶ ہیں اور پندرہ جدات کیلئے چار حصے ہیں اور چھ اعمام کیلئے ایک حصہ ہے، چار زوجات کیلئے ۳ حصے ہیں اور تین حصے چار پر بغیر کر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور عدد دس یعنی چار اور دھام یعنی تین ان کے درمیان نہ بتائیں کی ہے تو ہم نے عدد دس کے کل یعنی چار کو محفوظ کر لیا، اور افکارہ بیٹیوں کا حصہ سولہ ہیں اور سولہ افکارہ پر بغیر کر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور عدد دس یعنی افکارہ اور دھام یعنی سولہ کے درمیان تو اتنی پانچ ہے کیونکہ دو کا عدد دونوں کوئی کر سکتا ہے عدد دس کے وقتی یعنی نو کو محفوظ کر لیا۔

اور پندرہ جدات کیلئے چار حصے ہیں اور چار حصے پندرہ جدات پر بغیر کر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور عدد دس یعنی پندرہ اور دھام یعنی چار میں نسبت بتائیں کی ہے تو ہم نے عدد دس کے کل یعنی پندرہ کو محفوظ کر لیا، اور چھ اعمام کیلئے ایک حصہ ہے اور ایک چوبیس پر بغیر کر کے تقسیم نہیں ہو سکتا اور عدد دس یعنی چھ اور دھام یعنی ایک میں نسبت بتائیں کی ہے تو ہم نے عدد دس کے کل یعنی چھ کو محفوظ کر لیا تو اعداد کو محفوظ ۶، ۹، ۱۰، ۱۱ ان میں سے بعض کے درمیان نسبت تو اتنی کی ہے مثلاً چار اور چھ ان میں تو اتنی پانچ ہے دو کا عدد دونوں کوئی کر سکتا ہے چار کا نصف یعنی دو کو ضرب دی دوسرے کے کل یعنی چھ میں تو بارہ ہو گئے اب بارہ اور نو ہیں ان

میں تو اپنی بالشت ہے کیونکہ تین دونوں کو ناکر سکا ہے تو لو کا وقتی یعنی تین اس کو ضرب دی بارہ میں تو چھتیس ہو گئے، اب چھتیس اور پندرہ میں تو اپنی کتبہ ہے تین دونوں کو ناکر سکا ہے تو ان میں تو اپنی بالشت ہے چھتیس کو ضرب دی پندرہ کے وقتی یعنی پانچ میں تو یہ ایک سو اتنی بن گئے، اب ایک سو اتنی کو اصل مسئلہ یعنی چوبیس میں ضرب دی یہ چار ہزار تین سو بیس ہو گئے۔

اب چار ہزار تین سو بیس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔ چار زوہات کیلئے تین حصے تھے اس تین کو ضرب دی مضروب یعنی ایک سو اتنی میں تو پانچ سو چالیس ہو جائے گا اور ثانی عشر بنات کیلئے ۱۶ حصے تھے اس کو ضرب دی مضروب یعنی ایک سو اتنی میں تو دو ہزار اٹھ سو اتنی ہو جائے گا اور فس عشر جدات کیلئے ۴ حصے تھے اس کو ضرب دی مضروب یعنی ایک سو اتنی میں تو یہ سات سو بیس ہو جائیگا اور سف اعمام کیلئے ایک حصہ تھا اس کو ضرب دی مضروب یعنی ایک سو اتنی میں تو ایک سو اتنی ہو جائے گا۔

مضروب ۱۸۰

صحیح ۴۳۲۰

چار زوہات شمن	۱۸ بنات ثمان	چند زوہات سدس	چھ اعمام حصبہ
$3 \times 180 = 540$	$16 \times 180 = 2880$	$4 \times 180 = 720$	$1 \times 180 = 180$

④ روئے کے فریقوں میں سے دو یا دوسرے زائد فریقوں پر کسر واقع ہو اور اعداد روکس کے درمیان نسبت تباہ کی ہو تو ایک فریق کے عدد روکس کے کل کو ضرب دی جائے دوسرے کے کل میں پھر حاصل ضرب کو تیسرے کے کل میں اور پھر حاصل ضرب کو چوتھے کے کل میں ضرب دی جائے اسی طرح چلتے جائیں پھر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دی جائے جو حاصل ضرب ہوگا اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

مثلاً میت نے زوہین، ست جدات، عشر بنات اور سجدہ اعمام کو چھوڑا، زوہین کیلئے ثمن ہے اور ست جدات کیلئے سدس ہے اور عشر بنات کیلئے ثمان ہیں چونکہ ثمن کا اختلاط ہو رہا ہے دوسرے عدد کے ساتھ تو ضابطہ کی رو سے مسئلہ چوبیس سے بنے گا زوہین کیلئے تین اور ست جدات کیلئے چار حصے اور عشر بنات کیلئے سولہ حصے اور سجدہ اعمام کیلئے ایک حصہ ہوگا، زوہین کیلئے تین حصے ہیں اور تین حصے زوہین پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور ان میں نسبت تباہ کی ہے تو ہم نے عدد روکس کے کل یعنی دو کو محفوظ کر لیا، اور چھ جدات کے چار حصے ہیں اور چار حصے چھ پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے چار اور چھ چار اور چھ ان میں تو اپنی بالصف ہے دو کا عدد دونوں کو ناکر سکا ہے تو ہم نے چھ کے نصف یعنی تین کو محفوظ کر لیا اور عشر بنات کیلئے سولہ حصے ہیں اور سولہ حصے عشر بنات پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتے اور اعداد روکس یعنی عشر بنات اور سہام یعنی سولہ کے درمیان تو اپنی بالصف ہے کیونکہ دو کا عدد دونوں کو ناکر سکا ہے تو ہم نے عدد روکس کے نصف یعنی پانچ کو محفوظ کر لیا اور سجدہ اعمام کیلئے ایک حصہ ہے اور ایک سات پر بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتا اور عدد روکس یعنی سات اور عدد سہام یعنی ایک میں نسبت تباہ کی ہے تو ہم نے عدد روکس کے کل یعنی سات کو محفوظ کر لیا تو اعداد محفوظ رہے، ۵۰۴۲ ہیں اور ان میں نسبت تباہ کی ہے دو کو تین میں ضرب دیں تو چھ ہو گیا پھر چھ کو ضرب دیں پانچ میں تو بیس ہو گئے پھر تیس کو ضرب دی سات میں تو ۲۱۰ ہو گئے پھر ۲۱۰ کو ضرب دی اصل مسئلہ یعنی چوبیس میں تو یہ ۵۰۴۰ ہو گئے تو مسئلہ کی تصحیح پانچ ہزار چالیس

سے ہوگی، اب زوجین کے تین حصے تھے اس کو ضرب دی معروب یعنی ۲۱۰ میں تو ۶۳۰ ہو گئے اور ست جدات کیلئے چار حصے ہیں اس کو ضرب دی معروب یعنی ۲۱۰ میں تو ۸۴۰ ہو گئے اور عشر بنات کیلئے سولہ حصے ہیں اس کو ضرب دی معروب یعنی ۲۱۰ میں تو ۳۳۶۰ ہو گئے اور سہد الاحام کیلئے ایک حصہ ہے اس کو ضرب دی معروب یعنی ۲۱۰ میں تو ۲۱۰ ہو گئے۔

سہد	معروب ۲۱۰	جمع ۵۰۴۰	سہد	عشر بنات	ست جدات	زوجین
۱۲۱۰ = ۲۱۰	۱۶۲۰ = ۳۳۶۰		عصہ	ثلثان	سُدس	ثمن
					۳۸۴۰ = ۸۴۰	۲۸۴۰ = ۶۳۰

﴿وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاَمِّیْ﴾

الورقة الخامسة

بلاغه

دروس البلاغه

﴿الورقة الخامسة: في البلاغة﴾

﴿السؤال الأول﴾ ۱۴۳۱ھ

السؤال الأول

..... علم معانی کی تعریف کیجئے۔ اور ادوات استنباط میں سے ہمزہ اور صل کے درمیان فرق اور مواقع استعمال میں فرق کی روشنی میں تفصیل سے تحریر کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) علم معانی کی تعریف (۲) ہمزہ اور صل استنباط میں فرق اور مواقع استعمال مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ ① علم معانی کی تعریف :- علم معانی ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعے عربی لفظ کے احوال کو پہچانا جائے، جن کے ساتھ محتضائے حال موافق ہو۔

② ہمزہ اور صل استنباط میں فرق اور مواقع استعمال مع امثلہ :- ہمزہ طلب تصور اور طلب تصدیق دونوں کیلئے آتا ہے، تصور کہتے ہیں اور اک مفرد کو مثلاً اگر آپ کو خالد اور علی دو بھائیوں میں سے کسی ایک کے لئے حصول سز کی نسبت کے واقع ہونے کا علم ہوا ہے مگر متعین طور پر آپ نہیں جانتے کہ وہ سز کرنے والا کون ہے علی یا خالد، اب آپ کسی واقعہ کا فرض سے اعلیٰ مبالغہ نام خالد کہہ کر جو سوال کریں گے تو جواب میں ان دو مفرد یعنی علی و خالد میں سے کسی ایک مفرد کی تعین کی جائے گی اور مثلاً کہا جائے گا کہ ”علی“ تو آپ کو علی کی شکل میں ایک مفرد کا حصول ہوا ہے ابی اور اک مفرد کو طلب تصور کہا جائے گا اور تصدیق کہتے ہیں اور اک نسبت کو مثلاً اگر آپ کو علی (مفرد) کے بارے میں اتنا تو معلوم ہے کہ وہ سز کرنے والا تھا البتہ یہ معلوم نہیں کہ آیا یہ سز کرنے کی نسبت حاصل ہوئی بھی ہے یا نہیں۔ اب آپ اسلاف علی کہہ کر جب سوال کریں گے تو آپ اس سوال کے ذریعے حصول سز (توقع نسبت) کو پوچھنا چاہیں گے اور اس نسبت کے معلوم کرنے کو ہی تصدیق کہا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ کو نعم یا لا کے ذریعے جواب دیا جائے گا۔ پس اگر نعم کے ذریعے جواب ملا تو آپ کو علی کے توقع نسبت کا علم ہوا اور لا کی صورت میں جواب ملا تو آپ کو اس کیلئے لا توقع نسبت سز کا علم حاصل ہوا، اور صل صرف تصدیق کرنے کیلئے آتا ہے، یعنی توقع نسبت یا عدم توقع نسبت کی معرفت حاصل کرنے کیلئے آتا ہے طلب تصور (مفرد) کے لئے نہیں جیسے صل جملہ صدیقہ تو جی تصدیق ایک نسبت ہے جسے سائل جاننا چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ جواب اثبات یا نفی ہی میں آئے گا۔ اسی وجہ سے ام متعلق کے بعد اس کے ساتھ معادل کو ذکر کرنا جائز نہیں چنانچہ صل جملہ صدیقہ ام عذوک کہنا صحیح نہیں ہوگا۔ کیونکہ استنباط کے موقع پر واقع ہونے والے مفرد یعنی عدد کا واقع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ام متعلق ہے اور ام متعلق تو دو مفردوں میں سے کسی ایک مفرد کی تعین معلوم کرنے کے لئے آتا ہے اور ایسی صورت میں اصل حکم کا معلوم کرنا ضروری ہے۔ تو اس سے یہ لازم آیا کہ یہ شکلم حکم اور نسبت کو جانتا ہے مگر صرف مفرد معلوم کرنا چاہتا ہے حالانکہ صل طلب مفرد کے لئے نہیں آتا ہے بلکہ طلب تصدیق یعنی نسبت اور حکم کو طلب کرنے کے لئے آتا ہے، نتیجہ یہ ہوا کہ اس شکلم نے صل کو طلب تصور کیلئے استعمال کیا جو اس کی اصل وضع یعنی طلب تصدیق کے خلاف ہے۔

السؤال الثاني..... وَأَمَّا التَّكْوِينُ فَيُؤْتِي بِهَا إِذَا لَمْ يَتْلَمْ لِلتَّخَيُّ عَنْهُ جِهَةٌ تَعْرِيفُ كَقَوْلِكَ جَلَّةَ هُنَّا وَجَلَّ إِذَا لَمْ يَتْلَمْ مَا يَتَعَيَّنُ مِنْ عِلْمٍ أَوْ صِلَةٍ أَوْ نَحْوِهَا وَقَدْ يُؤْتِي بِهَا لِإِعْزَاضِ أُخْرَى.

مہارت پر اہل کافر و جبر کریں، مہارت کی تخریب کریں اور ان کو کشتوں کے ساتھ بیان کیجئے جن کیلئے کفر و ایمان ہے
 ﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اہل کافر (۲) مہارت کا تہجد (۳) مہارت کی تخریب
 (۴) افراسی کرہ کی وضاحت مع اشارہ

جواب..... ① مہارت پر اہل کافر: یکما مزی العوال آنفا۔

② مہارت کا تہجد: ”مگر“ میں اس کو اس وقت لایا جاتا ہے جب کہ کھل منہ کے لئے تعریف و تمجید کی کوئی جہت معلوم نہ ہو، جیسے تیرا قول جہل ہونا اور جہل جب کہ اس کو سمجھنے کے لئے والا کوئی حکم یا صلہ غیرہ معلوم نہ ہو اور بھی مگر دوسری افراسی و مقامہ کے لئے بھی لایا جاتا ہے۔

③ مہارت کی تخریب: مگرہ کی فرض حقیقی قریب ہے کہ اسے ایسے وقت استعمال کیا جاتا ہے جبکہ کھل منہ یعنی وہ چیز جس کی بات و حکایت کا متصور ہو اس کے لئے تعریف کی کوئی جہت و صورت عظیم کو معلوم نہ ہو جیسے اگر آپ کے پاس کوئی ایسا انجمنی شخص آیا ہو جس کا نام اور صلہ وغیرہ کوئی طرفہ تعریف آپ نہ جانتے ہوں اور آپ اپنے کسی حریف آدمی کو اس کے آنے کی خبر دینا چاہیں تو آپ یہ کہیں گے کہ جہل ہونا اور جہل یہاں ایک شخص آیا۔

ام مگرہ کی حقیقی فرض تو کھل منہ کیلئے کوئی جہت تعریف معلوم نہ ہونا ہے۔ مگر بھی اس کا استعمال اور افراسی کیلئے بھی ہوتا ہے۔
 ④ افراسی مگرہ کی وضاحت مع اشارہ: ① بخیر و تخیل یعنی کسی شیء کی کثرت یا نکتہ تانا، جیسے لفلان مال فلان کے پاس بہت مال ہے یہ تخمیر کی مثال ہے اس میں نقطہ مال سے تخمیر اس طرح بھی لگی ہے کہ اس آدمی کے پاس اس قدر زیادہ مال ہے کہ اسے شمار کرنا ہی ممکن نہیں، اگر ممکن ہوتا تو ہم شمار کر کے اس کا عدد بتاتے، لہذا مجبوراً مال کو مطلق ہی ذکر کر دیا، اور جیسے ورضوان من اللہ لکھو اللہ کی جانب سے کسی کو نصیب ہونے والی تحریزی ہی بھی رضامندی سب نعمتوں سے بڑی نعمت ہے۔ یہ تخیل کی مثال ہے اور اس میں رضوان سے تخیل اس طرح بھی لگی کہ حنت کی ساری نعمتوں کی اصل جڑ یہی ہے۔

⑤ تعظیم و تحقیر یعنی کسی شیء کی عظمت یا حقارت تانا، جیسے حلیجہ عن کل امیر بدینہ، ولیس له عن طلب العرف حلیجہ فلاں (میرے مدوح) کے یہاں ایک عظیم دربان ہے جو اس کو بدنام کرنے والے کسی بھی میب کو اس کے پاس پہنچنے نہیں دیتا۔ اس داد و دوش کے طلب گاروں کو روکنے کیلئے کوئی اونٹنی دربان بھی نہیں ہے۔ دیکھیے یہاں مقام مدح کے قریب سے ہم نے ایک جگہ حاجب کا معنی تعظیم کا اور دوسری جگہ تحقیر کا سمجھا لیا، مگر اس کے برخلاف معنی سمجھا جائے یعنی پہلے حاجب سے حاجب حمید و ضیف اور دوسرے حاجب سے حاجب عظیم سمجھا جائے تو یہ شعر بجائے مدح کے بھی ہو جائے گا حالانکہ شعر کا مضمون مدح مرئی کا ہے۔
 ⑥ مہم بدعالمی یعنی کسی شیء میں تعظیم کا معنی پیدا کرنا اور یہ قاعدہ اس صورت میں حاصل ہوگا جبکہ یہ اسم مگرہ کوئی کے بعد آئے جسے سلسلہ نفعین بشہد ہمارے پاس کوئی بھی خوشخبری سنانے والا نہیں آیا اس میں نقطہ تخریم مگرہ ہے جو یا تو نئی میں واقع ہونے کی وجہ سے مہم کا قاعدہ سے جدا ہے کہ افراد انبیاء میں سے کوئی ایک بھی نہیں آیا۔

⑦ قصد فرد میں ادرع میں یعنی کسی میں فرد یا میں ادرع کا ارادہ کرنا جیسے واللہ خلق کل دابة من لہ اور اللہ تعالیٰ نے ہر ہر (فرد) جانور کو ایک میں پانی (اسکے آپ کے مخصوص نطفے) سے پیدا کیا جو اس کے ساتھ مخصوص ہے۔ یا یہ ترجمہ بھی کر سکتے

ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (الانوار) ادواب میں سے ہر (نوع) کو (پانی کی انواع میں سے) ایک (نوع) پانی (تغذہ) سے پیدا کیا جو اس نوع کے ساتھ مخصوص ہے۔ دیکھئے پہلے ترجمے سے فرمیں کہ قصہ ظاہر ہو گا اور دوسرے سے نوع معین کا قصہ معلوم ہو گا۔

⑤ اخفاہ میں یہی کسی خاص بات کو لوگوں سے مخفی رکھنا جیسے کسی امیر یا وزیر نے اپنے حواریں اور بی خبریوں سے کہا کہ قتل رجل لہ فخر و کثرت عن الصواب (ایک آدمی نے ہم سے یوں کہا کہ تو راہ راست سے ہٹ کر گیا ہے) حالانکہ اس وزیر یا امیر کو خوب معلوم ہے کہ اس قول کا کمال کن ہے اگر وہ چاہتا تو اس کا نام ظاہر کر سکتا تھا کہ جان بوجھ کر اس کا نام اس وجہ سے ذکر نہیں کیا کہ میں اگر اس کا نام ظاہر کر دوں تو میرے حواریں اور بی خبریوں میں نازیبا بات کہنے والے شخص کو کوئی تکلیف و لذت پہنچا دیں گے اور یا اسکی مرضی بخلاف ہے۔

السؤال الثاني ۱۵۴۱

السؤال الاول

..... اما للتوابع فالتقديدها يكون لاغراض تصدق منها

حکم کو نعت اور بدل کے ساتھ کن وجوہ کی بنا پر متعین کیا جاتا ہے ہر وجہ کے ساتھ مثال بھی لکھیں۔

⑥ خلاصہ سوال ۱..... اس سوال میں حکم کو نعت اور بدل کے ساتھ متعین کرنے کی وجوہ مع امثلہ مطلوب ہیں۔

..... حکم کو نعت و بدل کے ساتھ متعین کرنے کی وجوہ مع امثلہ :- نعت جسے ہم مفت بھی کہہ سکتے ہیں اس کی

فرض بھی اپنے موصوفہ کو دروزوں سے ممتاز و مخصوص کرنا ہوتا ہے جیسے حضور علی الکاتب کا جب علی آیا۔ اس سوال میں اس کا کتاب (نعت) نے اپنے متبور علی کو کلی نام کے دوسرے لوگوں سے ممتاز کر دیا ہے اگر یہ نعت نہ لائی جاتی اور صرف حضور علی کہا جاتا تو

اس سے دوسرا کوئی بھی علی مراد ہو سکتا تھا۔ اور کبھی اس کی فرض موصوفہ کی حقیقت و ماہیت بیان کرنا ہوتا ہے جیسے الجسم الطویل

المریض یشفل حیثاً من الفراغ (لہذا جزا اگر جسم خالی جگہ کو گھیر لیتا ہے) یعنی مثلاً ایک الماری خالی ہے اور اس میں آپ

نے کتابیں رکھ دیں تو اب ان کتابوں نے اس خلا کو کھڑا کر دیا کیونکہ کتاب ایک جسم ہے جس میں ابعاد و ملاء (طول عرض و عمق) پائے

گئے ہیں کہ ہر کتاب کم و بیش طویل، مربع، مستقیم بھی ہوتی ہے دیکھئے اس مثال میں الطویل، المریض، المستقیم، یہ تینوں نعت ہیں

جنہوں نے اپنے متبور کی حقیقت و ماہیت اور تعریف کو واضح کر دیا ہے اور کبھی اس کی فرض اپنے متبور کی تاکید کرنا ہوتا ہے جیسے

تلك عشرة كاملة (یہ دس روزے پورے ہوئے) اس آیت میں حج قرآن و تسبیح کرنے والے کا حکم بیان ہوا ہے کہ قادر اور متبحر

ہر آدمی کو بلا لازم ہے اور نہ پانے کی صورت میں اس پر دس روزے رکھنا ضروری ہے۔ دیکھئے اس مثال میں کمالہ نعت نے اپنے

متبور عشرہ کو مکمل کر دیا ہے اور کبھی اس کی فرض اپنے متبور کی مدح و تعریف کرنا ہوتی ہے جیسے حضور الخالد الہمام

الہمام نعت نے اپنے متبور خالد کی مدح سرائی اور تعریف و توصیف کی ہے۔

اور کبھی اس کی فرض اپنے متبور کی خدمت و برائی بیان کرنا ہوتا ہے جیسے وامرأتہ حمامۃ الحطب (مترقبہ الہلب اور

اپنے سر پر ابرہہ من کی کھڑیاں اٹھانے پھر نے والی اس کی بیوی شعلہ والی جنہم میں داخل ہوں گے) اس میں حماتہ الحطب نے اپنے

متبور وامرأتہ کی خدمت اور ہجر بیان کی ہے اور کبھی اس کی فرض اپنے متبور کے حال زار پر رحم کھانے (اعظاہر و ہرودی) کی ہوتی

ہے جیسے یا خیرین النبی خالد السکین غریب سکین خالد کے ساتھ اچھا سلوک کر دیکھئے اس مثال میں السکین نے اپنے متبور

خالد کے قابل رحم اور لائق ہرودی ہونے کو بیان کیا ہے۔

بدل اس کے ساتھ جب کسی کلام کو متبدل کیا جاتا ہے تو اس وقت اس کی غرض اپنے متبوع کو پہنچانے اور اسے واضح کرنا ہوتا ہے اور اس کی تین قسمیں ہیں ① بدل الکل کی مثال جیسے قَدِمَ اِبْنُ عَلِيٍّ (میرا لڑکا علی آیا) اس مثال میں تالیع (علی) نے اپنے متبوع (ابنی) کو اس طرح مقرر (پہنچ) کر دیا کہ مبدل منہ اور بدل دونوں سے مراد تو ایک ہی ذات ہے گویا کہ حکم نے منہ الیہ کو مکرر ذکر کیا اور جب تکرار پایا گیا تو تقریر (جملہ) بھی ضرور پائی جائے گی ② بدل البعض کی مثال سافرو الجند اغلبہ (اکثر و بیشتر لشکر نے کوچ کر دیا) اس مثال میں تالیع (اغلبہ) نے اپنے متبوع (الجند) کو اس طرح مقرر پہنچ کر دیا کہ مبدل منہ یعنی الجند اپنے بدل یعنی اغلب الجند پر مشتمل ہے اس وجہ سے کہ مبدل منہ مکمل ہے اور بدل اس کا بعض ہے اور ظاہر ہے کہ کل میں بعض داخل و شامل ہوتا ہی ہے اور جب ایسا ہے تو بدل کا ذکر مکرر (دوسریہ) ہوا پہلی دفعہ کل کے ضمن میں اور دوسری مرتبہ مستقل طور پر اور جب منہ الیہ کا تکرار پایا جائے تو اس کی تقریر (جملہ) بھی ضرور پائی جاتی ہے ③ بدل الاشتغال کی مثال نفعنی الاستاذ علمہ (استاذ یعنی اس کے علم نے مجھے فیض یا سکھایا) اس مثال میں تالیع (علمہ) نے اپنے متبوع (الاستاذ) کو بایں طور پر مقرر پہنچ کر دیا ہے کہ جب نفعنی الاستاذ کہا تو لفظ استاذ مشتمل ہو علم پر کہ استاذ بولا جاتا ہے تو خود خود اس کا علم سمجھ میں آتا ہے کیونکہ بغیر علم کے کسی کو استاذ نہیں بنایا جاتا اس طرح استاذ مشتمل ہوتا ہے علم پر اور علم اس میں شامل رہتا ہے اور جب مبدل منہ اپنے بدل پر مشتمل ہو اور پھر جدا گانہ طور پر علم بھی کہا تو بدل کا ذکر مکرر ہوا ایک مرتبہ مبدل منہ کے ضمن میں اور دوسری مرتبہ مستقل طور پر اور جب منہ الیہ کا تکرار پایا جائے تو اس کی تقریر بھی بالضرور پائی جاتی ہے۔

الاشعار الثانی

درج ذیل اشعار کا تسلیس ترجمہ کیجئے اور بتائیے کہ ان کو کس چیز پر استنباد کے لئے لایا گیا ہے، نیز وجہ استنباد کی وضاحت کریں۔

وان صخرًا لتاتم الهداة به كأنه علم في رأسه نار
فقلت يمين الله ابرح قلعا ولو قطعوا رأسي لديدك واوصلني
وقال رائد هم ارسلوا نزاولها فحتف كل امرئ يجرى بمقدار

① خلاصہ سوال اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) مذکورہ اشعار کے استنباد اور وجہ استنباد کی وضاحت۔
جواب ① اشعار کا ترجمہ :- بے شک صخر (نامی میرے بھائی) کی پیروی کرتے ہیں رہبر لوگ بھی گویا وہ ایک پہاڑ ہے جس کی چوٹی پر آگ جل رہی ہو۔ جب میں نے کہا کہ بخدا میں تو برابر بیضا ہی رہوں گا چاہے تو میرے دشمن یہیں تیرے پاس اے میری محبوبہ میرا سر اور ایک ایک جڑ کاٹ کر علیحدہ علیحدہ کر دیں۔ اگلے لمحوں نے کہا یہیں ٹھہر جاؤ ہم ان سے قتال کریں گے کیونکہ ہر لڑکے کی موت تو اپنے وقت پر آ کر ہے گی۔

② اشعار کے استنباد اور وجہ استنباد کی وضاحت :- وان صخرًا لتاتم الهداة به كأنه علم في رأسه نار :- اس شعر کو انتاب کی اقسام میں سے انتاب کی مثال کے طور پر لایا گیا ہے انتاب کہتے ہیں کلام کو کسی ایسے لفظ پر ختم کرنا جو کسی ایسی غرض کا فائدہ دے کہ اس کے بغیر بھی معنی مکمل ہو رہا ہو جیسے خساء شاعر کا یہ شعر ہے۔

وجہ استنباد یہ ہے کہ اس مثال میں علم کا ذکر آیا ہے اور علم ایسے پہاڑ کو کہتے ہیں جس کی چوٹی پر آگ روشن ہو اور اگر اس

پہلے لکھا گیا تھا تو یہی تصور ہوئے طور پر ادا ہوا تھا کہ اگر بھی کسی فی راس دیکر کہ اس کے بھائی کی درجہ بندی اور اضافہ خود کی مفت میں ہوا کی زیادتی کر دی ہے۔

لَقُلْتُ يٰمَعْشَرَ الْإِنسَانِ أَهَرِجْتُ قَاعِدًا وَلَوْ قَطَعُوا رَأْسِي لَنَبِيٍّ وَأَوْصَالِي..

پہاں ایجاز حذف کی مثال ہے جس میں سے ایک لکھ کر حذف کیا گیا ہے اور دواہدوسرے سے پہلے لا کو حذف کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ یہ فعل ناقص ہے جو ارض میں مبالغہ اور مضارع میں لایہود استعمال ہوتا ہے۔

وقال رائدہم ارسلوا نزاولہا فحتف کل امرئ یجرئ بمقدار.

یہ سرائع کھل میں سے دو جگہوں میں خبر و انتہاء کے اعتبار سے اختلاف کی صورت میں ہونے والے کامل جانین کی مثال ہے۔

اس میں جملہ اوسلو اور سنز اولہا میں خیر و انش کے لحاظ سے تاجین نام ہے کہ پہلا انش یہ ہے جبکہ دوسرا خیر ہے جس میں وہ
 سے دونوں میں راز کا مظہر نہیں لایا گیا۔

السؤال الثالث ١٤٣١هـ

الحق الأول والتعبد أن يكون الكلام خفي الدلالة على التغمي التزاد والجفاء إما من جهة
النظر بسبب تعظيم أو تأخير أو فصل ويسمى تعبيد الخفي.

مہارت پر اہراب کا کر زہر سمجھو، مہارت کی تفریق سمجھو، تہذیب کا معنی اور اس کا مقام مع قریظات میان سمجھو۔ شعر کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ یہ کس چیز کی مثال بنا کر کیے۔

سَأَلْتُ بِغَدِ الْأَرِ عَنْكُمْ لِتَقْرَبُوا وَتَسْكُبَ عَيْنَايَ الْأُمُومَ لِتَجْمُدَا

۴۔ خلاصہ سوال :- اس سوال میں سات امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تخریج (۴) تنقید کا معنی (۵) تنقید کی اقسام مع تعریضات (۶) شعر کا ترجمہ (۷) شعر کے مثل کی تفسیر اور وضاحت۔

باب ۱..... عبارت پر اعراب :- کما مرفی العوال آنفا۔

۱) عبارت کا ترجمہ: تعقید کے معنی یہ ہیں کہ کلام حکم کے معنی مراد یہ نہیں الدلالة ہو اور یہ خواب یا تو لغتی غلطی کے اعتبار سے اور اگر اختلاف فقہی یا تاخیر یا دو لغتوں میں فصل ہونے کی بنا پر اور اس خواب کا نام تعقید لغتی رکھا جاتا ہے۔

۷ عبارت کی تشریح :- تعقید یعنی کام کی وجہ کی یہ ہے کہ کوئی کام اپنا معنی سرادی صاف طور پر نہ دے، بلکہ کام کی سرانجامی دے گا۔ ہر وجہ کی اور خواہہ کبھی لفظ اور کبھی معنی کی جہت سے آتا ہے اور ان دونوں کے اسباب بھی مختلف ہیں لفظ کی جہت سے آنے والے الفاظ اور وجہ کی کو تعقید لفظی کہیں گے اور معنی کی جہت سے آنے والے الفاظ کو تعقید معنوی کہیں گے تعقید لفظی کے اسباب مقدم ہم لاحق الآخر، تاخیر لاحق القوم، مبتداء، وجر، موصوف و مفت، حال و ذوالحال وغیرہ کے درمیان کسی انجسی لفظ کے ذریعہ فصل کرنا وغیرہ ہیں جن کی وجہ سے ہم اس میں مشکل ہو جائے۔

⑤ تعقید کا معنی :- تعقید کا لغوی معنی گرہ یا باندھنا ہے۔ اصطلاحی معنی کسی غلطی اور خلل کی وجہ سے کلام کا اپنے مطلب پر ظاہر اندازت نہ ہونا ہے۔

⑤ **تغییر کی اقسام مع ترغیبات:** تغیر کی دو قسمیں ہیں۔ تغیر نفلی (یعنی معنی)۔

① تغیر نفلی کی وضاحت ہو چکی ہے کہ تغیر نفلی اس وجہ کی کہتے ہیں جس کی وجہ سے کلام کا معنی نفی ہو اور وہ جدیدی لفظوں کے ہر پیرہ پر مراداً تقدیم ملحوظہ التأخیر، تاخیر ملحوظہ التقديم، فصل بالا جنہی کی وجہ سے ہو چھے۔

جفخت وهم لایجفخون بہا بہم شیم علی الحسب الاغر دلائل

(فخر کیا حالانکہ وہ لوگ ان پر فخر نہیں کرتے ان لوگوں پر ایسے اچھے اخلاق نے جو معزز حسب و نسب پر دلالت کرتے ہیں)

اس شعر کے ترجمہ سے شاعر کی مراد کچھ میں ہمیں آئی۔ کیونکہ اس شعر میں الفاظ کا ایسا پیرہ پیرہ ہے جس نے معنی مراد کی کوئی کردیا ہے

اس شعر میں ہر پیرہ یہ ہے کہ جفخت فعل کے قائل، وحق کو حق کے فعل و قائل اور متعلق کے درمیان فصل بالا ایسی کر دیا گیا ہے

ہے اس طرح دلائل موصوف کو خواہر علی الحسب الاغر صفت کو مقدم کر دیا گیا ہے، تقدیر عبارت یہاں ہے، جفخت ہم

شیم دلائل علی الحسب الاغر وهم لایجفخون بہا تو اس طرح ترتیب کے ساتھ الفاظ کو ذکر کرنے سے معنی مراد کی واضح ہو گیا، کہ اس گھرانے پر ایسے اچھے اخلاق نے فخر کیا ہے جو گھرانے کی شرافت اور نفلی حسب و نسب پر دلالت کرتے ہیں،

حالانکہ یہ لوگ خود ان اخلاق پر فخر نہیں کرتے تو اس نفلی پیرہ پیرہ کو جس کی وجہ سے معنی مراد کی نفی ہو جائے تغیر نفلی کہتے ہیں۔

② تغیر معنوی ہے کہ کلام اپنا معنی مراد کی صاف اور واضح طور پر نہ بتلائے اور کلام کا یہ اضافہ معنی کلام میں مبالغہ است کثیر و کم

کیا یا توبہ و عکس استعمال کی وجہ سے ہو، جیسے نشر الملک العنہ فی العینہ (ادشا نے اپنے جاسوس شہ میں پھیلا دیے) یہاں

پر مظلوم نے العنہ (زبان) بول کر معنی (آنکھیں) مراد لیا ہے، کیونکہ جاسوس کے آنکھوں کا کام ہوتا ہے زبانوں کا کام نہیں ہوتا تو

یہاں العنہ کا لفظ بولنے کی وجہ سے کلام کا معنی نفی ہو گیا ہے اور یہ اضافہ معنی کی وجہ سے ہے اس وجہ سے اس کو تغیر معنوی کہتے ہیں۔

③ **شعر کا ترجمہ:** میں تم سے گھر کی دوری چاہتا ہوں تاکہ تم قریب ہو جاؤ اور میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں تاکہ وہ جم جائیں۔

④ **شعر کے مشکل الفاظ کی تعین و وضاحت:** مذکورہ شعر تغیر معنوی کی مثال ہے کہ شاعر نے لفظ حمد کے لفظ سے مراد اور

راحت کا معنی مراد لیا ہے کہ میں کسب معاش کی خاطر تم سے دور جا رہا ہوں، مگر یہ عارضی جدائی ہے، جس میں مستقبل کا بڑا اعتماد ہے کہ

معاشی حالت بہتر ہو جائے گی اور میں لوٹ آؤں گا، مگر ہم سب خوشی سے اطمینان کی زندگی گزاریں گے اس میں شاعر نے لفظ حمد

کے لفظ سے مراد راحت کا جو معنی مراد لیا ہے وہ درست نہیں ہے کیونکہ حمد کا لفظ قناعت یعنی اور دے دینے کے وقت روانہ نہ آنے کیلئے طور

کتاب سے مستعمل ہوتا ہے، اور یہاں پہلے شاعر تعصب عینہ فی الدعوی کہہ چکا ہے جس کی وجہ سے اس کی کام میں تشاد ہو جائیگا۔

⑤ **الشیء الثالث:**..... هل اد لكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم، هل جزاء الاحصان الا الاحسان، صولہ

عليهم انذ و تمہ ام لم تنذ وہم لایؤمنون اعقلک یسوغ لك ان تفعل کذا، فاین تلهبون۔

الفاظ استعمال کن کن معانی میں استعمال ہوئے ہیں اور یہ ان کے حقیقی معنی ہیں یا مجازی ہر جملہ کا ساتھ ساتھ ترجمہ کر رہی کریں۔

⑥ **خلاصہ سوال:**..... اس سوال میں شمس نے مذکورہ الفاظ کے معانی مع ترجمہ مطلوب ہیں۔

⑦ **جواب:**..... مذکورہ الفاظ کے معانی مع ترجمہ:..... هل الملکم علی تجارة تنجيکم من عذاب الیم اس میں اداست

استعمال تشوہی کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور یہ اس کا مجازی معنی ہے۔ معنی آیت کا یہ ہے کہ کیا میں تمہیں تھلاؤں میں سودا گری

کے مقابلے میں تجارت تنجیہ کی من عذاب الیم، هل جزاء الاحصان الا الاحسان، صولہ

عليهم انذ و تمہ ام لم تنذ وہم لایؤمنون اعقلک یسوغ لك ان تفعل کذا، فاین تلهبون۔

الفاظ استعمال کن کن معانی میں استعمال ہوئے ہیں اور یہ ان کے حقیقی معنی ہیں یا مجازی ہر جملہ کا ساتھ ساتھ ترجمہ کر رہی کریں۔

⑧ **خلاصہ سوال:**..... اس سوال میں شمس نے مذکورہ الفاظ کے معانی مع ترجمہ مطلوب ہیں۔

⑨ **جواب:**..... مذکورہ الفاظ کے معانی مع ترجمہ:..... هل الملکم علی تجارة تنجيکم من عذاب الیم اس میں اداست

استعمال تشوہی کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور یہ اس کا مجازی معنی ہے۔ معنی آیت کا یہ ہے کہ کیا میں تمہیں تھلاؤں میں سودا گری

چمکائے تم کو ایک درود کا خطاب ہے۔

ہل جزاء الاحسان الا الاحسان اس میں ادات استفہام لئی کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور یہ اس کا محازی معنی ہے اور آیت کا معنی ہے احسان (نگل) کا بدلہ سوائے احسان (نگل) کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

منوا علیہم انذرتہم ام لم نفلہم لایؤمنون اس میں ادات استفہام برہم کی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حقیقی معنی میں نہیں بلکہ تسوید کی صورت میں جملہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہے کہ ان کے حق میں برابر ہے چاہے آپ انکو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔ اعقلک یمسوخ ان تفعل کذا اس میں ادات استفہام استفہاء اور خبر کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اور یہ اس کا محازی معنی ہے۔ ترجمہ ہے کہ کیا تیری عقل قتل تیرے لئے مباح اور جائز نظر آتی ہے کہ تو ایسا فعل کرے۔

فاین تلعبون اس میں ادات استفہام کسی کو اس کی جہالت و ضلالت اور لفظی پرستش کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے اور یہ اس کا محازی معنی ہے۔ ترجمہ مجرم کدھر چلے جا رہے ہو۔

﴿الورقة الخامسة : فی البلاغة﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۳۲ھ

النسخ الاول.....

فَقَالَ لِي كَيْفَ أَنْتَ قُلْتَ عَلَيَّ
فَنَحْسُ بِنَا عِنْدَنَا وَأَنْتَ بِمَا
قَدْ حَلَبْنَا قَلَمَ نَحْلُوكَ فِي الشُّوْذِ
سَهْرٌ دَائِمٌ وَحُسْنٌ طَوِيلٌ
عِنْدَكَ رَاضٍ وَالرَّأْيُ مُخْتَلِفٌ
وَالسُّجْدُ وَالسَّجْدَامُ مَقْلَا

قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون۔

اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ مندرجہ بالا اشعار اور آیت میں محذوف اشیاء کی تعیین کرتے ہوئے انکے دوامی حذف بیان کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اشعار پر اعراب (۲) اشعار کا ترجمہ (۳) مذکورہ اشعار اور آیت میں محذوف اشیاء کی تعیین و دوامی حذف کی وضاحت۔

﴿جواب﴾..... ① اشعار پر اعراب: یکما تو فی السؤال آفنا۔

② اشعار کا ترجمہ: مجھ سے پوچھا کیا حال ہے تیرا میں نے کہا یا رہوں راگی بیداری اور طویل رنج ہے۔ ہم اپنی رائے سے راضی ہیں اور اپنی رائے پر خوش ہے، حالانکہ دونوں رائیں الگ الگ ہیں۔ ہم نے تلاش کیا مگر سرداری، بزرگی اور نیک اخلاق میں تیرا ہمیں یکم کو نہ ملا۔

③ مذکورہ اشعار اور آیت میں محذوف اشیاء کی تعیین و دوامی حذف کی وضاحت:۔ قال لسی کیف انت الخ اس میں شاعر نے کیف انت کے جواب میں صرف عللیل کی شکل میں خبر ذکر کی ہے اور اس کا ابتداء یعنی انا حذف کر دیا اس کا سبب درود تکلیف کے سبب حاصل ہونے والی نزاکت اور نگلی مقام ہے۔

نحن بما عندنا الخ اس میں بما عندنا کے بعد رضوان کا لفظ عندک راض کے قرینے کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے اور اس کا دوامی سبب وزن شعر کو برقرار رکھنا ہے اگر پہلے مصرعہ میں رضوان کا لفظ ذکر کرتے تو شعر کا پہلا مصرعہ طویل ہو جاتا

اور شرکاذن باقی نہ رہتا۔

قد طلبنا فلم نجد الخ اس میں شاعر نے طلبنا فعل متعدی کے مفعول مطلق کو حذف کر دیا اور اس کا دائمی سبب ادب ہے اگر مطلقہ کو ذکر کرتے تو پادشاہ کی شان میں بے ادبی ہو جاتی کہ ہم نے آپ کا دل و صوفی نے کی کوشش کی ہے مگر ہم کوشش ملا نہیں ہے، گویا پادشاہ کا دل محسوس ہے تو اس بے ادبی سے بچنے کیلئے مطلقہ کو حذف کر دیا ہے۔

آیت میں محذوف شی کی تعیین اور دائمی حذف:۔ اس آیت میں یعلمون اور لا یعلمون دونوں فعل متعدی ہیں جن کے لئے مفعول کی ضرورت رہتی ہے اور یہاں مفعول مذکور نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ اس کا مفعول ایک مخصوص لفظ اللہ تعالیٰ ہے یعنی دین کا علم رکھنے والا اور نہ رکھنے والا برائے نہیں۔ بلکہ علم دین والا افضل ہوگا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مفعول کو ذکر نہ کر کے دین کا علم نہ رکھنے والوں کی انتہائی ذمت بیان کی ہے۔ کہ علم تو علم دین ہی ہے اس کے علاوہ علم ہے ہی نہیں بلکہ وہ تو فحش ہیں اور کئی کے دھند سے ہیں۔ جب علم حسین ہے تو اس کے ذکر کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس دائمی کے پیش نظر مفعول کو حذف کر دیا گیا ہے۔

السنن الفاضلہ..... کلام کے بعض اجزاء کی بعض پر تقدیم کے جو دائمی مصنف نے ذکر کیے ہیں آپ ان میں سے مستند جلیل دلائل کی تشریح کرتے ہوئے ہر ایک کی مثال ذکر کیجئے۔ ① مراعاة الترتیب الوجہی ② انص علی عموم سلب اوسلب العموم ③ التخصیص۔ خلاصہ سوال ۶..... اس سوال میں فقط مندرجہ بالا دو دائمی تقدیم کی تشریح مع اسطر مطلوب ہے۔

جواب..... مندرجہ بالا دو دائمی تقدیم کی تشریح مع اسطر:۔ ① مراعاة الترتیب الوجہی: یعنی وجہی اور فطری ترتیب کی رعایت کرنا ہے جیسے لا تأخذہ سنة ولا نوم (اللہ تعالیٰ پر نہ تو آگہ طاری ہوتی ہے اور نہ نیند) ابتدائی مرحلے کی فطری اور پہلے اختیار آگئیں، بندہ ہونے اور کھلنے کی حالت کو آگہ کہتے ہیں۔ اور یہی حالت جب ترقی کر جائے اور اس میں مزید عقل پیدا ہو جائے معمولی آواز سے آگہ نہ کھلے بلکہ آدھی کھل جو خواب ہو جائے تو اس حالت کو نیند کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ انسان اور دیگر حیوانات پر آگہ پہلے طاری ہوتی ہے۔ جو بعد میں نیند سے بدل جاتی ہے تو اگر فطری صورت کو خاری اور فطری اور واقعی صورت کے موافق بیان کیا جائے تو اسے مراعاة الترتیب الوجہی کہیں گے۔

② انص علی عموم السلب اوسلب العموم: یعنی ہر فرد کی لٹی یا سلب عموم یعنی جملہ افراد اور مجموعہ افراد کی لٹی کی تشریح اور وضاحت کرنا، پھر اگر کلام میں لٹی اور سلب کو عام کرنا ہے یعنی کسی شئی کے افراد میں سے ہر ایک فرد کی لٹی کی راہ مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ عموم پر دلالت کرنا اسے کسی کلمے کو پہلے اور لٹی پر دلالت کرنے والے کلمے کو بعد میں ذکر کیا جائے جیسے کسی ظلم پر دفر و جرم عائد کی تئیں اور یہ شخص دونوں سے اپنی برائت ظاہر کرنا چاہتا ہے تو وہ یہ کہے گا کسل ذالک لم یکن یہ کہو بھی نہیں ہوا۔ یعنی تو یہ جرم ہوا اور نہ ہی وہ اس لٹی کو عموم سلب یا شمول لٹی کہیں گے، اور اگر کلام میں جملہ افراد اور مجموعہ افراد کی لٹی کی راہ مقصود ہو تو اس کا طریقہ پہلی قسم کے برخلاف ہوگا۔ یعنی اولاد لٹی کو پہلے ذکر کر دیا جائے گا اور ادات عموم بعد میں جیسے وہ ظلم اگر ایک جرم کا اقرار اور دوسرے سے انکار کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ یہ کہے کہ لم یکن کسل ذالک یہ سب نہیں ہوا۔ یعنی ان دونوں باتوں کا مجموعہ نہیں ہوا کہ یہ لٹی ہوا اور دوسری نہیں بلکہ ان میں سے ایک ہی جرم ہوا ہے اور دوسرا نہیں اس طرح کی لٹی کو سلب عموم یا شمول کہیں گے۔

③ التخصیص: یعنی کسی شئی کے ساتھ کسی حکم کو خاص کرنا جیسے ایک شخص نے دوسرے پر الزام لگایا کہ مجھے یہ بات معلوم

ہوئی ہے کہ آپ نے میرے بارے میں اسکی اور اسکی باتیں کی ہیں اور ظہر صرف اپنی ہی بات کرتا چاہتا ہے اپنے علاوہ کسی دوسرے کی نہیں تو وہ یہ جملہ کہے گا کہ سنا قلت میں نے تو نہیں کہا۔ اس جملے کے منطوق یعنی بولے جانے والے الفاظ سے یہ سمجھا جائے گا کہ اس شخص نے یہ باتیں نہیں کہی ہیں لہذا اس جملے کا مقبوم یہ بتا رہا ہے کہ یہ باتیں کہی گئی ہیں۔ مگر کہنے والا میرے علاوہ دوسرا شخص ہے دیکھئے اس جملے کے منطوق نے اپنے سے ایک بات کی نفی کی اور اس کے مقبوم نے اسی بات کا کسی غیر کیلئے اثبات بھی کیا یعنی اس حکم نے عدم قول کو اپنے ساتھ مخصوص کر لیا یہ فائدہ ہوا سند الیہ ان کو تقدم کرنے کا اور اس سے پہلے بلا فصل حرف توفیق واقع کرنے کا۔

السؤال الثاني ۱۴۳۲ھ

السؤال الأول..... اخراج الکلام علی خلاف مقتضى لفظا ہر کی انواع میں سے مندرجہ ذیل انواع کے معانی، ان کی صورتیں اور مثالیں بیان کیجئے۔ التفات، تجاہل عارف، اسلوب الحکیم۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں خط مندرجہ بالا اخراج الکلام علی خلاف مقتضى لفظا ہر کی انواع کے معانی، صورتیں اور اسلوب مطلوب ہیں۔
جواب..... مذکورہ الفاظ کے معانی، صورتیں اور امثله: التفات: کلام کو خطاب، تنکیم یا غیوہ بت میں سے ہر ایک سے دوسرے کی جانب منتقل کرنا ہے۔ اس حساب سے التفات کی کل چھ صورتیں ہیں۔

① نقل الکلام من التکلم الی الخطاب جیسے ومالی لا اعبد الذی فطرنی والیہ ترجعون یہاں ظاہر کا قاضا تو یہ تھا کہ والیہ ارجع کہا جاتا کیونکہ جب قائل نے اپنے کلام کو بطریقہ تنکیم و بیان کرنا شروع کیا تو سیاق کلام کے ظاہر کا قاضا تو یہ تھا کہ باقی کلام کی تعبیر و بیان بھی اسی طریقہ تنکیم پر آگے جاری رکھا جاتا۔ مگر اس تعبیر سے دوسری تعبیر کی طرف عدول کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ جب کلام کو ایک اسلوب سے دوسرے کسی اسلوب کی طرف منتقل کیا جاتا ہے تو سامع کے نشاۃ میں اضافہ و تازگی آ جاتی ہے جو اس کلام کی جانب زیادہ کان دھرنے اور توجہ ہونے کا سبب بنتی ہے۔ کیونکہ ہر جدید شے میں ایک نئی لذت ہوتی ہے۔

② نقل الکلام من التکلم الی الغیبۃ جیسے انا اعطینک الکواثر فصل لربک یہاں ظاہر کے تقاضے سے فصل اتنا کہا جاتا ہے تھا۔ کیونکہ سیاق کلام کے ظاہر کا قاضا یہی تھا کہ مینہ تنکیم پر ہی باقی کلام کو چلا جاتا مگر اس سے عدول کر کے ایک نئے اسلوب کو اپنا کر خطاب کے نشاۃ کو تازہ کرنا مقصود ہوا۔ ③ نقل الکلام من الخطاب الی التکلم جیسے شاعر کا یہ شعر ہے۔

أَتَطْلُبُ وَضَلَّ رُبَاتِ الْجَمَالِ وَقَدْ مَسَقَطَ التَّشْيِيبُ عَلَى قَدَالِي

(اے میرے غم کیا تو اب بھی حسین و جمیل عورتوں کی رغبت رکھتا ہے حالانکہ سفیدی میری گردی کے بالوں پر اتر چکی ہے)

یہاں ظاہر کے تقاضے سے سیاق کلام کی رعایت میں علی قذالک کہا جاتا ہے تاہم سامع کے نشاۃ کو بڑھانے کے پیش نظر اسلوب تعبیر بدل دیا گیا اور جدت اختیار کی گئی۔

④ نقل الکلام من الخطاب الی الغیبۃ جیسے ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف

المیعاد بخاضے ظاہر انک لا تخلف المیعاد کہا جاتا ہے تاہم خطاب کی جگہ "ان اللہ" غیب کا مینہ مستعمل ہے۔

⑤ نقل الکلام من الغیبۃ الی التکلم جیسے وهو الذی ارسل الرياح بشارا بین یدی رحمۃ وانزلنا من

السماۃ ماء طهورا ظاہر کے تقاضے سے وانزل من السماء ماء طهورا ہونا چاہیے تاہم "انزلنا" حکم کا مینہ مستعمل ہے۔

ۛ نقل الکلام من الغیبۃ الی الخطاب یمعنا وانا خلدنا میطلق بنی اسرائیل لا تعبدون الا الله فایزال کے قاضے تو لا تعبدون الا الله ہونا ہے تاخر فرمایا کہ غالب کا سینہ لا تعبدون مستعمل ہے۔

تجلجل علف : یعنی تو بخیر و غمرو کی غرض کی وجہ سے ایک جانی ہوئی چیز کو کسی انجان شی کی جگہ لانا جیسے سلی بنت طریف کا بچے
مستقل بھائی ولید بن طریف کے مرے میں کیا گیا یہ شعر : یَا شَجَرَ فَاخْبُرْنِي مَنَظَرَكَ مَنَظَرًا كَمَا كَانَ لَمْ تَخْذَرْ عَلَى اَنْفِ
طَرَفِي (اے غار نامی درخت آخر تو کیوں ہمارا دور تازہ نہ دے۔ اے لیا گیا ہے کہ تجھے میرے بھائی لادن طریف پر کوئی تم نہیں ہے)
یہ شاعر خوب جانتی ہے کہ درخت کسی کی موت پر بھی ماتم نہیں کرتے۔ یہ کہہ یہ کام تو ذی الفضل ہی سے ممکن ہے اور یہ ذی
فضل نہیں ہے۔ پھر بھی اور یار نبی کریم پیدا ہونے والے غار نامی اس درخت کو ڈانٹ کہہ رہی ہے کہ میں تجھے دیکھ رہی ہوں کہ تو
ہر مجرا اور تازہ اور ہمارا دار ہے۔ کیوں تو میرے ساتھ شریک غم ہو کر سوکھ نہیں جاتا اور اس تو بخیر کے ذریعے وہ بے ظاہر کر رہی ہے کہ
درختوں کے ماتم نہ کرنے کا مجھے یقین نہیں ہے اور اس طرح شک ظاہر کر کے اپنے آپ کو انجان و جاہل بتا رہی ہے اس قسم کے
استہمام اور یقین و شک کے باہم خلط کرنے کو تجاہل عارف کہیں گے۔

اسلوب حکیم : حکیمانہ اسلوب کی روش میں ہیں۔ ایک تعلقى المخاطب بغیر مایتوق بہ اور دوسری تعلقى
الانسان بغیر مایطلبہ یعنی مخاطب سے اسکی بات کہنا جس کی اسے امید ہو، تعلقى المخاطب بغیر مایتوق بہ کا طریقہ
یہ ہے کہ کلام کو کائنات کی مراد کے خلاف معنی پر محمول کر لیا جائے۔ جیسے قحڑی نے تاج بن یوسف کی دمکنی ایک میزکام کو دوسرے ہی معنی
پر محمول کر لیا۔ اسکا قصہ یوں ہے کہ یہ شخص ایک دن اپنے دوستوں کے ساتھ گھر کے ایک باغ میں کرچے جیسے دانے اچھے تھے بیٹھا
ہوا تھا کہ انٹائے ٹنگر تاج کا ذکر کر کہ کسی نے چھیز دیا اس پر قحڑی نے کہا۔ اللہم سوو وجہہ والقطع عنفہ ، واسقنی من
دعہ اے اللہ اس کا چہرہ یاد کرو اسکی گردن اڑا دے اور مجھے اس کا خون ملا دے اس کا یہ کلام کہنے نے تاج تک پہنچا دیا۔ اسے بوا کر
پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ ہاں میں نے یہ کلام ضرور کہا ہے مگر آپ کے ہاں سے میں نہیں کہا۔ بلکہ دواغ کے کچے گھوڑوں کے
پاسے میں کہا تھا۔ کہ اسے اللہ اس کا چہرہ یاد کر دے یعنی جلد ہی کر دے اور اس کا رنگ سیاہ کر دے پھر اسکی گردن مار دینی اسے تو ذکر مجھے
دے اور اس کا خون یعنی اس کو نچوڑ کر خونی بنا کر مجھے ملا دے۔ تو تاج نے کہا نہیں تو نے میرے خلاف بدعما کی جاب میں تجھے اللہ ہم
(سولی) پر چڑھا دوں گا تو اس کے جواب میں قحڑی نے کہا کہ مثل الایمیدو یحمل علی الالہم والاشہب کا میرا لہو نہیں جیسے
بڑے دانے کوگ سیاہ اور سفید گھوڑوں پر سوار کرتے ہیں تب تاج نے کہا اللہ ہم میری مراد حدید (کوہ کی سولی) ہے اس پر قحڑی نے کہا
کہ اس گھوڑے کا حدید (تیز چم و تیز زار) ہونا تو بہتر ہے۔ نہ کوہ زمین و ستاروں کے مقابلے میں دیکھیے اس ٹنگٹو میں قحڑی نے تاج
کو کلام الالہم یعنی سولی کو الالہم یعنی افراسود پر مراد حدید یعنی کوہ حدید یعنی تیز چم پر محمول کر کے کیا جواب دیا ہے کہ
جس کا تاج خیال نہیں کرتا تھا اور اس طرح کے تصور اور انتقاد کے برعکس جواب دے کر یہ بتلایا کہ اسے بادشاہ آپ کی شانیں شان تو ہیں
یعنی ہے جو میں سمجھتا ہوں اور آپ کا تو رعایا کے ساتھ ضرور نگہ دار اور انعام و احسان کا حامل ہونا چاہئے نہ کہ کسی کو سولی پر چڑھا کر یا کسی
کو حد میں بیڑی ڈال کر سزا دینے کا سامع ہو کہ الالہم کا معنی اللہ ہے (سولی) اور اس معنی چنگیز گھوڑا سی طرح اللہ ہے ایک کا معنی لہو
اور دوسرا معنی تیز چم، تاج نے دونوں میں سے پہلا معنی اور قحڑی نے دوسرا معنی مراد لیا ہے۔ یہ اسلوب حکیم کی نوع اول ہے۔

اسلوب مجاہد کی طرح اعلیٰ تعلق المسائل بغیر مایطلبہ کا طریقہ یہ ہے کہ مسائل کی جانب سے کئے گئے سوال کو کسی ایسے

دوسرے سوال کے جواب میں امارا جائے کہ جو اس مسئلے کے حال کیلئے زیادہ مناسب ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان یسئلونک عن الاحلۃ قبل ہي موقوفیت للناس والحج (اے پیغمبر ﷺ آپ سے صحابہ ثلاثہ سوال کرتے ہیں نئے چاند کے حال کے بارے میں آپ کہہ دیجئے کہ یہ اوقات مقررہ ہیں لوگوں کے واسطے اور حج کے واسطے) دراصل صحابہ کرام ثلاثہ کا سوال چاند کی صورت کے بدلے رہے اور اس کی مقدار کے بجائے رہنے کی وجہ اور علت کے بارے میں تھا۔ اللہ کی جانب سے اس کا فلسفہ اور سائنس بتانے کی بجائے اس کی زیادتی اور کھٹے ہوئے رہنے پر مرتب ہونے والی علت اور حکمت کے بارے میں جواب آیا اور کہا گیا کہ ان سے کہہ دو کہ لوگوں کے معاملات اور عبادات میں قرض، اجارہ، عدت، حمل و رضاعت، روزہ و زکوٰۃ وغیرہ کے اوقات ہر ایک کو بے تکلف معلوم ہو جاتے ہیں، بالخصوص حج، کہ روزے وغیرہ کی قضاء تو ان کے خیر ایام میں ہوتی ہے۔ جبکہ حج کی تو قضاء بھی ایام مقررہ و حج کے سوا دوسرے ایام میں نہیں کر سکتے۔ دیکھیے اللہ تعالیٰ نے صحابہ ثلاثہ کے اصل سوال جو ہلال کے کھٹے ہوئے رہنے کے فلسفہ و سائنس کے بارے میں کیا کیا تھا اس کو ایک دوسرے ہی سوال چاند کی کمی و زیادتی پر مرتب ہونے والے فائدے و حکمت کے درجے میں ادا کر دیا اور اس طرح اصل سوال کا جواب نہ دے کر اور نہ کیے گئے دوسرے سوال کا جواب دے کر اٹھ نئی نئی بات پر متوجہ کیا کہ آپ کو پھر سوال اسلئے چاہئے تھا جس کا ہم نے جواب دیا۔ نہ وہ جو تم نے کیا اور جس کا جواب ہم نے نہیں دیا۔ کیونکہ آپ کے لائق اور مناسب حال یہی ہے کہ آپ اپنے کام اور فائدے اور اپنے دین و عبادت سے متعلق سوال کریں۔

السؤال الثالث..... أَلَا يَجْزِي إِثْمًا أَنْ يَكُونُ يَفْضَلُ الْوَيْلَازَةُ الْقَبِيضَةُ تَعْلَانِي تَكُونُ وَ إِنْ شَاءَ أَنْ يَكُونُ بِخَلْفِ كَلِمَةٍ لَوْ تَكُنْ مَعَ قَرِينَةٍ تَعْتِقُ الْمُخْذُوفَ.

مہارت پر اعراب لگائیے، مہارت کا ترجمہ کیجئے، ایجاز کی تعریف تحریر کیجئے، مہارت میں ایجاز کی اقسام بیان کی گئی ہیں، ایجاز کی اقسام مثالوں کی روشنی میں بیان کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) ایجاز کی تعریف (۴) ایجاز کی اقسام مع امثلہ۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب: یکما قوفی الصوال أنفا۔

② مہارت کا ترجمہ: ایجاز بھی مختصر مہارت کے لئے ہے اندر معانی کثیرہ و محض و شامل ہونے کی شکل میں ہوتا ہے، اور بھی ایجاز ایک لکھ بیک، جملہ یا زیادہ جملوں کو کسی ایسے قرینے کی موجودگی میں حذف کرنے سے ہوتا ہے جو حذف کو کشمیں کرے۔

③ ایجاز کی تعریف:۔ ایجاز اپنے مانی الضمیر کی تعبیر اور اس کی معانی کا وہ طریقہ ہے جس میں معنی مراد زیادہ اور اس کی لائق و جملاتی کرنے والی مہارت کم ہو البتہ اس بات میں مہارت میں کمی غرضی شکل پر ہے طور پر ادا ہو رہی ہو۔

④ ایجاز کی اقسام مع امثلہ:۔ ایجاز کی دو قسمیں ہیں۔ ① ایجاز قصر: ایجاز قصر اس طریقہ تعبیر کو کہتے ہیں جس کی مہارت کے الفاظ کم ہوں مگر معانی بہت زیادہ ہوں اور اس مہارت سے کسی لفظ کو حذف نہ کیا گیا ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان والسکم فی الصلصال حیوة (اور تمہارے لئے اے محمد صومل صلی اللہ علیہ وسلم) (معتلوں میں برابری کرنے میں) بڑی زندگی ہے) اور کیسے یہ آیت

کریرہ بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر ممکن ہے کیونکہ اس کے الفاظ اگرچہ گہیل ہیں مگر اس میں کثیر معانی مضمر ہیں اور اس میں شریعت کا ایک ایسا بڑا از مضمر ہے جس پر انسانی معاشرے کی دنیوی اور اخروی سعادت کا دار و مدار ہے اور وہ راز یہ ہے کہ حکم تعالیٰ ظاہری فقر میں اگرچہ ہماری معلوم ہوتا ہے لیکن حلقہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ حکم بڑی زندگی کا سبب ہے، کیونکہ تعالیٰ کے خوف سے ہر کوئی کسی دوسرے کو قتل کرنے سے رکے گا تو قاتل و مقتول دونوں کی جان محفوظ رہے گی۔

⑤ ایجاز حذف: ایجاز حذف اس طریقہ تعبیر کو کہتے ہیں کہ جس میں سے کوئی ایک کلمہ یا پورا جملہ یا کئی ایک جملہ حذف کیے ہوں۔ ایک کلمہ کو حذف کرنے کی مثال امر و اقیس کا شعر ہے۔

فَقُلْتُ يَتِيمُ اللَّهِ اَبْرُخَ قَاعِدَا وَلَوْ قَطَعُوْا رَاسِيْ لَدَيْكَ وَ اَوْضَالِي

اس مثال میں امر سے قبل لا کو حذف کیا گیا ہے یعنی یہ ایک فعل ناقص ہے جو باقی میں مابرج اور مضارع میں لا بمرج ہوتا ہے اور ایک جملے کے حذف کرنے کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے وان پکذبوک فقد کذبت رسل من قبلک اس مثال میں ایک جملہ یعنی تسمیٰ من مہذوف ہے اور یہ کمال جملہ ہے کیونکہ فعل لازم میں فعل و فاعل مل کر جملہ ۳۴ ہو جاتا ہے اور ایک جملے سے زائد جملوں کے حذف ہونے کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے فصار ملون یوسف ایہا الصدیق یعنی اسے بادشاہ جیل خانہ میں آپ مجھے یوسف علیہ السلام کے پاس بھیج دو کہ میں ان سے آپ کے خواب کی تعبیر معلوم کروں پتا چلی جنہوں نے اس ساقی کو اجازت دے دی۔ آخر یہ شخص اس کے پاس آیا اور یوں عرض کی اے یوسف! دیکھئے اس فعل میں پانچ جملے مخدوف ہیں اور وہ یہ ہیں۔ لاستعبرہ الرؤیاء، ففعلوا، فاقبله، فقال له، اور "یا جبر الدعو کے قائم مقام ہے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۳۲ھ

الشیق الاول..... قَبْلَ بَلَاغَةِ الْكَلَامِ مُطَابَقَتُهُ لِمُقْتَضَى الْخَالِ مَعَ فَصَاحَتِهِ وَ الْخَالِ وَيُسَمَّى بِالْمَقَامِ هُوَ الْأَمْرُ الْخَاصِلُ لِمُقْتَضَى كَلِمَةٍ عَلَى أَنْ يُؤَوِّدَ بِمَنَازِلِهِ عَلَى صُورَةِ مَخْصُوصَةٍ وَ الْمُفْتَضَى وَ يُسَمَّى بِالْإِعْتِبَالِ الْمُتَنَلِّسِ هُوَ الصُّورَةُ الْمُخْصُوصَةُ الَّتِي تُؤَوِّدُ عَلَيْنَهَا الْبَعِيَّةُ.

مبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، بلاغت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے، عبارت کی تشریح کرتے ہوئے حال اور متشقی حال کو مثالوں کے ساتھ واضح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مکمل چار امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) بلاغت کا لغوی و اصطلاحی معنی (۴) حال و متشقی حال کی تشریح مع امثلہ۔

جواب..... ① عبارت پر اعراب :- یکما مَرَّ فِي السَّوَالِ آفَافَا۔

② عبارت کا ترجمہ :- کلام کی بلاغت وہ اس کا فصاحت کلام کے ساتھ حال کے تقاضے کے مطابق بھی ہوتا ہے، اور حال جسے مقام بھی کہا جاتا ہے وہ ایک ایسی بات ہے جو حکم کو اپنی کلام کسی مخصوص صورت میں لانے پر آمادہ کرے۔ اور متشقی جسے اعتبار مناسب بھی کہا جاتا ہے وہ مخصوص صورت ہے جس کے مطابق عبارت کو لایا جاتا ہے۔

③ بلاغت کا لغوی اور اصطلاحی معنی :- بلاغت فصاحت میں دلچسپی اور رک جانے کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ تَلَفَّحَ فُلَانٌ مَرَلًا وَ بَكِ

کوئی ایسا مرد کوئی جانے اور مرد کو پا لے اور کہا جاتا ہے۔ تَلَعُ الْوَحْبُ الْفَيْفَةَ جبکہ قالہ شریک اپنے سر کی انتہا کرے اور وہاں جا کر رک جائے۔ اور اصطلاحی طور پر بلافت کی دو اقسام ہیں ① بلافت کلام ② بلافت حکلم اور مستقل طور پر ان دو قسموں کے علاوہ بلافت کی کوئی اصطلاحی تعریف نہیں ہے، بلکہ بلافت کلام یہ ہے کہ کلام نسیج ہونے کے ساتھ ساتھ حال کے مقتضی کے مطابق بھی ہواور بلافت حکلم وہ مکملہ ملاحت و ملاحت ہے جس کے ذریعہ حکلم کسی بھی غرض کیلئے کلام بلیغ کے ذریعہ اپنی مراد کو دل کی بات کہہ سکے۔

③ حال و مقتضی حال کی تشریح مع اسٹل: عبارت کا حاصل یہ ہے کہ کسی کلام کو اس وقت بلیغ کہا جاتا ہے جبکہ اول تو خود وہ کلام نسیج ہو اور نقل فصاحت کوئی سبب و سبب نہ پایا جائے۔ نیز وہ کلام حال کے نکلنے کے مناسب و مطابق بھی ہو جیسے کتاب کی مثال سمجھنے سے نقل ایک خارجی مثال قریب الی الغیم کرنے کیلئے یہ لیجئے کہ اگر تعزیت کے موقع پر کوئی مقرر، علم سائنس یا علم حساب یا منطق و فلسفہ کی دقت یا حق اور ان کے درمیان کرے تو اگر چہ نقل و مضمون کتابی صحیح و فصیح کیوں نہ ہو مگر وہ متعین حال کے ساتھ میل نہیں کھاتا تو اس کلام کو آپ فصیح تو کہہ سکیں گے مگر بلیغ ہرگز نہیں، بلافت کلام کی اس تعریف مطابقتہ لمقتضی الحال میں جو حق الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ پہلے ان کا معنی معلوم کر لیں ان میں سے ایک لفظ حال ہے تو حال و موقع نقل و غیرہ ایسی بات ہے جو حکلم کو اپنا کلام کسی مخصوص صورت میں لانے پر آمادہ کرے دوسرا لفظ متعینا ہے اور وہ کلام کی وہ مخصوص صورت ہے جس کے مطابق کلام لانے کا تقاضا کیا گیا ہو دوسرا لفظ مطابقت ہے اور وہ کلام کا اس مخصوص صورت میں لے آنا مثلاً اگر کسی بڑے کی تو قیور و درج سرائی کرتی ہے تو اس امر اور مقام کا تقاضا ہے کہ کلام میں اشتباہ اور درازی ہونے یہ کہ نہایت سوجر کلام کر کے قصہ ختم کر دیا جائے تو درج کا امر اور مقام یہ حال ہے اور کلام کا مطلب کی صورت میں ہونا یہ تقاضا ہے۔ پہلی چیز یعنی درج سرائی کرنا اس کو آپ امر مقام یا مقتضی کہیں گے اور دوسری چیز یعنی کلام مطلب لانے کو متعینا یا اعتبار مناسب کہیں گے اب اگر کوئی حکلم ان دونوں یعنی مقتضی اور متعینا کے درمیان اپنے کلام مطلب کے ذریعے میل (مواقت) بھی کرادے تو ہم اسے مطابقت کہیں گے۔

الشع الثانی:..... أَنَا الْأَمْرُ فَهُوَ طَلَبُ الْفِعْلِ عَلَى وَجْهِ الْأَسْتِفْلَاءِ، لَمْ أَزُقْ جِئْتُ فِعْلَ الْأَمْرِ وَالْمُضَارِعُ لِنَفْسِي بِالْأَمْرِ وَإِسْمُ فِعْلِ الْأَمْرِ وَالنَّفْعُ لِلنَّائِبِ عَنْ فِعْلِ الْأَمْرِ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ امر کی تعریف کرتے ہوئے امر کے چار سینے مثالوں کے ساتھ زیب قرطاس کیجئے۔ کبھی کبھی امر اپنے اصلی معنی کے علاوہ دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے دعا یا تمنا، تجنی اور ارشاد ان کو مثالوں کی روشنی میں تحریر کیجئے۔

④ خلاصہ سوال ۱:..... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) امر کی تعریف و سینے مع اسٹل (۴) امر کا محازی معانی میں استعمال مع اسٹل۔

جواب:..... ① عبارت پر اعراب: یکما مد فی السؤال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ:۔ امر پس وہ خود کو بڑا سمجھتے ہوئے کوئی کام کروانا ہے، اور اس کے چار سینے ہیں، فعل امر، وہ فعل مضارع جس کے ساتھ لام امر لگا ہو، فعل امر، وہ مصدر جو فعل امر کا نائب ہو۔

③ امر کی تعریف و سینے مع اسٹل:۔ امر: خود کو بڑا سمجھتے ہوئے کوئی کام کروانا اور طلب کرنا۔

امر کے چار سینے ہیں ① فعل امر جیسے خذ الكتاب بقوة ② مضارع جسکے ساتھ لام امر لگا ہو او جیسے لينفق ذو سعة

من سمعته ۲) ام لعل امر میسے حی علی الفلاح ۳) و مصدر جو لعل امر کا نائب ہو جیسے سقیانی فی الخیر۔

۲) امر کا مجازی معانی میں استعمال مع امثلہ :- امر کے صیغہ کبھی اپنے معنی حقیقی یعنی طلب الفعل علی وجہ الاستعلاء کو چھوڑ کر دوسرے مجازی معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ یعنی صیغہ تو امر کا ہوتا ہے مگر معنی طلب الفعل علی وجہ الاستعلاء کا نہیں ہوتا۔ ہاں طود کے سرے سے طلب الفعل ہی نہیں ہوتا یا طلب فعل تو ہوتا ہے مگر استعلاء نہیں پایا جاتا یا استعلاء بھی ہوتا ہے مگر زوم و وجوب نہیں پایا جاتا معنی حقیقی سے تہاؤز کر کے معنی مجازی مراد لئے جانے کیلئے ایک شرط ہے کہ اس کلام کے سیاق و سباق اور موقع محل وغیرہ میں کوئی نہ کوئی قرینہ لفظی یا عقلی پایا جائے۔ جب تک یہ قرآن نہ پائے جائیں ان معنوں سے معنی حقیقی ہی مراد ہوگا معنی مجازی نہیں۔ مثلاً دعا کا معنی جیسے رب اوزعنی ان اشکرک فعبثک اے میرے پروردگار مجھے تو فیض دے کہ تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔

یہاں اوزع صیغہ امر ہے مگر معنی امر کا نہیں بلکہ دعا کا ہے کیونکہ اس کلام کا مضمون اور اس کے قائل حضرت سلیمان علیہ السلام نظر کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس صیغہ سے طلب الفعل تو ہوا ہے مگر علی وجہ الاستعلاء نہیں اور استعلاء کا معنی تصور ہی نہیں ہو سکتا کہ ایک نبی کبھی بھی اپنے کو خدا کے مقابل بڑا سمجھے اور مضمون میں اپنے مخاطب یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کی نعمتوں کا اعتراف اور احسان مند بندہ ہونا ظاہر کر کے نعمتوں کی حق شناسی کی حریہ تو فیض مانگی گئی ہے۔

۳) التماس جیسے تیرا اپنے ہم عمر کو یوں کہنا أغضی لی الکتاب مجھے کتاب دے۔ یہاں أغضی امر کا صیغہ ہے مگر معنی امر کا نہیں کیونکہ اگر چاس میں طلب فعل بھی ہے۔ مگر علی وجہ الاستعلاء نہیں البتہ اس میں التماس کا معنی ہے کیونکہ اغضی کا مخاطب اس حکم کا رفیق ہے اور جب کوئی رفیق اپنے رفیق سے کوئی کام طلب کرے تو اسے التماس کہا جائے گا۔

۴) تمی جیسے الا ایہا اللیل الطویل الا انجلی ، بصبح وما الا صبح منک بالمثل۔

اے لمبی رات تو جانی کیوں نہیں کسج آئے اور صبح بھی تیرے مقابلے میں بہتر تو ہے نہیں۔ یہاں بھی الا انجلی اگر چہ امر کا صیغہ ہے مگر معنی امر کا نہیں کیونکہ شاعر امر والہ صبح کے مخاطب یعنی لیل سے فعل کو طلب کیا جاتا ہی ممکن نہیں ہے اور یہ انکلا و لیل اور اس کے نتیجے میں وصال یار کا ہونا شاعر کی ایسی محبوب شے ہے جس کے حصول کی یہ شاعر امید نہیں کرتا لہذا یہ تمی کے مجازی معنی میں ہوگا۔

۵) ارشاد حضرت جیسے اذانتہا بینتم بدین الی اجل مستی فلکتہوہ ولیکتب بینکم کتاب بالعدل یہاں بھی فلکتہوہ کا صیغہ اگر چہ امر کا ہے مگر معنی امر کا نہیں کیونکہ جمیع دیار اسلام میں اکثر و بیشتر مسلمان اعداد کا لیل و دین بغیر کتابت و اشتہار کے کرتے ہیں اور اس طرح کیا جانا اس بات پر اجماع کہا جائے گا کہ یہ صیغہ اپنے حقیقی معنی میں وارد نہیں ہوا ہے بلکہ اس بات کی تعلیم و ارشاد کے لئے ہے کہ اگر اس طریقے پر عمل کیا جائے گا تو اس کا فائدہ ملحق کو ان کی دنیاوی میں مل جائے گا اور اس کے قائل کو اخروی فائدہ نہیں ہوگا۔ لہذا یہ کہ اس کی نیت احتمال امر کی ہو۔

۶) تہد یہ جیسے اعملوا ماشقتم یہاں بھی اعملوا کا صیغہ امر کے حقیقی معنی میں نہیں ہے کہ طہر بنی فی آیات کو چھوٹ دے دی گئی ہو کہ آیات اللہ میں الحاد کی تلاش کرتے رہو کیونکہ سچے کلام میں کبھی تلاش کرنا امر نہ کر دے۔ جو اللہ کو ناپسند ہے اور ناپسند یہ کام کا اللہ تعالیٰ مکر نہیں دے سکتا۔ جسکسی آیت کا انکار کرنا نہ ہما تعملون بصیر اور لا یخفون علینا کا قرینہ بتا رہا ہے کہ نیرنگی چال چلنے والوں کو اللہ خوب جانتا ہے اور وہ اپنے اسی علم کے مطابق ان کو سزا دے گا۔ لہذا یہ تہد یہ کے مجازی معنی میں ہوگا۔

زنا و محامات کیلئے جسے کونسا حجارۃ او حیدیدا . ابا حجاز کیلئے جسے کلوا او اشرہوا . احسان بنکائے کیلئے جسے کلوا اسرار ذمک للہ . اعتبار دینے کیلئے جسے خلعتا اولناک . برابری تائے کیلئے جسے اصبروا اولاً تصبروا . عزت دینے کیلئے جسے اسخوها بسلام امنین .

﴿ الورقة الخامسة : فی البلاغة ﴾

﴿ السؤال الاول ﴾ ۱۴۳۳ھ

النسخ الاول إِذَا أُرِيدَ إِبْلَغَةُ السَّامِعِ حُكْمًا فَأَتَى لَفْظًا يَدُلُّ عَلَى مَعْنَى فِيهِ فَلَا ضَلَّ لِكُورِهِ وَأَتَى لَفْظًا غَلِيظًا مِنَ الْكَلَامِ لِدَلَالَةِ بَاقِيهِ عَلَيْهِ فَلَا ضَلَّ حَذْفُهُ وَإِذَا تَعَارَفَتْ هَذَانِ الْاِضْلَاحَانِ فَلَا يُعَدُّلُ عَنْ مُتَقَنِّصِ احْدَهُمَا إِلَى مُتَقَنِّصِ الْآخَرِ إِلَّا لِدَاعٍ.

مبارت پر اعراب کا ترجمہ کریں، عبارت کی تشریح کریں، دوا می حذف و ذکر میں سے کم سے کم پانچ کوششوں کے ساتھ بیان کریں۔
﴿ خلاصہ سوال ﴾ اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) پانچ دوا می حذف کا ذکر مع اسطر (۵) دوا می ذکر کی وضاحت مع اسطر
جواب ① عبارت پر اعراب : یکما ترفی السؤال آتفا -

① عبارت کا ترجمہ :- جب سامع کو کسی حکم کا فائدہ پہنچانے کا ارادہ کیا جائے تو جملہ اپنے معنی پر دلالت کرے (اپنا معنی بتلائے) و اس میں کا ذکر کرے اور جملہ کلام سے سمجھا جائے بجز بقیہ کلام کے اس پر دلالت کرنے کے تو اس میں کا حذف کرے اور جب یہ دونوں اصل متعارض ہو گئے تو نہیں امراض کیا جائے گا ایک کے متقاضی سے دوسرے کے متقاضی کی طرف بغیر کسی دوا می وجہ کے۔

② عبارت کی تشریح :- مذکور بالا عبارت دوا می ذکر و حذف کے بیان میں مقدمہ و مقید ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ کسی بھی کلام میں مندرجہ اسناد الیہ یا مفعولات، استعلاکات و دیگر قیودات کو ذکر کرنا یا حذف کرنا دونوں کی اقدایت ہے۔ کوئی بھی قاعدہ سے خالی نہیں۔ البتہ اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ کس جگہ پر کس لفظ کو ذکر کیا جائے اور کس لفظ کو حذف کیا جائے۔ تو اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جملہ خواہ اپنے معنی پر دلالت کرے اس کا ذکر کرنا اصل ہے۔ اور جملہ بقیہ کلام کے اس پر دلالت کرنے کی وجہ سے کلام سے کھما جائے اس کا حذف کرنا اصل ہے۔ اور جب ذکر و حذف کے دونوں دوا می واسطہ جمع ہو جائیں یا متعارض ہو جائیں تو پھر کسی دوا می وجہ کے بغیر ایک کے متقاضی سے دوسرے کے متقاضی کی طرف امراض نہیں کیا جائے گا۔

③ پانچ دوا می حذف کا ذکر مع اسطر :- ① حذف کا پہلا دوا می وجہ اخفلا الامر عن غیر المخاطب ہے یعنی مخاطب کے علاوہ کسی دوسرے کو بات کا ظہن نہ ہو سکے جیسے القبل (دو آگیا) آپ نے قائل کو حذف کر دیا کہ مخاطب کو تو معلوم ہے کہ کس نے آقا تھا، البتہ دیگر لوگوں کو بات چلی ہو گئی۔

② حذف کا دوسرا دوا می وجہ تلقی الانکار عند الحاجة ہے یعنی بوجہ ضرورت انکار کی تمکینش باقی رہے جیسے کسی کالم میں ذکر ہو رہا تھا آپ نے کہا اللیم خسلیم (دو کینہ و ذلیل ہے) یہاں آپ نے مبتدا کو حذف کر دیا کہ اگر اس شخص کو علم ہو جائے تو آپ یہ کہہ سکیں کہ میں نے آپ کا نام ہی نہیں لیا تھا تو یہاں انکار کی تمکینش کی وجہ سے مبتدا کو حذف کر دیا گیا۔

⑤ حذف کا تیسرا دلیل وجب تنبیہ علی تعیین المحلوف ہے یعنی حذوف کے متعین ہونے کی وجہ سے اسے حذوف کر دیا جاتا ہے جیسے خلاق کل شیخ (دوہریہ کا پیدا کرنے والا ہے) یہاں پر لفظ اللہ کو حذوف کر دیا کہ ہر شخص جانتا ہے کہ کل کائنات کا خالق اللہ ہی ہے گویا خالق متعین ہے۔

⑥ حذف کا چوتھا دلیل وجب اختصار فہم الصانع ہے یعنی سامع کی عقل کے احسان و آزمائش کیلئے کلمہ کو حذوف کر دیا جاتا ہے جیسے نورہ مستفاد من نور الشمس و واسطۃ عقد الکواکب (اس کا نور سورج کے نور سے حاصل شدہ ہے اور وہ موتیوں کی لڑائی کا درمیانی بڑا موتی ہے) یہاں پر مبتدا الفجر کو حذوف کر دیا اور خبر کو ذکر کر دیا کہ مخاطب میں کچھ عقل و فہم ہے یا نہیں، اس کو کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں، تو آپ نے اس آزمائش و احسان کے لئے مبتدا الفجر کو حذوف کر دیا۔

⑦ حذف کا پانچواں دلیل وجب ضیق المقام ہے یعنی مقام اور وقت کی نزاکت و دلچسپی کی وجہ سے کلمہ کو حذوف کر دیا جاتا ہے جیسے قل لہ کیف انت قلت علیل (اس نے کہا تیرا کیا حال ہے؟ میں نے کہا کہ بیمار ہوں) یہاں پر "علیل کا مبتدأ ثانی" حذوف ہے کیونکہ یہاں پر نظم پر نظم بیمار ہے اور وہ بات چیت پر مشکل کا در ہے تو اس سے کہنے پر کچھ کیف انت تو نظم نے افسانہ کو حذوف کرتے ہوئے صرف علیل کہہ دیا۔

⑧ دوا میں ذکر کی وضاحت مع امثلہ :- ① ذکر کا پہلا دلیل وجب وضاحت و عقل ہے اور وضاحت اور عقل سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی کلام کے مخصوص لفظ کو ذکر نہ بھی کیا جائے تب بھی وہ کلام پتہ واضح ہو مگر اس مخصوص لفظ کو ذکر کرنے کی وجہ سے قاعدہ یہ ہوگا کہ اس کی وضاحت اور عقل میں حریہ اضافہ ہو جائے گا جیسے اولئک علی ہدی من دہم و اولئک ہم المفلحون یہاں اگر دوسرا اولئک ذکر نہ کیا جاتا تو بھی اصل معنی اور مراد تو حاصل ہو ہی جاتی کہ وہ لوگ من و نب اللہ ہدایت یافتہ ہیں اور وہ ہمارا اور کامیاب ہیں، اور دیکھتے ہیں کلام واضح اور پتہ ہے مگر ایک اور اولئک داخل کر دیا گیا تو حریہ عقل آگئی اور معنی یہ ہو گیا کہ وہی لوگ من جانب اللہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور وہی لوگ ہمارا وہ کامیاب ہیں کوئی اور شخص یہاں مبتدایہ کو ذکر کر رہا گیا ہے۔

② ذکر کا دوسرا دلیل یہ ہے کہ اگر بجائے ذکر کے اس لفظ کو حذوف کیا جائے اور حذوف پر دلالت کرنے والا کوئی واضح دلیلی قرینہ بھی موجود نہ ہو یا قرینہ تو واضح دلیلی ہو مگر فہم سامع ضعیف و کمزور ہو۔ نتیجتاً اس کلام سے بجائے عقلی مراد کی دوسرا عقلی غیر مراد کی داد ہم ہو سکتا ہو تو ایسی صورت میں اس لفظ کو ذکر کرنا ضروری ہوگا۔ جیسے مثلاً آپ اپنے مخاطب کے سامنے زیہ کے لفظ نکالیں اور اس کی خوبیاں بیان کر رہے تھے اور اس درمیان کچھ اصرار کی دوسری باتیں بھی ہوئیں یا اس ضمن میں کسی اور صاحب کا تذکرہ آ گیا اور زیہ کا تذکرہ کئے ہوئے کافی دیر بھی ہو چکی ہے، پھر آپ یوں کہیں ہونفعم الصلحہ و کیا ہی خوب دوست ہے تو ممکن ہے کہ آپ کا مخاطب تذکرہ بالادھوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے موعی ضمیر کا مرجع کوئی دوسرا فہم کر جائے۔ مثلاً بجائے زیہ کے عمر یا بکر کو اچھا دوست سمجھتی تھی تو لہذا آپ کو ایسے موقع پر حو کے مرجع یعنی زیہ کو ذکر کرنا ضروری ہو اور آپ کو یوں کہنا چاہئے۔ نفعم الصلحہ یہاں ذکر کیا جانے والا لفظ زیہ ہے جو کلام میں مبتدایہ واقع ہوا ہے۔

③ ذکر کا تیسرا دلیل یہ ہے کہ سامع کی فہادت اور کم عقلی پر اشارے کئے کے طور پر مجبور اور چوٹ کرنا مقصود ہو، جیسے ایک شخص نے کسی لڑکی اور دانہ آدلی سے یوں پوچھا کہ (مسلماً قال عمرو) عمرو نے کیا کہا؟ اب ظاہر ہے جواب میں صرف قل

بھی آپ کیلئے درست تھا کیونکہ سوال میں تو ہم ظاہر آئی چکا ہے۔ اب اس کے لئے تفسیر لانا چاہئے تھا یا ایسی اسم ظاہر کو دوبارہ لے آئے تب بھی صحیح تھا مگر ان صورتوں میں صرف وہی کا حکم بیان ہوتا اور اس حکم سے زائد امر کی غفلت تانا کے مستعمل حاصل نہ ہوتا۔ اب آپ نے جو المصنوعہ کی شکل میں اسم ظاہر ذکر کیا اس سے اصل حکم کے ساتھ ایک زائد معنی تقسیم کا بھی ادا ہو گیا اس پر دوسری مثال درج المصنوعہ کو بھی قیاس کر لیجئے جو تفسیر کا معنی ادا کرتی ہے، ان دونوں مثالوں میں ذکر کیا جانے والا لفظ المصنوعہ اور المصنوعہ ہے جو ان مثالوں میں مستلزم واقع ہو رہے ہیں۔

الشیخ الثالث..... مندرجہ ذیل اصطلاحات کی وضاحت بطرز صاحب کتاب تحریر کریں۔ لکھو الخاص بعد العام،

لکھو العام بعد الخاص، الايضاح بعد الابهام، التوضيح، الاعتراض، الايفال۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں فقط مندرجہ بالا اصطلاحات کی وضاحت بطرز صاحب کتاب مطلوب ہے۔

جواب..... مذکورہ اصطلاحات کی وضاحت:- ”لکھو الخاص بعد العام“ یعنی پہلے عام کو ذکر کیا جائے پھر خاص کو لایا

جائے جیسے اجتہدوا فی دووسکم واللغة العربية (اے بچو تم اپنے اسباق اور عربی زبان و ادب کے سبق میں بحث کرو) دیکھئے اس مثال میں جب استاذ نے اجتہدوا فی دووسکم کہا تو دونوں کے لفظ میں دیکر اسباق کے ساتھ نحو صرف عربی زبان وغیرہ نہ حائے جانے والے تمام اسباق بھی شامل تھے ہم اللغة العربية کا خاص لفظ بجا کر اپنے کلام کو مطبوع کیا اور یہ بے فائدہ نہیں بلکہ اس طرح کر کے اس نظم نے اس بات پر حسیہ کر دی کہ عربی زبان کا سبق دوسرے اسباق کے مقابلے میں افضل ہے۔ حتیٰ کہ یہ سبق اپنی فضیلت و خصوصیت کی وجہ سے ایک مستثنیٰ طبعہ و جس ہو گئی ہے۔ جو اپنے ماضی اسباق سے جدا ہے کیونکہ معطوف اور معطوف علیہ میں مغایرت ہوتی ہے۔

”لکھو العام بعد الخاص“ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان رب اغفر لى ولوالدى وللمؤمنين والمؤمنات اس میں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنا ذکر پہلے امالہ اور خصوصیت کے ساتھ فرمایا اور ظاہر ہے کہ آپ عام مؤمنین کے زمرے میں بھی تمہا شامل ہوں گے کیونکہ مؤمنین میں سے ایک فرد آپ بھی ہیں اس طرح دوسرے آپ کا ذکر آیا اور اس کے نتیجے میں خاص کی اہمیت اور بقیہ افراد کے عموم کا فائدہ حاصل ہوا۔

ایضاح بعد الابهام“ کبھی کلام میں اس طرح اہمیت ہوتا ہے کہ پہلے ایک شے کو ہم طور پر ذکر کیا جائے، بعد ازاں اس ابہام کا ازالہ کر کے وضاحت کی جائے، تاکہ ایک بات دوسرے ذکر ہونے کی وجہ سے مخاطب کے ذہن میں نہ پختہ ہو جائے اور دوسرے اس طرح کہ اولاً مجملاً و ابہاماً اور دوسری مرتبہ ایضاً و تفصیلاً ذکر کیا جائے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔ امدکم بما تعلقون امدکم بما نعلم و بنین (اللہ نے تمہیں امداد سے نوازا ہے تم نے تمہیں امداد سے نوازا اور بیٹوں کے ذریعے) اس مثال میں انعام و شہن کا دوسرے ذکر آیا۔ پہلی مرتبہ متعلقون کہہ کر اجمالی طور پر اور دوسری دفعہ وضاحت اور تفصیل کی صورت میں اور اس طرح کرنے کی وجہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخاطبین کے دلوں میں اپنی نعمتوں کے امتنان کے مضمون کو پختہ کر دیا ہے۔

”التوضيح“ کبھی کبھی کلام کے آخر میں شے کو لایا جائے پھر اس کی دو مغز کے ذریعے تفسیر کی جائے۔ جیسے شاعر کا یہ شعر ہے۔

أَمْسَيْنَ وَأَصْبَحْتُ مِنْ تَذَكُّرِكُمْ وَجَبْنَا يَزِيْهُنِي لِي الْمُنْشِقَانِ الْآهْلُ وَالْوَلَدُ.

(جبری حج اور شام تیری یاد اور میت میں ایسی گزرتی ہے کہ مجھ پر میرے دو مہربان دم کھاتے ہیں۔ یعنی میری بچی اور اولاد) اس مثال میں المشفقان ٹٹنی ہے جس کی تفسیر دوسرے یعنی الاہل والولد نے کی ہے۔

۱۳ اعتراض - یعنی کسی ایک جملے کے بعض اجزاء یا معنوی اعتبار سے مربوط و منطوق کے درمیان کسی ایک لفظ یا جملے کو داخل کیا جائے جس کا کوئی عمل اعراب نہ ہو جیسے حرف بن حکم شیبانی کا شعر ہے۔

إِنَّ الْمَلَانِينَ وَبُلْفَتَهُنَّ لَأَخَوَجَّتْ مَضْمُونِي إِلَى قَرْحَتَيْنِ

(جبری اسی سالہ عمر نے اللہ تعالیٰ تجھے بھی اتنی لمبی مدت عطا فرمائے میرے کان کو ایک ترجمان رکھنے پر مجبور کر دیا ہے) یہ مثال ایک جملے کے اجزاء کے درمیان کسی ایک جملے کے داخل ہونے کی ہے اور وہ اس طرح کہ ان حرف مشبہ بالفعل اور اس کے اسم و خبر سے بننے والے ایک جملے کے کچھ میں و بلفتها کا جملہ مترشح ہو گیا ہے اور دوسری مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَنَهُ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ

(اور کفار کا اللہ کیلئے بیٹیاں شہر ماتے ہیں وہ اس سے محروم و محزون ہے اور اپنے لئے جو ان کا دل چاہے یعنی لڑکے) یہ مثال معنوی اعتبار سے مربوط و منطوق کے درمیان کسی جملے کے مترشح ہونے کی ہے۔ یعنی بھانہ کا جملہ یا ہم مربوط و منطوق کے درمیان داخل ہو گیا ہے۔ ۱۴ ابغفال - کلام کو کسی ایسے لفظ پر ختم کرنے کو کہتے ہیں جو کسی ایسی غرض کا قاعدہ دے کہ اس کے بغیر بھی معنی مکمل ہو رہا ہو جیسے ختام علیہ کا یہ شعر ہے۔

وَأَنْ صَحَّوْا النَّاتِمَ الْهَدَاةُ بِهِ كَلَّانَهُ عِلْمُ فَنِي زَايِبِهِ نَارًا

(جنگ محرم (۲) میں میرے بھائی) کی بھڑکی کرتے ہیں رہبر لوگ بھی گویا کہ وہ ایک پہاڑ ہے جس کی چوٹی پر آگ جل رہی ہو) اس مثال میں علم کا ذکر آیا ہے اور حکم ایسے پہاڑ کو کہتے ہیں جس کی چوٹی پر آگ روشن ہو اور اگر اسے پر انکشاف کیا جاتا تو بھی تصور تو ہمارے طہر پر ادا ہو رہا تھا۔ مگر پھر بھی فی راستہ تا کہہ کہ اس کے بھائی کی رہنمائی اور اضاءت نور کی مفت میں ہانسی کی زیادتی کر دی ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۳۳ھ

النسخ الاول.....

نحن بما عندنا وانت بما عندك راض والرائ مختلف

والذی حاررت البیرة فیہ حیوان مستحدث من جماد

ان الدین تسرونهم اخوانکم یطغی غلیل صدرهم ان تصرعوا

ذکورہ اشعار کا سلیس ترجمہ کیجئے اور محل استشہاد کو واضح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) ذکورہ اشعار کا ترجمہ (۲) محل استشہاد کی وضاحت۔

﴿نسخہ ۱﴾..... ۱ ذکورہ اشعار کا ترجمہ:- ہم اپنی رائے سے راضی ہیں اور تو اپنی رائے پر خوش ہے، حالانکہ دونوں رائیں الگ الگ ہیں۔ اور وہ چیز جس میں کل مخلوق اختلاف کر رہی ہے وہ ایک ایسا جانور ہے جو مٹی سے پیدا ہوا تھا۔ جن کو تم اپنا بھائی خیال کرتے ہو ان کے دلوں کی پیاس تو اب بجھ کر بھی جب تم بچھاؤ گے جاؤ (یعنی تم پر معصیت آئے)۔

۲ محل استشہاد کی وضاحت:- پہلے شعر میں نحن بما عندنا کے بعد راضون کا لفظ حذف ہے اور اس پر قرینہ عندک

واضح کے الفاظ ہیں، یہ حذف لفظ ایک سبب لٹم کے وزن یا نثر کے جملوں کے آخری حرف کی رعایت کرتے ہوئے کسی لفظ کو حذف کرنے کی مثال ہے۔ تو اگر اس شعر کے پہلے جملہ میں واضحوں کو ذکر کر دیتے تو وزن شعر پائی نہ رہتا۔

دوسرا شعر مقدم و تاخیر کے اسباب میں سے تشریح یعنی مخاطب و سامع کو مقدم کردہ کلام کے ذریعہ مابعد والی کلام کی طرف شوق و رغبت دلانے کی مثال ہے۔ کہ اس میں شاعر نے پہلے مصرعہ کے ذریعہ لوگوں کو شوق دلا کر اپنی طرف متوجہ کیا کہ سب فوراً ہل کر رہے ہیں کسا خرگوشی ایسی چیز ہے جس میں ساری حقوق حمیرہ و پریشان ہے اور باہم نزاع و اختلاف کر رہی ہے تو دوسرا مصرعہ دلا کہ اس شوق و بیاس کو بجا دیا کہ وہ انسان کا اپنی قبروں کی بے جان مٹی سے دوبارہ زندہ ہوتا ہے، اگر شاعر پہلے مصرعہ کو غور فرما دوسرے کو مقدم کر دیتا تو پھر یہ تشریح والا مقصد حاصل نہ ہوتا۔

تیسرا شعر اس موصول کے استعمال کی مثال ہے کہ اس موصول بھی مخاطب کو اس کی غلطی پر متنبہ کرنے کے لئے بھی آتا ہے جیسا کہ اس شعر میں حکم شاعر اپنے مخاطبین کو غلطی پر خبردار کر رہا ہے کہ تم دشمن کو دوست اور بد خواہ کو خیر خواہ سمجھ رہے ہو، اگر شاعر موصول کی جگہ دشمنوں کے نام وغیرہ ذکر کرتا تو یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ..... فَخَصَاعَةُ الْكَلِمَةِ سَلَامَتُهَا مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوفِ وَمُخَالَفَةِ الْقِيَاسِ وَالْفَرَاغَةِ فَتَنْفُزُ الْحُرُوفُ وَضُفَّتْ فِي الْكَلِمَةِ يُزَجَّبُ فَلَهَا عَلَى الْيَمَانِ وَغَسُرَ النُّطْقُ بِهَا نَحْوُ الطُّشِ لِلْمَوْضِعِ الْخَفِيِّ وَفِي الْمَوْضِعِ لِنَبَاتِ تَزْعَاهُ الْأَبْلُ وَالْجَنَاحُ لِلْبَلَدِ الْغَذَبِ الْمَاضِي وَالْمُسْتَشْدِيدِ لِلْمُفْتَوِّلِ.

مہلت پر اعراب لگائیں۔ فصاحت کی کئی قسمیں ہیں۔ تاخیر حرف و حالت قیاس اور غرابت کی تعریف کے مثالوں سے واضح کیجئے۔
 ﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) فصاحت کی اقسام (۳) تاخیر حرف و حالت قیاس، غرابت کی تعریف مع امثلہ۔

جواب:..... ① عبارت پر اعراب :- کما توفی السوال آنفا۔

② فصاحت کی اقسام :- فصاحت کا لغوی معنی ظاہر ہوتا اور واضح ہوتا ہے اور فصاحت کی تین اقسام ہیں اور ایسی کوئی باطنی مانع تعریف نہیں ہے جو ان تمام اقسام کو شامل ہو۔ اسلئے اس کی تین قسموں کی تعریف ذکر کرتے ہیں تو فصاحت کی تین اقسام ہیں ① فصاحت الہک :- یہ ہے کہ کلمہ تاخیر حرف و حالت قیاس لغوی اور غرابت فی السمع سے محفوظ ہو، یعنی وہ لکڑ زبان پر نہیں بھی نہ ہو۔ مگر صرف ولت کے قواعد کے خلاف بھی نہ ہو اور اسکے معنی حقیقی کی طرف ذہن آسانی سے منتقل ہو جائے۔

③ فصاحت الکلام :- یہ ہے کہ کلام کلمات کے فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ تاخیر کلمات، جملہ اور نصب، تالیف اور تنقید سے خالی ہو، یعنی اس کلام کے تمام کلمات فصیح ہوں اور اس میں ایسے کلمات بھی جمع نہ ہوں جن کا اجتماع زبان پر ادائیگی کو دشوار بنادے اور وہ کلام مشہور نحو کا قانون کے خلاف بھی نہ ہو اور لفظی و معنوی پیچیدگی سے بھی وہ خالی ہو، جب یہ تمام باتیں پائی جائیں گی اس وقت وہ کلام فصیح ہوگی ④ فصاحت الحكم :- جس حکم میں یہ ملکہ یعنی مصلحت و قابلیت ہو کہ وہ کسی بھی قسم کی غرض کو فصیح کلام کے ذریعہ ادا کر سکے تو اسے حکم فصیح کہیں گے اور اس مصلحت کو فصاحت الحكم کہیں گے۔

⑤ تاخیر حرف و حالت قیاس، غرابت کی تعریف مع امثلہ :- تاخیر حرف :- تاخیر غرابت سے ماخوذ ہے۔ یعنی ایک ہی

کرم ایسے حرفِ بیع ہو جائیں جن کے اجراء سے زبانِ پرائی کی اور انکی اور تحفظ میں مل پیدا ہو جائے جیسے غلش (کمروری جب کہ معصع) (انٹوں کی کھاس) اور نفاق (صاف و شیریں پانی) مستشور (غنی اولیٰ چیز) یا ایسے کلمات ہیں کہ بلاوق آدی انہیں زبان پر لکھ اور شمار کئے۔ لہذا یہ کلمات فصاحت سے خارج ہو گئے۔

مخالفتِ قیاس: کسی کلام میں علم صرف ولغت کے قوانین کی رعایت نہ کی گئی ہو بلکہ اس کی خلاف ورزی ہو گئی ہو۔ جیسے جتنی کے اس شعر میں۔ "قَوَانِ يَكُ بَعْضُ النَّاسِ سَبِيغًا لِذِلَّةٍ..... فَفِي النَّاسِ نُوُقَاتٌ لَهَا وَطُيُؤُلٌ"

اس میں ہنوق کی جمع ہنوقات کی صورت میں جولاہی گئی ہے یہ خلاف قیاس ہے کیونکہ شاعر نے فوق کی جمع قلت لائے وقت کے وزن افعال کی رعایت نہ کی اور ابواق نہ کہا حالانکہ یہاں شاعر جمع قلت ہی بتانا چاہتا ہے کیونکہ بعض الناس کا لفظ قلت پر دال ہے اور کثرت قیاس کی دوسری مثال مؤنث ۳۱۱ ہے۔ جو اس شعر میں ہے۔

إِنْ بَنَى لِلنَّامِ زَهْدًا مَالِي فِي صَلَورِهِمْ مِنْ مَوْلَدًا

یہ لفظ کلام دعا میں کسورت میں شاعر نے استعمال کیا ہے حالانکہ علم صرف کے مشہور قاعدہ مضاعف کے مطابق غلوۃ کہنا چاہئے تھا۔ غرابت فی البسج : ایسا لکھ کہ اس کے معنی حقیقی کی طرف ذہن آسانی اور سہولت سے منتقل نہ ہو کیونکہ لوگ اسے کثرت سے استعمال نہ کرتے ہوں اور نہ عموماً وہ لوگوں کے سننے میں آتا ہو نتیجتاً گفت کی بڑی کمزوریوں کی طرف مروجعت کرنی پڑے جیسے نکاکا (جو معنی) الغر نفع (لوٹا) اطلحہ (دشوار ہوا) یتیموں وحشی اور غیر ظاہر المعنی ہیں اور ان معنی صافی کو ادا کرنے کے لئے اجتمع، انصرف، اشتد کثیر الاستعمال اور واضح المعنی ہیں۔

السؤال الثالث: ١٤٣٣ هـ

السُّقُوفُ الْأُولَى أَخْبَرَ إِيَّاهُ أَنْ يَكُونَ جَنَلَةً فَعَلِيَّةٌ أَوْ إِسْمِيَّةٌ وَالْأُولَى مَوْضُوعَةٌ لِإِعَادَةِ الْحُدُودِ فِي زَمَنِ مَخْصُوصٍ مَعَ الْإِخْتِصَارِ وَقَدْ تَبَيَّنَ إِلَّا سِتْمَرَارَ التَّجَدُّدِ بِالْقَرَّائِنِ إِذَا كَانَ الْيُفْلُ مُضَارِعًا كَقَوْلِ كُرَيْفٍ: «لَوْ كُنَّا وَزِدْتَ عِكَاطَ قَبِيلَةٍ تَعْلَمُوا إِلَى عَرَفِيفِهِمْ يَتَوَسَّمُ».

عبارت پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کیجئے۔ عبارت کی تشریح کیجئے۔ فائدۃ الطمر اور لازم فائدۃ الطمر کیا ہیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تفسیر (۴) قاعدۃ النحر اور لازم قاعدۃ النحر کی تشریح۔

جواب۔ ۱۔ عبارتِ راعرب:۔ کما توفی السؤال آنفا۔

۶ عمارت کا ترجمہ: جملہ خیر یا تو جملہ فعلیہ ہوگا یا جملہ اسمیہ، مگر پہلا (جملہ فعلیہ) اس غرض سے وضع کیا گیا ہے کہ وہ مختصر طور پر مسائل زمانے میں کسی چیز کے ظاہر ہونے کا فائدہ دے اور کبھی احترام و تعبدی کا فائدہ بھی دیتا ہے جبکہ فعل اس جملہ میں مضارع ہوگا۔ اس طرح شاعر کا قول کو کلمہ و دت الخ "جب کبھی سید" مکالمات میں کوئی قبیلا کرتا ہے تو وہ میری جانب اپنے نمائندے کو بھیجتے ہیں جو مجھے بار بار دیکھتا رہتا ہے اور میرے چہرے کو پہچاننے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

۷ عبارت کی تشریح :- اس عبارت میں جملہ خبریہ کی اقسام کا بیان ہے۔ جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں، ایک جملہ فعلیہ اور دوسرا جملہ

اسیہ بھر جملہ فعلیہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ جملہ فعلیہ اختصار کے ساتھ ماضی، حال، مستقبل میں سے کسی مخصوص زمانے میں حدوث و قریح فعل کا فائدہ دینے کے لئے وضع کیا گیا ہے اس تعریف میں مع الاختصار کی قید زید قللم الان یا زید قللم اس میں یا زید قللم غذا جیسی مثالوں سے احتراز کرنے کیلئے بڑھائی گئی ہے۔ جہاں حدوث فی ذمہ مخصوص معلوم ہوتا ہے مگر ان میں قللم زید یا یقلوم زید جیسا اختصار نہیں ہے۔ البتہ کبھی قرآن کی موجودگی میں احترازی قید ہی کا بھی فائدہ دیتا ہے۔ بشرطیکہ اس جملہ فعلیہ میں استعمال ہونے والا فعل مینہ ماضی نہ ہو بلکہ مضارع ہو جیسے طریف کا یہ شعر ہے۔

او کلما وردت عکاظ قبیلۃ یبعثوا الی عمریفہم یتقو شتم

دیکھئے اس شعر میں جو حکم جملہ فعلیہ ہے، اس سے کوئی مخصوص زمانہ مراد نہیں بلکہ اس سے احترازی قید ہی کا فائدہ حاصل ہوا ہے۔
۱۲ فائدۃ اخیر اور لازم فائدۃ اخیر کی تعریف :- فائدۃ اخیر : اس خبر کو کہتے ہیں جس میں خبر اپنی خبر کے ذریعہ مخاطب کو اس حکم کا فائدہ پہنچانا چاہتا ہے جو جملہ میں محکم ہوتا ہے اور جس پر جملہ مشتمل ہوتا ہے جیسے اگر ہم کہیں حضور الامیدو امیر آگئے تو اس خبر کے ذریعے ہم نے مخاطب کو امیر کے آنے کے حکم کا فائدہ پہنچا دیا اور آنے نہ آنے کے بارے میں مخاطب کی جہالت کو دور کر دیا۔ ہم اس حکم کو فائدۃ اخیر کا نام دیں گے۔

لازم فائدۃ اخیر : میں مخاطب کو اس بات کا فائدہ پہنچانا ہوتا ہے کہ مخاطب کی طرح حکم بھی اس خبر سے واقف کار ہے۔ جیسے انت حضرت اس کو دل آید دیکھئے اس خبر کے ذریعے اس حکم نے مخاطب کے لئے کوئی نئی بات نہیں بتائی اور اس کی کوئی جہالت دور نہیں کی بلکہ حکم اس خبر سے پہلے ہی سے واقف کار ہے۔ کیونکہ وہ خود ہی تو آنے والا ہے۔ البتہ حکم نے اپنی واقعیت بتائی ہے، نہ حکم کے اس خبر سے واقف کار ہونے کو لازم فائدۃ اخیر کہیں گے۔

(الشیخ الثالث)..... وَأَمَّا النَّهْيُ فَهُوَ مَطْلَبُ الْكَفِّ عَنِ الْفِعْلِ عَلَى وَجْهِ الْإِسْتِعْلَاءِ وَلَا حَيْفَةَ وَهِيَ التَّضْلُعُ مَعَ لَا التَّوَلُّعَ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَقْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَقَدْ خُذِجَ حَيْفَتُهُ عَنْ مَقْلَعِهَا الْأَصْلِيَّةِ إِلَى تَغْيَانٍ أُخْرِجَ تَغْيَهُمْ مِنَ الْقَلَمِ وَ التَّيْنَانِ.

مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، مہارت کی تشریح کرتے ہوئے مثالوں کو اس پر منطبق کیجئے۔ نمی کا مینہ دوسرے معانی کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے ان معانی کو مثالوں کے ساتھ قلمبند کیجئے۔

۱۳ خلاصہ سوال :- اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی تشریح مع امثلہ (۴) نمی کے مینہ کا ہمازی معانی میں استعمال۔

جواب :- ۱ مہارت پر اعراب :- کما مژ فی السؤال آنفا۔

۲ مہارت کا ترجمہ :- نمی، وہی وہ خود کو بڑا سمجھتے ہوئے کام سے رکے کو طلب کرتا ہے اور اس کا ایک مینہ ہے اور وہ فعل مضارع بلائے نمی ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا قول وَلَا تَقْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا اور نمی اس کا مینہ اپنے اصلی معنی سے دوسرے ہمازی معانی میں بھی مستعمل ہوتا ہے جو معانی مقام و سیاق سے سمجھے جاتے ہیں۔

۳ مہارت کی تشریح مع امثلہ :- نمی کی تعریف کر رہے ہیں کہ اپنے کو بڑا سمجھتے ہوئے کسی کام سے رکے کو طلب کرتا ہے اور اس

کے لئے ایک مینہ ہے اور وہ مضارب بالائے نمی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَلَا تَقْعُدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَارْجِعُوا فِيهَا بِدَارٍ مُبَارَكَةٍ كَرِيمٍ۔ اور زمین میں بعد اس کے کہ روٹی کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ اور تم کی مینہ بھی بجائے اپنے اصلی و حقیقی معنی کے دوسرے مجازی معانی میں بھی مشتمل ہوتے ہیں جو سیاق کلام اور قرآن احوال سے کیے جاتے ہیں۔

⑤ نمی کے معنی کا مجازی معانی میں استعمال :- ① دعا جیسے لا تَشْمَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ جَمْعُ بِدُشْمَنٍ کُوسْتِ هَذَا ② اس سے تیرا اپنے برابر کے ساتھی کو یہ کہنا کہ لا تَبْجُوحَ مِنَ الْمَكَانِ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ تَرِيَاهَا سے نہ ہٹنا جب تک میں تیرے پاس لوٹ کے نہ آؤں ③ کسی جیسے یساییل حُلَنَ يَانُومُ زُلَى يَلْصِقُ بَقْتِ لَا تَطْلُعُ رَاتِ لَيْلَى هُوَ جَالَسٌ خَيْرًا جَالَسَ مَعْ ظَهْرَ جَابِ مَثَل ④ تہذیب یعنی ارادنا، دھمکانا، جیسے تیرا اپنے نوکر کو یہ کہنا۔ لَا تَطْلُعْ امْرِي تَوْبِيرِي اطاعت نہ کر۔

﴿الورقة الخامسة : في البلاغة﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۳۴ھ

السنن الاول وَأَمَّا اسْمُ الْأَخْبَارِ فَيُنْشِئُ بِهِ إِذَا تَعَيَّنَ طَرِيقًا لَا خُضًا وَتَعْنَاهُ كَقَوْلِكَ بِعْنِي هَذَا نَبِيذًا إِلَى شَيْئٍ لَا تَعْرِفُ لَهُ اسْمًا وَلَا وَخْطًا أَتَاهُ إِذْ لَمْ يَتَّعَيْنِ طَرِيقًا لِذَلِكَ فَيَتَكَوَّنُ لِغَوَاضٍ أُخْرَى كَمَا ظَهَرَ لِاسْتِعْزَابِ كَمْ غَلِيلٌ غَالِيلٌ مَذَاهِبُهُ..... وَغَلِيلٌ جَالِيلٌ تَلَقَّاهُ مَرْزُوقًا مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ اور تخریج کیجئے۔ اسم اشارہ کے مجازی افروض میں استعمال کو مثالوں سے واضح کیجئے۔ اس بیت کے بعد جو بیت مذکور ہے اس کو ذکر کیجئے۔

﴿ظاہر سوال﴾ اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی تخریج (۴) اسم اشارہ کا مجازی افروض میں استعمال مع مسئلہ (۵) مابعد والے بیت کی نشاندہی۔

① مہارت پر اعراب :- کما قوفی السؤال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- اسم اشارہ یا اس وقت لایا جاتا ہے جب کہ سامع کے ذہن میں اس کا معنی حاضر کرنے اور تصور بنانے کے لئے بطور ایک طریقے کے متعین ہو جائے۔ جیسے تیرا قول یعنی ہذا مجھے یہ چیز یاد ہے جسے تو اس چیز کے نام یا صفت سے واقف نہ ہو بخلاف جب وہ بطور کسی ایک طریقے کے اس کے لئے متعین نہ ہو تو دوسرے مقاصد و افروض کے لئے ہو گا۔ جیسے قرابت و خدمت کا اظہار مقصود ہو جسے کم عاقل علل الغ کتنے ہی کمال عقلمند کو ان کے کسب معاش کے طریقوں نے تھکا دیا ہے اور کتنے ہی بچے جاہلوں کو تو خوشحال والدہار پائے گا۔

③ مہارت کی تشریح :- معرکہ کی تیسری قسم اسم اشارہ ہے کلام میں اس کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جبکہ ذہن سامع میں اس کا تصور بنانے کیلئے بحیثیت ایک طریقہ اور ذریعہ کے متعین ہو جائے یعنی اسکے علاوہ تعین لفظ کا کوئی ذریعہ ممکن نہ ہو جیسے ایک شخص کوئی نام یا چیز فریاد یا چاہتا ہے۔ مگر اس کا نام، حکم، وصف وغیرہ کچھ جانتا نہیں ہے۔ اور کسی دکان پر وہ بھی سامنے رکھی ہوئی اس نے دیکھ لیا تو غائبانہ کہہ دے کہ وہ شخص اس شے کی جانب اشارہ کر کے ہی کہے گا۔ یعنی ہذا یہ چیز مجھے یاد ہے جو شکل اس بات کے ذہن میں اس شخص کا معنی اور تصور لانے کیلئے مذاکی جانب اس وجہ سے مجبور ہوا ہے کہ یہ واقف شخص اسکے علم اور دوسرے کسی وصف کو نہیں جانتا۔

اس اشارہ کی اصل اور حقیقی غرض تو یہی ہے کہ اس کے ذریعے سامع کے ذہن میں کسی بھی کے تصور اور معنی جاننے کیلئے بحیثیت ایک طریقے اور ذریعے کے متعین ہو جائے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ ممکن نہ ہو۔ مگر بھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ بحیثیت ایک طریقے کے متعین نہیں ہوتا کہ اس اشارہ لایا جائے تو یہی اس شی میں تعریف کا معنی پیدا ہو اور سامع کے ذہن میں احضار معنی ہو۔ بلکہ تعریف کے دوسرے طریقے بھی ممکن و محتمل ہو سکتے ہیں، تاہم جان بوجہ کر ان دوسرے طریقہ تعریف کو استعمال نہ کیا جائے۔ یہ صورتوں میں اس اشارہ کے اصل کی غرضیں دوسری ہوں گی۔ ان ہی فرض یا محاذ پر آگے بیان کیا جا رہا ہے۔

۵۔ اس اشارہ کا محاذ بنی: فرض میں استعمال مع اسٹیل:۔ اس اشارہ کے استعمال کی پہلی محاذی فرض کسی چیز کے انوکھے اور وارونے کا اظہار ہوتا ہے، جیسے

کَم عَاقِلٍ عَقِلَ مَذَاهِبُهُ وَجَاهِلٍ جَاهِلٌ تَلَقُّهُ مَرْزُوقًا

هَذَا الَّذِي تَرَكَ الْاَوْهَامَ حَالَتُهُ وَصَيِّرَ الْعَالَمَ النَّحْرِيْدَ زَنْدِيْقًا

(نکتے چاندنی) ہیں جن کو کسب سائن نے پریشان کر رکھا ہے اور نکتے جاہل ہیں کہ تو ان کو کئی دہائیوں کے گامی چیزے مقلوں و جہوں کر رکھا ہے۔ یہاں اہل عالم کا فرمانہ دیا ہے۔ اس شعر میں ہذا اشارہ کا استعمال محاذی معنی (اعمال استغراب) میں ہوا ہے۔ یہی عجیب و غریب بات ہے کہ بڑے بڑے چمکند لوگ غریب محتاج ہیں اور بالکل بے پرواہ جاہل لوگ شہر و شہرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس اشارہ کے استعمال کی دوسری محاذی غرض مشارالہ پر مکمل توجہ دینا اور اسے دوسرے ہم جنسوں سے ممتاز و نمایاں کرنا ہوتا ہے، جیسے فرزدق کا شعر: "هَذَا الَّذِي تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطَلَاتُهُ..... وَالْبَيْتُ يَعْرِفُهُ وَالْحَلُّ وَالْحَرَمُ"

یہ وہ شخصیت ہیں جن کے کائنات قدم کو بلحاظ کی پھر ملی زمین پہنچتی ہے، بیت اللہ اور مقام حل حرم بھی انہیں پہنچتے ہیں۔ اس شعر میں شاعر نے امام زین العابدین کا نام ذکر کرنے کی بجائے ان کی شان عالی پر سامعین کی پوری توجہ مرکوز کرنے اور انہیں دوسرے دنیاوی یا حرات کوں سے ممتاز کرنے کے لئے ہذا اشارہ کو استعمال کیا ہے۔

اس اشارہ کے استعمال کی تیسری محاذی غرض مشارالہ کے قرب یا توسط یا بعد کے حال کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ ہذا یا یوسف (یہ یوسف ہے) اور ذالک ابو لعیلم (وہ ابو لعیلم ہے) ان دونوں مثالوں میں ہذا دونوں اشارہ نے قرب اور بعد کے اعتبار سے اپنے مشارالہ کے حال کو بیان کیا ہے۔

۶۔ با بعد والے بیت کی نشاندہی: "هَذَا الَّذِي تَرَكَ الْاَوْهَامَ حَالَتُهُ..... وَصَيِّرَ الْعَالَمَ النَّحْرِيْدَ زَنْدِيْقًا۔" **الشیخ الساجی**..... وَصَفَتْ الشَّالِيفَ كَوْنُ الْكَلَامِ غَيْرَ جَارٍ عَلَى الْقَانُونِ النَّحْوِيِّ التَّشْهُوْرُ كَمَا لَا خُتَارٍ قَبْلَ الذِّكْرِ لِقَطَاوْ وَنَهَتْ فِي قَوْلِهِ جَزَى تَنْوَاهُ أَبَا الْغَيْلَانِ عَنْ كِبَرٍ وَخُسْنٍ فَقِيلَ كَمَا جُوْزِيْ سِنْفَلَر۔ مہارت پر امرباب کا کر توشین شریجے کیجے سمار کون ہے، اضماع قبل الذکر کی صورت میں جائز ہے۔

۷۔ خلاصہ سوال:۔ اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر امرباب (۲) مہارت کی تخریج (۳) سمار کا تعارف (۴) اضماع قبل الذکر کے جواز کی صورت۔

۸۔ مہارت پر امرباب:۔ کیا ترفی العوال آتفا۔

۴ عبارت کا ترجمہ :- ضعف تالیف کام کا مشہور قانون نحوی پر جاری نہ ہونا ہے جیسے لفظ اور جب کے اعتبار سے لفظ (مرجع) کو برکز نے سے پہلے اس کی ضمیر کو ذکر کرنا۔ جیسے شاعر کے اس شعر میں: (ترجمہ)

بدردیاس کے بیٹوں نے ابو الغیلان کو اس کے بڑا چاہے اور حسن سلوک کا جیسا کہ سہارا جمینتر کو بدردیا گیا۔

۵ عبارت کی تشریح :- اس عبارت میں ضعف تالیف کی تعریف کا ذکر ہے کہ ضعف تالیف مشہور نحوی قانون کی خلاف ورزی کہتے ہیں جیسے اضماعار قبل الذکر (لفظ اور جس کی مرجع کو ذکر کرنے سے پہلے ہی اس کی طرف ضمیر کو لٹانا) جیسے شاعر کے اس شعر میں بنوہ کی ضمیر کا مرجع ابسا الغیلان ہے جو کہ ”جزی“ فعل کا مفعول ہے اور ابسا الغیلان کا ذکر ماقبل میں نہیں گزرا۔ یہ اشارہ قبل الذکر اگرچہ بعض نجات کے نزدیک جائز ہے۔ مگر جمہور نجات اس کو ناجائز ہی کہتے ہیں۔

۶ سہارا کا تعارف :- سہارا ایک جمینتر کا نام ہے اس نے جرہ کے بادشاہ عمان کے لئے کوڑ میں خورق تانی ایک معمولی قمیر کیا تھا، بادشاہ کو خضر ہوا کہ اگر یہ انسان زندہ رہا تو کسی دوسرے بادشاہ کے پاس جا کر اس کے لئے بھائی اس کی مثل قمیر تحریر کر سکتا ہے۔ اس صورت میں ہمارے اس عمل کا اقتراز و خصوصیت باقی نہ رہے گی۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ نہ رہے، بائیں نہ بچے بائیں کے قاعدہ سے اس شخص کو مار دیا جائے۔ چنانچہ اسے اسی محل کے اوپر سے نیچے پھینک دیا جس کے نتیجہ میں وہ بچہ رو بہاک ہو گیا۔ سوئے مکافات میں ضرب البتل کے طور پر مستعمل ہے۔

۷ اشارہ قبل الذکر کے جواز کی صورت :- مود کا اشارہ قبل ذکر جائز ہے بشرطیکہ اس کی تفسیر آگے آ رہی ہو جیسے قل مولیٰ احد۔

السؤال الثاني ۱۴۳۴ھ

السؤال الاول أَنَا الضَّمِيرُ قَبْلُوتِي بِهِ يَكُونُ التَّعَامُ لِلتَّكَلُّمِ أَوِ الْخِطَابِ أَوِ الْغَيْبَةِ مَعَ الْأَخْطَارِ نَحْوُ أَنَا وَجَوْهَتِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ وَأَنْتَ وَعَدَتَيْنِ بِإِنْجَازِهِ وَالْأَصْلُ فِي الْخِطَابِ أَنْ يَتَكَلَّمَ لِنُشْكَلِهِ تَعْيِينَ وَقَدْ يَخَالَطُ غَيْرَ الشَّاهِدِ إِذَا كَانَ مُسْتَحْضَرًا فِي الْقَلْبِ نَحْوُ إِنَّكَ نَعْبُدُ.

مہارت پر اعراب لگا کر تشریح کیجئے۔ بتائیے کہ معرف کی قسموں میں سے علم کن کن فوائد کے لئے استعمال ہوتا ہے نیز ام علم اور ام ضمیر کے فوائد میں فرق واضح کریں۔

۱ خلاصہ سوال :- اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) علم کے فوائد (۴) ام علم اور ام ضمیر کے فوائد میں فرق۔

جواب ۱ عبارت پر اعراب :- کما توفی السؤال آنفا۔

۲ عبارت کی تشریح :- معرف کی تمام اقسام میں ضمیر کو سب سے اس لئے مقدم کیا گیا ہے کہ وہ اعراف العارف ہے۔ اور ضمیر اس لئے لائی جاتی ہے کہ مودہ تکلم یا خطاب یا ضمیر کا ہوتا ہے اور اس میں اختصار کا فائدہ بھی ملحوظ رہتا ہے، کیونکہ جنسی حناز ہیں سب کی سب کم حرف والی ہیں برخلاف اگر علم وغیرہ لفظ کے ذریعے تکلم یا خطاب یا ضمیر کا معنی ادا کیا جائے تو اس میں اختصار کا فائدہ ٹوٹ نہیں رہے گا مثلاً عبد الرحمن يقول کذا یا امیر المؤمنین يقول کذا کے مقابلے میں انا اقول کذا میں یقیناً اختصار ہے، کیونکہ اگر انا کہتا تو اس کو اپنا نام یا منصب وغیرہ ذکر کرنا پڑتا اور ظاہر ہے کہ بہت سے اعلام اور متابع ایسے ہیں کہ

ان میں حرف بہت ہوتے ہیں، ضمیر کی مثال میں انسان جو قتلہ فی هذا الامر، وانت وعدتني بلنجلزہ کی صورت میں ایک ہی جامع جملہ پیش کیا گیا ہے، جو تکلم، خطاب، نحبہ تینوں کیلئے کافی ہے۔

والاصل فی الخطاب سے معنی یہ کہنا چاہے ہیں کہ ضمیر خطاب کے استعمال میں اصل قاعدہ تو یہی ہے کہ اس حکم کا مخاطب مشاہد ہو جسے دیکھا جائے اور وہ معین بھی ہو، مگر کبھی کاہزی اعتبار سے غیر مشاہد بھی کو بھی مخاطب بنایا جاتا ہے بشرطیکہ وہ قلب میں مختصر ہو۔ جیسے ایک نعبہ کا مخاطب اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے جریقینا ہماری ان دنیاوی آنکھوں سے مشاہد نہیں کر اسے دیکھا جاسکے، تاہم اسے اس لئے مخاطب بنایا جاتا ہے کہ وہ ہمارے قلوب میں مختصر ہے۔

● غلم کے فوائد: غلم کے استعمال کی اصل فرض تو یہ ہے کہ ذہن سامع میں کسی شی کی تصور اسکے مخصوص نام کے ذریعے بنایا جاوے۔ مگر کبھی اس علم کو ذکر کرنے کی فرض اس شی کی عظمت کو ظاہر کرنا ہوتا ہے جیسے رکب، سیف، الدولہ (سیف الدولہ جنگ کے لئے سوار ہو گئے) یعنی اب دشمنوں کی خیر نہیں ہے لفظ خود ہی عظمت پر دلالت کرنے والا ہے کہ وہ حکومت و مملکت کی سیب کا طبع ہے۔ برخلاف اگر رکب الامیر کہا جاتا تو یہ قاعدہ حاصل نہ ہوتا۔

کبھی اس علم کو ذکر کرنے کی فرض کسی شی کی حقیر و اہانت ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ جیسے ذهب، هضو (سحر چلا گیا) اس لفظ میں کوئی عظمت نہیں بلکہ اس کا معنی پتھر ہونے کی وجہ سے اس میں حقارت ہے کہ ایک معمولی گرا پڑا پتھر ہے اور پھر اس کے لئے ذهب کے اسناد کی نسبت کی گئی ہے جس سے اس کی اہانت اور واضح ہو گئی کہ وہ کیا گزرا ہو گیا۔

کبھی اس علم کو ذکر کرنے کی فرض کسی مخصوص معنی سے کنایہ کرنا ہوتا ہے جس کی وہ لفظ صلاحیت رکھتا ہو جیسے تبت ید اہی (اہلب کے دولوں ہاتھ ہلاک ہو گئے) یعنی جتنی غصہ ہلاک ہوا یہاں اہلب کہہ کر معبود غصہ کے جنہی ہونے سے کنایہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ لفظ اس کے جنہی ہونے پر اس طرح دلالت کرتا ہے کہ لب کا معنی ہے شعلہ اور لفظ ”اب“ عربی زبان میں ہراس شی کو کہا جاتا ہے جس کا کسی دوسری شی کے ساتھ غلام اور ملاست کا یعنی قریبی تعلق ہو۔ اب اہلب کا معنی ہو گا ملا جس شعلہ اور غلام نار اور ملا جس نار جو عربی اعتبار سے جنہی ہونے کا لازم ہے۔

● اسم علم اور اسم ضمیر کے فوائد میں فرق: اسم ضمیر کو کلام میں ذکر کرنے کا قاعدہ محض اختصار کلام میں اختصار کرنا ہوتا ہے، کہ اگر ضمیر کی بجائے اسم علم کے ذریعہ تکلم، خطاب یا مخاطبت والا معنی ادا کیا جائے تو کلام طویل ہو جاتی ہے حالانکہ کلام میں اختصار پسندیدہ ہے اور اسم علم کو کلام میں ذکر کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ اسم علم کے ذریعہ کسی چیز کے تصور کو مخاطب کے ذہن میں اس کے خاص نام کیساتھ راسخ کر دیا جائے، اگر اسم علم کو ذکر نہ کیا جائے تو پھر مخاطب کے ذہن میں صحیح طور پر اس کا تصور ممکن نہ ہوگا۔

الاسم الثالث..... مَوَاجِئُ الْفَضْلِ بِفَوَازٍ وَ يَجِبُ الْوَضْلُ فِي مَوْضِعَيْنِ، الْآوَلُ إِذَا اتَّخَذْتَ الْجُحْلَتَانِ خَبْرًا أَوْ اِنْشَاءً وَ كَانَ بَيْنَهُمَا جَفَةٌ جَلِيفَةٌ أَوْ مُنْطَلَبَةٌ ثَلَاثَةٌ وَلَمْ يَكُنْ مَالِعٌ مِنَ الْفُطْلِ.....

مہارت پر اعراب لگائیے۔ مہارت کا اولین ترجمہ کیجئے۔ وصل اور فصل کی تفریق کی وضاحت کر کے مثالوں سے سمجھائیں۔ کتاب میں مذکور وصل کے مقامات تحریر کر کے مثالوں سے سمجھائیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار صورتیں طلب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) وصل اور فصل

۱..... عبارت پر اعراب :- کما مژ فی العوال آنفا ۔

۲ عبارت کا ترجمہ :- وصل ہلاؤں کے مواقع، وصل کرنا دیکھوں پر واجب ہے، پہلی جگہ وہ مقام ہے جہاں دو جملے خبریہ یا نشانہ ہونے کے اعتبار سے متفق ہوں اور ان دونوں جملوں کے درمیان کوئی جامع جہت یا مناسبت نامرئی پائی جائے اور مانع مخف کوئی سبب نہ پایا جائے۔
۳ وصل اور فصل کی تریف :- وصل کہتے ہیں ایک جملے کا دوسرے جملے پر دس حرف عطف میں سے کسی عطف کے ذریعے مخف کرنے کا اور فصل کہتے ہیں مخف نہ کرنے کو۔

وصل کی مثال : ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی ححیم فصل کی مثال : فعمل الکفارین امہلہم ویدنا ۔
۴ وصل کے مقامات مع امثلہ :- وصل ہلاؤں کے مواقع، وصل کرنا دیکھوں میں ضروری ہے۔

پہلی جگہ وہ دونوں جملے خبریہ اور نشانہ ہونے کے اعتبار سے متفق ہوں کہ دونوں خبریہ ہوں یا دونوں نشانہ ہوں۔ اور مواقع مخف میں سے کوئی مانع بھی موجود نہ ہو پھر ان دونوں کے درمیان کوئی ایسی جہت یا جامعہ و مناسبت نامرئی موجود ہو جو دونوں کو جمع کرنے والی ہو۔ یعنی ان میں کامل مناسبت پائی جائے۔ جہج جامعہ مناسبت نامرئی سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں جملوں میں کوئی ایسا امر پایا جائے جس کی وجہ سے متصل قوت متکثرہ میں ان دونوں کے اجتماع کا تقاضا کرے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب دونوں کے مسند اور منوالہ میں اتحاد تمام، تقابل یا تضایف پایا جائے۔ جیسے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی ححیم ۔ یہ جملہ خبریہ کی مثال ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف دونوں خبر کے اعتبار سے متفق ہیں اور ان دونوں میں مناسبت نامرئی پائی گئی ہے کہ ان دونوں کے مسند الہ یعنی ابرار و فجار میں اسی طرح ان کے مسند یعنی نعیم و ححیم میں تقابل اور تضاد کی نسبت ہے اور ان دونوں جملوں میں کوئی مانع مخف نہیں پایا گیا۔ جب یہ تینوں شرطیں پائی گئیں تو ان دونوں کے درمیان کلہ وا کے ذریعے مخف کر دیا گیا۔

دوسری مثال فلیضحکو اقلیلا ولیدکو اکیلیا یہ جملہ نشانہ کی مثال ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف دونوں نشانہ کے اعتبار سے متفق ہیں اور ان میں بھی سبب نہ پایا گیا۔ یعنی ہم ضمیر نہ کرنا عیب ہوا کی طرح ان کے مسند یعنی فیضحکو اور لیہکو اس تقابل اور تضاد کی نسبت ہے اور کوئی مانع مخف نہیں پایا گیا۔ پہلی تینوں شرطوں کی وجہ سے کلہ وا کے ذریعے مخف کیا گیا ہے۔ دوسری جگہ یہ ہے کہ دونوں جملوں میں کمال اتفاق ہو کہ ایک خبریہ اور ایک نشانہ ہو یا دونوں خبر اور نشانہ ہونے کے اعتبار سے متفق ہوں مگر انہیں کوئی بھی مستوی مناسبت نہ ہو تو اگر ان دونوں میں وصل نہ کیا جائے اور فصل کیا جائے تو مراد کلمہ اور مقصود کلام کے خلاف معنی کا وہم پیدا ہو جائے تو ایسے وقت میں بھی وصل کرنا ضروری ہوگا جیسے کسی نے آپ سے پوچھا کھن ہدی علیٰ من الفخرض علی انہی بتاری سے شفا یاب ہو گیا اور آپ اس کا جواب لئی میں دینا چاہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی شفاء یابی کی دعا بھی دینا چاہیں تو آپ میں کہیں گے لا یشفاہ اللہ وہ صحت یاب نہیں ہوا ہے اور اللہ اسے اچھا کر دے دیکھئے اس مثال میں دیکھئے ہیں ایک جملہ لای صورت میں ہے یعنی کلہ وا جو جملہ خبریہ کے قائم مقام ہے۔ کیونکہ اس کی تقدیری عبارت لا یسوء خلوص لعلی ہے کہ مل کے لئے شفاء حاصل نہیں ہوگی اور دوسرا جملہ شفاءہ اللہ کی صورت میں جملہ نشانہ ہے ان دونوں جملوں میں اس قسم کا تعلق ہے کہ اگر دونوں جملوں میں بجائے وصل کے فصل کیا جائے اور میں کہا جائے لا شفاءہ اللہ تو معنی ہو

جائے گا کہ انشاء سے شفا نہ دے اور اس صورت میں تصورِ شکم کے خلاف معنی ہو جائے گا۔ کیونکہ شکم تو اسے دعاءِ خیر دعا چاہتا ہے اور یہاں اس کلام کا معنی بد دعا ہو جائے گا۔ لہذا اس نہم سے بچنے کیلئے وصل یعنی حلف ہالواد کرنا ضروری ہوگا۔

السؤال الثالث ۱۴۳۴ھ

النسخ الاول: وَمِنْهَا التَّغْلِيْبُ وَهُوَ تَوْجِيْعُ اَحَدِ الشَّيْئَيْنِ عَلَى الْاٰخَرِ فِيْ اِطْلَاقِ لَفْظِهِ عَلَيْهِ كَتَغْلِيْبِ الْمُنْكَرِ عَلَى الْمُؤْنِثِ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَكَانَتْ مِنَ الْقَابِئِيْنَ وَيَنْهَى الْاَبْوَانِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ وَكَتَغْلِيْبِ الْمُنْكَرِ وَالْاَخْفَ عَلَى غَيْرِهِمَا نَحْوُ الْقَمَزَيْنِ اَيِ الشَّنَسِ وَالْقَمَرِ وَالْمُعَزَيْنِ اَيِ ابْنُوْكَزٍ وَغَيْرِ. عبارت پر اعراب لگا کر اس کا واضح مطلب لکھئے۔

﴿ خلاصہ سوال ﴾ اس سوال میں دوسرا مطلوب ہے (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا مطلب۔

جواب: ① عبارت پر اعراب :- کما تفرق السؤال آنفا۔

② عبارت کا مطلب :- اخراج الکلام علی خلاف مقتضی لفظ ہر کی دوسری نوع تغلیب ہے۔ یعنی ایک شئی کو دوسری شئی پر راجع کر کے اس پر بھی اس پہلے لفظ کا اطلاق کیا جائے اور دوسری شئی کو بھی وہی نام دیا جائے جو پہلی شئی کا ہے۔ پھر تغلیب کی متعدد صورتیں ہیں ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ ایک ایسے ذکر لفظ کو مؤنث پر ترجیح دی جائے کہ ان دونوں کا مادہ الحقائق ایک ہو بہت دونوں کے سینے اور وقت مختلف ہوں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وَكَانَتْ مِنَ الْقَابِئِيْنَ اور دوسرے مہریم بہت عمران بندی کرنے والوں میں سے تھی یعنی کمال مردوں کی طرح بندی و اطاعت میں ثابت قدم تھیں۔ اس مثال میں اصل لفظ تو قاتلہ تھا اور ظاہر کا قاتلہ تھا تو یہ تھا کہ وَكَانَتْ مِنَ الْقَابِئِيْنَ کہا جاتا ہے کیونکہ من کہ جہنمی کی وجہ سے حضرت مریم علیہا السلام بعض القاتلات تھیں نہ کہ بعض القابئین مگر چونکہ وصف قوت نہ کر مؤنث دونوں کو عام اور مثال ہے اور عبادت کرنے والے مرد بھی ہوتے ہیں اور عورتیں بھی تو ان میں سے بعض افراد مذکر اور بعض مؤنث ہوئے اور مرد بالعموم مقل و دین اور قوت کے لحاظ سے عورتوں کے مقابلے میں زیادہ کمال طور پر عبادت کرنے والے ہوتے ہیں۔ لہذا قاتلات کو قاتلہ پر غلبہ دے دیا گیا اور اس کے لئے جمع ذکر کا صیغہ کا مبین لایا گیا اس مثال میں قاتلہ اور قاتلتوں دونوں کا مادہ الحقائق لفظ قوت ہے اور ایک مذکر اور دوسرا مؤنث۔ اور کبھی تغلیب کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک ایسے ذکر لفظ کو مؤنث پر ترجیح دی جائے کہ ان دونوں کا مادہ الحقائق اور صیغہ اور وقت سب مختلف ہو۔ جیسے لفظ ابوان کہ دراصل اب اور ام تھا اور دونوں کا مادہ الحقائق الگ الگ ہے۔ ایک کا لفظ اور دوسرے کا اسموت ہے اور صورت و صیغہ بھی جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ مختلف ہیں کہ ایک کا موزع مفتوح ہے اور دوسرے کا مضموم ہے اور ایک میں مہز و ہے بعد باء ہے جبکہ دوسرے میں یم ہے اور تغلیب کی ایک صورت یہ ہے کہ ہم شکلوں میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دی جائے۔ جن میں سے ایک مؤنث اور دوسرا مذکر ہو جیسے قرین کہ دراصل قمر و شمس تھا اور یہ دونوں سیارے روشنی اور ضل و صورت میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ پھر ان میں سے ایک یعنی قمر کو جو مذکر ہے دوسرے یعنی شمس پر جو مؤنث ہے غالب کر دیا گیا۔

اور تغلیب کی ایک صورت یہ ہے کہ اخف (ہلکے) کو غیر اخف پر ترجیح دی جائے۔ جیسے عمر بن ابوبکر و عمران دونوں میں عائشہ اول کے انتقال سے مفر و مہر و تلبیخ یعنی مہر کے لئے ہے۔ لہذا اسے پہلے پر غالب کر دیا گیا۔

وَمِنْهَا تَنْزِيلُ غَيْرِ الْمُتَنَكِّرِ مَنَزَلَةً لِّتُنَكِّرَ إِنَّا لَنَاحٍ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ غَلَامَتِكَ إِلَّا تَنْكِرُ فَيُنَكِّرُكَ لَهُ نَحْنُ.

جَاءَ شَقِيقٌ عَارِضًا رَمَحًا إِنْ بَنَى عَيْتَكَ فَيَنْهَمُ رَمَاحٌ

وَمِنْهَا تَنْزِيلُ الْمُتَنَكِّرِ أَوْ الشَّائِكِ مَنَزَلَةً الْخَالِي إِذَا كَانَ تَعَا مِنْ الشَّوَابِ هِدْمًا نَأْمَلُهُ وَإِنْ تَنَكَّرَ أَؤْشَكَ كَقَوْلِكَ لَيْتَ يُتَنَكَّرُ مُتَنَفِّعًا الْيَلْبَ أَوْ شَكَ فَيَنْهَمُ الْيَلْبَ نَافِعٌ.

مبارت پر اعراب لگا کر لٹین تشریح کیجئے۔ ذکر وہ شعر کی ترکیب کیجئے۔

﴿ظلامہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) شعر کی ترکیب

﴿جواب﴾..... ۱ عبارت پر اعراب :- کما متوفی السوال آنفا۔

۲ عبارت کی تشریح :- افران الکلام علی خلاف متعقبن، عطا ہر کی دوسری نوع متزل غیر المنکر منزلہ المنکر ہے۔ یعنی غیر منکر جانب کو منکر تصور اور فرض کر لیا جائے، غیر منکر میں دو فرد شامل ہیں ایک خالی الذہن اور دوسرا متردد۔ ان دونوں کو منکر کے درجے میں اتارنے کیلئے شرط یہ ہے کہ اس مخاطب پر انکار کی علامتوں میں سے کوئی علامت نظر آ رہی ہو۔ اور پھر اس کے سامنے ایسا کلام لایا جائے جو منکر کیلئے لایا جاتا ہے۔ پہلے فرد یعنی خالی الذہن کو منکر کے درجے میں اتارنے کی مثال محل بن حسلہ کا یہ شعر ہے۔

جاء شقيق عارضا رمحه ان بنى عمتك فيهم رماح

متعقبن نامی شخص اپنے نیزے کو ران پر چاہے عرض (چڑھائی) میں رکھ کر آیا جب میں نے اس سے کہا کہ بلاشبہ تیرے چچا زاد بھائی نیزوں سے سب ہیں۔ متعقبن کی ایک قبیلے کے ساتھ عداوت اور لڑائی تھی کہ ایک وقت متعقبن کو اس شاعر نے گھوڑے پر سوار ہو کر اس مال میں آتے دیکھا کہ اس کا نیزہ مقابل سمت میں رخ کیا ہوا اور ہاتھ میں سیدھے سنبھالے ہوئے نہیں ہے بلکہ یوں ہی ہے مگر کی کے ساتھ حسب عادت اپنی رانوں پر نیزہ جانب عرض میں رکھا ہوا ہے نیزے کی اس طرح رکھنے کی علامت یہ بتا رہا ہے کہ اس سوار کو اپنے دشمنوں کے مسلح طور پر موجود ہونے کی اطلاع ہی نہیں ہے ورنہ وہ اس نیزے کو اپنے ہاتھوں میں لٹکر جانب مقابل میں سیدھا تان کر تیار ہوتا حالانکہ اسے خوب معلوم ہے کہ میرا دشمن قبیلہ مسلح اور چاق و چوبند ہے اور ان کے مسلح ہونے کا اسے انکار بھی نہیں ہے مگر علامت انکار کی وجہ سے اسے منکر سمجھا لیا گیا پھر منکر کیلئے لائی جانے والی خبر یعنی خبر انکار کی لائی گئی اور ان کے ذریعے اس خبر کو پتہ کیا گیا۔

غیر منکر کے دوسرے فرد یعنی مخاطب متردد کی مثال یہ ہے کہ ایک قیدی شخص جسے اس کی رہائی کے قریبی زمانے میں ہونے کی خبر دی گئی تھی، آپ سے ملو سنا انداز میں پوچھ رہا ہے کہ کیا جارا چھٹکارا بھی ہو سکتا ہے، یہ شخص اگر چنی الوافق متردد اور شاہک ہے مگر ابھی اس کے چہرے پر رہائی کے بارے میں مایوسی اور استیجاب کی کچھ ایسی کیفیت چھائی ہوئی ہے جس سے آپ نے تاڑ لیا کہ یہ قیدی (سائل) رہائی کے قریب ہونے کی خبر کا منکر ہے۔ اب ظاہر ہے کہ آپ اس کے لئے وجوہی تاکید والی انکاری خبر لائیں گے اور یوں کہیں گے۔ ان الفوج بقدریب ہے شک آپ کی رہائی نزدیک آئی چکی ہے۔ اس مثال میں ان اور لام دونوں اوقات تاکید ہیں جن کے ذریعے کلام کو نہ کیا گیا ہے۔

افران الکلام علی خلاف متعقبن عطا ہر کی تیسری نوع متزل المنکر اوالشاہک متردد الخالی الذہن تصور کر لیا جائے بشرطیکہ اس مخاطب کے سامنے اس قدر دلائل و شواہد موجود ہوں کہ ان میں صرف خود کرے تو اس کا انکار وتردد شک

سب دور ہو جائے، جیسے کوئی نظم طلب اور محنت کے مفید نفع بخش ہونے میں شک یا انکار کر رہا ہے تو آپ اس کے ساتھ زیادہ بحث و جمیع نہیں کرینگے اور اس کے انکار و رد کو ذرا دل کرنے کیلئے دلائل نہیں لائیں گے بلکہ ایک سادہ ابتدائی خبر لاکر اس کیس کے کے الطبع نافع، علم طلب نفع بخش ہے۔ گویا آپ نے اس کا طب معروض کر دیا۔

۷ شعر کی ترکیب :- جملہ فعل شقیق و ذوالحال علوضا میں نام فاعل مع فاعل و محذوف مضارع و مضارع الیل کر مضارع بہ نام فاعل اپنے فاعل و مضارع پسے ل کر خبر جملہ ہو کر حال، و ذوالحال و حال ل کر فاعل، فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ان حرف مشبہ پائل یعنی مضارع عتک مضارع مضارع الیل کر یعنی کا مضارع ہو کر ان کا اسم لیہم جار مجرور مل کر ثابت با کائن کے متعلق ہو کر خبر مقدمہ اور و مع مبتدا و خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسیر خبریہ ہو کر مفعول ہوا۔

﴿الورقة الخامسة : في البلاغة﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۳۵ھ

السؤال الاول..... أَلَا نَشَدُ إِنَّا طَلَبِيٌّ أَوْ غَيْرَ طَلَبِيٍّ فَالطَّلَبِيُّ مَيْتَسَدِّدِينَ مَطْلُوبًا غَيْرَ خَلَجِلٍ وَفَتْ الطَّلَبِ وَغَيْرَ الطَّلَبِ تَلَقِّنَسْ كَذَلِكَ وَالْأَوَّلُ يَكُونُ تَخْنَمَةِ اَشْيِلِ.

مہارت پر اعراب لگا کر مطلب خیز تر بنائیے، مہارت کی تشریح کیجئے، انشاء و طلی پانچ امور کے لئے آتی ہے۔ ان پانچ امور کی تعریف ذکر کیجئے اور ہر ایک کی ایک ایک مثال ذکر کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی تشریح (۴) انشاء و طلی کے امور غری کی تعریف مع امثلہ۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب :- کما توفی الموال آتفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- انشاء یا تو طلی ہوگی یا غیر طلی، طلی وہ انشاء ہے جو کسی ایسے مطلوب کو چاہے جو بوقت طلب حاصل شدہ نہ ہو اور جس میں یہ بات نہ ہو وہ انشاء غیر طلی ہے۔

③ مہارت کی تشریح :- اس مہارت میں انشاء کی قسموں کو بیان کیا جا رہا ہے کہ انشاء کی دو قسمیں ہیں۔

④ انشاء و طلی وہ کام ہے جس کے ذریعے کوئی حکم ایک ایسے مطلوب کو چاہے جو بوقت طلب غیر موجود ہو جیسے کہ اس کی آئندہ ذکر کی جانے والی پانچ اقسام ہر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ اس کے ذریعے حکم نے فعل کو اور انبی کے ذریعے کسی فعل سے رکے کو اور استہام کے ذریعے علم شی کو اور حسی کے ذریعے حسی محبوب کو اور عدا کے ذریعے منادی کی توجہ کو طلب کیا ہے اور یہ پانچوں ایسی چیزیں ہیں کہ بوقت طلب موجود حاصل نہیں۔ بلکہ ان کو محلوں کے ذریعے چاہا اور طلب کیا گیا۔

⑤ انشاء غیر طلی وہ کام ہے جس میں کسی ایسے مطلوب کو نہ چاہا جائے جو بوقت طلب غیر حاصل ہو۔

⑥ انشاء و طلی کے امور غری کی تعریف بمع امثلہ :- ① اس کے معنی ہیں فعل کو بطور استعلاء طلب کرنا (استعلاء کے معنی یہ

ہیں کہ مراپنے آپ کو کاغذ کے مقابلے میں عالی رتبہ کیجئے خواہ وہ اصل میں عالی رتبہ ہو یا نہ ہو) جیسے خذ الکتاب بقوتہ (کتاب کو مضبوطی سے پکڑ)۔

① نہیں بطور استثناء مگر فعل کے طلب کرنے کو کہتے ہیں۔ (طلب فعل کو روکنا نہیں ہے) اور اس کیلئے ایک ہی میں مخصوص ہے۔
 اور والے نے یہی کیا تھا وہاں مضارع ہے جیسے ولا تفتسوا فی الارض بعد اصلاحہا (فساد پرانہ کرو زمین میں اسکی اصلاح کے بعد)
 ② استفہام کسی چیز کے بارے میں حال دریافت کرنا اور اس کے ادوات (حروف) حمزہ، ہل، ما، تن، معنی، ایان، کیف، این، انی، کم، اور انی ہیں۔

③ تمنی کسی انکی محبوب چیز کے طلب کرنے کو کہتے ہیں جس کے حصول کی امید دو دجوں سے نہ کی جاتی ہو ایک وجہ یہ کہ اس کا حصول محال ہو اور دوسری وجہ یہ کہ اس کا وقوع خارج میں بعید ہو۔ پہلے کی مثال یہ شعر ہے۔

الایات الشباب یغویبوما فأتأخیراً بما فعل المشیب

کدکاش میری جوانی کسی روز لوٹ آئی تو میں اسے ان تمام جان کداز واقعات سے مطلع کرتا جو بد معا پنے میرے ساتھ برتے ہیں دوسرے کی مثال تک دست کا قول ہے کیت لی الف لیثار کدکاش میرے پاس ہزار دینار ہوئے۔

④ نداء یہ اقبال (مطلب کی وجہ) کو ایسے حروف سے طلب کرنا ہے جو آذغؤ (میں پکارنا ہوں) کے قائم مقام ہوں، نداء کے آٹھ حروف ہیں، یا، حمزہ، ای، آ، آئی، ایاء، ہیا، وایسے یا عبد اللہ۔

السق الثانی وَبَلَاغَةُ الْمُتَكَلِّمِ تَلَكُّهُ يَتَّقِدُّ بِهَا عَلَى التَّغْيِيرِ عَنِ التَّفْضُودِ بِكَلَامٍ يُبْلِغُ فِي أَتَى غَوْضٍ كَلَانٍ
 مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مہارت کی مختصر تشریح کریں۔ تاخر، مخالفت قیاس، ضغف، تالیف، تعہید، نقلی و معنوی اور غرابت معلوم کرنے کے لئے کیا طریقے ہیں تفصیل سے بیان کریں۔

⑤ خلاصہ سوال اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی تشریح (۴) مذکورہ اشیا کی معرفت کے طریقے۔

جواب ① مہارت پر اعراب :- کما توفی السوال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- حکلم کی بلاغت وہ ایسی صلاحیت و قابلیت ہے کہ اس کے ذریعہ حکلم کسی بھی غرض کے لئے کلام بلیغ کے ذریعہ مقصود کو ادا کرنے پر قادر ہو جائے۔

③ مہارت کی تشریح :- کوئی حکلم اس وقت بلیغ کہا جاسکتا ہے جبکہ اس میں ایسی لیاقت و قابلیت موجود ہو کہ جس کی وجہ سے وہ کسی غرض و مقصد میں بلیغ کلام کے ذریعہ اپنی مراد اور دل کی بات ظاہر کر سکے۔

④ مذکورہ اشیا کی معرفت کے طریقے :- تاخر بیچنا جاتا ہے ذوق سلیم سے اور مخالفت قیاس لغوی علم صرف سے اور ضغف تالیف اور تعہید نقلی علم نحو سے اور تعہید معنوی علم بیان سے اور غرابت فی السمع کلام عرب کا بکثرت مطالعہ کرنے سے بیچانے جاتے ہیں۔

السوال الثانی ۱۴۳۵ھ

السق الاول وَالثَّانِيَةُ مَوْضُوعَةٌ لِيَجْزِيَهُ قُبُورُ الْمُتَعَمِّدِ لِلْمُسْنَدِ إِلَيْهِ نَحْوُ الشُّشْ مُضِيَّةٌ وَقَدْ تَلَفِدُ
 إِلَّا شَيْئًا مَرَّ بِالْفَرَّانِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي خَبَرِهَا فَعَلَّ نَحْوُ أَلِمْتُ تَلَفَعَ . وَالْأَصْلُ فِي الْخَبَرِ أَنْ يُلْفَى لِأَفَادَةِ
 التَّخْلُطِ الْحُكْمِ الَّتِي تَضَعْنَاهُ الْخُفْلَةَ .

مہارت پر اعراب کا نہیں ملتا ہے کیا تشریح کرتے ہوئے تائید کو الاصل فی الخیر سے کیا تائید چاہتے ہیں۔
 ﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) الفتنیہ کی مہارت (۳) مہارت کی تشریح (۴) والا اصل فی الخیر سے غرض مصنف۔

جواب..... ① عبارت پر اعراب: یکما توفی السؤال آنفا۔

② الفتنیہ کی مراد: خبر کا بیان چل رہا ہے کہ خبر یا تو جملہ علیہ ہوگی یا جملہ اسبہ، جملہ علیہ کا بیان کر چکا الفتنیہ سے مراد اور اہل جملہ یعنی جملہ اسبہ ہے۔

③ عبارت کی تشریح اور والا اصل فی الخیر سے غرض مصنف: خبر کا بیان چل رہا ہے کہ خبر یا تو جملہ علیہ ہوگی یا جملہ اسبہ، جملہ علیہ کا بیان کر چکا الفتنیہ سے مراد اور اہل جملہ یعنی جملہ اسبہ کچھ شخص مند کو مہارت کے لئے ثابت کرنے کے واسطے وضع ہوا ہے۔ جیسے کہ الشمس مضیئة لا سورج روشن ہے) اس میں اضافت کو شمس کے لئے ثابت کیا گیا ہے جملہ علیہ کی طرح جملہ اسبہ بھی قرآن کی موجودگی میں استراحت بعدی کا قاعدہ دے گا اور یہاں بھی ایک شرط ہے اور وہ یہ کہ اس جملہ کے مبتدا کی خبر میں اسم ہی آتا چاہئے نہ کوئی ضمیر جیسے کہ العلم نافع لا علم نفع بخش ہے) یعنی علم کی افادیت کوئی وقتی اور ماضی نہیں بلکہ استمراری ہے۔ اور خبر میں اصل یہ ہے کہ وہ اس لئے لائی جاتی ہے تاکہ مخاطب کو اس حکم کا قاعدہ دے جس پر جملہ مشتمل ہے اور خبر اس کے علاوہ بھی متعدد اغراض کیلئے استعمال ہوتی ہے۔

④ کبھی خبر کو استمرام (طلبہ رحمت) کیلئے لایا جاتا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا میں رب انسی لما انزلت الن من خیر فقیر (اے میرے پروردگار میں اس خبر کا جو تیری طرف نازل کرے محتاج ہوں)

⑤ ائمہ اربعہ یعنی کئی ضروری وصفی کے ائمہ کیلئے جیسے حضرت زکریا کی اس دعا میں رب انسی وھن العظم منی واشتعل الرأس شیباً (اے میرے پروردگار میری بڑیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میرے سر پر سفیدی پھیل گئی ہے)۔

⑥ ائمہ اربعہ یعنی حرمت والہوس کے ائمہ کیلئے جیسے امراۃ عمران کا یہ قول رب انسی وضعتھا انثی (اے میرے رب میں نے اس حمل کو بیٹی کی شکل میں بنا)۔ ⑦ ائمہ اربعہ حرمت وثبات یعنی کسی آنے والی اچھی چیز پر خوشی اور کسی ناپسندیدہ چیز کے جانے پر غمی کی شکل میں بنا)۔ ⑧ جیسے جلد الحق وزھق الباطل (حق آگیا اور باطل نکل بھاگا)۔

النسخ الثالث..... مِنَ الْمُتَعَلِّمِ أَنَّهُ لَا يَنْبَغُ أَنْ يَخْزَا الْكَلَامَ دَفْعَةً وَاحِدَةً فَلَا بُدَّ مِنْ تَقْدِيمِ نَفْسِ الْأَجْزَاءِ وَتَأْخِيرِ الْبَعْضِ وَلَيْسَ شَيْئٌ مِنْهَا فِي نَفْسِهِ أَوَّلِيٌّ بِالتَّقْدِيمِ مِنَ الْآخِرِ لَا شَيْءٌ مِنْ جِيفِ الْأَلْفَافِ مِنْ حَيْثُ هِيَ الْأَلْفَافُ فَمِنْ دَرَجَةِ الْإِعْتِبَارِ فَلَا بُدَّ مِنْ تَقْدِيمِ هَذَا عَلَى ذَلِكَ مِنْ دَامَ يُوجِبُهُ.

مہارت پر اعراب کا کر توجہ دینا چاہئے۔ دوا می تقسیم میں سے کم از کم چھ کوشٹوں کے ساتھ بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی تشریح (۴) چہرہ دوا می تقسیم مع اشلہ۔

جواب..... ① عبارت پر اعراب: یکما توفی السؤال آنفا۔

السؤال الثالث ۱۴۳۵ھ

السؤال الاول أَنَا النَّصَاحُ لِتَفْرِيقِ قَبُولِي بِهِ إِذَا تَعَيَّنَ حَرِيقًا لِإِخْصَارِ تَفَقُّهِهِ أَيْضًا كِتَابَ سَيَبُوهٍ وَصَفِيَّةَ نَوْحٍ وَأَنَا إِذَا لَمْ يَتَعَيَّنْ لِذَلِكَ فَيَكُونُ لِأَغْضَائِهِ أُخْرَى
مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مہارت کی تشریح کریں۔ مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

خلاصہ سوال ۱..... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی تشریح (۴) مضاف کے استعمال کی افروض۔

جواب ① مہارت پر اعراب: یہ کما توفی السوال آنگلا۔

② مہارت کا ترجمہ: مضاف لعرزہ، یہ بھی اس وقت لایا جاتا ہے جب کہ سامع کے ذہن میں اس کا معنی حاضر کرنے کے لیے بطور ایک طریقہ کے متعین ہو جائے جیسے کتاب سیبویہ و صفیہ نوح بہر حال جب یہ کسی ایک طریقہ کے لیے متعین نہ ہو تو یہ دوسری فرضوں کے لیے ہوگا۔

③ مہارت کی تشریح: معرزہ کی معنی قسم وہ اسم ہے جو مذکورہ پانچ اقسام معرزہ میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، ہاں کلام میں اس کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ وہ ذہن سامع میں کسی شئی کے تصور رکھ جانے کے لئے ایک طریقہ اور ذریعہ کی حیثیت سے متعین ہو جائے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ ممکن نہ ہو، جیسے کہ کتاب سیبویہ اور صفیہ نوح، ان دونوں مثالوں میں مذکور ان دو اشیاء کا معنی اور خیال کسی سامع کے ذہن میں آکر آنا چاہیں تو ان کا ہم علم یا ضمیر یا اسم اشارہ وغیرہ کی جانب متوجہ ہوتے ہیں، مگر ان دونوں کا کوئی مستقل نام ہی نہیں تھا یا وہ قریب یا ایسا ہی نہ تھے جس کی اس کی جانب اشارہ کیا جاسکے، لہذا ہم اضافہ کی جانب متوجہ ہوئے اور کتاب اور صفیہ کو ایک ایک علم یعنی سیبویہ اور نوح کی طرف مضاف کر دیا تو ان دونوں مضاف الیہ کی تعریف کا اثر ان کے مضاف میں بھی آ گیا اور وہ بھی معرزہ ہو گئے، اب اگر کتاب سیبویہ کہا جائے تو دوسری کوئی اور اسی طرح اگر صفیہ نوح کہا جائے تو دوسری اور کوئی کشتی مراد نہیں ہوگی بلکہ وہی مشہور نوحی امام سیبویہ کی ان نوح میں لکھی ہوئی کتاب اور اسی طرح وہی کشتی جو اللہ کے حکم سے اللہ کے پیغمبر سید نوح علیہ السلام نے بنائی تھی مراد ہوگی۔

④ مضاف کے استعمال کی افروض: مضاف لعرزہ کی پہلی فرض کسی معبودی چیز کی معنی اور اشارہ کرنا دشوار یا مشکل ہوتا ہے، تفسیر راہ تفسیر دونوں کی مثال آجنتع اهل الحق علی کذا اور اهل البلد کویم شہرہ والے شریف ہیں، ان دونوں مثالوں میں اہل حق اور اہل بلد کی تعداد کو شمار کرنا مشکل ہے۔

دوسری فرض اور بھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض کو بعض پر مقدم کرنے سے جو نہ نتائج پیدا ہوتے ہیں اس سے بچنے کے لئے اضافات الی لعرزہ کا طریقہ استعمال کرتے ہیں جیسے حضرت أمّہ المؤمنین (امراء المکرمات) یہاں اگر امیروں کے نام لے کر ذکر کیا جاتا تو غرض الخدہ کر سالاروں میں بارہا متکی بکھل جانے کا احتمال تھا۔

تیسری فرض اور بھی تعلیم کی فرض سے مضاف کی تعلیم کیلئے اس کو معرزہ کی طرف مضاف کرتے ہیں جیسے کتاب السلطان حضرت بادشاہ کو خدا یا مضاف الیہ کی تعلیم کے لئے جیسے خدا خادمی یہ میرا نوکر ہے یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی تعلیم کے

لئے جیسے اخوالو وزیر عندی وزیر کا بھائی میرے پاس ہے۔

چونکہ فرض اور کجی حقیر کی غرض سے بھی اضافت استعمال کرتے ہیں مثلاً: اضافت کی حقیر کیلئے **هَذَا اِنَّهُ اللّٰحِقُ** یہ جو کہ اپنا ہے یا اضافت الیہ کی حقیر کیلئے جیسے **اللّٰحِقُ وَفِیْقُ** لہذا جو اس کا سہمی ہے یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی حقیر کیلئے جیسے **اَخُو اللّٰحِقِ** عند عمرو چہرہ کا بھائی عمرو کے پاس ہے اور چہرہ کا بھائی ہونا شریف آدمی کا کام نہیں ہے۔

پانچویں فرض یہ ہے کہ کئی مقام کی بناء پر بھی ملحقہ اضافت مختار اور مناسب ہوتا ہے جیسے جعفر بن علیہ حماسی کا شعر ہے۔

هوای مع الרכب الیمانیین مصعد
جنیب وجثمانی بکة مولى

اس مثال میں مذکور ہوا ہی جو الذی اھواۃ کے مرض میں ہے اور اس کی نسبت سے زیادہ مختصر ہے اور تنگی مقام کی بناء پر اس سے زیادہ مناسب ہے۔

السؤال الثاني هُوَ عِلْمٌ يُعَرِّفُ بِهِ أَحْوَالُ اللَّفْظِ الْقَرِيبِ الَّذِي بِهَا يُعَارِشُ مُتَقَرَّبُ الْحَالِ لَتَحْتَلِثَ
هُوَ الْكَلَامَ لِإِخْتِلَافِ الْأَحْوَالِ.

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، علم معانی کی تقویٰ دو اصطلاحی تعریف کریں اور معنی کی بیان کردہ مثال کو ذکر کر کے وضاحت کریں۔
 ﴿خاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) علم معانی کی تقویٰ دو اصطلاحی تعریف (۴) مثال کی وضاحت۔

باب..... ۱ عبارت براعراب :- کما ترفی العوال آنفا۔

۲ عمارت کا ترجمہ:- علم معانی وہ ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعے عربی لفظ کے احوال کو پہچانا جائے، جن کے ساتھ متعلقہ مال موافق ہو، پس کلام کی صورت میں احوال کے بدلنے سے مختلف ہو جائیں گی۔

۷ علم معانی کی لغوی و اصطلاحی تشریف :- علم میان کالغوی معنی معانی کا جاننا ہے اور اصطلاح میں علم معانی دو علم ہے جس کے ذریعہ عربی زبان کے دو احوال (مقامات) معلوم کیے جاسکتے ہیں جن کے ساتھ متخصیصات، مواضع و مطابقی ہو سکیں۔

۱۰ مصنف کی ذکر کردہ مثال کی وضاحت :- "وَأَنَّا لَا تَدْرِي أَفَرَّقْنَا بِعَيْنٍ أَمْ أَزَادَ بِهِمْ وَأَنفُسًا" (اور ہمیں معلوم نہیں کہ زمین والوں کے ساتھ کیا شرکارا دیا گیا ہے یا ان کے ساتھ ان کے رب نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے) اس آیت میں جنات کے بعض مؤمن افراد کو قتل کیا گیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زبان اطہر سے قرآن کریم کا بعض حصہ نہ کر پائی تو م کے پاس جا کر ان سے جہاں دوسری بہت سے باتیں کہی ان میں سے ایک بات یہ بھی کہی جو اس آیت کے ترجمہ میں آپ نے دیکھی اور حقیقت وہ اس بات سے اپنی لاطمی بتانا چاہتے ہیں کہ اہل ارض کے لئے ان کے رب نے خیر یا شر میں سے کس کا ارادہ فرمایا ہے۔ مگر اس بات کو کہتے بھڑا سلوب سے ادا کیا کہ جہاں خبر کی نسبت کی نوبت آئی تو اسے بے تکلف اللہ کی طرف منسوب کر دیا اور جہاں شر کی نسبت کا موقع آیا اسے اللہ کی جانب مبراحت کے ساتھ منسوب نہیں کیا۔ بلکہ اس فعل کے ارادہ کو بجائے معروف اور اس کے فاعل (اللہ) کو ذکر کرنے کی بجائے فاعل مذکر کے سر سے فعل عی کو بھول کر دیا کیونکہ پہلے کا مال اور موقع ادب کا ہے اور دوسرے کا ہے ادب کا۔ چنانچہ احوال اہل بدل جائیں تو کام کی صورتیں (مقتضیات) بھی بدل جائیں

کی۔ ویسے تو تمام مومنوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خیر و شر دونوں کا خالق اللہ ہے، لہذا دونوں کو اللہ کی طرف صراحت کے ساتھ منسوب کر دینا جائز تھا۔ مگر اہم کے بعد کلام میں ان ادب کا تقنین نے خیر کی نسبت اللہ کی جانب کی کیونکہ حال اور مقام اسی کا متقاضی تھا کہ ہر اچھی چیز اللہ ہی کی طرف منسوب کی جائے تاکہ بارگاہِ ملاحظہ سے لاراء کے ماقبل کلام میں شری نسبت اللہ کی جانب نہ کی کیونکہ حال اور مقام اسی کا متقاضی تھا کہ کسی بھی نبی کی چیز کی نسبت اللہ کی طرف کرنے سے احتراز کیا جائے تاکہ بے ادبی نہ ہو جائے۔

﴿الورقة الخامسة : فی البلاغة﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۳۶ھ

الشیء الاول وهل یطلب التصدیق فقط نحو هل جلة صديقك والجواب نعم أو لا ولذا ينتفع منها بذكر التعادل فلا يقال هل جلة صديقك أم عدوك.

عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔ عبارت کی تشریح کریں اور هل کی دونوں قسموں کو پیش دیکر واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) هل کی دونوں قسموں کی وضاحت مع امثلہ۔

جواب ① عبارت پر اعراب :- کما ترفی السؤال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ :- اور هل صرف تصدیق کے لئے ہوتا ہے جیسے۔ هل جلة صديقك کیا تیرا دوست آیا؟ جواب ہاں یا نہیں کی صورت میں آئے گا اور اس وجہ سے اس کے ساتھ معادل کا ذکر کرنا متعین نہ ہوتا ہے۔ چنانچہ هل جلة صديقك أم عدوك نہیں کہا جائے گا۔

③ عبارت کی تشریح :- هل یہ دوسرا اداات استعمال ہے جو صرف تصدیق کیلئے آتا ہے یعنی وقوع نسبت یا عدم وقوع نسبت کی معرفت حاصل کرنے کیلئے آتا ہے اور طلب تصور (مفرد) کیلئے نہیں پس هل جلة صديقك ام عدوك کہتا متعین نہیں ہوگا کیونکہ استعمال کے موقع پر واقع ہونے والے مفرد یعنی عدد کا واقع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ام متصل ہے اور ام متصل تو دو مفردوں میں سے کسی ایک مفرد کی تعیین معلوم کرنے کیلئے آتا ہے اور ایسی صورت میں اصل حکم کا معلوم ہونا ضروری ہے تو اس سے یہ لازم آیا کہ یہ حکم حکم اور نسبت کو جانتا ہے مگر صرف مفرد معلوم کرنا چاہتا ہے حالانکہ محل طلب مفرد کیلئے نہیں آتا بلکہ طلب تصدیق یعنی نسبت اور حکم طلب کرنے کیلئے آتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس حکم سے محل کو طلب مفرد کیلئے استعمال کیا جواس کی اصل وضع یعنی طلب تصدیق کے خلاف ہے۔

④ هل کی دونوں قسموں کی وضاحت مع امثلہ :- هل کی دو قسمیں ہیں ایک سبطہ اور دوسرا مرکبہ۔ اگر بے ذات خود کی چیز کے موجود ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں سوال کیا جائے تو اس هل کو سبطہ کہیں گے جیسے کوئی هل العنقلہ موجودہ کہہ کر سوال کرے تو مطلب یہ ہوگا کہ یہ شخص خود ہی نفسہ عنقلہ کی ذات کے موجود ہونے کے بارے میں سوال کرتا ہے، کہ اس نام کا کوئی سنی موجود بھی ہے یا نہیں یا جیسے یہ پوچھا جائے هل الخیل الوفی موجود کیا تو فارادوست دنیا میں موجود بھی ہے یا نہیں۔ اگر ایک چیز کے لئے دوسری چیز کو موجود ثابت ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں سوال کیا جائے تو اس کو محل مرکب کہیں گے جیسے هل تبیض العنقلہ او تفرغ کیا عقائد نامی جانور راغے دیتا ہے یا بچہ جتنا ہے۔ یعنی یہ مسائل متامل کے دو طریقوں میں سے کوئی ایک

مطلقہ نہیں کرنا چاہتا ہے کہ وہ کونسا طریقہ ہے جب سبھی النہیات حصص کیا ہرزہ ڈی شوبہ دیکھیے ان دونوں سوالوں کا سائل ایک بات یعنی مفتا اور بنات کو جانتا ہے کہ یہ چیزیں موجود ہیں مگر ان کے لئے دوسری دوسری فیہ یعنی انہ سے دیتا ہے یا اپنے مٹا ہے، حاسیت کے وجود یا عدم وجود کے بارے میں لاطم ہے اور سوالوں کے ذریعے اسی جہات اور لاطم کو دور کرنا چاہتا ہے۔

الشیخ الثالث: والفوق بین ان واذان الاصل عدم الجزم بوقوع الشرط .

لفظان اور لفظان میں فرق مثالوں کی روشنی میں واضح فرمائیں۔

خلاصہ سوال ۴: اس سوال میں فقط لفظان اور اذان میں فرق مع اشملہ مطلوب ہے۔

جواب: لفظان اور اذان میں فرق مع اشملہ: ان اور اذان میں شرائط پر داخل ہوتے ہیں جن کا واقع ہونا مستقبل میں ممکن ہو مگر بعض امکان ایسے ہیں جن کا واقع ہونا بالکل یقینی ہوتا ہے، ایسے امکان کو جزم بوقوع الشرط کہتے ہیں اور بعض امکان ایسے ہیں کہ جن کا واقع ہونا بالکل یقینی نہ ہو بلکہ اس کا واقع ہونا اور نہ ہونا دونوں برابر اور مساوی ہوں، ایسے امکان کو عدم جزم بوقوع الشرط کہتے ہیں، پس اصل وضع کے اعتبار سے ان کا کل استعمال یہی عدم جزم بوقوع الشرط ہے اور اذان کا موقع استعمال جزم بوقوع الشرط ہے اور یہی وجہ ہے کہ اذان کے ساتھ اکثر و بیشتر صیغہ ماضی استعمال ہوتا ہے، اگرچہ اس میں مستقبل کا ہی معنی ہو گا۔ کیونکہ مستقبل کے مقابلے میں ماضی میں یقینی کیفیت زیادہ ہے اور یوں سمجھ لیا جائے کہ بالنصل یہ شرط واقع ہو چکی ہے، برخلاف ان کے کہ اس میں یہ یقینی کیفیت نہیں ہوتی۔ جیسے **إِنْ أَتَيْتَهُ مِنْ مَوْضِعٍ أَتَصَلِّقُ بِأَلْفٍ وَفِيْهِ** اگر میں اپنی بیماری سے شفا یاب ہو جاؤں گا تو ایک ہزار اشرفیاں صدقہ کروں گا اور **إِذَا تَوَشَّطَ مِنْ مَوْضِعٍ تَصَلَّيْتُ** اگر میں شفا یاب ہو گیا تو ایک ہزار اشرفیاں صدقہ کروں گا۔ ان میں یہ فرق ظاہر ہو گا کہ پہلی مثال میں اس حکم کا اپنے کلام سے وقوع شرط (محصول شفاء) کے بارے میں شک اور تردد ظاہر ہو رہا ہے اور دوسری مثال میں اس کی کلام سے وقوع شرط کے بارے میں یقین یا قریب یقین کی کیفیت ظاہر ہو رہی ہے۔

الشیخ الرابع: مواضع الفصل يوجب الفصل في خمسة مواضع۔

مواضع فصل کی پوری شرح فرمائیں اور مثالیں دیں۔

خلاصہ سوال ۴: اس سوال میں ایک ہی امر مواضع فصل کی وضاحت مع اشملہ مطلوب ہے۔

جواب: مواضع فصل کی وضاحت مع اشملہ: پانچ جگہوں میں فصل کرنا ضروری ہے۔ ① پہلی جگہ یہ ہے کہ دو جملوں میں ایسا کامل اتحاد ہو کہ دونوں میں سے ایک بدل دوسرا امبدل منہ، یا ایک بیان اور دوسرا یمنین یا ایک تاکید دوسرا تکدیر یا بدل اور امبدل منہ کی مثال اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ **امدکم بما تعلمون امدکم بانعام وبنيین** اس میں دوسرا جملہ بدل اور پہلا اس کا امبدل منہ ہے۔ بیان و یمنین کی مثال **فوسوس اليه الشيطان قال يا آدم هل ادلك على شجرة الخلد** اس میں قال یا آدم سے آخر آیت تک بیان ہے۔ آیت کے پہلے کلمہ **فوسوس اليه الشيطان** کا، تاکید و تکدیر کی مثال **فعلوا الكافرين امهلهم رويدا** اس میں امهلهم تاکید ہے پہلے جملے **مهل** کو تکدیر۔

② دوسری جگہ دو جملوں میں ایسا کامل تباہی اور تضاد ہو کہ ان میں سے ایک اگر جملہ خبریہ ہو تو دوسرا انشائیہ ہو یا خبر اور انشاء کے اعتبار سے تباہی نہ ہو (بلکہ توافق ہو) مگر ان کے مابین معنوی اعتبار سے کوئی بھی مسابقت نہ ہو۔ دو جملوں میں خبر و انشاء کے اعتبار

سے اختلاف کی صورت میں ہونے والے کمال چارین کی مثال شاعر کا یہ شعر ہے

وقال رائدہم ارسلوا نزاولہا فحفت کل امرئ یجری بمقدار

(انکے رہنمائے کہا کہ ہمیں رک جاؤ ہم ان سے لڑیں گے سو ہر شخص کی موت اپنی سیاح پر ہی آ کر رہنے والی ہے)

اس میں پہلا جملہ لو اسلوا اور دوسرا جملہ نزاولہا میں خبر و زمانہ کے لحاظ سے چارین نام ہے کہ پہلا انشائیہ ہے جبکہ دوسرا خبریہ ہے اس جہ سے ان دونوں کے درمیان واو عاطفہ نہیں لایا گیا بلکہ فصل کیا گیا ہے اور چارین نام کی دوسری صورت یعنی دونوں جملوں کے درمیان معنوی اعتبار سے کوئی بھی مناسبت نہ پائی جانے کی مثال یہ ہے جیسے کہ کہا جائے علی کفبت للحمام طلقو یہ جملے اس جہت لکھ کر متشکل ہیں مگر ان میں معنوی لحاظ سے کوئی مناسبت نہیں ہے کیونکہ علی کے کاب ہونے اور کبوتر کے پرندہ ہونے کے درمیان کوئی مناسبت نہیں ہے ⑤ تیسری جگہ دوسرے جملے کا پہلے جملے سے پیدا ہونے والے کسی سوال کا جواب بننے کی وجہ سے ان دونوں میں اس قدر گہرا ربط پیدا ہو گیا ہو کہ گویا وہ ایک جملے کی طرح ہو گئے ہوں اور یہی رابطہ تو یہ عطف کے لئے مانع ہے

زعم العوائل اننی فی غمرۃ صدقوا ولكن غمرتی لا تجلی

(خلاصت کرنے والے لوگوں کی جماعت کا یہ خیال ہے کہ میں پریشان حال ہوں ان کا خیال درست ہے البتہ میری پریشانی کچھ ایسی ہے کہ وہ دور ہونے والی نہیں) غابر ہے شاعر جب دوسروں کا یہ خیال بتا کر خاموش ہوا کہ مجھے کوئی ختم پریشانی لاحق ہوئی ہے تو اب سننے والوں کے دل میں ایک سوال پیدا ہوا کہ کیا جواب آپ بتائیے کہ ان کا یہ خیال سچا ہے یا غلط ماسی کا جواب دینے کے لئے دوسرا جملہ "صدقوا" لایا گیا کہ ہاں ان کا خیال درست ہے جب ان دونوں جملوں میں سے ایک سوال اور دوسرا اس کا جواب بن رہا ہے تو ان کے مابین گہرا ربط ہونے کی وجہ سے گویا وہ کلام واحد ہو گیا اور کلام واحد کے درمیان واو کا عمل کرنا خلاف اصل اور ناجائز ہے

⑥ چوتھی جگہ کہ ایک جملہ سے پہلے دو جملے ایسے ہوں کہ ان میں سے پہلے جملہ پر تو اس تیسرے جملہ کا عطف درست ہو مگر دوسرے جملہ پر درست نہ ہو، بلکہ معنی میں نفاذ لازم آئے تو ایسی صورت میں تیسرے جملہ کا پہلے جملہ پر عطف نہیں کیا جائے گا کیونکہ عطف کرنے کی صورت میں وہم پیدا ہوگا کہ شاید تیسرے جملہ کا دوسرے جملہ پر عطف ہو رہا ہے، حالانکہ عطف پہلے جملے پر ہو رہا ہے تو اس وہم سے بچنے کے لئے حرف عطف کو ترک نہیں کریں گے بلکہ فصل کریں گے۔ جیسے

وتظن مسلنی اننی ابغی بہا بدلا اوراھا فی الضلال تہیم

(میری محبوبہ سنی یہ خیال کرتی ہے کہ میں انکے مقابلہ میں کسی اور عورت کو چاہتا ہوں۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ غلطی میں مبتلا ہے) اس شعر میں تظن مسلنی، اننی ابغی بہا بدلا اور اوراھا فی الضلال تہیم تین جملے ہیں اس میں تیسرے جملہ کا پہلے جملہ تظن مسلنی پر عطف کرنا درست ہے۔ کیونکہ ان میں معنوی اتہاد کی وجہ سے مناسبت تامہ موجود ہے۔ کیونکہ تظن (گمان) کا قائل محبوبہ اور اوراھا (گمان، خیال) کا قائل محبت ہے، جب مستند و منالیہ میں مناسبت تامہ موجود ہے تو دونوں جملوں میں عطف کے ذریعہ وصل ہونا چاہئے تھا، مگر عطف کو ترک کر دیا گیا، کیونکہ عطف کی صورت میں تیسرے جملہ کے شمل دوسرا جملہ ہے ماسی سمجھے گا کہ شاید وہی دوسرے جملہ پر عطف ہو رہا ہے اور شعر کا مطلب یہ ہوگا کہ جیسے "اننی ابغی بہا بدلا سنی کا خیال ہے اس طرح اوراھا فی الضلال تہیم بھی سنی کا خیال ہے کہ سنی یہ خیال کرتی ہے کہ میں اس کے مقابلہ میں دوسری عورت سے

بت کرتا ہوں اور سبھی یہ خیال بھی کرتی ہے کہ میں اسے لکھتی کاظمی بھور ہوں، حالانکہ شاعر کی یہ رائے نہیں ہے۔ بلکہ شاعر جملہ شاعر کا میں وہ خیال ہے کہ میں سبھی کو لکھتی ہوں۔ تو اس وہم سے بچنے کے لئے فصل کیا جائے گا، صنف نہیں کیا جائے گا۔

⑤ پانچویں جگہ دو جملوں کے درمیان مناسبت اور بہار تو ہو سکتی ہے ایک کا کسی دوسرے مانع کی وجہ سے صنف جائز نہ ہو اور دو مانع یہ ہے کہ ان دونوں کو ہم واحد میں شریک کرنے کا ارادہ نہ ہو کیونکہ پہلے جملے کا حکم ایسا ہے کہ اس میں دوسرے جملے کا شریک نہ کرنا صحیح نہ ہو اور اس طرح کرنے کی وجہ سے کلام کے معنی میں ظلم پیدا ہو رہا ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان لو انما خسلوا النبی شیطانیہم قلوا انما معکم انما لکن مستغزلین، اللہ یستغزلیہم یہم اس میں اللہ یستغزلیہم یہم کے جملے کا نہ تو انما معکم پر اور نہ ہی جملہ قلوا پر صنف کرنا صحیح ہے۔ جملہ انما معکم پر اس لئے صحیح نہیں کہ اگر اس پر صنف کیا جائے تو یہ بھی ممکن تھا کہ معقول ہو جائے گا حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کا معقول ہے اور اگر جملہ قلوا پر صنف کیا جائے تو یہ متروکہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے کہ اگر اس صورت میں اللہ تعالیٰ کا اس سے استہزاء نہ صرف اسی وقت عقیدہ ہو کہ جس میں یہ منافقین اپنے سرخوشی کے ساتھ تحقیر کر رہے ہوں، حالانکہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے کی جانے والی استہزاء و مقام ہدایت کو عام ہے، کسی مایل بات کے ساتھ متقی نہیں ہوتی، خدا یہاں بھی فصل کرنا ضروری ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۳۶ھ

السؤال الاول إنزاد الکلام علی حسب متقدم من القواعد یسنی اخراج الکلام علی مقتضی الظاهر وقد تقتضی العدول من مقتضی الظاهر ویورد الکلام علی خلافه فی انواع مخصوصه. عبارت کی وضاحت فرمائیں، خلاف متقنی ظاہر کے مواقع میں سے پانچ مواقع کو مثالوں سمیت بیان کریں۔

① غلام سوال اس سوال کا املہ دوسریں (۱) عبارت کی وضاحت (۲) خلاف متقنی ظاہر کے پانچ مواقع کی وضاحت مع امثلہ عبارت کی وضاحت: یہاں تک علم معانی کے سونے سونے اصول و مسائل آٹھ ابواب میں ذکر کئے گئے۔ اگر کہ مواقع کلام کیا جائے تو اسے اخراج الکلام علی مقتضی ظاہر کہا جائے گا، مثلاً باب اول میں ذکر شدہ اقسام خبر میں خبر ابتدائی (خالی) لفظ (کیر) کا استعمال اس قاعده کیلئے کیا جائے جو خالی الذم ہے اور خبر طلی (سو کدہ جولی) کا استعمال مخاطب مکر کیلئے کیا جائے تو ہم کہیں گے کہ اس حکم نے جیسا ظاہر حال کا اقتضا قرار دیا ہے وہ اپنی کلام کا استعمال کیا ہے، مگر ہمیں بعض اعتبارات ایسے ہوتے ہیں جنہیں حکم مناسب دیکھنا چاہتا ہے تو ایسے اوقات و احوال میں ظاہر حال کے مقتضیات سے عدول و اعراض کیا جاتا ہے اور ان کے مقتضوں کے خلاف چند انواع مخصوصہ میں کلام لایا جاتا ہے۔ اور اس طرح عدول کرنے کو اخراج الکلام علی خلاف مقتضی ظاہر کہا جائے گا۔

② خلاف مقتضی ظاہر کے پانچ مواقع کی وضاحت مع امثلہ: یہ ہے کہ قاعدۃ الجہر اور لازم قاعدۃ الجہر سے کسی واقعہ کا سامنا نہ ہو واقعہ اور جملہ ضرور اور فرض کر لیا جاتا ہے، اسلئے کہ وہ اپنے علم کے موجب اور واقعے پر عمل نہیں کر رہا تو ایسے علم سے کیا نکتہ، گویا ہم اسے جابلہ اور واقعہ ہی کہیں گے، کیونکہ اگر واقعی عالم ہوتا تو ضرور اس علم کے موجب اور واقعے پر عمل کرتا، چنانچہ ایسے شخص کیلئے ایسی خبر لائی جاتی ہے، مثلاً اگر آپ کسی ایسے شخص کو دیکھیں جو اپنے باپ کو ضرب و شتم اور فحش کی تکلیف پہنچا رہا ہے تو آپ اس سے یوں کہیں گے، ہذا ابوک (یہ تیرا باپ ہے) لیکن جب باپ ہے تو اس کی تکلیف نہیں پہنچانا چاہئے۔ یہاں ظاہر کے مقتضی سے ہذا ابوک کہنا صحیح نہیں تھا، کیونکہ آپ کا مخاطب آپ سے زیادہ واقعہ کار ہے

کہ لسان فیض میرا پ ہے مجھ کو اس کے مستعجب نہیں کر رہا اس وجہ سے جاہل قرادے کے راستہ ہذا ابول کہ خبر دی گئی ہے۔
 ① یہ ہے کہ مخاطب غیر مکر کو مکر کے وجہ میں اتار کر اس کے سامنے خبر کو کدو پختہ کر کے ڈکرتا، جبکہ اس پر انکار کی کوئی علامت پائی جائے مثلاً ایک قیدی فیض کو قریب نہان میں رہائی کی خبر دی گئی تھی وہ آپ سے مایوسانہ انداز میں سوال کرتا ہے کہ کیا اہل اہل چھٹا راہی ہو سکتا ہے؟ تو فیض اگر چہ رہائی کے بارے میں متروک ہے، رہائی کا سکر نہیں ہے مگر اس کے چہرے اور انداز سے اس طرح معلوم ہو رہا ہے کہ وہ رہائی کا سکر ہے تو آپ کا یہ فیض کے سامنے کلام کو خبر کو حرف تاکید کے ساتھ نہ کر کے پیش کرنا کہ ان الصدج للرب (بے شک آپ کی رہائی البتہ قریب ہے) کہ مقام عدم تاکید یا تاکید احتمالی کا ہے مگر آپ نے کلام کو درجہ تاکید کے ساتھ نہ کر دیا۔

② یہ ہے کہ مخاطب نیک یا متروک کو خالی الذہن کے درجہ و مرتبہ میں اتار کر کلام کو بلا تاکید ڈکرتا، جب کہ اس مخاطب کے پاس اس قدر دلائل و شواہد ہوں کہ اگر وہ ان میں درجہ نیک و نیک کرے تو اس کا شک و انکار ختم ہو جائے۔ جیسے وہ فیض جو حکمت و طب کی منفعت کا سکر یا شک کر رہا ہے آپ اس کے سامنے کلام کو بغیر تاکید کے ذکر کریں اور یوں کہیں العطب نافع (طب نفع بخش ہے)۔

③ یہ ہے کہ ماضی کو مضارع کیا جا۔ پر کسی غرض کے لئے ذکر کرنا مثلاً کسی چیز کے حصول و وقوع کے چٹنی ہونے پر تنبیہ کرنے کیلئے ہر مستقبل کو ماضی کے صیغہ سے تعبیر کرنا، حالانکہ مقام کا متفق یہ ہے کہ مضارع کا صیغہ استعمال کیا جائے جیسے انسی امر اللہ فلا تستعجلوه اس میں وقوع قیامت کو ماضی کے صیغہ سے تعبیر کیا گیا ہے، حالانکہ مستقبل میں اس کا وقوع ہوگا، لہذا مضارع کا صیغہ آج اپنے تمام خبر کو وقوع کے چٹنی ہونے کی وجہ سے ماضی کا صیغہ ذکر کر دیا گیا کہ قیامت واقع ہو چکی ہے۔

④ یہ ہے کہ جملہ انشائیہ کی جگہ جملہ خبریہ کو ذکر کرنا کسی غرض و مقصد کیلئے مثلاً نیک نالی کی وجہ سے جملہ انشائیہ کی جگہ پر جملہ خبریہ کو ذکر کرنا جیسے ھذاک اللہ لصالح الاعمال (اللہ تعالیٰ آپ کو نیک کاموں کی توفیق مرحمت فرمائیں) اس مثال میں حکم فیض امی دعا کر رہا ہے تو اس کے ظاہر کا تقاضا یہ تھا کہ یتهدیکم اللہ مضارع کا صیغہ استعمال کیا جاتا مگر مضارع کی جگہ ماضی کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے کہ حکم اللہ تعالیٰ سے اپنی دعا کی قبولیت کا اس قدر امیدوار ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ہماری مراد معلوم کر لی ہے اور ہماری خواہشات کے موافق نیک اعمال کی توفیق مل گئی ہے۔

الشیخ الثانی..... وَالتَّغَيُّبُ أَنْ يَكُونَ الْكَلَامُ خَفِيًّا لِلْأَلَا لَةِ عَلَى التَّغْنَى الْقَوْلِ وَالْخَفِيفَةُ إِثْمَانِ مِنْ جِهَةِ الَلْفِظِ كَقَوْلِ التَّغْنَى، جَفَحْتُ وَلَمْ لَا يَجْفَحُونَ بِهَايَهُمْ شَيْئٌ عَلَى الْخَصْبِ الْأَغْزَى دَلِيلٌ.

مہارت پر اعراب کا مطلب خبر تہ جر جہتے، نیز بتائے کہ مذکورہ شعر کی مثال ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مثل لڑکی نشانہ دی۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب :- کما توفی السؤال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- اور تنقید یہ ہے کہ کلام اپنا معنی مراد کی صاف اور واضح طور پر نہ بتائے اور کلام کا یہ خفاء (مخفی) کو صاف اور واضح طور پر نہ بتانا) کبھی تو لغت کی طرف سے آتا ہے جیسے جتنی کے اس شعر میں ہوا ہے۔ جفحت الغ ترجمہ فرمایا حالانکہ وہ لوگ ان پر غصہ نہیں کرتے ہیں، ان لوگوں پر ایسے اچھے اخلاق نے جو سحر و سب و سب پر دلالت کرنے والے ہیں۔

③ مثل لڑکی نشانہ دی :- جتنی کا یہ شعر تاکید لغت کی مثال ہے کہ اس شعر میں لغت ہی ہر پھیر اور تقدیم و تاخیر کی وجہ سے شعر کا معنی مراد کی واضح نہیں ہے۔

السؤال الثالث ۵۱۴۳۶

السن الاول وَأَنَا التَّمَنِّيُّ فَهَوُ خَلْبٌ شَيْئٌ مُخْذِبٌ لَا يُؤْخِضُ حُضُولُهُ لِكُونِهِ مُسْتَحِيلًا أَوْ تَبَعًا
لِفُتُورِهِ كَقَوْلِهِ أَلَا لَيْتَ الشُّبَّانَ يَفْزِدُوا نِيَّتَنَا فَلَمَّحُوا بِمَا فَعَلَ التَّمَنِّيُّ
مبارت پر اعراب کا کر ترہ کیجئے۔ اودات جن کی کیا کیا ہیں مثالوں کیساتھ تحریر کیجئے جنہی اور تری میں فرق واضح کیجئے۔

﴿غلامہ سوال﴾ اس سوال کا حل چار امور ہیں: (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) اودات جن کی کیا کیا معنی
معہ مثل (۴) جنہی اور تری میں فرق۔

باب ① عبارت پر اعراب: یکسا تو فری الصوال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ: اور بہر حال جنہی وہ کسی ایسی محبوب و پسندیدہ چیز کو طلب کرے گا کہ جس کے حاصل ہونے کی امید
نہ ہو۔ کیونکہ وہ اصل یا قریب بحال ہو۔ جیسے شاعر کا یہ شعر ہے۔ الا لیت الشباب يعود الیہ
ترجمہ: اے کاش کہ جوانی کسی دن لوٹ آتی تاکہ میں اسے تازہ کر دوں یا بے میر سے ساتھ کر سلا سکوں کیا۔

③ اودات جن کی کیا کیا معنی: امثالہ:۔ اودات جنہی یاد ہیں۔ ایک امثلی ہے اور اولیت ہے جیسے شعر میں ہے اور جنہی غیر
امثلی ہیں، ان میں سے ایک ہل ہے جیسے لعل النسمان شفعہ فیشفعو الفلا اے کاش ہمارے لئے طائر کاش کرنے والے
ہو کہ وہ ہماری سفارش کرتے (اور مراد صرف تو ہے جیسے فلوان لنا کواہ فنکون من الملمنین (کاش کہ میں دنیا میں آتا
اور ہمارے صاحب ہوتا تو ہم اپنا نام دلوں میں سے ہوتے (اور تیسرا حرف لعلن ہے جیسے شاعر کا یہ شعر ہے۔

أَيُّزُبُ الْقَطَا عَلٰی مَنْ يُبْعِدُ جَنَاحَهُ لَعَلِّيْ اِلٰی مَنْ قَدْ هَوَيْتُ أُطَيِّزُ

اے قطا! ہی پر بعدوں کی جماعت کیا کوئی مجھے اپنا تازہ عبارت پر دے گا کاش کہ میں اپنے محبوب کے پاس اڑ کر پہنچ جاؤں

④ جنہی اور تری میں فرق:۔ جنہی کہ آؤں کسی ایسی محبوب چیز کو طلب کرے کہ اس شے مطلوب کا حصول ناممکن ہو یا خارج میں
بمیدوں کوئی کہتے ہیں۔ اور تری کہ آؤں کسی ایسی محبوب چیز کو طلب کرے کہ اس شے مطلوب کا حصول متوقع ہو اس کو تری کہتے ہیں۔

السن الثانی ومنها الالتفات وهو نقل الكلام ومنها التقليل وهو

الافتات کی تعریف کریں۔ الالتفات کی تفسیر مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔ تقلیل کی تعریف کرنے کے بعد اقسام مع امثالہ تحریر کریں۔

﴿غلامہ سوال﴾ اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں: (۱) الالتفات کی تعریف (۲) اقسام مع امثالہ (۳) تقلیل کی تعریف (۴) اقسام مع امثالہ

باب ① الالتفات کی تعریف و اقسام مع امثالہ:۔ الالتفات کلام کو کلمہ یا خطاب یا نحو بت میں سے ایک کو دوسرے کی
طرف منتقل کرنا ہے یعنی پہلے کلمہ کا میزرا استعمال کیا پھر کلمہ کی بجائے خطاب یا نحو بت کا میزرا استعمال کر لیا۔ اسی طرح بقدر میں
ایک الالتفات کی کل پر موصورت تفسیر میں ① نقل الکلام من التکلم الی الخطاب جیسے ومالی لاعبداللہ فی طرہ
والیہ ترجعون یہاں لا اعبد کلم کے بعد ترجعون مخاطب کا میزرا استعمال کیا گیا ہے۔

② نقل الکلام من التکلم الی الغیبۃ جیسے انا اعطیتک الکوث و فصل لربک وانحد یہاں انا اور اعطیتنا
دونوں کلمہ کے سینوں کے بعد لربک میں ضمیر خطاب کو استعمال کیا گیا ہے۔

② نقل الکلام من الخطاب الی التکلم جیسے تطلب وصل ربّات الجمال۔ وقد سقط المشیب علی لذالی۔ اس میں تطلب نائب کے بعد لذالی میں ضمیر کلم مشتمل ہے۔

③ نقل الکلام من الخطاب الی الغيبة جیسے ربنا انک جلع الناس لیوم لا یریب فیہ ان اللہ لا یخلف المعید اس میں انک ضمیر خطاب کے بعد ان اللہ میں فب کے مینہ کا استعمال ہے۔

④ نقل الکلام من الغيبة الی التکلم جیسے هو الذی ارسل الریاح بشربین یدی رحمته وانزلنا من السماء ماء طهورا۔ اس میں هو اور ارسل مینہ نائب کے بعد انزلنا مینہ کلم کو لایا گیا ہے۔

⑤ نقل الکلام من الغيبة الی الخطاب جیسے واناخذنا بنی اسرائیل لاتعبدون الا اللہ اس میں بنی اسرائیل مینہ نائب کے بعد تعبدون مینہ خطاب مشتمل ہے۔

﴿الورقة الخامسة : فی البلاغة﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۳۷ھ

السؤال الاول..... وَأَنَا الْعَلَمُ فَيُؤْتِي بِهِ لَا خَضَارٍ تَغْنَأُ فِي رِغْنِ الشَّامِ بِأَسْمِهِ الْخَاصِ فَخَوْ وَالَّذِي نَفَعُ إِبْرَاهِيمَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلَ وَقَدْ يُقْصَدُ بِهِ مَعَ ذَلِكَ أَغْزَاؤُ أُخْرَى .
مہارت کا شمس ترجمہ کیجئے، مہارت پر اعراب لگا کر تشریح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی تشریح۔
ناب..... ① مہارت پر اعراب :۔ کما توفی السؤال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ :۔ بہر حال علم، جس کو لایا جاتا ہے اس کے معنی کو سننے والے کے ذہن میں مخصوص نام کے ساتھ حاضر کرنے کے لئے جیسے واذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت و اسماعیل اور کبھی تصدیق کیا جاتا ہے اس علم کے ساتھ اس غرض مذکورہ کے ساتھ اور اغراض کا بھی۔

③ مہارت کی تشریح :۔ معرّفی دوسری قسم علم ہے۔ کلام میں اس کا استعمال اس لئے کیا جاتا ہے کہ کسی شے کے تصور کو دوسری قاطب میں اس کے خالص نام کے ساتھ مجادایا جائے جیسے واذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت و اسماعیل (یا ذکر دوس وقت کو جب ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کہہ اللہ کی بنیادوں کو اٹھا رہے تھے) اس آیت میں دو علم مذکور ہوئے ہیں تاکہ ان سے مخصوص و غیر الہامیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پاکیزہ مصیبتوں کا تصور ذہن سامع میں جم جائے۔ اگر یہ علم نہ لایا جاتا تو سنائے کہ کب کا قائل کوئی بھی غیر متعین دو افراد مراد ہو سکتے تھے۔

السؤال الثانی..... وَقَدْ تَخَوَّجُ الْفَلَاظُ الْأَشْتِقَاقَ عَنْ تَغْنَأِهَا أَلَا ضَلُّوا لِنَعَانِ أَخْرَجْتَهُمْ مِنْ مِيقَاتِ الْكَلَامِ كَمَا لَتَشْوِيَةِ فَخَوْ مَوَازٍ عَلَيْهِمْ أَلَا تَذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تَذَرْتَهُمْ۔

مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، مستلہام کے خلفاء جن دوسرے معانی کیلئے آتے ہیں ان میں سے چھ الفاظ کو مثالوں کیساتھ ذکر کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) الفاظ مستلہام کا

ب..... ① مہارت پر اعراب :- کما ترفی السؤال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- اور مکی الفاظ استفہام اپنے جملی معنی سے کھل کر ایسے دوسرے معنوں کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں جو اسلوب بیان سے خود بخود معلوم ہو جایا کرتے ہیں مثلاً توبیجیہ مصولہ علیہم التلذتہم ام لم تلذتہم ان کے کث میں برابر ہے چاہے آپ ان کو ذرا نہیں یاد راسیں۔

③ الفاظ استفہام کا غیر معنی اصلی میں استعمال مع اشعار :- ① توبیجیہ مصولہ علیہم التلذتہم ام لم تلذتہم ان کے کث میں آپ کا دارا دارا رنڈا رنڈا رہا ہے ② لٹی کے معنی میں جیسے ہل جزلہ الاحسان الا الا حصن احسان کا سا حوا احسان کے سوا کچھ نہیں ③ انکار کے معنی میں جیسے اغیر اللہ تدعون کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ ④ امر کے معنی میں جیسے لہلہ انتم منتہون سوا ہی تم باز آؤ گے اور اسلمتم کیا تم بھی تال ہوئے ہو یہ یعنی انتہوا اور افسلتم آہ لٹی کے معنی میں جیسے اتخسوا فہم لعلہ احق ان تخسوه کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ اللہ سب سے زیادہ ہتھار ہے کہ تم اس سے اور اس کے معنی یہ ہوئے کہ تم ان لوگوں سے ڈرو ⑤ مخاطب کو رطرت اور شوق دلانے کے معنی میں جیسے ہل الملکم علی تجلرۃ تنجیکم من عذاب الیم کیا تم تم لوگوں کو ایسا کاروبار بتلاؤں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے رہا کرے۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۳۷ھ

السن الاول..... وَأَنَا الْمُؤْضُولُ فَيُؤْنِي بِهِ إِذَا نَعَيْنَ طَرِيقًا لِإِخْصَارِ تَعْنِيًا لِمَقُولِهِ "الَّذِي كَانَ تَعْنِيًا أَنَسِي مُتَأَلِّفًا" إِذْ لَمْ تَكُنْ تَعْلُوفَ إِسْمَاعِيلَ أَنَا إِذَا لَمْ يَتَعْنِيَنَّ طَرِيقًا لِذَلِكَ فَيَكُونُ لَا غَرَضَ أَخُوِي۔

مہارت پر اعراب لگایے، مہارت کا معنی خیر ترجمہ کر کے تشریح کیجئے، موصول دیکر افرض کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے ان افرض کو مثالوں کے ساتھ ذکر کیجئے۔ صرف ہلام کو کن موصول میں لایا جاتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی تشریح (۴) موصول کے استعمال کی افرض مع اشعار (۵) صرف ہلام کو ذکر کرنے کی صورتیں مع اشعار۔

ب..... ① مہارت پر اعراب :- کما ترفی السؤال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- اور بہر حال موصول یہ اس وقت لایا جاتا ہے جب کہ سامع کے ذہن میں اس کا معنی حاضر کرنے پر قصہ حملے کیلئے بہر ایک طریقے کے متعین ہو جائے جیسے کہ تیر قول لعلی کلن معنا لیس مصلو (جو شخص کل اہلک رہے ساتھ قہور و سفر) (۱) جبکہ تم اس کا نام نہ مانے ہو یہ خلاف جبکہ بہر کی طرح ہے کہ اس کیلئے متعین نہ ہو اس وقت دوسرے افرض بہر مصلو کیلئے ہوگا۔

③ مہارت کی تشریح :- معروض کی جی جی قسم قسم موصول ہے کلام میں اس کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ ذہن سامع میں اس کا تصور عائن کے لئے ایک ہی طریقہ اور ذریعہ متعین ہو اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ ممکن نہ ہو جیسے کہ آپ اور آپ کے دوست کی گذشتہ کل کسی انجی سے ملاقات ہوئی تھی اور آپ کا دوست تو اس سے بالکل ناواقف ہے اور آج آپ کا یہ دوست اس شخص کے بارے میں پوچھ رہا ہے کہ کل جس صاحب سے ہماری ملاقات ہوئی تھی وہ کون تھے یا آپ ہی خوراسے بتانا چاہتے ہیں مگر

آپ بھی اس کا نام و سکوت اور دیگر تعصبات وغیرہ نہیں جانتے ہیں البتہ اتنا جانتے ہیں کہ وہ ایک مسافر شخص تھے جس شہر کے باشندے نہیں تھے تو اس صورت میں آپ بھی جواب دیں گے کہ الہی کسان معنا اس مصلحت دیکھئے آپ الہی کی صورت میں تعریف اس مجبوری کی وجہ سے کر رہے ہیں کہ نہ تو وہ صاحب قریب ہیں کہ ان کی جانب اشارہ کرتے، نہ ہی ان کا علم وغیرہ جانتے ہیں کہ جس کا سہارا لے کر آپ اپنے سامع کے ذہن میں اس شخص کا تصور لاتے آپ زیادہ سے زیادہ اتنا ہی جانتے ہیں کہ وہ صاحب کل ہمارے ساتھ تھے تو آپ اب اسی کے سہارے یعنی الہی لا کر اپنے دوست کے ذہن میں اس شخص کے تصور کو لانے پر مجبور ہوں گے۔ یہ فائدہ یا غرض اہم موصول کے استعمال کرنے کی ہے اور یہی اصل اور حقیقی غرض ہے۔

مگر جب وہ بحیثیت ایک طریقے اور ذریعے کے ضمین نہ ہو بلکہ تعریف کے دوسرے طریقے بھی ممکن و مقصود ہو سکتے ہوں، تاہم ان دوسرے طریقوں کا استعمال نہ کیا جائے اور اہم موصول ہی کا استعمال کیا جائے تو اس صورت میں اہم موصول کے استعمال کی غرضیں اس پہلی غرض کے علاوہ دوسری ہوں گی۔

⑤ موصول کے استعمال کی اغراض میں اضافہ :- اہم موصول کو ذکر کرنے کی چار اغراض ہیں۔

① اہم موصول کے استعمال کی پہلی غرض کسی شے کی علت اور وجہ بیان کرنا ہوتا ہے جیسے ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کلفت لهم جنت الفردوس فذلا (بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کیے ان کیلئے عیشی جہاں کے باغات ہو گئے بطور پھانسی کے) یعنی ایمان اور اعمال صالحہ اور علت ہوئی دخول جنت کی اگر یہ علت نہ پائی جاتی تو جنت میں داخلے کا مستحق قرار نہ پاتے (دیکھئے یہ فائدہ ہوا اہم موصول اور اس کے صلے کے استعمال کا)۔

② دوسری غرض اپنے مخصوص مخاطب کے علاوہ دوسروں سے کسی بات کا نفی رکھنا مقصود ہوتا ہے جیسے اخذت ملجاء الامجد بہ والخصیت حلقی کما ہوا ہوی (حاکم نے جو کچھ دیکھا میں نے لے لیا اور میں نے حسب مرضی اپنی ضرورت میں عرض کیا) دیکھئے یہاں دی ہوئی چیز کا نام نہیں لایا گیا تاکہ مخاطب و حکم کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔

③ تیسری غرض مخاطب کو اس کی غلطی پر متنبہ کرنا ہوتا ہے۔ جیسے اِنَّ الْاٰیِیْنَ قَوَّوْا نَفْسَهُمْ اٰخُوْا اَنْتُمْ یَشْفِیْ غُلَیْلَ مَلْطُوْیْہُمْ اَنْ تَحْضُوْا (وہ لوگ جن کو تم اپنا بھائی سمجھتے ہو تو آپ کے دشمن ہیں۔ ان کے دلوں کی پیاس تب بجھے گی جب تم بجھاؤ گے) یعنی تم حوادث کا غلام ہو جاؤ یا لڑاکا ہو جاؤ، غایر ہے کہ یہاں الذین تو وہ فہم کی شکل میں جملہ اور موصول کا استعمال ہوا ہے اس سے اس شاعر کی غرض اپنے مخاطبین کو ان کی غلطی پر متنبہ اور خبردار کرنا ہے۔ کہ تم دشمن کو دوست اور بدخواہ کو خیر خواہ سمجھ رہے ہو۔ اب اگر یہ حکم دوست لہان دشمنوں کے نام یا تعریف کے طریقوں میں سے ایک طریقے کا استعمال کرتا تو یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا۔

④ چوتھی غرض حکم (منہ) کی شان کی بڑائی کو ذکر کرنا جیسے اِنَّ الْاٰیِیْنَ مَنَّكَ الشَّعْبَةُ بَنٰی لَنَا الْاَلِی (چنگ و دوات جس نے آسمان کی بلند مراتب تیر کی اُس نے ہمارے لئے ایک ایسا گھر بنایا جس کے ستون نہایت لیے اور باہزت ہیں)۔

اس شعر میں بتائے گئے گھر کو ہم منہ ہے۔ الہی مَنَّكَ الْعَمَل کی صورت میں اہم موصول و ملوک لاکر اس کی علت کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہمارے اس کعبہ کی تعمیر اسی نے کی ہے جس نے بلند والا آسان کو بنایا ہے، یہ کسی عام معمولی کارکنار یا مجتہد کا کام نہیں ہے بلکہ حکم اور مصلیٰ بجائے لفظ اللہ وغیرہ ذکر کر دیتا تو یہ علت والا مستند حاصل نہ ہوتا۔

⑤ پانچ پرغش سند الہ کی خوف کی اور ہولنا کی کو ظاہر کرنا، کبھی یہ خوف کی دو ہولنا کی حکیم کے طور پر ہوتی ہے اور کبھی حقیر کے طور پر ہوتی ہے۔ ہولنا کی کی تنظیم جیسے فَغْشِيَتُهُمْ وَمِنَ الْقَبْرِ مَا غَشِيَتْهُمْ (پھر ان فرعونوں کو اس سند کے پانی کی اس قدر عظیم موج اور اتنے زیادہ پانی نے اُڑھانے لیا کہ جن کو الفاظ و عبارت میں ذکر کرنا ممکن نہیں)۔ اس مہارت میں اللہ تعالیٰ نے ماہم موصول اور اسے صلہ غشیہم کے ذریعے اُس پانی اور موج کی ہولنا کی کی حکمت کو بیان کیا ہے کہ ہم اُس پانی کی کثرت اور موج کی بلندی کی مقدار میں متانے کہ وہ کس قدر زیادہ اور بلند تھی آپ خود ہی اندازہ کر لو۔ اگر اُن موجوں کی زیادتی اور بلندی کو ذکر کر دیا جاتا تو یہ ہولنا کی والا مقصد حاصل نہ ہوتا۔ ہولنا کی کی حقیر جیسے مَنْ لَمْ يَنْدِرْ حَقِيقَةَ الْخَالِ قَالَ مَا قَالَ (جس شخص کو حقیقت حال معلوم نہیں اُس نے وہ بات کہی جو کہ) یعنی جس شخص کو صحیح صورت حال حقیقت معلوم نہیں وہ ایسی ہی گری پڑی اور مقیر بائیں کہے گا، اُس سے متوکل اور بھکاری والی بات کی توقع نہیں ہے۔ اس مثال میں ماہم موصول کے ذریعے سند الہ کی عبادت کو بیان کیا گیا ہے۔

⑥ پہلی غرض کسی چیز کے استہزاء و استہزاء کا اظہار مقصود ہو جیسے شرکین کے کاذب قول بِنَا أَنِفْنَا الَّذِي نَزَّلَ عَلَيْهِ الْيَكُورُ إِنَّكَ لَنَسْخَنُونَ (اے وہ شخص جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے چلک تو بھون ہے) اس میں شرکین کے آنے آپ ﷺ کو بطور استہزاء و استہزاء کرنا کیا آپ ہی ایسے بڑے ہو گئے جسے جن کو رسالت کے لئے اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا، آپ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کو کوئی بڑا شخص ہی نہیں تھا۔ یہاں پر ماہم موصول کو استہزاء و استہزاء کے اظہار کے لئے ذکر کیا گیا ہے۔

⑦ معرف باللام کو ذکر کرنے کی صورتیں مع امثلة: معرف کی پانچوں قسم صرف باللام ہے (وہ اس میں پر لام تعریف داخل کر کے معرف بنایا گیا ہو)۔ حکام میں اس کا استعمال اُس وقت ہوتا ہے جب کسی چیز کی جنس ہی کے متعلق کوئی بات بتانا ضرور ہو جیسے الانسان حيوان فلفلفی (جنس انسان حیوان فلفلفی ہے) اس جملہ میں انسان سے کوئی خصوص انسان مراد نہیں ہے اور نہ ہی تمام انسان مراد ہیں بلکہ دیگر اجناس کے مقابلہ میں اس کے متعلق خبر دی جا رہی ہے کہ انسان کی حقیقت اور ماہیت یہ ہے کہ وہ حیوان فلفلفی ہے۔ اس الف لام کو الف لام طبعیہ کہتے ہیں۔

کبھی خود جنس کے متعلق نہیں بلکہ جنس کے افراد میں سے کسی فرد کے متعلق کوئی بات بتانا مقصود ہوتو اُس خاص فرد کا جنس تین طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ ① مائل میں اُس کا ذکر گزر جانے کی وجہ سے اُس کا جنس ہوتا ہے جیسے كَتَمْنَا الْوَسْطَانَا إِلَى فُؤَعُوْ ذَمُّوْا فَفَضُّوْا الْوَسْطَانَا (جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا پس فرعون نے رسول کی نافرمانی کی) اس مثال میں رسول سے مراد ہی رسول ہے جس کا ذکر مائل میں موصول کی شکل میں گزر چکا ہے۔

② کبھی اُس فرد کا جنس خود اُس فرد کے بذاتہ موجود ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا) یہاں پر ایوم پر الف لام کا اُس کو متعین کر دیا گیا کہ وہ دن خود بذاتہ موجود ہے اس سے رواج کے دس سال بعد الوداع کا یوم عرفہ ہے۔

③ کبھی اُس فرد کا جنس سابع کے اُس سے واقف اور باخبر ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے اذِ يَسْأَلُونَكَ عَنِ النَّجْوةِ (جب وہ تم سے بیت کر رہے تھے اُس وقت کے لیے) اس جملہ میں مشجودہ پر الف لام داخل کر کے معرف بنا لیا گیا ہے اور اس کا جنس سامعین کے اُس سے باخبر اور واقف کار ہونے کی وجہ سے ہے کیونکہ اس آیت کے اولین مخاطب حضرات

صحابہ کرام علیہ السلام میں اور انہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر حدیبیہ کی جنگ میں واقع ٹکڑے کے نیچے یہ عیت کی تھی لہذا اس سے کوئی دوسرا درست مراد نہیں ہے۔ ان تینوں قسموں کے الف لام کواف لام مہدی کہتے ہیں۔

تیسری خود جس مراد ہوتی ہے اور نہ ہی جس کے افراد مراد ہوتے ہیں بلکہ جس کے سارے افراد اور ان افراد میں سے ایک ایک فرد کے بارے میں کوئی بات بتلا یا تصور ہوتی ہے جیسے ان الانسان لغی خسو (یا حسب انسان خسارے میں ہیں) یہاں پر جس انسان یا اس کا کوئی فرد متعین مراد نہیں بلکہ ہر فرد کا استیعاب کیا گیا ہے اور ہر ایک کے لئے خسارے نقصان کا حکم لگایا گیا ہے۔ البتہ اگلی آیت میں نیک و صالح مؤمنین کا اشتہار کیا گیا ہے۔ اس الف لام کواف لام استفراق کہتے ہیں۔

(السنق الشام) حَبِطَ الْقَشْلُ فِي خُفْمَةِ تَوَلَّيْعِ الْاَوَّلَى لَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْجُمْلَتَيْنِ اِتِّخَاذٌ تَلَمْ يَلْنْ تَكُوْنَ فَلْيَتِيْ

بَدَلًا يَنْ اَوَّلَى اَوْ يَلْنْ تَكُوْنَ تَتَلَبَّاهَا اَوْ يَلْنْ تَكُوْنَ مُؤَكَّدَةً لَهَا وَالْفَلْيُ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْجُمْلَتَيْنِ تَبَلُّغٌ تَلَمْ

مبارت کا ترجمہ کر کے مراب لگائیے۔ مبارت میں کمال اتصال بین الجملتین کی تین صورتیں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے

دو درٹ لیں ذکر کیجئے۔ الفلنی ان یکون بین الجملتین تبائن تام الی آخرہ میں کمال انقطاع بین

الجملتین کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں مثالوں کے ساتھ ان کو تحریر کیجئے۔

خلاصہ سوال..... اس سوال میں چار صورتیں طلب ہیں (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مہارت پر مراب (۳) کمال اتصال بین

الجملتین کی صورتیں مع امثلہ (۴) کمال انقطاع بین الجملتین کی صورتیں مع امثلہ۔

جواب..... ① عبارت کا ترجمہ۔ فصل کرنا واجب ہے پانچ جگہوں میں، پہلی جگہ یہ ہے کہ دو جملوں میں کمال اتحاد ہو

پاس طور کہ دوسرا جملہ پہلے سے بدل ہو یا دوسرا جملہ پہلے جملہ کے لیے بیان ہو یا دوسرا جملہ پہلے جملہ کی تاکید ہو، دوسری جگہ یہ ہے کہ

دو جملوں میں کمال جابن انقطاع ہو۔

② عبارت پر مراب۔ نیچے کامیابی سوال آئے۔

③ کمال اتصال بین الجملتین کی صورتیں مع امثلہ۔ دو جملوں میں کمال اتصال کی پہلی صورت یہ ہے کہ دوسرا جملہ پہلے

جملہ سے بدل ہو، جیسے امکم بما تعلمون ، امکم بلنعلم وبنین اس میں دوسرا جملہ امکم بلنعلم وبنین پہلے جملہ

امکم بما تعلمون سے بدل ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کیلئے بیان ہو، جیسے فوسوس الیہ الشیطن قال یلادم هل انک علی

شجرة الغلد اس مثال میں پہلا جملہ فوسوس الیہ الشیطن بیان ہے اور دوسرا جملہ قال یلادم الیہ اس کیلئے بیان ہے

تیسری صورت کمال اتصال بین الجملتین کی یہ ہے کہ پہلا جملہ مؤکد ہے اور دوسرا جملہ اس کی تاکید ہو، جیسے لمسهل

الکلاوین امهلم وویدا اس میں مثال میں دوسرا جملہ امهلم وویدا پہلے جملہ مل الکلاوین کیلئے تاکید ہے۔

④ کمال انقطاع بین الجملتین کی صورتیں مع امثلہ۔ دو جملوں میں کمال انقطاع کی پہلی صورت یہ ہے کہ ان میں سے ایک

جملہ غیر ہولہ دوسرا جملہ اتنا ہے، جیسے شامرا یہ شعر ہے قَالِ زَالِحُكُمْ اَوْ شَوْا نَزَلُوْلَهُ..... فَنَحْنُ كُلُّ اَنْتَوَ تَجِدُوْیْ بِمَقْلَبِ

ان کے ساتھ لے لے کہا میں نے شمر جاؤ ہم ان سے قاتل کریں گے کیونکہ ہر گس کی موت اپنے وقت پر آئے گی۔

اس شعر کے پہلے مصرع میں اُز سُسُوْا، فُزُوا لَهَا یہ دو جملے ہیں، اور ان میں کمال الفاظ ہے باں بطور کہ اوسو اہل امر ہونے کی وجہ سے جملہ انشاء ہے اور سُسُوْا لَهَا جملہ فعلی ہونے کی وجہ سے جملہ خبریہ ہے اس وجہ سے یہاں فعل کرنا ضروری ہے۔ کمال الفاظ ہیں، جملہ میں کی صورت یہ ہے کہ اگر چہ دونوں جملیں خبر اور انشاء ہونے کے اعتبار سے تو متفق و متحد ہوں مگر معنوی اعتبار سے ان میں کوئی متابعت نہ ہو، جیسے علی کتب، الحمام طائر (علی کا تب ہے اور کبوترانے والا جانور پرندہ ہے) یہ دونوں جملے اگر چہ خبر ہونے کے اعتبار سے متفق ہیں مگر معنوی اعتبار سے ان میں کوئی تعلق و متابعت نہیں ہے، کیونکہ علی کے کتب ہونے اور کبوتر کے پرندہ ہونے میں کوئی متابعت نہیں ہے۔

السؤال الثالث ۱۴۳۷ھ

الشیق الاول وَالْإِنْشَاءُ وَهُوَ تَأْيِيْدُ الْفَعْلَيْنِ بِعِبَارَةٍ زَائِدَةٍ عَنْ الْفَائِدَةِ فَإِذَا لَمْ تَكُنْ فِي الزِّيَادَةِ زَائِدَةً مُتَقَيِّمَةً إِنْ كَانَتْ الزِّيَادَةُ غَيْرَ مُتَقَيِّمَةً وَحَقُّوا إِنْ تَعَيَّنَتْ.

مہارت کا ترجمہ کر کے اعراب لگائیے۔ مذکورہ مہارت میں اہماب، تطویل اور حشو کا ذکر ہے ان کو مثالوں سے واضح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور طلب ہیں (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مہارت پر اعراب (۳) اہماب، تطویل و حشو کی وضاحت مع امثلہ۔

جواب..... ① مہارت کا ترجمہ:- اہماب وہ معنی مراد کی نسبت زائد مہارت کے ساتھ لیا کرنا ہے کسی مخصوص قاعدہ کے ساتھ جس جذب یا نئی کسی قاعدہ و صورت یا نئی غیر متعین ہو تو اس کا نام تطویل رکھا جاتا ہے لہذا اگر زیادتی متعین ہو تو اس کو حشو کہیں گے۔ ② مہارت پر اعراب:- یکما مَزَّ فِي الْعَوَالِ آتَفَا۔

③ اہماب، تطویل و حشو کی وضاحت مع امثلہ:- اہماب کی تعریف یہ ہے کہ معنی مراد کی ضرورت سے زائد الفاظ کے ساتھ ادا کیا جائے اور ان زائد الفاظ کا کوئی قاعدہ بھی ضرور ہو جیسے حضرت ذکر یا علیہ کی دعا رب انسی وھن العظم منی واشتعل القوس شیدا اس میں حضرت ذکر یا علیہ اگر صرف رب انسی کہتے کے مختصر الفاظ ذکر کرتے تو طلب اولاد والا مقصد ادا ہو جاتا مگر اُنکی ہرگ وھن العظم منی واشتعل القوس شیدا کے طویل الفاظ ذکر کیے اور یہ طویل کلام بے قاعدہ نہیں ہے کیونکہ یہ مقام طلب ولد کا تھا جو حیا کی وجہ سے اس کے ظاہری اسباب موجود نہیں تھے، اسلئے مقصد کے حصول کیلئے ایسی موثر اور درو انگیز دعا کی ضرورت تھی جس کی وجہ سے مخاطب کو ضرور رحم آجائے اور اس کا دل نرم ہو جائے، لہذا اس دعا کے زائد الفاظ خاص قاعدہ کی وجہ سے ہیں۔ البتہ اگر کلام میں معنی مراد سے زائد مہارت متعین ہو تو اس کو حشو کہتے ہیں تطویل کی مثال النفس قبولہا کذباً و میثناً (اس بندہ میری ہادشاہ نے زبا مہارت کے نکاح والے قول کو جھوٹ و فریب پایا، اس میں شاعر نے مراد و کلمہ کی ادراغی کیلئے کذباً و میثناً کے دو الفاظ ذکر کیے ہیں، صرف کذباً کہنے سے یا صرف میثناً کہنے سے بات مکمل ہو سکتی تھی مگر دو الفاظ ذکر کر کے اور ان میں سے ایک بے قاعدہ قاعدہ ہے مگر وہ متعین نہیں ہے، اس لئے اس کو تطویل کہیں گے۔

حشو کی مثال واعلم علم الیوم والامس قبلہ (میں آج اور کل گذشتہ کی خبر جا رہا ہوں) اس مثال میں حکم نے معنی مراد کی ادراغی کے لئے الامس قبلہ کے دو الفاظ ذکر کر کے ہیں، حالانکہ امس کا معنی کل گذشتہ ہی ہے، لہذا اس کے بعد قبلہ کا

تھنا زائد ہوئے فائدہ ہے اور یہ یاد لی متین بھی ہے اس لئے اس کو خوش کہیں گے۔

الشیخ الثالث..... وَأَمَّا الْإِسْتِفْهَامُ فَهُوَ حَلُّبُ الْعِلْمِ بِمَعْنَى: وَأَدْوَاتُهُ الْهَنْدَةُ وَهَلْ وَ مَا وَمَنْ وَمَتَى وَأَيَّانَ وَكَيْفَ وَأَيْنَ وَأَنَّى وَكَمْ وَأَنَّى.

مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ ادوات استفہام میں سے ہر ایک کی صرف ایک ایک مثال بیان کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں: (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) ادوات استفہام کی مثال۔

جواب..... ① عمارت پر اعراب:- کما مَرَّ فِي الْمَوَالِ آنَفَا۔

② عمارت کا ترجمہ:- استفہام، پس وہ کسی چیز کا علم طلب کرنا ہے اور اس کے ادوات یہ ہیں۔ ہَمْزٌ، هَلْ، مَا، مَنْ،

مَتَى، أَيْنَ، كَيْفَ، أَيْنَ، أَنَّى، كَمْ، اِنِّی۔

③ ادوات استفہام کی مثال:- ہمزہ کی مثال اَسْأَلُ عَلِيَّ، هَلْ کی مثال عَلِ جَاءَ صَدِيقُكَ، مَا کی مثال مَا لَإِنْسَانٍ

مَنْ کی مثال مَنْ فَتَحَ الْبَيْضَ، مَتَى کی مثال مَتَى تَذْهَبُ، أَيْنَ کی مثال يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَيْفَ کی مثال

كَيْفَ أَنتَ، اَيْنَ کی مثال أَيْنَ تَذْهَبُ، أَنَّى کی مثال أَنَّى يُخْبِرُ هَذِهِ اللَّهُ تَعَالَى مَوْقِعًا، كَمْ کی مثال كَمْ لَبِثْتُمْ مِلْءَ

مِثَالِ أَهْلِ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مِّثَالًا۔

﴿الورقة الخامسة: في البلاغة﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۵۱۴۳۸

الشیخ الاول..... وَبَيْنَهَا التَّذْيِيلُ وَهُوَ تَفْقِيْطُ الْجُمْلَةِ بِأُخْرَى تَشْقِيْلٌ عَلَى تَغْلِيْظِهَا تَلْكِيدًا وَهُوَ إِثْنَا أَنْ

يُكُونُ جَلَرِيًّا مَجْرَى الْقَلْبِ لِاسْتِقْلَالِ مَعْنَاهُ وَاسْتِغْنَائِهِ عَمَّا قَبْلَهُ وَإِثْنَا أَنْ يُكُونُ غَيْرَ جَلَرِيٍّ مَجْرَى الْقَلْبِ

لِقَدَمِ اسْتِغْنَائِهِ عَمَّا قَبْلَهُ۔ مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ مہارت کی تشریح مثالوں کی روشنی میں کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں: (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مہارت پر اعراب (۳) مہارت کی تشریح مع مثال۔

جواب..... ① مہارت کا ترجمہ:- تذیل یہ ہے کہ کسی جملہ کو ایک جملہ کے بعد لایا جائے جو پہلے کے معنی پر مشتمل ہو، اس

کو پختہ کرنے کے لئے اور یہ دوسرا جملہ یا تو محض دکہات کے ساتھ مقام ہوا اس کے مستقل یا المعنی اور اپنے باقی سے مستغنی ہونے کی وجہ

سے اور یا اپنے باقی سے مستغنی نہ ہونے کی وجہ سے محض دکہات کے قائم مقام نہ ہو۔

② عمارت پر اعراب:- کما مَرَّ فِي الْمَوَالِ آنَفَا۔

③ عمارت کی تشریح مع امثال:- اس مہارت میں اعراب کی آٹھویں قسم تذیل کا ذکر ہے، تذیل یہ ہے کہ کسی جملہ کے بعد

ایک ایسا جملہ لایا جائے جو پہلے کے معنی پر مشتمل ہو اور اس جملہ کو لانے کا مقصد پہلے جملہ کو پختہ کرنا ہو پھر تذیل کی دو قسموں کا

ذکر ہے، جاری بجز محض اور غیر جاری بجز محض۔

تہ میں جاری ہجری مثل دوسرا جملہ ہے جو مستقل بالسنی اور بائیں والے جملہ سے مستثنیٰ اور حکم کلی کو محسن ہونے کی وجہ سے بطور مثال وہ کدات کے مستقل ہو سکتا ہو جیسے جملہ الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زهوقا اس میں دوسرا جملہ ان الباطل کان زهوقا بائیں کی تاکید سے مستقل بالسنی ہے اور عام ہول چال میں بطور کدات مستقل ہوتا ہے۔

تہ میں غیر جاری ہجری مثل دوسرا جملہ ہے جو بائیں سے مستثنیٰ اور مستقل بالسنی نہ ہونے کی وجہ سے بطور کدات مثال کے مستقل نہ ہو سکتا ہو، جیسے نلک جزینعلم بما کفروا، وهل نجازی الا الکفور اس میں دوسرا جملہ وهل نجازی الا الکفور بائیں والے جملہ کی تاکید ہے مگر بطور کدات مثال اس کا استعمال نہیں ہوتا کیونکہ اس کا حکم بائیں والے جملہ پر ہی موقوف ہے کیونکہ اس میں مذکور جزا سے وہی جزا مراد ہے جس کا ذکر بائیں والے جملہ میں کیا گیا ہے اور وہ باغات کی چابی ہے اور یہاں مطلق جزا مراد نہیں ہے ورنہ یہ بھی جاری ہجری مثل کی مثال ہوگی۔

السؤال الثالث وَأَنَا الْفَنَى فَلْتَقْبِئِدْ بِهِ يَكُونُ بِمُصَلَّبِ النِّصْبَةِ عَلَى وَجْهِ مَخْصُوصٍ مِمَّا تُقْبِئِدُ أَخُوْفِ الْفَنَى وَهِيَ حَتَّى لَا تَمَّا وَإِنْ وَلَمْ وَلَمْ فَلَا لِلْفَنَى مُطْلَقًا وَمَا وَإِنْ لِنَفْيِ الْخَالِ إِنْ دَخَلَ عَلَى الْخُضُلِ لَوْ لِنَفْيِ الْإِسْتِقْبَالِ وَلَمْ وَلْنَا لِنَفْيِ الْفَنَى.

مبارت کا پس تر جہ کیجئے، مبارت پر محراب گائے، لم اور لا کے استعمال میں فرق کو مثالوں کی روشنی میں واضح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال کا مکمل تین امور ہیں (۱) مبارت کا ترجمہ (۲) مبارت پر محراب (۳) لم اور لا میں فرق مع اسطر۔
جواب ① عبارت کا ترجمہ۔ لئی اس کے ساتھ حکم کو تفسیر کے مخصوص طریقہ پر نسبت کو تسلیم کرنے کیلئے ہوتا ہے، جس کا حرف لئی کا مدہ دیتے ہیں اور وہ چار حرف ہیں لا، ما، ان، لم، لما میں لا حلق لئی کیلئے آتا ہے، ما، ان حال لئی کے لئے آتے ہیں، جب وہ مضارع پر داخل ہوں، لن مستقبل کی لئی کے لئے آتا ہے لم ولنا ماضی کی لئی کیلئے آتے ہیں۔

② عبارت پر محراب :- کلام فی السؤال آنفا۔

③ لم ولنا میں فرق مع اسطر :- لفظ ولنا میں عمومی طور پر تین فرق ذکر کئے جاتے ہیں۔ ① کم مطلق لئی ماضی کے لئے آتا ہے جیسے لم یضرب اس نے نہیں مارا اور لما استفہائی لئی کے لئے آتا ہے لما یضرب اس نے وقت ولادت سے وقت قلم تک کسی زمانہ میں نہیں مارا ② کم میں فعل مضارع مجزوم کو حذف کرنا جائز نہیں ہے ندیم زید ولم کہنا درست نہیں ہے اور لما کے بعد مضارع کو حذف کرنا جائز ہے ندیم زید ولما کہنا درست ہے اصل میں ہے ولما یضربه الندماء کرذیر شرمندہ ہوا مگر شرمندگی نے اس کو کادہ نہ دیا ③ کم میں فعل ماضی کے وقوع کی توقع نہیں ہوتی جبکہ فعل ماضی ماضی کے وقوع کی توقع ہوتی ہے جیسے لم یضرب سارا نہیں ہوا لہذا یضرب الامیر ابھی تک امیر سارا نہیں ہوا مگر سارا ہونے کی توقع انتظار ہے۔

السؤال الثانی ۵۱۴۳۸

السؤال الاول وَأَنَا الْفَرْطُ فَلْتَقْبِئِدْ بِهِ يَكُونُ لِلْأَعْرَضِ الْفَنَى تَوْبِئَهَا تَعْلَانِ أَدَوَاتِ الْغُرُطِ كَلَامُ تَانِ فَنِي مَتْنٍ وَأَيْسَلُ وَالْحَكْمَانِ فَنِي آفَنٍ وَأَنَّى وَخَيْلُنَا وَالْخَالِ فَنِي كَيْفُنَا وَاسْتَقْبِئِدْ ذَلِكَ وَتَحْقِيقُ الْفَرْقِ بَيْنَ الْأَوْتَابِ يَنْكُرُ فَنِي عِلْمِ الْفَنَى وَلِنَا يَلْفُظُ هُنَا بَيْنَ كُنْ وَإِنَّا وَلَوْ لَا يَخْتَصِلُهَا بِمَنْزِلَاتِنَا تَعْلَانِ وَجُوهُ الْهَلَاةِ.

بہار پر اعراب کا ذکر جہ تشریح کریں۔ لیکن بالذات اردو کو جس استعمال کے لحاظ سے فرق کوستاوں سے واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) بہار پر اعراب (۲) بہار کا ترجمہ (۳) بہار کی تشریح (۴) لیکن، إذا اردو کے استعمال میں فرق مع اہل۔

جواب..... ۱ عبارت براعراب: حکما مؤلفی السؤال آنگاه۔

۲) عبارت کا ترجمہ: اور شراب میں کھم کو اس کے ذریعے متی کرنا ان اغراض کیلئے ہوتا ہے جن کو حروف و شرط کے معانی ادا کرتے ہیں جیسا کہ معنی و ایتان زمانہ کیلئے۔ اَیْنُ اَنْیٰ خیفنا مکان کیلئے اور کیفنا حال کیلئے ہوتے ہیں۔ اس کی مکمل بحث اور ان حروف کے درمیان فرق کی تحقیق بطور علم میں کی جاتی ہے۔ اور یہاں صرف اَیْنُ، اِذَا، اَو کے درمیان فرق بیان کیا جاتا ہے اس لئے کہ یہ الفاظ ایسی زائد خوبیوں کے ساتھ مخصوص ہیں جن کو جو بلاغت میں سے شمار کیا جاتا ہے۔

۴۷ **عبارت کی تشریح :-** کلام کے اندر کسی جگہ جب شرط کے ساتھ متبدل کیا جاتا ہے تو اس وقت حروف شرط کے عطف سنانے کے اعتبار سے تکید کے سنانے کی جدا جدا اس کے شاعتی اور ایتقان میں بذات کی شرط، آئینہ، آئیں اور استحقاق میں مکان کی شرط اور کیفیت میں حال کی شرط کا لکھایا جاتا ہے۔ صحت فرماتے ہیں کہ ہم نے یہاں پر چند حروف بطور نمونہ کر کے دیے ہیں، ان حروف کی پوری بحث اور ان میں فرق کو ملحوظ کے اندر ذکر کیا جاتا ہے یہاں پر ان حروف میں سے صرف تین حروف یعنی ا، ن، إذا اور کو کے فرق کے متعلق بحث کریں گے کیونکہ ان تین حروف میں معنی شرط کے علاوہ بعض ایسی خوبیاں بھی ہیں جن کا تعلق علمِ بلاغت کے ساتھ ہے۔

۴۱۔ اِنْ اِذَا اور لَوْ کے استعمال میں فرق مع امثلہ: یہ تین الفاظ اگرچہ شرط زمان کے لئے ہیں مگر ان میں متعدد وجوہ سے فرق ہے۔ ① پہلے دو مستعمل کیلئے ہیں اور لَوْ خاصی کیلئے ہے۔ یہی پہلے دونوں کے ساتھ صل مضارع اور لَوْ کے ساتھ صل ماضی لایا جاتا ہے۔ ② پہلے دو میں امکان وقوع شرط ہے جبکہ لَوْ میں وقوع کا محال ہونا شرط ہے۔ یعنی پہلے دونوں اسکی شرائط پر داخل ہوتے ہیں جن کا واقع ہونا مستقبل میں ممکن ہو جبکہ لَوْ اسکی شرط پر داخل ہوتا ہے جس کا وقوع محال ہوتا ہے۔ ③ اِنْ میں وقوع کا ہم یقین شرط ہے جبکہ اِذَا میں وقوع کا یقین شرط ہے۔

ان کی مثال: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقْوَاهُ ۖ وَالْوَسْوَاسَ الْخَفِيَّ ۚ إِنَّهُ سَمِعَ عَنَّا سَمِيرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَفِيٍّ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ** (اگر تمہیں پانی کی فراہم کریں گے تو ان کی

اِذَا كُنْتَ اِلَىٰ الْمَوْتِ رَاسًا فَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ كُنْتَ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمًا۔ (اور تیرا اس ال کی طرح)

ان دونوں مثالوں میں **یستغفیلوا**، تردید فعل مضارع ہیں۔

لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب کو ہدایت عطا کر دیتا) یہیں لَوْ، شے فعل مضارع کے ساتھ مستعمل ہے۔

السُّقْنَالِي.....يَنْقُصُ التَّشْبِيهَ بِإِغْتِبَالِ طَرَفَيْهِ إِلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ ، تَشْبِيهُ مُغْرٍ بِمُغْرٍ وَتَشْبِيهُ مُرَكَّبٍ بِمُرَكَّبٍ وَتَشْبِيهُ مُغْرٍ بِمُرَكَّبٍ وَتَشْبِيهُ مُرَكَّبٍ بِمُغْرٍ نَحْوُ قَوْلِهِ:

يَا صَاحِبِي تَقْصِيًا نَظَرُنَا نَظَرُنَا تَرَى أَوْجُوهَ الْأَرْضِ كَيْفَ تَصُورُ؟

تَرَىٰ نَهَارًا مُّسِيحًا قَدْ جَاءَ زَهْرُ الرَّهْبِ فَكَانَمَا هُوَ مُقْبِرُ

مبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، تیشہ کی چاروں اقسام کو مثالوں سے واضح کریں، ملفوف اور مفروق کسے کہتے ہیں؟ ﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں۔ (۱) مبارت پر اعراب (۲) مبارت کا ترجمہ (۳) تیشہ کی چاروں اقسام کی وضاحت مع امثلہ (۴) ملفوف اور مفروق کی تعریف۔

ب..... ① عبارت بر اعراب: حکما مز فی السؤال آنفا۔

⑦ عمارت کا تزئین۔ تظہارِ مہربانی کے اعتبار سے چار اقسام پر منقسم ہونی چاہئے۔ تظہیر مفرد و دلو و تظہیر مرکب، مرکب، تظہیر مفرد و مرکب اور تظہیر مرکب، ملو دیکھئے شاعر کا قول (شعر کا ترجمہ) اسے میرے دونوں رفیق! تم غمِ غور سے دیکھو، تم دیکھو
مے جل کے ستاروں کو کہ وہ کیا سحر پیش کر رہے ہیں، تم دیکھو کہ روشن اور سورج والے دن کو کسے ساتھ نیلوں کے پودوں کی آمیزش
ہوئی تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ جاعلی رات ہو۔

۷۔ تشبیہ کی چاروں اقسام کی وضاحت مع امثلہ :- ① تشبیہ مفرد بمفرد: یعنی شب و شبہ پر دونوں مفرد ہوں، مفرد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کے ساتھ حرف اضافت، مفعول، حال، ظرف وغیرہ کوئی قید نہ لگی ہوگی جیسے هذا القبطی کلمتک فی الواحة (یہ چیز منک کی طرف ہے خوشبوئی)۔ اس میں هذا (مثلاً الصابون) سے مراد بھی شبی مفرد ہے جو کہ شبہ پر اور الکلمت بھی مفرد ہے جو کہ شبہ پر ہے۔

⑤ تشبیرِ مرکب، مرکب: یعنی مشبہ و مشبہ بہ دونوں مرکب ہوں، مرکب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسی صفت پیش کریں جو مشبہ و مشبہ بہ دونوں کے لیے مشترک ہو، جو کمال و عروج سے حاصل ہونے والی ہو جیسے: كَمَالٌ مِّنْكَالِ الْفَلَاحِ لَفَوْقَ رُؤُوسِهِمْ وَأَسْبَاطُهَا أَلْبَلٌ تَهْلُوْنَ كَوْكَبَهَا (ہمارے سروں پر اونچا فاصلے والا غبارِ فلاح و کامیابی کی گواہی دے گا کہ وہ ذات ہیں جس کے ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے ہوں) اس شعر میں مشاعر نے فلاح و کامیابی سے حرکت کرتے والی کواہر کی صفت کلمات کی اسی ہیئت سے تشبیر دی ہے جس میں ستارے مختلف سمتوں سے ٹوٹ کر گر رہے ہوں۔ تو اس مثال میں مشبہ اور مشبہ بہ دونوں مرکب ہیں کیونکہ اسے تشبیر دیا گیا ہے اور دونوں کو مشبہ میں بتایا گیا بلکہ دونوں کا مجموعہ مشبہ ہے اسی طرح صرف مدت کی حالت یا اس کی مدتوں کو مشبہ بہ نہیں بتایا گیا بلکہ دونوں کے مجموعہ کو مشبہ بہ بتایا گیا ہے۔

⑤ تشبیہ مفرد مرکب: جیسے گل لالہ کو یہ یاقوتی جہنم کے ساتھ تشبیہ بنا جو زہری گیہوں پر پھیلائے گئے ہوں مثلاً
وَكُنْ مِثْلَ الْغُصْنِ الْخَضِيقِ إِذَا تَصَوَّبَ أَوْ تَصَعَّدَ --- أَغْلَامٌ يَأْتُونَكَ عَلَى رِجَالٍ وَهَزْجَةٍ (ہوا میں لہلہالے
والے سرخ گل لالہ پر محسوس ہو رہے ہیں جیسے زہری گیہوں پر پھولے جانے والے یاقوتی سرخ رنگ کے جہنم کے ہوں)
اس میں مثال میں صیغہ یعنی خضیق مفرد اور مشبہ بہ اعلام والی صیغہ اور رِجَالِ و ہَزْجَةٍ سے مرکب ہے۔

⑦ تشبیہ مرکب بمقدور: یعنی صنف مرکب اور صنف یہ مفرد ہو جسے سوال کی مہارت میں مذکور مثال ہے۔ اس مثال میں شاعر نے روشن دن اور اُس کے ساتھ ٹیلوں کے پھولوں سے اختلاط سے حاصل ہونے والی وشت کو چاندی رات سے تشبیہ دی ہے۔ یہی انکس میں صنف مرکب اور صنف یہ مفرد ہے۔

⑥ ملفوظ اور مفروق کی تعریف :- تشبیہ کی طرف من کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں ① ملفوظ ② مفروق۔

تشبیہ ملفوف : وہ تشبیہ جس میں اولاد یا زیادہ مشابہہ اکٹھے لائے جاتے ہیں پھر اسی طور پر مشبہ بہ لائے جاتے ہیں جیسا کہ امرؤ القیس شاعر کے اس شعر میں ہے۔

كَانَ قُلُوبُ الطَّيْرِ وَلَهَا وَتَابَسَا لَدَيْ وَخُوعَا الْغَنَابُ وَالْحَفْثُ الْبَهْلِي

(عقاب کے گونسنے کے قریب پرندوں کے گمے ہوئے جازو خشک قلوب ایسے لگتے ہیں گویا کہ وہ عتاب اور ہادی وردی
 مجھو مارے ہیں اس شعر میں شاعر نے قلوب طوطی کو یسویں رطب طری کو عتاب اور رطب یاسی کو خزوردی سے تشبیہ دی ہے عتاب رطب و
 یاسی میں بھی متعدد ہے اس طرح عتاب رطب اور خزوردی میں بھی متعدد ہے۔)

تشبیہ مفروق: دو تشبیہ جس میں پہلے ایک مشبہ و ایک مشبہ پر کرایا جاتا ہے پھر اس طور پر کئی مشبہ اور کئی مشبہ پر لائے جاتے ہیں جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔
 الشَّعْرُ مِثْلُكَ وَالْوَجُوهُ دُنَا
 يَنْبِذُ وَأَطْرَافُ الْأَعْيُنِ غَمَمٌ
 (ان عمروں کی مہک کستوری ہے اور ان کے چہرے باریک طرح ہیں اور ان کی اہلیاں غم کے درخت کی مثل ہیں جن کے پھول سرخ اور دیرالیاں نرم و نازک ہیں)۔ اس شعر میں نئے تشبیہات کا ذکر ہے اور ہر مشبہ کے ساتھ ہی ان کا مشبہ پر بھی مذکور ہے
 (النَّشْرُ مِثْلُكَ، الْوُجُوهُ دَنَانِيرُ، اطراف العین غمم)۔

السؤال الثالث ١٤٣٨ هـ

[illegible]

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال کا مکمل چار امور ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تخریج (۴) محاورہ کی اقسام کی وضاحت مع امثلہ۔

جواب..... ۱ عبارت براعراب: یکما مژ فی الصوال آنفا۔

7 عمارت کا ترجمہ۔ نماز، اہل و عیال یا معنی فصل کی نسبت کر کے کسی ایسے ملازم و حلقہ کی طرف جو اس کا مہر ہو حکم کے نزدیک یا اس کے ظاہری مال کے اعتبار سے کسی علاقہ و ممانعت کی وجہ سے جیسے شاعر کا قول اَشْأَابُ الْغِ (بچے کو ہر حاکم و پادار ہونے کو کھانا کر دیا، صبح و شام کے آنے جانے)

اور کماز مطلق کی اقسام میں سے مطلق الفاعل (خود اوہ فعل ہو یا مفعول) کی نسبت کرتا ہے مفعول کی جانب اور ایک قسم اس کے برعکس ہے اور ایک قسم صدر کی طرف نسبت کرتا ہے اور ایک قسم زمان کی طرف اور ایک قسم مکان کی طرف نسبت کرتا ہے اور ایک قسم سب کی طرف نسبت کرتا ہے۔ اور سنا ہے جو سے معلوم ہو گیا کہ کماز کو مطلق نقطہ میں ہوتا ہے اور کماز مطلق نسبت و اسناد میں ہوتا ہے۔

۶ عمارت کی تشریح: اس عمارت میں اسناد کی دوسری قسم مجازہ مقلی کی تعریف کا ذکر ہے کہ فعل یا معنی فعل کی نسبت فاعل کی

طرف کرنے کی بجائے بظاہر کسی طیر یا موضوع کی طرف کرنا بھی جس کی طرف نسبت کرنی چاہیے اس کی بجائے کسی دوسری چیز کی طرف کرنا، بشرطیکہ ان میں کوئی علاقہ و قریب بھی موجود ہو جیسے مقررہ ذکر اشباب الصغیر الخ میں پوزھا کرنے اور انہاں کرنے کی نسبت فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ کی بجائے فاعل مجازی مرد و زنانہ کی طرف کر دی گئی ہے۔ بقیہ قرآن مجید میں اسی ہے۔

① نماز عقلی کی اقسام کی وضاحت مع امثلہ: ① نماز عقلی کی پہلی قسم (پہلا ملا بس (علاقہ) منقولیت ہے یعنی فعل یا عقلی فعل کی نسبت اپنے فاعل کی بجائے مفعول کی جانب کر دی جائے حالانکہ اس فعل یا عقلی فعل کا حق ہے قہار اس کی نسبت اپنے فاعل کی طرف کی جاتی کیونکہ اس کو اسی کیلئے وضع کیا گیا ہے مگر اس کے فاعل کو عذف کر کے مفعول کی جانب نسبت کر دی جائے جیسے **فَقَوَّيْنِ عَيْنَيْهِ وَاضْبِغْ** (جیسے اعمال و زنی ہوئے دور ماضی رہنے والی زندگی یعنی جنت میں رہے گا)۔ یہاں واضبغہ اسم فاعل کا مینہ ہے جو فاعل کا قاتل ماضی ہے اور اس کا فاعل دراصل صاحب اغیضہ قاضیہ دور آئی ایسی مشرت کی زندگی میں رہے گا جسے یہ زندگی و اغیض پند کرے گا مگر صاحب اغیضہ کو عذف کر دیا اور اس کی نسبت عیشہ کی طرف کر دی گئی کیونکہ واضبغہ کا ماضی لنگس ہے۔

① مجاز مثلی کا دوسرا لباس فاطمہ ہے یعنی کسی فعل یا معنی فعل کا اسناد اپنے مفعول کی بجائے فاعل کی جانب کر دیا جائے
مثلاً کس فعل کا حق ہے تھا کہ اس کا اسناد اپنے مفعول کی جانب کیا جاتا کیونکہ اس کو اسی کیلئے وضع کیا گیا ہے جیسے عربی زبان میں اس
جملہ کو جو خشک یا خالی ندی نالوں کو مجرد و سبیل مفعوم (مجرور و ایلاب) کہا جاتا ہے۔ یہاں یہ مفعوم اسم مفعول کا مینہ ہے جو
اپنے لئے مفعول کا قاضا کرتا ہے اس کا مفعول الوادی تھا اصل ترکیب افعم العییل الوادی تھی (سیلاب کے پانی نے نالے
کو مجرد) مگر مفعول (الوادی) کو حذف کر کے اس کا اسناد اس کی طرف کر دیا گیا جو غیر ماحول ہے۔

۵) مجاز عقلی کا تیسرا اہم مصدریت ہے یعنی فعل یا معنی فعل کا اسناد و قائل کی بجائے مصدر کی طرف کر دیا جائے حالانکہ اس فعل یا معنی فعل کا حق یہ تھا کہ اس کا اسناد اپنے قائل کی طرف کیا جاتا، جیسے اپنی محنت اور کوشش میں کامیاب ہونے والے شخص کے لئے عربی میں جملہ (گلاب کی کوشش کامیاب ہوئی) بولا جاتا ہے۔ اس میں جملہ کا قائل صاحب الخیر تھا کیونکہ اصل ترکیب مثلاً جملہ زینہ جملہ حق زینہ کو حذف کر کے فعل کی نسبت جملہ کی طرف کر دی گئی جو کہ مصدر ہے۔

روز کی تعریف کرتے ہوئے چارہاں صائمہ (اُس کا دن روزے کے واسطے) کہتا تو یہاں حقیقت میں الزاهد والعباد صائم روز کی تعریف کرتے ہوئے چارہاں صائمہ (اُس کا دن روزے کے واسطے) کہتا تو یہاں حقیقت میں الزاهد والعباد صائم

فی النہار۔ قاتل قاتل کو مدد کر کے کی نسبت کہاں حرکت کریں گی۔ جو اس کے پاس ہے۔

⑤ مجازاً مقل کا پانچواں لباس مکتبیت ہے۔ یعنی فعل و معنی فعل کی نسبت فاعل کی بجائے مکان کی طرف کردی جائے جیسے نہاد جلو (جاری نہر) یہ اصل میں ہذا نہاد ماکہ نجار تھا، کیونکہ حقیقت میں نہر جاری نہیں ہوتی بلکہ پانی جاری ہوتا ہے توجلیو کی جگہ نہر کی طرف کردی گئی، جو کہ فعل کا اصول نہیں ہے بلکہ اس کا مکان ہے۔

نبت فاعل کی طرف کرنے کی بجائے مکان۔ یہی پہلی طرف کردی گئی، اور اس کے بعد اس کی طرف سے نبت فاعل کی طرف کرنے کی بجائے سبب کی طرف کر دی جائے جیسے ہنسی کا سبب۔
 ⑤ مجاز عقلی کا چھٹا بلاں سبب ہے یعنی فعل، معنی فعل کی نبت فاعل کی بجائے سبب کی طرف کر دی جائے جیسے ہنسی کا سبب۔
 الامیذ العذیفة، (بادشاہ نے شہر بسایا دوتایا) یہاں فعل کی نبت بادشاہ کی طرف کر دی گئی حالانکہ اصل شہر کو بسانے دوتانے والے عوام اور معمار ہیں تو یہاں فعل کی نبت فاعل کی بجائے فعل کے سبب و علت یعنی بادشاہ کی طرف کر دی گئی کیونکہ شہر بسانے اور بنانے کا حکم بادشاہ نے کیا تھا۔

الاسم الثانی..... تَلَوْنِ الْمَدْحِ بِمَا يُخْبِرُهُ اللَّهُ حَزَنَيْنِ : أَحَلَّكُنَا أَنْ يُسْتَفْتَى مِنْ جِهَتِهِ لَمْ تَنْتَبِهْ جِهَةً

مدح علی تقویر لَحَوْلًا فَبَيَّنَّا ، كَقَوْلِهِ

وَلَا غَلَبَ فِيهِمْ غَيْرَ أَنْ سَيُؤْخَذُ بِهِمْ يَهْنُ فُلُولٌ مِنْ قَرَارِ الْكَتَابِ

وَقَدْ بَيَّنَّا أَنْ يَنْتَبِهَ لِيُخْبِرَ جِهَةً مَدْحٍ وَيُؤْتَى بِفَلَا وَاسْتَفْتَى تَلَبُّهَا جِهَةً مَدْحٍ أُخْرَى ، كَقَوْلِهِ :

فَتَى كُنْتُ أَوْ ضَلَّاهُ غَيْرَ أَنَا جَوَادُ فَمَا يَنْهَى عَلَى الثَّالِ بَلَّيْنَا

مہارت پر اعراب کا کرتر جہد کرتا کریں ، تاکہ الزم براہِ المدح کے کہتے ہیں؟ مثال سے واضح کریں۔

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال کا حل ہمارا اور ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی تشریح

(۴) تاکہ الزم براہِ المدح کی وضاحت مع امثلہ۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب : حکما مزی فی السؤال آفلا۔

② مہارت کا ترجمہ :- تاکہ الزم براہِ المدح : الزم اس کی دو اقسام ہیں ان میں سے پہلی قسم یہ ہے کہ کسی مفتوحہ مدح کو مضمی مفتوحہ

دم سے مستثنیٰ کیا جائے ، اس تقریر پر کہ وہ مفتوحہ مدح مفتوحہ دم میں داخل تھی جیسے شاعر کا قول (ان لوگوں میں کوئی مجھ نہیں ہے

علاوہ اس بات کے کہ اگر ان لوگوں میں دعائے ہیں نظر کروں پر بکثرت تکرار کا وار کرنے کی وجہ سے) اور دوسری قسم یہ ہے کہ کسی چیز کے

لئے ایک مفتوحہ مدح کو ثابت کیا جائے اور اس کے بعد کسی حرف اشتہار کو ذکر کیا جائے جس سے متصل ایک دوسری مفتوحہ مدح لائی جائے

جیسے شاعر کا قول (وہ دیا جو ان ہے جس کے اوصاف کامل ہیں علاوہ اس بات کے کہ وہ ایمان خلی ہے جو ہل میں سے کچھ بھی ہوتی نہیں رکھتا)۔

③ مہارت کی تشریح :- اس مہارت میں معنی کا م کو حریں کرنے کا یہ سواں طریقہ (تاکہ الزم براہِ المدح) ذکر کیا گیا ہے کہ

کسی شے کی مدح کو تعریف کو ایسے الفاظ مدح سے پختہ کرنا جو بظاہر ذمت کے الفاظ ہوں۔ جیسا کہ سوال میں مذکور شعر میں شاعر نے

مضمی مفتوحہ دم (لا عیب فیہم) سے ایک مفتوحہ مدح (وقوع اللؤلؤ بالمیوسف) کا یہ بیان کرنا اشتہار کیا کہ وہ بھی اپنے مستثنیٰ نہ

میں داخل اور مثال تھی۔ حالانکہ حقیقت میں وہ کوئی مفتوحہ دم ہی نہیں بلکہ مضمی مفتوحہ مدح ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ شاعر نے اپنی

جماعت کے جنگ بازوں کی شجاعت و فیرہ دہاتے ہوئے یہ کہا کہ یہ لوگ ہر قسم کے عیب سے پاک ہیں اور ان میں کوئی بری صفت

نہیں ہے مگر جب اس نے یہ کہا کہ غیور ان صیوف فہم (یہ لوگ تمام عیب سے تو پاک ہیں البتہ ایک بات ہے کہ اگر ان لوگوں میں.....)

تو ہمیں انتظار ہوا کہ کچھ بے شاعر کو ان کا عیب ضرور ذکر کرے مگر جب اس نے اس کے کہا کہ بہن فلول من قراع الكتائب

(دشمنوں کی فلولوں پر بکثرت وار کرنے کی وجہ سے ان کی تلواریں کند ہو گئی ہیں اور ان میں دعائے پڑے ہیں) تو ہمارا گمان غلط لگا کہ

ان میں کوئی عیب بھی ہے جسے بتایا جا رہا تھا بلکہ یہ بجائے دم کے مضمی تعریف ہو گئی کہ ان کی تلواریں زخموں کیلئے نہیں کہ ان کا استعمال

نہایت بکثرت شہر ذوقی اور ان کا ہر خاصہ مدح بہتر ہے کہ ان کے کثرت استعمال کی وجہ سے ان لوگوں میں بدلنے پڑے ہوئے ہیں۔

④ تاکہ الزم براہِ المدح کی وضاحت مع امثلہ :- کہ دم کو ایسے الفاظ ذمت سے پختہ کرنا جو بظاہر مدح کے مشابہ ہوں

جیسے فَلَانٌ لَا خِيَرَةَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ يَتَصَدَّقُ بِمَا يَسْقِي (فلان شخص میں کوئی خیر نہیں ہے سوائے اس بات کے کہ وہ جو چھری کرتا

ہے اس کو مدد کرتا ہے)۔ احوال الکلب الا ان فيه ملاة وسوء مراعاة وماذا في الكلب (وہ شخص کے کی طرح ہے

مگر یہ کہ اس میں (حریصا و مشورت یہ کہ) حالات اور سو پر مرامات ہے جو کئے میں نہیں ہے) یعنی یہ شخص کئے سے بھی بدتر ہے وہ بھی بازی و سامان کی حفاظت کرتا ہے اور جمل جائے اس پر قناعت کرتا ہے جبکہ اس میں یہ ایسا صاف بھی نہیں ہیں۔

ان مثالوں میں حکم نے جب صفات مذکور کو ذکر کرنے کے بعد حرفہ اشتہار لگا کر ذکر کیا تو شک ہوا کہ شاید اب کوئی مفتوحہ محدود ذکر کیا جائے مگر ہاں کے بعد پھر دوسری صفات مذکور کو ذکر کرنے کے صفات مذکور کی تاکید کر دی گئی جو بظاہر درج کے مشابہ ہے۔

﴿الورقة الخامسة : فی البلاغة﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۵۱۴۳۹

السؤال الاول أَلَيْسَ لَنَا مِنْ لَفْظٍ أُرِيدُ بِهِ لَزَامٌ مُتَّفَاكٌ مَعَ جَوَازٍ إِزَادَةِ ذَلِكَ التَّفَنُّي نَحْوُ طَوِيلُ التَّجَادُلِ فَيُطَوَّلُ التَّلَافُظُ وَتَتَفَنَّنُ بِإِغْتِيَالِ التَّفَنُّي غَنَّا إِلَى

مبارت پر اعراب لگا کر کہنا یہ کہ لغوی اور اصطلاحی تفریق کی وضاحت کریں، یعنی مع کے اعتبار سے کہنا یہ کہ تفسیر میں لوں کے ساتھ قریر کریں، کہنا یہ کہ "تکوین" اور "رسم" کے نام سے کس صورت میں یاد کیا جاتا ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں چار امور قیود طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) کہنا یہ کہ لغوی اور اصطلاحی تفریق (۳) معنی مع کے اعتبار سے کہنا یہ کہ اقسام مع اشلہ (۴) کہنا یہ کہ تکوین اور رسم کے نام سے ذکر کرنے کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ ۱ عبارت پر اعراب :- کلمات فی السؤال آنفا۔

۲ کہنا یہ کہ لغوی اور اصطلاحی تفریق :- کہنا یہ کہ لغوی معنی محلی و پوشیدہ ہے۔ اور اصطلاح میں کہنا یہ وہ لفظ ہے جس سے اس کے اصل معنی کو مراد لینے کے جواز کے ساتھ ساتھ معنی لازم کو مراد لیا جائے۔ یعنی کسی لفظ سے معنی مجازی کو مراد لیا جائے مگر اس کے ساتھ ساتھ معنی متعلق کو بھی مراد لیا جائے ہو۔ جبکہ مجاز میں معنی متعلق کو مراد لینا جائز نہیں ہوتا۔

۳ معنی مع کے اعتبار سے کہنا یہ کہ اقسام مع اشلہ :- ۵ کہنا یہ کہ جس میں معنی و صرف ہو یعنی کسی موصوف کی کسی صفت کو طلب کیا جائے اور اس صفت کو معنی معنایا جائے اس کا طریقہ یہ ہے کہ موصوف اور اس کی نسبت کی تصریح کی جائے مگر اس صفت کی تصریح نہ ہو جس کی طرف منسوب کرنے کا قصد کیا گیا ہے البتہ اس کی جگہ کوئی ایسی دوسری صفت ذکر کر دی جائے جو پہلی مقصود صفت کو کثرتم ہو جیسے ضما مشاعرہ کا یہ قول "طویل التجادل و فبیع العمد" کلید الومل اذا مللنا (میرا بھائی بے پرستے والا ملے ملے ستوں والا، بہت زیادہ روکا دھکا والا تھا اگرچہ موسم نہایت ہی) اس شعر میں کہنا یہ کہ تین الفاظ ہیں طویل التجادل سے معاذ اللہ موبیع العمد سے شریف و معزز کلید الومل سے فیض و مہمان نواز مراد لیا گیا ہے طویل التجادل سے طویل قامت کا کہنا یہ اس طرح ہے کہ طویل التجادل سیف کثرتم ہے اور طویل سیف طویل قامت کو کثرتم ہے تو طویل التجادل سے اس کا لازم معنی طویل قامت مراد لیا گیا ہے۔ مدح معاد سے اس نے اپنے بھائی کی شرافت و سرداری کا کہنا یہ کیا ہے کہ او نے ستوں والا مکان اس زمانے میں شریف و معزز آدمی بنایا تھا اور کثرت مراد سے اس نے مہمان نوازی کا کہنا یہ کیا ہے کہ راکھ کی کثرت لگزیں جلائے کی کثرت کو کثرتم ہے اور یہ کثرت کہنا نہ پانچ کو کثرتم ہے اور کھانا کھانے والوں کی کثرت کو کثرتم ہے اور یہ مہمانوں کی کثرت سے آدمی کی قناعت کو کثرتم ہے۔ پس ان مثالوں میں معنی مع و صفات ہیں جن کو بطور کہنا یہ مراد لیا گیا ہے۔

⑤ وہ کہتا ہے کہ میں کی عزت ہو کر اور نہت ہوئی ہو یا کسی ہو مجھے المعجذ بین لوبیہ والکرم تحت رفاک (بزرگی اسکے دو کپڑوں کے درمیان ہے اور نہت اس کی چادر کے نیچے ہے)۔ اس کہتا ہے کہ طریقہ ہے کہ موصوف اور نہت دونوں کی تشریح کی جائے مگر ان دونوں کے درمیان نسبت کی تشریح نہ کی جائے البتہ اس کی جگہ کوئی دوسری ایک نسبت ذکر کی جائے جامل نسبت کو سترزم ہو جیسے مذکورہ مثال میں موصوف یعنی "محمد" اور اس کی نہت "محمد وکرم" کی تشریح کی گئی ہے لیکن "محمد وکرم" کو مراد "محمد" کی جانب منسوب نہیں کیا گیا البتہ "محمد" کی نسبت اسکے دو کپڑوں اور "کرم" کی نسبت اس کی چادر کی طرف کر دی گئی جو کہ "محمد" کو سترزم ہے۔

⑥ وہ کہتا ہے جس میں کئی حق نہ نہت ہو بلکہ خود موصوف ہو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نہت اور نہت دونوں کی تشریح ہو مگر موصوف کی تشریح نہ ہو البتہ اس کی جگہ پر کسی نہت کو ذکر کر دیا گیا ہو جیسے عربین معدی کرب کا یہ شعر "الخصال بین بکل ایض مخذل۔۔۔۔۔۔ والطاعنین مجامع الاضغان" (میں تشریف کرتا ہوں ہر چیز و صفیہ کوار کے ذریعے مکر کرنے والوں کی اور کیوں کے معج ہونے کی جگہ پر نیزہ مارنے والوں کی)۔ اس شعر میں شاعر نے اپنی قوم کی شجاعت و بہادری کی تشریح کی اور "جامع الاضغان" کہہ کر نقب سے کہتا ہے اور نقب نہ نہت ہے بلکہ موصوف ہے اور نقب کا مجمع افغن ہوا یہ اس کا خاص وصف ہے یعنی کینہ نہیں مع ہوتا ہے کسی اور جگہ نہیں۔ اس خاص وصف کے ذریعے نقب کھرا دیا گیا ہے جو نقب ہی کو سترزم ہے۔

⑦ کہتا ہے کو کتوت و روض کے نام سے ذکر کرنے کی وضاحت:۔۔۔۔۔۔ جس کہتا ہے میں لازم و طرزم کے درمیان واسطہ اور لازم زیادہ ہوں تو اسے کتوت کہا جاتا ہے جیسے کلید الومادہ اس کی وضاحت مائل میں گز رہی کہ یہاں لازم و طرزم کے درمیان حدود واسطے ہیں اور اگر لازم و طرزم کے درمیان واسطہ و لازم کم ہوں اور مائل ہوں تو اسے روض کہا جاتا ہے جیسے کسی شخص کو کندہ زین اور ست کہا ہوتا اسے مستحیض و روض (دو شخص مونا اور والدہ) کہا جاتا ہے۔ ان دونوں کی موصوف کی طرف نسبت کرتے ہوئے اسے فنی اور ست اس طرح بتایا گیا کہ کسی شخص کا زیادہ والدہ ہوتا اس کے زیادہ امجی و روض فنی کھاتے کو سترزم ہے۔ اور امجی و روض فنی کھاتے بدن کے سونا پا کو سترزم ہے اور بدن کا سونا پا کاموں میں روض نہ ہونے اور ست پڑے رہنے کو سترزم ہے۔ یہاں اگر چہ لازم و طرزم کے درمیان واسطہ زیادہ نہیں ہیں مگر مائل ضرور ہیں اس لئے اس کو روض کہا جاتا ہے۔

النتیجہ الثانی۔۔۔۔۔۔ محسنات معنویہ، التقویۃ: ان یلک لفظ له معنیان: قریب یتبادر فہمہ من الکلام

و بعد هو المراد بالافادۃ لغرفۃ خفیۃ، نحو: (و هو الذی یتوفلکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنہار۔۔۔۔۔۔) علم بدلی کی تشریح کریں۔ محسنات معنویہ اور لفظیہ کے کہتے ہیں؟ واضح کریں۔ مہارت مذکورہ کی تشریح اور مثال مذکورہ میں توریہ کی وضاحت کریں۔

① خلاصہ سوال۔۔۔۔۔۔ اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) علم بدلی کی تشریح (۲) محسنات معنویہ اور لفظیہ کی تشریح (۳) مہارت کی تشریح۔

جواب۔۔۔۔۔۔ ① علم بدلی کی تشریح:۔۔۔۔۔۔ هو علم یعرف بہ وجہ تحسین الکلام المطابق لمقتضی الحال یعنی علم بدلی وہ علم ہے جس سے کلام کے مقتضی حال کے مطابق ہونے کے بعد کلام کے محسنات لفظیہ و معنویہ معلوم ہوں۔ بالفاظ دیگر وہ علم جسکے ذریعے ایک فصیح و بلیغ اور واضح امر اور کلام کو تین دفعہ بصورت بتانے کے طریقے معلوم ہوں۔

⑥ **محسّنات معنویہ اور لفظیہ کی تعریف :-** کلام میں دو چیزیں ہوتی ہیں، لفظ و معنی۔ پھر کلام کو حیرن و خوبصورت بنانے والے اسباب و طریقے بھی دو ہی ہیں، یکہ کا تعلق لفظ سے ہے ان کو محسّنات لفظیہ کہتے ہیں اور یکہ کا تعلق معنی سے ہوتا ہے ان کو محسّنات معنویہ کہتے ہیں مثلاً محسّنات لفظیہ میں سے تشبہ الاطراف ہے یعنی اسے کلام کے آخری لفظ و جملہ کو دوسرے جملہ و کلام کے شروع میں ذکر کرنا جیسے فیہا مصباح، المصباح فی زجلجہ، الزجلجۃ کلّہا کو یکہ محسّنات معنویہ کی مثال بھی تو رہے۔

⑦ **عبارت کی تعریف :-** اس عبارت میں محسّنات معنویہ میں سے توریہ کی تعریف اور مثال ذکر کی گئی ہے۔ توریہ یہ ہے کہ کلام میں ایسا لفظ ذکر کیا جائے جسکے دو معنی ہوں ایک معنی قریبی ہو جس کی طرف ذہن فوراً سبقت کرے اور دوسرا معنی بعید ہو اس کے قلیل الاستعمال ہونے کی وجہ سے لفظ کی اس پر دلالت نفی ہو، لیکن کسی قرینہ کی وجہ سے شکلم کا مقصود بھی معنی بعید ہی ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول وهو الذی یتوفکم باللیل و یعلم ما جرحتم بالنہار اس میں جرحتم بالنہار کا قریبی معنی اکساب مال ہے مگر یہ معنی یہاں مراد نہیں ہے یہاں پر معنی بعید یعنی ارتکاب ذنوب مراد ہے۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۳۹ھ

الشیخ الاول..... اَلْاِسْتِعَاذَةُ مَجَازٌ عِلَاقَةُ الْمَشَابَهَةِ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَكْتَابُ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ﴾ اَلْحَقُّ: مِنَ الْخُلَاطِ اِلَى الْهَدْيِ لَقَدْ اِسْتَعْمَلَتِ الظُّلُمَاتُ وَ النُّورُ فِيْنَ غَيْرِ تَفْغَلَتَا لَمَعِيَّتِي، وَ الْعِلَاقَةُ الْمَشَابَهَةُ بَيْنَ الْخُلَاطِ وَ الظَّلَامِ وَ الْهَدْيِ وَ النُّورِ وَ الْقَرِيْنَةُ مَا قَبْلَ ذَلِكَ. عبارت پر اعراب کا کرتہ ہر دو تشریح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں درج ذیل امور مطلوب ہیں ① عبارت پر اعراب ② عبارت کا ترجمہ ③ عبارت کی تفسیر

جواب..... ① عبارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفاً

② **عبارت کا ترجمہ :-** استعارہ و مجاز ہے جس کا علاقہ نسبت مشابہت ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول: ﴿يَكْتَابُ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ﴾ (یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے اور روشنی کی طرف نکالیں) یعنی مگر ای سے ہدایت کی طرف۔ پس یہاں ظلمات و نور کو معنی حقیقی کے غیر میں استعمال کیا گیا ہے اور یہاں مگر ای دہرایا گیا اور ہدایت و نور کے درمیان علاقہ و نسبت مشابہت ہے۔ اور اس پر قرینہ اس کا مائل والا لفظ ہے۔

③ **عبارت کی تفسیر :-** اس عبارت میں مجازی کی اقسام میں سے پہلی قسم استعارہ کا ذکر ہے۔ استعارہ ایسے مجاز کہتے ہیں جس کے معنی حقیقی اور معنی مجازی کے درمیان مشابہت کی نسبت و تعلق ہو بشرطیکہ معنی حقیقی کی جگہ معنی مجازی مراد لینے پر کوئی قرینہ موجود ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے: ﴿يَكْتَابُ اَنْزَلْنَاهُ الخ﴾ (یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے اور روشنی کی طرف نکالیں) یہاں ظلمات و نور کا حقیقی معنی (روشنی و تاریکی) مراد نہیں بلکہ معنی مجازی (ایمان و کفر) مراد ہے اور معنی مجازی و معنی حقیقی کے میں علاقہ و نسبت مشابہت ہے کہ جیسے اجالے میں اجزاء (راہ پانا) ہے اسی طرح ایمان میں بھی اجزاء ہے اور جیسے ظلمات میں عدم اجزاء ہے اسی طرح خلافت میں بھی عدم اجزاء ہے۔ اور یہاں معنی مجازی مراد لینے پر قرینہ لفظ کتاب ہے کہ کتاب سورج و چاند کی طرح کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو روشنی دینے کی حیثیت

سے متعارف ہو اور اس سے تاریکی دور کر کے راستہ معلوم کیا جائے اور منزل تک پہنچا جائے بلکہ کتاب مکمل و طراوت سے نکال کر ایمان و ہدایت کے صاف و شفاف راستے پر گامزن کرنے کا ایک روحانی دستوری ذریعہ ہے۔

﴿الورقة الخامسة: فی البلاغة﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۵۱۴۰

السؤال الاول..... كُلُّ كَلَامٍ فَهُوَ إِثْنَا خَبَرٌ أَوْ إِثْنَا خَبَرٌ مَا يَبْصُرُ أَنْ يَقُولَ لِقَائِهِ أَنَّهُ صَاحِبٌ فِيهِ لَوْ كَلَامٌ كَسَلَتْهُ مُعْتَدٌ وَعَلَى مُبْتَدِئٍ..... أَضْرَبُ الْخَبَرِ خَبَرٌ كَانَ فَضْلُهُ الْخَبَرُ بِخَبَرِهِ إِفَادَةُ الْمُخَاطَبِ يَنْتَهِي أَنْ يَتَقَبَّضَ مِنَ الْكَلَامِ عَلَى قَدْرِ الْخَلِجَةِ خَذًا مِنَ اللَّفْظِ، فَإِنْ كَانَ الْمُخَاطَبُ خَلَى إِلَيْهِ مِنَ الْحُكْمِ الْفَنِّ إِلَيْهِ الْخَبَرُ مُجَرَّدًا عَنْ التَّكْلِيفِ نَحْوُ..... وَلَنْ كَانَ مُتَوَدِّدًا فِيهِ حَلِيلًا لِيَتَقَرَّبَ حَسَنَ تَكْلِيفِهِ نَحْوُ..... وَلَنْ تَكُنْ مُتَكَلِّفًا وَخَبَرٌ تَكْلِيفُهُ بِمُؤَكَّدٍ أَوْ بِمُؤَكَّدَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ حَسَبَ لَدَجَةِ الْإِنْكَارِ نَحْوُ (م. مدبر)

مہارت پر امرا اب کا گرجہ کر رہیں، کلام خبری و انتہائی کی تعریف اور فرق مثالوں کے ساتھ واضح کیجئے۔ صدق خبر اور کذب خبر سے کیا مراد ہے۔ مہارت میں مذکور خبر کی اقسام مثالوں کے ذریعے وضاحت کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں۔ (۱) مہارت پر امرا اب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) کلام خبری و انتہائی کی تعریف اور فرق کی وضاحت (۴) صدق و کذب خبر کی مراد (۵) تاکید پر مشتمل ہونے کے اعتبار سے خبر کی اقسام مثالوں کی وضاحت۔

﴿جواب﴾..... ۱ مہارت پر امرا اب: کما مژ فی الصوال آنفا۔

۲ مہارت کا ترجمہ: ہر کلام یا خبر ہوگی یا انتہا ہوگی اور خبر و کلام ہے کہ اس کے قائل کو اس کلام میں سچا یا جھوٹا کہنا صحیح ہو جیسے مسلمان محمد و علی مقیم (محمد نے سزا کی اور علی مقیم ہے)۔ خبر کی اقسام: جہاں خبر کا اپنی خبر کے ذریعے مخاطب کو کلام پہنچانے کا ارادہ ہو مناسب یہ ہے کہ بہتر ضرورت ہی کلام کیا جائے تاکہ لغو نہ بچا جائے۔ پس اگر مخاطب کا ذہن حکم سے خالی ہو تو اس کے لئے بغیر تاکید کے خبر لائی جائے گی جیسے اخوك قدام اور اگر وہ اس حکم کے بارے میں متروک ہو اور وہ اس کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کی تاکید لازماً بہتر ہے جیسے ان اخاك قدام اور اگر مخاطب حکم کا منکر ہو تو اس خبر کو انکار کے مطابق ایک یا دو یا زیادہ تاکید سے متحرک کرنا ضروری ہے جیسے ان اخاك قدام، ان اخاك قدام، والله ان اخاك قدام۔

۳ کلام خبری و انتہائی کی تعریف اور فرق کی وضاحت:۔ کلام خبری وہ کلام ہے جسکے کہنے والے کو اس کلام کے کہنے میں سچا یا جھوٹ کہہ سکیں جیسے سلف و زید (زید نے سزا کی) اور علی مقیم (علی مقیم ہے)۔ اور کلام انتہائی وہ کلام ہے جسکے کہنے والے کو اس کلام کے کہنے میں سچا یا جھوٹ نہ کہہ سکیں۔ جیسے سلف و زید یا زید اسے سزا کرنا مقیم یا علی اسے علی مقیم ہو جا اس میں حکم پہنے مخاطب کو حکم سے مدد ہے جس میں صدق اور کذب کا احتمال نہیں ہے۔

۴ صدق و کذب خبر کی مراد:۔ صدق خبر کا مطلب یہ ہے کہ وہ خبر واقع نفس الامر کے مطابق ہو اور کذب خبر کا مطلب یہ ہے کہ وہ خبر واقع نفس الامر کے مطابق نہ ہو، پس جس کلام میں واقع نفس الامر کے مطابق ہونے اور نہ ہونے کے دونوں احتمال موجود ہوں وہ کلام خبری کہلاتی ہے۔

۵) کد پر مشتمل ہونے کے اعتبار سے خبر کی اقسام چار کی وضاحت :- خبر کی تاکید سے خالی ہونے اور تاکید پر مشتمل ہونے کے اعتبار سے تمن اقسام ہیں۔ خبر ابتدائی، خبر طلی، خبر انکاری، اگر غائب خالی الذہن ہو اس کے سامنے جر سادہ کا کام و خبر غیر رولہ تاکید کے لائی جاتی ہے اسے خبر ابتدائی کہتے ہیں جیسے "جلد زید" اس کے ذریعہ حکم نہ دینے کے آنے کی خبر دی۔ اور اگر غائب مزدوج الفکم والکمر ہو تو اس کے سامنے جو خبر ہو کہ تاکید احتمالی لائی جاتی ہے اسے خبر طلی کہتے ہیں جیسے "آن زید" فلامن اس میں غائب زید کے قیام کے متعلق شک اور تردد میں تھا تو تاکید لاکر اس شک اور تردد کو ختم کر دیا۔ اور اگر غائب منکر الفکم ہو اس کے سامنے جو خبر ہو کہ تاکید جوبی لائی جاتی ہے اسے خبر انکاری کہتے ہیں جیسے "آلا انھم ہم المفسدون" اس میں غائب اپنے مفسد ہونے کے منکر تھے اور صحابہ کرام علیہم السلام کو مفسد سمجھتے تھے تو مستند طریقہ سے تاکید لاکر بتلایا کہ شرکین کدی مفسد ہیں۔

اسق الاکرام اما الفلذ لھو طلب الاقبال بحرف نالاب مناب الدھو وادواتھ فشانہ

اسکان نعمان الاراک تیقنوا ہلکم فی ربیع قلہی مسکان

عما کی تحریف کریں اور ادوات عما کی نشاندہی کرتے ہوئے قرب اور بعد کے اعتبار سے ادوات عما کی تفصیل بیان کریں۔
ذکرہ شعر کا ترجمہ کریں اور اشتہار کی وضاحت کریں۔

﴿ غلطہ سوال ﴾ اس سوال میں تمن امور مطلوب ہیں (۱) عما کی تحریف (۲) ادوات عما کی نشاندہی و قرب اور بعد کے اعتبار سے ادوات عما کی تفصیل (۳) شعر کا ترجمہ و اشتہار کی وضاحت۔

جواب :- ۱) عما کی تحریف :- حکم کا غائب کی توجہ کو کسی ایسے حرف کے ذریعہ طلب کرنا جو حرف اَنفَعُوا یا اَنسَابِی فعل کے قائم مقام ہو، جیسے یانید (اے زید) یہاں حکم نے "یا" کے ذریعہ زید کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔

۲) ادوات عما کی نشاندہی اور قرب و بعد کے اعتبار سے ادوات عما کی تفصیل :- ادوات عما آٹھ ہیں: یا، ہمزہ، ای، آ، آی، ایاء، ہیاء، وا۔

ہمزہ اور ای متلائی قریب کیلئے مخصوص ہیں، ان کے علاوہ باقی تمام حروف متلائی بعید کے لئے آتے ہیں۔

۳) شعر کا ترجمہ و اشتہار کی وضاحت :- ترجمہ: اے وادی نعمان اراک کے باشندو! تم یقین کر لو کہ تم میرے دل کی ہستی میں آباد ہو۔ اس شعر میں شاعر نے متلائی بعید کو متلائی قریب کے مرتبہ و وجہ میں آنا کر اس کیلئے حرف خدامعززہ کو استعمال کیا ہے، جو کہ متلائی قریب کیلئے موضوع ہے، حالانکہ شاعر کے درمیان اور اس کے سامنے (سکان نعمان اراک) کے درمیان کی میلوں کا قاصد ہے مگر شاعر نے یہ بات سمجھانے اور تاثر دینے کیلئے ہمزہ کو استعمال کیا کہ میرا متلائی اگر چہ بعید ہے مگر وہ میرے دل و دماغ اور تصور پر ہر وقت چھایا ہوا ہے، اسی وجہ سے بعید نہ سمجھو بلکہ وہ میرے دل کے انتہائی قریب ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۴۰ھ

السؤال الاول العصر تخصص شیعہ بشری بطریق مخصوص وینقسم الی حقیقی واضافی التحلیلی ملکان الاختصاص لہ بحسب الواقع والمعتلہ لا بحسب الاضافۃ الی شیعہ آخر نحو

لاکتاب فی المدینۃ الاعلیٰ اذالم یکن غیرہ فیہا من الکتاب۔

مہارت کا ہذا درجہ تک پہنچنے کے بعد قہر حقیقی اور قہر اضافی میں فرق واضح کیجئے۔ نیز قہر افراد قہر قلب اور قہر تعین ہر ایک کی مثالوں سے وضاحت کیجئے۔ قہر فعلی علی الموصوف اور قہر الموصوف علی المفعول کے درمیان فرق مثالوں سے واضح کریں۔

✽ خلاصہ سوال ۶..... اس سوال میں پانچ امور قبول طلب ہیں (۱) مہارت کا درجہ (۲) قہر کا لغوی و اصطلاحی معنی (۳) قہر حقیقی و اضافی میں فرق (۴) قہر افراد قہر قلب قہر تعین ہر ایک کی مثالوں سے وضاحت (۵) قہر فعلی علی الموصوف اور قہر الموصوف علی المفعول کے درمیان فرق کی وضاحت صحیحہ۔

✽ جواب ۱..... مہارت کا ترجمہ: قہر ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی مخصوص طریقہ سے خاص و منحصر کرنے کا نام ہے اور اس کی دو قسمیں حقیقی و اضافی ہیں، ایسی حقیقی وہ قہر ہے جس میں انفرادیت و خصوصیت واقعہ اور نفس حقیقت کے اعتبار سے ہو، نہ کہ کسی دوسری چیز کی طرف اضافت و نسبت کے اعتبار سے جیسے "لاکتاب فی المدینۃ الاعلیٰ" (اس شہر میں علی کے علاوہ کوئی کتاب نہیں ہے) جب کہ واقعہ میں بھی اس شہر میں علی کے علاوہ کوئی کتاب نہ ہو۔

۲ قہر کی لغوی و اصطلاحی تعریف: قہر کا لغوی معنی روکنا ہے اور اصطلاح میں ایک شیخ کو دوسری شیخ کے ساتھ قہر کے کسی ایک طریقے کے ذریعے مخصوص اور منحصر کرنے کو قہر کہتے ہیں۔

۳ قہر حقیقی و اضافی میں فرق: قہر حقیقی: اس قہر کو کہیں کے جس میں ایک شیخ کو دوسری شیخ کے ساتھ حقیقت حال اور صورت واقعہ کے اعتبار سے خاص کیا گیا ہو جیسے کسی شہر میں ایک شخص مثلاً علی کے علاوہ کوئی دوسرا شخص انتہا پر واز نہ ہو (کتاب نہ ہو) اور حقیقت حال اور صورت واقعہ بھی ایسی ہی ہو تو اس وقت کہا جائے گا کہ کتاب فی المدینۃ الاعلیٰ (اس شہر میں صرف علی ہی انتہا پر واز ہے) دیکھئے اس مثال میں صرف علی کے لئے مفت کتابت کو ثابت کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ اس شہر کے ذریعہ، عمر، بکر، خالد وغیرہ ہر فرد سے لے کر کسی تک۔

قہر اضافی: اس قہر کو کہیں کے جس میں ایک شیخ کو دوسری شیخ کے ساتھ کسی معین شیخ کی طرف نسبت و اضافت کے اعتبار سے خاص کیا گیا ہو جیسے اگر ایک حکم کا قاضی علی کے بارے میں اس بات کا اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ بیٹا ہوا ہے مگر یہ حکم اس قاضی کے اعتقاد پر رد کرنا چاہتا ہے اور اس کیلئے مسجد قیام کا اثبات کرنا چاہتا ہے تو اس حکم کو چاہنے کیوں کیسے علی الاطلاق کلمہ طلقہ کو لڑایا ہے۔ اس مسئلے کے ذریعے اس حکم سے علی کے لئے ایک شکی یعنی مفت تھوڑی لٹی کی ہے، دوسری تمام ہفتہ کو روٹیں کیا۔

۴ قہر افراد قہر قلب قہر تعین کی مثالوں سے وضاحت: قہر اضافی کی قاضی کے حامل کے اعتبار سے تعین نہیں ہیں ۵ قہر افراد اس قہر اضافی کو کہتے ہیں کہ جس میں کسی حکم کا قاضی ایک مفت میں دو یا زیادہ موصوف کو کسی طرح ایک موصوف میں دو یا زیادہ مفت کو شریک کیجئے۔ قہر موصوف علی مفت کی مثال جیسے صاحب محمد الرسول لہذا ان پر مسرت ملاری ہو نکلتی ہے۔ اور قہر مفت علی موصوف کی مثال جیسے ملاغنی الالبکڑ بکر کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

۶ قہر قلب اس قہر اضافی کو کہتے ہیں کہ جس میں قاضی اس حکم کے برعکس اعتقاد رکھے جیسے یہ حکم ثابت کرنا چاہتا ہے

ہا ہے دو قسم کی موصوف کے لئے کسی مفت کے یا کسی مفت کے لئے کسی موصوف کے ثابت کرنے کا۔ ۴۔ جیسے قسم مفت علی موصوف کی مثال لافاروس الا علی تموز سوار تو صرف علی ہے اور کوئی نہیں۔ اور قسم موصوف علی مفت کی مثال جیسے لا علی الا لوس۔ علی صرف تموز سوار ہی ہے اور کوئی نہیں۔

⑤ قسم نہیں اس قدر اضافی کو کہتے ہیں کہ جس میں کوئی ایک مفت کیلئے دو موصوف میں سے ایک کو یا ایک موصوف کیلئے دو متضاد میں سے ایک کو منتخب کرنے میں تزلزل ہو۔ جیسے قسم مفت علی موصوف کی مثال سا قائم الا زید کما ہوئے والا صرف زید ہے اور کوئی نہیں ہے۔ اور قسم موصوف علی مفت کی مثال جیسے ملازید الا قائم کما ہوئے والا علی ہے۔

قسم کے مولیٰ طریقے یہ ہیں: ① نفی الاستثناء ہو جیسے ان کلمۃ الاملاک کدریم (نہیں ہے یہ مگر ایک قائل قدر زشت) ② اتنا کا استعمال ہو جیسے انما الفایم علی (بھلا تو علی ہی ہے) ③ لا یا بل بالکن کے ذریعہ مفت کرنے جیسے انما فلیز لا فلیم (میں نہیں کہنے والا ہوں تم کہنے والا نہیں) انما انما خایب بل خایب (میں حساب جانتے والا نہیں ہوں ملک کا ہے ہوں) ④ جس چیز کو کام میں یا فروغ دینے میں اس کو مقدم کرنا جیسے ایاک نعبد (ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں)۔

⑤ قسم اعلیٰ علی الموصوف اور قسم الموصوف علی العتد کے دو زمانہ فرق کی وضاحت مع اسٹل:۔ قسم اعلیٰ علی الموصوف اس قسم کو کہتے ہیں کہ وہ مفت صرف اس موصوف میں پائی جائے اور اس موصوف کو چھوڑ کر کسی دوسرے موصوف تک جواز نہ ہو۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس موصوف میں دوسری صفات بھی پائی جائیں۔ جیسے لافاروس الا علی شہدادہ تو صرف علی ہی ہے۔ یعنی شہوداری کی مفت صرف علی میں پائی جاتی ہے اس سے جواز نہ ہو کہ کسی دوسرے تک نہیں پہنچتی۔ اور قسم الموصوف علی العتد اس قسم کو کہتے ہیں کہ وہ موصوف صرف اس مفت کے ساتھ متصف ہو اور اس مفت کو چھوڑ کر کسی دوسری مفت تک جواز نہ کرے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ مفت کسی دوسرے موصوف میں بھی پائی جائے جیسے الا بکد الا کلقب بکرتو صرف کاتب ہی ہے۔ یعنی بکر میں صرف وصف کاتب پائی جاتی ہے بکر کاتب کے علاوہ کسی دوسری مفت کے ساتھ متصف نہیں ہے۔ البتہ وصف کاتب اس سے جواز ہو کہ کسی دوسرے شخص میں بھی پائی جاسکتی ہے۔

نقشہ اشعار..... والایجاز و هو تأدیة المعنی الغ

ایجاز از انطباق و مساوات کی تعریف اسٹل کے ساتھ ذکر کریں، مفت نے واعلم علم الیوم والامس قبلہ..... سے کہ میں پر استدلال کیا ہے۔ نیز اغلال کی تعریف و مثل بھی ذکر کریں۔

① غلام سے سوال ہے..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) ایجاز و انطباق و مساوات کی تعریف مع اسٹل (۲) واعلم علم الیوم والامس قبلہ کا مسئلہ (۳) اغلال کی تعریف۔

② ایجاز از انطباق و مساوات کی تعریف مع اسٹل:۔ ایجاز: اپنے بانی العسر کی تعبیر اور اس کی عکاسی کا وہ طریقہ ہے جس میں معنی مراد زیادہ اور اس کی ادائیگی و ترجمانی کرنے والی عبارت کم ہو البتہ اس کم عبارت میں بھی فرضی حکم ہر طور پر اور اور ہی ہو جیسے یقفا فلیک ویل ینکوی خلیب و مغزیل (اے میرے بھائی دوست! تم میری جگہ پر بار بار آکر سامنے آ کر لو کہ سکو۔ تم جوئے غم پر جاؤ اس مثال میں جیسا کہ آپ ترجمہ کیے ہوئے کہ معنی کے مقابلے میں غلط کام لائے گئے ہیں

اور وہ الفا سے پہلے یا صلحتی کے لئے کوفہ کر کے لکھا گیا ہے۔ مگر ان کے بارے میں غرض کہ اس طرح لکھی ہوئی ہے کہ کلام میں قفا مشدّد کر کے ماضی میں حذف پر دلالت کرنے والا ایک قرینہ موجود ہے۔

مخاطب: یہ ہے کہ معنی ضروری کو اس مہارت سے ادا کرنا جس معنی کی نسبت سے نامزد ہو اور مفید بھی ہو جیسا کہ آیت کریمہ وَتَآتِسُ وَهْنُ الْعَظْمِ مَنِ وَاشْتَغَلَ الزَّائِسُ شَدِيدًا (اے میرے پروردگار میرے جسم کی ہڈیاں ڈھیلی ہوئیں گی اور سر کے بال بھی سفید ہو چکے ہیں) یعنی میں بڑھاپا چکا ہوں دیکھئے یہاں انکسار مطلب کے لئے بہت سے الفاظ بڑھا دیئے گئے ہیں تاکہ ضعف انہی طرح سے ثابت اور تحقیق ہو جائے۔

مسائل: اس نے ماضی البصیر کی تعبیر اور اس کی معنای کا وہ طریقہ ہے جس میں معنی مراد کی اور اس کو ادا کرنے والے الفاظ دونوں مساوی اور برابر ہوں یعنی الفاظ بقدر معنائی اور معنائی بقدر الفاظ ہوں اور ہر ایک دوسرے کے مقابلے میں نہ زیادہ ہوں نہ کم ہوں اور یہ تعبیر درمیان نہ رہے کہ لوگوں کے حرف کے مطابق ہو اور در معنائی طبقے سے مراد وہ لوگ ہیں جو بلاغت کے رتبے کو پانے والے نہ ہوں اور نہ ہی وہ اس قدر عاجز نہ ہوں کہ انہیں ہم کو کہنے کہہ نہیں سکیں۔ جیسے وَاذْأُرْ أَيْتُ السَّالِحِينَ يَخْضَعُونَ فِیْ أَيْتِنَا لِمَا عَرْضَ عَنْهُمْ (اے مخالف جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات انکسار میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو تو ان کے پاس بیٹھے سے کنارہ کش ہو جا یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں) اس مثال میں الفاظ بقدر معنائی ہیں نہ کم اور نہ زیادہ یعنی اس آیت میں اس کے معنی مراد ہی (کنارہ کشے آیات اللہ سے استعزا اور عیب جوئی کے وقت ان سے کنارہ کشی کا حکم) اور اس کیلئے لائے جانے والے الفاظ جتنے چاہئے تھے ہی لائے گئے ہیں۔ نہ تو اس میں ایجاز کی طرح بعض الفاظ کوفہ کیا گیا ہے اور نہ ہی مخاطب کی طرح ضرورت سے زیادہ مترادفات وغیرہ الفاظ کی زیادتی کی گئی ہے۔

⑦ **وَاعْلَمِ عِلْمَ الْيَوْمِ وَالْأَمْسِ قَبْلَهُ كَمَا مَسْتَدِلٌّ** :- ہر کام پر عصر و عشاء کی مثال ہے کہ اس میں لفظ امس کے بعد قبلہ کا ذکر ہے تاکہ یہ کہہ سکیں کہ امس کل گذشتہ کو ہی کہتے ہیں۔ اور کل آئندہ کے لئے غلّا کا لفظ مستعمل ہوتا ہے۔ تو کہو: قبلہ کا ذکر نامزد ہے اور کوئی نیا معنی و فائدہ بھی نہیں دے گا۔

⑧ **اغْلَالُ كِي تَحْرِيفٌ بِمِثَالِ** :- اغلال: معنی مراد کی کوئی معنی کے مقابلے میں کم مہارت کے ذریعہ ادا کرنا اور بھراس مہارت سے غرض بھی پوری واضح نہ ہو رہی ہو، جیسے: لَقَبْتُشْ خَيْرَ لِيْنَ يَطْلَالُ النُّوْكَ بِمَنْ غَاشَ كَلًّا (جہالت و بیوقوفی کے سامنے میں گزرنے والی خوشحال زندگی عقل و علم کے سامنے میں گزرنے والی تنگ دست زندگی سے بہتر ہے۔) یہاں ہستی کے مقابلے میں شمر کے الفاظ بھی کم ہیں اور یہ ہر عمر اور حکم کو مکمل طور پر واضح بھی نہیں کر رہا۔ کیونکہ العوش کی لغو غذا اور ممن غاش کدا کی قید ہی خلال الغلال حذف کی گئی ہے۔ اور اس حذف پر کوئی قرینہ وال بھی نہیں ہے۔ بلکہ ایک کام تفسیر لغتیں کی وجہ سے کام لے کر سے خارج ہے۔

السؤال الثالث ۱۴۴۰ھ

السؤال الاول :- **وَلَدَ بَلَكْرُ فَعَلَ يَنْبَغُ عَنِ التَّشْبِيهِ نَحْوَ قَوْلِهِ تَعَالَى: (إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا**

مفثورًا) وَالْأَحْلَفُ إِدَانَةُ التَّشْبِيهِ وَوَجْهٌ يَمْسُ تَشْبِيْهَا بَلِيْغًا

تشبیہ کی تعریف اور مثال کی وضاحت کریں۔ ارکان تشبیہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ مہارت ذکرہ کی تخریج کریں، نیز تشبیہ بلخ کی مثال بھی تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) تشبیہ کی تعریف اور وضاحت مع مثال (۲) ارکان تشبیہ کی تعداد بتانے کی مہارت (۳) مہارت کی تخریج (۴) تشبیہ بلخ کی مثال۔

﴿ترجمہ﴾..... ① تشبیہ کی تعریف اور وضاحت مع مثال :- تشبیہ کلام کا دوسرا درجہ تعبیر جس میں ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف و معنی میں کی غرض کی وجہ سے کسی حرف تشبیہ کے ادھر شریک و لاحق کرنا ہے جس چیز کو تشبیہ دی جائے اس کو مشبہ اور جس کے ساتھ تشبیہ دی جائے اس کو مشبہ بہ اور جس وصف و معنی میں تشبیہ دی جائے اس کو جو تشبیہ اور جس حرف کے ذریعہ تشبیہ دی جائے اس کو اداس تشبیہ کہتے ہیں جیسے العلم کالفہم فی الہدایۃ (علم ہدایت میں نور کی مثل ہے)۔ اس مثال میں علم کو مشبہ ہدایت میں کاف کے ذریعہ نور کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اس میں العلم مشبہ کاف حرف تشبیہ الفہم کو مشبہ بہ اور الہدایۃ وصف تشبیہ اور وجہ تشبیہ ہے اور یہی چار چیزیں ارکان تشبیہ کہلاتی ہیں۔

② ارکان تشبیہ کی تعداد و نشاندہی :- ارکان تشبیہ چار ہیں۔ ① مشبہ : وہ چیز جس کو کسی وصف میں دوسری چیز کے ساتھ تشبیہ دی جائے۔ ② مشبہ بہ : وہ چیز جس کے ساتھ کسی وصف میں دوسری چیز کو تشبیہ دی جائے۔ ③ اداس تشبیہ : وہ حرف جو تشبیہ پر دلالت کرے۔ ④ وصف تشبیہ : وہ خاص وصف جس میں ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

تشبیہ کے ان چاروں ارکان کا ذکر وہ مثال کے ذریعے واضح کیا جا چکا ہے۔

③ مہارت کی تخریج :- عموماً کاف اور کان کے ذریعہ تشبیہ دی جاتی ہے البتہ بعض اوقات کوئی ایسا فعل ذکر کر دیا جاتا ہے جو تشبیہ والا معنی دلا کر دیتا ہے جیسے اذراہم حمیتہم لؤلؤا منلؤلؤا (جب تو ان غلامان جنت کو دیکھے گا تو انہیں بکھرے ہوئے موتی خیال کرے گا)۔ اس مثال میں غلامان کو موتیوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور اداس تشبیہ کوئی حرف نہیں بلکہ فعل (حمیتہم) ہے جو تشبیہ کے معنی پر دلالت کر رہا ہے۔

④ تشبیہ بلخ کی مثال :- بعض اوقات کسی تشبیہ سے اداس تشبیہ اور وجہ تشبیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے اس تشبیہ کو تشبیہ بلخ کہتے ہیں کیونکہ اس صورت میں تشبیہ کی بلاغت میں اور زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے جیسے وجعلنا اللیل لہلؤا (ہم نے رات کو لباس کی طرح ساتر بنایا) اس مثال میں کاف حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ (فی العسر) کو حذف کیا گیا ہے۔

﴿الاسع الفاسق﴾..... الْإِسْفَازَةُ هِيَ تَجَلُّعُ عِلَاقَتِهِ الْفَسَاقَةُ..... وَأَصْلُ الْإِسْفَازَةِ تَغْبِيبَةُ خَلْقٍ أَخَذَ طَرَفِيهٖ وَزَجَّاهُ شِبْهً وَأَذَوَاتُہٗ، وَتَغْبِيبُہٗ یُسَمَّى مُسْتَعْلَاً لَّہٗ، وَتَغْبِیبُہٗ بِہٖ مُسْتَعْلَاً وَہٖ..... وَتَنْقِیْمُ الْإِسْفَازَةِ إِلَى مُصْرَحٍ ذِی مَکْنِیَّۃٍ وَإِلَى أَصْلِیَّۃٍ وَإِلَى مُؤَشَّحَةٍ۔

مہارت پر مہارت کا کررہ کر رہیں۔ واصل الاستعلا تَغْبِیبُہٗ حذف أحد طرفیه وجہ شبہ وادات تخریج کریں۔ مہارت میں ذکرہ استعارے کی اقسام کو مثالوں سے واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) مہارت پر مہارت (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی

تشریح (۳) عبارت میں مذکور استعارہ کی اقسام کی وضاحت مع امثلہ۔

جواب..... ① عبارت پر اعراب: یکما مژ فی العوالم آتفا۔

② عبارت کا ترجمہ:- استعارہ وہ کلمہ ہے جس کا طاق و نسبت مشابہت ہو۔ استعارہ کی اصل وہ ایسی تشبیہ ہے جس کی دو طرفوں میں سے ایک طرف، وہ تشبیہ اور حرف تشبیہ کو حذف کر دیا گیا ہو، مشبہہ کو مستعار لہ، مشبہہ پر کو مستعار مت کہتے ہیں اور استعارہ تسمیہ ہوتا ہے کہ مصرعہ مکلیہ، اصل یہ اور حرفہ کی طرف۔

③ عبارت کی تشریح:- عبارت کا ماحل یہ ہے کہ استعارہ در حقیقت اختصار کردہ تشبیہ کا ہی دوسرا نام ہے مگر اس میں تشبیہ کی دو طرف یعنی مشبہہ و مشبہہ پر میں سے ایک طرف کو اور وہ تشبیہ و حرف تشبیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے یعنی استعارہ حقیقت میں تشبیہ ہی ہے مگر اس میں تشبیہ کے اجزائے اربعہ میں سے تین اجزاء حذف ہوتے ہیں۔

④ عبارت میں مذکور استعارہ کی اقسام کی وضاحت مع امثلہ:-

مصرعہ: جس میں مشبہہ پر کو صراحتاً ذکر کیا گیا ہو اور مشبہہ کو ذکر نہ کیا گیا ہو جیسے فَلَمَسَطُوا لِلْوُلَاةِ مِنَ النَّوْجِ وَسَفَّوْا وودلوا وعصفت عتلی العناب بالعود۔ (پھر اس مجہو نے نے نرس سے سوئی برساتے اور گلاب کے پھولوں کو تیراب کیا اور صاب کو اولوں سے (۴)۔ اس شعر میں شارح نے مجہو پر کی آنکھوں کو نرس سے، آنسوؤں کو موتیوں سے، درخشاں کو گلاب کے پھولوں سے اور انھوں کو اولوں سے اور انھیں کے پودوں کو صاب سے تشبیہ دی ہے اور صرف مشبہہ پر کو ذکر کیا گیا ہے۔

مکلیہ: وہ استعارہ جس میں مشبہہ کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس کے لوازمات میں سے کسی لازم کے ذریعہ اشارہ کیا گیا ہو جیسے وَالْخَيْبِش لَهَا جَنَاحُ الذَّلٰی مِنَ الْوُخْفَةِ (والدین کے آگے عاجزی کرتے ہوئے نیاز مندی سے کندھوں کو جھکاؤ)۔ اس مثال میں عاجزی کے لئے پرندہ کا استعارہ کیا گیا ہے پھر اس مشبہہ کو حذف کر دیا گیا ہے اور اس کے لوازمات میں سے کسی ایک لازم یعنی جناح کے ذریعہ دلالت کی گئی ہے۔

اصلیہ: استعارہ اصلیہ وہ تشبیہ ہے جس میں مستعار نظام غیر شق (ام جامہ) ہو جیسے يَخْتَابُ اَنْزَلْنَا لَكَ الْيَقُوْجِ الْفُلُوسُ مِنَ الْخُلُقَاتِ اِلَى النُّوْجِ، اس مثال میں قلام بطور ایسے دو الفاظ ہیں جہاں جامہ ہیں اور ان کے ذریعہ خلال و ایمان کا معنی غیر حقیقی مراد لیا گیا ہے اور الفاظ مستعار ام جامہ ہیں۔

مرحومی: استعارہ مرحومی وہ استعارہ ہے جس میں مشبہہ کے قلام و مناسب کو ذکر کیا گیا ہو جیسے اُولٰٓئِكَ اَلْبٰٓئِسْنَ اَلْمَلْبَٔسَ وَالْخُلَآءَ بِالْهٰٓؤُلَآءِ فَقَا وَبَحَثَ يَجْلُوْهُمْ (یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو فرمایا پس ان کی تمہارت نے ان کو تلخ کر دیا)۔ اس مثال میں ایشار الہیاطل علی الحق کو اشتراک سے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے تمہارت میں غیر مرغوب ہیں یا مرغوب ہیں کے ساتھ تبادلہ ہوتا ہے اسی طرح یہاں بھی تبادلہ پایا جاتا ہے یا پھر اس اشتراک کو انکار کے لئے مستعار بنایا گیا ہے پھر اس پر مستعار مت (مشبہہ پر) یعنی تمہارت کے قلام و مناسب (نفسی الواقع فی القجولة) کو شریعہ کر کے ذکر کیا۔ لہذا یہ دو تمہارت کے الفاظ قلام مشبہہ پر ہیں۔



﴿الورقة السادسة: في الادب العربي والعقائد﴾

﴿السؤال الاول﴾ ﴿مختارات﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشيخ الاول﴾

..... وَعَزَّازَ سُؤْلَ اللَّهِ تَبَيَّنَ لَكَ الْفَرْقُ وَفَجِئَ لَاحِظِي الْيَمَانُ وَالْظِلَالُ وَتَجَهَّزْ رَسُوْلُ اللَّهِ تَبَيَّنَ
وَتَبَيَّنَ لَكَ مَعَا فَكَيْفَكَ أَغْلُوْا لَكِيْ تَجَهَّزْ مَعَهُمْ فَارْجِعْ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَأَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ وَأَتَقَادَرُ عَلَيْهِ
لَمْ يَزَلْ يَتَحَدَّى بِيْ حَتَّى اشْتَدَّ الْجِلْدُ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللَّهِ تَبَيَّنَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهْلِيْ
شَيْئًا، فَقُلْتُ تَجَهَّزْ بَعْدَهُ بِقَوْمٍ أَوْثَقِيْنَ ثُمَّ الْحَقُّهُمْ فَغَلَبُوْا بَعْدَانِ فَصَلُّوا لَا تَجَهَّزْ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ
شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ فَزَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ يَتَحَدَّى بِيْ حَتَّى اسْتَرْغَوْتُ وَتَقَارَضْتُ الْفَرْقُ، وَهَمَّكَ أَنْ أَرْجُلَ
فَلَدِيْكُمْ وَلَيْتَنِيْ غَلَبْتُ. (س. ۱۰، مجلس خیرات اسلام)

مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز الفاظ غلطوں کی انگریزی معنی تحقیق بھی تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال کا حل تین سو دو ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) الفاظ غلطوں کی انگریزی معنی تحقیق۔

﴿جواب﴾ ۱) مہارت پر اعراب :- کما مَرَّ فِي الْعَوَالِ أَنْفَا۔

۲) مہارت کا ترجمہ :- یہ غزوہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا جبکہ مکمل طور پر اسے ہونے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس کے ساتھ مسلمانوں نے بھی تیاری کی تو اس شروع ہوا کہ کھانا تاکہ ان کے ساتھ تیاری کروں پھر میں وہاں لوٹا اور میں نے کچھ بھی پورا نہ کیا ہوتا اور میں دل میں کہتا کہ میں اس پر دو سو ہزار سے میرے ساتھ کسی صورت حال میں ہوگی جی کہ کوشش تیز اور رفت ہوگی تو یہی ہوتا ہے اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے تیاری مکمل کر لی اور میں نے ابھی اپنی تیاری میں سے کچھ بھی مکمل نہیں کیا تھا تو میں نے کہا کہ میں آپ ﷺ کے ایک یا دو دن بعد تیاری کروں گا اور ان کے ساتھ شال ہو جاؤں گا ان کے چلے جانے کے بعد میں صبح کو کھانا کے تیاری کروں پھر میں اس حال میں لوٹا کہ میں نے کچھ بھی پورا نہیں کیا تھا پھر اس حال میں لوٹا کہ میں نے کچھ پورا نہیں کیا تھا تو ہمیشہ میرا یہی حال رہا جی کہ وہ تیرے چلے گئے اور جنگ شروع ہوگئی اور میں نے ارادہ کیا کہ کوئی کروں پھر ان کو مل جاؤں اور کاش کہ میں یہ کام کرتا۔

۳) خود کشیہ الفاظ کی انگریزی معنی تحقیق :- ﴿تَقَارَضْتُ﴾ یعنی جہل سے کفر و تقوۃ ہے یعنی مکمل مصدقہ ﴿الْعَوَالِ﴾ (الر) یعنی پہلدار ہوتا۔

﴿ظِلَالٌ﴾ یعنی جہاں کا سفر دیکھنا ہے یعنی سایہ مصدقہ ﴿لَا ظِلَالَةَ﴾ (سج) یعنی سایہ دار ہوتا۔

﴿تَجَهَّزْتُ﴾ میں دو احد حکم فعل مضارع معلوم از مصدر ﴿تَجَهَّزْتُ﴾ (تعمل) یعنی تیاری کرتا، سامان مہیا کرتا۔

﴿الْحَقُّهُمْ﴾ میں دو احد حکم فعل مضارع معلوم از مصدر ﴿لَحَقْنَا﴾ (سج) یعنی لاق ہونا ملنا۔

﴿اسْتَرْغَوْتُ﴾ میں زوج مذکر عاب فعل ماضی معلوم از مصدر ﴿اسْتَرْغَا﴾ (انفال) یعنی جلدی کرتا، بہت کرتا۔

﴿هَمَّكَ﴾ میں دو احد حکم فعل ماضی معلوم از مصدر ﴿هَمَّكَ﴾ (الر) مضارع یعنی رنجیدہ ہو گئیں ہوتا۔

﴿الشيخ الثاني﴾ قَسَمْتُ أَنْبِيَّ الدُّعْيَةِ فَمِنْ أَشْرَابِ قُرَيْشٍ عَشِيَّةٌ فَقَالَ لَهَا إِنْ أَبَيْتِ أَنْ تَخْرُجِيْ وَمَقَلَّةٌ

وَلَا تَخْرُجِيْ، أَتَخْرُجِينَ وَجَلَّ بِكَ حُسْبُ الْقَوْمِ وَيَصِلُ الرُّجْمُ وَيَقْرَى الضُّعْفُ وَيُعِينُ عَلَى

نَوَائِبِ الْحَقِّ؟ فَلَمْ تَكُذِّبِيْ قُرَيْشٌ بِخَوَارِ أَنْبِيَّ الدُّعْيَةِ وَقَالُوا لِأَبْنِ الدُّعْيَةِ مَرَاتِ أَنْ تَكُذِّبِيْ قُرَيْشٌ فَلَمَّا قَبِلَتْ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ

فَلْيُحْضِلْ لَهَا وَلْيَقْرَأْ مِثْلَهُ وَلَا يُؤْذِنَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِيْ بِهِ فَإِنَّا نَحْشِيْ أَنْ يَفْتِنَ يَسْلِفْنَا وَأَبْنَةُ نَا فَقَالَ

لِللَّهِ أَنْبِيَّ الدُّعْيَةِ لِأَبْنِيْ تَكُذِّبِيْ قُرَيْشٌ أَتُؤْذِنُكَ بِذَلِكَ تَعْبُدُ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِيْ بِحِلَالِهِ وَلَا يَتَقَرَّبُ إِلَى

غفور قادر۔ (۳) میں شرعاً اسلام) مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز مہارت کے مضمون کی نشاندہی بھی کریں۔

خلاصہ سوال۔ اس سوال کا حل تین امور ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کے مضمون کی نشاندہی۔

جواب۔ ۱۔ مہارت پر اعراب :- کلمات فی السؤال آنفا۔

۲۔ مہارت کا ترجمہ :- تو ان المہارت نے قریش کے معزز لوگوں کے پاس شام کو چکر لگایا اور ان سے کہا کہ بے شک ابوبکر حبیباً آدمی نہ لکھا ہے اور نہ لکھا جاتا ہے۔ کیا تم ایسے آدمی کو نکالتے ہو جو حق کو کھاتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور بوجہ اٹھاتا ہے اور مہمان نوازی کرتا ہے اور حق کے واقعات پر ادا کرتا ہے؟ تو قریش نے ان المہارت کی بناؤ کو نہ جھٹلایا اور انہوں نے ان المہارت سے کہا کہ ابوبکر کو حکم کرو کہ وہ چائے کو اپنے گھر میں مہارت کرنے اور اس میں نفاذ پڑھے اور اس کی وجہ سے میں تکلیف نہ دے اور اس کو ظاہر کرنے کے وہ پنے نہ ہو میں خوف ہے کہ وہ ہماری عورتوں اور ہمارے بیٹوں کو تشویش ڈال دے گا یہ بات ان المہارت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اس طریقہ پر غصہ نہ دے کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی مہارت کرتے اور نفاذ میں اطمینان نہ کرتے یعنی اس کو ظاہر نہ کرتے اور اپنے گھر کے علاوہ کسی جگہ میں قرآن نہ پڑھتے۔

۳۔ مہارت کے مضمون کی نشاندہی :- مذکورہ مہارت کا تعلق کیف ہا جود النبی (آپ ﷺ) نے کیسے ہجرت فرمائی) کیا تھا ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۳۱ھ

الشيء الاول..... دَخَلَ الْقَوْمُ وَاللَّيْلُ خَرَجُوا وَعَرَفُوا أَنَّهُمْ أَنْكَرُوا وَخَرَجُوا مَوَاقِفَ اسْتَحْقُوا إِتْمَادِيْنَ أَحَدِكُمْ

لُعْنَةً عَلَىٰ يَسَابِيهِ، إِذَا سَمِعْتَ أَتَوَيْتَ أَتَيْتَ بِقَوْمِ الْجَسَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ أَكْثَبُ وَعَلَيْكَ يَوْمَ الْيَوْمِ، إِنَّ مِنْ أَخْلَاقِ الْقَوْمِ قُوَّةَ يَمْنٍ وَبَيْنَ وَخَرَّ مَلْفِي لَيْثٍ، وَلِلْجَسَابِ يَمِينٌ وَعِلْمٌ فِي جِلْمٍ وَجِلْمٌ يَعْلَمُ وَيَكْتُمُ لَيْثٌ وَفِي تَجَلَّيْ فَاغِيٍّ وَأَنْصَافِي اسْتِقْلَاقِيٍّ، لَا يَجِيفُ عَلَى مَنْ يَبِيضُ وَلَا يَابِسُ فِي مَنْصَعِدَةٍ مَنْ يُجِبُّ وَلَا يَطِيرُ وَلَا يَنْفِرُ وَلَا يَلْبِزُ وَلَا يَلْفُ وَلَا يَلْفُ وَلَا يَلْقَبُ وَلَا يَنْشِي بِالْمِينَةِ وَلَا يَتَّبِعُ مَقْلَبٍ لَهُ وَلَا يَجْعَلُ الْحَقَّ الْيَمِينُ عَلَيْهِ وَلَا يَتَجَاوَزُ فِي الْقُدْرِ وَلَا يَشْمِثُ بِالْفَجِيفَةِ إِنْ خَلَّتْ بَغْيُهُ وَلَا يُضَرُّ بِالْمَنْصَعِدَةِ إِذَا نَزَلَتْ بِسْوَاقٍ

مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز صاحب مضمون کا مختصر تعارف بھی تحریر کریں۔ (۳) میں شرعاً اسلام)

خلاصہ سوال۔ اس سوال کا حل تین امور ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) صاحب مضمون کا مختصر تعارف۔

جواب۔ ۱۔ مہارت پر اعراب :- کلمات فی السؤال آنفا۔

۲۔ مہارت کا ترجمہ :- انہی قسم قوم ایمان میں داخل ہوئی پھر نکل گئی اور پچھتا پھر اپنی ہو گئی حرام سمجھا پھر حلال سمجھا لیا، سوائے

اس کے نہیں تم میں سے ایک کا دین اس کی زبان پر چائے کے قابل معمولی چیز ہے، جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ حساب کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو؟ کہتا ہے جی ہاں، انصاف کے دن کے مالک کی قسم اس نے جھوٹ بولا ہے۔ چنگ مؤس کے اخلاق میں سے ہے دین میں مضبوطی، نرمی میں ہوشیاری، یقین میں ایمان، بردباری میں علم اور علم کے ساتھ بردباری، نرمی میں متل مند اور نرمی میں مہر کرنا اور مالدار کی میں سامانہ روی اختیار کرنا اور خرچ میں مہربانی کرنا اور کرور و ملکن کیلئے رحمت اور حقوق میں ادا نیکی اور استقامت میں انصاف کرنا اور مؤمن جس پر غصہ ہوتا ہے اس سے زیادتی نہیں کرتا اور محبوب کی ادا میں گناہ نہیں کرتا اور نہ غیبت کرتا ہے اور نہ غصہ دیتا ہے اور نہ عیب لگاتا ہے اور نہ فضول کام کرتا ہے اور نہ لہو و لب کرتا ہے اور نہ خلوتی روی نہیں کرتا جو چیز اس کی تہ و ناس کے پیچھے نہیں جاتا اور جو حق اس کے اوپر اس کا انکار نہیں کرتا اور غدر میں حد سے تجاوز نہیں کرتا اور کسی دوسرے پر مصیبت آنے سے تو

تخلیق سے پہلے کا سرمد و علاقہ ہے جس کی ناک نے چیز۔

تخلیق سے پہلے واحد کرم حاضر فعل مضارع از سرمد و تخلیقاً (ج) یعنی کا نادر ہوا کر۔

السؤال الثالث: عقیدہ طحاویہ ۱۴۳۱ھ

وَلَا يَكُونُ إِلَّا تَجَرُّدًا وَلَا تَبَلُّغًا الْأَوْعَامَ وَلَا تَدْرِكُ الْأَنْفُسَ وَلَا يَشْفِيهِ الْأَنَامُ خَلْقُ
يُؤْتُوهُمُ قِيُومًا لَا يَنَامُ (ص ۳۰۷-۳۰۸)

ترجمہ العبارة مع تشكيها. اذكر اختلاف المعتزلة في مسألة الإرادة. اشرح العبارة بتمامها.
خلاصہ سوال کے۔ اس سوال کا کل پارامور ہیں (۱) عبادت کا ترجمہ (۲) عبادت پر اعراب (۳) مسئلہ ارادہ میں معتزلہ کا اختلاف (۴) عبادت کی تشریح۔

جواب۔ ۱ عبادت کا ترجمہ ہے۔ اور جہاں میں نہیں ہوتا مگر وہی جبر اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ انسانی خیالات اس کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے اور نہ ہی عقل انسانی اس کا ادراک کر سکتی ہے۔ کوئی حقوق اس کے مقابلہ نہیں اور وہ ایسا زندہ ہے جس کو کبھی سوت نہیں آئے گی اور ایسا محافظ ہے جس کو کبھی نیند نہیں آتی۔

۲ عبادت پر اعراب۔ یہ کما فی السؤال انفا۔

۳ مسئلہ ارادہ میں معتزلہ کا اختلاف۔ یہ تمام افعال عباد کے خالق اللہ تعالیٰ ہیں اور کسی چیز کی ایجاد و تحقیق وحیت و ارادہ کے بغیر نہیں ہو سکتی پس افعال عباد میں سے کوئی فعل بھی اللہ تعالیٰ کے ارادے وحیت اور قضاء و قدر اور حکم کے بغیر وجود میں نہیں آتا خواہ وہ افعال خیر کی قبیل سے ہو یا شر کی قبیل سے ہو۔

معتزلہ ارادہ الہی کے تمام افعال عباد کو عام ہونے کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بندوں کے اچھے افعال تو ارادہ الہی کے سبب صادر ہوتے ہیں۔ اور برے افعال ارادہ الہی کے سبب صادر نہیں ہوتے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ شر اور فحش کا ارادہ نہیں کرتا حتیٰ کہ کافر سے بھی اس نے ایمان ہی کا ارادہ کیا ہے اور قاتل سے بھی طاعت کا ہی ارادہ کیا ہے اور اصل معتزلہ کے نزدیک یہ ہے کہ جس طرح خلق فحش ہے اسی طرح ارادہ فحش بھی ہے۔

معتزلہ نے جو اصل بتلایا ہے کہ جس طرح خلق فحش ہے اسی طرح ارادہ فحش بھی ہے۔ ہم اس اصل کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ خلق فحش ہے اور شر اور فحش فحش ہے بلکہ کسب فحش اور فحش کے ساتھ متصف ہونا فحش ہے جو بندے کا اختیار فعل ہے اور معتزلہ کی اصل پر بندوں کے بیشتر افعال ارادہ الہی کے خلاف صادر ہوں گے اور یہ بہت بری بات ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کا مطلب ہو گا اور اپنی مراد میں ناکام ہو گا لازماً آئے گا۔ (عنوان الفوائد ص ۴۱)

۴ عبادت کی تشریح۔ معتزلہ نے مذکور بالا عبادت سے فرقہ ضالہ کے تمام نظریات کا رد کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ قدر یہ اور معتزلہ جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے ایمان کا ارادہ کرتا ہے۔ مگر مؤمن اسکے ارادہ کے مطابق ایمان لے آتا ہے۔ کافر ایمان نہیں لاتا۔ انکی یہ بات جہالت پر مبنی ہے اسلئے کہ اس صورت میں کافر کا اللہ تعالیٰ کے ارادہ کی خلاف ورزی کرنا لازم آئے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کی مخالفت ممکن نہیں ہے۔ میزان کا یہ نظریہ عقل اور کسب کے درمیان فرق نہ کرنے کی وجہ سے ہے اصل بات یہ ہے کہ ہر چیز مشاؤون کا ایمان کافر کا کفر و بندوں کے اچھے اور برے اعمال، طبع و نقصان سب اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد اِنْ اَزَادْنٰكُمْ سُوًى اَوْ اَزَادْنٰكُمْ رَحْمَةً لَّيْسَ مِنْكُمْ شَيْءٌ (اگر اللہ تعالیٰ تم پر برائی یا مہربانی کرے گا یا تم کو جو چیزیں کون اس سے بچا سکتا ہے)

بائی عقل اور کسب میں فرق یہ ہے کہ بندے کے وہ افعال جو اس کے ارادہ کے بغیر صادر ہوتے ہیں یا افعال صرف انہی کے فعل اور ارادے سے ہیں ان کے صدور میں بندہ کی قدرت اور اختیار کو کوئی دخل نہیں ہے اور بندے کے وہ افعال جو بندہ کے ارادہ اور اختیار سے صادر ہوتے ہیں مثلاً کفر، ایمان، طاعت و معصیت وغیرہ یہ عمل اختلاف ہیں، اہل سنت کے نزدیک ان کا خالق و استی باری تعالیٰ ہے اور کسب بندے کے اختیار و قدرت سے ہے تو بندہ جب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قدرت کو استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت قدیرہ سے وہ عمل موجود فرمادیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے اس کے ارادہ و شیت کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا اور انسانی عقل و شعور کے ذریعہ اس کا اور اک نہیں ہو سکتا، اسی طرح اگرچہ بندے بھی بعض صفات مثلاً سمیع و بصر وغیرہ کے ساتھ متصف ہیں مگر باری تعالیٰ کی صفات میں اور ان کی صفات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

اسی طرح وہ زندہ رہنے والی ذات اور باقی رہنے والی ذات ہے اور خود قائم رہ کر دوسروں کو قائم رکھتا اور سنبھالتا ہے۔ اور یہ صفت حق تعالیٰ ہے اس میں کوئی اور شریک نہیں ہے۔ لہذا لفظ قیوم اسی ذات پر ہی بولا جائے گا کسی اور کو قیوم نہیں کہا جائے گا۔

(المع الخ) وَالْإِسْتِطَاعَةُ الْيُسْرُ يُجِبُّ بِهَا الْفِعْلُ مِنْ نَحْوِ التَّوَفُّقِ الَّذِي لَا يَجُوزُ أَنْ يُؤْصَفَ السَّخْلُوقُ بِهِ فَهِيَ تَمِ الْفِعْلُ وَأَمَّا الْإِسْتِطَاعَةُ مِنَ الصَّيْغَةِ وَالْوُسْعِ وَالْتَمَكِّنِ وَصَلَاةِ الْآلَاتِ فَهِيَ قَبْلَ الْفِعْلِ وَبِهَا يَتَعَلَّقُ الْخُطَابُ وَهُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا يَخْلِفُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا وَشَقَا (س ۱۳۰ مادی)

شکل عبارتہ تم ترجمہا جمیلہ۔ اشرح العیلوہ بكل وضوح۔ وضع الفرق بین قسمی الاستطاعة۔ (۱) عبارت کا ترجمہ سوال ہے..... اس میں اس میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تخریج (۴) استطاعت کی دونوں قسموں کے درمیان فرق۔

باب ① عبارت پر اعراب :- کما حق فی السوال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ :- اور وہ استطاعت جس کے ذریعے فعل واجب ہوتا ہے۔ جیسے وہ فعل جس سے مخلوق کو متصف نہیں کیا جاسکتا استطاعت فعل کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور جس وہ استطاعت جو صحت، وسعت، قدرت اور موافق اسباب کی صورت میں رہا ہوتی ہے اس کا وجہ فعل سے پہلے ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَا يَخْلِفُ اللَّهُ تَعَالَى نَفْسًا إِلَّا وَشَقَا۔

③ عبارت کی تخریج :- اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ لفظ استطاعت بھی تو سلاطی اسباب و آلات کے معنی میں آتا ہے اور یہ استطاعت کا مجازی معنی ہے اور اس معنی کے اعتبار سے استطاعت فعل پر مقدم ہوتی ہے کیونکہ اسی استطاعت پر فعل کی تکلیف کا مدار ہے اور اگر فعل سے پہلے بندہ کو یہ استطاعت حاصل نہ ہو تو غیر مستطیع کو فعل کا مکلف بنانا لازم آئے گا جو کر درست نہیں ہے اور کئی لفظ استطاعت کا اطلاق بندہ کی اس قدرت پر ہوتا ہے جس کے ذریعے فعل کا وجود ہوتا ہے اور یہ استطاعت کا حقیقی معنی ہے جس کو اشعارہ فعل کا متناظر بالتران مانتے ہیں یا اس معنی کے پہلے سے بندہ کے اندر فعل کی قدرت نہیں ہوتی بلکہ جب وہ فعل کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے اندر اس فعل کی قدرت پیدا فرمادیتے ہیں جس کے ساتھ ہی فعل موجود ہو جاتا ہے اور معتزلہ کہتے ہیں کہ بندہ کے اندر یہ قدرت فعل سے پہلے بھی موجود ہوتی ہے تاکہ غیر مستطیع کو فعل کا مکلف بنانا لازم نہ آئے اور فعل کے ساتھ بھی موجود ہوتی ہے تاکہ غیر قدرت کے فعل کا موجود ہونا لازم نہ آئے چونکہ لفظ استطاعت کو مطلقاً ذکر کرنے سے یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ شاید استطاعت کا اس بلکہ مجازی معنی اسباب و آلات کی سلاطی ہے جو بالا جماع فعل پر مقدم ہے اس لئے معصف نے استطاعت کا معنی بیان کیا کہ استطاعت کا حقیقی معنی قدرت ہے جو کل نزاغ ہے کیونکہ مجازی معنی کل نزاغ نہیں ہے وہ بالا جماع فعل پر مقدم ہے۔

۱۷ استقامت کی دونوں قسموں کے درمیان فرق :- ذکرہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ استقامت کی دو قسمیں ہیں ① استقامت بمعنی سلامتی اسباب و آلات سے معنی متفق علیہ ہے ② استقامت بمعنی قدرت یہ معنی ایشاء و امور متحرک کے درمیان متفق نہیں ہے استقامت کا معنی مجازی جو کہ سلامتی اسباب و آلات سے استقامت کی یہی قسم تکلیف کی صحت کا دار ہے اس لئے کہ یہ استقامت فعل سے مقدم ہوتی ہے اس کے بغیر انسان احکام کا مکلف نہیں ہو سکتا۔

﴿ الحوروفۃ الحسانۃ ﴾ فی الادب العربی والعقائد

السؤال الاول ﴿ مختارات ﴾ ۱۴۳۲ھ

النسج الاول

..... بحسب الآداب الفاضل نجلا أسلوب الخريزني وبالأصح مقلداً وهو وزير أعظم دولة إسلامية في عصرها وكتابت من أخت سلطان في عهده صلاح الدين الأيوبي قباير الصليبيين ومؤيد ترويض المسلمين ما تفتقر أسلونه في العالم الإسلامي وحرص على تجميع الكتب والمخطوطات في أنحاء التلويك الإسلامية وهكذا بقي أسلوب وجيد يتحكم في العالم الإسلامي ويستطيع على الأوساط الأدبية وأصبحت ما خلفه هؤلاء الكتاب المتصنفون من تراث أدبي هو الغنى بالآداب العربية وجملة المؤرخون للآداب فاستغنى عنهم أئمة البلاغة وأئمة البيان وأصحاب الأساليب وقدموا مكتبة وعرضوه لدارينيين والتابعين وقدموا بغضاً وتناقلوا وأصبحت كتب التاريخ والآداب نسخة واحدة. (۵۰) مجلس شرايع اسلام

عبارات پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز مہارت کا مفہوم و خلاصہ بھی تحریر کریں۔
﴿ خلاصہ سوال ﴾ اس سوال کا حل تین امور ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کا مفہوم و خلاصہ

جواب

① عبارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔
② عبارت کا ترجمہ :- بحر تحریر کی طریقہ کا مجھ و قاضی فاضل آیا اور زیادہ صحیح ہے کہ وہ اس کا مقلد ہے اور وہ اپنے زمانہ کی بڑی حکومت کا وزیر اور مسلمانوں کی بڑی حکومت والے صلیبوں پر غالب اپنے زمانے کے سب سے پسندیدہ بادشاہ صلاح الدین ایوبی کا راز دار کا تب تھا۔ لہذا اس کا طریقہ عالم اسلامی میں پھیل گیا اور مملکت اسلامیہ کے اطراف میں لکھاریوں اور دانشوروں نے اس کی تقلید کرنے پر جس کیلئے اور اسی طرح وہ اکیلا ایسا اعزاز دیا جو عالم اسلامی میں حکومت کرتا ہوا اور ادبی دستاویزوں پر غالب رہا اور ان بناؤں لکھاریوں نے جو ادبی میراث چھوڑی تھی عربی ادب سے وہی مراد ہو گئی۔ اور ادب کے مؤرخین آئے تو انہوں نے ان کو بلاغت کے امام اور بیان کے امیر و صاحب طرق اعتبار کیا اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا اس کو آگے کیا اور اسی کو بڑے بڑے والوں اور محققین کرنے والوں کے سامنے پیش کیا اور بعض نے بعض کی تقلید کی اور ایک دوسرے سے اسی کو نقل کیا اور تاریخ و ادب کی کتاب ایک نسخہ ہو کر رہ گئی۔

③ عبارت کا مفہوم و خلاصہ :- عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ علامہ خریزنی کے مقامات کا اسلوب ایجاد کرنے اور مقامات لکھنے کے بعد بہرہ طویل عمر میں مکاتبات ہی ادبی درس و تدریس کا محور بنی اور اسی سے طویل عمر تک فائدہ اٹھایا گیا پھر علامہ خریزنی کے اسلوب کا مجھ و دیگر اس کا مقلد قاضی فاضل آیا اور اس نے علم ادب پر لکھا اور وہ سلطان صلاح الدین ایوبی کا راز دار کا تب تھا پھر اس کا طریقہ عالم اسلام میں پھیل گیا اور عالم اسلام نے پھر اسی کے طریقہ پر لکھنا شروع کر دیا۔ کا تب و دانشور پرواز لوگ اس کی تقلید کے حریف ہو گئے اور بعد والے وقتوں میں پھر اسی کی ادبی میراث کو قبول کیا گیا۔ ادب کے مؤرخین نے ان کو بلاغت کا امام اور علم بیان کا امیر قرار دیا اور تصویر کا یہی رخ انہوں نے آنے والی سلسلوں کے سامنے پیش کیا اور چلنے چلائے ایک دوسرے سے نقل کرتے

آپ ﷺ کے اس خطبہ و ارشاد کی وجہ سے انصار رو پڑے اور انہوں نے اپنی دائروں کو ترک کر لیا اور کہنے لگے کہ ہم آپ ﷺ کی تقسیم پر راضی ہیں۔

السؤال الثاني ۵۱۴۲

الشفع الاول..... يَا غَدَّالَهُ ابْنُ عَمَرَ أَنْظِرْ تَاعَلَى مِنَ الدَّيْنِ؟ فَحَسِبُونَهُ لَوْ جَدُّهُ مَيْتًا وَتَمْلِكُنِي أَعْقَابُ نَحْوَهُ، قَالَ إِنْ وَفَى لَكَ مَالُ آلِ عَمَرَ فَلَا يَهْمُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلَا أَسْأَلُ فِي بَيْنِ عَدُوِّي بَيْنَ كُفُوبِ فَإِنْ لَمْ تَقْبِ أَمْوَالَهُمْ فَسَلْ فِي قَرْيَتِي وَلَا تَغْلِبْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَلَا غِنَى هَذَا الْمَالُ، انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عَمْرُ السَّلَامِ وَلَا تَقُلْ أَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا، وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عَمْرُكَ الْخَطَابُ أَنْ يُلْقِنَ مَعَ صَلَاحَتِهِ، قَالَ فَسَلُّمْ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِمَا فَوَجَدَهُمَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَقَالَ: يَقْرَأُ عَلَيْكَ عَمْرُكَ الْخَطَابُ السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُلْقِنَ مَعَ حَاجَتِهِ فَقُلْتُ كُنْتُ أُرِيدُكَ لِنَفْسِي وَلِأَوْلَادِي بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي.

مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز الفاظ غلو کی لغوی و صرفی تحقیق بھی تحریر کریں۔ (۳۰ ص ۵۱۴۲ مجلس خیرات اسلام)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) الفاظ غلو کی لغوی و صرفی تحقیق۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب: نکاحاً فی السوال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ: اسے مہر اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جو میرے دوسرے؟ لوگوں نے اس کا حساب لگایا تو اس کو چھایا ہزار یا اس کی محسوس پایا فرمایا اگر اس کے لئے آل عمر کا مال پورا ہو جائے تو اس کو ان کے مال سے ادراک و زندگی دہری تکب میں سوال کر۔ پھر اگر ان کے مال کفایت نہ کریں تو قریش میں سوال کرنا اور ان سے دوسرے لوگوں کی طرف تہجد نہ کرنا، ہذا میری طرف سے یہ مال ادراک۔ پھر ان مؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ کہ عمر آپ کو سلام کہتے ہیں اور امیر المؤمنین نہ کہتا سنے کے میں آج مؤمنین کا امیر نہیں ہوں اور ان سے کہہ مہر بن خطاب اس بات کی اجازت طلب کرتا ہے کہ وہ اپنے دوسرا بیویں کے ساتھ دفن کیا جائے۔ مرد بن یونس کہتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سلام کیا پھر اجازت طلب کی پھر ان پر داخل ہوئے تو ان کو پایا اس حال میں کہ وہ بیٹی رو رہی تھیں پھر عرض کیا عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور اس بات کی اجازت چاہتے ہیں کہ وہ اپنے دوسرا بیویں کے ساتھ دفن کیے جائیں: تو انہوں نے فرمایا کہ اس جگہ کا میں اپنے لئے ارادہ رکھتی تھی لہذا آج میں عمر کو اپنے پورے ترجیح دیتی ہوں۔

③ الفاظ غلو کی لغوی و صرفی تحقیق: "أَنْظِرْ" میندو احد ذکر امر حاضر معلوم از مصدر مَفْظُوْا مَفْظُوْا مَفْظُوْا (المرور مع) یعنی دیکھنا۔

"فَوَجَدَهُمَا" میندو جن ذکر نائب فاعل حاضر معلوم از مصدر وَجَدَ (مضارع) یعنی پایا، غیبناک ہونا۔

"انْطَلِقْ" میندو احد ذکر امر حاضر معلوم از مصدر انْطَلَقَ (انفصال) یعنی جانا، چلنا۔

"يُلْقِنُ" میندو احد ذکر نائب فاعل مضارع مجہول از مصدر يُلْقِنُ (ضرب) یعنی گاؤں، دفن کرنا۔

"تَبْكِي" میندو احد مؤنث قاضی فعل مضارع معلوم از مصدر تَبَكَتْ (ضرب، ناقص) یعنی رونا۔

"تَوَلَّوْنِي" میندو احد مطلق بحث لام تاکید بالون مفعول مضارع معلوم از مصدر تَوَلَّوْا (انفصال) یعنی ترجیح دینا۔

الشفع الثاني..... فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ صَانَعَهُمْ عَشَائِكَ بِالْقَدَاتِ وَالْأَمْوَالِ لِيَقْرَؤُوا بِهَا عَلَى ظُلْمٍ وَجِبَّتِكَ ثُمَّ قَعَلَ ذَلِكَ نَوَاسِفِيَّةً وَالْقُرُوءَ مِنْ رَجَبِيَّتِكَ لِيَتَسَالُوا ظُلْمَ مِنْ لَوْنِهِمْ، فَامْتَلَأَتْ بِلَادُ اللَّهِ بِالطُّغَمِ خُلُفَاتًا وَتَغْنِيًا وَفَسَادًا وَهَلَاكًا هَلَاكًا الْقَوْمَ شَرُّكَ لَكَ فِي سُلْطَانِكَ وَأَنْتَ غَائِلٌ، فَإِنْ جَلَّ مَنَظَّمٌ جَبَلٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَإِنْ

اَزَادَ نَفْعَ فَضِيْلَتِكَ عِنْدَ ظُلُوْكَ وَجَدَكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنْ ذَلِكَ وَآوَقَفْتَ لِلنَّاسِ رَجُلًا يَنْتَظِرُ فِي تَطَاهِيْمِهِ
مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز مہارت کے عنوان اور صاحب مضمون کی نشاندہی بھی کریں۔ (۱۳۔ پیر خیرات سلم)
﴿ظاہر سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کے
عنوان اور صاحب مضمون کی نشاندہی۔

ترجہ..... ① مہارت پر اعراب :- کما مَرَّ فِي السَّوَالِ آنْفًا۔

② مہارت کا ترجمہ :- تو جس نے سب سے پہلے انکو عدا کیا اور مالوں کی صورت میں رشوت دی وہ تیرے عادل ہیں تاکہ تیری
عوام پر ظلم کرنے میں رشوت کے ذریعہ مضبوط ہوں۔ پھر یہ کام تیری عوام میں سے ان لوگوں نے کیا جو قدرت اور دولت والے ہیں
یا کہ وہ ان پر ظلم کریں جو ان سے کم ہیں تو اس طرح لالچ کی وجہ سے اللہ کی زمین ظلم اور زیارتی و فساد سے بھر گئی اور یہ لوگ تیری بے
فہمی کی حالت میں تیری حکومت میں تیرے شریک ہو گئے پس اگر کوئی ظلم کی شکایت کرنے والا آجائے تو تیرے اور اسکے درمیان
رکاوٹ کر دی جاتی ہے۔ پھر اگر تیرے ظاہر ہونے کے وقت وہ اپنا قصہ تیرے سامنے پیش کرنے کا ارادہ کرے تو تجھے اس حال میں
پاتا ہے کہ تو نے اس سے منع کر دیا ہے اور تونے لوگوں کے لئے ایک شخص مقرر کر رکھا ہے جو لوگوں کے مظالم میں دیکھے
③ مہارت کے عنوان اور صاحب مضمون کی نشاندہی :- یہ مہارت القميص الاحمد (سرخ قمیص) سے اخذ ہے۔
اور صاحب مضمون کا نام ابو محمد احمد بن محمد بن مہدیہ ہے۔

السؤال الثالث ﴿عقيدہ طحاویہ﴾ ۵۱۴۳۲

النسخ الاول..... وَلَا تَنْهَيْتَ قَدَمَ الْإِسْلَامِ إِلَّا عَلَى ظَهْرِ التَّسْلِيمِ وَالْإِسْتِغْلَامِ لَمَنْ زَامَ عِلْمَ مَا خُلِصَ
غَلْبِهِ عَلَيْهِ وَلَمْ يَنْفَعِ بِالْمُسْلِمِ لَهْنًا عَجَبًا تَرَاهَا عَنْ خَلِيسِ التَّوَجُّيْدِ وَصَلْبِ التَّغْفِرَةِ وَصَجِيحِ
الْإِيمَانِ قِيَمًا تَهْدِي بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ وَالتَّضْوِيقِ وَالتَّكْلِيفِ وَالْإِقْزَارِ وَالْإِنْكَارِ مَوْضُوعًا تَالِيًا وَأَيْفًا
شَاكَ لَا مُؤْمِنًا مُضْطَلًّا وَلَا جَلِيدًا مُتَكَلِّفًا. (س۔ ع۔ د۔ ہ)

شکل عبارتہ تم ترجمہا۔ اشرح العبارة بحيث يتضح معنى التسليم. حلق الكلمات المعملة لغةً و صرفاً۔
﴿ظاہر سوال﴾..... اس سوال میں چار امور ترجیح طلب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کی
توضیح (۴) کلمات معملہ کی لغوی معنی تحقیق۔

ترجہ..... ① مہارت پر اعراب :- کما مَرَّ فِي السَّوَالِ آنْفًا۔

② مہارت کا ترجمہ :- اور اسلام ثابت قدم نہیں روکتا مگر تسلیم و استیغلام کے ساتھ جس نے ان چیزوں کو جاننے کی کوشش کی
جن کے جاننے سے اس کو مستحکم کیا گیا ہے اور اس کی ذمہ نے اطاعت پر قہر نہیں کیا تو اس کا یہ مقصد اس کو خاص توحید، معرفت و دین
اور حج ایمان سے محروم کر دے گا بلکہ ایسے شخص کی حالت کفر و ایمان، تصدیق و تکذیب اور اقرار و انکار کے درمیان ہمیشہ دوسوں
میں جھکاؤ رکھتی اور اراج غصص کی طرح لہذب و دھن رہتی ہے۔ نہ وہ تصدیق کرنے والا مؤمن ہوتا ہے اور نہ تکذیب کرنے والا کافر ہوتا ہے۔
③ مہارت کی توضیح :- اس مہارت کا ماحصل یہ ہے کہ وہ مہم الہی کے اصولوں کو کتاب و سنت کے بغیر نہیں سمجھا جاسکتا بلکہ رسول
اللہ ﷺ کی اطاعت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعقیب و تقلید پر عمل کر ہی دین کو سمجھا جاسکتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ایسی بات کو کسی طور پر سمجھاتے
ہوئے فرماتے ہیں کہ جس طرح چاقوں کے قرار کے لئے کسی شئی کی پشت کا ہونا ضروری ہے اسی طرح اسلام پر ثابت قدمی اور اس

کی بات کیلئے بھی ضروری ہے کہ آدمی خصوصاً شریعہ اور احادیث رسول کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔ کتاب و سنت سے جو احکام ثابت ہوں بلا جھج و چراغ ان کو تسلیم کرے۔ اپنی رائے اور قیاس کے ذریعے معارضہ نہ کرے۔ جس نے اپنی عقل کے گھوڑے اوڑھائے ہوئے قرآن مجید میں کوئی بات کہی اور سلف کے طریقہ سے ہٹ کر قرآن کی تفسیر کی اور دین کو سمجھا اور تسلیم درمنا کا دامن چھوڑ دیا تو اس کا یہ مقصد اس کو خالص توحید و دین کی سمجھ اور ایمان کی صحت سے دور کر دینا اور جو آدمی اس میں مبتلا ہو جاتی، قیل و قال اور تاویلات فاسدہ و رائے زنی کرتا ہے وہ توحید و معرفت اور اصل ایمان سے محروم ہو جاتا ہے اور شکوک و شبہات کے گرداب میں پھنس جاتا ہے۔ اور ایسے سوز پر جا کھڑا ہوتا ہے کہ اس کو ایمان و کفر، باقر اور انکار، تہجد حق و کذب میں تردد ہونے لگتا ہے۔ جس کی وجہ سے ذکر و واسطیٰ مؤمن کہلاتا ہے کیونکہ شبہات نے اس کو مغلوب کر دیا ہے اور نہ جادہ و کذب (کھلا کافر) کہلاتا ہے کیونکہ اقرار برقرار ہے۔

۲۷ کلمات معلّمہ کی لغوی و صرفی تحقیق :- تخلیفاً میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مؤسوسمۃ میندا احدہ کر بحث اسم فاعل از مصدر و سوسمۃ (غلبت) سوسمۃ النہاء و سوسمۃ میں جھکا ہوا۔

مَا وَقَرَّ فِي الْقُلُوبِ الْبَاطِنَةِ وَالْإِنْتِبَاحَ مِنَ عَدْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْفُلُوقَ مِنْ جَلَالِ جَهَنَّمَ
 وَالْكَفْرَ كَمَا فِي النَّارِ وَالْجَهَنَّمَ مِنْ مَزَامِيرَ إِبْلِيسَ وَالْخُذْرُ جَمَاعَ الْإِيمَانِ وَالْيَسَدَ جَعَلَهُ الشَّيْطَانُ وَالشَّيْطَانُ
 شُعْبَةً مِنَ الْجَنُونِ وَشَرُّ التَّكْلِيفِ كَسْبُ الرِّبَا وَشَرُّ التَّوَكُّلِ نَالِ الْيَقِينِ وَالشَّيْطَانُ مَنْ وَعِظَ بِقِيَمِهِ وَالشَّيْ
 طَانُ شَيْءٌ فِي بَطْنِ آيَةٍ. (مسلم بن الحجاج)

وَمِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مَالُ الْيَتِيمِ وَالسَّبِيلِ مَنْ وَجَّهٌ يَغْنِيهِ كِتَابُ تَرْكِبِ تَرْجُمَانِ - خلاصہ عبارت کی لغوی و صرفی تحقیق کریں۔
 (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) جملہ کی تَرْكِيب (۴) عبارت
 کی لغوی و صرفی تحقیق۔

جواب..... ۱ عمارت راعراب: حکام مرفہ السوال، آفتاب۔

۶ **محاربت کا ترجمہ:** اور بعض لوگ وہ ہیں جو نماز میں نہیں آتے مگر بعد میں پانچویں سے اور بعض لوگ وہ ہیں جو ذکر اللہ نہیں کرتے سوائے قس کوئی کے نہ گناہوں میں سے کسی سے بڑا گناہ و مجتہاد ہوئے والی زبان ہے، بہترین مال داری دل کی مال داری ہے، اور شک کرنا کفر میں سے ہے اور مردود پروا رکھنا کرنا جاہلیت میں سے ہے اور خیانت کرنا جہنم میں گھسنے کے مثل جھٹسنے کی مثل ہے، اور مال جمع کرنا آگ سے دھو لانا ہے اور کندے سے شعر شیطان کی بائیسوں میں سے ہیں اور شب تمام گناہوں کو جمع کرنے والی ہے اور عورتیں شیطان کا جال ہیں اور جوانی و دیوانگی کا شعبہ ہے اور بدترین کمائی سود کی کمائی ہے اور بدترین کھانا شہیم کا مال ہے اور نیک جنت وہ ہے جو اپنے غیر کے ساتھ نصرت کیا گیا ہو اور کامل بد جنت وہ ہے جو اپنی ماں کے پات میں بد جنت ہو۔

[illegible]

۱۲) کلمات منظوم کی لغوی و صرفی تحقیق :- مکتوبہ : یہ ہائیک کا سینہ ہے از صدر کتبنا و کذبنا (خرب) بمعنی جھوٹ بولنا و فتنہ سینہ واحد کے نائب فعل اس میں طبع از صدر و فتناء و فتناء (خرب) مثل بمعنی ثابت ہو کر یا تحمل بمعنی تقہم کرنا۔ آواز تباہ : یہ باب بحال کا صدر ہے (اجوف) بمعنی شک کرنا۔ جرد و فتناء (خرب) بمعنی شک یا تہمت میں ڈالنا۔ غلوؤ : یہ باب لعر (مضارع) کا صدر ہے بمعنی خیانت کرنا۔ کسفی : یہ باب غریب (الریف مقرر) کا صدر ہے حافظ جملہ : یہ مع ہے اس کا مفرد جملوۃ ہے بمعنی اصر۔ صدر جملوۃ جملی (لعر و تاس) جملیٹا (خرب) بمعنی زانو پر جھٹکا، اگیوں کے کل کرنا اور۔ آفتیناۃ : یہ باب لعر (اجوف) کا صدر ہے بمعنی لوح کرنا اردو یا پیشہ دانوں کا کرنا۔

مزامیز: یہ مزار کی جمع ہے بمعنی بانسری۔ مصدر مزار، زمیڑا (لعر، ضرب) بمعنی بانسری بھانا۔

الشيخ العظيم..... قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَا تَوَجَّهَ قَائِلًا خَضِرُنِي هَيْتُ وَطَوَيْتُكَ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَ أَقُولُ بِمَاذَا أَخْرَجَ مِنْ سَخِجَلِهِ عَدَاؤًا وَ اسْتَعْتَفْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ رِيٍّ وَ رَأَى مِنْ أَعْلَى: فَلَمَّا قِيلَ لِي وَ سُئِلَ الْأَعْمَى: قَدْ أَكَلْتُ قَائِلِيًا زَاغَ عَنِّي الْهَوَالُ وَ عَزَمْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرَجَ مِنْهُ أَبَدًا بِهَيْتُ إِلَيْهِ كَذِبٌ فَلَمْ هَمَمْتُ مِثْلَهُ

وَأُصْبِحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَزُكُّ فِيهِ وَكَعْتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَلَسَ إِلَى الْخَلْفَاءِ فَلَمَّا قَامُوا يَتَقَدَّرُونَ إِلَيْهِ وَيَخْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضَعَاءَ وَلَمَّا بَيْنَ رَجُلًا فَقِيلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَانِيَتُهُمْ وَبَاطِنَتُهُمْ وَاسْتَغْفَرُوا لَهُمْ وَكُلَّ سَرَادِيهِمْ إِلَى اللَّهِ حَتَّى قُلْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ. (مسند احمد ۵۱/۱)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ عبارت کی ترکیب بھی تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب۔

جواب..... ① عبارت پر اعراب :- حکام فی السؤال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ :- کعب بن مالک نے فرمایا کہ جب مجھے یہ بات پہنچی کہ آپ ﷺ واپس آ رہے ہیں تو مجھے لگنے آ پکڑا اور میں جھوٹ یاد کرنا شروع ہو گیا اور میں کہتا کہ میں کل کس بات کے ساتھ آپ کی ناراضگی سے نکلوں گا اور میں نے اپنے لوگوں میں سے ہر ایک جھوٹ سے اس بارے میں مدد طلب کی تو مجھے مجھے کہا گیا کہ آپ ﷺ نے سایہ قدم ال دیا ہے تو مجھ سے جھوٹ دور ہو گیا اور میں نے پہچان لیا کہ میں اس سے ایسی چیز کے ساتھ نہیں نکل سکتا جس میں جھوٹ ہو تو میں نے آپ ﷺ سے بچ بولے کا پکا ارادہ کر لیا اور صبح کو آپ ﷺ آگئے اور آپ ﷺ جب سفر سے آتے تو مسجد سے ابتدا کرتے اس میں دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کیلئے بیٹھے تو جب آپ نے اپنا یہ معمول کر لیا تو آپ ﷺ کے پاس پیچھے رہنے والے لوگ آئے تو آپ کے سامنے عذریاں کرنے لگے اور آپ کے لئے قسمیں کھانے لگے جو اس سے زیادہ آدمی تھے تو آپ ﷺ نے ان سے ان کے ظاہر قبول فرمایا اور ان کو بیعت کر لیا اور ان کے لئے استغفار کیا اور ان کے پوشیدہ حال کو اللہ کے سپرد کیا تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا جب میں نے آپ پر سلام کیا تو آپ ﷺ غصہ ہونے والے آدمی کی طرح مسکرائے پھر فرمایا۔

③ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب :- ف عاخذ قبل فعل منهم جار مجرور ملکر متعلق ہو ا فعل کے رسول اللہ مضاف و مضاف الیہ ملکر فاعل علانیہ مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفعول علیہ والی عاخذ ہا یہ فعل و فاعل ہم مفعول بہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفعول اول والی عاخذ استغفر فعل و فاعل لهم جار مجرور ملکر متعلق ہو ا فعل کے فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفعول ثانی مفعول علیہ اپنے دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ مفعول ہوا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۵۱۴۳۳

الشيء الاول

..... وَلَا يَمِينُ الْيَتَامَى لِيَسْأَلَ بَلَى وَلِكُنْتُ زَعَمْتُ فِيهِ لِمَا تَكُنْ يَدِي فَقَدْ أَصْفَرْنَا بِذَلِكَ وَمَا أَحْقَرُ مَا تَزَكَّتْ وَمَا أَفْضَرُ مَا فَعَلْتُ فِي جَنْبِ مَا أَتَلْتُ، أَمَا أَنْتَ فَقَدْ خَلَقْتَ بِرُوحِ الْعَاجِلِ وَتَسَعَّدْتَ وَاللَّهُ فِي الْأَجْلِ، غَزَلْتَ الشَّهْرَةَ عَنْكَ فِي حَيْثُكَ لَكِنْ لَا يَدْخُلُكَ عَجْبُهَا وَلَا يَدْخُلُكَ فِتْنَتُهَا فَلَمَّا بَيَّنَّ شَهْرَتَكَ وَبَيَّنَّ يَمِينُكَ وَالْبَسْمَ دَدَ عَنْكَ فَلَمَّا رَأَيْتَ الْيَوْمَ كَثْرَةَ قَبِيحِكَ غَرَفْتَ أَنْ رَبَّكَ قَدْ أَكْرَمَكَ. (مسند احمد ۵۱/۱)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ عبارت کی ترکیب بھی تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب۔

جواب..... ① عبارت پر اعراب :- حکام فی السؤال آنفا۔

۷ عمارت کا ترجمہ: اور تجھے نرم لباس کی خواہش نہیں ہے۔ کیوں نہیں لیکن تو نے اس میں ان نعمتوں کی وجہ سے بے رشتی کی ہے جو تیرے سامنے ہیں۔ تو وہ چیز کہ قدر حقیر ہے جو تیرے غری کی ہے اور جو تیرے چھوڑا ہے وہ اس قدر چھوڑا ہے اس چیز کے مقابلہ میں جو تیرے امید کی ہے وہ اس قدر آسان ہے جو تیرے کیا ہے، لیکن تو دنیا کے آرام کے ساتھ کامیاب ہو گیا ہے، اللہ کی قسم تو آخرت میں نیک بخت ہے تو نے اپنی زندگی میں شہرت کو اپنے آپ سے الگ کر دیا تاکہ آپ میں اس کا جب داخل نہ ہو اور نہ آپ کو اس کا تشوہ لاق ہو۔ پس جب تو فوت ہوا تو تیری موت کے ساتھ تیرے رب نے شہرت دی ہے اور تجھے تیرے عمل کی چادر پہنا دی ہے۔ پس اگر تو آج اپنے پیچھے آنے والوں کی کثرت دیکھتا تو جان لیتا کہ تیرے رب نے تیرا کرام کیا ہے۔

۸ خط کشیدہ الفاظ کی تصحیح: مَهْلِكٌ - مینہ واحد ذکر حاضر فعل ماضی معلوم از مصدر اَنْهَلَ (نهر) بمعنی خراج کرنا۔

مَهْلِكٌ - يَهْدِي - يَهْدِي كاشف ہے، اس کی جمع اَيُّوْدِي ہے بمعنی اچھا و بخیل۔

اَنْهَلَ - مینہ واحد ذکر حاضر فعل ماضی معلوم از مصدر اَنْهَلَ (نهر) بمعنی امید کرنا۔

اَلْيَقِيْ - مینہ واحد ذکر غائب فعل مثنی مضارع معلوم از مصدر اَلْقَى (مع) بمعنی لاق ہونا ملنا۔

اَلْقِيْ - مینہ واحد ذکر غائب فعل ماضی معلوم از مصدر اَلْقَى (افعال) بمعنی پہننا۔

اَلَّذِيْ - مینہ واحد ذکر غائب فعل ماضی معلوم از مصدر اَلَّذِيْ (افعال) بمعنی اکرام و عزت کرنا۔

الضريح الغاب..... وَأَمْرٌ عَلَامَةٌ أَنْ يُطْعِمَتَيْنِ وَيَغْنِيَتَيْنِ يَطْلُعُ فَعَلْتُ وَغْنِيْتُ أَنَّهُ صَابِرٌ وَلَمْ أَوَّلُ أَنْتَقَطُ الغنوب أتَوْعُ إِنْطَارُهُ ، فَلَمَّا صَلَبْتُ الْغَنُوبَ فَلَمْ يَلْغَايَ : مَا يَنْتَقِظُ بِالْأَكْلِ ؟ قَالَ : قَدْ أَكَلْتُ مِنْذُ زَمَانٍ ، فَلَمْ أَوَّلُ بِكُمْ صَابِرًا ؟ قَالَ : لَا . فَلَمْ : أَتَلْكُونِ أَنَا ؟ قَالَ : قَدْ أَكَلْتُ مَا تَلْكُلُهُ فَعَلْتُ ، وَأَخْرَجَ إِلَيْنِ الْوُغْنِيَتَيْنِ وَالْبَلِغَ . فَلَمَّا تَلَّحْنَا وَبِثْ مَبِثْنَا جُوعًا وَأَشْبَحَتْ فَيْزُنَا حَتَّى نَوَلَّنَا التَّنْزِيلَ فَقَالَ يَلْغَايَ إِنْتَعِ لَنَنَا لَعْنًا بِوَدْعِهِمْ فَاثْبَاتَا فَقَالَ كَتَبَ لِيْ يَطْلُعًا فَعَفَّلَ فَكَلَّهْ وَنَضَبَ الْيَلَدَ فَلَمَّا نَفِزْتُ قَالَ : إِنْغُورْ لِيْ مِنْهَا يَطْلُعًا فَعَفَّلَ فَكَلَّهْنَا ثُمَّ قَالَ : ائْخَرْ فِيْهَا لَعْنَةً وَأَلْغَمْنِيْ مِنْهَا فَعَفَّلَ ثُمَّ قَالَ : اَلْقِ قَوَابِلَهَا وَأَلْغَمْنِيْ مِنْهَا فَعَفَّلَ وَأَنَا جَالِسٌ أَنْتَظِرُ إِلَيْهِ لِأَتَدْعُوْنِيْ .

ہمارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ تحریر کریں۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔ (۱۱)۔ (۱۲)۔ (۱۳)۔ (۱۴)۔ (۱۵)۔ (۱۶)۔ (۱۷)۔ (۱۸)۔ (۱۹)۔ (۲۰)۔ (۲۱)۔ (۲۲)۔ (۲۳)۔ (۲۴)۔ (۲۵)۔ (۲۶)۔ (۲۷)۔ (۲۸)۔ (۲۹)۔ (۳۰)۔ (۳۱)۔ (۳۲)۔ (۳۳)۔ (۳۴)۔ (۳۵)۔ (۳۶)۔ (۳۷)۔ (۳۸)۔ (۳۹)۔ (۴۰)۔ (۴۱)۔ (۴۲)۔ (۴۳)۔ (۴۴)۔ (۴۵)۔ (۴۶)۔ (۴۷)۔ (۴۸)۔ (۴۹)۔ (۵۰)۔ (۵۱)۔ (۵۲)۔ (۵۳)۔ (۵۴)۔ (۵۵)۔ (۵۶)۔ (۵۷)۔ (۵۸)۔ (۵۹)۔ (۶۰)۔ (۶۱)۔ (۶۲)۔ (۶۳)۔ (۶۴)۔ (۶۵)۔ (۶۶)۔ (۶۷)۔ (۶۸)۔ (۶۹)۔ (۷۰)۔ (۷۱)۔ (۷۲)۔ (۷۳)۔ (۷۴)۔ (۷۵)۔ (۷۶)۔ (۷۷)۔ (۷۸)۔ (۷۹)۔ (۸۰)۔ (۸۱)۔ (۸۲)۔ (۸۳)۔ (۸۴)۔ (۸۵)۔ (۸۶)۔ (۸۷)۔ (۸۸)۔ (۸۹)۔ (۹۰)۔ (۹۱)۔ (۹۲)۔ (۹۳)۔ (۹۴)۔ (۹۵)۔ (۹۶)۔ (۹۷)۔ (۹۸)۔ (۹۹)۔ (۱۰۰)۔ (۱۰۱)۔ (۱۰۲)۔ (۱۰۳)۔ (۱۰۴)۔ (۱۰۵)۔ (۱۰۶)۔ (۱۰۷)۔ (۱۰۸)۔ (۱۰۹)۔ (۱۱۰)۔ (۱۱۱)۔ (۱۱۲)۔ (۱۱۳)۔ (۱۱۴)۔ (۱۱۵)۔ (۱۱۶)۔ (۱۱۷)۔ (۱۱۸)۔ (۱۱۹)۔ (۱۲۰)۔ (۱۲۱)۔ (۱۲۲)۔ (۱۲۳)۔ (۱۲۴)۔ (۱۲۵)۔ (۱۲۶)۔ (۱۲۷)۔ (۱۲۸)۔ (۱۲۹)۔ (۱۳۰)۔ (۱۳۱)۔ (۱۳۲)۔ (۱۳۳)۔ (۱۳۴)۔ (۱۳۵)۔ (۱۳۶)۔ (۱۳۷)۔ (۱۳۸)۔ (۱۳۹)۔ (۱۴۰)۔ (۱۴۱)۔ (۱۴۲)۔ (۱۴۳)۔ (۱۴۴)۔ (۱۴۵)۔ (۱۴۶)۔ (۱۴۷)۔ (۱۴۸)۔ (۱۴۹)۔ (۱۵۰)۔ (۱۵۱)۔ (۱۵۲)۔ (۱۵۳)۔ (۱۵۴)۔ (۱۵۵)۔ (۱۵۶)۔ (۱۵۷)۔ (۱۵۸)۔ (۱۵۹)۔ (۱۶۰)۔ (۱۶۱)۔ (۱۶۲)۔ (۱۶۳)۔ (۱۶۴)۔ (۱۶۵)۔ (۱۶۶)۔ (۱۶۷)۔ (۱۶۸)۔ (۱۶۹)۔ (۱۷۰)۔ (۱۷۱)۔ (۱۷۲)۔ (۱۷۳)۔ (۱۷۴)۔ (۱۷۵)۔ (۱۷۶)۔ (۱۷۷)۔ (۱۷۸)۔ (۱۷۹)۔ (۱۸۰)۔ (۱۸۱)۔ (۱۸۲)۔ (۱۸۳)۔ (۱۸۴)۔ (۱۸۵)۔ (۱۸۶)۔ (۱۸۷)۔ (۱۸۸)۔ (۱۸۹)۔ (۱۹۰)۔ (۱۹۱)۔ (۱۹۲)۔ (۱۹۳)۔ (۱۹۴)۔ (۱۹۵)۔ (۱۹۶)۔ (۱۹۷)۔ (۱۹۸)۔ (۱۹۹)۔ (۲۰۰)۔ (۲۰۱)۔ (۲۰۲)۔ (۲۰۳)۔ (۲۰۴)۔ (۲۰۵)۔ (۲۰۶)۔ (۲۰۷)۔ (۲۰۸)۔ (۲۰۹)۔ (۲۱۰)۔ (۲۱۱)۔ (۲۱۲)۔ (۲۱۳)۔ (۲۱۴)۔ (۲۱۵)۔ (۲۱۶)۔ (۲۱۷)۔ (۲۱۸)۔ (۲۱۹)۔ (۲۲۰)۔ (۲۲۱)۔ (۲۲۲)۔ (۲۲۳)۔ (۲۲۴)۔ (۲۲۵)۔ (۲۲۶)۔ (۲۲۷)۔ (۲۲۸)۔ (۲۲۹)۔ (۲۳۰)۔ (۲۳۱)۔ (۲۳۲)۔ (۲۳۳)۔ (۲۳۴)۔ (۲۳۵)۔ (۲۳۶)۔ (۲۳۷)۔ (۲۳۸)۔ (۲۳۹)۔ (۲۴۰)۔ (۲۴۱)۔ (۲۴۲)۔ (۲۴۳)۔ (۲۴۴)۔ (۲۴۵)۔ (۲۴۶)۔ (۲۴۷)۔ (۲۴۸)۔ (۲۴۹)۔ (۲۵۰)۔ (۲۵۱)۔ (۲۵۲)۔ (۲۵۳)۔ (۲۵۴)۔ (۲۵۵)۔ (۲۵۶)۔ (۲۵۷)۔ (۲۵۸)۔ (۲۵۹)۔ (۲۶۰)۔ (۲۶۱)۔ (۲۶۲)۔ (۲۶۳)۔ (۲۶۴)۔ (۲۶۵)۔ (۲۶۶)۔ (۲۶۷)۔ (۲۶۸)۔ (۲۶۹)۔ (۲۷۰)۔ (۲۷۱)۔ (۲۷۲)۔ (۲۷۳)۔ (۲۷۴)۔ (۲۷۵)۔ (۲۷۶)۔ (۲۷۷)۔ (۲۷۸)۔ (۲۷۹)۔ (۲۸۰)۔ (۲۸۱)۔ (۲۸۲)۔ (۲۸۳)۔ (۲۸۴)۔ (۲۸۵)۔ (۲۸۶)۔ (۲۸۷)۔ (۲۸۸)۔ (۲۸۹)۔ (۲۹۰)۔ (۲۹۱)۔ (۲۹۲)۔ (۲۹۳)۔ (۲۹۴)۔ (۲۹۵)۔ (۲۹۶)۔ (۲۹۷)۔ (۲۹۸)۔ (۲۹۹)۔ (۳۰۰)۔ (۳۰۱)۔ (۳۰۲)۔ (۳۰۳)۔ (۳۰۴)۔ (۳۰۵)۔ (۳۰۶)۔ (۳۰۷)۔ (۳۰۸)۔ (۳۰۹)۔ (۳۱۰)۔ (۳۱۱)۔ (۳۱۲)۔ (۳۱۳)۔ (۳۱۴)۔ (۳۱۵)۔ (۳۱۶)۔ (۳۱۷)۔ (۳۱۸)۔ (۳۱۹)۔ (۳۲۰)۔ (۳۲۱)۔ (۳۲۲)۔ (۳۲۳)۔ (۳۲۴)۔ (۳۲۵)۔ (۳۲۶)۔ (۳۲۷)۔ (۳۲۸)۔ (۳۲۹)۔ (۳۳۰)۔ (۳۳۱)۔ (۳۳۲)۔ (۳۳۳)۔ (۳۳۴)۔ (۳۳۵)۔ (۳۳۶)۔ (۳۳۷)۔ (۳۳۸)۔ (۳۳۹)۔ (۳۴۰)۔ (۳۴۱)۔ (۳۴۲)۔ (۳۴۳)۔ (۳۴۴)۔ (۳۴۵)۔ (۳۴۶)۔ (۳۴۷)۔ (۳۴۸)۔ (۳۴۹)۔ (۳۵۰)۔ (۳۵۱)۔ (۳۵۲)۔ (۳۵۳)۔ (۳۵۴)۔ (۳۵۵)۔ (۳۵۶)۔ (۳۵۷)۔ (۳۵۸)۔ (۳۵۹)۔ (۳۶۰)۔ (۳۶۱)۔ (۳۶۲)۔ (۳۶۳)۔ (۳۶۴)۔ (۳۶۵)۔ (۳۶۶)۔ (۳۶۷)۔ (۳۶۸)۔ (۳۶۹)۔ (۳۷۰)۔ (۳۷۱)۔ (۳۷۲)۔ (۳۷۳)۔ (۳۷۴)۔ (۳۷۵)۔ (۳۷۶)۔ (۳۷۷)۔ (۳۷۸)۔ (۳۷۹)۔ (۳۸۰)۔ (۳۸۱)۔ (۳۸۲)۔ (۳۸۳)۔ (۳۸۴)۔ (۳۸۵)۔ (۳۸۶)۔ (۳۸۷)۔ (۳۸۸)۔ (۳۸۹)۔ (۳۹۰)۔ (۳۹۱)۔ (۳۹۲)۔ (۳۹۳)۔ (۳۹۴)۔ (۳۹۵)۔ (۳۹۶)۔ (۳۹۷)۔ (۳۹۸)۔ (۳۹۹)۔ (۴۰۰)۔ (۴۰۱)۔ (۴۰۲)۔ (۴۰۳)۔ (۴۰۴)۔ (۴۰۵)۔ (۴۰۶)۔ (۴۰۷)۔ (۴۰۸)۔ (۴۰۹)۔ (۴۱۰)۔ (۴۱۱)۔ (۴۱۲)۔ (۴۱۳)۔ (۴۱۴)۔ (۴۱۵)۔ (۴۱۶)۔ (۴۱۷)۔ (۴۱۸)۔ (۴۱۹)۔ (۴۲۰)۔ (۴۲۱)۔ (۴۲۲)۔ (۴۲۳)۔ (۴۲۴)۔ (۴۲۵)۔ (۴۲۶)۔ (۴۲۷)۔ (۴۲۸)۔ (۴۲۹)۔ (۴۳۰)۔ (۴۳۱)۔ (۴۳۲)۔ (۴۳۳)۔ (۴۳۴)۔ (۴۳۵)۔ (۴۳۶)۔ (۴۳۷)۔ (۴۳۸)۔ (۴۳۹)۔ (۴۴۰)۔ (۴۴۱)۔ (۴۴۲)۔ (۴۴۳)۔ (۴۴۴)۔ (۴۴۵)۔ (۴۴۶)۔ (۴۴۷)۔ (۴۴۸)۔ (۴۴۹)۔ (۴۵۰)۔ (۴۵۱)۔ (۴۵۲)۔ (۴۵۳)۔ (۴۵۴)۔ (۴۵۵)۔ (۴۵۶)۔ (۴۵۷)۔ (۴۵۸)۔ (۴۵۹)۔ (۴۶۰)۔ (۴۶۱)۔ (۴۶۲)۔ (۴۶۳)۔ (۴۶۴)۔ (۴۶۵)۔ (۴۶۶)۔ (۴۶۷)۔ (۴۶۸)۔ (۴۶۹)۔ (۴۷۰)۔ (۴۷۱)۔ (۴۷۲)۔ (۴۷۳)۔ (۴۷۴)۔ (۴۷۵)۔ (۴۷۶)۔ (۴۷۷)۔ (۴۷۸)۔ (۴۷۹)۔ (۴۸۰)۔ (۴۸۱)۔ (۴۸۲)۔ (۴۸۳)۔ (۴۸۴)۔ (۴۸۵)۔ (۴۸۶)۔ (۴۸۷)۔ (۴۸۸)۔ (۴۸۹)۔ (۴۹۰)۔ (۴۹۱)۔ (۴۹۲)۔ (۴۹۳)۔ (۴۹۴)۔ (۴۹۵)۔ (۴۹۶)۔ (۴۹۷)۔ (۴۹۸)۔ (۴۹۹)۔ (۵۰۰)۔ (۵۰۱)۔ (۵۰۲)۔ (۵۰۳)۔ (۵۰۴)۔ (۵۰۵)۔ (۵۰۶)۔ (۵۰۷)۔ (۵۰۸)۔ (۵۰۹)۔ (۵۱۰)۔ (۵۱۱)۔ (۵۱۲)۔ (۵۱۳)۔ (۵۱۴)۔ (۵۱۵)۔ (۵۱۶)۔ (۵۱۷)۔ (۵۱۸)۔ (۵۱۹)۔ (۵۲۰)۔ (۵۲۱)۔ (۵۲۲)۔ (۵۲۳)۔ (۵۲۴)۔ (۵۲۵)۔ (۵۲۶)۔ (۵۲۷)۔ (۵۲۸)۔ (۵۲۹)۔ (۵۳۰)۔ (۵۳۱)۔ (۵۳۲)۔ (۵۳۳)۔ (۵۳۴)۔ (۵۳۵)۔ (۵۳۶)۔ (۵۳۷)۔ (۵۳۸)۔ (۵۳۹)۔ (۵۴۰)۔ (۵۴۱)۔ (۵۴۲)۔ (۵۴۳)۔ (۵۴۴)۔ (۵۴۵)۔ (۵۴۶)۔ (۵۴۷)۔ (۵۴۸)۔ (۵۴۹)۔ (۵۵۰)۔ (۵۵۱)۔ (۵۵۲)۔ (۵۵۳)۔ (۵۵۴)۔ (۵۵۵)۔ (۵۵۶)۔ (۵۵۷)۔ (۵۵۸)۔ (۵۵۹)۔ (۵۶۰)۔ (۵۶۱)۔ (۵۶۲)۔ (۵۶۳)۔ (۵۶۴)۔ (۵۶۵)۔ (۵۶۶)۔ (۵۶۷)۔ (۵۶۸)۔ (۵۶۹)۔ (۵۷۰)۔ (۵۷۱)۔ (۵۷۲)۔ (۵۷۳)۔ (۵۷۴)۔ (۵۷۵)۔ (۵۷۶)۔ (۵۷۷)۔ (۵۷۸)۔ (۵۷۹)۔ (۵۸۰)۔ (۵۸۱)۔ (۵۸۲)۔ (۵۸۳)۔ (۵۸۴)۔ (۵۸۵)۔ (۵۸۶)۔ (۵۸۷)۔ (۵۸۸)۔ (۵۸۹)۔ (۵۹۰)۔ (۵۹۱)۔ (۵۹۲)۔ (۵۹۳)۔ (۵۹۴)۔ (۵۹۵)۔ (۵۹۶)۔ (۵۹۷)۔ (۵۹۸)۔ (۵۹۹)۔ (۶۰۰)۔ (۶۰۱)۔ (۶۰۲)۔ (۶۰۳)۔ (۶۰۴)۔ (۶۰۵)۔ (۶۰۶)۔ (۶۰۷)۔ (۶۰۸)۔ (۶۰۹)۔ (۶۱۰)۔ (۶۱۱)۔ (۶۱۲)۔ (۶۱۳)۔ (۶۱۴)۔ (۶۱۵)۔ (۶۱۶)۔ (۶۱۷)۔ (۶۱۸)۔ (۶۱۹)۔ (۶۲۰)۔ (۶۲۱)۔ (۶۲۲)۔ (۶۲۳)۔ (۶۲۴)۔ (۶۲۵)۔ (۶۲۶)۔ (۶۲۷)۔ (۶۲۸)۔ (۶۲۹)۔ (۶۳۰)۔ (۶۳۱)۔ (۶۳۲)۔ (۶۳۳)۔ (۶۳۴)۔ (۶۳۵)۔ (۶۳۶)۔ (۶۳۷)۔ (۶۳۸)۔ (۶۳۹)۔ (۶۴۰)۔ (۶۴۱)۔ (۶۴۲)۔ (۶۴۳)۔ (۶۴۴)۔ (۶۴۵)۔ (۶۴۶)۔ (۶۴۷)۔ (۶۴۸)۔ (۶۴۹)۔ (۶۵۰)۔ (۶۵۱)۔ (۶۵۲)۔ (۶۵۳)۔ (۶۵۴)۔ (۶۵۵)۔ (۶۵۶)۔ (۶۵۷)۔ (۶۵۸)۔ (۶۵۹)۔ (۶۶۰)۔ (۶۶۱)۔ (۶۶۲)۔ (۶۶۳)۔ (۶۶۴)۔ (۶۶۵)۔ (۶۶۶)۔ (۶۶۷)۔ (۶۶۸)۔ (۶۶۹)۔ (۶۷۰)۔ (۶۷۱)۔ (۶۷۲)۔ (۶۷۳)۔ (۶۷۴)۔ (۶۷۵)۔ (۶۷۶)۔ (۶۷۷)۔ (۶۷۸)۔ (۶۷۹)۔ (۶۸۰)۔ (۶۸۱)۔ (۶۸۲)۔ (۶۸۳)۔ (۶۸۴)۔ (۶۸۵)۔ (۶۸۶)۔ (۶۸۷)۔ (۶۸۸)۔ (۶۸۹)۔ (۶۹۰)۔ (۶۹۱)۔ (۶۹۲)۔ (۶۹۳)۔ (۶۹۴)۔ (۶۹۵)۔ (۶۹۶)۔ (۶۹۷)۔ (۶۹۸)۔ (۶۹۹)۔ (۷۰۰)۔ (۷۰۱)۔ (۷۰۲)۔ (۷۰۳)۔ (۷۰۴)۔ (۷۰۵)۔ (۷۰۶)۔ (۷۰۷)۔ (۷۰۸)۔ (۷۰۹)۔ (۷۱۰)۔ (۷۱۱)۔ (۷۱۲)۔ (۷۱۳)۔ (۷۱۴)۔ (۷۱۵)۔ (۷۱۶)۔ (۷۱۷)۔ (۷۱۸)۔ (۷۱۹)۔ (۷۲۰)۔ (۷۲۱)۔ (۷۲۲)۔ (۷۲۳)۔ (۷۲۴)۔ (۷۲۵)۔ (۷۲۶)۔ (۷۲۷)۔ (۷۲۸)۔ (۷۲۹)۔ (۷۳۰)۔ (۷۳۱)۔ (۷۳۲)۔ (۷۳۳)۔ (۷۳۴)۔ (۷۳۵)۔ (۷۳۶)۔ (۷۳۷)۔ (۷۳۸)۔ (۷۳۹)۔ (۷۴۰)۔ (۷۴۱)۔ (۷۴۲)۔ (۷۴۳)۔ (۷۴۴)۔ (۷۴۵)۔ (۷۴۶)۔ (۷۴۷)۔ (۷۴۸)۔ (۷۴۹)۔ (۷۵۰)۔ (۷۵۱)۔ (۷۵۲)۔ (۷۵۳)۔ (۷۵۴)۔ (۷۵۵)۔ (۷۵۶)۔ (۷۵۷)۔ (۷۵۸)۔ (۷۵۹)۔ (۷۶۰)۔ (۷۶۱)۔ (۷۶۲)۔ (۷۶۳)۔ (۷۶۴)۔ (۷۶۵)۔ (۷۶۶)۔ (۷۶۷)۔ (۷۶۸)۔ (۷۶۹)۔ (۷۷۰)۔ (۷۷۱)۔ (۷۷۲)۔ (۷۷۳)۔ (۷۷۴)۔ (۷۷۵)۔ (۷۷۶)۔ (۷۷۷)۔ (۷۷۸)۔ (۷۷۹)۔ (۷۸۰)۔ (۷۸۱)۔ (۷۸۲)۔ (۷۸۳)۔ (۷۸۴)۔ (۷۸۵)۔ (۷۸۶)۔ (۷۸۷)۔ (۷۸۸)۔ (۷۸۹)۔ (۷۹۰)۔ (۷۹۱)۔ (۷۹۲)۔ (۷۹۳)۔ (۷۹۴)۔ (۷۹۵)۔ (۷۹۶)۔ (۷۹۷)۔ (۷۹۸)۔ (۷۹۹)۔ (۸۰۰)۔ (۸۰۱)۔ (۸۰۲)۔ (۸۰۳)۔ (۸۰۴)۔ (۸۰۵)۔ (۸۰۶)۔ (۸۰۷)۔ (۸۰۸)۔ (۸۰۹)۔ (۸۱۰)۔ (۸۱۱)۔ (۸۱۲)۔ (۸۱۳)۔ (۸۱۴)۔ (۸۱۵)۔ (۸۱۶)۔ (۸۱۷)۔ (۸۱۸)۔ (۸۱۹)۔ (۸۲۰)۔ (۸۲۱)۔ (۸۲۲)۔ (۸۲۳)۔ (۸۲۴)۔ (۸۲۵)۔ (۸۲۶)۔ (۸۲۷)۔ (۸۲۸)۔ (۸۲۹)۔ (۸۳۰)۔ (۸۳۱)۔ (۸۳۲)۔ (۸۳۳)۔ (۸۳۴)۔ (۸۳۵)۔ (۸۳۶)۔ (۸۳۷)۔ (۸۳۸)۔ (۸۳۹)۔ (۸۴۰)۔ (۸۴۱)۔ (۸۴۲)۔ (۸۴۳)۔ (۸۴۴)۔ (۸۴۵)۔ (۸۴۶)۔ (۸۴۷)۔ (۸۴۸)۔ (۸۴۹)۔ (۸۵۰)۔ (۸۵۱)۔ (۸۵۲)۔ (۸۵۳)۔ (۸۵۴)۔ (۸۵۵)۔ (۸۵۶)۔ (۸۵۷)۔ (۸۵۸)۔ (۸۵۹)۔ (۸۶۰)۔ (۸۶۱)۔ (۸۶۲)۔ (۸۶۳)۔ (۸۶۴)۔ (۸۶۵)۔ (۸۶۶)۔ (۸۶۷)۔ (۸۶۸)۔ (۸۶۹)۔ (۸۷۰)۔ (۸۷۱)۔ (۸۷۲)۔ (۸۷۳)۔ (۸۷۴)۔ (۸۷۵)۔ (۸۷۶)۔ (۸۷۷)۔ (۸۷۸)۔ (۸۷۹)۔ (۸۸۰)۔ (۸۸۱)۔ (۸۸۲)۔ (۸۸۳)۔ (۸۸۴)۔ (۸۸۵)۔ (۸۸۶)۔ (۸۸۷)۔ (۸۸۸)۔ (۸۸۹)۔ (۸۹۰)۔ (۸۹۱)۔ (۸۹۲)۔ (۸۹۳)۔ (۸۹۴)۔ (۸۹۵)۔ (۸۹۶)۔ (۸۹۷)۔ (۸۹۸)۔ (۸۹۹)۔ (۹۰۰)۔ (۹۰۱)۔ (۹۰۲)۔ (۹۰۳)۔ (۹۰۴)۔ (۹۰۵)۔ (۹۰۶)۔ (۹۰۷)۔ (۹۰۸)۔ (۹۰۹)۔ (۹۱۰)۔ (۹۱۱)۔ (۹۱۲)۔ (۹۱۳)۔ (۹۱۴)۔ (۹۱۵)۔ (۹۱۶)۔ (۹۱۷)۔ (۹۱۸)۔ (۹۱۹)۔ (۹۲۰)۔ (۹۲۱)۔ (۹۲۲)۔ (۹۲۳)۔ (۹۲۴)۔ (۹۲۵)۔ (۹۲۶)۔ (۹۲۷)۔ (۹۲۸)۔ (۹۲۹)۔ (۹۳۰)۔ (۹۳۱)۔ (۹۳۲)۔ (۹۳۳)۔ (۹۳۴)۔ (۹۳۵)۔ (۹۳۶)۔ (۹۳۷)۔ (۹۳۸)۔ (۹۳۹)۔ (۹۴۰)۔ (۹۴۱)۔ (۹۴۲)۔ (۹۴۳)۔ (۹۴۴)۔ (۹۴۵)۔ (۹۴۶)۔ (۹۴۷)۔ (۹۴۸)۔ (۹۴۹)۔ (۹۵۰)۔ (۹۵۱)۔ (۹۵۲)۔ (۹۵۳)۔ (۹۵۴)۔ (۹۵۵)۔ (۹۵۶)۔ (۹۵۷)۔ (۹۵۸)۔ (۹۵۹)۔ (۹۶۰)۔ (۹۶۱)۔ (۹۶۲)۔ (۹۶۳)۔ (۹۶۴)۔ (۹۶۵)۔ (۹۶۶)۔ (۹۶۷)۔ (۹۶۸)۔ (۹۶۹)۔ (۹۷۰)۔ (۹۷۱)۔ (۹۷۲)۔ (۹۷۳)۔ (۹۷۴)۔ (۹۷۵)۔ (۹۷۶)۔ (۹۷۷)۔ (۹۷۸)۔ (۹۷۹)۔ (۹۸۰)۔ (۹۸۱)۔ (۹۸۲)۔ (۹۸۳)۔ (۹۸۴)۔ (۹۸۵)۔ (۹۸۶)۔ (۹۸۷)۔ (۹۸۸)۔ (۹۸۹)۔ (۹۹۰)۔ (۹۹۱)۔ (۹۹۲)۔ (۹۹۳)۔ (۹۹۴)۔ (۹۹۵)۔ (۹۹۶)۔ (۹۹۷)۔ (۹۹۸)۔ (۹۹۹)۔ (۱۰۰۰)۔ (۱۰۰۱)۔ (۱۰۰۲)۔ (۱۰۰۳)۔ (۱۰۰۴)۔ (۱۰۰۵)۔ (۱۰۰۶)۔ (۱۰۰۷)۔ (۱۰۰۸)۔ (۱۰۰۹)۔ (۱۰۱۰)۔ (۱۰۱۱)۔ (۱۰۱۲)۔ (۱۰۱۳)۔ (۱۰۱۴)۔ (۱۰۱۵)۔ (۱۰۱۶)۔ (۱۰۱۷)۔ (۱۰۱۸)۔ (۱۰۱۹)۔ (۱۰۲۰)۔ (۱۰۲۱)۔ (۱۰۲۲)۔ (۱۰۲۳)۔ (۱۰۲۴)۔ (۱۰۲۵)۔ (۱۰۲۶)۔ (۱۰۲۷)۔ (۱۰۲۸)۔ (۱۰۲۹)۔ (۱۰۳۰)۔ (۱۰۳۱)۔ (۱۰۳۲)۔ (۱۰۳۳)۔ (۱۰۳۴)۔ (۱۰۳۵)۔ (۱۰۳۶)۔ (۱۰۳۷)۔ (۱۰۳۸)۔ (۱۰۳۹)۔ (۱۰۴۰)۔ (۱۰۴۱)۔ (۱۰۴۲)۔ (۱۰۴۳)۔ (۱۰۴۴)۔ (۱۰۴۵)۔ (۱۰۴۶)۔ (۱۰۴۷)۔ (۱۰۴۸)۔ (۱۰۴۹)۔ (۱۰۵۰)۔ (۱۰۵۱)۔ (۱۰۵۲)۔ (۱۰۵۳)۔ (۱۰۵۴)۔ (۱۰۵۵)۔ (۱۰۵۶)۔ (۱۰۵۷)۔ (۱۰۵۸)۔ (۱۰۵۹)۔ (۱۰۶۰)۔ (۱۰۶۱)۔ (۱۰۶۲)۔ (۱۰۶۳)۔ (۱۰۶۴)۔ (۱۰۶۵)۔ (۱۰۶۶)۔ (۱۰۶۷)۔ (۱۰۶۸)۔ (۱۰۶۹)۔ (۱۰۷۰)۔ (۱۰۷۱)۔ (۱۰۷۲)۔ (۱۰۷۳)۔ (۱۰۷۴)۔ (۱۰۷۵)۔ (۱۰۷۶)۔ (۱۰۷۷)۔ (۱۰۷۸)۔ (۱۰۷۹)۔ (۱۰۸۰)۔ (۱۰۸۱)۔ (۱۰۸۲)۔ (۱۰۸۳)۔ (۱۰۸۴)۔ (۱۰۸۵)۔ (۱۰۸۶)۔ (۱۰۸۷)۔ (۱۰۸۸)۔ (۱۰۸۹)۔ (۱۰۹۰)۔ (۱۰۹۱)۔ (۱۰۹۲)۔ (۱۰۹۳)۔ (۱۰۹۴)۔ (۱۰۹۵)۔ (۱۰۹۶)۔ (۱۰۹۷)۔ (۱۰۹۸)۔ (۱۰۹۹)۔ (۱۱۰۰)۔ (۱۱۰۱)۔ (۱۱۰۲)۔ (۱۱۰۳)۔ (۱۱۰۴)۔ (۱۱۰۵)۔ (۱۱۰۶)۔ (۱۱۰۷)۔ (۱۱۰۸)۔ (۱۱۰۹)۔ (۱۱۱۰)۔ (۱۱۱۱)۔ (۱۱۱۲)۔ (۱۱۱۳)۔ (۱۱۱۴)۔ (۱۱۱۵)۔ (۱۱۱۶)۔ (۱۱۱۷)۔ (۱۱۱۸)۔ (۱۱۱۹)۔ (۱۱۲۰)۔ (۱۱۲۱)۔ (۱۱۲۲)۔ (۱۱۲۳)۔ (۱۱۲۴)۔ (۱۱۲۵)۔ (۱۱۲۶)۔ (۱۱۲۷)۔ (۱۱۲۸)۔ (۱۱۲۹)۔ (۱۱۳۰)۔ (۱۱۳۱)۔ (۱۱۳۲)۔ (۱۱۳۳)۔ (۱۱۳۴)۔ (۱۱۳۵)۔ (۱۱۳۶)۔ (۱۱۳۷)۔ (۱۱۳۸)۔ (۱۱۳۹)۔ (۱۱۴۰)۔ (۱۱۴۱)۔ (۱۱۴۲)۔ (۱۱۴۳)۔ (۱۱۴۴)۔ (۱۱۴۵)۔ (۱۱۴۶)۔ (۱۱۴۷)۔ (۱۱۴۸)۔ (۱۱۴۹)۔ (۱۱۵۰)۔ (۱۱۵۱)۔ (۱۱۵۲)۔ (۱۱۵۳)۔ (۱۱۵۴)۔ (۱۱۵۵)۔ (۱۱۵۶)۔ (۱۱۵۷)۔ (۱۱۵۸)۔ (۱۱۵۹)۔ (۱۱۶۰)۔ (۱۱۶۱)۔ (۱۱۶۲)۔ (۱۱۶۳)۔ (۱۱۶۴)۔ (۱۱۶۵)۔ (۱۱۶۶)۔ (۱۱۶۷)۔ (۱۱۶۸)۔ (۱۱۶۹)۔ (۱۱۷۰)۔ (۱۱۷۱)۔ (۱۱۷۲)۔ (۱۱۷۳)۔ (۱۱۷۴)۔ (۱۱۷۵)۔ (۱۱۷۶)۔ (۱۱۷۷)۔ (۱۱۷۸)۔ (۱۱۷۹)۔ (۱۱۸۰)۔ (۱۱۸۱)۔ (۱۱۸۲)۔ (۱۱۸۳)۔ (۱۱۸۴)۔ (۱۱۸۵)۔ (۱۱۸۶)۔ (۱۱۸۷)۔ (۱۱۸۸)۔ (۱۱۸۹)۔ (۱۱۹۰)۔ (۱۱۹۱)۔ (۱۱۹۲)۔ (۱۱۹۳)۔ (۱۱۹۴)۔ (۱۱۹۵)۔ (۱۱۹۶)۔ (۱۱۹۷)۔ (۱۱۹۸)۔ (۱۱۹۹)۔ (۱۲۰۰)۔ (۱۲۰۱)۔ (۱

السؤال الثالث ۶ عقیدہ طحاویہ ۱۴۳۳ھ

النسب الاول..... سَأَلْنَا عَنْ بَعْضِهَا قَدِيمًا قَبْلَ خَلْقِهِ لَمْ يَزَلْ يَكُونُهُمْ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ قَبْلَهُمْ مِنْ شَيْءٍ وَكُنَّا كُنَّا بِحُضْرَتِهِ أَرْلَيْنَا كَذَلِكَ لَا يَزَالُ عَلَيْهَا أَتَدْبُرُ. (مسلم ادب)

شکل العبارة ثم ترجمها واضحة. اشرح العبارة بحيث يتضح مفهومها كليا.

۶ خلاصہ سوال ۶..... اس سوال کا مکمل تین امور ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کو ترجمہ کرنا۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جس اپنی صفات کے ساتھ پیدا سے قدیم ہیں۔ مخلوق کے وجود کے سبب اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی ایک کی صفات کا اضافہ نہیں ہوا جو صفات مخلوق کے وجود سے پہلے نہ ہو۔ جیسے وہ اپنی صفات میں ازلی تھے ایسے ہی ہمیشہ انہی صفات کے ساتھ موصوف رہیں گے۔

③ مہارت کی تشریح :- صفات باری تعالیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ صفات ذات اور صفات افعال۔ صفات ذات ان صفات کو کہا جاتا ہے جن کی ذات باری تعالیٰ سے لگی جملہ و مجرد کو مستزم ہو جیسے علیم و قہیر اور جملہ و مجرد دونوں از قبیل انشائیں ہیں۔ اور صفات افعال ان صفات کہ کہتے ہیں جن کی ذات واجب سے لگی ہو جیسے نقص نہ ہو۔ مثلاً اعز از اول اور افراہ و غیرہ۔

یہاں مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صفات کمال کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم اور ازلی ہے اسی طرح اس کی صفات بھی قدیم اور ازلی ہیں مثلاً صفات خالقہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی یہ نہیں کہ پیدا کرنے کے بعد اس صفت کے ساتھ موصوف ہوئے اور نہ ہی مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد ان کی اس صفت میں کوئی اضافہ ہوا بلکہ اس صفت کے ثبوت میں مخلوق کی تخلیق کو کوئی دخل نہیں ہے بلکہ وہ ازلی طور پر خالق ہیں کیونکہ اگر مخلوق کو پیدا کرنے کی وجہ سے اس کو خالق کہا جائے گا تو خالق پر مخلوق کا مقدم ہونا لازم آئے گا جبکہ خالق مخلوق پر مقدم ہے جس کی وجہ سے تخلیق ممل میں آتی ہے اور اگر یہ خالق کسی شئی کی تخلیق ممل میں آئے تو لازم آئے گا کہ ذات باری کی طرح وہ حادث نہ ہو حالانکہ یہ بھی باطل ہے۔ اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات کمال دونوں کے اعتبار سے ازلی اور قدیم ہیں۔

النسب الثاني..... وَالْعَزْشُ وَالْكَوْسُ حَقٌّ كَمَا يَتَّبِعُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَهُ مُسْتَقْفٍ عَنِ الْقَفْشِ وَمَا لَوْ نَا مُجْبِطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ وَبِطَانَةِ قَفْشِهِ وَقَدْ أَغْجَزَ عَنِ الْإِحْاطَةِ خَلْفًا. (مسلم ادب)

مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، اللہ جل شلت جب زمان اور مکان سے منزہ ہیں تو عرض اور کری کا کیا مطلب؟ عرض اور کری الگ الگ ہیں یا دونوں ایک ہیں؟

۶ خلاصہ سوال ۶..... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) باری تعالیٰ کے زمان اور مکان سے منزہ ہونے کے باوجود عرض و کری کا مطلب (۴) عرض و کری کے الگ الگ یا ایک ہی چیز ہونے کی وضاحت۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- اور عرض اور کری جتنی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا اور وہ عرض اور فیر عرض سے بے نیاز ہے، ہر چیز کو محیط ہے اور ہر چیز پر غلبہ و فوقیت رکھتا ہے، اس کی مخلوق اس کا احاطہ کرنے سے عاجز ہے۔

③ باری تعالیٰ کے زمان اور مکان سے منزہ ہونے کے باوجود عرض و کری کا مطلب :- بہت سی آیات و احادیث

لہذا آپ مجھے بخش دیں تو اللہ نے اس کو بخش دیا بلکہ وہ خوب بخشے والا نہایت مہربان ہے۔ عرض کی اسے میرے رب! اس مجھ سے کہ آپ کا مجھ پر احسان ہے تو میں ہرگز بھرتیں کا مددگار نہیں ہوں گا، موسیٰ علیہ السلام نے شہر میں صبح کی ڈرتے ہوئے انتظار کرتے ہوئے تو پانچ و شخص آپ سے فرمایا مطلب کر رہا تھا جس نے کل مدد طلب کی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا ہے شک تو کھلا گواہ ہے۔

۴ آیات میں مذکور واقعہ: ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اُس مشہور واقعہ کا ذکر ہے جو ان کے ہاتھوں فرعون کی قوم کا ایک آدمی قتل ہو گیا تھا، واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر گئے تو وہاں دیکھا کہ دو آدمی باہم جھگڑتے ہیں ان میں سے ایک موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا آدمی ہے اور دوسرا فرعون کی قوم کا آدمی ہے، جو آدمی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدد کے لئے طلب کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دوسرے کو ایک سکار سید کیا تو اس کی موت واقع ہو گئی، موسیٰ علیہ السلام کو پریشانی لاحق ہو گئی کہ یہ کیا شیطانی عمل سرزد ہو گیا ہے، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار کے حضور دامت کے ساتھ غلطی پر معافی طلب کی اور باری تعالیٰ نے معاف کر دیا، جب اہل صبح ہوئی تو وہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا آدمی کسی دوسرے آدمی سے جھگڑ رہا تھا اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدد کے لئے طلب کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تو بڑا سرکش آدمی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ کہہ کر جب آگے بڑھے اور دشمن کو پکڑنے لگے تو وہ مدد طلب کرنے والے نے سمجھا کہ شاید مجھے کچھ کہنے کے ہیں اس نے بھاگ کر شر چھڑا شروع کر دیا کہ اسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے ایک فرعون کی قتل کیا تھا اُس طرح آج تو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے اور تیرا کام زمین میں نساہد پر کرنا ہے۔ اس طرح فرعونوں کو ساجد قتل کا سراغ مل گیا اور فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا حکم جاری کر دیا جس کے نتیجہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے مدین کی طرف ہجرت کر گئے، اس کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرانے والا واقعہ پیش آیا۔

الشیخ العالیہ..... قَالَ سَرَقَتْهُ فَخَرَجْتُ أَنَّهُمْ لَمْ يَفْعَلُوا لَهُ إِنَّهُمْ لَيَسْأَلُونِي بِهِمْ وَلَكِنَّكَ زَايَتْ فَلَانَا وَقَلَانَا

إِنْ سَلِمْنَا لَنَا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَيْسَتْ فِي التَّخْلِيسِ سَاعَةٌ ثُمَّ فَعَلْتُ فَمَنْزُوتٌ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِغَيْرِي وَمِنْ وَزَاءِ أَكْتَبَ فَتَخَبَّسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِوَجْهِ الْأَرْضِ وَخَلَعْتُ عَالِيَةً حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَوَقَفْتُهَا تَقَرَّبَ بَيْنَ حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَنَفَرُوا بَيْنَ فَرَسِي فَخَرَزْتُ عَنْهَا فَنَفْتُ فَلَقَوْتُ يَدِي إِلَى كِفَانَتَيْنِ فَلَسْتُ خَرَجْتُ مِنْهُ الْأَزْلَامَ فَلَسْتُ تَقَفْتُ بِهَا أَضْرَهُمْ أَمْ لَا؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَكْزَاهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَبْتُ الْأَزْلَامَ. (مسلم، مجلس خیرات اسلام)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز عبارت کے مضمون کا عنوان بھی تحریر کریں۔

خلاصہ سوال..... اس سوال کا مکمل متن ملاحظہ فرمائیے۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کے مضمون کا عنوان۔

جواب..... ۱ عبارت پر اعراب: ۲۔ مکمل متن فی السوال آنفا۔

۳ عبارت کا ترجمہ: سراقہ کہتے ہیں میں نے پیمان لیا کہ واقعی یہ وہی ہیں تو اس سے میں نے کہا کہ یہ بات ہے کہ یہ وہ نہیں ہیں اور لیکن تو نے فلاں فلاں کو دیکھا ہے، جو کہ ہمارے سامنے چلے ہیں۔ پھر میں کچھ دیر مجلس میں رہا کہ پھر میں کھڑا ہو گیا، مگر میں داخل ہوا اور میں نے اپنی باغی سے کہا کہ اب میری گھوڑی کو لکیر ٹیلے کے پیچھے سے لٹکاؤ اس کو میرے آگے تک روکے رکھے اور میں نے اپنا تھپکا اور مگر کی پشت کی جانب سے میں لٹکا تو میں نے نیزہ کے نیچے لٹکے ہوئے لوہے کے ساتھ زمین پر لکیریں کھینچیں اور اس کے اوپر والے حصہ کو نیچے کر لیا حتیٰ کہ میں ان کے قریب ہو گیا تو میری گھوڑی میرے ساتھ پہلی تو میں اس سے کر گیا پھر میں کھڑا ہوا پھر میں نے اپنا ہاتھ تیر دان کی طرف لپکا کیا اس سے میں نے تیر لٹکے ان کے ذریعہ تقسیم کیا کہ ان کو نقصان دے سکوں گا!

تیس تو وہ چیز تھی جو مجھے پسند نہیں تھی تو میں اپنی کھڑی پر سوار ہو گیا اور میں نے حیرتوں کی تفریق کی۔

۴ عبارات کے مضمون کا عنوان :- اس مہارت کا تعلق آپ ﷺ کے ہجرت کرنے کے واقعہ پر مشتمل مضمون کیف ہاجر النبی ﷺ کے ساتھ ہے۔

السوال الثانی ۱۴۳۴ھ

السبق الاول الْمُؤْمِنُ فِي السَّلَاةِ خَلِيعٌ وَالْأَلُكُومُ مُضَارِعٌ قَوْلُهُ سَبَّحْتَ وَهَبْتَ تَقَى وَسَكُنْتَ وَكَرِهْتَ وَنَحَلْتَ عِبْرَةٌ يُخَالِطُ الْغُلَّةَ لِنَعْلَمَ وَتَمَسَّكَ بِنَهْجٍ لِنَسْلَمَ وَتَكَلَّمَ لِنَقِيمَ إِنْ أَحْسَنَ اسْتَعْمَلُوا وَإِنْ أَسْمَأَ اسْتَفْهَرُوا وَإِنْ عَجَبَ اسْتَعْتَبَ وَإِنْ سَفِهَ عَلَيْهِ خَلِمَ وَإِنْ ظَلَمَ سَهَرُوا وَإِنْ جَبَنَ عَلَيْهِ عَدَلُ لَا يَتَعَوَّذُ بِغَيْرِ اللَّهِ وَلَا يَتَسَوَّيْنِ إِلَّا بِاللَّهِ وَقَوْرٌ فِي النَّفْلِ شَكْوَرٌ فِي الْخَلَاءِ قَانِعٌ بِالْعَزَافَةِ حَائِدٌ عَلَى الزَّخْلِ إِنْ جَلَسَ مَعَ الْفَاطِلِينَ كَتَبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَإِنْ جَلَسَ مَعَ الذَّاكِرِينَ كَتَبَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ (س ۳۳ مجلس شرح اسلام)

مہارت تو خوش دھڑلہ کر اعراب لائیں ہر جہر کریں۔ خدا کی عبادت کی خوشی اور فی حقیت کریں۔

۵ خلاصہ سوال :- اس سوال کا عمل نامی امور ہیں (۱) عبارات پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) خدا کی عبادت کی حقیت

۶ عبارات پر اعراب :- یکما مزی فی السوال آنفا۔

۷ عبارات کا ترجمہ :- کامل مؤمن نماز میں خشوع کرنے والا اور جھکنے کی طرف جلدی کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی بات فضا ہے اور اس کا صبر پر تیز دھڑکی ہے اور اس کی خاموشی سوچ ہے اور اس کا دیکھنا عبرت ہے اور علماء کے ساتھ علم کیلئے میل جول کرتا ہے اور علماء کے درمیان خاموش بیٹھتا ہے تاکہ اسے ادبی سے محفوظ رہے اور بولے تاکہ ناکہ دماغ سے اگر ٹھنکی کرے تو خوش ہوتا ہے اگر گمراہ کرے تو استغفار کرتا ہے، اگر کسی پر غصہ کیا جائے تو مضابط کرتا ہے اگر اس پر حماقت کی جائے تو بردباری کرتا ہے اور غیر اللہ کے ساتھ چاہ نہیں چلا تا اور مدد صرف اللہ سے مانگا ہے، مجمع میں باوقار ہوتا ہے تنہائی میں شکر گزار ہوتا ہے، روزی پر قناعت کرنے والا، خوشحالی پر تعریف کرنے والا، آزمائش پر صبر کرنے والا ہوتا ہے، اگر غافلین کے ساتھ بیٹھے تو ذاکرین میں گھسا جاتا ہے اور اگر ذاکرین کے ساتھ بیٹھے تو استغفار کرنے والوں میں گھسا جاتا ہے۔

۸ کلمات کی حقیت :- قَانِعٌ : میزواحد کرکام فاعل از مصدر قَنَعْتُ بمعنی قناعت کرنا، بتیس میں جبر پر راضی ہوتا۔
يَخْلِيعُ : میزواحد کرکام فاعل مضارع از مصدر يَخْلَعُ سَلَامًا وَ سَلَامَةً (ضرب مع) بمعنی محفوظ و بری ہوتا۔
يَقِيمُ : میزواحد کرکام فاعل مضارع از مصدر يَقِيْمُ غَنَمًا غَنَمًا (ضرب مع) بمعنی منت حاصل کرنا، قیمت حاصل کرنا۔
عَجَبٌ : میزواحد کرکام فاعل ماضی مجہول از مصدر عَجَبْتُ غَتَبَلْنَا (ضرب لہر) بمعنی سر زلش کرنا، حلاوت کرنا۔
وَقَوْرٌ : یہ مفرد ہے جس کا جمع وَقَوْرٌ ہے، بمعنی وقار والا۔ مصدر قَوْرٌ، وَقَلَرٌ، وَقَوْرٌ، وَقَانٌ (ضرب وکرم۔ مثال) عجید ہونا وقار والا ہونا۔
جَبَنٌ : میزواحد کرکام فاعل ماضی مجہول از مصدر جَبَنُوا (لہر۔ اجزف) ظلم کرنا۔

السبق الثانی يَا أَهْلَ الْبَيْتِ مَا عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ مِنْ حَدِيثِ النَّاسِ؟ فَقَدْ وَاللَّهِ كَأَلِ عَطِيٍّ إِلَى شَيْئِ أَسْتَفْعَ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَى الْبَيْتِ أَحَدٌ فَلَمْ تَخْبِرْهُ وَإِنْ أَتَيْتُ لَدَى الْبَابِ لَأَسْتَمِعَ قَرْعَةً أَوْ أَعْرِفَ خَادِمَةً تَهْتَدُونَ مَا عَزَمْتُكُمْ وَمَا عَزَمْتُكُمْ عَلَى الْبَيْتِ وَنَحْيُهَا وَدَعَا النَّبَوِيَّةَ وَالْكِفَلِيَّةَ وَانْكُرُوا الْفُكَّ وَالسَّيْمِينَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ هَكَذَا يَطِيبُ وَلَوْ لَا الْعَقْلُ مَا خَلَا الْفُكَّ وَلَوْ لَا النَّبِيُّ مَا خَلَا الْفُكَّ وَلَوْ لَا الْبَشَرُ لَمْ يُوجِدِ الْفُكَّ

فَعَجَبْنَا مِنْ هَذَا الزَّاهِدِ الثَّانِي أَكْثَرَ مِنْ عَجَبْنَا بِالزَّاهِدِ الْأَوَّلِ وَخَاطَفْنَا الْخَدِيثَ وَوَلَّغْنَا وَخَوَّجْنَا

مہارت پر عارباب گاہیں اور ترجمہ کریں۔ (ص ۱۰۳، مجلس بیاض اسلام)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت پر عارباب (۲) عبارت کا ترجمہ۔

﴿جواب﴾..... ① عبارت پر عارباب :- کما ماز فی السوال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ :- اسے میرے ساتھ لوگوں کے احوال میں سے تمہارے پاس کیا ہے اللہ کی قسم کسی چیز کے سننے کی طرف میری پیاس لگی ہو گئی ہے اور مجھ پر آج کوئی داخل نہیں ہوا جس سے میں خرم معلوم کروں اور شک میرے کان دروازے کے پاس چسکا کہ میں کوئی شکستہ سنوں یا کوئی والدہ بچپانوں اور مجھ پر واقعہ بیان کروا سکی اصل اور اس کی سراحت کے ساتھ اور توریہ و کتابچہ چھوڑ دو اور کروڑوں کو ذکر کر (یا موقع و یا مقصد کا کام کرو) اس لئے کہ گفتگو اسی طرح اچھی ہوتی ہے اور اگر بڑی نہ ہو تو گوشت محمد نہ ہو اور اگر خشک نہ ہو تو کھجور بھی نہ ہو اور اگر چھکانہ ہو تو کدو اور مغز نہ پایا جائے۔ تو میں نے پہلے زاہد کے ساتھ تعجب کرنے سے اس دوسرے زاہد کے ساتھ زیادہ تعجب کیا اور میں نے اس سے بات کو آج لیا اور اس کو چھوڑ کر ہم نکل گئے۔

السؤال الثالث ۛ عقیدہ طحاویہ ۛ ۱۴۳۴ھ

السؤال الاول والایمان هو الايمان بالله و ملائکته و کتبه و رسله والیوم الآخر و البعث بعد الموت.

وضوح الايمان و بین ان الاقرار باللسان جزء من الايمان أم شرط لاجزله الاحکام فی الدنيا (مسما علیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مکمل ردو امور ہیں (۱) ایمان کی توضیح (۲) دنیا میں انجام دیا گیا اقرار باللسان کی وضاحت۔

﴿جواب﴾..... ① ایمان کی توضیح :- مصنف نے ایمان شرعی کے متعلق پانچ اقوال ذکر کرے ہیں۔ ① ایمان تصدیق قلبی و

اقرار باللسان کے مجموعہ کا نام ہے ② جس الازم شرعی اور غیر الاسلام بزدوں کا مذہب ہے ③ جمہور محققین کے نزدیک ایمان شرعی فقط

تصدیق بالقلب کا نام ہے اور اقرار باللسان دنیا میں انجام دیا گیا اقرار باللسان کے نام ہے ④ بعض قداریہ کا مذہب ہے کہ ایمان فقط اللہ

تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی معرفت کا نام ہے ⑤ کرامیہ کے ہاں ایمان شرعی فقط اقرار باللسان کا نام ہے ⑥ جمہور محدثین فقہاء و

محققین اور معتزلہ و خوارج کا مذہب ہے کہ ایمان تین چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے تصدیق بالقلب، اقرار باللسان اور عمل بالادکان۔

⑦ دنیا میں انجام دیا گیا اقرار باللسان کی وضاحت :- جمہور محققین کے نزدیک ایمان فقط تصدیق قلبی کا نام ہے اور

یہ ایک ہر باطن ہے تو اس کیلئے ایک ظاہری علامت کا ہونا ضروری ہے جس کے ذریعے اسکے مؤمن ہونے کا علم ہو اور اس پر مؤمنین

والے احکام جاری کئے جائیں اور وہ علامت اقرار باللسان ہے تو اقرار باللسان دنیا میں مؤمنین کے اوپر احکام جاری کرنے کی شرط

ہے اگر ایک آدمی دل سے تصدیق کرتا ہے لیکن زبان سے اقرار نہیں کرتا چونکہ ایمان کی حقیقت پائی گئی تو اگر چاہے تعالیٰ کے ہاں وہ

مؤمن ہے مگر دنیا میں مؤمنین کے احکام جاری کرنے کی شرط اقرار باللسان نہیں پائی گئی اس لئے اس پر ایمان کے احکام جاری نہیں

کئے جائیں گے یعنی اس پر لازماً جنازہ نہیں پڑھیں گے اور مسلمانوں میں قبرستان میں دفن نہیں کریں گے اور ایک آدمی زبان سے

اقرار کرتا ہے لیکن دل میں تصدیق نہیں ہے تو اگرچہ وہ آدمی اللہ کے ہاں مؤمن نہیں ہے مگر دنیا میں مؤمنین کے احکام جاری کرنے

کی شرط پائی گئی ہے اس لئے دنیا میں ایمان والوں کے احکام اس پر جاری کئے جائیں گے نماز جنازہ پڑھی جائے گی وغیرہ واک۔

اقرار کے احکام دنیا کو جاری کرنے کیلئے شرط ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ایک آدمی کو گولی کر دیا تھا تو آپ ﷺ

نے فرمایا کیوں گولی کیا حالانکہ وہ کل پھر دہا تھا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ ڈر گیا جب سے کل پھر دہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا

حلا شقت عن قلبہ (تو نے اس کا دل چاڑھ کر لیا نہیں دیکھا)۔ آپ ﷺ کا کٹنا یہ تھا کہ جس نے اقرب بالسان کر لیا تھا تو اسے قتل نہ کرتے بلکہ نیا کسا حکام اس پر جاری کرتے۔ یہی معلوم ہوا کہ دنیاوی احکام کو جاری کرنے کیلئے اقرب بالسان شرط ہے۔

مسئلہ (۱۱۱)..... وَالْمَعْرَاجُ حَقٌّ قَدْ أَشْرَعَىٰ بِالْبَيْتِ تَنْبِيْهُ وَ عُرْجٌ يَمْخُجُهُ فِي الْيَقِيْنَةِ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اِلَى خَيْبَةِ شَلَةِ اللهِ مِنَ الْعَالَمِي وَ اَلْوَكْرَةِ اللهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى بِشَا شَلَةِ فَاَوْحَى اِلَى عَبْدِهِ تَمَّ اَوْحَى۔ (ص ۷۷، مدار)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور درجہ طلب ہیں (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مہارت پر اعراب (۳) معراج کے جسمانی یا روحانی ہونے کی وضاحت مع الدلائل (۴) معراج اور اسراء میں فرق۔

شکل العبارة و ترجمہا۔ بین عقیدة اهل السنة والجماعة في حق المعراج والاسراء بالتفصيل ما هو حكم منكر المعراج۔ مالتفرق بین المعراج والاسراء هل كان المعراج للنبي ﷺ جسمانياً أو روحانياً ﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا کل چہرہ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) معراج اور اسراء کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ (۴) منکرین معراج کا حکم (۵) معراج اور اسراء میں فرق (۶) معراج کے جسمانی یا روحانی ہونے کی وضاحت۔

جواب..... ۱ مہارت پر اعراب:- کما مر فی السؤال آنفا۔

۲ مہارت کا ترجمہ:- اور معراج حق ہے اور رسول اللہ ﷺ کو بذاتہ حالت بیداری میں اپنے جسم سمیت آسمان تک پھر ان بلند و بالا مقامات تک جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہوا کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہا ان کا اکرام کیا اور اپنے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی۔

۳ معراج اور اسراء کے متعلق اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ:- شبہ معراج کے وقوع کی تاریخ میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک شبہ میں معراج کا واقعہ پیش آیا۔

اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلم عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو بیداری کی حالت میں جسم الطہر سمیت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک پھر مسجد اقصیٰ سے آسمان تک پھر آسمان سے لنگر ان بلند و بالا مقامات تک جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا لے جایا گیا۔ شارح فرماتے ہیں کہ معراج و اسراء کے اس سفر کے تین حصے ہیں۔ ① مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک ② مسجد اقصیٰ سے لے کر آسمان تک ③ آسمان سے لنگر اس بلند و بالا مقام تک جہاں تک اللہ نے چاہا۔ ان میں سے جو پہلا حصہ ہے یعنی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک یہ سفر دلیل قطعی سے ثابت ہے یعنی قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَعُ وَ يَغْتَبِ حِينَ يَسْأَلُهُ**..... الخ اسے اس کا منکر کا فرہ اور دوسرا حصہ یعنی مسجد اقصیٰ سے آسمان تک یہ سفر محض مشہور کذب و بے ثابت ہے اس لئے اس کا منکر بدعتی ہے اور تیسرا حصہ یعنی آسمان سے ان بلند و بالا مقام تک جہاں تک اللہ تعالیٰ نے لے جایا چاہا اس سفر کا ثبوت محض واحد ہے جو کہ قطعی ہے اس لئے اس کا منکر فاسق و گمراہ ہوگا۔

۴ منکرین معراج کا حکم:- اس کی تفصیل ابھی گزر چکی ہے کہ پہلے حصہ کا منکر کا فرہ دوسرے حصہ کا منکر بدعتی اور تیسرے حصہ کا منکر فاسق و گمراہ ہے۔

۵ معراج اور اسراء میں فرق:- معراج اس حصہ سفر کا نام ہے جو آپ ﷺ کو مسجد اقصیٰ سے آسمان تک اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا سفر کو دایا گیا اور اسراء بیت اللہ یعنی مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک کے سفر کو کہتے ہیں۔ بالفاظ دیگر اسراء یعنی سفر اور معراج اسمی سفر کا نام ہے۔

۶ معراج کے جسمانی یا روحانی ہونے کی وضاحت:- نبی کریم ﷺ کو جو معراج کرائی گئی جس کا ذکر قرآن مجید میں **سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَعُ وَ يَغْتَبِ حِينَ يَسْأَلُهُ** الخ سے کیا گیا وہ معراج بحالت بیداری جسمانی طور پر کرائی گئی تھو کہ خواب یا روحانی طور پر

معران کا وہ غیر نئی کے لئے بھی ممکن ہے۔ اور آیت میں یہ عقیدہ ہے معراج جسمانی کی طرف اشارہ ہے۔
اس طرح فلسفیانہ و فہرہ بالافق الاغلی۔ ثُمَّ دَنَا فَتَلَوْنِ بِآیت بھی معراج جسمانی کی واضح دلیل ہے نیز اس میں
قرآن کریم میں ختمہ آداب قرآن دریا گیا ہے۔ یہ بھی اسکے معراج جسمانی ہونے کی دلیل ہے کیونکہ خواب یا روحانی معراج ختمہ آداب
کس میں ممکنہ ختمہ آداب کثیر و متنوع ہے اس کی تائید ہوتی ہے ان میں للعرض ہی کے الفاظ موجود ہیں جو معراج جسمانی پر دلیل ہیں۔

﴿الورقة السادسة: في الادب العربي والعقائد﴾

﴿السؤال الاول﴾ مختارات ۱۴۳۵ھ

السؤال الاول..... حَتَّى تَحْتَسِبَ سَنَتَهُ وَفَضْلَتَهُ وَكَأَن يَشُبَّ شَبَابًا لَا يَشُبُّهُ الْفُلَانُ فَلَمْ يَبْلُغْ سَنَتَهُ
حَتَّى كَانَ غَلَامًا جَفْرًا قَالَتْ فَجِدْنَاهُ بِه عَلَى آتِهِ وَنَحْنُ أَخْرَجُ شَيْئًا عَلَى مَكِبِهِ فَيَنَالُ إِنَّا كُنَّا نَدْعِي مِنْ
بَرْكِيهِ، فَكُنَّا نَأْتِيهِ وَفُلْكَ لَهَا لَوْ تَزَكَّتْ بَنِي عَيْنِي حَتَّى يَغْلُظَ فُلَيْسَ أَخْشَى عَلَيْهِ وَهَلْ تَكُنْ، قَالَتْ فَلَمْ نَزَلْ
بِهَا حَتَّى رَلَّتْنَا مَعَهَا قَالَتْ فَزَجَّجْنَا بِه فَوَاللَّهِ إِنَّهُ بَعْدَ مَقْدَمِنَا بِه بِأَشْهُرٍ مَعَ أَخِيهِ لَوْ لَمْ نَلْقَ لَنَا خَلَّتْ يَدُونَنَا
إِذَا تَأْتَانَا أَخُوهُ يَشْتَدُّ فَقَالَ لِي وَلَا يَجِبُ ذَلِكَ أَخِي الْقَرِيشِيُّ قَدْ أَخَذَهُ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضُ فَلَمْ يَفْهَمَا
فَنَشَقُّا بَطْنَهُ فَنَهْنَاهُ يَسْؤُلُهَا بِه. (مس) (مس) (مس) (مس) (مس)

ذکرہ عبارت پر اعراب لگا دیں، واضح ترجمہ کریں اور خط کشیدہ الفاظ کی مرئی تحقیق لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوطہ کی مرئی تحقیق۔
جواب..... ① عبارت پر اعراب: ② عبارت کا ترجمہ: ③ الفاظ مخطوطہ کی مرئی تحقیق۔

② عبارت کا ترجمہ: حتی کہ آپ کی مدت رضاعت دو سال گزری اور میں نے آپ کا دودھ چھڑا دیا اور آپ ﷺ اس
انداز سے بڑے ہوتے رہے کہ عام لڑکوں کے مشابہ نہیں تھے آپ ﷺ دو سال کی عمر تک نہیں پہنچے تھے کہ کا تو لڑکے ہو گئے فرمائی
ہیں پھر ہم آپ ﷺ کو لیکر آپ کی والدہ کے پاس آئے اور ہم جو آپ کی برکت دیکھ چکے تھے اس کی وجہ سے ہماری بڑی حرص تھی کہ
آپ ﷺ ہم میں رہیں تو ہم نے آپ کی والدہ سے گفتگو اور میں نے اس سے کہا کہ اگر آپ میرے پیارے بیٹے کو میرے پاس
پھیر دیں حتی کہ وہ بڑا ہو جائے تو اچھا ہے اس لئے کہ میں اس پر کد کی دباؤ کا خوف کرتی ہوں فرمائی ہیں کہ میں اس کے پاس رہے
حتی کہ اس نے آپ ﷺ کو ہمارے ساتھ واپس کر دیا فرمائی ہیں کہ میں ہم آپ کو لیکر واپس لوں تو اللہ کی قسم تم ہی ہمارے آنے کے
چند ماہ بعد اپنے بھائی کے ساتھ ہمارے گھروں کے پیچھے ہماری بکریوں میں تھے اچانک آپ کا بھائی روزِ ماہ ہوا ہمارے پاس آیا تو اس
نے مجھ سے اور اپنے باپ سے کہا کہ میرے اس فرشتے بھائی کو ایسے دوسروں نے پکڑا جن کے سفید کپڑے تھے تو انہوں نے اس
کو لایا اور اس کے پیٹ کو کچھ اور وہ اس کو غلام مل کر رہے ہیں یعنی درست کر رہے ہیں۔

③ الفاظ مخطوطہ کی مرئی تحقیق: ثُمَّ يَبْلُغْ: میندہ احدہ ذہ کر غائب فعل لثی۔ جہہ بلیم معلوم از مصدر یَبْلُغُ (الر) بمعنی پہنچنا۔

فَوَاللَّهِ: میندہ جمع کلیم فعل ماضی معلوم از مصدر فَوَاللَّهِ (مع) بمعنی آیت۔

تَزَكَّتْ: میندہ احدہ مؤنث حاضر فعل ماضی معلوم از مصدر تَزَكَّتْ (الر) بمعنی چھوڑنا۔

رَلَّتْنَا: میندہ احدہ مؤنث غائب فعل ماضی معلوم از مصدر رَلَّ (الر) بمعنی مضاعف) بمعنی رو کرنا۔

يَشْتَدُّ: میندہ احدہ ذہ کر غائب فعل مضارع معلوم از مصدر يَشْتَدُّ (الر) بمعنی تیز دڑنا۔

السؤال الثاني..... قَالَ كَتَبَ فَجَلَّةٌ ثَابِتًا إِلَى جَلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ جَلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَالٌّ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ قَبْلَ تَكْوِينِ أَخِيَّتِي قَالِ لَا وَلَكِنْ لَا يَفُوزُ بِكَ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَّا شَيْئًا وَاللَّهِ مَلَأَ بَنِيَّ مَنَدًا كُلَّ يَوْمٍ مَا كُنْتُ إِلَّا بِتَوْبِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَفْلَنْتَ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي إِتْرَةِ يَدِكَ كَمَا أَتَى لِمَزَامِيرِ جَلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدِمَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا اسْتَفْلَانِي فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

مذکورہ مہارت پر اعراب کا ترجمہ کریں، مہارت کے مضمون کی وضاحت کریں۔ (۵۴۳۔ ہمیں شرعاً اسلام)

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مہارت کے مضمون کا مضمون۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب :- کلمہ فی السؤال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- کتب جملہ کے تحت ہے کہ حلال بن امیہ کی بیوی آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ ﷺ حلال بہت بڑھا ہے ضائع ہونے والا ہے اس کا کوئی خادم نہیں ہے تو کیا آپ ﷺ کو یہ پسند ہے کہ میں اس کی خدمت کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن وہ تیرے قریب نہ آئے نہ مالی ہیں کہ اللہ کی قسم اس میں کسی چیز کی طرف کوئی حرکت اور میلان نہیں تھا اللہ کی قسم جب سے اس کا معاملہ ہوا اس سے لیکر اس دن تک وہ ہمیشہ روتا رہا تو مجھ سے میرے بعض اہل نے کہا اگر تو مجھ سے اجازت طلب کر لے گا تو میں اس کی بیوی کے لئے پیسے کہ حلال بن امیہ کی بیوی کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دے دی ہے؟ تو میں نے کہا اللہ کی قسم! اس میں رسول اللہ ﷺ سے میں اجازت طلب نہ کروں گا۔

③ مہارت کے مضمون کا عنوان :- اس مہارت کاعلق حضرت کعب بن جریج کے متعلق مضمون "ابتلاء کعب بن مالک" (حضرت کعب بن مالک جریج کی آزمائش) کے ساتھ ہے۔

السؤال الثاني ٥١٤٣٥

السؤال الاول..... وَجِئْنَا إِلَى أَبِي زَكْرِيَّا الزَّاهِدِ فَلَمَّا اخْلَعْنَا رُحْبَ بَنَّا وَفَرَّجَ بَزْيَلُونَا وَقَالَ: مَا أَشَقُّ قَيْنِ ابْنِكُمْ وَمَا أَهْفَنِ عَلَيْكُمْ! اخْلَعُوا إِلَيَّ الَّذِي جَمَعْتُمُ فِي مَقَامٍ وَاجِدٍ خَلِئُونِي مَا الَّذِي شِغَفْتُمْ وَمَاذَا بَلَّغْتُمْ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ وَأَمْرٍ هَذَا السَّلَاطِينِ؟ فَرَجَّوْا غَنِيَّ وَقَوْلُوا لِي مَا يَنْصَحُكُمْ فَلَا تَكْتُمُونِي شَيْئًا فَمَالِي وَاللَّهِ نَزَعْتَنِي فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ إِلَّا مَا تَصَلَّ بِخَبِيرَتِهِمْ وَاقْتَرَنْ بِخَبِيرَتِهِمْ، فَلَمَّا وَرَدَ عَلَيْنَا مِنْ هَذَا الزَّاهِدِ الْقَائِدِ مَا وَرَدَ لِعَيْنَا وَاسْتَوْحَشْنَا وَقَلْنَا لِي أَنْتُمْ بِنَا أَنْظَرُوا مِنْ آتِي شَيْئٍ هَرَبْنَا وَبَاتِي شَيْئٍ عَقَلْنَا وَبَاتِي دَاهِيَةً لِعَيْنَا.

مہارت کو خوش خد کہہ کر اعراب کا ترجمہ کریں۔ (۱۰۳۔ ہمیں شرعاً اسلام)

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب :- کلمہ فی السؤال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- اور ہم ابو زکریا زہاد کے پاس گئے۔ تو جب ہم اس پر داخل ہوئے تو اس نے ہمیں خوش آمدید کہا اور ہماری زیارت کی وجہ سے خوش ہوا اور کہا کہ تم میرا بہاری طرف شوق ہے اور کس قدر میرا تم پر افسوس ہے۔ سلام تمہیں اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سب کو ایک جگہ جمع کیا ہے مجھے بیان کرو کہ تم نے کیا سنا ہے اور لوگوں کے احوال دان بادشاہوں کے معاملہ میں تم کو کیا خبر پہنچی ہے؟ مجھ سے میرا تم دور کرو اور جو کہ تمہارے پاس ہے مجھے بتاؤ مجھ سے کوئی بات نہ چھپاؤ اللہ کی قسم میرے لئے ان دنوں میں کوئی چراگاہ اور خیال نہیں ہے مگر وہ جو لوگوں کے احوال کے ساتھ متعلق ہو اور ان کی خبر کے ساتھ

کی شیت پر موقوف ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: **وَيَغْفِرْ مَا لَوْ أَنَّ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ** اور میں اس کی شیت کا علم نہیں ہے۔ نیز بندہ کے باطنی احوال کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اسی لئے اس تمہارے بارے میں بھی مغفرت اور گرفت میں سے کسی ایک پہلو کے متعلق یقین سے نہیں کہہ سکتے جس نے اپنے گناہ سے بچے دل سے توبہ کی ہو۔ اسی وجہ سے ہم کسی مسلمان کے باطنی طور پر جتنی ہونے کی بھی گواہی نہیں دے سکتے البتہ جسے حقائق اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے خوش خبری سنا دی ہو وہ یقینی طور پر جتنی ہی ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ اسی طرح بکثرت گناہ کرنے والے مسلمانوں کیلئے ہم استغفار کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمانوں کیلئے استغفار کی تعلیم دی ہے پس چونکہ اس دعا کے قول ہونے نہ ہونے کا ہمیں علم نہیں اس لئے اس کے مذاب سے بے خوف بھی نہیں ہوں گے اور اس کی رحمت سے نا امید بھی نہیں ہوں گے۔

﴿الْبُورَةُ السَّادِسَةُ: فِي الْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ وَالْعَقَائِدِ﴾

﴿السُّوَالُ الْأَوَّلُ﴾ مَخْتَارَاتُ ۱۴۳۶ھ

السُّوَالُ الْأَوَّلُ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَاتٍ وَالَّذِينَ لَا يَتَّبِعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَنقُصْ لَهُ أَثَمًا. يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا. إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا سَابِقًا فَلَهُ أَثَمٌ فَلَا يَنْقُصُ لَهُ خَصْمٌ وَالَّذِينَ لَا يَخْلِفُونَ الْأُثْرَ وَإِذَا مَاتُوا بِالْغَنَىٰ مُؤَاكِمَاتُ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا لَينَ رَبِّهِمْ لَمْ يَخْرُجُوا عَلَيْهَا غَضًا وَغَمَامًا. آيَاتِ بَرَاءِ عَرَابٍ لَكَ كَرْتَر بَكْرِي، آيَاتِ لَاسْتِيم وَظَاهِر تَجَرِي كَرِي. (اس میں پچاس آیتیں ہیں)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) آیات براء عراب (۲) آیات لاستیم و (۳) آیات لاسیم و ظاہر تَجَرِي۔ (۱) آیات براء عراب: کلمتہ فی السوَالِ آتھا۔

﴿آیات کا ترجمہ﴾ اور وہ لوگ ہیں جب وہ خرچ کریں تو نہ اسراف کریں اور نہ بخل کریں اور اس کے درمیان سیر می گزران ہوتی ہے۔ اور وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہیں پکارتے اور جس جان کا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر حق کے ساتھ اور نہ دُعا کرتے ہیں اور جو یہ کام کرے گا وہ گناہ (مرا) پائے گا۔ قیامت کے دن اس کے لئے مذاب و گناہ کیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر رہے گا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کا اللہ ان کیوں میں بدل دے گا اور اللہ غیب بخشے والا اور نہایت مہربان ہے اور جس نے توبہ کی اور نیک عمل کیا تو وہ اللہ کی طرف خاص رجوع کرتا ہے اور وہ لوگ جو مجموعے کام میں حاضر نہیں ہوتے اور جب وہ میری بات کے ساتھ نہ رہتے ہیں تو معزز و بزرگ رہ جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ ہیں جن کو اللہ کے رب کی آیات کے ساتھ صحت کی جائے تو وہ ان پر بہرے اور انعام سے ہو کر نہیں گرتے۔

﴿آیات کا مفہوم و خلاصہ﴾: ان آیات میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں (عبدالرحمن) کی کچھ عطاات و ننانیاں ذکر کر رہے ہیں تو فرمایا کہ عبدالرحمن وہ لوگ ہیں جو مانتے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں، بخل سے بھی خرچ نہیں کرتے اور فضول بھی خرچ نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں کرتے، کسی کس کو ناحق قتل نہیں کرتے، زنا، کے قریب نہیں جاتے، کیونکہ جو لوگ یہ نہ سے اعمال کرتے ہیں ان کو آخرت میں براہِ بد مذاب ملے گا اور وہ ہمیشہ اسی مذاب میں ذلیل و خوار رہتا رہے گا، بالبتہ جن لوگوں سے یہ گناہ سرزد ہو جائیں اور پھر وہ توبہ و استغفار کرتے ہوئے نیک عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتے ہیں

کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والے مہربانی کرنے والے ہیں، اور نیک لوگ وہ ہیں جو مجھوئے و ملکا کاسوں میں شریک نہیں ہوتے اور جب وہ ملوک و فضل کاسوں کے پاس سے گزر رہے ہیں تو خاموشی و شرافت سے گزر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے آیا تو خداوندی کی جلالت ہو اور ان کو غلط فہمیت کی جانے لڑوہ اُن پر سہرے داندھے ہو کر نہیں گزرتے۔

الحق الشافی..... وَاللّٰهُ مَا كَانَ لِيْ مِنْ غَضَرٍ وَاللّٰهُ مَا كَانَتْ قَطْعُ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ تَخَلُّفِكَ عَنْكَ ، فَقَالَ وَسُوْلُ اللّٰهِ شَيْئًا اَنَا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقَدْ خَشِيَ يَقْبَحِيَّ اللّٰهُ فَنَكَتَ فَنَكَتَ وَسَلَزَ رِجَالٌ مِنْ بَيْنِ سَلَمَةٍ فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوا لِيْ وَاللّٰهُ مَا عَلَيْنَاكَ كُنْتَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا وَلَقَدْ عَجِزْتُ اَنْ لَا تُكُوْنَنَّ اِغْتَدِزْتُ اِلٰى وَسُوْلِ اللّٰهِ شَيْئًا مِمَّا اِعْتَدَلُوْا اِلَيْهِ السَّخِلْفُوْنَ قَدْ كَانَ كَانِيْكَ ذَنْبَكَ اِسْتَفْغَلْتُ وَسُوْلُ اللّٰهِ تَبَيَّنَ لَكَ . فَوَاللّٰهُ مَا لَزَلْنَا يُوْثِقُوْنِيْ خَشِيَ اَزَلْتُ اَنْ اُزْجِعَ فَلَكُذِبْتَ نَفْسِيْ ثُمَّ فَلَكَ لَهْمُ عَلَ لِيْنِ هَذَا مَبْنِيْ اَحَدٌ قَالُوا نَعَمْ وَرَجَلَانِ قَالَا مَلَأْتَ فَيَقِيْلُ لَهْمَا مَلَأَ مَا قِيْلَ لَكَ . (مس ۵۲ مجلس خیرات اسلام)

عبارت پر اعراب لگائیں مترجمہ کریں اور خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق چروہ لکھ کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا مکمل تفسیر (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) الفاظ غلطوں کی لغوی و صرفی تحقیق۔

جواب..... ① عبارت پر اعراب :- کما مرفوع فی السؤال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ :- اللہ کی قسم مجھے کوئی عذر نہیں تھا، اللہ کی قسم میں بھی زیادہ طاقتور اور مال دار نہیں تھا جس وقت میں آپ ﷺ سے پیچھے رہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس نے حق بولا ہے لہذا تو کھڑا ہو جا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تیرے بارے میں فیصلہ کریں تو میں کھڑا ہوا اور نبی سلتہ سے کچھ لوگ چلے تو وہ میرے پیچھے آئے انہوں نے مجھ سے کہا اللہ کی قسم میں معلوم نہیں ہے کہ تو نے اس پہلے کی گناہ کیا ہو یا اس بات سے عاجز ہو گیا کہ تو نے وہ عذر پیش نہیں کیا جو پیچھے رہنے والوں نے کیا تھا تیرے گناہ کے حلقے میں کیا تیرے لئے استغفار کرنا کافی ہو جا تا اللہ کی قسم وہ ہمیشہ مجھے غلامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں لوٹ جاؤں اور اپنی تکذیب کروں، پھر میں نے ان سے کہا کہ کیا یہ بات میرے ساتھ کسی اور نے پائی ہے، لوگوں نے کہا کہ ہاں وہ دوسرے ہیں۔ انہوں نے تیری بات کے مثل کہا ہے تو ان سے اس کی مثل کہا گیا جو تیرے لئے کہا گیا ہے۔

③ الفاظ غلطوں کی لغوی و صرفی تحقیق :- قِيْلَ :- میندا احدہ کر غائب فعل ماضی مجہول از مصدر قَوْلًا (المر اجرف) بمعنی کہتا۔

يَقْبَحِيْ :- میندا احدہ کر غائب فعل مضارع معلوم از مصدر يقبض (مغرب، ناقص) بمعنی فیصلہ کرتا۔

نَكَتَ :- میندا احدہ کلّم فعل ماضی معلوم از مصدر يَنْكُتُ (المر اجرف) بمعنی کھڑا ہوا۔

اِعْتَدَلُوْا :- میندا جمع ذکر امر حاضر معلوم از مصدر اِيتَام (الفعال) بمعنی تیرہ کی گناہ، پیچھے چلتا۔

فَلَكَذِبْتَ :- میندا احدہ کلّم فعل مضارع معلوم از مصدر فَكْذِبْ (تفعلیل) بمعنی جھٹلانا و تکذیب کرتا۔

لَهْمُ :- میندا احدہ کر غائب فعل ماضی معلوم از مصدر لَهْمُ لَهْمًا (سج، ناقص) بمعنی پانا و دیکھنا، ملاقات کرتا۔

﴿السؤال الشافی ۵۱۴۳۶﴾

الحق الاول..... كَانَ مِنْ اَخْلَاقِيْ مُعَاوَنَةِ اَنَّهُ كَانَ يَأْتِيْنِ فِيْ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسُ مَوَاتٍ، كَانَ إِذَا صَلَّى اَلْفَحَرَ جَلَسَ لِلْقَاصِ حَتّٰى يَنْزِعَ مِنْ قَصَبِهِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُؤْتِيْ بِمَضْجَعِهِ فَيَقْرَأُ جُزْءًا، ثُمَّ يَدْخُلُ اِلٰى عَتَرِيْهِ لِيَسْتَرْ وَيَنْهِيْ ثُمَّ يَصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلٰى تَجْلِيْبِهِ فَيَأْتِيْنِ لِيَخْلَعُوْا الْخَاشِعَةَ فَيُخَوِّلُوْنَهُمْ وَيَعْبُدُوْنَكَ

”خَلَقْتُ“ میندو احد سوئٹ عاقب لعل باشی معلوم از صدر خلقتنا (نعر) یعنی پیدا ہونا واقع ہوتا۔
 ”اِفْتَنَّا“ میندو احد سوئٹ عاقب لعل باشی معلوم از صدر داشتند الا (الفتاح) مضامین (معنی) تو ہی ہوتا۔
 ”اَسْوَاقُ“ یہ جمع ہے اس کا مفرد سَوَاقُ ہے یعنی بازار۔ مصدر سَوَّقَا (نعر) باجرف) یعنی بائنا، بندہ کی پر بارنا۔
 ”لَقَدْ“ مفرد ہے لکن متکلفات ہے یعنی تمہاری۔ ”طَرِيقُ“ یہ مفرد ہے لکن متکلفات طَرِيقُ، اَطَرِقُ ہے یعنی راستہ۔
 ”مَيِّقُ“ مَفْوُذ میندو ذکر عاقب لعل سفار معلوم از صدر مغفوقہ (غرب) یعنی پچکانا۔

﴿السؤال الثالث﴾ عقیدہ طحاویہ ۵۱۴۳۶

الشیخ الاول ولا نفضل احدا من الاولياء على احد من الانبياء ونقلون نبی واحد افضل من جميع الاولياء. (مسند امام ابو حنیفہ) ترجمہ العبارة و اشرحها كاملاً.

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں دو امور درج ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح۔
ترجمہ ① عبارت کا ترجمہ: اور ہم نہیں فضیلت دیتے اولیاء میں سے کسی کو انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی پر اور ہم کہتے ہیں کہ کوئی ایک نبی بھی تمام اولیاء سے افضل واقعی ہے۔

② عبارت کی تشریح: عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ مسند و الجماعت کا عقیدہ ہے کہ کوئی بھی بڑے سے بڑا ولی خواہ وہ کتنی ہی عبادت و ریاضت کرے وہ کسی بھی چھوٹے سے چھوٹے نبی کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اسلئے کہ متعدد کمالات و اوصاف ایسے ہیں جن سے صرف انبیاء علیہم السلام متصف ہوتے ہیں اور اولیاء محرم ہوتے ہیں مثلاً ① محراب انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں اور اولیاء محرم نہیں ہوتے۔
 ② حضرات انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں اور اولیاء محرم ہوتے ہیں۔

③ حضرات انبیاء علیہم السلام براہ راست احکام الہی کی پہنچ و راہنمائی پر مامور ہیں اور اولیاء براہ راست اس کام پر مامور نہیں ہیں۔
 پس ان کمالات و اعزازات کی وجہ سے کوئی ایک نبی بھی دنیا بھر کے تمام اولیاء و ائمہ و قلوب و ابدال حتیٰ کہ تمام صحابہ علیہم السلام سے بھی افضل واقعی ہے۔

الشیخ الثاني ومن احسن القول في أصحاب النبي ﷺ وازواجه و ذريته فقد برئ من الفلأق و علمه السلف من الصالحين و التابعين ومن بعدهم من اهل الخير و الاثر و اهل الفقه و النظر لا يتركون الا بالجميل و من ذكرهم بصوء فهو على غير السبيل. (مسند امام ابو حنیفہ)

ترجمہ العبارة واضحة. اشرح العبارة جميلاً.
 ﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں دو امور درج ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح۔

ترجمہ ① عبارت کا ترجمہ: اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کے صحابہ علیہم السلام و زوجہ و اولاد کے متعلق قول حسن اختیار کرے وہ شخص خالق سے بری ہے اور علم و فلسفہ صالحین اور تابعین و تبع تابعین اور بعد کے اہل خیر و اہل حدیث، اہل فقه و ہدایت نظر الگ کر کے ذکر بھی اچھے انداز میں کیا جائیگا اور جو شخص انکا تذکرہ نہ کرے امان میں کرے تو وہ شخص براہ راست سے بھٹکا ہوا ہے۔
 ② عبارت کی تشریح: مصنف کی عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ آپ ﷺ کے جملہ متعلقین خواہ وہ صحابہ کرام علیہم السلام یا ازواج مطہرات علیہم السلام یا آپ کی آل و اولاد کے دیگر افراد ہوں جو شخص انکے متعلق اچھی بات کرے گا ایسا شخص منافق ہونے سے بری ہے جو کہ گویا جہان کے متعلق بری بات کرے گا وہ منافق ہوگا۔

اس طرح جو کچھ ملا بہ سلسلہ ماضی، تاہمین و تہج تاہمین اور اس طرح بعد کے جملہ اہل فخر خواہ وہ اہل حدیث ہوں یا اہل فخر یا اہل نظر و فکر یا کسی طرح کے تعلق رکھنے والے ہوں ان کا تذکرہ اچھے انداز میں کرے گا وہ ماوراء راست پر ہے اور اگر کوئی ان شخصیات کا تذکرہ نہ سے انداز میں کرے تو ایسا غص کر اور اور راست سے ہوگا ہوا ہے۔

﴿الورقة السادسة: في الادب العربي والعقائد﴾

﴿السؤال الأول﴾ مختارات ﴿١٤٣٧ھ﴾

السؤال الأول:..... اَنَا بَعْدَ فَإِنَّ أَصْدَقَ الْخَبِيرِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَوْفَى الْغُرَى كَلِمَةُ التَّقْوَى وَخَيْرَ الْجَلِيلَةِ إِتْرَاهِيمَ وَخَيْرَ السَّمَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ تَبْلُغُ وَأَشْرَفَ الْخَبِيرِ ذِكْرُ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْقَصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ وَخَيْرَ الْأُمُودِ عَوَازِمُهَا وَشَرُّ الْأُمُودِ مُخَدَّاتُهَا وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَشْرَفُ الْمُؤْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَأَفْضَى الْفَعْسِ الْفَضْلَةُ بَعْدَ الْهَدْيِ وَخَيْرَ الْعِلْمِ مَنْفَعٌ وَخَيْرُ الْهَدْيِ مَنْافِعٌ وَشَرُّ الْفَعْسِ عَمَى الْقَلْبِ وَبَيْدُ الْفُلَانِ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ الشُّغْلَى وَمَا تَلَّ وَكَفَى خَيْرُ تَشَاكُلٍ وَالْهَيِّ وَشَرُّ التَّقَدُّرِ جَيْنٌ يَخْضُرُ الْمُؤْتِ وَشَرُّ الْفُلَانَةِ يَوْمَ الْيَقِينَةِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي الشَّلَاةَ إِلَّا ذُرًّا وَمِنْهُمْ لَا يَنْفَكُ اللَّهُ إِلَّا هَجْرًا. (مس-۱۱۱) (مس-۱۱۱)

مہارت پر احزاب کا کرپیس تر جہ کریں، فلا کثیدہ الفاظ کے مفرد و جمع نکلیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلب ہیں۔ (۱) مہارت پر احزاب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) الفاظ کے مفرد و جمع۔

جواب:..... ① مہارت پر احزاب :- کما مرق فی السؤال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ :- بیضا سب سے زیادہ سچی بات اللہ کی کتاب ہے۔ اور سب سے مضبوط دینہ تقویٰ کی بات ہے اور تمام شریعتوں سے بہتر شریعت ابراہیم علیہ السلام ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ کا طریقہ ہے۔ اور عزیز ترین بات اللہ کا ذکر ہے، سب سے اچھا بیان یہ قرآن ہے اور سب سے بہتر کام وہ ہے جس پر پکارا وہ کیا گیا ہو اور بدترین وہ کام ہیں جوئے بنائے گئے ہوں اور سب سے اچھی سیرت انبیاء علیہم السلام کی سیرت ہے اور سب سے عزت والی موت شہداء کی موت ہے اور بدترین اندھا ہونا دل کا اندھا ہونا ہے اور بدترین علم وہ ہے جو فائدہ دے اور بہتر طریقہ وہ ہے جس کی اتباع کی جائے اور سب سے زیادہ دل کا اندھا ہونا دینا ہے کے بعد مگر اسی ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور جو چیز کم ہو اور کافی ہو وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔ بدترین معاشی اس وقت کی ہے جبکہ موت حاضر ہو جائے اور بدترین شرمندگی قیامت کے دن کی ہے، بعض لوگ وہ ہیں جو نماز میں نہیں آتے مگر بعد میں اور بعض لوگ وہ ہیں جو ذکر اللہ کی بجائے فحش باتیں کرتے ہیں۔

③ الفاظ کے مفرد و جمع :-

مفرد	جمع	معانی
کتاب	کُتُب	کتاب
ملہ	وَلِلَّ	لہب و شریعت
یضہ	لِضْض	والقہ و کہانی
علازم	عَوَازِم	پکارا اور

مفرد	جمع	معانی
کلمہ	کَلِمٌ	لفظ
سنة	سُنَنٌ	خصلت و طریقہ
مؤت	أَمْوَاتٌ	مرغا، دیران ہونا
صلوة	صَلَوَاتٌ	دعا

الشیخ الثالث..... إِنْ مِنْ تَوْبَتَيْنِ أَنْ تَنْخَلِعَ مِنْ نَحْنَى صَلَاقٍ إِلَى اللَّهِ وَآلِي رَسُولِ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمِيتَ عَلَيْكَ بَعْضَ مَلِكٍ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَذَلِكَ فَلْيَنْ أَمِيتَكَ سَهْمِي الَّذِي بَخِيتَ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ إِنَّمَا نَجَانِي بِعَلَقَتِي وَإِنْ مِنْ تَوْبَتَيْنِ أَنْ لَا أَحَدَثَ إِلَّا صِدْقًا تَابِقْتُ قَوْلَ اللَّهِ مَا عَلِمَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَنَّهُ اللَّهُ، فَمِنْ صِدْقِي السَّخِيخِ نَفَذَ نَكَزْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِنْهَا أَهْلَانِي وَمَا تَعَلَّاتُ نَفَذَ نَكَزْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذَبًا وَإِنِّي لَا زُجُوءَ أَنْ يَخْفَظَنِي اللَّهُ فَيُنَمَّا بَقِيَّتِي. عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، وحاشیہ و التاء کے ساتھ تحریر کریں۔ (ص ۵۰۶ ج ۱ شریعت اسلام)

﴿ظلمہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوطہ کے معنی۔

جواب..... ① عبارت پر اعراب :- کما مَرَّ فِي الْمَوَالِ أَنْفَاءً۔

② عبارت کا ترجمہ :- یا رسول اللہ میری تو یہ میں سے یہ ہے کہ میں اپنے مال سے لکھوں اس سے طہرہ ہوتا ہوں اللہ اور رسول اللہ کی طرف ممدود کرتے ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے پاس اپنے مال کا کچھ صدقہ لے کر میرے لئے بھج ہے، میں نے کہا تو میں اپنا وہ حصہ دے گا ہوں جو خیر میں تھا، میں نے کہا یا رسول اللہ جبکہ اللہ نے مجھے کسی کی وجہ سے نجات دی ہے اور میری تو یہ میں سے یہ ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں گا تو حج ہی بیان کیا کروں گا (بولاروں گا) تو اللہ کی قسم میں مسلمانوں میں سے کسی ایک کو نہیں جانتا جس کو اللہ نے حج بولنے کے لئے اپنا تمام دیا ہو جب سے میں نے اس کو رسول اللہ کے لئے ذکر کیا میرے اس دن تک زیادہ ایمان اسام سے جو اللہ نے مجھ پر کیا۔ اور جب سے میں نے یہ بات آپ ﷺ سے ذکر کی ہے اس سے لے کر آج تک میں نے موت بولنے کا اردو نہیں کیا اور میں امید کرتا ہوں بقیہ عمر میں اللہ میری حفاظت فرمائے گا۔

③ الفاظ مخطوطہ کے معنی :- "أَمِيتَكَ" - مینوہ امدتہ کر امر حاضر معلوم از مصدر اِنْتَقَلَا (افعال) بمعنی روکنا۔

"أَنْخَلِعَ" - مینوہ امدتہ کل مضارع معلوم از مصدر اِنْتَقَلَا (افعال) بمعنی ہٹا، اُگھڑنا، بڑھل جانا۔

"أَمِيتَكَ" - مینوہ امدتہ کل مضارع معلوم از مصدر اِنْتَقَلَا (افعال) بمعنی روکنا۔

"نَجَانِي" - مینوہ امدتہ کر عاب فعل ماضی معلوم از مصدر تَجَنَّجَ (تعمیل، ناقص) بمعنی رہائی و نجات دلانا۔

"أَعْلَمَ" - مینوہ امدتہ کل مضارع معلوم، واحد مذکر ماضی تَعْلَمَ (تعمیل، ناقص) بمعنی جانتا۔

"تَعَلَّاتُ" - مینوہ امدتہ کل ماضی معلوم از مصدر تَعَلَّاتُ (تعمیل) بمعنی ارادہ کرنا، بکھ لگانا۔

"لَا زُجُوءَ" - مینوہ امدتہ کل مضارع معلوم از مصدر زَجَلَّ، وَجَلَّ، وَجَلَّ (مع، ناقص) بمعنی امید رکھنا، خوف کرنا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۳۷ھ

الشیخ الاول..... لَا يَزَالُ الْإِنْسَانُ مُسْتَجِرًا فِي الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَغْلِبْ، فَإِذَا غَلَبَ بِهِ الْبَلَاءُ وَإِنْ مَعَى فِي جَدِّهِ الْأَوْسَى وَخَذِرَى عَلَى السَّلَاقِ خَيْرٌ الْأَصْدِقِ الْقِيَّ خَلَّتْهَا لَيْسَتْ لِلنَّجَارِ وَلَا لِلْإِنْسَانِ مَكَلَفًا، وَلَكِنَّهَا خَلَّتْ الْكَرَمَ وَالشَّرَّابَ خَلَّتْ مِنْ أَفْضَلِ مِنْ خَلَّةِ الْوَالِدِ يُولِيهِ خَلَّةٌ لَا يَزِيلُهَا إِلَّا التَّوْبَةُ، وَنَحْنُ لِهَذَا الْحَسَمِ الْمُؤَكَّلِ بِهِ الْبَلَاءُ الَّذِي لَا يَزَالُ فِي تَضَرُّبٍ وَتَقَلُّبٍ وَلَا يَزِيدُ لَهُ شَيْئٌ وَلَا يَنْقُصُ مَعَهُ أَمْرٌ كَمَا لَا يَزِيدُ يُلْغَى مِنَ النَّجْمِ مَلْزُوعٌ وَلَا يَزَالُ مِنْهَا أَقْوَلُ لَكِنْ لَا يَزَالُ الطَّلَاعُ مِنْهَا آيَلًا وَالْأَوَّلُ مِنْهَا حَالِيًا وَكَمَا تَكُونُ الْأُمُ الْكُلُّومُ وَالْإِنْقِلَابُ الْجَزَائِحَاتِ، كَذَلِكَ مَنْ قَرَحَتْ كُلُّوهُ بِقَدْرِ إِخْوَانِهِ بَعْدَ إِجْتِمَاعِهِ بِهِمْ.

مہارت کو خوشحال کر اعراب کا، سب سے بہتر کریں۔ (۶۸) پھر شراعت اسلام

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ۔

﴿جواب﴾..... ① عبارت پر اعراب :- کلمات فی السؤال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ :- کہ انسان بیٹا اپنے بخت میں رہتا ہے جب تک پہلے اور گرے نہ، جب پھل جائے تو پھر پھل اس کو لازم ہو جاتا ہے اگرچہ وہ سیدی اور خت زمین میں پلے، پھر اخوف بہترین دوست پکھوے پر ہے جس کی دوستی بدل کیلئے ہے اور نہ غرض کی تلاش کے لئے ہے لیکن وہ شرافت کی دوستی ہے اور یہ ایسی دوستی ہے جو والد کی اپنی اولاد کے لئے دوستی سے افضل ہے جس کو موت کے علاوہ کوئی چیز ختم نہیں کر سکتی، بالوس ہے اس جسم کیلئے جس پر ازبائش مقرر کر دی گئی ہے جو بیٹا الٹ پلٹ ہونے میں رہتا ہے اور کوئی چیز اس کے لئے ہمیشہ نہیں رہتی۔ اور کوئی معاملہ اس کے ساتھ نہیں ٹھہرتا جیسے طلوع ہونے والے ستارہ کیلئے طلوع ہونا اور غروب ہونے والے کیلئے غروب ہونا ہمیشہ نہیں رہتا ہے، لیکن ان میں سے طلوع ہونے والا غروب ہونے والا اور غروب ہونے والا طلوع ہونے والا ہمیشہ رہتا ہے اور جیسے دشمن کی تکلیف اور دشمنوں کا لوٹنا ہوتا ہے اسی طرح وہ شخص ہے جس کے زخم چھوڑے ہوئے ہوں دوستوں کے گم ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ جمع ہونے کے بعد۔

﴿السورة الثالثة﴾..... قُلْتُ: شَيْخٌ ضَعِيفٌ لَيْسَ صَنَاعَتُهُ كَصَنَاعَتِكَمْ وَضُرِبَ عَلَى الْخُجُوبِ لِلْقَتْلِ سَيْطَانًا يَبْسُطُ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْتَ وَعَلْقُودُهُ وَتَبَا إِلَّا أَنْ تَوْضِيعًا فِي ضَلْبِهِ يُؤْجِفُهُ وَجَعًا لَيْسَ لَهُ عَلَيْهِ صَبْرٌ، قُلْتُ: فَخُجْرُكَ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ؟ قَالَ الَّذِي عَلَّقَهُ كَانَ حَاكِيًا، قُلْتُ: أَيُّشِ الْخُجْرُ؟ قَالَ: تَوَكَّلْ فِي ضَلْبِهِ يَلْعَقُ لَحْمَ بَيْتَةٍ لَمْ يَغْلُفْهَا، قُلْتُ: فَمَا الْجِنَّةُ؟ قَالَ يَبْسُطُ ضَلْبَهُ وَتَوَخَّذَ تِلْكَ الْفِطْقَةُ وَ يُؤْمِي بِهَا وَإِنْ تَوَكَّلْتَ بَلَّغْتُ إِلَى فُؤَادِهِ فَقَتَلْتَهُ. (۶۹) پھر شراعت اسلام

مہارت پر اعراب کا ترجمہ کریں، مفسرین امام محمد بن حنبل کے متعلق ہے، آپ کے کلمات کے حلق جو جانتے ہیں وہ ہر قرطاس کریں۔ ﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین حصہ ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) امام محمد بن حنبل کے کلمات۔

﴿جواب﴾..... ① عبارت پر اعراب :- یکلمات فی السؤال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ :- تو میں نے کہا ایک کزور یوز حابے اس کا فضل تمہارے فضل جیسا نہیں ہے اور بھوک کی حالت میں قتل کرنے کیلئے اس کو کوزے مارے گئے ہیں مگر چونکہ وہ مرانہیں ہے اور انہوں نے اس کا علاج کیا اور وہ سخت درد ہو گیا ہے مگر اس کی پشت میں ایسی جگہ ہے جو اس کو ایسی تکلیف دے رہی ہے جس پر وہ میر نہیں کر سکا، اراد کی کہتا ہے کہ وہ فس پڑا تو میں نے کہا تم نے کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا جس نے اس کا علاج کیا تھا وہ ایک جولا تھا، میں نے کہا اس خبر کی کیا تفصیل ہے؟ اس نے کہا اس جولا نے گوشت کا مردار کھلا اس کی پشت میں چھوڑا ہے اس کو کھس ختم کیا، میں نے کہا تو پھر کیا حیلہ ہے؟ اس نے کہا اس کی پشت کو چھرا چھانے اور وہ کھڑا کر کے اس کو پھینک دیا جائے اور اگر اس کو چھوڑ دیا گیا تو وہ اس کے دل تک پہنچ جائے گا اور اس کو قتل کر دے گا۔

③ امام احمد بن حنبل کے حالات :- امام محمد بن حنبل بن حلال کی کنیت ابو عبد اللہ شیبانی زحلی ہے، ان کے باپ کا نام محمد تھا، حنبل بن کے دادا کا نام ہے ۱۳۳ھ میں ربیع الاول کے مہینہ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بچپن میں قرآن کریم حفظ کر لیا، اسکے بعد اسی طرز پر حدیث کی طرف متوجہ ہو گئے اور حصول حدیث کے لئے بلاد شام کی طرف سفر کیا۔ حجاز کے سفر میں امام شافعی سے ملاقات ہوئی اور ان سے حدیث حاصل کیا پھر بغداد میں امام شافعی سے ملاقات کی۔ علم حدیث اور علم روایت حدیث میں ان کا بلند مقام ہے۔

ہے تو جب اللہ تعالیٰ عظم ہیں تو باخدا و متعلق یعنی کلام بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ حادث چیز کا قیام نہیں ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو کلام ثابت ہے وہ کلام نفسی ہے اس سے معلوم ہوا کہ کلام نفسی ثابت ہے۔

مستزکر قرآن کریم کے حادث ہونے کی دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم ایک چیزوں کے ساتھ متصف ہے جو مخلوق کی صفات ہیں مثلاً اس کا پڑھا جانا، لکھا جانا اور حفظ کرنا وغیرہ۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ کلام نفسی کا قرأت، کتابت اور حفظ وغیرہ کے ساتھ اتصاف مجازی ہے۔ حقیقتاً یہ سب کلام نفسی پر دلالت کرنے والے امور کے اوصاف ہیں چنانچہ کلام نفسی کے مکتوب فی المصاحف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر دلالت کرنے والے حروف کی صورتیں اور کتابت کے نقش و مکتوب ہیں۔ اسی طرح اس کے محفوظ فی القلوب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر دلالت کرنے والے الفاظ کی وہ صورتیں محفوظ ہوتی ہیں جو خزانہ خیال میں جمع شدہ ہیں اور مقررہ و مسوع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر دلالت کرنے والے الفاظ کی قرأت ہوتی ہے اور اسی الفاظ سے جاتے ہیں۔

۱۷) اہل قلب کی تعین اور عزم و کفایت کا معنی :- اہل قلب کا مصداق وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین (مثلاً حدو شہ عالم، بشر الا جواد، علم اللہ تعالیٰ بالنیکیات والجزئیات اور ختم نبوت وغیرہ) پر ایمان رکھتے ہوئے قلب کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہوں۔ اہل قلب کا مصداق وہ شخص قطعاً نہیں ہے جو صرف قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتا ہو چاہے وہ کئی قلبی حکم کا مکر بھی کیوں نہ ہو؟ کیونکہ قلب کی طرف رخ کر کے نماز وسیلہ کذاب بھی پڑھتا تھا مگر اس کے کافر ہونے پر پوری امت متفق ہے۔

قلب چونکہ شعائر اسلام میں سے ہے اور اسلام کے بعد سب سے بڑا رکن اور عظیم مثل نماز ہے اور یہ کہ (نماز) قلب کی طرف رخ کر کے ادا کیا جاتا ہے اس وجہ سے انکی طرف نسبت کرتے ہوئے اہل قلب کہا جاتا ہے۔ مراد اس سے تمام ضروریات دین پر ایمان لانے والا ہے۔ اہل السنۃ والجماعہ کے نزدیک مسلمان و مومن ہونے کیلئے تمام ضروریات دین پر ایمان لانا ضروری ہے اور کافر ہونے کا مدار ضروریات دین میں سے کسی ایک کے انکار پر ہے۔ یعنی ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا مکر بھی کافر ہے مثلاً مکر ختم نبوت اور بیعت بدعا اور کافر ہے اسی طرح منافق عدواؤں و کافرانہ وغیرہ کا بھی قلب پر مکر ضروریات دین کے مکر ہونے کی وجہ سے کافر ہیں۔

الشیخ الثالث: وفی دعدہ الاحیاء الاموات وصلقتهم منفعة للاموات ونحب اصحاب النبی ﷺ ولا نفور فی حب احد منهم ولا نتبرأ من احد منهم ونهض من یبغضهم وبغضهم کفر و نفلق و طغیان انکر حکم انتفاع الاموات باعمال الاحیاء و با یصال الثواب الیہم ۔ ماذا یرید المصنف بالجابات الحب للصحابۃ وعدم التفريط فی حقہم والتبرؤ منہم ۔ هل العبارة تدل علی ان بغض الصحابۃ کفر؟

ام ؟؟ ۱) یتن حکمہ بالتفصیل فی ضوء الدلیل ۔ (ص ۱۳۰ لہوی)

۲) خلاصہ سوال :- اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) نبردوں کو زندوں کے اعمال کا نفع اور ایصالِ ثواب کا حکم (۲) کتب سماویہ و علقہ کے اثبات اور تنزیل کی نئی وضاحت (۳) بعض سماویہ علقہ کا حکم مع الدلیل۔

جواب: ۱) نبردوں کو زندوں کے اعمال کا نفع اور ایصالِ ثواب کا حکم :- ایک شخص کی دعا و صدقہ کا ثواب دوسرے شخص کو پہنچنا خصوص شہر سے ثابت اور تمام امت کا اجتماعی مسئلہ ہے، علامہ قرآن کا ثواب پہنچنے کا امام شافعی رحمہ اللہ کا کرے ہیں اور ان کی دلیل آیت کریمہ وان لیس للانسان الا ما سعی کا مفہوم عام ہے۔ جمہور ائمہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دعا و صدقہ کی طرح برکتی مہادت کا ثواب دوسرے کو پہنچتا ہے۔ تفسیر قرطبی میں لکھا ہے کہ احادیث کثیرہ اس پر شاہد ہیں کہ مومن کو دوسرے شخص کی طرف سے عمل صالح کا ثواب پہنچتا ہے۔ تفسیر مظہری میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں۔ (مدارج القرآن ص ۴۸)

امام شافعیؒ کی دوسری دلیل یہ ہے کہ صدقہ دینا اور حج کے علاوہ دیگر عبادتوں کا ایصال ثواب آنحضور ﷺ سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے الیہا رکت ہے اس کا جواب دیا ہے کہ ثبوت کی ضرورت بھی کیا ہے؟ جب صدقہ کا ایصال ثواب بالا جماع ثابت ہے تو اسی پر باقی عبادتوں کو قیاس کیا جائیگا۔ کسی مسئلہ کے ہر ہر جزہ کا ثبوت ضروری نہیں ہے ورنہ پھر قیاس کی ضرورت ہی کیا تھی؟۔

① **حب صحابہ رضی اللہ عنہم کے اشادات اور تصریحات کی کمی کی وضاحت:**۔ امام غلامیؒ فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے ہیں وہ معیار حق اور شہود ہدایت کے ستارے بلکہ آفتاب و مہتاب ہیں، ہم کسی ایک صحابی کی محبت میں افراد و تفریڈ سے بھی کام نہیں لیتے یعنی حد سے تجاوز بھی نہیں کرتے اور کسی ایک صحابی سے بیزاری و بداد کا اظہار بھی نہیں کرتے، جیسا کہ رد افیض و خوارج اور زادقہ نے کہا کہ ایک گروہ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقام و عظمت کا بالکل انکار کر دیا اور دوسرے گروہ نے بعض شخصیات کو حد سے زیادہ مقام دیا، حتیٰ کہ زادقہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو الٰہ کا درجہ دیا اور کسی نے ان کے اسلام کا ہی انکار کر دیا تو امام غلامیؒ فرماتے ہیں کہ افراد و تفریڈ کے بغیر حب صحابہ رضی اللہ عنہم ہمارا عقیدہ و ایمان کا حصہ ہے۔

آپ ﷺ نے ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ میرے سب صحابہ عادل ہیں، ایک جگہ فرمایا کہ سلاۃ قدر اور میرے صحابہ کو زہر بحث نہ لاؤ اس سے اجتناب کرو اور وہ اخلاص و الطبیعہ اور خلوص و وفا کی آخری منزل تک پہنچے ہوئے تھے اسی لئے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے جب بھی وہ میرے صحابہ کے ایک منہ خرچ کرنے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکا فرمایا کہ میرے صحابہ کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ان کو میرے بعد امتراضات کا نشانہ نہ بنانا، جو ان سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کی وجہ سے ہی ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض و دشمنی کرے گا وہ بھی مجھ سے بغض و عداوت کی وجہ سے ان سے دشمنی کرے گا، جو ان کو تکلیف دے گا اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی اس کو مغرب اللہ تعالیٰ عذاب میں مبتلا کرے گا۔ فرمایا کہ میرے صحابہ کا اکرام کرو اس لئے کہ وہ تم میں سے سب سے بہترین لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں پھر کذب کا ظہور ہوگا۔ فرمایا کہ اس مسلمان کو آگ نہیں لگوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا اس کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔

② **بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا حکم مع الدلیل:**۔ امام غلامیؒ فرماتے ہیں کہ جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض و عداوت رکھتے ہیں، ہم ان سے بغض و عداوت رکھتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض و عداوت رکھنا کفر و فسق، فحاشا و دوسری ہے۔ اس عبارت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بغض صحابہ کفر و فحاشا ہے۔

آپ ﷺ کے چند ارشادات خُبر صحابہ رضی اللہ عنہم، عظمت و مقام صحابہ کے متعلق اور ایک طویل حدیث بعض صحابہ کے متعلق اوپر ذکر کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کو نہ اہلامت کہو، دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو سب و تحکم کا نشانہ بنارہے ہیں تو تم ان سے کہو کہ تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ جب فتنے ظاہر ہوں گے اور میرے صحابہ کو نہ اہلامت کہا جائے گا اس وقت علما و ماہرین علم کا اظہار کریں (یعنی ان کو سمجھائیں اور مددیں سنائیں) اگر علماء یہ کام نہ کریں گے تو ان پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔

چنانچہ محدث شریف طویل حافظہ اللہ علیہ ابوزر عذر راوی فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقید و تنقیص کرتے ہوئے دیکھو تو یقین کر لو کہ وہ زندقہ ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم ہمارے نزدیک برحق ہیں اور ہم تک قرآن کریم اور احادیث رسول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہی پہنچائی ہیں تو یہ لوگ ہمارے گواہوں کو بھروسہ کر کے ان سے اعتقاد اٹھانا چاہتے ہیں حالانکہ یہ

”عَجَزْتُ“ میندو احدہ ذرا غائب فعل ماضی مجہول از صدر غرضاً (ضرب) بمعنی پیش کرتا۔

”قَتَا بَاةً“ میندو احدہ موت غائب فعل مضارع معلوم از صدر رائیۃ، ابتداء (فتح) ضرب، بہموز و ناقص (اکثار کرتا۔

”صَوَّاجِبِي“ یعنی جس کا مندر صاحبہ ہے بمعنی بیوی دوسری، مصدر صَخَبَ، حَسْبَانَةُ (سج) بمعنی ساتھی ہوتا۔

”وَحِينًا“ میندو صفت ہے اسکی سج زُصْفَا، ہے از مصدر زُصِفَ، وَحِينًا وَضَاعًا (سج، فتح) ضرب، بمعنی دودھ پیتا۔

”فَلَا خَذَنَ“ میندو احدہ شکر فعل لام تکید بانوں فقیر معلوم از صدر آلا خَذَ (نصر) بہموز، بمعنی لینا دیکھتا۔

”لَمْ أَجِدْ“ میندو احدہ شکر فعل لنی، جہر بلہ معلوم از صدر و جَدَانَا (ضرب، مثل) بمعنی پاتا۔

السنن الثالث

..... فَلَمَّا جِئْتُهُ قَالَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَنُفِيتُ أَهْلِي فَاثْتَفَلْتُ بِهَا، فَقَالَ: هَلَّا أَخْبَرْتَنِي فَنَهَدْنَا؟ قَالَ: ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ فَقَالَ: هَلَّا أَخَذْتُ امْرَأَةً غَيْرَهَا؟ فَقُلْتُ يَزُحِكُكَ اللَّهُ وَمَنْ يُزُحِكُنِي وَمَا أَمْلِكُ إِلَّا وَدُعَيْنِي أَوْ ثَلَاثَةً؟ فَقَالَ: إِنْ أَنَا فَعَلْتُ تَفْعَلُ؟ فُلْتُ: نَعَمْ ثُمَّ حَيَّدَ اللَّهُ تَعَالَى وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ تَبَكُّمًا وَزُوجْنِي عَلَى وَدُعَيْنِي أَوْ قَالَ عَلَى ثَلَاثَةٍ قَالَ: فَقُلْتُ وَمَا أَدْرِي مَا أَضْنَعُ مِنَ الْفَرْجِ، فَصَوْتُ إِلَيَّ مَنَزِلِي وَجَعَلْتُ أَتَفَكَّرُ مِثْلَ أَخَذَ وَأَسْقَدُونِ وَصَلَّيْتُ التَّغْيِبَ وَكُنْتُ ضَالِّيًا فَقَدِمْتُ عَشَائِي لِأَفُطِّرَ. وَكَانَ خُبْرًا وَزِينَةً وَإِذَا بِالْبَابِ يُقْرَعُ. (ص ۱۲۶۔ مجلس شریات اسلام)

عبارت پر اعراب کا کر ترجمہ کریں، یہاں غلطان کے حالات زندگی تحریر کریں، درج ذیل سینوں کی لغوی و صرفی تحقیق کریں۔

(توفیت، فصرت، استمدین، عشاء، یقرع)

۱۔ خلاصہ سوال ۱۔..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) یہاں غلطان کے حالات (۴) مذکورہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق۔

جواب ۱۔..... عبارت پر اعراب :- کما علم فی السوال آنفا۔

۲۔ عبارت کا ترجمہ :- جب میں آیا تو فرمایا کہاں تھا؟ میں نے کہا میری بیوی کا انتقال ہو گیا تھا اس میں مشغول رہا ہوں، فرمایا کہ ہمیں کیوں نہیں خبر دی کہ ہم بھی جنازے میں حاضر ہوتے؟ جب میں نے کھڑا ہونے کا ارادہ کیا تو فرمایا کیا اسکے علاوہ کسی اور عورت سے تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے میرے ساتھ کوئی شادی کرے گا میں تو دو تین درہم سے زیادہ مال کا مالک نہیں ہوں، فرمایا کہ اگر میں یہ حیراکام کروں تو کیا تو راضی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، پھر اللہ کی حمد بیان کی اور نبی پر درود پڑھا اور درہم با تین درہم پر میری شادی کر دی، ابوداود کہتا ہے کہ میں کھڑا ہوا اور خوشی کی وجہ سے مجھے معلوم نہیں ہو رہا تھا جو کچھ میں کر رہا تھا میں اپنے گھر کی طرف لوٹا اور اس سوچ میں پڑ گیا کہ میں کس سے پکڑوں اور کس سے قرض مانگوں، میں نے نماز مغرب پڑھی اور مجھے روزہ تھا تو میرا شام کا کھانا آگیا تاکہ میں روزہ افطار کروں اور وہ روٹی اور تینوں کا تیل تھا اور چائیکہ روزہ کو کھکھٹایا گیا۔

۳۔ یہاں غلطان کے حالات :- آپ کا نام شمس الدین احمد رملی ہے، یہ شمس ابو نصرین اور ابائی تعینف میں فائق اور ماہر ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۲۰۹ھ ہے، امام، عالم، فقیہ، ادیب، شاعر اور علم ادب و تالیف میں یکنائے روزگار تھے، دوسرے دمشق کے قاضی بنائے گئے پھر ان کو مصر لے کر دیا گیا تو یہ قاہرہ چلے گئے اور وہاں سات سال رہے اور افتاء و تدیس میں مشغول رہے پھر دوبارہ دمشق کے قاضی بنائے گئے اور ان کے واپس آنے کی وجہ سے لوگ خوش ہو گئے، تاریخ اور شریات کے علماء نے ان کی کتاب و فیات الامام کو بہت پسند کیا ہے اور یہ کتاب ان کی طویل تدیس اور وسیع علم کا نتیجہ ہے اور اس کتاب کی تحریر اچھی ہے اور اس میں ادبی مواد زیادہ ہے اور اس میں کثیر

فوائد ہیں اور اس کی مہارت مہر ہے اور تعریف میں مباہلہ سے بہت کریمانہ روی ہے اور علماء اور لوگوں کے طبقات کی معرفت پر مشتمل

جس لئے اس کتاب کو طیار کی طرف سے حمایت و اہتمام کا دافر ضرور ملے۔ علامہ ابن خلدون کی وفات ۸۰۵ھ ہے۔ (محررت)

۷ ذکر کردہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق:۔ یَقْرَعُ: میزندہ اور ذکر کا نائب فعل مضارع مجہول از مصدر قَرَعَ غَا (فتح) بمعنی کھٹکا۔

مُؤَقِّتٌ: میزندہ اور مَرَّتْ غَا کا نائب فعل مضارع مجہول از مصدر رَفَعْتُ (کھلی المید) بمعنی موت دینا۔

فَصِيْرٌ: میزندہ اور حَکَمَ فعل مضارع مجہول از مصدر حَضَرَ (سج) اجوف) بمعنی مائل ہونا و جھکا۔

أَشْفَقْتُ: میزندہ اور حَکَمَ فعل مضارع معلوم از مصدر اِشْفَقْتُ (استعمال) اجوف) بمعنی دین و قرض طلب کرنا۔

عَمَّاسِي: (فتح الحین) اسکی جمع اَعْمِشِيۃ ہے بمعنی شام کا کھانا۔ (بسر الحین) بمعنی رات کی ابتدائی تاریکی اور ان کا آخر۔

السؤال الثاني ۵۱۴۳۸

السؤال الأول:..... أَنَا إِن كُنْتُ حَلِيمًا أَخَذًا عَلَى يَفْتَةٍ فَلَيْتَ أَخِيضَ صَاحِبَ الْكَوْخِ عَلَى كَوْخِهِ قَبْلَ أَنْ

أَخِيضَ صَاحِبَ الْقَصْرِ عَلَى قَصْرِهِ وَلَوْلَا أَنُ لَيَّازَهُمْ سُلُكُنَا عَلَى النَّفْسِ لَمَّا تَضَلَّ الْفَقْرَةُ بَيْنَ أَيُّوِ
الْأَغْنِيَةِ وَلَا وَدِمَ أَنْتَ الْأَغْنِيَةُ أَنْ يَتَّخِذَ هُمْ الْفَقْرَةَ أَزْهَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ. أَنَا لَا أَغْنِيُ الْغَنِيَّ إِلَّا فِي مَوْطِنٍ
وَاجِدٍ مِنْ مَوَاطِنِهِ. إِنْ زَانَيْتَ يُشْبِعُ الْخَائِنَ وَيُؤَاسِي الْغَفِيْرَ وَيَفْضُلُ بِالْفَضْلِ عَلَى الْغَنِيِّ الْغَنِيَّ
سَلَبَهُ اللَّهُ أَهْلًا وَالزَّمَلَةَ الْبَنَى فَجَعَلَهَا الْقَدْرُ فِي عَالِيَتِهَا وَيَسْمَعُ بِبَيْدِهِ نَفْعَ الْبَالِيسِ وَالْمُتَحَذِّينَ. ثُمَّ أَزْنِي
لَهُ يَهْدُ ذَلِكَ فِي جَبِينِهِ مَوَاطِنَهُ الْآخِرَى. (س ۱۱۶ مجلس شراعت اسلام)

مہارت پر اعراب کا کرتر جر کریں، مصطفیٰ سلطانی کے مختصر احوال تحریر کرتے ہوئے مضمون کا مائل لکھیں، درج ذیل میضوں

کی لغوی و صرفی تحقیق کریں۔ (الکوخ، تضلل، اربابنا، یولسی، الارملة، فجعلها، البالیس)

۲ خلاصہ سوال ۱:..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا کرتر (۳) مضمون کا

مائل (۴) ذکر کردہ میضوں کی لغوی و صرفی تحقیق۔

جواب: ① مہارت پر اعراب:۔ مکمل فرمائی سوال آندا۔

② مہارت کا کرتر:۔ اگر میں کسی وقت پر کسی سے حد کروں تو صاحب محل کے محل پر حد کرنے سے پہلے جو پہنچی والے کی

جو پہنچی پر حد کروں گا اگر یہ بات نہ ہوئی کہ وہام کا نفوس پر غلبہ ہے تو فقراء و غلاموں کے سامنے حقیر نہ ہوں اور مالدار سے تکبر نہ

کرتے کہ فقراء ان کو اللہ تعالیٰ کے مساوی خدا بناتے ہیں۔ میں مالدار سے کسی موقع پر رشک نہیں کرتا مگر اس کے ایک موقع میں اگر

میں مسکد کہتا ہوں کہ وہ مجھ کے کویر کرتا ہے اور فقیر کی فخری کرتا ہے ہوا پنے مال سے اس عظیم پر احسان کرتا ہے جس سے زمانہ

اس کے ہاتھ کو چین لیا ہے اور وہ اس بچہ پر احسان کرتا ہے جس کو قدر نے اپنے خاندان کے ہارے میں دروند کیا ہے ہوا پنے اٹھ سے

تھک دست اور پریشان کے آنسو مجھ کو اور صاف کرتا ہے مگر اس کے بعد میں اس کی دیگر تمام بکھلوں میں اس کیلئے اظہار رحمت کرتا ہوں۔

③ مضمون کا حاصل:۔ اس مضمون کا عنوان تو الکوخ والقصد (جو پہنچی والے) ہے اور اس مضمون میں در حقیقت جو پہنچی

والے کی بجائے فقراء و مالداروں کے درمیان تقابل کا ذکر ہے۔ صاحب مضمون لکھتے ہیں کہ وہام کا نفوس پر غلبہ ہونے کی وجہ سے

مالداروں کو بیز اور قابل رشک سمجھا جاتا ہے حالانکہ حقیقت میں فقیر اور جو پہنچی والے قابل رشک لوگ ہیں۔ البتہ مالدار لوگ اس

وقت قابل رشک ہیں جب وہ جوہر کو کھانا کھائیں، فقیروں کی فخری کریں، غیروں کو دھوکا دیں اور احسان کریں، اور دوسرے

مجددست اور پریشان لوگوں کے آسوا صاف کریں اور اگر یہی اماند فقیروں کے لئے اپنے دروازے بند کر دیں، بلکہ کاغذ پرہ کر دیں، اپنے نفس کا عاصیہ نہ کرئیں، تنبیہ کی چال نہیں تو پھر یہی لوگ قابلِ رحمت اور مغفرت ہیں اور فقیر لوگ ان سے کئی درجے بہتر ہیں۔ اسی طرح یہ فقیر لوگ قابلِ رخصت ہیں اور زیادہ راحت والے، البتہ اگر یہی خیرا، امراء کو نیک بخت، آسودہ زندگی والا، زیادہ خضر سایہ والا اور نیک بخت تصور کریں، امراء پر مسد کر دیں، لیکن وہ پریشان چہرہ کر لیں، سانس نکالیں، آسوا بھیجیں، آجیں بھریں اور امراء کے غمخانی کی نشاں کریں تو پھر یہ خیرا، قابلِ لمس ہیں۔

۵) الفاظ مخطوطہ کی لغوی و صرفی تحقیق :- ”الکُوخ“ یہ مفرد ہے اس کی جمع ”کُؤَخ“، ”کُؤَخَان“ ہے بمعنی جھوپڑی۔

تَضَاءً: اَلْ- مینده احد ذکر عجب فعل، ماضی معلوم از مصدر تَضَاءُ؛ لَا (تقابل، مجهول) بمعنی حقیر و کمزور است۔

یَوَاقِیْیُ: میزند؛ احدی که غائب فعل مضارع معلوم از مصدر مَوْاقِیْیُ (مفاعله بالیغ) بمعنی مخنوار میگرداند۔

از قتلہ دو عورت جس کا مرد وقات پا گیا ہو، ضعیف و تنگ لوگ، مصدر از قاتل (افعال) بمعنی تو شتم ہونا محتمل

فَجَعَلَ مِنْهُ الْهَبْءَ الْغَاسِقَ فَلَمَّا يَسُدَّ الْقَبْرَ فَيَنْقَضَ وَيُخْتَلَفُ الْأُمَمُ الْبَاقِيَّةُ

الْبَائِسُ - مِسْكُون: حدیث کریم اسم فاعل، اس کا جمع بَائِسُون ہے، مصدر بَائَسًا، بَائِسًا (مع) بمعنی

..... **في الثاني** من السجدة زينة: كُلُّ ذَنْبٍ تَأْتِيهِ الْمُؤْمِنُونَ وَإِنْ عَظُمَ صَفْعُهُ فَرَحْنِبْ عَقْلُكَ

وَكُلُّ رَأٍی وَرَأٍی حَقِیْقٌ عِنْدَ صَفْحِكَ وَذٰلِكَ الَّذِیْ عَوَّدَكَ اللّٰهُ فَاَطِیْعْ اَمْرًا مِّنْكَ وَتَتَمَّ نِعْمَتُكَ وَاتَّامِدْ بِكَ الْخَیْرُ وَرَفَعُ بِكَ الشَّرَّ. هٰذَا رَفَعُ الْوَالِیِّ الَّذِیْ تَرْجُوْكَ فِی الْخِیَابَةِ لِتَوَلِّیِّ الْاَیَّامِ وَفِی التَّمَاتِ لِجَمِیْلِ الذِّكْرِ فَإِنَّ زَائِدَ أَنْ تَخَذَ صَفِیْفِی وَاسْتَكْنَانِیْ وَفَلَاحِیْیَیْ وَأَنْ تَصِلَ رَحْمِیْ وَتَحْتَسِبَ فِیْمَا جَعَلَكَ اللّٰهُ لَهُ حَلِیْقًا وَفِیْمَا زَاغِبًا فَافْعَلْ وَتَذَكَّرْ مِنْ لَّوْكَ أَنْ حَقًّا لَّكَانَ شَفِیْفِیْیَیْ اِنَّكَ. (ص ۵۷، مجلس ششم - اسلام)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔ سیدہ زبیدہ و کن حُسن اور انہوں نے یہ کجوب کس کو

ادریس لکھا تھا؟ اور اس سے ان کا کیا رشتہ تھا؟

(۳) سید زبیدہ کا تعارف، مکتوب الہ کی نشان دہی ورثہ۔

جواب ۱ عبارت پر اعراب :- کلمہ فی السؤال آنفا۔

۲) محاربت کا ترجمہ: سیدہ زبیدہ کی طرف سے: اے امیر المومنین تیری صفائی کے سامنے گرنا وہ چھوٹا ہے اگرچہ وہ بظاہر بڑا اور اوس سے درگزر کے سامنے بغلخوش فقیر ہے اگرچہ وہ بظاہر بڑی اور۔ یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ نے تجھے عادی بنایا ہے تو تیری خدمت کو لباً کیا اور تجھ پر احسان کو پورا کیا ہے اور ہمیشہ تیرے ساتھ خیر کا معاملہ کیا اور تیرے ساتھ برائی کو دور کیا۔ یہ اس پریشان کار قہ ہے جو تجھ سے زندگی میں مصائب نہان کیلئے اور موت میں اوجھڑ کیلئے امید رکھتی ہے۔ تو اگر دیکھتا ہے کہ میری کمزوری اور عاجزی اور میرے قلت حیلہ پر دم کرے اور یہ کہ مجھ سے صلہ رکھی کرے اور اس چیز میں ثواب کی امید کرے جس کا اللہ نے تجھے طالب اور اس میں رغبت کرنے والا بنایا ہے تو یہ کام کر اور اس شخص کو یادگار دہ زندہ ہوتا تو تیرے پاس میری سفارش کرنے والا ہوتا۔

۷ الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق :- صفحہ ۱۰۰ باب الفح کا صدر ہے بمعنی روگردانی کرنا، چھوڑنا، معاف کرنا۔

زَلَّ اسم ہے بمعنی گناہ و لغزش، مصدر زَلَّ، زَلَّلاً، زُلُوءاً، زَلِيلًا (ضرب و مع، مضاعف) بمعنی پھسل کر گرنا۔

”مَعْقُودٌ سِينِدًا وَاحِدًا كَرَبِّهِ لَمْ يَمُضِ مَطْلُومٌ اِزْ سِدْرٍ تَعْوِيلًا“ (تعلیل، اجوف) بمعنی عادی تھا۔

”اَلْوَالِدَةُ“ سِينِدًا وَاحِدًا كَرَبِّهِ اِسْمٌ قَاعِلٌ اِزْ سِدْرٍ مَوْثِقًا (مُثَبِّل، سب، مثال) بمعنی ٹھیکس دہریشان ہوتا۔

”نَوَالِبُ“ اس کا مفرد نَوَالِبَةٌ ہے بمعنی عادی و مصیبت۔ صدر مَوْثِقًا و مَوْثِقَةٌ (لعر، اجوف) بمعنی پیش آتا۔

”لَقَعْتُكَ“ بمعنی موت یا مائتہ موت۔ صدر مَوْثِقًا (لعر، اجوف) بمعنی مرنا، زکنا، زائل ہونا۔

”زَاغِبًا“ سِينِدًا وَاحِدًا كَرَبِّهِ اِسْمٌ قَاعِلٌ اِزْ سِدْرٍ مَوْثِقًا زَاغِبًا وَ زَاغِبَةٌ (سب) بمعنی رجبت کرتا، چاہتا، خواہش کرتا، اگر مل

عَن ہو تو بمعنی امراض کرتا۔ ”اِسْتَفْكَانَتْنِي“ یہ باب استعمال کا مصدر ہے بمعنی عاجزی ہو کر زوری ظاہر کرنا۔

۱۲) سیدہ زبیدہ کا تعارف، مکتوب الہی کی نشان دہی درشت :- سیدہ زبیدہ مشہور عباسی خلیفہ جعفر بن ابی جعفر منصور کی بیٹی اور

خلیفہ ہارون الرشید کی چچا زاد بہن اور بیٹی ہیں، آپ کا اصل نام لبتہ العزیز اور کنیت ام جعفر ہے، آپ ہاشمی خاندان کی چشم و چراغ

ہیں، آپ کی ولادت ۶۹۷ء میں ہوئی۔ یہ انتہائی درجہ کی نیک و فاضلہ خاتون ہیں، انہوں نے مسلمانوں پر بے شمار احسانات کیے جن

میں سب سے مشہور احسان وہ فہر زبیدہ ہے جو انہوں نے قباخ کرام اور اہل مکہ کی مشکلات و دشواریوں کو سامنے رکھتے ہوئے مکہ

کرمہ سے ۳۵ کلومیٹر دور وادی حنین کے جبال طاد سے مکہ کرمہ کی طرف اور عرفات میں سمجھوتہ کر کے سترہ لاکھ دینار کی لاگت سے

کھدوائی تھی، آج بھی اس نہر کے ۵۴ عرفات میں موجود ہیں۔ ۸۳۱ء کو بغداد (عراق) میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کے گل میں

ہر وقت ایک ہزار ہاندیاں خلافت تر آن میں مصروف رہتی تھیں۔

یہ خدائوں نے اپنے سوتیلے بیٹے، وقت کے بادشاہ مامون بن ہارون الرشید کو لکھا تھا، جو کہ عزم و حزم اور علم بھی صفات سے

متصف اور علم و دان کا قدردان تھا مگر احکام نافذ کرنے میں سختی کرتا تھا۔ اس خط میں انہوں نے اپنی کسی ذاتی پریشانی کی طرف کمالی

الفاظ میں اشارہ کیا ہے، اس کے جواب میں مامون نے جو تحریر کیا وہ غم خواری، حسن سلوک، بادشاہوں کے بڑے پیمانہ اور بیٹوں کی

فرمانبرداری کی اعلیٰ مثال ہے۔ (بہرات زہیرہ)

السؤال الثالث: عقیدہ طحاویہ ۱۴۳۸ھ

لَقَدْ عَلَّمْتُمُ الْقُرْآنَ بِأَرْبَعَةِ آيَاتٍ فِي النَّارِ لَا تَخْلُكُونَ إِذَا مَاتُوا وَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَإِنْ لَمْ

يَكُونُوا تَابِعِينَ بَعْدَ أَنْ لَقُوا اللَّهَ عَارِفِينَ مُؤْمِنِينَ وَهُمْ فِي مَشِيئَتِهِ وَخُكْمِهِ إِنْ شَاءَ غَفَرْتُمْ وَغَفَاغَتْهُمْ

بِفَضْلِهِ كَمَا تَذَكَّرُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ وَيَنْفَعُ مَا قُورِئَ ذَلِكَ لَيْتَنَ شَيْئًا وَإِنْ شَاءَ عَذَّبْتُمْ فِي النَّارِ بِعَذَابِهِ ثُمَّ

يُخْرِجُهُمْ مِنْهَا بِرَحْمَتِهِ وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ مِنْ أَهْلِ طَاعَتِهِ، ثُمَّ يُبْعِلُهُمْ إِلَى جَنَّتِهِ. (مسند احمد)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، کبیرہ کی تحریف کر کے یہ بتائیں کہ کبیرہ کا اطلاق کن کن لوگوں پر ہوتا ہے؟ مذکورہ مسئلہ میں

اہل النہ اور محلہ کے اختلاف کی وضاحت کریں۔

۱) خلاصہ سوال :- اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) گناہ کبیرہ کی

تعریف و تائیدی (۴) مرتکب کبیرہ کے حکم میں اختلاف۔

جواب :- ۱) عبارت پر اعراب :- کَمَا تَذَكَّرُ فِي الْمَوَالِ آنفا۔

۲) عبارت کا ترجمہ :- اور اس طرح یہ بتایا کہ اس سے گناہ کبیرہ کرنے والے جب موقع ہونے کی حالت میں مریں تو وہ بیش

جہم میں نہیں رہیں گے اگرچہ انہوں نے توبہ نہ کی ہو، بعض اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملیں کہ اس کی معرفت رکھتے

ہوں اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور حکم کے تحت ہوں گے اور وہ چاہے گا تو اپنے فضل سے ان کی سخطت کر دے گا اور ان کو معاف کر دے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے: "وَيَسْخَرُهُمَا لِمَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ" (شُرک کے علاوہ کچھ گناہوں میں سے جس کا چاہے گا معاف فرما دے گا)۔ اور اگر وہ چاہے گا تو ان کو اپنے بدل کی رو سے جہنم میں عذاب دے گا پھر ان کو اپنی رحمت سے اور اپنے احاطت کرنے والوں کی شفاعت سے نکالے گا پھر ان کو جنت میں بھیج دے گا۔

۷۔ گناہ کبیرہ کی تعریف و شان دعویٰ:- گناہ کبیرہ کی تعین اور تعارف میں مختلف روایات ہیں۔

بعض حضرات نے کہا کہ ہر وہ گناہ جس کی تحت کرنا وہ کی طرف نسبت کی جائے تو وہ کبیرہ ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ہر وہ گناہ جو ایسا ہو کہ ظاہر کرنا ہر ایک کے برابر ہو یا اس سے زیادہ ہو کبیرہ ہے۔ بعض نے کہا کہ ہر وہ گناہ جس پر خصوصیت سے شارع کی طرف سے دھمکی وارد ہوئی ہو کبیرہ ہے مثلاً چاندکاری تصویر بنانا۔ بعض حضرات نے کہا کہ ہر وہ مصیبت جس پر معمولی کچھ کرنا ضرور ہو کبیرہ ہے اور جس سے استغفار کر لے دو مفر ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ کھانہ کی تعداد نو ہے۔ ① اشتراک باللہ ② قتل ایٹس بغیر حق خواہ دھمے سے کھایا جائے ③ قتل کا قتل ہو جس کو خود کشتی کہتے ہیں ④ سوئے زاد کا جگہ بالا ہونا کی نسبت کا ⑤ زکات ⑥ میدان جنگ میں کفار کے مقابلے سے بچنا ⑦ کسی برادر کو دکن ⑧ خیمہ کا محل با حق طریقے سے کھانا ⑨ جائز اسیر میں مسلمان والدین کی گرفتاری کا ⑩ حدود جرم میں گناہ کرنا ⑪ حضرت ابو ہریرہؓ نے نو پرورد گناہ کا اضافہ کیا ہے حضرت علیؓ نے چھ سے تین تک پر چھٹی کرنے کو شراب پینے کا اضافہ کیا ہے بعض حضرات نے ان میں ⑫ لواطت ⑬ بھونٹی کرنا ⑭ بھونٹی قسم ⑮ ذاکر ڈالنا ⑯ لمیت ⑰ جوا بازی کو بھی شامل کیا ہے تو کل تعداد اٹھارہ ہو گئی۔ (ایمان فاؤنڈیشن ص ۱۱۳)

۷) مرکب کبیرہ کے حکم میں اختلاف :- اہلسنت والجماعت کے نزدیک مرکب کبیرہ ایمان پر مبنی رہتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا جبکہ معتزلہ کے نزدیک مرکب کبیرہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ایمان پر مبنی نہیں رہتا۔ البتہ کافر بھی نہیں ہو جاتا کفر اسلام کے رد میں ان ایک وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ مرکب کبیرہ اس وجہ سے کفر بھی کہتا ہے اور خوارج کے نزدیک مرکب کبیرہ ایمان سے خارج ہو کر کفر بھی مداخل ہو جاتا ہے۔ اہلسنت والجماعت کی پہلی دلیل: حدیث ابوذر رضی اللہ

جس میں وان ذنی وان سرقی کے الفاظ ہیں کہ اگرچہ مؤمن آدمی زنا و چوری کرے تب بھی مؤمن ہی رہتا ہے۔
 دوسری دلیل: وہ تمام قصص آیات و احادیث ہیں جن میں مرتکب کبیرہ کو کھلی ایمان کہہ کر ترک گناہ کا حکم کیا گیا ہے۔
 معتزلہ کی دلیل: وہ حدیث ہے کہ جس میں مرتکب کبیرہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایمان پر پائی نہیں رہتا۔

اہلسنت والجماعت کی طرف سے جوابات: ① اس حدیث میں کمال ایمان کی نلی ہے کہ مرکب کبیرہ کامل مومن نہیں رہتا
البتہ نفس ایمان اس میں موجود رہتا ہے ② ایمان کے متعلق دو چیز ہیں نفس ایمان اور نور ایمان تو مرکب کبیرہ کے اندر نفس
ایمان تو موجود ہوتا ہے البتہ نور ایمان ختم ہو جاتا ہے ③ یہاں مومن لغوی مراد ہے کہ بوقت گناہ مومن آدمی اسن والا نہیں ہوتا
غیر ہوتا ہے کہ یہ اسکی عذاب الہی کی لپیٹ میں نہ آجائے۔

الشيخ الثاني وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَنَبِيُّهُ الْمُسْطَفَى وَوَسْؤُهُ الْمُرْتَضَى وَأَنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ
وَأَنَّهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَسَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَحَبِيبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكُلَّ دَعْوَى النَّبُوَّةِ بَعْدَهُ فَقَدْ هَوَى وَهَوَى الْمَهْهُوثُ
إِلَى غِلَاةِ الْجَدِّ وَكَافَّةِ الْوَرَى بِلَقْنَى وَالْهَدَى وَبِلَنْوَرِ وَالْضَّيْلِ. (ص. ٥٠٠)

عہادت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، حضرت یحییٰ علیہ السلام قیامت میں نازل ہوں گے پھر آنحضرت ﷺ کس طرح نام لیں گے ہوئے، فقہ قادیانیت کے متعلق جامع اور مختصر نوٹ تحریر کریں۔

۱۔ خلاصہ سوال: اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عہادت پر اعراب (۲) عہادت کا ترجمہ (۳) حضرت یحییٰ علیہ السلام کے نزول کے باوجود آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی وضاحت (۴) فقہ قادیانیت کے متعلق جامع اور مختصر نوٹ۔

جواب: ۱۔ عہادت پر اعراب: کما مر فی السؤال آنفا۔

۲۔ عہادت کا ترجمہ: اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے اور برگزیدہ نبی و پسندیدہ رسول ہیں۔ اور چونکہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں اور امتیوں کے امام ہیں اور رسولوں کے سردار ہیں اور رب العالمین کے محبوب ہیں اور آپ ﷺ کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ گمراہی اور گمراہی پرستی ہے اور آپ ﷺ تمام جن و انس کی طرف حق و ہدایت اور نور و روشنی کے ساتھ بھیجے گئے۔

۳۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے نزول کے باوجود آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی وضاحت: آخر زمانہ میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا نزول آپ ﷺ کی قسم نبوت کے حتمی نہیں ہے۔ اسلئے کہ خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص مجدد نبوت پر قائم نہ ہوگا، اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ آپ سے پہلے جن امتیوں کو نبوت عطا ہو چکی ہے ان کی نبوت سلب کر لی جائے گی یا ان سابقہ انبیاء علیہم السلام سے کوئی نبی دوبارہ اس جہان میں نہیں آسکا۔ چنانچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام قیامت میں آپ ﷺ کی امت میں اصحاب و تابع کے لئے تشریف لائیں گے اور اپنے منصب نبوت پر قائم رہے ہوئے اس امت میں آپ ﷺ کی تعلیمات کے تابع ہو کر امت کی اصلاح کی خدمت میں انجام دیں گے اور یہ بات قسم نبوت کے ہرگز حتمی نہیں ہے۔

۴۔ فقہ قادیانیت کے متعلق جامع اور مختصر نوٹ: مرزا کا نام غلام احمد، والد کا نام غلام سر تقی، قوم مغل برلاس، آبائی وطن قصبہ قادیان تحصیل ضلع گورداسپور پنجاب ہے، پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ قرآن کریم، فارسی، صرف و نحو، منطق و حکمت کی تعلیم حاصل کی۔ مرزا نے ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک چار سال ڈپٹی کمشنر سائلکوٹ کی کچہری میں ملازمت اختیار کی، اسی دوران مرزا نے پری مشنری اور انگریز افسروں سے تعلقات بنا شروع کر دیئے اور مذہبی بحث کی آڑ میں عیسائی پادریوں سے غیہ ملاقاتیں کیں اور انہیں اپنی حمایت و تعاون کا پورا یقین دلایا۔

اس کے بعد مرزا نے مختلف کتابیں تحریر کیں، جن میں اکثر مضامین اسلامی عقائد کے مطابق تھے، پھر رفتہ رفتہ ان کتب میں مرزا نے اپنے الہامات داخل کر دیئے اور ”برالہن احمدیہ“ نامی کتاب میں اس نے انگریز کی مکمل اطاعت اور جہاد کی حرمت کا اعلان کیا، اس کے علاوہ مرزا نے متعدد دعوے کئے جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔ ① ۱۸۸۰ء میں مہم میں اللہ ہونے کا دعویٰ کیا، ② ۱۸۸۲ء میں مجدد ③ ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ④ ۱۸۹۹ء میں مظلٰی بروز کی ⑤ ۱۹۰۱ء میں مستقل صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا، اس طرح یہ انگریز کا کشت کر دہ و ذہنی اصل شکل و صورت ”کذاب و مجنون مذہبی نبوت“ میں ظاہر ہوا۔

امام احمد ثین حضرت علامہ اور شاہ کشمیری نے مشہور مقدمہ بہاولپور میں مرزا قادیانیت کے کفر و ارتداد کی روچہ ذیل وجوہ بیان کیں ① قسم نبوت کا انکار ② دعویٰ نبوت ③ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی توہین ④ آنحضرت ﷺ کی توہین ⑤ عمومی مسلمانوں کی تکفیر۔ اس کے ان کفریہ عقائد کے نتیجہ میں علامہ نے اس کے خلاف تحریری و تقریری کام شروع کیا اور مسلمانوں کو اس کے گمراہ کن نظریات سے بچانے کیلئے ہر میدان میں مسلسل جدوجہد کی، امیر شریعت حضرت علامہ شاہ بخاری، علامہ اور شاہ کشمیری اور دیگر بزرگان دین نے خوب محنت سے اس فتنہ کی سرکوبی کی۔ تقسیم ہند کے بعد اس فتنہ نے نئے اعزاز میں سر اٹھایا تو دوبارہ آپ ﷺ کی

تاسوس کے دفاع اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے سرفروشان اسلام میدان میں اترے۔ ۱۹۵۳ء میں انکی تحریک چلی کہ مرزائیت کی کڑوتائی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے اس زمانہ میں ایک جماعت تشکیل دی گئی اس جماعت کے رفاہ دوزمہ داران نے بڑی محنت، جدوجہد سے ساتھ ہر سطح پر اس پتھر کے خلاف کام کیا۔

بالآخر پنجاب ہجرت پر مرزائیوں کی فضا مگر دی کے نتیجے میں مرزائیوں کی خلاف ورزیوں سے تحریک چلی اور ۱۹۷۳ء میں پاکستان کی مجلس سنی نے مرزائیوں کو غیر مسلم تعلیت دے کر قرار دیا اور ان کی کفریہ واردہ دی سرگرمیوں پر پابندی لگائی گئی۔ (جمعیۃ ائینہ ہدایت)

﴿الورقة السادسة: في الادب العربي والعقائد﴾

﴿السؤال الاول﴾ مختارات ۱۴۳۹ھ

السؤال الاول..... اَعْلَمُ اَنْ الْعَجْمَ وَالرُّومَ لَمَّا تَوَارَكُوا الْجِلَافَةَ قُرُونًا كَثِيرَةً وَخَاصُوا فِي لَدِيَّةِ الثُّنْيَا وَنَشُوا الدَّارَ الْأَخْيَرَةَ وَاسْتَحْضَرُوا عَلَيْهِمُ الْغَيْطَانَ تَعَفُّوا فِي مَوَاقِفِ التَّوْبَةِ وَتَبَلَّغُوا بِهَا وَوَرَدَ عَلَيْهِمْ حُكْمُ الْأَفْئَةِ يَسْتَفْهِمُونَ لَهُمْ دَقَائِقَ التَّعَالَى وَمَوَاقِفَهُ فَمَازَالُوا يَتَلَوْنَ بِهَا وَيَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَيَقْبَلُونَ بِهَا حَتَّى قِيلَ: إِنَّهُمْ كَلَنُوا يَغْتَبُونَ مَنْ كَانَ يُلْبَسُ مِنْ شَفَاوِيذِهِمْ وَيَنْطَلِقُ أَوْ تَلَجًا قَبِيصَتَهَا لَوْنٌ بِإِلَاقَةِ الْقَبْرِ يَزْعُمُ أَوْ لَا يَتَكُونُ لَهُ قَسْرٌ شَايِعٌ وَأَنْزَلُ وَخَشَلٌ وَتَسَانِيْدٌ وَلَا يَتَكُونُ لَهُ ذَوَابٌ فَإِيَّاهُ وَجِلْعَانٌ وَشَلٌّ وَلَا يَتَكُونُ لَهُ تَوْشَعٌ فِي التَّطَايِمِ وَتَجَلُّلٌ فِي الْفَلَايِسِ وَيَكْزُرُ ذَلِكَ يَطْلُو. (مسرحی مجلس شریعت اسلام)

مہارت پر اعراب کا کس کس طرح کر کریں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مضمون کا خلاصہ۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں۔ (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) مضمون کا خلاصہ۔

نبا..... ۱ مہارت پر اعراب۔ حکام فی السوال آفنا۔

۲ مہارت کا ترجمہ۔ اس بات کو جان لو کہ نجی اور دینی لوگ جب بہت زمانہ حکومت کے وارث اور دنیا کی لذت میں مشغول رہے اور آخرت کے کھوکھول گئے اور ان پر شیطان غالب ہوا تو انہوں نے زندگی کے منافع میں تہیک پہنچنے میں کوشش کی اور اس پر باہم فحش کرنے گئے اور ان پر مختلف اطراف سے حکماء آئے جو ان کے لئے معاش کی باریکیاں اور اس کے منافع کا استنباط کرتے تھے تو وہ پیشان پر چل کر رہے اور ایک دوسرے پر بڑھتے رہے اور ان کے ذریعہ باہم فحش کرتے رہے حتیٰ کہ ان کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ ان کا جو سر دار ایسا پکایا تاج پہنتا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم سے کم نہ ہوتی تو اس کو عار دلاتے تھے یا اس کے لئے اونچا چل، فخر اور تالاب و باغات نہ ہوتے اور اس کے لئے بخت و طاقتور جالور اور خوبصورت جوان نہ ہوتے اور اس کیلئے کھانوں میں وسعت اور کپڑوں میں خوبصورتی نہ ہوتی اور اس کا ذکر لہا ہے۔

۳ مضمون کا خلاصہ۔ اس مضمون میں مشاہدہ اولی اللہ صحت دہلوی نے آپ ﷺ کی بعثت سے قبل کے نجی اور دینی حالات کو اختصار سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے قبل نجی و دینی لوگ حکومت کے وارث ہوئے اور آخرت کو بھول کر دنیا کی لذتوں میں مصروف ہوئے تو شیطان ان پر غالب آگیا اور پھر انہوں نے زندگی کے منافع کی تہیک پہنچنے کی کوشش کی۔ باہم فحش و بکھر کرنے گئے، لاکھ لاکھ درہم کے قیمتی تاج و کپڑے وغیرہ پہنتے، اونچے اونچے محلات، خوبصورت لمبے چوڑے باغات بناتے جن میں بڑے بڑے فوارے اور تالاب وغیرہ ہوتے جو ہم پر ٹپکس لاکھ لاکھ ان کے سے جاگیریں بنائی جاتیں وہ آخری سعادت و کامیابی کو بھول کر دنیا میں فحش ہو گئے، ماں میں سے کسی کا مقصد بھی دین نہ ہا، عوام بھی سب کے سب کھالے پہنے اور عمارتوں کی خاطر کالی کرتے اور وہ بھی

اپنے سرداروں کی قتل کرنے میں مختلف سے کام لیتے۔ انہیں جب سب لوگ مقیم کلین دیا کہ رسول کے تو بھرا اللہ تعالیٰ نے اسلحہ معاشروہ کیلئے رسول اللہ ﷺ کو مہجوت کیا اور آپ ﷺ نے ان ساری رسوم کا قلعہ کیا، اللہ تعالیٰ کی پسند اور فراموشی کی پسند کو دیکھا اور مجبوروں کی عادات کی خدمت کی اور ان کی بات ہم فخر کرنے والی عادات کا خاتمہ کیا، سرداری نظام کو ختم کر کے اسلامی نظام کو نافذ کیا۔ اے۔

السبحانہ اِنْ غَالِبَتْ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمْ أَغَيِّرْ أَبَوَيْ قَطٍ إِلَّا وَعَمَّا يَدِينَانِ الْيَتِيمَ وَلَمْ يَنْزُ عَلَيْنَا يَوْمَ لَا تُلَاقِيَانِي فِيهِ وَسُئِلَ اللَّهُ ﷻ طَرَفِي النَّهْلَ بَكْرَةً وَغَشِيَتْهُ فَلَمَّا ابْتَلَى الْمُسْلِمُونَ خَرْجَ أَبَوَيْكَ مَهْلَجًا نَحْنُ أَرْضَ الْخَبْفَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَذَكَ الْغَنَاءُ لَقِيَتْهُ ابْنُ الدُّغْنَةِ وَهُوَ مُتَيْدِلٌ الْقَارِئَةُ فَقَالَتْ أَيْنَ تَوَيْدُ يَا أَبَاتَيْكَ؟ فَقَالَ أَبَوَيْكَ أَخَذَ جَنِي قَوِيْنٌ فَأَرَيْدُ أَنْ أَسْبِيْعَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدُ وَتَهَيَّ.

مہارت پر اعراب کا ترجمہ کریں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ لکھیں۔ ابن الدغنه حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کیا جواب دیا؟ وضاحت کریں۔
 خلاصہ سوال ۱۔ اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے احوال (۴) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ابن الدغنه کے جواب کی وضاحت۔

جواب ۱ عبارت پر اعراب :- کما مژ فی السوال آنفا۔

۲ عبارت کا ترجمہ :- جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اپنے والدین کو کبھی نہیں جانا مگر اس حال میں کہ وہ دین کے تابع دار تھے اور ہم پر کوئی دن نہیں گزرتا تھا مگر دن کے دلوں کنارے یعنی سج اور شام کو اس میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آتے تھے تو جب مسلمانوں کو آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ جنت کی طرف ہجرت کیلئے نکلے تھے کہ مقام برک الخضر پہنچے تو ان سے ابن الدغنه ملا اور وہ وقار و قبیلہ کا سردار تھا تو اس نے کہا اے ابو بکر کہاں کا ارادہ ہے؟ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ زمین میں سیاحت کروں اور اپنے رب کی عبادت کروں۔

۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے احوال :- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نام عائشہ کنیت ام عبد اللہ، رسول اللہ ﷺ کے سفیر و مبعوث کی مدد تھیں اور بار بار حجاز و مدینہ منورہ کی بیٹی ہیں، جو برس کی عمر میں پانچ سو درم کے عوض رسول اللہ ﷺ کے حرم میں آئیں اور نو برس کی عمر میں غنمی ہوئی رسول اللہ ﷺ کی جیتی اور محبوب بیوی تھیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ تمام ازواج مطہرات میں سے صرف آپ رضی اللہ عنہ ہی کنواری ہونے کی حالت میں حرم نبوی میں آئیں، جب آپ پر جنت کی توحید آیات قرآنی آپ رضی اللہ عنہ کی پاکدامنی کے متعلق نازل ہوئیں، آپ رضی اللہ عنہ کو عالم بلکہ معلّمہ اصحابہ رضی اللہ عنہم کہا جاتے تو غلط اور بے جا نہ ہوگا، دینی اور مشکل مسائل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی طرف سے رجوع کرتے، آپ کے جہرہ کو ہی آپ رضی اللہ عنہ کے رخصت مبارک ہونے کا شرف ملا، جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس دنیا سے کوچ کیا تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی گود میں ہی تھا اور اس پر میرا یہ رضی اللہ عنہم میں وقت پائی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ وحشی اللہ تعالیٰ عنہن اجمعین۔

۴ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ابن الدغنه کے جواب کی وضاحت :- ابن الدغنه نے کہا کہ اے ابو بکر! آپ جیسا حسن شخص اور اتنا ظلم؟ آپ مجھے حسن آدمی کو اس کی قوم اتنے احسانات کے باوجود کیسے ملک بدر و علاقہ بدر کر سکتی ہے کہ آپ کو لوگوں سے کھانے کی بجائے خود کو کافر و بدعنوانوں کو کھلاتے ہو، لڑائیاں کرنے کی بجائے صلہ رحمی کرتے ہو، فقیر و حاجت مندوں کا بوجھ اٹھاتے ہو، زیادہ مہمان نواز ہو، حق و باطل کی چٹکتش میں حق کی کاساتھ دیتے ہو، پھر آپ کی قوم نے آپ کو کیسے علاقہ بدر کر دیا؟ تم واپس میرے ساتھ چلو میں تمہیں اپنی پناہ دیتا ہوں اور میں قریش سے تمہارے متعلق بات کرتا ہوں چنانچہ ابن الدغنه حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو واپس

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عمارت پر اعراب (۲) عمارت کا ترجمہ (۳) کلمات مخطوط کی لغوی و صرفی تحقیق۔

﴿ جواب ﴾..... ① عمارت پر اعراب :- کلمۃ فی السوال آنفل

② عمارت کا ترجمہ :- ہم اس حال پر مجاس رائیں مگر سے رہے ہیں میرے دوستی تو عاجز ہو کر گھر میں بیٹھ کر رہے ہیں میں قوم میں سے زیادہ جوان اور قوت و صبر والا تھا، پس میں لکھا تھا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز میں حاضر ہوتا تھا اور بازاروں میں گھومتا تھا اور کوئی مجھ سے کلام نہیں کرتا تھا اور میں آپ ﷺ کے پاس آتا اور آپ ﷺ نماز کے بعد اپنی مجلس میں ہوتے تو میں آپ کو سلام کرتا، پھر میں اپنے دل میں کہتا کہ کیا آپ ﷺ نے سلام کا جواب دینے کے ساتھ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی ہے یا نہیں، پھر میں آپ ﷺ کے قریب ہی نماز پڑھتا اور میں آپ ﷺ کو چوری چوری دیکھتا، پس جب میں اپنی نماز پر متوجہ ہوتا تو آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوتے۔

③ کلمات مخطوط کی لغوی و صرفی تحقیق :- "فلسفی" میں واحد حکم فعل مضارع معلوم از مصدر مفصولۃ (مفصلہ صحیح) بمعنی ایک دوسرے کو زد و کد سے دیکھنا کہ دوسرے کو علم نہ ہو۔ بحر وضو قد (س) بمعنی پوشیدہ ہونا حسن قفا صیغۃ (غریب) بمعنی غرا۔ "آشبت" میں واحد کر بحث اسم تفضیل از مصدر شتباہاً و شبنینۃ (نعر و ضرب مضاعف) بمعنی جھان ہونا۔ "اجلڈ" میں واحد کر بحث اسم تفضیل از مصدر جلد و جلاؤۃ و جلاؤۃ (کرم صحیح) بمعنی مبرا و استخال و قوت و کما۔ "شغیتہ" میں شینے کا سفر شیفۃ اور اس کی جمع شیفۃ شغفات ہے بمعنی ہونٹ۔ مصدر شغفا (صحیح) بمعنی ہونٹ پرانا۔ "اقبل" میں واحد کر قاف ضی معلوم از مصدر اقبل الا (افعال) بمعنی متوجہ ہونا یا نہ ہونا۔ بحر فہول و لا (س) بمعنی لین و قول کرنا۔ "لمستکانہ" میں جمع حکم فعل مضارع معلوم از مصدر استکانۃ (استعال) بمعنی عاجزی یا غری کرنا۔

﴿ السؤال الثالث ﴾ ﴿ عقیدہ طحاویہ ﴾ ۱۴۳۹ھ

السؤال الاول..... وَتُؤْمِنُ بِمَلِكٍ أَمُوتَ فَمُؤَكَّلٍ بِقَبْضِ آزْوَاجِ الْعَقَلِينَ وَبِقَبْضِ الْقَبْرِ لِمَنْ كَانَ لَهُ أَفْعَالٌ وَ

بَسْؤَالٍ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ لِلنَّبِيِّ لِمَنْ قَبْرُهُ عَنْ رَبِّهِ وَنَبِيِّهِ عَلَى تَلْجِثٍ بِهِ الْأَخْبِلُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ تَكْنِثٌ وَعَنِ الْخَسَائِطِ وَضُلُومِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ لَجَمِيعٍ وَالْقَبْرِ نَوْضَةً مِنْ رَيْطِ الْخَفَةِ أَوْ خَفَةِ مِنْ خُفِّ الْفَيْزَانِ (مس سیدہ) عمارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، قبر سے کیا مراد ہے؟ اگر کسی کو معروف قبر ہی نہ ملے بلکہ دور یا مدہ ہو جائے یا مل کر رکھ میں کر ہوا میں اُڑ جائے تو اس کا حکم ہوگا؟ ملک الموت سے کون سا فرشتہ مراد ہے؟ کیا اس کا نام یہی ہے یا کوئی اور بھی ہے؟

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عمارت پر اعراب (۲) عمارت کا ترجمہ (۳) قبر کی مراد اور دور یا مدہ مل کر رکھ ہو کر اُڑ جانے والے فردے کا حکم (۴) ملک الموت کی مراد اور اس کا نام۔

﴿ جواب ﴾..... ① عمارت پر اعراب :- کما موز فی السوال آنفل۔

② عمارت کا ترجمہ :- اور ہم ایمان لاتے ہیں ملک الموت پر جو لوگوں کی جان لٹکائے پر مامور ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں طلبہ قبر پر اس شخص کیلئے جو اس کا مستحق ہو اور قبر میں رب، دین اور نبی کے متعلق منکر و نکیر کے سوال پر جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار میں وارد ہے اور قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، یہ جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھ ہے۔

③ قبر کی مراد اور دور یا مدہ مل کر رکھ ہو کر اُڑ جانے والے فردے کا حکم :- قبر عالم ہمز کا نام ہے، ہمیں نظر آنے والے

اس شخص گڑھے کا نام نہیں ہے جس میں مردہ کو دفن کیا جاتا ہے جس کوئی بھی شخص خود قبر میں دفن کیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے یا سمندر میں دھو جائے یا درندے اس کو کھا جائیں جو بھی صورت پیش آئے عالم برزخ میں اس کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا جو اس قبر میں مدفون مردے کے ساتھ ہوگا یعنی اس دنیا میں دفن ہونے کے بعد اس کا عالم برزخ شروع ہے وہ جہاں بھی ہو اور وہی اس کیسے قبر ہے۔

⑤ ملک الموت کی سر اور اوس کا نام :- ملک الموت سے مراد وہ فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی روح نکالنے پر مقرر کیا ہے اور اس کا نام حضرت عزرائیل علیہ السلام ہے۔

(الشیخ الاسلام) و ندی الصلوۃ خلف کل یوم فلاحہ من لعل القبلة و علی من مات منهم و لا تنزل أحدا منهم جنة و لا تلوا و لا تشہد علیہم بکفر و نفلق مالہ یمظہر منهم شیء من ذلک و نذر صد الرحم الی اللہ تعالیٰ مہارت کا ترجمہ و شرح کریں۔ اہل قبلہ کی تعریف کھ کر تا میں کہہ دیا کیوں اہل قبلہ میں داخل نہیں جب کہ وہ بھی قبلہ رخ ہو کر مہارت کرتے ہیں؟ نیز بتائیں کہ مسلمانوں میں سے کن لوگوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی؟

⑥ خلاصہ سوال :- اس سوال میں درج ذیل امور کامل مطلوب ہے ① مہارت کا ترجمہ ② مہارت کی تشریح ③ اہل قبلہ کی تعریف اور قادیانیوں سے متعلق وضاحت ④ کن لوگوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی؟

جواب :- ① مہارت کا ترجمہ :- ہم اہل قبلہ میں سے ہر ایک وہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اور جو ان میں سے فوت ہو جائے انکی نماز جنازہ پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اور ہم ان میں سے کسی پر قطعی طور پر جنتی یا جہنمی ہونے کا حکم نہیں لگاتے اور ہم ان میں سے کسی پر کفر و نفاق کی کوئی بھی نہیں دیتے جب تک کہ ان سے اس قسم کی کوئی چیز ظاہر نہ ہو اور ان کے باطنی حالات کو اللہ تعالیٰ کے پردہ کرتے ہیں۔

② مہارت کی تشریح :- امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم اہل قبلہ میں سے ہر ایک وہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہیں، اسلئے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا صلوا خلف کل یوم و فلاحہ (ہر ایک وہ کے پیچھے نماز پڑھو)۔ نیز اسلاف نے فاسق و فاجر لوگوں کے پیچھے نماز پڑھی ہے جیسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے قحاح بن یوسف کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ البتہ اگر کسی کا فاسق و بدعت مدکر کو کافی جائے تو پھر اسکی اقتداء جائز نہیں ہے۔ جو شخص اہل قبلہ میں سے ایمان کی حالت میں فوت ہو جائے انکی نماز جنازہ پڑھنا جائز سمجھتے ہیں، اسلئے کہ آپ ﷺ نے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ اہل قبلہ میں سے جنوں کو جائے اس پر نماز جنازہ پڑھنا نہ چھوڑو۔ نیز اسلاف نے فاسق و فاجر لوگوں کی نماز جنازہ پڑھی ہے۔

ہم اہل قبلہ میں سے کسی پر قطعی و جہنمی طور پر جنتی یا جہنمی ہونے کا حکم نہیں لگاتے اور نہ ان میں سے کسی پر کفر و نفاق کی کوئی بھی نہیں دیتے جب تک کہ ان سے اس قسم کی کوئی کفر و شرک ظاہر نہ ہو کیونکہ ظاہر کے متکلف ہیں اور ان کے باطنی حالات و اسرار کو اللہ تعالیٰ کے پردہ کرتے ہیں کیونکہ باطن کے احوال اور دلوں کے عہدہ وہی جانتا ہے۔

③ اہل قبلہ کی تعریف اور قادیانیوں سے متعلق وضاحت :- کما مر فی الفتح الاول من السوال الثالث ۱۱۳۶ھ

④ کن لوگوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی :- باقی درہزن کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ (مجموعہ ۵۵)

جب تک کسی مسلمان کے کفر و نفاق پر جہنمی موت کا علم نہ ہو تب تک انکی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، خواہ وہ کتاب و اسحاق ہی کیوں نہ ہو البتہ جب کسی انسان کی جہنمی طور پر کفر و نفاق پر موت واقع ہوگی تو اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔

﴿الورقة السادسة: في الادب العربي والعقائد﴾

﴿السؤال الأول﴾ مختارات ۱۴۴۰ھ

الشيء الاول قَالَتْ ثُمَّ قَدِمْنَا مَنَازِلَنَا مِنْ بِلَادٍ بَيْنَ مَقَدٍ وَمَا أَعْلَمُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ اللَّهِ أَجَدَبَ مِنْهَا، فَكَانَتْ غَنَمِي تَمْرُوحُ عَلَيَّ، جِيْنٌ قِيَمْنَا بِهِ مَعْنًا شِبَعًا لَنَا فَخَلِيبٌ وَنَشْرَبُ، وَمَا يَخْلِبُ إِنْسَانٌ قَطْرَةً لَبَنٍ وَلَا يَسْجُدُ هَاهُنَا حَزَمٌ حَتَّى كَالِ الْخَلِيزُونَ مِنْ قَوْمِنَا يَقُولُونَ لِرُغَيْلِهِمْ: وَنَلَكُمْ إِسْرَخًا حَيْثُ يَسْمُرُ زَائِعِي يَنْبُتُ أَيْنٌ فَوْقَ قَطْرُوخٍ أَغْلَقْتُهُمْ جَيْلًا مَا تَبِضُّ بِقَطْرَةِ لَبَنٍ وَتَمْرُوحُ غَنَمِي شِبَعًا لَنَا. (س ۱۳۳۱ مكررات مسام)

مبارت پر اعراب لگا کر دل شمس شرح کریں۔ خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کر کے مضمون کا عنوان تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مبارت پر اعراب (۲) مبارت کی تشریح (۳) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق (۴) مضمون کا عنوان۔

جواب ① مبارت پر اعراب:- کما موزی السؤال أنفلا۔

② عمارت کی تشریح:- اس مبارت میں آپ ﷺ کی رضائی والدہ ماں حلیرہؓ کے آپ ﷺ کی برکات کے متعلق ذکر کروہ واقعہ کو بیان کیا گیا ہے کہ جب میں آپ ﷺ کو پرورش کیلئے اپنے قبیلہ بنو سعد میں لیکر آئے اس وقت ہماری زمینوں سے بڑھ کر کوئی قطار نہ رہی تھی جس کی خوشام گوئی ہماری بکریاں سیراب ہو کر دودھ سے بھرے ہوئے خنوں کے ساتھ لوتی تھیں جبکہ بقیہ لوگوں کی بکریوں سے دودھ کا ایک قطرہ بھی نہ نکلتا تھا اور ہماری قوم اپنے چرواہوں سے کہتی کہ تم بھی اپنی بکریوں کو وہیں چھوڑا کرو جہاں وہ اپنی ذویب (ماں حلیرہؓ) کا چرواہا بنی بکریاں چھوڑے گا تمہارے باوجود لوگوں کی بکریوں سے دودھ کا ایک قطرہ بھی نہ نکلتا تھا۔

③ خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:- ۱۔ أَجَدَبُ: مضمون احمہ ذکر بحث اسم تفضیل از مصدر جَدَّ، جَلَدًا، جَلَدًا (لضر ضرب کرم) معنی بارش نہ ہونے سے زمین کا خشک و قطار نہ ہونا۔

تَمْرُوحُ: مضمون احمہ مؤنکتاب فعل مضارع معلوم از مصدر وَرَحَا (لضر- جوف) معنی شام کے وقت آنا و جانا۔

شِبَعًا: یہ جمع ہے اس کا مفرود شَبَقٌ ہے معنی ٹکمریر- مصدر شَبَقًا وَ شِبَعًا (سج) معنی ٹکمریر ہونا۔

لِرُغَيْلِهِمْ: یہ جمع ہے اس کا مفرود رَیْعٌ ہے معنی چرواہا- مصدر رَغَا وَ رَغَاةٌ مَرْعَى (ماقص) معنی جانور چرانا۔

إِسْرَخًا: میضج مذکر امر حاضر معروف از مصدر سَرَخَا وَ سُرُوخًا (سج) معنی جانور چرنے کیلئے چھوڑنا۔

مضمون کا عنوان:- اس مبارت کے مضمون کا عنوان تھی ہنی مصدر (رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنو سعد میں) ہے۔

الشيء الثاني مَا أَبْغَى الْإِنْسَانُ قَطْرًا بِأَعْلَمَ مِنْ غُلُوِّ هَيْبَةٍ فَإِنَّ مَنْ غَلَتْ هَيْبَتُهُ يَخْتَلُو الْعَقْلَ، وَقَدْ لَا يُسَاعِدُ الزَّمَانَ وَ قَدْ تَضَعَتْ الْأَلَةُ تَبَعِي فِي عَذَابٍ وَ إِنِّي أَغْلِيْتُكَ مِنْ غُلُوِّ الْهَيْبَةِ طَرَفًا فَلَنَا بِهِ فِي عَذَابٍ وَلَا أَقُولُ: لَيْتَنِي لَمْ يَكُنْ فَإِنَّا إِنَّمَا يَخْلُو الْعَيْشُ بِقَدْرِ عِلْمِ الْعَقْلِ وَ الْعَالِي لَا يَخْتَلُو زِيَادَةَ اللَّذَّةِ وَ يَنْقُصَانِ الْعَقْلَ۔

مبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، نیز خط کشیدہ مبارت کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں ① مبارت پر اعراب ② مبارت کا ترجمہ ③ مبارت کی نحوی ترکیب

جواب ① مبارت پر اعراب:- کما موزی السؤال أنفلا۔

② عمارت کا ترجمہ:- انسان بھی اپنی اپنی سوچ سے زیادہ بڑی آزمائش کے ساتھ نہیں آزمایا گیا، اس لیے کہ جس کی

صحت بلند ہوتی ہے وہی بلند ہوں گا اختیار و پسند کرتا ہے، اور کبھی حالات زیادہ ادا و تعاون نہیں کرتے اور کبھی ذریعہ و اسباب کمزور ہوتا ہے تو وہ آزارش و تکلیف میں رہتا ہے۔ اور مجھے بھی بلند ہستی میں سے کچھ حسد دیا گیا ہے اس لیے میں بھی اس کی وجہ سے تکلیف میں ہوں اور میں یہ نہیں کہتا کہ اسے لاش اچھ میں بلند ہستی نہ ہوتی اس لیے کہ جتنی عقل کم ہوتی ہے اتنی ہی زندگی مزیدار ہوتی ہے اور عقل مند انسان عقل و ذہن کے ہونے کی صورت میں لذت کی زیادتی و کثرت کو پسند نہیں کرتا۔

۷ عبارات منطوقہ کی ترکیب :- عفا تعلیہ ان حرف حبہ بافضل من موصول علت فعل معترک اسنادی ہو کر فاعل، فعل و فاعل مکرر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول و مصلل کران کا اسم یختار فعل ہو خبر معترک فاعل المعطالی مفعول پہ فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ان کی خبر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسبیہ خبریہ ہوا۔

۵۱۴۰ ﴿السؤال الثاني﴾

الْقَلْبُ وَهَمُومُ النَّفْسِ وَتَغَبُّ الْآبْدَانِ مَعَ بِلْدَةِ الْحِسَابِ فَالْزُجَّةُ مُتَعَبَةٌ لِأَهْلِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالزَّوْجَةُ رَاحَةٌ لِأَهْلِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَإِنَّ دَاوُدَ الطَّالِي نَظَرَ بِقَلْبِهِ إِلَى مَا تَبَيَّنَ يَدْيِهِ فَاغْشَى بَصَرُ قَلْبِهِ بَصَرُ الْغُيُوثِ فَكَلَّمَهُ لَمْ يَنْصَحْ مَا إِلَيْهِ تَنْظُرُونَ وَكَأَنَّكُمْ لَا تَنْصُرُونَ مَا إِلَيْهِ يَنْظُرُ فَأَنْتُمْ مِنْهُ تَعْبُجُونَ وَهُوَ مِنْكُمْ يَتَعَبُجُ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْكُمْ وَاجْتَبَيْنَ مَفْزُورَيْنِ قَدْ ذَهَبَتْ عَلَى الدُّنْيَا غَفْلَتُكُمْ وَغَامَتْ مِنْ حَيْثُهَا قُلُوبُكُمْ وَعَشِيقَتُهُمَا انْتَشَبَتْ وَإِنْتَهَتْ إِلَيْهَا أَبْصَارُكُمْ اِسْتَحْشَ الزَّاهِدُ مِنْكُمْ لِأَنَّهُ كَانَ حَيًّا وَسَطَ مَوْتَى۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، صاحب مضمون ابن سناک اور داؤد طالی کا مختصر تعارف لکھیں۔ خط کشیدہ جملہ کی نحوی ترکیب کریں۔ (صاعد علی ضیاء اسلام)

﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مہارت پر اعراب (۲) مہارت کا ترجمہ (۳) ابن سناک و داؤد طالی کا تعارف (۴) جملہ کی نحوی ترکیب۔

﴿جواب﴾ ۱ عبارت پر اعراب :- حکما مضمون فی السؤال آنفا۔

۲ عبارت کا ترجمہ :- جب داؤد طالی کا انتقال ہوا تو ابن سناک نے فرمایا اے لوگو! چیک لہلہ دنیائے حساب کی سختی کے باوجود دل کے غموں اور لہس کی پریشانیوں اور بدلوں کو تھکانے میں جلدی کی ہے تو دنیا کی رحمت اپنے مشاغل کو دنیا اور آخرت میں تھکانے والی اور دنیا سے بے رشتی اپنے متصف لوگوں کو دنیا اور آخرت میں راحت دینے والی ہے۔ چنگ داؤد نے اپنے دل کے ساتھ اس چیز کو دیکھ لیا تھا جو اس کے آگے ہے، اس نے ظاہری آنکھوں کی بصارت پر دل کی آنکھ کا پردہ چھایا تھا تو گویا اس نے وہ چیز نہیں دیکھی جو تم دیکھتے ہو اور تم اس چیز کو نہیں دیکھتے ہو جس کو وہ دیکھتا ہے، لہذا تم اس پر تعجب کرتے ہو اور وہ تم سے تعجب کرتا ہے۔ جب اس نے تم کو اس حال میں دیکھا کہ تم دنیا میں رحمت کرنے والے ہو اور اسیے اس کے دھوکے میں پڑے ہوئے ہو کہ وہ دنیا پر تمہاری عقلیں بہت ہو گئی ہیں اور اس کی محبت کی وجہ سے تمہارے دل مردہ ہو گئے ہیں اور اس پر تمہارے نفس فریفت ہو گئے ہیں اور تمہاری آنکھیں اس کی طرف لپی ہو گئی ہیں تو یہ زاہد تم سے وحشت زدہ ہو گیا اسلئے کہ وہ مردوں کے درمیاں زندہ تھا۔

۳ ابن سناک و داؤد طالی کا تعارف :- صاحب مضمون ابن سناک عابد و زاہد بزرگ تھے، آپ اللہ والے ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھی و خوبصورت کھنگو کے مالک اور شاندار واعظ تھے۔ امام احمد بن حنبل اور دیگر عظیم الشان علماء و فقہاء کے

السؤال الثالث: عقیدہ طحاویہ ۱۴۴۰ھ

الشیخ الاول

حق كما روى في الأخبار، والعين الذي اخذه الله تعالى به غيانا لأمنه حق والشفاعه التي ادخرها الله لهم

مبارت کا مطلب نیز ترجمہ کریں۔ مہارت کی تشریح کر کے بتائیں کہ شفاعت سے یہاں کون سی شفاعت مراد ہے؟ نیز شفاعت کے مفہوم میں معتزلہ اور اہل حق کا کیا اختلاف ہے؟

۱۔ خلاصہ سوال ہے۔۔۔۔۔ اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مہارت کا ترجمہ (۲) مہارت کی تشریح (۳) شفاعت کے مفہوم میں معتزلہ اور اہلسنت کا اختلاف۔

جواب ۱۔ مہارت کا ترجمہ: وہ وحش جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا اکرام کیا ہے آپ ﷺ کی امت کی ہر اہل کے لیے وہ بھی حق ہے۔ وہ شفاعت جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے محفوظ رکھی ہے وہ وہی حق ہے جیسا کہ احادیث میں مروی ہے اور وہ مجدد جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد سے لیا تھا وہ بھی حق ہے۔

۲۔ مہارت کی تشریح: اس مہارت میں علامہ محمد اویسی نے عقائد اہلسنت والجماعت میں سے تین چیزوں کا ذکر کیا ہے۔

① فرمایا کہ وحش کوڑ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا اکرام کیا ہے اور آپ ﷺ کو نوازا ہے کہ آپ کی امت کو اس وحش سے ہر اب کیا جائے گا یہ وحش برحق ہے۔ مسند احمد کی روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایک نمبر ہے جو پروردگار نے مجھے عطا کیا ہے اس کے اور برتر کثیر ہے۔ اس کے پچاس سالوں کی تعداد میں ہوں گے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ مٹھا اور رکھ سے زیادہ پاکیزہ اور خوشبودار ہوگا۔ اس کے ایک کونے سے دوسرے کو تک ایک ماہ کی مسافت ہے۔ اس کے درمیان سے ملک، چھوٹے چھوٹے سورتی اور سونے کی شاخیں اُتتی ہوں گی اور طرح طرح کے جواہرات کے بھل بھی ٹپکیں گے، اس وحش کا پانی پیئے گے بعد پیاس نہ لگے گی، ہر نبی کا ایک وحش ہوگا اور آپ ﷺ کا وحش سب سے بڑا اور شیریں ہوگا۔

② آپ ﷺ کی تمام مخلوق کے لیے قیامت کے دن حساب و کتاب شروع کرنے کی سفارش و شفاعت عظمیٰ بھی برحق ہے۔ ویسے تو شفاعت کا ثبوت انبیاء علیہم السلام اور صلحاء و شہداء سب کے لئے ہے لیکن جس شفاعت کا اس مہارت میں ذکر ہے اس سے مراد شفاعت عظمیٰ ہے جو صرف ہمارے نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے، کسی اور نبی کو یہ خصوصیت نہیں دی گئی ہے۔ اس شفاعت عظمیٰ کی تفصیل اس حدیث میں ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب میدان محشر میں شدت گرمی سے لوگ تنگ آکر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت یسعی علیہ السلام تک کے بعد دیکر شفاعت کیلئے جائیں گے اور سب اس پر تیار نہ ہوں گے اور سعادت پیش کریں گے تو انبیاء علیہم السلام کی راہنمائی سے حضور ﷺ کے پاس پہنچیں گے اور شفاعت کا تقاضا کریں گے تو اس وقت حضور ﷺ سجدے میں گر جائیں گے۔ **بِأَنَّهُ خَضَعَ خُفَّهُ وَانْفَضَّ ثَنَافُخُهُ** کا ترجمہ جب ملے گا تو رسول اللہ ﷺ سجدے سے سر اٹھائیں گے اور حسب کتاب شروع ہو جائے گا۔

③ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی تمام اولاد کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے نکال کر اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ بیت کا جو مہد لیا تھا وہی برحق ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **وَإِذْ أَخَذَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمُ..... الخ۔** (تکویم الاولیٰ)

۴۔ شفاعت کے مفہوم میں معتزلہ اور اہلسنت کا اختلاف:۔۔۔۔۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک شفاعت کا معنی گنہگار کو عذاب سے رہائی دلانا اور گناہ معاف کرنا ہے اور معتزلہ کے نزدیک شفاعت کا معنی صرف نیک بندوں کے ثواب میں زیادتی اور اضافہ کرنا ہے۔ الغرض اہل جنت کے رفیع درجات کیلئے نبی کریم ﷺ جو شفاعت فرمائیں گے معتزلہ صرف اسی کے قائل ہیں۔

الشعائر..... و ان العشرة الذين ستعلم رسول الله ﷺ و بشروهم بالجنة نهد لهم

بالجنة ونؤمن بأشراط الساعة..... ولا نصدق كاهنا ولا عرافا ولا من يدعى شيئا بخلاف الكتب

والسنة واجماع الأمة، ونرى الجماعة حقا وصوابا والفرقة زيفا وعذابا

عبارت کا مطلب نیز ترجمہ کریں۔ عشرہ مبشرہ علیہ السلام کے نام تحریر کریں۔ امام غلامی کی ذکر کردہ چاروں علامات قیامت لکھ کر کاہن اور عرف میں فرق بتائیں۔ نیز ان دونوں کی عدم تصدیق کی وجہ تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال ۶﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عشرہ مبشرہ علیہ السلام کے نام (۳) امام غلامی کی ذکر کردہ علامات قیامت (۴) کاہن اور عرف میں فرق اور وجہ عدم تصدیق۔

﴿جواب﴾..... ① عبارت کا ترجمہ:- اور وہ دس حضرات جن کے رسول اللہ ﷺ نے نام ذکر کئے اور ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی ہم ان کے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور ہم قیامت کی نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم کسی کاہن و عراف کی تصدیق نہیں کرتے اور نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کرتے ہیں جو کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو کتاب و سنت اور اجماع امت کے خلاف ہو اور ہم اتحاد و اجتماع کو حق و صواب اور اختلاف و افتراق کو کراہی و عذاب سمجھتے ہیں۔

② عشرہ مبشرہ علیہ السلام کے نام:- جن صحابہ کرام علیہم السلام کو آپ ﷺ نے ایک ہی مجلس میں جنت کی بشارت دی وہ دس صحابہ کرام علیہم السلام ہیں: خلفاء اربعہ (سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ) حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت عبیدہ بن جراح، حضرت سعید بن زید علیہم السلام۔

③ امام غلامی کی ذکر کردہ علامات قیامت:- ① دجال کا ظہور ② حضرت یحییٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ③ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ④ دہ الارض کا فروغ۔

④ کاہن اور عراف میں فرق اور وجہ عدم تصدیق:- کاہن وہ شخص جو مستقبل میں واقع ہونے والی چیزوں کی خبر دے، پوشیدہ چیزوں کی معرفت کا دعویٰ کرے اور غیب کی باتیں بتائے۔ اور عراف نبوی کو کہتے ہیں جو ستاروں وغیرہ کا حساب لگا کر کسی چیز کی خبر دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَعِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يُعْلِمُهَا إِلَّا هُوَ لَئِنْ دُرِيَ اسْمُ الْكَاذِبِ لَفَعَلْنَا لَنَرِيكَ أَشَدَّ حَرْقًا يَا نَجْمِي وَفِيهِ رُحْبُ الْعَذَابِ

ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: مَنْ اتَى عَزَافًا أَوْ كَلْعَنَافِي رَوَايَةً فَقَدْ صَالَهُ وَصَلَفَهُ بَمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا

انزل علی محمد ﷺ یعنی جو عراف یا کاہن کے پاس آیا (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے) اور اس سے سطومات کی پھر جو اس نے کہا اس کی تصدیق کی تو اس نے انکار کیا اس دین کا جو محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: مَنْ اتَى عَزَافًا

فَعَسَا لَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ لَمْ تَقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَوْ بَعِينَ لَيْلَةً یعنی جو شخص کاہن وغیرہ کے پاس آئے گا اس کی چالیس یوم کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ صحابہ کرام علیہم السلام نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یہ کاہن کہی ہم کو کوئی چیز بتاتے ہیں تو وہ حق ثابت ہو جاتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بات تو حق ہوتی ہے۔ اور اس کو شیطان چوری چھپے سن کر کاہنوں کے ذہن میں ڈال دیتا ہے پھر وہ

کاہن اس میں سو (۱۰۰) جھوٹ ملاتا ہے۔ دراصل اس فن کی نہایت میں ریاضت محفل اور شیطاں میں مدد ملی جاتی ہے، نہ مانہ جاہلیت میں اس طرح کے بہت طریقے رائج تھے یہ سب طریقے باطل ہیں اس لئے اسلام نے سختی کے ساتھ ان کی مخالفت کی ہے اور ان کو

﴿نفت بالخیر﴾

حرام قرار دیا ہے۔ (الدرس الحادی)

﴿الورقة الاولى: فی التفسیر﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۴۱ھ

الشیخ الاول فَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَخَافُونَ فُطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِلُوا ذَاتَ اللَّهِ الَّذِي قَدْ عَزَمَ الْقُدْرَةَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ فَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَلَا يَمْلِكُ لِشَيْءٍ مِنَ الْمَالِ تُبْذَرُ ۝ وَلَهُ يُجِزُّ الشَّرْءَ بِحَبْلٍ مُنْقَلَقٍ ۝ فَمَنْ جَاهِلٌ فَإِنَّهَا ضَلَّ السَّبِيلَ ۝ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ لِقَوْمٍ عَلِيمٍ (الروم: ۲۵-۳۰)

آیات کا ترجمہ کریں۔ فطرت سے کیا مراد ہے؟ اور فطرۃ اللہ منسوب کیوں ہے؟۔ عید کبھی کبھات کی مرئی تحقیق کریں۔
﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں درج ذیل امور کامل مطلوب ہے۔ ① آیات کا ترجمہ ② فطرت کی مراد اور نصب کی وجہ ③ عید کبھی کبھات کی مرئی تحقیق۔

جواب ① آیات کا ترجمہ: جس تم کسی کو ہرگز پانچ اس دین کی طرف قائم رکھو، اللہ کی بنائی ہوئی اس فطرت پر چلو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں لائی جاسکتی، یہی اصل سید عبادت ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ اللہ کی طرف ہی رجوع کرتے ہوئے (فطرت کی پیروی کرتے رہو) اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کرو اور شکر کرنے والوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ جنہوں نے اپنے دین میں بھٹ ڈالی اور وہ مختلف فرقوں میں بٹ گئے، ہر گروہ اپنے اپنے طریقے پر خوش ہے۔

② فطرت کی مراد اور منسوب ہونے کی وجہ: ① علامہ بازرقی کہتے ہیں کہ فطرت مجدد الہی کا نام ہے، جو اللہ تعالیٰ نے نبی آدم کی ارواح سے لیا۔ ② فطرت میلہ اور طبعی سلاطین کا نام فطرت ہے۔ ③ الفطرۃ ہی الدین فطرت ملت اسلام اور دین کا نام ہے۔ ④ معذوفۃ الانسان دہدہ انسان کا اپنے رب کو پہچانا فطرت ہے۔ ⑤ فطرت اس استعداد کا نام ہے جس سے حق اور باطل کے مابین تمیز اور صحیح فیصلہ کیا جاسکے۔ ⑥ قول حق کی استعداد کا نام فطرت ہے اور یہی راجع ہے کیونکہ اگر اس سے مراد اسلام و ملت لیسۃ آیت میں ہے لہذا تبدیل لخلق اللہ تو پھر یہودیت، نصرانیت، مجوسیت و ملائمت کی طرف تہذیبی کیسے؟

مفسرین نے فطرۃ اللہ کے معنی منسوب ہونے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ یہاں لفظ اَتَّبِعْ بِإِتْقَانٍ غُفْنٍ ملاوٹ ہے، یعنی دین خفیف جس کی اتباع کا پہلے پہلے میں حکم دیا گیا ہے اس کو اس پہلے میں فطرۃ اللہ قرار دیا گیا ہے اور اس کا معنی خدا کے پہلے میں ہے بتلایا کہ اللہ کی فطرت سے مراد یہ ہے کہ جس فطرت پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ (سارہ اقرآن)

③ کلمات مخطوطہ کی مرئی تحقیق: ④ آیت: میں زادہ ذکر اسر ماضی معلوم از مصدر اِفْتَنَ (افعال - جوف) کوڑا کرنا و سپرد حاکم کرنا۔ فَوَقُّوا: میں جمع ذکر قاعب بحث فصل ماضی معلوم از مصدر تَفَرَّقُوا تَفَرَّقَ (تکمل) بمعنی جدا ہوا کرنا۔ شَيْعًا: یعنی ہے اس کا مفرود شیعۃ ہے بمعنی فرقہ، گروہ و جماعت۔

فَوَقُّوا: میں جمع ذکر قاعب بحث اسم فعل از مصدر فَوَّقُوا (سج) بمعنی خوش ہونا کرنا۔

الشیخ الاسلام وَأَمَّا أَنْ تَلْبَسُوا الْحُكْمَ الَّذِي فِيهِ تَخْتَلِفُونَ عَلَيْهِ فَمِنْ أَجْلِ الْكِتَابِ مِنْ رَبِّكُمُ الَّذِي فِيهِ تَخْتَلِفُونَ عَلَيْهِ فَمِنْ أَجْلِ الْكِتَابِ مِنْ رَبِّكُمُ الَّذِي فِيهِ تَخْتَلِفُونَ عَلَيْهِ

تَلْبَسُونَ فَمِنْ أَجْلِ الْكِتَابِ الَّذِي فِيهِ تَخْتَلِفُونَ عَلَيْهِ فَمِنْ أَجْلِ الْكِتَابِ الَّذِي فِيهِ تَخْتَلِفُونَ عَلَيْهِ فَمِنْ أَجْلِ الْكِتَابِ الَّذِي فِيهِ تَخْتَلِفُونَ عَلَيْهِ

آیات کا ترجمہ کریں۔ شیخ نے ان کی ترجمہ کر کے یہ لکھا ہے کہ ان میں سے کون سا صحیح ہے؟ یہ ایک حکم کی سرین تحقیق کریں

﴿خاتمہ سوال﴾ اس سوال میں درج ذیل امور کا مکمل مطلوب ہے: ① آیات کا ترجمہ ② آیات کا شان نزول ③ ان احکام

لم تعلقوا کی سراد ④ کلمات غلط کی سرین تحقیق۔

① آیات کا ترجمہ۔ اور اللہ تعالیٰ ہی ہے تبارک و تعالیٰ ان کے قصوں سے ان کو جنوں لے ان (قصوں) کی مدد کی تھی

الکتاب میں سے اور ان کے دلوں میں ایسا رب والا کہ ان میں سے جو کوئی کلمہ لے کر ہے تھے اور جو کلمہ قیدی ہمارے ہے۔ اور اللہ

تعالیٰ نے جنہیں ان کی زمین اور ان کے گھر اور ان کے مال کا وارث بنا دیا اور ایک ایسی زمین کا بھی کر جس تک ابھی تمہارے قدم

نہیں پہنچے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

② آیات کا شان نزول۔ ان آیات میں جو فرقہ کے یہودیوں کا ذکر ہے مدینہ کے شرقی جانب ان کا منسوب و قلعہ تھا اور پہلے

سے مسلمانوں کے ساتھ صلح کا معاہدہ کئے ہوئے تھے۔ جنگ احزاب کے موقع پر جمی بن ابیظ کے اغواء سے تمام صحابہات الہائے

طاق رکھ کر مشرکین کی مدد پر کھڑے ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ جنگ احزاب سے فارغ ہو کر فصل وغیرہ میں مشغول تھے کہ حضرت

جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ! آپ نے ہتھیار اتار دیے حالانکہ فرشتے ہتھیار بند ہیں، اللہ کا حکم ہے کہ جو فرقہ

پر حملہ کیا جائے، چنانچہ فوراً متادی ہو گئی کہ جو فرقہ کے بدھد یہودیوں پر چڑھا ہے، نہایت جلدی کے ساتھ اسلامی فوج نے ان

کے قصوں کا معاہدہ کر لیا، چوبیس بجیں دن کا معاہدہ جاری رہا، آخر محصورین تاب نہ لائے، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیام پہنچے

شروع کیے، اخیر میں ان کی طرف سے بات اسی پر ٹھہری کہ ہم قصوں سے اہر آتے ہیں اور قبیلہ اس کے سردار حضرت سعد بن معاذ

کو قلم ٹھہراتے ہیں (تیکہ وہ ان کے حلیف تھے) ہمارے حق میں حضرت سعد جو قبیلہ کر کے ہمیں منحور ہوگا، آنحضرت

ﷺ نے بھی قبول فرمایا۔ حضرت سعد تعریف لائے اور قبیلہ کیا کہ فیصلہ کر کے سب جو ان کو دے جائیں اور جو ان کے

سب قیدی و قلام بنائے جائیں اور ان کے اسواں و جانیدلو کے مالک ہا جو ہیں ہوں۔ اور یہ قبیلہ ایک ان کی مسلح آسانی کتاب

قورات کے موافق تھا۔ چنانچہ اس قبیلہ کے مطابق کسی سبیدی جو ان کو لے گئے اور کسی سبوریں لڑے قیدی ہوئے اور ان کے

الطاف و اسواں پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا۔ (تفسیر حلی)

③ لَوْضَالِمْ تَطْلُقُهَا کی سراد۔ اس سے مراد خیر کی زمین ہے جہاں کے دو بری بدعت ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ قنات تک جو

زمینیں فتح کی جائیں گی وہ سب اس میں شامل ہیں۔ (تفسیر حلی)

④ کلمات غلط کی سرین تحقیق۔ یہ جیسا کہ کتاب میں ہے یعنی کلام، ایک مکان حفاظت، مثل ماہر بن کے بیگ،

مرغ کا کاغذ اور جلا ہے کا کاغذ ایک کلمے کا کاغذ۔ فَيَقُولُ: يَوْمَئِذٍ هِيَ اس کا مفرد قان ہے یعنی گھر، مکان اور بے کی ملک۔

تَلْبَسُونَ: میضاج ذکر حاضر بحث فعل مضارع معلوم الا مصدر أشدوا اشتدوا (خراب۔ بھور) یعنی قہر کرنا۔

ثم تظنوا: سينزع ذكرنا من حيث لم يلم مطوماً الا بعد ذلك (س- مثل و هموز) بحسن روعنا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۴۱ھ

الشيخ الاول وَوَعَدْنَاكَ لَوْلَا نُسُكُكُمْ لَتُؤْتِيَهُنَّ مِنْ ذِكْرِكَ أَجُورًا وَعَصَى عَنَّا الْفُكَيْتَ فُطِفَتْ إِلَيْهَا وَتُحْشَلُ إِلَى أَهْلِهَا
عَبْدُ الْغِيَةِ عَنْ ذِكْرِي حَتَّى تَوَارَعَ بَيْنَهُمَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مَا عَنِ تَطْلُوقِ سَمْعِهَا كُنُوقٍ وَالْخُفَاقِ (ص- ۲۲ تا ۲۰)

آیات کا ترجمہ تحریر کریں۔ اس حدیث کی یاد میں غلطت ہو رہی ہے اور سزا سزا کرنا کیسا ہے؟ یہ کون سی حکمت کی سرئی تھیں کریں
﴿خلاصہ سوال﴾ اس سوال میں درج ذیل امور کا حل مطلوب ہے: ① آیات کا ترجمہ ② آیات کی تفسیر ③ ادائیگی میں
غفلت کی وجہ سے خود پر سزا سزا کر کے ④ حکم ⑤ حکمت و غلو کی سرئی تھیں۔

جواب ① آیات کا ترجمہ :- ہم نے داد و دیا کو سلیمان علیہ السلام کیا وہ بہترین و خوب بندہ تھا اور وہ خوب رجوع
کرنے والا تھا۔ جب پیش کئے گئے اس کے سامنے شام کے وقت اچھی نسل کے محمد گھوڑے قریبے میں سے اس مال کی محبت کو
اپنے رب کی یاد کی وجہ سے ہی اختیار کیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ گھوڑے یا سورج اوت میں چپ گیا (بکر لڑایا کہ) بھیر لا کان کو
میرے پاس بگردان کی چنڈیوں اور گردوں پر ہاتھ بھرنے لگے۔

② آیات کی تفسیر :- اور ادا باری ہے کہ ہم نے داد و دیا کو سلیمان علیہ السلام کی صورت میں ایک فرزند عطا کیا اور وہ بہت اچھے
بندے تھے کہ خدا کی طرف بہت رجوع ہونے والے تھے چنانچہ ان کا قصہ ہے کہ ایک دن شام کے وقت ان کے دو دو بغرضی جہاد
و غیرہ کئے گئے اسل اور محمد گھوڑے پیش کئے گئے اور ان کے ملاحظہ کرنے میں اس قدر دیر ہو گئی کہ دن چھپ گیا اور کوئی معمول از
قسم نماز وقت ہو گیا اور یہ وقت اجماعت کی خاتم ہوئی کہ مطلع دستک کرے، مگر جب خود ہی جنبہ ہوا تو کہنے لگے کہ
السنو امیں اس مال کی محبت کی خاطر اپنے رب کی یاد سے غافل ہو گیا، یہاں تک کہ آداب چھپ گیا مگر خادموں کو حکم دیا کہ ان
گھوڑوں کو دوبارہ میرے سامنے لاؤ چنانچہ وہ لائے گئے سناہوں نے ان گھوڑوں کی چنڈیوں اور گردوں پر ہاتھ صاف کرنا
شروع کیا یعنی ان کو ذبح کرالا۔ اکثر مفسرین نے آیات مذکورہ کی یہی تفسیر کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے نماز سے غافل
ہونے کا تذکرہ کیا کہ لذت سے غفلت کا سبب بنے وہاں گھوڑوں کا صفہ کے ساتھ میں ذبح کر دیا تاکہ خدا کریم میں غفلت جاتے ہو۔

ان آیات کی دوسری تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے
وہ گھوڑے صاف کئے گئے پیش کئے گئے جو جہاد کے لئے تیار کئے گئے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام نے کچھ کر سرور ہوئے اور ارشاد
فرمایا کہ مجھے ان گھوڑوں سے جو محبت و تعلق خاطر ہے وہ دنیا کی محبت کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے پروردگار کی یاد کی وجہ سے ہے،
کیونکہ یہ گھوڑے جہاد کے لئے تیار کئے گئے ہیں اور جہاد ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے، اس لئے میں گھوڑوں کی وہ جماعت آپ کی
آنکھوں سے درپوش ہو گئی، آپ نے حکم دیا کہ انہیں دوبارہ میرے سامنے لا دیا جائے چنانچہ جب وہ گھوڑے دوبارہ سامنے آئے تو
آپ ان کی گردوں اور چنڈیوں پر ہاتھ بھرنے لگے۔ (صاف لڑا ان ۵۱۳: ۷)

ہات میں دو بھرتے تھے۔ (اے خبردار!) ہم نے آپ کو دین کی ایک خاص شریعت پر رکھا ہے، اہل آپ اسی کی پیروی کرو اور ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو جو حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔

۶ آیات کا نقل سے ربط :- انہی کی آیات میں حق تعالیٰ شانہ کی قدرت کی نشانیوں کا بیان چل رہا تھا اور یہ کہ اللہ رب العزت کے کس قدر انعامات ہیں کہ اس نے اپنے بندوں ہی کے فوائد و منافع کیلئے ساری کائنات پیدا کی اور کائنات پر ان کو تصرف کرنے کی صلاحیت اور قدرت بھی عطا فرمائی جس کا ثمرہ اور نتیجہ یہی ہونا چاہئے تھا کہ انسان اپنے رب کا فرمانبردار ہوتا تو اس مقصد اور حقیقت کی توجہ کیلئے کیسے کیسے انعامات سے ان کو نوازا جیتا اس پر بد نصیب تو م نے اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کی اور اس کی نازل کی ہوئی ہدایت و رحمت سے غمروہی اختیار کی اور ملی بھگت و سرکشی کو اپنی زندگی کا شعار بنایا، چنانچہ ان آیات میں بنی اسرائیل کی اسی بھگت و سرکشی کا ذکر ہے (ساراف القرآن کا مدلول)

۷ بنی اسرائیل کی تمام استوں پر افضلیت کی وضاحت :- عالم سے اُس زمانہ میں موجود احمس مراد ہیں، نہ کہ مطلق تمام احمس۔ لہذا بنی اسرائیل کی اسب محمدیہ پر فضیلت لازم نہیں آتی۔ قاضی بیضاوی کے قول سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان فضائل میں خصوصیت کو بیان کرنا مراد ہے جو اللہ دوسروں کو حاصل نہیں جس اور جزوی فضیلت سے کلی فضیلت ثابت نہیں ہوتی، مثلاً بنی اسرائیل میں انبیاء کا کثرت ہونا اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ اب اس کے اعتبار سے فضیلت مراد نہیں ہے۔ (عبدالحی)

۸ سابقہ استوں کی شریعتوں کا اسب محمدیہ کیلئے حکم :- کہ دین اسلام کے کچھ قواعد و اصولی عقائد ہیں مثلاً توحید و آخرت وغیرہ اور کچھ ملکی زندگی سے متعلق احکام ہیں۔ جہاں تک اصولی عقائد کا تعلق ہے وہ تو ہر نبی کی امت میں یکساں رہے ہیں اور ان میں کبھی ترمیم اور تبدیلی نہیں ہوئی لیکن ملکی احکام مختلف انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں میں اپنے اپنے زمانے کے لحاظ سے بدلتے رہے ہیں، آیت مذکورہ میں انہی دوسری قسم کے احکام کو دین کے ایک خاص طریقے سے تعبیر فرمایا گیا ہے اور اسی وجہ سے فقہاء نے اس آیت سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ امت محمدیہ کیلئے صرف شریعت محمدی ہی کے احکام واجب العمل ہیں۔ کچھلی استوں کو جو احکام دئے گئے تھے وہ ہمارے لئے اس وقت تک واجب العمل نہیں ہیں جب تک قرآن و سنت سے ان کی تائید نہ ہو جائے۔ پھر تاریخ کی ایک شکل تو یہ ہے کہ قرآن یا حدیث میں صراحت یہ فرمایا گیا ہو کہ فلاں نبی کی امت کا یہ حکم ہمارے لئے بھی واجب العمل ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ قرآن کریم یا آنحضرت علیہ السلام کسی کچھلی امت کا کوئی حکم بطور حسین و مدح بیان فرمائیں اور اس کے بارے میں یہ فرمائیں کہ یہ حکم ہمارے زمانے میں منسوخ ہو گیا ہے۔ اس سے بھی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ حکم ہماری شریعت میں بھی جاری ہے اور درحقیقت اس حکم واجب العمل ہونا بھی اس صورت میں شریعت محمدی کا ایک جز ہونے کی حیثیت ہی سے ہوتا ہے۔ (ساراف القرآن)

السؤال الثالث ۱۴۴۱ھ

النسق الاول لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الْكَرِيمَ بِمَا تَلَوَّاهُ بِالْحَقِّ لَقَدْ خَلَقَ الْمُشْجِدَ الْمَعْرُومِينَ شَاءَ اللَّهُ لِيُزَيِّنَ لَهُمْ قَوْلَهُمْ وَذَوَاتَهُمْ
مُتَقَوِّمِينَ لَا يَخْلِفُونَ لَعْلَهُمْ مَا لَوْ تَوَلَّوْا لَجَعَلَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ ذُلًّا لَعَلَّاهُمْ يَتَّقُونَ (الفتح ۲۷)

﴿ خلاصہ سوال ﴾ اس سوال میں درج ذیل امور کا حل مطلوب ہے: ① آیات کا ترجمہ ② آیات کے منزل فیہ وضاحت ③ مثالوں کی وضاحت۔

نقطہ ① آیات کا ترجمہ: یہ سب لوگ فکر بھی تم سے جنگ نہیں کریں گے، مگر ایسی بستیوں میں جو قلعوں میں محفوظ ہوں یا دیواروں کے پیچھے گھب کر، ان کی آپس کی مخالفتیں بہت سخت ہیں، تم انہیں اکٹھا کیجئے وہ حالانکہ ان کے دل ہدا ہوا ہیں، یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو حمل نہیں رکھتے۔ ان کی حالت ان لوگوں کی مثل ہے جو ان سے کچھ پہلے اپنے کثرت کا حوزہ چھو چکے ہیں اور ان کیلئے درناک مذاہب ہے۔ ان کی مثال شیطان کی طرح ہے کہ وہ انسان سے کہتا ہے: کافر ہو جا، مگر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تم سے بری ہوں، میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

نقطہ ② آیات کے منزل فیہ اور مثالوں کی وضاحت:۔ پہلی مثال میں بنو نضیر کا بیان ہے اور حضرت ہامانہ نے فرمایا کہ من قبلہم سے لکھا کہ اہل بدر مراد ہیں اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بنو نضیر (قبیلہ یہود) مراد ہیں اور دونوں کا اجماع ہذا در منزل و مطلوب اور ذیل و غرار ہوتا اس وقت واضح ہو چکا تھا کیونکہ بنو نضیر کی جلا وطنی کا واقعہ فرد بدر واقعہ کے بعد واقع ہوا اور بنو نضیر کا واقعہ بھی بدر کے بعد پیش آ چکا تھا۔ بدر میں مشرکین عرب کے سرسوار مارے گئے اور باقی بڑی ذلت و خواری کے ساتھ واپس ہوئے اور بقول ابن عباس یہ مراد ہیں جو آیت کا مطلب واضح ہے کہ انہوں نے اپنے کثرت کا بدلہ چکے لیا، یہ آخرت سے پہلے دنیا ہی میں آنکھوں کے سامنے آ گیا۔

اسی طرح اگر اس سے مراد یہودی قبیلہ بنو نضیر کا ہوتا ہے تو ان کا واقعہ بھی ایسا ہی مہرناک ہے کہ جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پر تشریف لائے تو مدینہ کے آس پاس یہود کے چٹے قبائل تھے سب کے ساتھ صلح کا ایک معاہدہ ہو گیا تھا جس کی شرائط میں یہ داخل تھا کہ ان میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کے کسی مخالف کی امداد نہ کرے گا، ان معاہدہ کرنے والوں میں قبیلہ بنو نضیر بھی شامل تھا، مگر اس نے چند مہینوں کے بعد ہی طرد و مہر گشتی شروع کر دی اور فرد بدر کے موقع پر مشرکین کے ساتھ خلیہ سازش و امداد کے کچھ واقعات سامنے آئے، چونکہ بنو نضیر اس معاہدہ کو اپنی غداری سے خود تو پکے تھے، اسلئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا، یہ لوگ مسلمانوں کا لشکر دیکھ کر اپنے قلعہ میں بند ہو گئے، چند روز تک تو یہ لوگ محصور ہو کر صبر کرتے رہے، پھر اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور یہ سمجھ گئے کہ مقابلہ سے کام نہ چلے گا اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا اور کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی ہیں جو آپ ہمارے بارے میں نافذ کریں، آپ کا فیصلہ ان کے مردوں کے قتل کا ہونے والا تھا کہ مہربان اللہ بنی مہربان اللہ نے رسول اللہ ﷺ پر جمنا صراحتاً اعلان کیا کہ ان کی جاں بخشی کر دی جائے، پھر خراب پے نے یہ فیصلہ فرمایا کہ یہ لوگ ہستی خالی کر کے جلا وطن ہو جائیں اور ان کے اسواہل مسلمانوں کا مال غنیمت ہوں گے، اس قرارداد کے مطابق یہ لوگ مدینہ پہنچ کر ملک شام کے علاقہ ادرعات میں چلے گئے اور ان کے اسواہل کو رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت کے قانون کے مطابق تقسیم فرمایا۔

دوسری مثال ان منافقین کی ہے جنہوں نے بنو نضیر کو جلا وطنی کا حکم سامنے اور رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ پر جنگ کرنے کے لئے ابھارا اور ان کی مدد کرنے کا وعدہ کیا، مگر جب مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کیا تو کوئی منافق امداد کو نہ پہنچانے کی مثال قرآن کریم

کی تشریح ۷۰ خزائن کے سبب کی وجہ۔

ترجمہ

① حدیث پر اعراب: حکما حق فی السؤال اذنا۔

② حدیث کا ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ جو ایک نیک لائے گا اسے اس کی دس گنا ثواب ہوگا یا میں اس سے بھی زیادہ اجر عطا کروں گا اور جو برائی لائے گا تو اس کا بدلہ اسی کی مثل ہوگا یا میں اسے عذاب کروں گا اور جو مجھ سے ایک باشت قریب ہوگا میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوں گا اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوگا میں ایک ذراع اس کے قریب ہوں گا جو میرے پاس چل کر آئے گا میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو مجھ سے تمام زمین کے برابر گناہ کرے گا میں اس کے قریب ہوگا جس طرح میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہوں تو میں اس سے اسی کی مثل مغفرت کے ساتھ ملاقات کروں گا۔

③ حدیث کی تشریح: حدیث قدسی کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کوئی نیک نہ کرے تو اس کو اس کا اجر دینا مکمل اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو سات سو گنا تک ملے گا اور اگر انسان کوئی گناہ نہ کرے تو اس کو اس کی مثل ہی ایک گناہ ملے گا بلکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو اس کو ایک سو گنا عذاب بھی عطا کر دیں گے۔ اور جو شخص ایک باشت باری تعالیٰ کے قریب ہوگا باری تعالیٰ ایک ہاتھ اس کے قریب ہوں گے اور جو باری تعالیٰ کے پاس چل کر آئے گا باری تعالیٰ اس کے پاس دوڑ کر آئے گا اور جو باری تعالیٰ سے تمام زمین کے برابر گناہ کرے گا میں اس کے قریب ہوگا جس طرح میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہوں تو میں اس سے اسی کی مثل مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔ اس حدیث میں بطور تشبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و عطا کی وسعت کو بیان کیا گیا ہے کہ وہ بندہ کی کوشش و جستجو سے زیادہ اس کے ساتھ کرم و مہربانی کا معاملہ کرتا ہے۔

④ خزائن کے سبب کی وجہ: آئینہ فضل کے قائل سے حال ہونے کی وجہ سے منسوب ہے۔

السؤال الثاني ۱۴۴۱ھ

السنی الاول

عن ابي سعيد عبد الرحمن بن مسرة قال قال لي رسول الله ﷺ يا عبد الرحمن بن مسرة لا تسأل الإمارة فإنك إن أعطيتها عن غير مسألة أعنت عليها وإن أعطيتها عن مسألة وكُتلت إليها وإذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فأنذرت الذي هو خير وكثير من يمينك. (حدیث ۲۴۴۰) حدیث کا ترجمہ کریں۔ حکومتی منصب کا تقاضا کرنا کیسا ہے؟ حدیث کی روشنی میں تحریر کریں۔ وإذا حلفت على يمين الخ کا مطلب تحریر کریں۔

⑤ خلاصہ سوال: اس سوال میں درج ذیل امور کا مکمل مطلوب ہے: ① حدیث کا ترجمہ ② حکومتی منصب کا تقاضا کرنے کی وضاحت ③ جملہ کا مطلب۔

ترجمہ

① حدیث کا ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عبد الرحمن بن مسرة! امارت و سرادری کا سوال نہ کرنا کیونکہ اگر تجھے سرادری حیرے مانگنے کے بغیر عطا کی گئی تو اس پر حیرتی مدد

کی جائے کی اور اگر تیرے مانگنے سے تجھے سرداری دی گئی تو اس کے پردہ کر دیا جائے گا اور جب تو کسی بات پر تم اٹھائے پھر اس کے علاوہ میں اس سے بہتری دیکھتے تو وہی عمل سراہا جاوے جو بہتر ہو اور اپنی تم کا کفارہ ادا کر۔

۱) حکمرانی منصب کا تقاضا کرنے کی وضاحت :- کسی سرکاری عہدہ اور منصب کا طلب کرنا خاص صورتوں میں جائز ہے جیسے ہدف چلنے، خزانہ، ارض کا انتظام اور زرداری طلب فرمائی۔ مگر اس میں یہ تفصیل ہے کہ جب کسی خاص عہدہ کے حلقے کے معلوم ہو کہ کوئی دوسرا آدمی اس کا اچھا انتظام نہیں کر سکے گا اور اپنے ہمارے ہمارے میں یہ اعزاز ہو کہ عہدہ کے کام کو اچھا انجام دے سکے گا اور کسی گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو تو عہدہ کا خود طلب کر لینا بھی جائز ہے بشرطیکہ جب ہمارا مال اس کا سبب نہ ہو بلکہ خلق خدا کی سبب خدمت اور انصاف کے ساتھ ان کے حقوق پہنچانا مقصود ہو جیسے محنت ہدف کے سامنے صرف یہی مقصد تھا اور جہاں یہ صورت نہ ہو تو وہاں آپ ﷺ نے حکومت کا کوئی عہدہ خود طلب کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اگر تم نے معروضات کے عہدہ امارت حاصل بھی کر لی تو اللہ تعالیٰ کی تائید نہیں ہوگی جس کے ذریعہ تم لغزشوں اور خطاؤں سے بچ سکو اور اگر بغیر درخواست اور طلب کے تمہیں کوئی عہدہ مل گیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و اعانت ہوگی جس کی وجہ سے تم اس عہدے کے پورے حقوق ادا کر سکو گے اور جس نے خود کسی عہدہ کی درخواست کی اس کو آپ ﷺ نے عہدہ نہیں دیا۔

اگر آج بھی کوئی شخص یہ محسوس کرے کہ حکومت کا کوئی عہدہ ایسا ہے جس کے فرائض کو کوئی دوسرا آدمی صحیح طور پر انجام نہیں دے سکتا تو جو نہیں اور میں صحیح انجام دے سکے ہوں تو اس کیلئے ہائز بلکہ واجب ہے کہ اس عہدہ کی خود درخواست کرے مگر اپنے جہاد مال کیلئے نہیں بلکہ خدمت خلق کیلئے، جس کا حلقہ قسطنطینیت اور ارادہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ پر خوب روشن ہے۔ حضرت خلفائے راشدین کا خلافت کی ذمہ داری اٹھالینا ایسی جہ سے قیادہ جانتے تھے کہ کوئی دوسرا اس وقت اس ذمہ داری کو صحیح انجام نہ دے سکے گا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جوائنکانات پیش آئے وہ سب اسی پر مبنی تھے کہ ان میں سے ہر ایک یہ خیال کرتا تھا کہ اس وقت فرائض خلافت کو میں اپنے مقابل سے زیادہ حکمت و قوت کے ساتھ پورا کر سکوں گا، ہمارا مال کی طلب کسی کا مقصد اصلی نہ تھا۔ (مسارف القرآن ۹۰:۵)

۲) جملہ کا مطلب :- کسی آدمی نے قسم کھائی کہ میں فلاں کام نہیں کروں گا پھر اس نے اس کام کے کرنے کو بہتر چاہا یا اس کام کے کرنے میں اسے بہتری نظر آئی تو اس حالف کو چاہئے کہ اپنی قسم میں صحت ہو جائے اور وہ کام کرے، مگر اس قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

السنن العالیہ --- عن ابی مسعود البدنی قال دعا رجل النبی ﷺ لعلکم تطعمون صلیعہ لہ خایس خمسۃ فتبعہم رجل فلما بلغ الباب قال النبی ﷺ ان هذا تبعنا فاین شیت أن تأذن لہ وإن شیت رجع قال بل اذن لہ یا رسول اللہ۔ (حدیث ۴۳۰)

حدیث کا ترجمہ کریں۔ حدیث سے مستفاد آپ تحریر کریں۔ خامس خمسۃ ترکیب میں کیا واقعہ ہو رہا ہے؟

۱) خلاصہ مطلب :- اس سائل میں تین امور مطلوب ہیں۔ ① حدیث کا ترجمہ ② حدیث سے مستفاد آپ کی خامس خمسۃ ترکیب کا مطلب ③ حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابو مسعود بدنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کو کمانے کی دعوت دی جو کمانا اس نے چاہا کیا تھا اور آپ ﷺ پانچوں میں پانچویں آدمی تھے، (راوی کہتے ہیں) آپ ﷺ کے

ساتھ ایک اور آدمی بھی مل پڑا جب آپ ﷺ اور اذہ پر پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ شخص بھی ہمارے پیچھے آیا ہے اگر تو چاہے تو اسے اجازت دے اور یہ آدمی لوٹ جائے، میرا بن نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں اس کا اجازت دیتا ہوں۔

① حدیث سے مستفاد آداب :- اس حدیث سے حدود آداب معلوم ہوئے: ① ان کما ے شخص کو دعوت میں لکھ نہیں جانا چاہئے ② اگر کوئی ایسا شخص دعوت میں آجائے تو میرا بن سے اس کے کھانے کی اجازت لینی چاہئے ③ مہمانوں کی تکلیف دہی قسم کے خیر کا اندیشہ نہ ہو میرا بن ایسے شخص کو بھی کھانے کی اجازت دے۔ (رواہ الصالحین ۳۶۶)

④ خاصہ خصوصیت کی ترکیب :- ① یہ جملہ منسوب ہے اور یہ بالکل کی قسمیہ مجدد سے حال ہے۔ ② یہ جملہ مرفوع ہے اور یہ لکھ (مبتداً مضاف) کی خبر ہے، مگر یہ ہر جملہ بالکل سے حال ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۱۴۴۱ھ سوال الثالث

الشیخ الاول — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَعَدَ تَعْتَلَا لَمْ يَنْكُرِ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ كُنْتُمْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ يَوْمَ تَمَنَّى أَصْحَابُكُمْ تَضَعُوا لَمْ يَنْكُرِ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ كُنْتُمْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ يَوْمَ تَمَنَّى. (حدیث: ۸۴۷)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ حدیث سے مستفاد آداب تحریر کریں۔

① خلاصہ سوال :- اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں: ① حدیث پر اعراب ② حدیث کا ترجمہ ③ حدیث سے مستفاد آداب

جواب ① حدیث پر اعراب: کما مرفی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی جگہ بیٹھے اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو وہاں اللہ کی طرف سے اس کے لئے عتاب ہوگی اور جو شخص کہیں لیٹے اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے عتاب ہوگی۔

③ حدیث سے مستفاد آداب :- اس حدیث سے ہمیں کایا آداب مستفاد ہوا کہ کوئی بھی مجلس ذکر اللہ (اور دوسری مجلس) سے خالی نہیں ہونی چاہئے، ورنہ ذکر اللہ سے خالی یہ مجلس حسرت، وبال، عتاب و شرمندگی کا باعث ہوگی۔ اور ترمذی کی روایت کے مطابق یہ مجلس اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو صاف کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو عتاب دیں گے۔

الشیخ الثاني — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَا صَنِيعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَخْلُقُونَ وَجْهًا وَلَا يَنْتَازِؤُا وَلَا وَتَعْتَلَا ذُو مَخْرَمٍ وَلَا تَسَافِرُ الْفَزَاءَ إِلَّا تَمَنَّى مَخْرَمٍ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ إِيَّائِنِ خَرَجْتُ حَاجَةً وَلَئِنْ كُنْتُ بِحَيْثُ بِنِ فَرَوْقَةٍ كَذَا وَكَذَا ؟ قَالَ إِنَّمَا لِيَنْفَعَنِي فَتَمَنَّى مَعَ إِيَّائِي. (حدیث: ۹۹۰)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ حدیث سے مستفاد آداب تحریر کریں۔

① خلاصہ سوال :- اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں: ① حدیث پر اعراب ② حدیث کا ترجمہ ③ حدیث سے مستفاد آداب

جواب ① حدیث پر اعراب: کما مرفی السؤال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو چہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شخص غیر عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور نہ کوئی عورت عرم کے بغیر سڑ کرے، ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! امیری بیوی مجھ کے لئے جاری ہے اور میرا نام ملاں ملاں لڑائی میں کھسا جاتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: وہیں چلا جا اور اپنی بیوی کے ساتھ جگ کر۔

③ حدیث سے مستقلاً دایب:- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی بھی مرد کو کسی عورت کے ساتھ ٹیڈھ کی وجہاً ہی اختیار کرنی چاہئے اور نہ سڑ کرنا چاہئے، کیونکہ اس صورت میں شیطان مرد عورت کے جذبات پر ابھرتا رہتا ہے اور عین ہیچان کے ظہر سے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔

❖ الورقة الثالثة : فی الفقہ ❖

❖ السؤال الاول ❖ ۱۴۴۱ھ

الشرح الاول --- والذا قبض المشتري المبيع في البيع الفاسد باسراء البائع وفي العقد موضحان كل واحد منهما مال ملك المبيع ولزمت قبضته ولكل واحد من المتعاقدين نسخه فان باعه المشتري نفذ بيعه.

مہارت کا ترجمہ کریں۔ بیع باطل، فاسد و مردہ کی تعریف لکھیں۔ مہارت میں مذکور بیع کا سد کا حکم وضاحت سے تحریر کریں۔

❖ خلاصہ سوال ❖..... اس سوال میں درج ذیل امور کا حل مطلوب ہے: ① مہارت کا ترجمہ ② بیع باطل، فاسد و مردہ کی تعریف ③ مذکورہ بیع کا سد کا حکم۔ (باب البيع الفاسد)

جواب ① مہارت کا ترجمہ:- جب بیع فاسد میں مشتری نے بائع کے حکم سے بیع پر قبضہ کر لیا جبکہ عقد میں دو عوض ہیں اور ان میں سے ہر ایک مال ہے تو مشتری بیع کا مالک ہوگا اور اس پر بیع کی قیمت لازم ہوگی اور حقائقین میں سے ہر ایک کو بیع خراج کرنے کا حق ہوگا اگر مشتری نے وہ بیع فروخت کر دی تو اس کی یہ بیع نافذ ہوگی۔

② بیع باطل، فاسد و مردہ کی تعریف:- بیع باطل و فاسد: کما مقرر فی الشرح الاول من السؤال الاول ۱۴۳۸ھ۔

بیع مردہ و بیع جو ذات و وصف دونوں اعتبار سے جائز ہو کر کسی فعل میں منہ سے تحصیل ہونے کی وجہ سے اس میں کراہت پیدا ہو جائے۔ مثلاً اذان جمعہ کے بعد بیع کرنا بدلتہ و یومہ صبح ہے مگر وقفہ میں منہ کی وجہ سے اس میں کراہت پیدا ہو گئی ہے۔

③ مذکورہ بیع کا سد کا حکم:- سوال میں مذکور صورت میں مشتری بیع کا مالک ہو جائے گا کیونکہ بیع فاسد میں عین شرائط کا پائی جائیگی تو مشتری بیع کا مالک ہو جاتا ہے:- مشتری نے بیع پر قبضہ کر لیا ہو ① قبضہ بائع کی رضامندی سے ہو ② بیع و عین دونوں مال ہوں۔ پس یہاں بھی مشتری بیع کا مالک ہو جائے گا اور مشتری پر بیع کی ہزاری قیمت لازم ہوگی عین لازم نہ ہوں گے۔ البتہ بیع کے فاسد ہونے کی وجہ سے قبضہ سے پہلے اور قبضہ کے بعد حقائقین میں سے ہر ایک کو بیع خراج کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ (آخری)

الشرح الثاني

--- و اذا تعلی المودع فی الوديعة بأن كانت دابة فركبها او ثوبا فلبسه او عبدا فاستخدمه او اودعها عند غيره لم ازال التعدي و ركتها الى يده زال الضمان فلان طلبها صاحبها

فجده ایلها ضمنها فان علا الی الاعتراف لم یدرأ من الضمان - (کتاب الودیعة)

مہارت کا ترجمہ و تشریح کریں۔ ودیعت، عاریت، وہی کی تحریف لکھیں۔ ودیعت ہلاک ہو جائے تو موزع پر ضمان ہوگا یا نہیں؟ ﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں درج ذیل امور کامل مطلوب ہے: ① مہارت کا ترجمہ ② مہارت کی تحریف ③ ودیعت، عاریت وہی کی تحریف ④ ودیعت ہلاک ہو جائے تو موزع پر ضمان کا حکم۔

جواب: ① مہارت کا ترجمہ:- جب موزع نے ودیعت میں تحذیر کی یا میں طور کو وہ جانور تھا اس نے اس پر سواری کر لی یا وہ کپڑا تھا اس نے اسکو پہن لیا یا وہ کلام تھا پس اس نے اس سے خدمت لی یا موزع نے وہ ودیعت کسی دوسرے شخص کے پاس ودیعت رکھ دی پھر موزع نے وہ تحذیر ختم کر دی اور وہ ودیعت واپس اپنے پاس لوٹ آئی تو (تلف کی صورت میں) ضمان نہ لگے و ختم ہوگئی، پس اگر مالک نے ودیعت طلب کی اور موزع نے ودیعت کا انکار کر دیا تو (تلف کی صورت میں) موزع ضامن ہوگا، پس اگر اس نے اعتراف و اقرار بھی کر لیا تو وہ ضمان سے بری نہ ہوگا۔

② مہارت کی تحریف:- موزع نے ودیعت میں کوئی تحذیر دی و زیادت کی مٹا دی ودیعت کوئی جانور تھا اس نے اس پر سواری کر لی یا ودیعت کوئی کپڑا تھا موزع نے اسکو پہن لیا یا ودیعت کوئی کلام تھا موزع نے اس سے خدمت لی یا موزع نے وہ ودیعت آگے کسی دوسرے شخص کے پاس ودیعت رکھ دی پھر مذکورہ تمام صورتوں میں موزع نے وہ تحذیر ختم کر دی اور آگے ودیعت رکھنے کی صورت میں وہ ودیعت واپس اپنے پاس لوٹ آئی پھر یہ ودیعت ہلاک و تلف ہوگئی تو موزع پر ضمان لازم نہ ہوگی۔ اسلئے کہ موزع نے ودیعت میں جو تحذیر دی یا نہ دی وہ اسکی ہلاکت سے پہلے ہی ختم کر دی ہے اور مال ودیعت بھی سالم آگے پاس واپس آگیا ہے لہذا اسباب ہلاکت کی صورت میں موزع پر ضمان لازم نہ ہوگی۔ اگر مالک نے ودیعت طلب کی اور موزع نے ودیعت کا انکار

کر دیا کہ میرے ہاتھماری کوئی چیز ودیعت نہیں ہے پھر یہ ودیعت ہلاک و تلف ہوگئی تو موزع پر ضمان لازم ہوگی۔ خواہ موزع نے انکار کے بعد اعتراف و اقرار بھی کر لیا کہ آپ کی بات سچ ہے اب جب تک مالک دوبارہ امین نہیں بنائے گا تو وہ امین نہ ہوگا، اور یہاں مالک نے دوبارہ امین نہیں بنایا لہذا تلف کی صورت میں ضمان لازم ہوگی۔

③ ودیعت، عاریت وہی کی تحریف:- سکتا ہے فی السؤال الاول ۱۴۳۶ و ۱۴۳۷ و ۱۴۳۸ و فی السؤال الثالث ۱۴۳۹ و ④ ودیعت ہلاک ہو جائے تو موزع پر ضمان کا حکم:- ودیعت موزع کے پاس امانت ہوتی ہے اور امانت تعدی کے بغیر ہلاک ہو جائے تو تادم و ضمان لازم نہیں ہوتی، البتہ جبکہ حدیث میں ہے من اودع و دیعة فلا ضمان علیہ (کسی نے کوئی چیز ودیعت رکھی تو موزع پر ضمان لازم نہیں ہے)۔

السؤال الثانی ۱۴۴۱ھ

الشق الاول:— و اذا فسدت المزارعة فالخارج لصاحب البذر فان كان البذر من قبل رب الارض

اجرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک حصہ داروں کی تعداد کے اعتبار سے ہوگی اور صاحبین کے نزدیک حصوں کے اعتبار سے ہوگی۔

۲۔ اختلاف کی تفصیل:- امام ابوحنیفہ کے نزدیک تقسیم کی اجرت حصہ داروں کی تعداد کے اعتبار سے ہوگی یعنی جتنے لوگ حصہ دار ہیں تقسیم کا حصہ ان سب پر برابر تقسیم ہوگی، خواہ کسی کا حصہ کم ہو یا زیادہ ہو، اسلئے کہ تقسیم کے ہر ایک کا حساب کرنا ہے اور اس کا حصہ دوسروں سے جدا کرنا ہے اور اس کام میں سب کیلئے برابر محنت کرنی پڑے گی۔ صاحبین کے نزدیک تقسیم کی اجرت حصوں کے اعتبار سے ہوگی یعنی جس کا حصہ زیادہ ہوگا وہ تقسیم کی اجرت بھی زیادہ ادا کرے گا اور جس کا حصہ کم ہوگا وہ تقسیم کی اجرت بھی کم ادا کرے گا، اسلئے کہ جس کو جتنا حصہ ملے گا تقسیم کو اسی کے اعتبار سے محنت کرنی پڑے گی۔ (العمری ۳۳۵)

النسب الثالث:- وَيَكُونُ الْإِخْتِلَافُ فِي أَقْوَامِ الْأَدْيَانِ وَالتَّهْلِيلِ وَلَا يَنْتَبِهُ لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يُسَوِّدَ

عَلَى النَّاسِ وَيَكُونُ بَيْنَ السَّلَاحِ فِي أَثْمَانِ الْفَيْتَنَةِ وَلَا تَأْسُ بَيْنَ الْفَجِيرِ يَمْنُ يَفْلَحُ إِنَّهُ يَتَخَذُ خَيْرًا.

مہارت پر اعراب کا کتر جہر کریں۔ مسائل کی تشریح کریں۔ (کتاب العضد والاباحہ)

﴿خلاصہ سہل﴾:- اس سہل میں تین نامہ مطلب ہیں۔ ① مہارت پر اعراب ② مہارت کا ترجمہ ③ مسائل کی تشریح۔

④ مہارت پر اعراب: سکما مؤ فی السؤال آنفا۔

⑤ مہارت کا ترجمہ:- آدمیوں اور چوپائوں کی تعداد کو روکا اور ذخیرہ کرنا مکروہ ہے۔ بادشاہ کیلئے مناسب نہیں ہے کہ لوگوں کیلئے بھلا مقرر کرے اور فتنہ کے ایام میں اٹھ کھڑا مکروہ ہے اور انکو کارس اس شخص کو بھیجے میں کوئی حرج نہیں ہے جس کے حلق منقطع ہو کر وہ اسکو شراب پائے گا۔

⑥ مسائل کی تشریح:- آدمیوں اور چوپائوں کی تعداد کو بازار سے خرید کر ذخیرہ کرنا اور ضرورت کے باوجود لوگوں کو نہ بیچنا کہ منسلک ہونے پر بچوں کا یہ مکروہ ہے، اصل آپ ﷺ کا ارشاد ہے: عن امی املہ قل فی رسول اللہ ﷺ ان یحتکر الطعام۔ بادشاہ کیلئے مناسب نہیں ہے کہ بیس کیلئے لوگوں کی کمانے بیچنے کی چیز کا بھلا مقرر کرے کیونکہ اس میں مانع کا نقصان ہے، یہ قدرت کا نظام ہے کہ شاید یہ تقسیم کم زیادہ کرتے رہتے ہیں۔ فتنہ کے ایام میں باغی یا حربی کو اسلحہ بیچنا مکروہ ہے کیونکہ وہ یہ اختیار مسلمانوں کے خلاف ہی استعمال کرے گا، گویا اپنے پاؤں پر غریب کھادی مارتا ہے۔ انکو کارس ایسے شخص کو بیچنا جس کے حلق منقطع ہو کر وہ اسکو شراب پائے گا، اس لفظ میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ گناہ میں معاونت کی وجہ سے نہ بیچنا بہتر ہے۔

﴿الورقة الرابعة: فی اصول الفقه والغرائض﴾

﴿السؤال الاول﴾ (نور الانوار ۱۴۴۱ھ)

النسب الاول:- وَإِنْ عُرِفَ بِالْعَدَالَةِ وَالصَّبَاطِ لَوْ أَنَّ الْفَقْهَ كَانَتْ وَأَمِنْ مَزِيَّةٍ إِنْ وَافَقَ حَدِيثُهُ الْقِيَامَ لَعَلَّ بِهِ وَإِنْ خَلَقَهُ لَمْ يَتَوَكَّلْ إِلَّا بِالْمُؤْتَرِّقَةِ كَحَدِيثِ الثَّوْرَةِ (ص ۱۹۰ - عام)

مہارت کی مکمل وضاحت کریں۔ حدیث صحرا کی وضاحت کریں۔ راوی کی خبر کو قیاس پر مقدم کرنے کیلئے راوی کے

لتیہ ہونے کی شرط میں بھی یمن امان امام کریم اور ان کے قمیص کا مسلک ذکر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں درج ذیل امور مطلوب ہیں: ① مہارت کی وضاحت ② حدیث صحرا کی تحصیل ③ ذکر وادعہ کا مسلک۔

﴿ترجمہ﴾..... ① مہارت کی وضاحت :- اگر راوی ہدایت اور ضبط حدیث میں معروف ہے مگر ثقاہت میں معروف نہیں ہے جیسا کہ حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہؓ اور اگر اس کی حدیث قیاس کے موافق ہوگی تو اس پر عمل کیا جائے گا اور اگر وہ قیاس کے خلاف ہو تو اس کو ضرورت کے بغیر ترک نہیں کیا جائے گا اور ضرورت یہ ہے کہ اگر اس صورت میں بھی خبر واحدہ پر عمل کیا گیا تو قیاس کا دروازہ کھل طور پر بند ہو جائے گا اور آیت کریمہ فاعتدوا ایالیہ الا بصلوہ خلاف درزی لازم آئے گی۔ اسلئے کہ فرض یہ کیا گیا ہے کہ راوی تفسیر نہیں ہے تو ممکن ہے راوی نے اپنی کجی کے مطابق روایت بالسنی کی ہو اور مراد نبی کو سمجھنے میں غلطی کی ہو جس کی وجہ سے وہ روایت قیاس کے بالکل خلاف ہوگی۔ اس ضرورت کے پیش نظر حدیث کو ترک کر دیا جائے گا اور قیاس پر عمل کیا جائے گا۔ (اشرف ۱۱۱ اور ۱۱۲)

② حدیث صحرا کی تحصیل: کما من فی الشق الاول من العوال الثانی ۱۱۳۵۔

﴿ترجمہ وادعہ کا مسلک﴾..... یمنی یمن امان اور اکثر متاخرین کے نزدیک اگر راوی کی ہدایت اور ضبط حدیث معروف ہے مگر ثقاہت میں معروف نہیں ہے تو اگر اس کی حدیث قیاس کے موافق ہوگی تو اس پر عمل کیا جائے گا اور اگر وہ قیاس کے خلاف ہوگی تو اس کو ضرورت کے بغیر ترک نہیں کیا جائے گا۔ مگر یا خبر واحدہ کے قیاس پر مقدم ہونے کیلئے راوی کا تفسیر ہونا شرط ہے۔ امام کریم اور ان کے قمیص کے نزدیک راوی کی خبر کے قیاس پر مقدم ہونے کیلئے راوی کا تفسیر ہونا شرط نہیں ہے بلکہ ہر راوی راوی کی خبر قیاس پر مقدم ہوگی بشرطیکہ وہ خبر کتاب اللہ اور سنت مشہورہ کے خلاف نہ ہو۔

﴿الشیخ الثانی﴾..... وَالْفَرْقُ عَنْهُ إِذَا اتَّكَزَّ الْقَوَايِیَةُ أَوْ غُفِّلَ بِجَلَالِهِ بَعْدَ الْقَوَايِیَةِ وَمَا هُوَ خِلَافٌ بِبَقِيَّةٍ مِّنْهُ
الْفَتْحُ بِهِ وَإِنْ تَحَلَّى قَبْلَ الْقَوَايِیَةِ أَوْ لَمْ يُغْفَرْ تَارِيخُهَا لَمْ يَكُنْ جَوْزًا. (مس ۲۰۳۔ رعاہ)
مہارت کا ترجمہ کریں۔ ذکر وادعہ ضابطوں کی دلیل ذکر کریں۔ پہلے قاعدہ کی مثال ذکر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں یمن امان اور مطلوب ہیں: ① مہارت کا ترجمہ ② ضابطوں کی دلیل ③ پہلے قاعدہ کی مثال۔
﴿ترجمہ﴾..... ① مہارت کا ترجمہ :- راوی اگر اپنی روایت کا بالکل انکار کر دے یا روایت کے بعد اپنی ہی روایت کر دے اور روایت کے خلاف عمل کرے اور یہ عمل کا خلاف بالیقین ہے تو روایت پر عمل ساقط ہو جائیگا اور اگر راوی کے عمل کا اختلاف روایت لئے جانے سے عمل ہوا ہو یا تاریخ کا طعن ہو تو یہ چیز اس روایت کے لئے معسر نہیں ہے۔

② ضابطوں کی دلیل :- راوی کے روایت کا انکار کرنے کی صورت میں روایت کا ساقط العمل ہونا واضح ہے۔ راوی کے روایت کرنے کے بعد اپنی ہی روایت کر دے اور روایت کے خلاف عمل کرنے سے روایت پر عمل ساقط ہو جائے گا، دلیل یہ ہے کہ راوی کا بیان ہو جو کہ اپنی روایت کے خلاف عمل کرنا اس روایت کے منسوخ یا موضوع ہونے کی دلیل ہے، لہذا روایت قابل عمل نہیں ہے۔ اور اگر

راوی القیاسیہ و ثبت یا غفلت کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کر رہا تو اس صورت میں وہ قاضی یا مطلق ہے یا اس سے اسکی حدیث ختم ہو جائے گی۔ لہذا اسکی روایت قابل عمل نہیں ہے۔ اگر راوی کا عمل روایت لئے جانے سے قبل اس روایت کے خلاف ہوا ہو تو یہ چیز اس روایت کیلئے معتبر نہیں ہے، وکیل یہ ہے کہ یہ اختلافی عمل راوی کے روایت کرنے سے پہلے تھا جب حدیث آگئی تو راوی نے سابقہ اختلافی عمل کو ترک کر دیا۔ اگر اختلافی عمل روایت کرنے کی تاریخ کا علم نہ ہو تو یہ چیز بھی اس روایت کیلئے معتبر نہیں ہے، وکیل یہ ہے کہ حدیث اصلاً حجت ہے اور راوی کا عمل اس کے خلاف ہے مگر تاریخ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اس میں شک وارد ہو گیا اور محض شک کی وجہ سے عمل بالحدیث ساقط نہ ہوگا۔

② پہلے قاعدہ کی مثال: کما مر فی الشق الاول من السؤال الاول ۱۴۳۶ھ۔

② السؤال الثاني ۱۴۴۱ھ

الشق الاول وقيل يشترط للاجماع اللاحق عدم الاختلاف السابق عند ابي حنيفة وليس كذلك في الصحيح و الشرط اجماع الكل .

مبارت کا ترجمہ کریں۔ مبارت کی تشریح کریں۔ وخلاف الواحد مانع كخلاف الاكثر كا مطلب واضح کریں۔

③ خلاصہ سوال: اس سہل میں تین مضمر مطلب ہیں: ① مبارت کا ترجمہ ② مبارت کی تشریح ③ جملہ کا مطلب۔

جواب ① مبارت کا ترجمہ: اور یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اجماع لائق کیلئے شرط یہ ہے کہ اختلاف سابق نہ پایا جائے۔ قول صحیح کے مطابق یہ صحیح نہیں ہے۔ اور تمام اہل اجماع کا اجماع کا شرط ہے۔

② مبارت کی تشریح: اگر اہل مصر اہل اجتہاد کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہوا اور اسی دوران ان کا اعتقاد ہو گیا اسکے بعد علماء وقت نے ارادہ کیا کہ ان میں سے کسی امام کے قول پر اجماع کر لیں تو بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ اجماع صحیح نہیں ہے اسلئے کہ اجماع کی شرط معدوم ہے۔ قول صحیح کے مطابق امام صاحب کی طرف یہ نسبت صحیح نہیں ہے۔ اس قول کے مطابق متاخرین کا یہ اجماع معتبر ہوگا اور درمیان سے اختلاف ختم ہو جائے گا۔ اسکی مثال ام ولد کی کف کا مسئلہ ہے جو کہ حضرت عمرو حضرت علی رضی اللہ عنہما کے درمیان مختلف فیہ تھا بعد کے متاخرین مجتہدین کا اس پر اجماع ہو گیا کہ اسکی کف بچا جائے۔ اب کسی قاضی کا اسکی کف کے جواز کا فیصلہ نافذ نہ ہوگا۔ (فتاویٰ الخیار ۲: ۹۶)

③ جملہ کا مطلب: اجماع میں تمام اہل اجتہاد کا اجماع کا شرط ہے، اگر ان میں سے کسی ایک نے اختلاف کیا تو یہ اختلاف انتقاد جماع کیلئے ایسے ہی مانع ہے جیسے اکثر اہل اجتہاد کا اختلاف انتقاد اجماع کیلئے مانع ہے اسلئے کہ ارشاد نبوی لا تجتمع امتی علی الضلالة (میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی) میں الامم کل کے مضمود پر مشتمل ہے لہذا کسی نے اختلاف کیا تو اس میں یہ احتمال ہے کہ اس مخالف کا قول ہی صحیح ہو۔ (ایضاً)

الشق الثاني ثم هو (ای الاجماع) علی مراتب فلا فوئی اجماع الصحابة نصاً فانه مثل

الآیۃ و الخبر المتواتر.... ثم الذي نص البعض وسكت الباقون.... ثم اجماع من بعدهم.... على حكم لم يظهر فيه خلاف من سبقهم.... ثم اجماع على قول سبقهم فيه مخالف.

مبارت کا ترجمہ کریں۔ والامۃ اذا اختلفوا على القول كان اجماعا منهم على ان ما عدلها باطل کا مطلب واضح کریں۔ اجماع کے مراتب تحصیل سے کہیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں: ① مبارت کا ترجمہ ② مبارت کا مطلب ③ اجماع کے مراتب

﴿جواب﴾..... ① مبارت کا ترجمہ:- اجماع کے حدود مراتب ہیں، سب سے زیادہ قوی اجماع صحابہ کرام علیہ السلام کا وہ اجماع ہے جو ضابطہ ہے۔ یہ اجماع آیت اور خبر متواتر کی مثل ہے۔ پھر صحابہ کرام علیہ السلام کا وہ اجماع ہے جس میں بعض صحابہ نے نص کی ہو اور

باقی صحابہ خاموش رہے ہوں۔ پھر صحابہ کرام علیہ السلام کے بعد والے لوگوں کا اجماع ہے۔ بشرطیکہ صحابہ کرام علیہ السلام کے دور میں اس حکم کا خلاف ظاہر نہ ہوا ہو۔ پھر کسی ایسے مسئلہ میں صحابہ کرام علیہ السلام کے بعد والے لوگ اتفاق کر لیں جو پہلے دور میں مختلف تھے۔

② مبارت کا مطلب:- کما مر فی الشق الثانی من السؤال الاول ۱۴۳۸ھ۔

③ اجماع کے مراتب:- کما مر فی الشق الاول من السؤال الثانی ۱۴۴۰ھ۔

﴿السؤال الثالث﴾ (سراجی) ۱۴۴۱ھ

﴿الشق الاول﴾..... اما الاب فله احوال ثلاث: للفرض المطلق وهو السدس.... والفرض والتعصیب

معاً.... والتعصیب المحض.... والجد الصحيح كالأب الا في اربع مسائل.....

ذوی الفروض اور حصہ کی تعریف کریں۔ خط کشیدہ جملہ کی وضاحت کریں۔ والد کے کتنے اور کون کون سے احوال ہیں؟ اگر کسی عورت کا انتقال ہو جائے اور اس کے پسماندگان میں شوہر، والد، والدہ اور چچ و پاپا ہوں تو ترکیبی تقسیم کس طرح ہوگی؟

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس مسئلہ میں چار امور مطلوب ہیں: ① ذوی الفروض اور حصہ کی تعریف ② خط کشیدہ جملہ کی وضاحت ③ والد کے احوال ④ مسئلہ کی ترجیح۔

﴿جواب﴾..... ① ذوی الفروض اور حصہ کی تعریف:- ذوی الفروض: وہ ورثہ جن کا حصہ شریعت کی طرف سے وراثت میں

مستحقین ہوں۔ حصہ: کما مر فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۳۷ھ۔

② خط کشیدہ جملہ کی وضاحت:- جس طرح والد کی عین ماتیں ہیں اسی طرح والد کی غیر موجودگی میں بھی عین ماتیں ہیں، گو یا بچہ کی عین احوال ہیچ والد کی طرح ہیں مگر چار مسائل میں والد اور بچہ کی درمیان فرق ہے:

① حقیقی و طلاق بماتل و مبین والد کی موجودگی میں بالاقفاق ساتھ ہو جاتے ہیں مگر دادا کی موجودگی میں صاحبین کے نزدیک ساتھ نہیں ہوتے جبکہ امام صاحب کے نزدیک یہاں بھی ساتھ ہو جاتے ہیں۔ تو صاحبین کے قول کے مطابق یہاں والد و دادا کی حالت میں فرق ہے۔ ② ورثہ میں زوجین میں سے کوئی ایک ہو اور ماں کے ساتھ باپ بھی ہو تو ماں کو ماں یا بیوی کا حصہ ملنے

کے بعد بابتہ کا ٹٹ لے گا، بھر ہاپ کی جگہ دادا اور ہو طریقہ کے نزدیک کھل مال کا ٹٹ لے گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک یہاں بھی بابتہ کا ٹٹ لے گا۔ تو طریقہ کے قول کے مطابق یہاں والد و دادا کی حالت میں فرق ہے۔ ⑤ والد کی موجودگی میں وادی ساتھ ہو جاتی ہے اور دادا کی موجودگی میں وادی ساتھ نہیں ہوتی۔ ⑥ میت نے درہاء میں مولیٰ عنایت (محقق) کا ہاپ اور بیٹا چھوڑا ہو تو امام ابو یوسف کے نزدیک ہاپ کو سدس اور بقیہ بیٹے کو لے گا، لیکن اگر درہاء میں مولیٰ عنایت (محقق) کا دادا اور بیٹا ہو تو کھل مال محقق کے بیٹے کو لے گا اور طریقہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں کھل مال محقق کے بیٹے کو ہی لے گا۔ تو امام ابو یوسف کے قول کے مطابق یہاں والد و دادا کی حالت میں فرق ہے۔ (مرازی)

۳۰ والد کے احوال و مسئلہ کی تخریج: یکما مز فی الشق الثانی من السؤال الثالث ۱۴۳۰ و ۱۴۴۰ .

الشق الثاني

السؤال الرابع..... الرد ضد العول.... ثم مسائل الباب على اقسام اربعة: احدها ان يكون في المسائل جنس واحد ممن يرذ عليه عند عدم من لا يرذ عليه.... كما لو ترك بنتين.... والثاني اذا اجتمع في المسئلة جنسان او ثلاثة اجناس ممن يرذ عليه عند عدم من لا يرذ عليه.... اعنى من الثنين اذا كان في المسئلة سدسان.... والثالث ان يكون مع الاول من لا يرذ عليه كزوج وست بنات.... والرابع ان يكون مع الثاني من لا يرذ عليه كزوجة واربع جدات وست اخوات لام.... الخ.

رو کی لغوی و اصطلاحی تعریف کریں۔ رو کے مسائل کی چاروں قسموں کی مثالوں سے وضاحت کریں۔ اگر کسی صورت کا اطفال ہو جائے اور اس کے پسماندگان میں شوہر اور چنانچ بنیاں ہوں تو تزک کی تقسیم کس طرح ہوگی؟

﴿غلام رسول﴾..... اس سبیل میں تین اسرار مطلوب ہیں: ① روکی لغوی و اصطلاحی تعریف ② روکے مسائل کی چاروں اقسام کی وضاحت ③ مسئلہ کی طرح۔

جواب

باب ۱..... ردی لغوی واصطلاحی تعریف: یکما مَرَّ فی الشَّقِ الاول من السَّوَالِ الثَّالِثِ ۱۴۳ھ.

۱۲) رو کے مسائل کی چاروں اقسام کی وضاحت :- رو کے مسائل کی چار اقسام ہیں: ① روٹا میں منیر طلعہ کی صرف ایک جنس ہو اور من لایر طلعہ میں سے کوئی وارث نہ ہو تو یہ مسئلہ منیر طلعہ و روٹا کی تعداد سے بنایا جائے گا، مثلاً روٹا میں صرف دو بیٹیاں ہیں تو مسئلہ رو سے بنے گا، روٹا میں صرف تین بیٹیاں ہیں تو مسئلہ تین سے بنے گا، روٹا میں صرف چار وادیاں ہیں تو مسئلہ چار سے بنے گا، سب کو ایک ایک حصہ ملے گا۔ ② روٹا میں منیر طلعہ کی شہداء و جناس ہوں اور من لایر طلعہ میں سے کوئی وارث نہ ہو تو یہ مسئلہ منیر طلعہ و روٹا کے مجموعہ سهام سے بنایا جائے گا، مثلاً سهام میں صرف و سدس (حدہ - اُخت لام) ہیں تو مسئلہ رو سے بنے گا، سهام میں ثلث و سدس (اُخت لام - ام) ہیں تو مسئلہ تین سے بنے گا، سهام میں نصف و سدس (بنت - بنت الابن) ہیں تو مسئلہ چار سے بنے گا، سهام میں ثلثان و سدس (زنان - ام) ہیں، یا سهام میں نصف و سدسان (بنت - بنت الابن - ام) ہیں، یا سهام میں نصف و ثلث (اُخت - ام) ہیں تو مسئلہ پانچ سے بنے گا۔ ③ روٹا میں منیر طلعہ کی ایک جنس کے ساتھ من لایر طلعہ میں سے بھی کوئی وارث ہو تو یہ مسئلہ من لایر طلعہ کے سهام سے بنا کر اُسے دے دیا جائے، مگر اگر بقیہ سهام منیر طلعہ کی تعداد کے برابر

۶ ہجرات	۹ بنات	۳ زوجہ
سدر	ثمان	ثمن
۱x۷=۷	۳x۷=۲۸	۱x۵=۵
۷x۳۶=۲۵۲	۲۸x۳۶=۱۰۰۸	۵x۳۶=۱۸۰
۳۲ ہجرت	۱۱۲ بنات	۳۵ زوجہ

۳ مسئلہ تحریر: حکما مڑ فی الشق الثانی من السؤال الثالث ۱۴۳۴ھ۔

﴿الورقة الخامسة: في البلاغة﴾

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۴۱ھ

الشق الاول..... وَيُعَرَّفُ التَّنَافُرُ بِالدُّوْقِ وَمُخَالَفَةِ الْقِيَاسِ بِالشَّرْفِ وَ خَفِثَ التَّالِيْبُ وَ التَّنْفِيْدُ اللَّغَطِيُّ بِالنَّخْوِ وَ الْفَرَائِهُ بِكَثْرَةِ الْإِحْلَاحِ عَلَى كَلَامِ الْعَرَبِ وَ التَّنْفِيْدُ الْمُتَعَوِّضُ بِالْبَيِّنَاتِ وَ الْأَحْوَالُ وَ مُفْتَحِيَّاتُهَا بِالْمَعَانِي فَوَجِبَ عَلَى طَالِبِ الْبَلَاغَةِ مَعْرِفَةُ اللَّغَةِ وَ الشَّرْفِ وَ النَّخْوِ وَ الْمُتَعَانِي وَ الْبَيِّنَاتِ مَعَ كَوْنِهِ مَتَلَبِّمَ الدُّوْقِ كَثِيْرَ الْإِحْلَاحِ عَلَى كَلَامِ الْعَرَبِ.

مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ درج ذیل شعر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، محل، استشاد و وجہ استشاد کی تعیین بھی کریں:

جزا بنوه ابا الغيلان عن كبر..... و حسن فعل كما يجلى سمنلر

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں درج ذیل امور کامل مطلوب ہے: ① مہارت پر اعراب ② مہارت کا ترجمہ ③ شعر پر اعراب، ترجمہ، محل، استشاد و وجہ استشاد کی تعیین۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب: حکما مڑ فی السؤال آندا۔

② مہارت کا ترجمہ: تنافر بکھاتا جاتا ہے وہ دوق تسلیم سے اور مخالفت قیاس لغوی علم صرف سے اور صاحب تالیف و تہذیب لغتی علم نحو سے اور فراغت فی السمع کلام عرب کا بکثرت مطالعہ کرنے سے اور تہذیب معنوی علم بیان سے اور احوال و احوال کے متغیبات علم معانی سے بچانے جاتے ہیں، پس علم بلاغت کے طالب پر لغت، صرف و نحو، علم معانی و علم بیان کی معرفت لازم ہونے کے ساتھ طالب کاسلم الذوق اور کلام عرب کا بکثرت مطالعہ کرنے والا ہونا لازم ہے۔

③ شعر پر اعراب، ترجمہ، محل، استشاد و وجہ استشاد کی تعیین: حکما مڑ فی الشق الثانی من السؤال الاول ۱۴۳۴ھ

الشق الثاني..... وَلِلْمَعْنَى أَرْبَعُ أَدَوَاتٍ: وَاحِدَةٌ أَصْلِيَّةٌ وَهِيَ لَيْتٌ وَ ثَلَاثَةٌ غَيْرُ أَصْلِيَّةٌ وَهِيَ هَلْ نَخْوُ قَهْلُ لَنَا مِنْ هَفْهَفَةٍ يَهْهَفُونَهَا لَنَا وَ لَوْ نَخْوُ قَهْلُو أَنْ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَقَدْ نَخْوُ قَهْلُو: أَتَرَبَّيْتُ أَلَمْ أَكُلْ مَنْ يُعَلِّزُ جَنَاحَهُ..... لَقَلْنِي إِلَى مَنْ قَدْ هَوَيْتُ أَطْلُزُ

مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ خبر و انشاء کی تعریف کے بعد مذکورہ شعر میں محل اشتہاد و وجہ اشتہاد کی تعیین بھی کریں۔

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال میں درج ذیل امور کا حل مطلوب ہے: ① مہارت پر اعراب ② مہارت کا ترجمہ ③ خبر و انشاء کی تعریف ④ شعر میں محل اشتہاد و وجہ اشتہاد کی تعیین۔

جواب..... ① مہارت پر اعراب: کما مَرَّ فی السؤال آنفا۔

② مہارت کا ترجمہ:۔ ادوات جنہی چاہیں۔ ایک اصلی ہے اور وہ لیست ہے اور عین غیر اصلی ہیں، ان میں سے ایک ہل ہے جیسے فہل لسانم شفعہ فیشفعوا للنا (اے لاش ہمارے لئے سفارش کرنے والے ہوئے کہ وہ ہماری سفارش کرتے) دوسرا حرف لَوْ ہے جیسے فلان لانا کواہنکون من المؤمنین (کاش کہ ہمیں دنیا میں آنا دوبارہ نصیب ہوتا تو ہم ایمانداروں میں سے ہوتے) اور تیسرا حرف لعلّ ہے جیسے شاعر کا یہ شعر ہے (اے قضا نامی پرندوں کی جماعت کیا کوئی مجھے اپنے لئے عاریت پر دے گا کاش کہ میں اپنے محبوب کے پاس اڑ کر پہنچ جاؤں)

③ خبر و انشاء کی تعریف: کما مَرَّ فی الشق الاول من السؤال الاول ۱۴۴۰ھ۔

④ شعر میں محل اشتہاد و وجہ اشتہاد کی تعیین:۔ اس شعر میں محل اشتہاد لَعْلَ کا استعمال ہے یہ لفظ اپنے حقیقی معنی (ترقی) میں مستعمل نہیں ہے بلکہ ترقی میں محبوب چڑکا ممکن بلکہ متوقع الحصول ہونا ضروری ہے اور یہاں محبوب چڑ (پرندہ) کا اپنے ترقی پزیر انسان کو عاریت دینا اور پھر انسان کا وہ لگا کر اڑنا متوقع کیا ممکن ہی نہیں ہے۔ لہذا یہاں یہ حرف محض کیلئے مستعمل ہے۔

﴿ السؤال الثاني ﴾ ۱۴۴۱ھ

الشق الاول..... وَأَمَّا الْمُؤْصُولُ فَيُؤْتِي بِهِ إِذَا تَعَيَّنَ هُوَ يُقَالُ لَا خَصَاةَ تَعْنَاهُ كَقَوْلِكَ: الَّذِي كَانَ تَعْنَاهُ أَنَسِ مُسَابِرٍ. أَمَّا إِذَا لَمْ يَتَّعَيَّنْ هُوَ يُقَالُ لِذَلِكَ فَيَكُونُ لَا غَوَاضٍ أُخْرَى كَالْفَتْلِيلِ نَحْوُ.... وَأَخْفِيهِ الْأَمْرُ عَنْ غَيْرِ الْأَخْلَاطِ نَحْوُ.... وَالْتَنَبِيْهِ عَلَى الْخَطَا نَحْوُ.....

مہارت کا مطلب واضح کریں۔ ممدوف مقامات پر اسطر درج کریں۔ کلام کب معرّف اور کب بحرہ لایا جاتا ہے؟ خمیر اور علم کی فرض اصلی ذکر کریں۔

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال میں درج ذیل امور کا حل مطلوب ہے: ① مہارت کا مطلب ② ممدوف مقامات پر اسطر کا اندراج ③ کلام کو معرّف و بحرہ لانے کا موقعہ محل ④ خمیر اور علم کی فرض اصلی کی وضاحت۔

جواب..... ① و ② مہارت کا مطلب و اسطر کا اندراج:۔ کما مَرَّ فی الشق الاول من السؤال الثانی ۱۴۳۷ھ

③ کلام کو معرّف و بحرہ لانے کا موقعہ محل:۔ جب حکم کو یہ سمجھنا مقصود ہو کہ کلام کی معنی چیز کے ساتھ مربوط اور ملا ہوا ہے تو ایسی جگہ پر معرّف ذکر کیا جاتا ہے اور جب حکم کو یہ راجع سمجھنا مقصود نہ ہو تو ایسی جگہ پر بحرہ ذکر کیا جاتا ہے۔

④ خمیر اور علم کی فرض اصلی: کما مَرَّ فی الشق الاول من السؤال الثانی ۱۴۳۷ھ و فی السؤال الاول ۱۴۳۷ھ

الشیخ الثالث..... ویقسم باعتبار الطرفين ایضا الى ملفوف و مفروق فالملفوف ان یؤتی بمشبهین او اکثر ثم بالمشبه بها نحو: كَأَنَّ قُلُوبَ الطَّيْرِ رُكْبَانًا وَنَابِئًا لَدَى وَكْرِهِمَا الْغُدَابُ وَالْحَصَفُ الْبَلَاءُ۔ و المفروق ان یؤتی بمشبه و مشبه به ثم آخر و آخر نحو: اَلنَّعْرُ مِنْكَ وَالْوُجُوهُ دَنَا نِيزَ وَأَطْرَافُ الْأَكْبِ عَنَمَ۔

تشریف ملفوف مفروق تسویر مع کی تریف کریں۔ دلوں اشعار ہر طرف لگا کر ترجمہ کریں۔ کل مشہور و مشہور اشتہار کی تعین کریں۔
ترجہ..... تشریف تسویر و جمع کی تریف :- مجموعہ تسویر: تشریف میں مشہ بہ ایک ہو کر اس کے مشہ بہ ہوں یعنی متعدد اشیاء کو ایک ہی شے سے تشریف دی جائے، جیسے شیدائین الطواغیت کا شرع ہے۔ صُدُوعُ الْفَحْبِیْبِ وَ خَالِیْ وَ کَلَامُنَا کَالْیَتِیْمِ (محبوب کی زلف اور میرا حال، یہ دونوں بات کی طرح سیاہ ہیں) اس شعر میں مشہ بہ (لیالی) ایک ہی چیز ہے اور مشہ بہ (صداغ حبیب، حال شاعر) دو چیزیں ہیں۔ مجموعہ جمع: تشریف میں مشہ بہ ایک ہو کر اس کے مشہ بہ ہوں یعنی متعدد اشیاء کے ساتھ ایک ہی شے کو تشریف دی جائے، جیسے مہری کا شرع ہے۔ کَلَمْنَا یَتِیْمٌ عَنِ لَوْلَا مَنَحْنُوهُ أَوْ یَزِدْ أَوْ أَقْبَح (گویا کردہ (محبوب) ہستائے ہاں ترجیح موتوں سے یا اولوں سے یا کُل یا نہ سے) اس شعر میں مشہ بہ صرف ایک ہی چیز (دانت) ہے اور مشہ بہ (لؤلؤ، ہرد، ابلحاح) متعدد اشیاء ہیں۔

(نوٹ: بقیہ جواب کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثانی ۱۴۳۸ھ)

السؤال الثالث ۱۴۴۱ھ

الشیخ الاول..... الْأَشْعَارُ مِنْ مَعَالِ عِلَاقَةِ الشَّعْبَةِ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: (يَكْتَلِبُ أَنْزَلَهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ) أَيْ: مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى الْهُدَى فَلَقَدْ اسْتَفْلَمَتِ الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ فِي غَيْرِ مَقَالَتَا الْحَقِيقَةِ وَالْعِلَاقَةِ الْمُتَشَابِهَةِ بَيْنِ الظُّلُمَاتِ وَالظُّلَامِ وَالْهُدَى وَالنُّورِ وَالْقَرِينَةُ مَا قَبْلَ ذَلِكَ۔
 استعارہ کی تریف اور مثال کی وضاحت کریں۔ استعارے کی اقسام کی تریف مثالوں سے واضح کریں۔ و اصل الاستعارة تشبیہ حذف أحد طرفیه وجہ شبهہ و اداتہ کی تشریح کریں۔

ترجہ..... مکمل جواب کما مر فی الشق الاول من السؤال الثانی ۱۴۳۹ھ فی الشق الثانی من السؤال الثالث ۱۴۴۰ھ
الشیخ الثالث..... الجنس هو تشابه اللغتين في النطق لا في المعنى ويكون تاما و غير تام فالتام ما..... وهو متماثل..... ومستوفى..... ومتشابه..... ومفروق..... وغير التام ما..... وهو محرف..... ومطرف..... ومذلل..... ومضارع..... ولا حق..... و جناس قلب.....

جناس کی تعریف و اصطلاح کی تریف مثال سے واضح کریں۔ جناس کی مذکورہ اقسام کی تریف مثالوں سے لکھیں۔ درج و بل شرح میں مکمل اشتہار واضح کریں۔ لَمْ تَلَقْ غَيْرَكَ إِنَّمَا نِلْنَا بِهٖ فَلَا تَبْخَحْ لِعَيْنِ الْبُحْرِ إِنَّمَا نَا

﴿ خلاصہ سوال ﴾ اس سوال میں درج ذیل امور کا حل مطلوب ہے: ① جناس کی لغوی و اصطلاحی تعریف ② جناس کی مذکورہ اقسام کی تعریف مع امثلہ ③ شعر میں عملی استنباط کی وضاحت۔

﴿ تبصرہ ﴾ ① جناس کی لغوی و اصطلاحی تعریف :- لغوی معنی مشابہ و ہم جنس ہونا۔ اصطلاح میں جناس یہ ہے کہ دو الفاظ لفظ و لفظ میں یکساں ہوں مگر معنی میں مختلف ہوں۔

② جناس کی مذکورہ اقسام کی تعریف مع امثلہ :- جناس کی ابتدا مذکورہ اقسام ہیں:

① تمام: ایسے دو یکساں الفاظ جن کے حروف کی ہیئت، نوع، عدد اور ترتیب میں موافقت ہو۔ پھر انکی چار اقسام ہیں:

متماثل: (مماثل) ایسا جناس جس کے دو لفظ ایک ہی طرح کے ہوں یعنی دونوں اسم یا فعل یا حرف ہوں، جیسے عمری کا شعر ہے
لَمْ تَلَمْ تَلْغِي خَيْرَكَ اِنْصَانًا يَلَاذِبُهُ فَلَا تَدْرِي خَيْرٌ لِّغِيْنِ اللّٰهِ اِنْصَانًا (ہم نے آپ کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں پایا جسکی مدد و پناہ طلب کی جائے، ہماری دعا ہے کہ آپ ہمیشہ اہل زمانہ کی آنکھ کی بجلی اور ان کے منہ کو نظر بنے رہیں)

مستوفی: ایسا جناس جس کے دو لفظ دو الگ الگ نوع کے ہوں یعنی ان میں سے ایک فعل اور دوسرا اسم ہو، جیسے ابنی لعلال کا شعر ہے
لَمْ تَلْذَارِمْهَا مَا لَمْ تَلْذَرْ فَنِيْ قَارِمْهُمُ وَآزِمْهُمْ مَا لَمْ تَلْذَرْ فَنِيْ اَزِمْهُمْ (جب تک قرآن کے دیار میں ہے تو قرآن کے ساتھ حسن سلوک سے رہو اور جب تک قرآن کی ہستی میں ہے تو قرآن کو خوش رکھو)

متشابه: ایسا جناس جس کے دو لفظ میں سے ایک مرکب اور دوسرا مفرد ہو اور دونوں لکھنے میں یکساں ہوں، جیسے ابی الخبتی کا شعر ہے
اِذَا تَلَّكَ لَمْ يَكُنْ ذَلِيْعَةً فَدَعَا فَدُوْلَةً ذَلِيْعَةً (جب کوئی ہارشاہ وارد دوش والا نہ ہو تو اسے چھوڑ دے اسلئے کہ اسکی حکومت جانے والی ہے)

مفروق: ایسا جناس جس کے دو لفظ میں سے ایک مرکب اور دوسرا مفرد ہو اور دونوں لکھنے میں یکساں نہ ہوں، جیسے ابی الخبتی کا شعر ہے
مَنْ اَلَذِيْ هُوَ مُبِيْنُ الْجَمَامِ لَوْ جَاغَلْنَا مَنَا الَّذِيْ هُوَ مُبِيْنُ الْجَمَامِ وَلَا جَامَ لَنَا (تم میں سے ہر شخص نے جام لے لیا اور میں جام نہ ملا، اس ساقی کا کیا نقصان ہوتا اگر وہ ہمارے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرتا)

② خیمہ تمام: ایسے دو یکساں الفاظ جن کے حروف کی ہیئت، نوع، عدد اور ترتیب میں سے کسی ایک میں اختلاف اور باقی تین میں موافقت ہو۔ پھر انکی چار اقسام ہیں:

محروف: ایسا جناس جس کے دو لفظوں میں صرف وجہ حروف (حرکات و سکونات) کے اعتبار سے اختلاف ہو، جیسے عربی کا مقرر ہے:
هَيْهَاتَ الْهَيْوَدُ جَهَنَّمَ الْهَيْوَدُ (اُدنیٰ خیر مروی و جائزے کیلئے احوال ہے) اس میں ہِیْوَدُ، تَهْیْوَدُ کی حرکت میں اختلاف ہے۔

مطوف: ایسا جناس جس کے دو لفظوں میں حروف کی تعداد کے اعتبار سے اختلاف ہو یعنی ایک کے حروف کم اور دوسرے کے زیادہ ہوں اور یزیدی طرف اول یعنی ہر کے شروع میں ہو، جیسے شاعر کا شعر ہے
اِنْ كُنَّا فِزْ اَقْنَانَا مَعَ الشُّعْبِ بَنَّا لَا اَمْسَقَرُ بَعْدَ ذَاكَ صُلْبُ اَقْنَا (اگر ہم ہوتے ہی ہمارے درمیان فراق ہوئے والا ہو تو خدا کے سائے بعد کسی معنی طوں نہ ہو) اس میں بَنَّا کے مقابلہ میں اَقْنَا کے شروع میں الف (ا) ہے، بقیہ تین اشیاء میں یکسانیت ہے۔

مسلیل : ایسا جاس جس کے دونوںوں میں حروف کی تعداد کے اعتبار سے اختلاف ہو یعنی ایک کے حروف کم اور دوسرے کے زیادہ ہوں اور یہ زیادتی کلمہ کے اخیر میں ہو، جیسے اقسام کا شعر ہے : وَيَنْتَقُونَ مِنْ أَيْدِي عَوَاصِمٍ تَنْصُلُونَ بِأَسْمَائِهِ قَوَاضٍ قَوَاضٍ (وہ لوگ لڑائی کیلئے ایسے دست و بازو بوجاے ہیں جو ٹخن پر لاشی چلانے والے اور دستوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور ایسی کھواروں کے ذریعے حملہ کرتے ہیں جو ہلاکت کا فیصلہ کرنے والی اور کالنے والی ہیں اس میں قَوَاضٍ کے مقابلہ میں قَوَاضٍ کے آخر میں باز نہ ہے، البتہ تین اشیاء میں یکسانیت ہے۔

مضارع : ایسا جاس جس کے دونوںوں کے تمام حروف میں یکسانیت ہو صرف ایک حرف میں فرق ہو اور یہ فرق والے دونوں حروف قریب الحرف ہوں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے : يَنْتَقُونَ غَنَةً وَيَنْتَقُونَ غَنَةً (یہ لوگ آپ ﷺ کی اجازت سے دوسروں کو بھی روکنے ہیں اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں) اس میں يَنْتَقُونَ و يَنْتَقُونَ میں صرف ہاء و مزہ کا فرق ہے جو کہ ایک ہی حرف (اتصالے مطلق) سے نکلنے والے حروف ہیں، البتہ سب اشیاء میں یکسانیت ہے۔

لاحق : ایسا جاس جس کے دونوںوں کے تمام حروف میں یکسانیت ہو صرف ایک حرف میں فرق ہو اور یہ فرق والے دونوں حروف بعد الحرف ہوں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے : إِنَّا عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ (یہ کارفرمان اپنی ناشکری پر غور و جان مال سے گواہ ہے اور یہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے) اس میں لَشَدِيدٌ و لَشَدِيدٌ میں صرف ہاء و وال کا فرق ہے جو کہ بعد الحرف (اتصالے مطلق) زبان کی ٹوک و دھاپا ملنے کی جز) حروف ہیں۔

قلب : ایسا جاس جس کے دونوںوں کے تمام حروف کی ویت، تعداد و فرق میں تو یکسانیت ہو صرف حروف کی ترتیب بالکل برعکس ہو، جیسے ذیل و لین (مشہور در یازری) سلاق و فلس (پزل و قنادت والا آدمی) (سلاح البلاغ)

۷ شعر میں کمال استہمام کی وضاحت :- لَمْ تَلَقْ غَيِّزَكَ إِنَّمَا نَأْنَأْنَا بِهِ فَلَا تَبْرُحْ لِعَيْنِ الدَّهْرِ إِنَّمَا نَأْنَأْنَا اس شعر میں انصافاً کا لفظ دوسرے استعمال کیا گیا ہے، ان دونوں میں ویت، نوع، تعداد و ترتیب میں موافقت و یکسانیت ہے۔

﴿الورقة السادسة : في الادب العربي والعقيدة﴾

﴿السؤال الأول﴾ (مختارات) ۵۱۴۴۱

النسخ الاول وَعَزَّازَ سُؤْلَ اللَّهِ تَبَيَّنَتْ لَكَ الْغُرُورُ جِئْتَ طَلَبْتَ الْيَمَانُ وَالْغِلَالُ وَتَجَلَّزَ سُؤْلُ اللَّهِ تَبَيَّنَتْ وَتَمُتِلُونَ مَعًا فَهَلْ بَلَغْتَ أَغْلُ لَكِنَّ أَتَجَلَّزَ مَعَهُمْ فَازْجِعْ وَلَمْ أَقْضِ خَيْلًا لِقَوْلِ لِي نَفْسِي وَأَنْفَلِقُوا عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَعَلَّانِي بِي حَتَّى اشْتَدَّ الْجِدُّ فَلَمْ يَصْبَحْ سُؤْلُ اللَّهِ تَبَيَّنَتْ وَالْمُسْلِمُونَ مَعًا وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جِهَلِي خَيْلًا فَلَمْ تَكُنْ أَتَجَلَّزَ بَعْدَهُ بِيَوْمِ أَوْيُوتِينَ ثُمَّ أَحْبَبْتُمْ فَعَدَوْتُ أَنْ فَضَلُوا لِأَتَجَلَّزَ فَوَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ خَيْلًا ثُمَّ عَدَوْتُ فَوَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ خَيْلًا (سید علی ہاشمی) مہارت پر احباب کا کر جبر کریں نیز ان کا غلط فہمی مٹا کر دیں۔

جواب : مکمل جواب کما مَرَّ فِي الشَّقِ الْاَوَّلِ مِنَ السُّؤَالِ الْاَوَّلِ ۵۱۴۴۱۔

السؤال الثاني..... حکى ابن خنبل التستبي عن اسحاق بن احمد القطان قال لانا جاز يتفقد كذا نسيته طيب القول كان يتفقد الصالحين ويتعلمهم فقال لي دخلت يوما على احمد بن حنبل فلذا هو مغشوم متزوّب فقلت نال يا ابا عبد الله؟ قال خير قلت و ما الخير؟ قال أنتجت بكلك البخنة حتى ضربت دم علقوني و بواك ألا أنا بقى لي ضلبي متوجع يؤجيني هو أهل على من ذلك الضرب قال قلت لكيف لي عن ضلبي فكيف لي فلم أزل إليه إلا أقر الضرب فقط. (استدلال ۱۴۴۱ھ میں منسلک کرے)

مہارت پر اعراب کا کر جکر میں نیز اتفاقاً غلطو کی مرئی تحقیق کریں۔

﴿ خلاصہ سوال ﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں: ① مہارت پر اعراب ② مہارت کا ترجمہ ③ الفاظ غلطو کی مرئی تحقیق

جواب..... ① مہارت پر اعراب: یکما مرقی العوال آتفا۔

② مہارت کا ترجمہ: ابن حبان کسی نے اسحاق بن احمد قطان بغدادی سے ستر میں نقل کیا ہر آیا کہ بغداد میں ہمارا ایک پڑوسی تھا جس کا نام ہم طیب القرد کہتے تھے، وہ ایک صالح لوگوں کو تلاش کرتا تھا اور ان کا خیال رکھتا تھا، اس نے مجھ سے کہا کہ میں ایک دن امام احمد بن حنبل کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ اس وقت فطین دے چکے تھے، میں نے عرض کیا کہ اے ابو عبد اللہ آپ کو کیا (تکلیف) ہے؟ انہوں نے کہا کہ خبریت ہے، میں نے عرض کیا کہ پھر بھی خبریت کے ساتھ (آپ کو کوئی تکلیف ہے؟) فرمایا کہ مجھے اس آزمائش میں آزمایا گیا حتیٰ کہ مجھے مارا گیا، پھر انہوں نے میرا علاج کیا اور میں تندرست ہو گیا مگر میری پشت میں ایک جگہ باقی ہے جو مجھے تکلیف دیتی ہے جو میرے لئے اس داسے بھی زیادہ سخت ہے، میں نے عرض کیا کہ میرے لئے اپنی پشت سے کپڑا کھولو (ہٹاؤ) انہوں نے کپڑا دور کیا تو مجھے مار کے نشان کے علاوہ کچھ نظر نہیں آیا۔

③ الفاظ غلطو کی مرئی تحقیق: مضمونہ: میں جمع حکم فعل مضارع معلوم از مصدر تفتق (تفتق - تفتق) بمعنی تفتق کرنا۔

یتفقد: میں واحد مذکر قائب فعل مضارع معلوم از مصدر تفتق (تفتق - تفتق) بمعنی تلاش کرنا۔

یتفاد: میں واحد مذکر قائب فعل مضارع معلوم از مصدر تفتق (تفتق - تفتق) بمعنی تفتق کرنا۔ دیکھ مہال کرنا۔

متزوّب: میں واحد مذکر بحث اسم مفعول از مصدر تزوّب (تزوّب - تزوّب) بمعنی تفتق کرنا۔

علقوني: میں جمع مذکر قائب فعل مضارع معلوم از مصدر علق (علق - علق) بمعنی علاج کرنا۔

يؤجيني: میں واحد مذکر قائب فعل مضارع معلوم از مصدر يؤج (يؤج - يؤج) بمعنی تکلیف دینا۔ غریزی کرنا۔

لم أزل: میں واحد مذکر قائب فعل مضارع معلوم از مصدر أزل (أزل - أزل) بمعنی ہموار دیکھنا۔

﴿ السؤال الثاني ﴾ ۱۴۴۱ھ

الشیخ الاول..... قيل لما الذي يدرك غليلك؟ قال الخضر بالملك قيل فاطلبه قال لا يطلب الا بالاهوال

قيل فاركب الاهوال قال العقل مانع قيل فما تصنع؟ قال مساجيل من عقلی جهلاً و احوال به خطراً لا

ینال الآ بالجهل و ادبر بالعقل ما لا يحفظ الا به فان الخمول اخو العدم فنظرت الى حال هذا

المسكين فلذا به قد ضيع اهم المهقات و هو جانب الآخرة و انتصب في طلب الولايات . (ملاہد)

مہارت کا ترجمہ کریں نیز الفاظ مخطوط کی مرئی تحقیق کریں۔ ساجعل من عقلی جہلاً کی ترکیب کریں۔

مہارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز الفاظ مخطوط کی مرئی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین سو مطلوب ہیں: ① مہارت کا ترجمہ ② الفاظ مخطوط کی مرئی تحقیق ③ جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾..... ① مہارت کا ترجمہ:- ان (ابو مسلم خراسانی) سے کہا گیا کہ آپ کی سخت پیاس کو کون سی چیز ٹھنڈا کرے گا؟ انہوں نے کہا حکومت کے حصول میں کامیاب ہونا، ان سے کہا گیا کہ پھر حکومت طلب کرو انہوں نے کہا کہ یہ مصائب کے بغیر تلاش نہیں ہو سکتی، ان سے کہا گیا کہ شقت برداشت کرو، انہوں نے کہا کہ محل روکتی ہے، ان سے کہا گیا کہ پھر آپ کیا کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ مغرب میں اپنی محل سے جہات برتوں کا اور اسکے ذریعہ ایسا بلندہ مرحہ حاصل کروں گا جو جہل کے بغیر حاصل نہ ہو سکتا ہو اور محل کے ذریعہ ایسی تدبیر کروں گا جس کی شاعت صرف محل کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہو اسلئے کہ کئی فقر و مطلق کامیابی ہے، میں نے اس مسکین کے حال کی طرف دیکھا (خور کیا) تو معلوم ہوا کہ اس نے سب سے اہم مقصد کو ضائع کر دیا اور وہ آخرت کی جانب ہے اور وہ حکومتوں کے حصول میں کھڑا رہا۔

② الفاظ مخطوط کی مرئی تحقیق:-
الْخُمْلُ: یہ باب امر کا مصدر ہے بمعنی پوشیدہ و کزور ہونا۔

عَلِيلٌ: یہ اسم ہے بمعنی کینہ۔ سخت پیاس۔ مصدر (مغرب۔ مضاعف) بمعنی کینہ و دھوکہ کرنا و کرب والا ہونا۔

الْأَهْوَالُ: یہ جمع ہے اس کا مفرد أهْوَالٌ ہے بمعنی خوف۔ مصدر أهْوَى (لعر۔ جوف) بمعنی گہرائت میں ڈالنا۔ خوفناک ہونا۔

أَحْأُولُ: صیغہ واحد حکم فعل مضارع معلوم از مصدر مَحْلُولَةٌ (مفاعلہ۔ جوف) بمعنی جلد سے طلب کرنا۔

ضَمِيعٌ: صیغہ واحد کر کا قسب فعل ماضی معلوم از مصدر تَضْمِيعًا (تکلیل۔ جوف) بمعنی ضائع و تھک کرنا۔

انْتَضَبَ: صیغہ واحد کر کا قسب فعل ماضی معلوم از مصدر انْتَضَبًا (انتعال) بمعنی کھڑا ہونا۔ بلند ہونا۔

③ جملہ کی ترکیب:- اس ملاصق فعل برائے استقبال ترکیب جاعل فعل و قائل من جار و مفعلی مضاف و مضاف الیہ مکرر

مجرور، جار و مجرور مکرر حلق ہوا صل کے، جہلا معلوم بہ، فعل اپنے قائل حلق و معلول پہ سے مکرر جملہ تعلیہ خرب ہوا۔

﴿الفتح الثالث﴾..... اَعْلَمَ اَنْ الْعَمَمَ وَالْوُؤْمَ لَنَا تَوَازَوْا الْخِلَافَةَ فَرَزْنَا كَلِيْزَةً وَ خَلَسُوا فِيْ لَذَّةِ الدُّنْيَا

وَنَسُوا الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ اسْتَخُوْدَ عَلَيْهِمُ الْخَبِيْكَانُ تَعَثَّقُوا فِيْ مَزَالِي الْتَعْيِشَةِ وَ تَهَلَّلُوا بِهَا وَ وَرَدَ عَلَيْهِمْ

حُكْمَةُ الْاٰتِيّ يَسْتَنْبِطُوْنَ لَهُمْ دَقَائِقُ التَّعْلَاسِ وَ مَزَاجِيَّةَ فَنَازِلُوْا يَتَعَلَّقُوْنَ بِهَا وَ يَزِيْدُ تَهْلُخُهُمْ عَلٰى بَعْضِ

وَيَتَبَلَّغُوْنَ بِهَا حَتٰى قِيْلَ: اِنَّهُمْ كَانُوْا يُعَيِّزُوْنَ مَنْ كَانَ يَلْتَمِسُ مِنْ صُلٰىبِيْهِمْ وَ مَلَكَةٌ اَوْ قَلْبًا يَمْتَنُّهَا ذُوْنَ

وَلَقَدْ اَلَيْ وَرُؤْمُ (مس ۱۳۳) پھر شروع اسلام)

مہارت کا ترجمہ کریں۔ تفسیر و کلمات کی مرئی تحقیق کریں۔ حاکم انصوب کیوں ہے؟

﴿غلام سوال﴾..... اس سوال میں درج ذیل امور کا مل مطلوب ہے: ① مہارت کا ترجمہ ② خط کشیدہ کلمات کی مرئی تحقیق ③ تاجا کے نصب کی وجہ۔

﴿جواب﴾..... ① مہارت کا ترجمہ: حکما مؤ فی الطق الاول من السؤال الاول ۱۴۲۹ھ۔

② خط کشیدہ کلمات کی مرئی تحقیق:۔ یُعَقِّدُونَ: میزج ذکر عاب فعل مضارع معلوم از مصدر تَعَقَّدَ (مفعول) (جمل)۔ اجرف: یعنی عارف کی طرف لبست کرنا۔ عارولانا۔

تَوَازَوْا: میزج ذکر عاب فعل مضارع معلوم از مصدر تَوَازَوْا (مفعول) (مثال)۔ یعنی اہم وارث ہونا۔

خَلَّضُوا: میزج ذکر عاب فعل مضارع معلوم از مصدر خَلَّضُوا (مفعول) (جرف)۔ یعنی داخل ہونا و گستا۔

نَسَّوْا: میزج ذکر عاب فعل مضارع معلوم از مصدر نَسَّوْا (مفعول) (نص)۔ یعنی بھولنا۔

إِنْشَقَّوْا: میزج واحد ذکر عاب فعل مضارع معلوم از مصدر إِنْشَقَّوْا (مفعول) (استعمال)۔ جرف)۔ یعنی غالب ہونا۔

تَعَقَّدُوا: میزج ذکر عاب فعل مضارع معلوم از مصدر تَعَقَّدُوا (مفعول) (جمل)۔ یعنی حرکت دیکھنے کی کشش کرنا۔

تَبَلَّغُوا: میزج ذکر عاب فعل مضارع معلوم از مصدر تَبَلَّغُوا (مفعول) (نص)۔ یعنی اہم فکر کرنا۔

③ تاجا کے نصب کی وجہ:۔ یہ تینتویلس فعل کا مفعول ہونے کی وجہ سے منسوب ہے۔

﴿السؤال الثالث﴾ (مقیدہ طحاویہ) ۱۴۴۱ھ

﴿السبق الاول﴾..... خَلَقَ الْخَلْقَ بِجَلِيلِهِ وَ قَدَّرَ لَهُمْ لِقْدَارًا وَ حَزَبَ لَهُمْ آجَالًا وَ لَمْ يَخَفْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ أَنْتَعَلِيمٍ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُمْ وَ عَلِمَ مَا هُمْ عَامِلُونَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُمْ۔

مہارت پر اعراب کا ترجمہ کریں۔ تقدیر کے کہتے ہیں مسئلہ تقدیر پر غور فرمائیں۔

﴿غلام سوال﴾..... اس مسئلہ کا حل تجویز ہے: ① مہارت پر اعراب ② مہارت کا ترجمہ ③ تقدیر کا معنی و مسئلہ تقدیر پر نوٹ۔

﴿جواب﴾..... ① مہارت پر اعراب: حکما مؤ فی السؤال آتلا۔

② مہارت کا ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنے علم کے ساتھ پیدا کیا اور ان کیلئے تقدیر بتائی اور ان کیلئے عمریں مقرر کیں اور ان کی پیدائش سے پہلے ہی ان کے افضل میں سے کوئی بجز اس پر مقرر نہیں ہوا اور ان کی پیدائش سے پہلے ہی اس کو معلوم تھا کہ وہ کیا عمل کریں گے۔

③ تقدیر کا معنی و مسئلہ تقدیر پر نوٹ:۔ تقدیر کا لغوی معنی اعجاز و کرم اور قضاء کا لغوی معنی فیصلہ کرنا ہے اور اصطلاح میں اللہ تعالیٰ نے حکم کی اعمالیٰ اور ان کی جزیات و تخصیلات کو قدر کہتے ہیں اور بعض حضرات نے دونوں کو مترادف کہا ہے۔ حضرت ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ معاملہ اسکے برعکس ہے احکام کا تعالیٰ کا علم قدر ہے اور احکام کا تعالیٰ کا علم قضاء ہے۔

طاعی کا تعلق فرماتے ہیں کہ قضاء و قدر دونوں آپس میں لازم و ملزوم ہیں اسلئے کہ قدر بمثل بنیاد کے ہے اور قضاء بمثل مہارت کے ہے اور امام راغبؒ فرماتے ہیں کہ قضاء و قدر سے خاص ہے اور قدر قضاء سے عام ہے اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ قدر اس لئے

کا نام ہے جو مصور کے ذہن میں آتا ہے اور قصا ماس صورت خارجہ کا نام ہے جو مصور خارج میں تیار کرتا ہے۔ (مجمل اللہ ص ۱۱۰)

نکات: تقدیر پر ایمان لانافرض اور لازم ہے یعنی وجود ایمان کیلئے یا اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ بندوں کے تمام اعمال خداداد ایک ہوں یا بد، ان کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھ دیئے گئے ہیں، بندہ اسے جو عمل میں سرزد ہوتا ہے وہ اللہ کے علم و اعجاز کے مطابق ہوتا ہے، لیکن اللہ نے انسان کو عقل و دانش کی دولت سے نوازا کہ اس کے سامنے نیکی اور بدی دونوں راستے واضح کر دیئے ہیں اور ان پر چلنے کا اختیار دے دیا اور بتا دیا کہ اگر نیکی کے راستہ کو اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہوگا جس پر جزا و انعام سے نوازے جاوے گا اگر بدی کے راستہ کو اختیار کرو گے تو یہ اللہ کے غضب اور اس کی ناراضگی کا باعث ہوگا جس کی وجہ سے سزا اور عذاب کے مستحق کر دائے جاوے گا۔ اب اس واضح اور صاف ہدایت کے بعد جو آدمی نیکی و بھلائی کے راستہ کو اختیار کرتا ہے تو وہ ازراہ فضل و کرم اللہ کی رحمت سے نوازا جائے گا اور اس پر اللہ کی جانب سے صلاح و سعادت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اگر کوئی عقل کا اندھا اپنے کسب و اختیار سے برائی کے راستہ کو اختیار کرتا ہے تو وہ ازراہ عدل سزا کا مستوجب ہوگا اور اسے عذاب و تادیب کے قارون و زوز میں ٹھیک کر دیا جائے گا۔ (ترجمات ۱: ۲۹۳)

ہدایت و گمراہی، سعادت و شقاوت، نیکی و بدی، غربت و امیری، بندہ رستی و بیماری ہر چیز اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے تحت تقدیر میں لکھ دی ہے اسی میں دنیا کی عمر اور اس کے فنا کا وقت بھی ہے جو قیامت کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ (سارہ القرآن کا علمی سرمایہ ص ۳۹۳)

الشیخ الاسلام: و نو من بالمبعث و جزاء الاعمال يوم القيامة والعرض والحصاب وقوله الكتاب والثواب والعقاب والعصا والعزيزان.... والجنة والنار مخلوقتان لا تفتيان ابدًا ولا تبديدان . ترجمہ کریں۔ مہارت میں ذکر کردہ ایمانیات کی وضاحت کریں۔ مخلوط جملہ کی ایسی وضاحت کریں کہ جنت و جہنم کے غیر موجود قاتی ہونے کے نظریہ کی نفی ہو جائے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں درج ذیل امور کا حل مطلوب ہے: ① مہارت کا ترجمہ ② مذکورہ ایمانیات کی وضاحت ③ مخلوط جملہ کی وضاحت۔

جواب: ① مہارت کا ترجمہ:- ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر، قیامت کے دن اعمال کی جزاء پر، اعمال ٹائے جوش کئے جانے پر، حساب پر، اعمال ٹائے پڑے جانے پر، ثواب و عذاب پر، یہی صراط اور اعمال کے میزان پر ایمان رکھتے ہیں۔ جنت و جہنم پیدا کی ہوئی ہیں، یہ دونوں خداداد ہلاک نہ ہوں گی۔

② مذکورہ ایمانیات کی وضاحت:- اہل السنۃ والجماعہ کا عقیدہ ہے کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے، اعمال ٹائے جوش کئے جائیں گے، حساب و کتاب ہوگا، اعمال ٹائے پڑے جائیں گے، اعمال ناموں کا وزن بھی ہوگا، اعمال کے مطابق ایک لوگوں کو ثواب ملے گا اور قاسم و قاجر اور گنہگار و کافر کو عذاب ملے گا، یہی صراط ہے گزر ہوگا، کامیاب و نیک لوگ گزر جائیں گے جنت ہوگی، ناکام لوگ نیچے گر جائیں گے اور نیچے جہنم ہوگی۔ جنت و جہنم پیدا کی جا چکی ہیں، یہ دونوں خداداد ہلاک نہ ہوں گی۔ کامیاب لوگ جنت میں پہنچ جائیں گے اور قاسم و قاجر اور گنہگار و کافر لوگ جہنم میں جائیں گے البتہ گنہگار مسلمان بھی

مزا پانے کے بعد جنت میں پہنچ جائیں گے، پھر یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ میں رہیں گی، پھر کسی کو تائب نہ ہوگی۔

۷) مخطوطہ جملہ کی وضاحت :- اہل حق (اہل الہ والجماعہ) کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے جنت و جہنم پیدا کی ہوئی ہیں، یہ دونوں نادر ہلاک نہ ہوں گی، یہ ہمیشہ ہمیشہ میں رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی فطرت سے پہلے ہی جنت و جہنم کی پیدا کردار جنت و جہنم کے اہل بھی پیدا کئے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں جس محل اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل کرے گا اور جس کو چاہیں گے عدل و انصاف کے تحت جہنم میں داخل کرے گا۔ کفر و مشرک کہتے ہیں کہ جنت اور جہنم ابھی موجود نہیں ہیں قیامت کے دن انکو پیدا کیا جائیگا۔

اہل حق کی پہلی دلیل حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت عواذ علیہ السلام کا قصہ اور ان کو جنت میں ضم کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان اُنْشَأْنِ اَنتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّةَ یَدْخُلُاں ہر کہ جنت اور جہنم پیدا کئے جائیں گے اور موجود ہیں اسی لئے جنت میں ضم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسری دلیل دو آیات ہیں جن میں جنت اور جہنم کے تیار کئے جانے کی خبر دی گئی ہے جیسے جنت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اُحْدَثَ لِلْمُتَّقِیْنَ اور جہنم کے متعلق اُحْدَثَ لِلْکَافِرِیْنَ اس بات پر دلیل ہیں کہ دونوں پیدا کی جا چکی ہیں۔

مستزکی دلیل: اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَلَیْسَ الْاٰخِرَةُ خَیْرًا مِّنْ الْاَوَّلِ لَا یُؤْمِنُوْنَ غَلُوْا اٰی الْاٰخِرِیْنَ وَ لَا فَعَلَا ہے اس آیت میں فَعَلَا استعمال کا صیغہ ہے اور آیت کا معنی ہے "یہ دُور آخرت ہے جس کو ہم ان لوگوں کیلئے مانگے ہیں جو ان کے جہنم میں رہیں گے۔" میں نے تو کئی بار ارادہ رکھے ہیں نہ لسان کا "میں معلوم ہوا کہ ابھی تک جنت اور دوزخ تیار نہیں کی گئیں۔"

جوابات: ① ہم اس کو تسلیم ہی نہیں کرتے کہ فَعَلَا یہ صیغہ استعمال کیلئے ہے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ حال یا ترمیم کیلئے ہو گا یا یہ جتنی بھی والی آیات کے معارض نہیں ہو سکتی ② کہ ان مانا جائے کہ آیت میں مضمر امرائے استعمال ہے تو پھر فَعَلَا کا لفظ اس جگہ تسلیم اور تخصیص کیلئے ہے یا نہ آیت کا معنی یہ ہے کہ ہم اس کا انکار نہیں کرتے ③ کہ فَعَلَا کا معنی خلق کے بھی مانا گیا ہے اور اس بناء پر اس کو ان آیات کے معارض مانا جائے جن میں ہمیشہ خاصی جنت کی تیار کی خبر دی گئی ہے تو پھر جواب یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کے بعد یہ حال معارض سے محروم ہے لہذا ہم اس کی کوئی دلیل بنا کر کہتے ہیں کہ جنت پہلے سے موجود ہے اور پیدا کی جا چکی ہے۔

نصائح و التعمیر

هماری دیگر مطبوعات



مکتبہ زکریا
بالقائیں جامعہ خیر المدارس فی بی ہسپتال روڈ ملتان
0300-6357913, 0313-6357913